

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِىْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ (الشعراء)

المجلد الثالث

من کتاب

مقیاس النبوة فی رد مدار النبوة



جنید زماں رازی دوراں پیر طریقت

مناظرِ اعظم مولانا محمد عمر صدیقی اچھروی رحمۃ اللہ علیہ

سپاسِ عقیدت

از خامۂ فکر الحاج محمد علی ظہوری بانی مجلسِ حسان قصور

ڈھونڈوں کہاں مناظرِ اسلام کی مثال
آئے نظر نہ کوئی بھی اب صاحبِ کمال

افکارِ باطلہ کے لیے تیغِ بے نیام
وہ سادگی کے روپ میں اک پیکرِ جلال

ہو نہ سکا کسی کو بھی انداز وہ نصیب
تقریر اور تلاوتِ قرآں کا بے مثال

ایسا خطیب ! ناز تھا جس پر خطاب کو
ایسا ادیب ! گنجِ معانی سے مالا مال

اس کا وجود علم و عمل کا مجسمہ
اب ایسی صورتیں نظر آتی ہیں خال خال

پُر ہو سکے گا نہ یہ خلا مدتوں کبھی
رکھے گی یاد قوم سدا عمر کا وصال

بے باک مردِ حق تھا مجاہد دلبر تھا
وہ شرقپور کے شیرِ محمد کا شیر تھا

☆☆☆

فہرست عنوانات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ لَمۡ یَتَّخِذۡ وَلَدًا وَّ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ شَرِیۡکٌ فِی الۡمُلۡکِ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرۡہُ تَکۡبِیۡرًا ط وَلَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ وَمَا بَیۡنَہُمَا وَمَاتَحۡتَ الثَّرٰی ط وَاِنۡ تَجۡہَرۡ بِالۡقَوۡلِ فَاِنَّہٗ یَعۡلَمُ السِّرَّ وَاَخۡفٰی،اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ لَہُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اٰخِرِ رُسُلِہٖ **مُحَمَّدِ** نِ الۡمُجۡتَبٰی وَاَرۡسَلَہُ اللّٰہُ کَافَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیۡرًا وَّنَذِیۡرًا وَّالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الۡہُدٰی ، وَاَنَّ الۡعَذَابَ مَنۡ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی وَکَذٰلِکَ نَجۡزِیۡ مَنۡ اَسۡرَفَ وَلَمۡ یُؤۡمِنۡ بِاٰیٰتِ رَبِّہٖ ،وَلَعَذَابُ الۡاٰخِرَۃِ اَشَدُّ وَاَبۡقٰی، اَفَلَمۡ یَہۡدِ لَہُمۡ کَمۡ اَہۡلَکۡنَا قَبۡلَہُمۡ مِّنَ الۡقُرُوۡنِ یَمۡشُوۡنَ فِیۡ مَسٰکِنِہِمۡ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّہٰی ، وَلَوۡلَا کَلِمَۃٌ سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّکَ لَکَانَ لِزَامًا وَّ اَجَلٌ مُّسَمًّی ط وَلَا تَمُدَّنَّ عَیۡنَیۡکَ اِلٰی مَا مَتَّعۡنَا بِہٖۤ اَزۡوَاجًا مِّنۡہُمۡ زَہۡرَۃَ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا لِنَفۡتِنَہُمۡ فِیۡہِ وَرِزۡقُ رَبِّکَ خَیۡرٌ وَّ اَبۡقٰی ،قُلۡ کُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوۡا فَسَتَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ اَصۡحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِیِّ وَمَنِ اہۡتَدٰی ،وَلَنۡ یَّجۡعَلَ اللّٰہُ لِلۡکٰفِرِیۡنَ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ سَبِیۡلًا ،وَاصۡبِرۡ عَلٰی مَایَقُوۡلُوۡنَ وَاہۡجُرۡہُمۡ ہَجۡرًا جَمِیۡلًا ط وَذَرۡنِیۡ وَالۡمُکَذِّبِیۡنَ اُولِی النَّعۡمَۃِ وَمَہِّلۡہُمۡ قَلِیۡلًا ،وَقُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَسَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی ۔

امابعد: حقیر پر تقصیر خاکپائے پیرنے مقیاس نبوۃ کے تیسرے حصے کوشروع کیا ہے۔جس میں مسٹر عبدالرحمن صاحب خادم ،وکیل قادیانی گجراتی کی تصنیف شدہ مرزائیوں کی مایۂ ناز مکمل احمدیہ پاکٹ بک کے ایک حصہ وفات مسیح کے سوالات کو بطریق احسن ایک ایک کر کے جوابات دیکر حیات عیسٰی بن مریم علیہ السلام کو ثابت کیا

ہے، جو قرآن کریم واحادیث صحیحہ وکتب لغات وتفاسیر واقوال صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم و بزرگان دین سے باحسانہٖ ادلہ حیات حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تحریر کیے ہیں۔

ایسے ہی پاکٹ بک مذکورہ کو حصہ اجرائے نبوت کو ادلہ مذکورہ بالا سے بلا طعن و تشنیع احسن طریق سے جوابات تحریر کیے ہیں، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہے، اور بند ہے، اب اس تیسرے حصے میں مذکورہ پاکٹ بک کے صدق مرزا غلام احمد صاحب کے حصے کا جواب مکمل طور پر ادلہ مذکورہ بالا سے اقوال واعتقادات مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو قرآن کریم سے خلاف اسلام ثابت کیا گیا ہے، اور مرزا صاحب کے اقوال ہی سے ان کا کذب ظاہر کیا گیا ہے، اور کتب مرزا غلام احمد صاحب سے ہی ان کے اصل عقیدہ کو بمعہ صحیح حوالہ جات کے لکھ کر مسلمانوں کو حقیقت مرزائیہ پر واضح کیا گیا ہے، کہ مرزا غلام احمد صاحب اللہ ربّ العالمین اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں وہی سچا ہے اور اسی میں نجات ہے اور باقی سب گمراہی ہے۔

تَغابُن {۲۸/۱} اللہ رب العزت نے بقانون قرآن کریم اپنی مخلوق کی دو قسمیں بیان فرمائی ہیں۔

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ

وہی ذات ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، تو بعض تم سے انکار کرنے والے ہیں، اور بعض تم سے ایماندار ہیں، اور اللہ تعالیٰ جو تم عمل کرتے ہو، ملاحظہ فرما رہا ہے۔

دین اسلام

پھر رَبّ السّمٰوٰت وَالْاَرْضِیْن نے اپنے پیارے بندوں کی بہتری ہدایت و رشد کے لئے دین اسلام برگزیدہ فرمایا ہے، اور قانوں مقرر فرمایا کہ:

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام،

بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہے۔

اور اسلام کے عالمین کا نام سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ ہے اور اسی کی تمام انبیاء علیہم السلام لوگوں کو تعلیم دیتے آئے، اور اپنی اولاد کو بھی یہی وصیت فرماتے آئے، چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے بھی اپنی اولاد کو وصیت فرمائی، فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک تسلیم کرنا یہ اسلام کی شرط اول ہے۔ جس میں اس کی خامی ہے وہ مسلمان نہیں اور صرف زبانی ہی نہ ہو بلکہ عملاً ہر قول و فعل اس کے مطابق ہو۔

اسلام کے ضروری قوانین

اَللّٰہ ، اِلٰہ ، معبود خدا ایک ہی ہے، خدائی دعویٰ کلام سے ہی ملاحظہ فرمادیں۔

توحید قرآنی

(۱) صٰفّٰت {۲۳/۱ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ" رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۔

(۲) بقرہ {۲/۳ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ" وَّاحِدٌ"

(۳) اِبراھِیم {۱۳/۱۹ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ" وَاحِدٌ" وَ لِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ

(۴) نَحل {۱۴/۳ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ" وَّاحِدٌ"

(۵) صٓ {۲۳/۱ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ" عُجَابٌ"

(۶) اَلحج {۱۷/۱۱ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ" وَّاحِدٌ" فَلَهٗ اَسْلِمُوْا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ

(۷) اِخلاص {۳۰ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ"

شہادت خداوندی وملائکہ واُولو العِلم کہ خدا تعالی کا کوئی شریک نہیں

(۸) آل عِمران {۳/۲} شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَالْمَلٰئِکَۃُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ

(۹) آل عِمران {۳/۶} وَمَا مِنْ اِلٰہٍ اِلَّا اللّٰہُ.

(۱۰) بنی اسرائیل {۱۵/۱۲} وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا

(۱۱) مومنون {۱۸/۶} وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـھًا اٰخَرَ لَا بُرْھَانَ لَہٗ بِہٖ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ ط اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْکَافِرُوْن

(۱۲) نسآء {۵/۶} اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ

ہر ایک کو اللہ کی توحید کے اقرار اور جھوٹے معبودوں کے انکار کی دعوت دی گئی

(۱۳) انعام {۷/۲} ءَ اِنَّکُمْ لَتَشْھَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰہِ اٰلِھَۃً اُخْرٰی قُلْ لَّا اَشْھَدُ قُلْ اِنَّمَا ھُوَ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ ۔

(۱۴) نمل {۲۰/۵} ءَ اِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ۔

(۱۵) بَنِی اِسْرائیل {۱۵/۴ — وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِىْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا۔

(۱۶) بَنِی اِسْرائیل {۵/۲ — لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا۔

(۱۷) انبیاء {۱۷/۲ — اَمِ اتَّخَذُوْا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ۔

(۱۸) شعراء {۱۹/۱۱ — فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ۔

اللہ تعالٰی کی صفات ازلیہ میں اس کا کوئی شریک نہیں

(رُبُوبِيَّت)

(۱۸) بقرہ {۱/۳ — يٰاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔

(۱۹) بقرہ {۱/۱۶ — قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِى اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ

(۲۰) فاتحہ {۱/۱ — اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

(۲۱) آل عِمران {۳/۷ — قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ

(۲۲) اعراف {۹/۲۲ — وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِىْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ

بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی شَہِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّا کُنَّا عَنْ ھٰذَا غٰفِلِیْنَ ۔

(۲۳) مُؤمِن ۲۴/۱۷ ذَالِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاَنّٰی تُؤفَکُوْنَ ۔

(۲۴) مُؤمِن ۲۴/۷ ذَالِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ فَتَبَارَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

اَللہ تعالیٰ کی صفت خَلْق ازلی

(۲۵) انعام ۷/۹ وَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَیَوْمَ یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنَ ۔

(۲۶) اَنْبیاء ۱۷/۳ وَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ کُلٌّ فِیْ فَلَکٍ یَّسْبَحُوْنَ ۔

(۲۷) مُؤمِنُوْن ۱۸/۵ وَھُوَ الَّذِیْ اَنْشَاَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَۃَ قَلِیْلاً مَّاتَشْکُرُوْنَ ۔

(۲۸) فُرْقان ۱۹/۶ تَبٰرَکَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَاءِ بُرُوْجًا وَّ جَعَلَ فِیْھَا سِرَاجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا ۔

(۲۹) رَعْد ۱۳/۱ اَللّٰہُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَھَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ کُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ط ۔

(۳۰) آلِ عمران ۳/۱ ھُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَاءُ ۔

(۳۱) مومنون ۱۸/۱ فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ۔

فقیر مختصراً آیات بیّنات عرض کی ہیں، طوالت کی وجہ سے پوری نہیں لکھی گئیں، ذات خداوندی بجمیع صفات لم یزلی ہیں، اگر کوئی شخص کسی کو شریک سمجھے یا کوئی مدعی ہو تو مشرک ہے،

قابل بخشش الٰہی نہیں، اوران کے اس اقرار دعوٰی کومشرک کہا جاویگا، اورشرک کا مرتکب رحمت خداوندی سے تاابد الآباد محروم ہے، اوراسلام سے خارج ہے۔

مشرک کی سزا

(۲۶) نساء ﴿۵/۱۷﴾ اِنَّ اللّٰہَ لاَ یَغْفِرُ اَنْ یُشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذَالِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ وَمَنْ یُّشْرِکَ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلاَ لاً بَعِیْداً ۔

یوم میثاق کے اقرار مخلوق قَالو بَلٰی سے تاقیامت یہی اعلان خداوندی ہوتا رہا۔اگر کیا تو اس کوعلی الاعلان برباد کیا گیا، فرعون نمرود وغیرہما الوہیت کے مدعیوں کا رب العزت نے نام لے لے کررد فرمایا۔چنانچہ توحید کے ان منکرین کی تقلید بھی مرزاغلام احمد صاحب قادیانی نے کی اور دعوٰی خدوانڈی کیا اورتحریروں میں لکھا، اگر یہ دعوٰی الوہیت اللہ تعالٰی کے سواکسی اور کے لائق ہوتا، اورشریک خدا کے نزدیک اچھا ہوتا، تورب العزت فرعون، نمرودوشدادوغیرہم کوکیوں کافر کہتے، اورایسے بڑے بڑے بادشاہوں کواسلام سے خارج کیوں فرمایا، تاکہ معلوم ہوکہ خدائی دعوٰی کرنے والا خواہ کسی تاویل سے کرے، فرعون، نمرود وغیرہم کی پارٹی میں شامل ہے، اوردین اسلام سے خارج ہے، اب مرزائی اسلام اورمرزائی توحیدکومرزاصاحب کی کلام سے ہی عرض کرتا ہوں۔

مرزائی اسلام

پیغام صُلح ۱۸﴾ اگر آج ہندوکلمہ طیبہ لَآاِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ مُحَمَّد" رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم) پڑھ کرمسلمانوں سے بغلگیر ہوجائیں، یامسلمان ہی ہندوبن کراگنی وایو وغیرہ کی پرستش وید کے حکم کے موافق شروع کریں، اوراسلام کو الوداع کہہ دیں، توجن تنازعات کا اب نام پولیٹیکل رکھتے ہیں وہ ایک دم میں ایسے معدوم ہوجائیں کہ گویا کبھی تھے ہی نہیں، پس اسے صاف ظاہر ہے کہ تمام بغضوں اورکینوں کی جڑدراصل اختلاف مذہب ہے۔

اب غور طلب یہ امر ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اسلام اور کفر اپنی مرزائیت میں مساوی بنا دیا، اور فقیر مرزا صاحب کی کتب سے وحوالہ جات عرض کرتا ہے، کہ مرزا صاحب نے اپنے مذکورہ بالا فرمان کے مطابق اختلاف مٹانے کی کونسی صورت اور کونسا پہلو اچھا سمجھا اور ان کو ان کے ملہم نے کس جتھہ میں شامل فرمایا۔

مرزا صاحب کس جتھہ شامل رہے کفر میں یا اسلام میں؟

(الہامات مرزا غلام احمد صاحب)

(۱) البشریٰ ۳/۵۶ } مکاشفات ۲۶ } ہے رودر گوپال تیری استت گیتا میں لکھی ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب کو رودر کا خطاب ملا۔

(۲) پیغام صلح ۱۶ } ہم احمدی سلسلے کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہونگے۔

(۳) مکاشفات ۶ البشریٰ ۲/۱۳۲ } البدر جلد ۶ نمبر ۲۹ ص ۴

غلام احمد کی جے (یہ محاورہ بھی ہندو مذہب میں مستعمل ہے)

(۴) البشریٰ ۱/۲۴ } البدر جلد ۲ نمبر ۲۷ ص ۵۷ (۲۱ دسمبر ۱۹۰۳ء)

ہے کرشن جی رودر گوپال (مرزا غلام احمد صاحب کا کرشن جی نام مقرر ہوا)

(۴) البشریٰ ۲/۱۱۸ } جے سنگھ بہادر: (مرزا غلام احمد صاحب کا نام جے سنگھ بہادر رکھا گیا۔

(۵) حقیقۃ الوحی ۹۷ } برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں (مرزا جی کو برہمن اوتار کا خطاب ملا)

''مرزائی'' مولوی صاحب باقی کا جواب تو میں دے نہیں سکتا تمہارا اعتراض صحیح ہے، باقی جے سنگھ بہادر کا مطلب تو یہ ہے کہ خدا کے طاقتور شیر کو فتح نصیب ہوئی سو اس میں کیا حرج ہے پاکٹ بک ص ۶۷۴۔

''محمد عمر'' معنی جو تم نے کیے ہیں، درست ہونگے۔ لیکن تمہارے مرزا جی کا نام تو

اللہ تعالیٰ نے سکھوں سے چن کر رکھا، جیسے اعمال ویسا ہی نام، اسلامی اسماء سے تو خارج ہو گئے کیونکہ کفر و اسلام ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے، اگر یہ نام تمہارے نزدیک اچھا ہے، تو مرزائیوں کو بھی چاہیے کہ غلام جے سنگھ بہادر اپنا نام رکھائیں، یا جے کرشن یا رام کرشن نام رکھائیں ورنہ سنت مرزائیہ کے تارک ہو! دیکھئے! ہم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں، ہم اپنا نام غلام مصطفےٰ غلام مرتضےٰ یا غلام رسول وغیرہ ہم رکھتے ہیں، تمہیں بھی اپنے مرزا جی کی غلامی میں رام کرشن وغیرہ اسماء سے مسمّٰی ہونا چاہیئے، تمہارے خلیفہ صاحب بھی اس خطاب کو نظر قبولیت سے اپنے والد صاحب کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں چنانچہ رقم طراز ہیں۔

حقیقت النبوۃ مصنفہ مرزا بشیر الدین محمد احمد صاحب {1/197} اور سری کرشن جی نے آخری زمانہ میں ایکنیا کلنک اوتار کی خبر دی تھی جس کے زمانہ سے سب نشانات آجکل پورے ہو رہے ہیں، اور خدا تعالیٰ نے بھی مسیح موعود کا نام کرشن رکھا ہے، پس آپ ہی نیا کلینک اوتار ہیں، کیونکہ اوتار کے معنی نبی ہیں۔

خلیفہ صاحب کی اس عبارت سے واضح ہو گیا کہ مرزا غلام احمد صاحب کا نام یقیناً کرشن ہے مسلمانوں کے خدا کی طرف سے نہیں بلکہ ہنود کے پرمیشور کی طرف سے ہے، اسی لئے کرشن جی المعروف غلام احمد کی پیشین گوئی بھی سابقہ ہندو کرشن نے ہی دی اگر مسلمانوں کے خدا نے پہلے فرمایا ہوتا، تو جیسا کہ دوسرے نبیوں کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ ایسے ہی مرزا جی کا نام کرشن بھی کہیں قرآن کریم یا حدیث شریف میں موجود ہوتا، اور اوتار کا ترجمہ بھ مرزا جی نے نبی کئے ہیں اور کسی لغت عربی میں یا قرآن و حدیث میں یا شاستر میں نبی کے ہم معنی اوتار کہیں مذکور نہیں، یا اوتار کے معنی نبی ہوں، جیسا کہ خلیفہ صاحب نے خود تسلیم کیا ہے، حقیقت النبوۃ کی اسی عبارت کے ماقبل فرماتے ہیں۔

(حضرت مسیح موعود نے اپنی کتب میں اوتار کے معنی نبی کے تسلیم فرمائے ہیں)۔

معلوم ہوا، کہ یہ ایجاد بھی مرزا صاحب کی ہی ہے، سو ہمیں تسلیم ہے کہ تم مرزائی کرشن جی کی ہی امت ہو، جو مرزا صاحب اور خلیفہ صاحب کی زبانی بھی ثابت ہو گیا، میں کہوں

گا کہ خداوند کریم مرزائیوں یا کرشنیوں کو امت محمدیہ میں داخل فرمادے، اور اسلام میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمادے چونکہ مرزا جی کرشن تھے اور اسلام سے نکل کر بقول خود سابقہ مذکورہ اسلام اختلاف سے نکل کر ہندو مذہب میں شامل ہو کر ایک ہو گئے ہیں، یہ ہے ترجمانی مرزا صاحب کی کلام کی جس میں فقیر نے اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھا، مرزا صاحب نے اسی عقیدہ پر ہی اپنے چیلے یعنی اصحابی بھی اسی ہندو مذہب سے رکھے اور کاتب وحی مرزائی بھی ہندو ہی تھا، ملاحظہ ہو۔

(۱) سیرۃ المہدی ۲/۲۴۹ } مصنفہ مرزا بشیر احمد صاحب، ایم، اے صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب۔

اس تقریر میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایک زمانہ تھا میں اکیلا ہی بٹالہ جایا کرتا تھا اور کبھی کبھی میرے ساتھ ملاوامل اور شرن پت بھی جایا کرتے تھے

(۲) سیرۃ المہدی ۳/۱۱۴ } میر نواب صاحب کے ساتھ میرے روبرو رفع یدین، آمین بالجہر ہاتھ باندھنے کے متعلق اور تکبیر پڑھنے کے متعلق بحث ہوتی کہ یہ امور جائز ہیں یا ناجائز، ان ایام میں آپ کے دوست کشن سنگ کنگھی گھاڑا، شرم پت اور ملاوامل تھے۔

(۳) سیرۃ المہدی ۳/۱۲۲ } مرزا دین محمد صاحب نے مجھ سے بیان کیا، کہ ابتداء میں حضرت صاحب سے کچھ پڑھا بھی ہے، ایک فارسی کی کتاب تھی لالہ ملاوامل شرن پت اور کشن سنگھ بھی بڑھتے تھے، ملاوامل وشرن پت حکمت پڑھتے تھے اور کشن سنگھ قانون کی کتاب پڑھتا تھا، خاکسار عرض کرتا کہ لامہ ملاوامل اور شرم پت کا ذکر حضرت صاحب کی اکثر کتابوں میں آچکا ہے، اور کشن سنگھ قادیان کا ایک باشندہ تھا جو سکھ مذہب کو بدل کر آریہ ہو گیا تھا، مگر کیس رہنے دئے تھے اس لئے لوگ اسے کیسوں والا آریہ کہتے تھے۔

(۴) سیرۃ المہدی ۱۰۱ } (مرزا صاحب کو خواب آئی تو تعبیر فرمائی) کہ کہیں سے بہت سا روپیہ آئیگا، اس کے بعد چار دن یہاں رہا میرے سامنے ایک منی آرڈر آیا جس میں ہزار سے زائد روپیہ تھا مجھے اصل رقم یاد نہیں، جب مجھے خواب سنائی، تو ملاوامل

اورشرن پت کو بھی بلا کر سنائی جب منی آرڈر آیا تو ملاوامل اور شرن پت کو بھی بلایا، اور فرمایا کہ لو بھی یہ منی آرڈر آیا ہے جا کر ڈاک خانہ سے لے آؤ۔

(۵) حقیقت الوحی ۲۱۱} میں نے ایک ہندو کھتری ملاوامل نام کو جو ساکن قادیان ہے اور ابھی تک زندہ ہے وہ الہام لکھ کر دیا، اور سارا قصہ اس کو سنایا اور اس کو امرتسر بھیجا کہ تا حکیم مولوی محمد شریف کلانوری کی معرفت اس کو کسی نگینہ میں کھدوا کر اور مہر بنا کر لے آئے، اور میں نے اس کام کے لئے اس ہندو کو محض اس غرض کے لئے اختیار کیا، کہ تا وہ اس عظیم الشان پیش گوئی کا گواہ ہو جائے۔

(۶) سیرۃ المھدی ۱/۲۲۲} بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، بیان کیا مجھ سے مولوی رحیم بخش صاحب ایم، اے، نے کہ میں نے مرزا سلطان احمد صاحب سے سوال کیا تھا کہ حضرت صاحب سے زیادہ تر قادیان میں کن لوگوں کی ملاقات تھی؟ مرزا صاحب نے کہا کہ ملاوامل شرن پت ہی زیادہ آتے جاتے تھے کسی اور سے ایسا راہ ورسم نہ تھا۔

(۷) تریاق القلوب ۱۱۲} قادیان کے شرم پت نام ایک آریہ کو بھی اس سے خبر دی یہ وہی شرم پت ہے جس کا پہلے اس سے کئی مرتبہ اس رسالہ میں ذکر آچکا ہے۔

(۸) تریاق القلوب ۱۱۳} ایک دفعہ سخت ضرورت روپیہ کی پیش آئی جس کا ہمارے اس جگہ کے آریہ شرم پت کو بخوبی علم تھا۔

(۹) تریاق القلوب ۱۱۵} ایک دفعہ فجر کے وقت الہام ہوا کہ آج حاجی ارباب محمد لشکر خان کے قرابتی کا روپیہ آتا ہے بدستور لالہ شرم پت اور ملاوامل کھتریان ساکنان قادیان کو مطلع کیا گیا، اور قرار پایا کہ انہی میں سے کوئی ڈاک کے وقت ڈاک خانے میں جاوے، چنانچہ مان میں سے ایک آریہ ملاوامل نامی ڈاک خانے میں گیا اور خبر لایا کہ ہوتی مردان سے دس ۱۰ روپے آئے ہیں۔

(۱۰) تریاق القلوب ۱۵۸} اس الہام سے میں نے اس جگہ کے سرگرم اور ... آریہ [illegible] شرم پت اور ملاوامل کو بھی قبل از وقت خبر کر دی تھی۔

(۱۱) حاشیہ نزول مسیح ۱۵۸ } اس پیش گوئی کا گواہ لالہ شرم پت آریہ اور چند مسلمان ہیں لیکن شرم پت کی گواہی مضبوط ہے صرف قسم کی حاجت ہے، قسم بھی ہندو مذہب کے مطابق ہوگی جو مرزا صاحب کے نزدیک بھی حجت بنی۔

(۱۲) حاشیہ نزول مسیح ۱۵۹ } اس پیش گوئی نمبر ۳۸ کا وہی بشن داس گواہ ہے، جو کہ ساکن قادیان ہے۔

(۱۳) سیرۃ المہدی ۳/۱۸۲ } مرزا صاحب کا ہندوؤں کے ساتھ مشفقانہ تعلق تھا۔

(۱۴) نزول مسیح ۱۳۴ } یہ بیس ۲۰ روپیہ منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ نے مجھے بھیجے تھے اور جب ایسی صفائی سے یہ پیش گوئی پوری ہوئی اور آریہ اس کے گواہ ہوئے تب میں نے ایک روپیہ کی شیرینی آریوں کو کھلا دی تا کہ ہمیشہ اس پیشگوئی کو یاد رکھیں۔

(۱۵) مکاشفات ۱ الحکم جلد ۲، نمبر ۱۷ ص ۷ ~~۱۹۰۸ء~~ } ایک بار ہم نے کرشن جی کو دیکھا کہ وہ کالے رنگ کے تھے اور پتلی ناک کشادہ پیشانی والے ہیں کرشن جی نے اٹھ کر اپنی ناک ہماری ناک سے اور اپنی پیشانی ہماری پیشانی سے ملا کر چسپاں کر دی۔ کیوں جناب؟ یہ دعویٰ مرزا جی کا آخری سال کا ہے مرزا جی کی موت بھی ۱۹۰۸ء میں ہوئی اور یہ خواب بھی اسی سال کا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ بعینہ کرشن جی مہاواج نے قادیانی کرشن ناک ناک سے اور ماتھا ماتھے کے مطابق کر کے ثابت کر دیا کہ واقعی تو میرے طابق النعل بالنعل بن کر دنیا سے چلا ہے کیا اب بھی مرزا جی کے کرشن ہونے میں اے مرزائیو تم شک کر سکتے ہو؟

(۱۶) مکاشفات ص ۲ الحکم جلد ۶ نمبر ۱۵ ص ۸ مطبوعہ ۲۴ اپریل ۱۹۰۲ء }
دو دفعہ ہم نے رویا دیکھا کہ بہت سے ہندو ہمارے آگے سجدہ کرنے کی طرح جھکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اوتار ہے اور کرشن ہیں اور ہمارے آگے نذریں دیتے ہیں۔
مرزائیو! مرزا جی تو مسجود میں ہنود بن گئے اب تو ایمان درست کر لو اور کرشن قاڈیانی

کو چھوڑ کر محمد عربی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی بن جاؤ آپ کو مرزا غلام احمد صاحب کی عبارت سے اور حدیث مرزائیہ سے ثابت ہو چکا کہ مرزا جی کو بھی آریہ ہی مقرر کئے جب سیٹ مکمل ہو گیا۔تو مرزا جی کے ملہم نے مرزا جی کو آریہ کے بادشاہ ہونے کا خطاب دے دیا،یعنی مرزا جی ہندو مت میں یہانتک ترقی کر گئے کہ ہندوؤں کے بادشاہ بن گئے اب مرزا غلام احمد صاحب کا اپنا دعوٰی ملاحظہ ہو۔

مرزا صاحب کا دعوٰی کہ میں کرشن ہوں

(۱۷) البشریٰ {۱/۵۶} آریوں کا بادشاہ آیا

(۱۸) تتمہ حقیقۃ الوحی ۸۵ {ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گذرا ہے جس کو رودر گوپال بھی کہتے ہیں (یعنی فنا کرنے والا اور پرورش کرنے ولا) اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے،پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہی ہوں،اور یہ دعوٰی صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے۔

آریوں کا بادشاہ

اور بادشاہت سے مراد صرف امتحانی بادشاہت ہے ایسے لفظ خدا کے کلام میں آجاتے ہیں مگر روحانی ہوتے ہیں سو میں اس تصدیق کے لئے وہی کرشن آریوں کا بادشاہ ہوں۔

کیوں جناب مرزائی صاحب؟ اب تو مذہب آریہ کی روحانیت یعنی ان کے نیوگی اور ادرایک تمام کی اصل روح تمہارے مرزا جی ثابت ہوئے اب تم اپنی رعایا آریوں کو ہی سنبھال لو۔مومنین اور مسلمانوں سے تو نکل کر وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ کے مصداق بن گئے ہو۔

مرزا غلام احمد صاحب کا دعوٰی کہ میں بدھ اور متیا ہوں

مسیح ہندوستان میں ۸۷} بدھ مذہب کی کتابوں سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ گوتم بدھ نے ایک اور آنے والے بدھ کو نسبت پیش گوئی کی تھی جس کا نام متیا بیان کیا جاتا ہے یہ پیش گوئی بدھ کی کتاب لکاوتی متیا میں ہے جس کا حوالہ کتاب اولڈن برگ ص ۱۴۲ میں دیا گیا ہے اس پیش گوئی کی عبارت یہ ہے کہ "متیا لاکھوں مریدوں کا پیشوا ہوگا جیسا کہ میں اب سینکڑوں کا ہوں"۔

مرزائی مترو! تمہارے مرزا جی اسلام سے خارج ہو کر جو اسلام کا سخت دشمن مذہب ہے ان کے بانی مذہب کی پیش گوئی کے مطابق متیا بدھ کے نام سے موسوم ہو کر تشریف لائے ہیں تمہارا مرزا غلام احمد صاحب کو مسلمان یا امت مرزائیہ کو اسلام کا جزو قرار دینا محض تجاہل عارفانہ ہے پھر آگے مرزا صاحب اس کی تشریح فرماتے ہیں۔

"مسیحا کا لفظ پالی زبان میں آکر متیا بن گیا، یعنی آنے والا متیا جس کی بدھ نے پیش گوئی کی تھی وہ درحقیقت مسیح ہے"۔

مرزا جی کی اس عبارت سے واضح ہوا کہ آنیوالا مسیح پیدائش مسلمانوں کے گھر ہوگی لیکن ہوگا وہ ہندو یعنی متیا بدھ۔

میرے خیال میں مرزا صاحب کے ہندوؤں کے متیا بدھ ہونے میں کسی کو ناراضگی نہ ہوگی صحیح سمجھیں گے، کیونکہ مرزا صاحب کا فرمان ہے تو ہندو مت کا گرو مسلمانوں میں کسی صورت میں بھی شامل نہیں ہوسکتا، نہ حقیقتاً نہ مجازاً، نہ استعارتاً نہ کنایتہً۔

ہئی مرزائیوں! تمہارا متیا بدھ تمہیں کو "ودھائیوں" ہو۔

اب تو تمہیں تمہارے بدھ متیا جی عرف غلام احمد صاحب نے تمہیں بدھ متی بنا دیا تب ہی تم یا دھرم سے جدا ہو کیونکہ تم شدھی ہو۔

اے ودوان مرزائیوں! اور مرزائی تپسیو، تمہارے مرزا جی نے تمہیں اسلام سے کر دائیو اور اگنی کی تپسا سکھا کر اپنے متروں سے خوب ملایا بھی وَلِکُلٍّ وِّجْهَةٌ"

هُوَ مُوَلِّيهَا تمہارے لئے تمہارے بدھ متیا اور ہمارے لیے ہمارے مُحَمَّد" رَسُوْلُ الله صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کو اچھے ہمیں یہ اچھے جو تمہارا دل چاہا مرزا صاحب کو تم نے سمجھ لیا، جو ہمارا دل چاہا مُحَمَّد" رَسُوْلُ الله صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم سمجھ بیٹھے، لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ۔

مرزا جی آواگون کے قائل تھے

(۱۹) تحفہ گولڑویہ ۲۲۴} اور چوتھا بروز صحابہ رضی اللہ عنہم کا بروز ہے جو بموجب آیۃ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ضروری تھا۔ اور اس حساب سے ان بروزوں کی لاکھوں تک نوبت پہنچتی ہے اور اس لئے یہ زمانہ رجعت بروزی کا زمانہ کہلاتا ہے۔

مرزا صاحب کے رواۃ حدیث سکھ

(۲۰) سیرۃ المہدی حصہ اول ۴۸} بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے جھنڈا سنگھ ساکن کالہواں نے کہ میں بڑے مرزا صاحب کے پاس آیا جایا کرتا تھا۔

مرزا جی کی سکھ کے ساتھ دوڑ

(۲۱) سیرۃ المہدی حصہ اول ۲۷۱} مرزا صاحب اور بلا سنگھ ایک ہی وقت میں دوڑے اور باقی آدمی معمولی رفتار سے پیچھے دوڑتے ہوئے جب پل پر پہنچے تو ثابت ہوا کہ حضرت مرزا صاحب سبقت لے گئے اور بلا سنگھ پیچھے رہ گیا۔

ہندو کے گھر کی پکی ہوئی چیز مرزا جی کو حلال طیب تھی

(۲۲) سیرۃ المہدی حصہ سوم ۲۷۷} بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا، کہ حضرت مسیح موعود علیہ والسلام ہندوؤں کے ہاں کھانا کھا پی لیتے تھے، اور اہل ہنود کا تحفہ از قسم شیرینی وغیرہ بھی قبول فرما لیتے تھے اور کھاتے بھی تھے اسی طرح بازار سے ہندو حلوائی کی دوکان سے بھی اشیائے خوردنی منگواتے تھے ایسی اشیاء اکثر نقد کی بجائے ٹونبو کے ذریعے سے آتی تھیں یعنی ایسے رقعہ کے ذریعے

جس پر ہر چیز کا نام اور وزن اور تاریخ اور دستخط ہوتے تھے مہینہ کے بعد دوکاندار وہ ٹونبو بھیج دیتا اور حساب کا پرچہ ساتھ بھیجتا، اس کو چیک کر کے آپ حساب ادا کر دیا کرتے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود ہندوؤں کے ہاتھ کی پکی ہوئی چیز جائز سمجھتے تھے، اور اس کے کھانے میں پرہیز نہیں تھا۔

اے مرزائی بھائیو! ذرا انصاف سے کہیو، کرشن جی ہندوؤں کے گرو گذرے ہیں یا مسلمانوں کے اور مرزا جی نے کرشن ہونے کا دعوٰی پر زور کیا ہے اور بدھ ہندوؤں کا بانی گذرا ہے یا مسلمانوں کا جس کی پیشگوئی کے موافق مرزا صاحب سمتیا بدھ بن کر آئے اور جے سنگھ مسلمان کا خطاب ہے یا ہندو کا۔

اب تم سوچو کہ مرزا جی ہندو ثابت ہوئے یا مسلمان جب مرزا جی ہندو ہندوؤں کے بادشاہ، گرو نیوگی بنے، تو پھر ہندو کے چیلے ہندو ہی ثابت ہوئے مرزا جی کی زبانی اور الہامی اور برہانی جب تم ہندو ثابت ہوئے تو تم اپنی جماعت کو مسلمان کیسے کہلا سکتے ہو، یا کہدو کہ مرزا جی نے جھوٹ کہا ہے خیر کوئی بات نہیں جب حشر میں اٹھیں گے تو سمجھ آ جائے گی۔

حٰمٓ سجدہ ۲۴/۳﴾ وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللّٰهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ۔

اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے تمام دشمن اکھٹے کئے جاویں گے جہنم کی طرف تو وہ جدا جداء کئے جاوینگے تو کرشنیوں کے اقسام کی گنتی وہاں خود بخود ہو جائے گی۔

ذٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللّٰهِ النَّارُ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ۔

اجرائے نبوت کا مسئلہ مرزا صاحب نے سکھوں سے لیا

(۲۳) پیغام صلح ۷﴾ اس ملک کی یہ بد قسمتی ہے کہ ہندو مذہب نے باوا نانک صاحب کی تعلیم سے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا، بلکہ پنڈتوں نے ان کو دکھ دیا کہ کیوں وہ اسلام کی تعریف جابجا کرتا ہے، وہ ہندو مذہب اور اسلام میں صلح کرانے آیا تھا مگر افسوس کہ اس کی تعلیم پر کسی نے توجہ نہیں کی اگر اس کے باوجود اور اس کی پاک

نظموں سے کچھ فائدہ اٹھایا جاتا تو آج ہندو اور مسلمان سب ایک ہوتے ہائے افسوس! ہمیں اس تصور سے رونا آتا ہے، کہ ایسا نیک آدمی دنیا میں آیا اور گذر بھی گیا، مگر نادان لوگوں نے اس کے نور سے کچھ روشنی حاصل نہ کی، بہر حال وہ اس بات کو ثابت کر گیا کہ خدا کی وحی الہام ہرگز اس زمانہ سے منقطع نہیں کیا گیا۔

کیوں جناب؟ یہ ہیں جناب کے رودر گوپال کرشن جی مہاراج، جے سنگ بہادر نیہ کلنک، اوتار رتیا بدھ مرزا صاحب جن کو یہ خطابات ہندوؤں کے ملہم کی طرف ہندو فرشتے خیریتی نے عطا کیے کیونکہ خیریتی نام اسلامی نہیں ہے۔

کرشن قادیانی ہندو کا فرشتہ خیریتی

(۲۴) مکاشفات ۴ } تین فرشتے آسمان سے آئے ایک کا نام ان میں سے خیریتی تھا۔

کیوں جناب وکیل صاحب؟ مرزا جی کرشن مہاراج کو ان کے فرشتے نے اتنے بڑے خطابات عطا کر دئے کہ آج تک کسی کو نہ ملے اور نہ خداوند کسی مسلمان کو یہ خطابات عنایت فرمائے کیونکہ جو عمل کرے اسی کے مطابق ہی خطاب ملتا ہے جس کے پیٹ میں غذا جائے تو ہندو کی، اگر نذر و نیاز اور شرینی اور چڑھاوے چڑھیں تو ہندوؤں سے، چیلے ہوں تو ہندو تو بھلا خطابات بھی کیوں نہ ہندوؤں والے ہی عطا ہوں لیکن مرزا جی کرشن مہاراج اپنے فرشتے کا نام لیں تو آر یا پورا نام بھی ادب سے نہیں لیتے خبر نہیں اس سے بھی ناراضگی ہوگئی ہوگی ورنہ صرف خیریتی تو پورا نام نہیں یا خیریتی رام یا خیریتی داس، کم از کم ادب سے تو نام لیا جاتا خیر آپ خود کرشن جی ہیں بادشاہ کو کون کہے کہ جی آپ ننگے ہو رہے ہیں یہ مرزا صاحب کا آخری مذہب ہے جو بیان کیا گیا اور اسی پر فوت ہوئے ہیں۔

لیکن افسوس! کہ محض خطابات ہی ہندوانہ ملے یا چڑھاوے چڑھے اور تو کچھ نہ ملا مثلاً باوا نانک صاحب بغداد شریف میں چلہ کشی کرتے رہے اور مدینہ طیبہ بھی گئے

اور سات سال رہے اور تین سال مکہ معظمہ رہ کر تین حج بھی کیے، لیکن مرزا جی کو یہ بھی نصیب نہ ہوا اور بغداد شریف میں سے ایک چوغہ اسلامی ملا جو آج تک سکھوں نے تبرک رکھا ہوا ہے ان کے نزدیک بھی اسلام کی اتنی قدر ہے، باوا نانک صاحب نے چونکہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی، اسلام کی تعریف کی خداوند کریم کو ایک جانا تو ان کو ایک چولا عطا ہوا جس کو سکھ لوگ عرشی چولا یا آسمان چولا کہتے ہیں جس کی تصویر جے سنگھ بہادر مرزا صاحب قادیانی نے بھی اپنی کتاب ست بچن ص ۴۷ پر بھی لکھی ہے۔

"مرزائی"۔ ہمارے مرزا جی کو دو چادریں آسمانی خدا کی طرف سے اتریں۔

"محمد عمر"۔ بھائی وہ کونسی؟ ذرا مجھے بھی ان کی زیارت تو کرادو۔

"مرزائی"۔ دیکھیے۔

عسل مصفی حصہ دوم ۴۴۶ } حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح دو زرد رنگ کی چادریں پہنے ہوئے نازل ہونگے یہ بات بھی اس امام کے حق میں صادق آتی ہے، چونکہ یہ کشفی کلام ہے زرد چادروں کے معنی لغات کشفی میں لکھا ہوا ہے کہ دو بیماریاں ہوں گی۔ سو یہ دونوں بیماریاں دائمی لے کر مسیح موعود نازل ہوئے ہیں ایک تو ذیابیطس کی بیماری ہے جو بدن کے نیچے حصے کی چادر ہے اور دوسری دوران سر کی بیماری ہے جو بدن کے اوپر کے حصے کی چادر ہے اس کے سوا کوئی اور معنی کرنا فضول اور لغو ہے۔

اربعین ۱۳ } وہ دو زرد چادریں جن کے بارے میں حدیثوں میں ذکر ہے کہ ان دو چادروں میں مسیح نازل ہوگا وہ دو زرد چادریں میرے شامل حال ہیں، سوا کی چادر میرے اوپر کے حصے میں ہے کہ ہمیشہ درد سر اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے اور دوسری چادر جو میرے نیچے کے حصے بدن میں ہے وہ بیماری ذیابیطس ہے، کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات یا دن کو پیشاب آتا ہے۔

"محمد عمر"۔ سبحان اللہ مرزائی صاحب آپ کو بھی ان دونوں چادروں سے کوئی نور کا

حصہ ملا ہے یا نہیں کچھ نہ کچھ تو ملنا چاہیئے، ورنہ تمہارا بیعت کرنا ہی فضول ہے بئی یہ دونوں نوری چادریں تو خداوند کریم تمام جہانوں کی مرزائیوں کی ہی عنایت کردے، خدا تعالٰی کسی دشمن کو بھی ان دونوں چادروں سے کئی ٹکڑا بھی نہ دے کیونکہ پنجابی مثال مشہور ہے، ایہہ دونویں بیماریاں تا سرداوٹا نے، واقعی مرزا جے سنگھ کا خدا بھی بڑا بے نیاز ہے جیسا آدمی دیکھا ویسا ہی انعام ونشان اور لباس دے دیا باوانا نک صاحب نے کسی مسلمان آدمی کی یا ولی اللہ کی یا نبی اللہ کی توہین نہیں کی جیسا کہ جی بھر کر تمہارے مرزا جی کرشن نے ہمارے مسلمانوں کے علماؤں اور اولیاؤں اور انبیا علیہم السلام کو بے دھڑک گالیاں دیں ہیں اور ہتک کی ہے جو عنقریب لکھی جائیں گی اور باوانا نک صاحب نے مسلمانوں کی تعریف کی ہے اور ہندوؤں کی پرزور مذمت کی ہے ملاحظہ ہو۔

جنم ساکھی گورمکھی ۳۲۹ ساکھی متھرا کی } سری گوروجی کہیا، چلو بھائی بالا تسانوں متھرا گوکل بندرابن وکھال لیایئے، اوتھے تاں سری گوروجی نے سب استھان ویکھے، تاں برہمن تے برہم چاری وہاں کے لوک اہنکاری لوبھی ٹپلٹ دیکھے اتے سر میشوردی پریت والا کوئی نہیں ملیا ویشنو براگی کرماں کے بندھناں میں بندھے ہوئے دور بدھی ہیں، اور کو کرم کردے سندر عورتاں نال بھوگ کردے ہیں، اتے اندھا دھندور یتا ہے،

جنم ساکھی گورمکھی ۳۲۶ } بابا جی آکھیا ہائے ہائے ایہہ ہندو لوک نرگ نوں جاندے ہیں۔

ہندو مذہب کی تردید باوانانک صاحب کی زبانی

جنم ساکھی ۲۱۵ } ایسے عمل ہندو کے دیکھے۔ مت کوئی ہندو نام کہاوے

جنم ساکھی ۳۲۷ } اک استھان وچ جا بیٹھے، تاں اوتھے میلہ ہورہیا سی، پر بہت لوگ اکٹھے ہوئے تے سنت مہنت دی بہت آئے پر سری گوروجی کی نظر میں کوئی اوتھے پر میشوردا پیارا نہیں آیا۔

اسلام کی تعریف باوانانک صاحب کی زبانی

جنم ساکھی ۲۱۶ } شرع شریعت سچ پچھانو۔ سب سے مندا آپ کو جانو

گرنتھ صاحب کی زبانی ہندو مذہب کی تردید

گرنتھ صاحب بیڑ چھوٹی ساکھی بھگتاندی ۲۴۲ }

دھوتی اوجل تلک گل مالا — انتر کرودھ پڑھ نٹ سالا
نام وسار مایا مدپیا — بن گر بھگت نہیں سکھ تھیا

تس کا پرمارتھ سری گوروجی کہندے ہیں، سوسنو بھائی رام کے لوکو ایہہ سب نٹ کی ودیا ہے، اور جس طرح نٹوا سب سانگ کردا ہے سوبھیں ہی جاندا ہے جیوں ایہہ دھوتیاں پہنیاں اور مالا پاؤنیاں تلک وگاونا ایہہ ویشنو کا سانگ ہے امنٹ کی نیائیں اور جدتائیں اسدے اندر کام کرودھ، لوبھ، موہ، مہنکار ممتا ما بار ہندیاں ہیں تاں کیا ہویا، بھگتی کیتیاں بناں اوہ بھگت نہیں ہوجاوندے،

کیوں جناب؟ یہ ہیں باوانانک صاحب جنہوں نے ہندو مذہب کی جڑ اکھاڑ کر رکھ دی، اور باوانانک صاحب کے حج کا واقعہ پڑھنا ہو، تو جنم ساکھی گورمکھی ص ۱۹۳ اور مدینے کی سکھی ص ۱۸۸ ملاحظہ فرماویں۔

جنم ساکھی ۱۶۱ }

سچی شریعت بندگی سچی سنت ایہہ — سچا دیدار خدائندا سچ نماز کرے
نانک لکھی ایہہ گل، ہورگلاں شیطان — عملاں اوپر نبڑے، ثابت رکھ ایمان

کیوں جناب مرزائی صاحب؟ یہ ہیں باوانانک صاحب جنہوں نے ہندو مذہب کا رد فرمایا۔ اور اسلام کی تعریف فرمائی اگر فقیر پوری تحریر لکھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شان درود شریف کا شان، اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور اسلام کے

ارکان کی شان باوا صاحب نے بیان فرمایا، اور مرزا صاحب نے ہندوؤں کی تعریف کی ہے اور اسلام کی اور تمام مسلمانوں کی حتیٰ کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرزور ہتک جن الفاظ سے مرزا صاحب نے توہین کی ہے کسی سکھ، ہندو یا عیسائی نے بھی ایسے جملے استعمال نہیں کیئے اس لئے باوا نانک صاحب کا عقیدہ اسلام کی متعلق تعریف کرنے کا پیش کیا گیا ہے، اور ہندو مذہب کے تردیدی کلمات جو باوا صاحب نے فرمائے بیان کیئے گئے۔

لہٰذا مذکورہ بالا عبارات سے مرزا صاحب کا عقیدہ مسلمانوں کو معلوم ہو گیا ہوگا تو اب ہر مرزائی صاحب کو بھی بنظر انصاف غور کرنا چاہیئے کہ مرزا جی ہندو اور ہندو نواز تھے یا مسلمان اور مرزا جی کے کلام مذکورہ سے ہی ثابت ہو گیا کہ مرزا جی کو اسلام سے دور کا تعلق بھی نہیں اب عبادات مرزا صاحب کو سامنے رکھو۔ کہ مرزا جی نے ہندو مسلم اختلاف مٹانے کے لئے جو ہندوؤں کے گرو بننے کا دعویٰ کیا ہے جو ماقبل مذکور رہو چکا ہے، یہ صحیح ہے یا قرآن فیصلہ، ملاحظہ ہو۔

قرآنی فیصلہ

آلِ عِمران ۳/۹ ﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ۔

اور جو شخص سوائے اسلام کے دین تلاش کرتا ہے تو ہرگز اس سے قبول نہ کیا جاویگا اور (اسلام کے سوا کوئی اور دین رکھنے والا) آخرت کو خسارہ میں ہوگا۔

آلِ عِمران ۳/۹ ﴿اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۔

مسلمانوں اور مرزائیوں ! اب تمہیں ضرور مرزائی مذہب کی تفریق معلوم ہو گئی ہوگی، مرزائی مذہب کرشن جی نیہ کلنک، بدھ متیا، جے سنگھ کے ماننے والے مسلمان ہیں یا قرآنی اسلام پر عمل کرنے والے مسلمان کہلانے کے حقدار ہیں، جیسا کہ مرزائی اسلام کا

دشمن ومخالف ہے ایسے ہی مسلمانوں کے ایک وحدہ لا شریک خدا کے بھی منکر ہیں توحید خداوندی تو تم پہلے سن چکے اب مرزائی خداوندکی باتیں سنیئے۔

مرزائی خدا اور مرزا غلام احمد جی کا خدائی دعوٰی

(۱) آئینہ کمالات اسلام مطبوعہ لاہوری ۴۴۹} وَرَئَیْتَنِیْ فِی الْمَنَامِ عَیْنَ اللّٰهِ وَتَیَقَّنْتُ اَنَّنِیْ هُوَ،
اور میں نے خواب میں عین ذات خداوندی کو دیکھا اور میں نے یقین کیا کہ وہ خدا میں ہی ہوں۔

(۲) کتاب البریہ ۷۸} میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔

(۳) مکاشفات ۹ ۱۸۹۲ء} میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا، کہ میں خود خدا ہوں، اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔

کیوں جناب مرزائی صاحب؟ اب تو تمہیں کوئی کمی ہی نہ رہی، تمہارا گھر کا ہی خدا بن گیا، نہ زندگی کا ڈر نہ موت کا، نہ رزق کا نہ بیوی بچوں کا جب تمہارے مرزا جی کا ارادہ ہوا اپنی قدنی مخلوق کو جب چاہیں ماریں اور جتنی لمبی عمر چاہیں عطا کر دیں اور محمدی خداوند کی مخلوق جلدی ماردیں، لیکن یہ تو فرماؤ کہ خالق ازلی کو کیا جواب دو گے جب سوال ہوگا۔ أَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَكُمْ تو اس وقت تمہاری کوئی تاویل نہ چل سکے گی۔ پھر تمہاری منت بھی تسلیم نہ ہوگی، فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِیْنَ (حم ۹ / ۲۴) کیونکہ اِذَا دُعِیَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ وَاِنْ یُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا، تو تم پر اس وقت حجت خداوندی غالب ہوگی، حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِیْنَ۔ (مومن ۸ / ۲۴) اور ایسے لوگوں کے لیے قیامت کے دن یہی حکم ہوگا اَلْقِیَا فِیْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِیْدٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ مُّرِیْبِ ن الَّذِیْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِیٰهُ فِی الْعَذَابِ الشَّدِیْدِ (ق ۲/ ۲۶) اور

ارشاد الٰہی ہے، وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰى اِثْمًا عَظِيْمًا۔
اے مرزائی دوستو! جتنا مرزا صاحب کی طرف رجحان ہے کاش خدا کی طرف ہوتا اب بھی سوچو کہ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ کے لا نفی جنس کو پڑھ کر نبوت ظلی نکال لی اور لا اِلٰه کے لا نفی جنس کو پڑھ کر صراحۃً دعوٰی خدائی کر بیٹھے، مرزا صاحب نے بھی کلمہ کا وہ حصہ لیا کہ بجائے لا الٰه کے اَنَا هُوَ اللّٰه کہنا شروع کر دیا، پہلے اجرائے نبوت کا مسئلہ ایجاد کر دیا جب نبوت کی جعلی دوکان چل گئی تو الوہیت کا اجراء شروع کر دیا، اور یوم میثاق کے وعدے قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا سے خارج ہو گئے۔

اَللّٰهُ خَيْرٌ عَمَّا يُشْرِكُوْن

ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

مرزا صاحب کے مذکورہ دعوٰی سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب اور مرزائی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کے منکر ہیں۔

قرآنی فیصلہ

نحل ۱۴/۷ } وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاِيَّایَ فَارْهَبُوْنِ۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے دو معبود نہ بنالو اور کوئی نہیں وہ ایک ہی معبود ہے تو خاص مجھ سے ہی پھر ڈرو تم۔

بنی اسرائیل ۱۵/۲ } لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو معبود نہ بنا کہ پھر بیٹھا رہے گا مذموم اور مخذول ہو کر۔

انبیاء ۱۷/۲ } ام اتَّخَذُوْا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ اور مٹی کے خدا کو ترک کرو۔

''مرزائی'' ۔ بھائی تم نے الہام کو سمجھا نہیں۔

''محمد عمر'' ۔ کیوں؟ قرآن کریم کو سمجھیں، اتنی عربی کتب سمجھیں، لیکن مرزا جی کے جعلی

اردو ظلی الہام کو بھی نہ سمجھیں، کچھ خدا کا خوف کرو، اردو کی عبارت ہے اس میں کیا ہیرا پھیری ہوسکتی ہے اللہ تعالیٰ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے فرماویں۔

کہف ۱۶/۱۲ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ " مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ " وَّاحِدٌ " فرمادیجئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اورکوئی بات نہیں کہ میں تمہاری مثل بشر ہوں، میری طرف وحی کی گئی ہے اورکوئی بات نہیں تمہارا خدا ایک ہی ہے۔ (میں خدا نہیں) کیا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی فنا فی اللہ ہوسکتا ہے، باوجود فنا فی اللہ ہونے کے الوہیت خداوندی کے مقابلے میں اپنی بشریت کا اظہار فرمایا۔ تا کہ امت کو معلوم ہوجائے کہ سچے نبی نے الوہیت خداوندی کا دعویٰ نہیں کیا، خواہ کتنے ہی بڑے مرتبے پر فائز ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی یہی تعلیم فرمائی۔

طٰہٰ ۱۶/۵ اِنَّمَا اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۔ اور جوان کا مقررہ خدا تھا اس کے متعلق فرمایا۔

وَانْظُرْ اِلٰى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ط لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ۔ اور ایسے ہی جھوٹے خداؤں کا حال ہوتا ہے اور ہوگا جوتم بھی تجربہ کرچکے ہو ایمان لاؤ یا نہ!

"مرزائی" ۔ مولوی صاحب خواب کو ظاہر پر محمول نہیں کرسکتے، جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو خواب دیکھنا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں میں سونے کے کنگن دیکھنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ خواب دیکھتے ہیں کہ آپ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہڈیاں جمع کررہے ہیں تو کیا ان کو ظاہر پر محمول کرو گے، یہ کتنا بڑا ظلم ہے۔ پاکٹ بک ص ۶۳۷ تا ص ۶۳۸۔

"محمد عمر" ۔ جناب مرزائی صاحب کچھ سوچ کر تو بات بناؤ خواب میں کوئی خدائی دعویٰ کرے، تو بیدار میں **لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ** تو پڑھ دے۔ مرزا صاحب کا واقعہ اگر بیداری کا نہیں دعویٰ تو بیداری کا ہے پھر تمہارا کہنا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب دیکھنا، یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کنگن دیکھنا یا جتنے بھی تم

نے خواب بیان کیے ہیں کسی میں خدائی دعوٰی بھی موجود ہے تمہارا یہ مثال دینا تب درست ہوسکتا تھا، کہ کسی نے خواب میں خدا کو دیکھا ہو، اور بیداری میں خدائی دعوٰی کیا ہو تمہارے مرزا جی ہی اس دعوٰی میں سب سے سبقت لے گئے ہیں اور پھر خواب نہیں کشف ہے۔ پھر اللہ تعالٰی کا مدعی ہونا سوائے فرعون، نمرود، وغیرہ یا آپ کے مرزا صاحب کے اور کوئی نہیں ہوا اس میں تعبیر کی گنجائش ہی نہیں، لہٰذا تمہارا مرزا کرشن جی قادیانی کے متعلق سوائے اس کے کہ کہو بلکہ یقین کر کے سمجھ لو کہ انہوں نے خدائی دعوٰی کیا ہے گو کشف کا ہی نام لیا ہے۔ اس لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْئٌ'' کا مدعی بننا ظاہر و باطن میں یکساں ہے اور دعوٰی الوہیت ظاہر یا باطن کرنا حکم بھی یکساں رکھتا ہے اس میں کوئی فرق نہیں تمہارا باقی مخلوق کی خوابیں پیش کر کے مثال دینا غلط ہے، کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب نے دعوٰی خدائی یقینی کیا، فرمان الٰہی سچا ہے۔

مَرْیَمْ ۱۶/۵﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّیَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا

ان لوگوں نے تو اللہ کے سوا معبود بنالیا ہے، تاکہ یہ معزز بن جائیں بھی تمہیں تو عزت قادیانی کی ضرورت ہے خواہ مرزا صاحب کو خدا ماننا پڑے، حالانکہ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں۔

نبی اِسرائیل ۱۵/۱۲﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ'' فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ'' مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا۔

صحیح ہے اس کا کوئی شریک نہیں، دعوٰی مرزا غلام احمد قادیانی قطعاً غلط ہے، اور توحید خداوندی کا انکار ہے۔

مرزائی صاحب! قرآن میں رب العزت نے اپنی توحید بیان فرمائی ہے فقیر تمہارے سامنے قرآن پیش کیا ہے قرآن کریم کی ایک آیت ایسی نکال کر دکھاؤ کہ کسی نبی اللہ نے دعوٰی خداوندی کیا ہو، ورنہ مرزا صاحب کا یہ دعوٰی شرک فی الذات اور شرک فی الالوہیت واضح ہے کوئی شک نہیں یا تو مرزا جی کے تمام کشفوں کو جھوٹ

البشری ۲/۹۴} اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ، تو مجھ سے ایسا ہے، جیسا کہ میری توحید اور تفرید،

حقیقۃ الوحی ۸۶ آئینہ کمالات ۳۹۲} کیوں جی؟ جب مرزا جی خداوند کریم کی توحید وتفرید کے مرتبے پر فائز ہو گئے تو باقی کونسی کمی رہ گئی اور یہ مذکورہ ترجمہ بھی مرزا صاحب کا ہی حقیقۃ الوحی میں کیا ہوا ہے اس کے خلاف تم اپنا ترجمہ کرو، تو مسموع نہ ہوگا۔

حقیقۃ الوحی ۲۳ } گویا اس کے جسے میں خدا ہی ہوتا ہے۔ یا یہ کہو کہ مرزا جی نے ہمیں ترجمے میں جھوٹ بولا ہے۔

ثابت ہوا کہ یہ الہام الٰہی نہیں بلکہ وَمَا یَعِدُھُمُ الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا یہ الہام شیطانی ہیں۔

مرزائیوں کا خالق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہے

مکاشفات ۱۰ کتاب البریہ ۷۹} ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالاً صورت میں پیدا کیا، جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی، پھر میں نے منشاء حق کے مطابق اس کی ترتیب وتفریق کی، اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا، اور کہا:

وَلَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ،

پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔

پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہوگئی اور میری زبان پر جاری ہوا۔ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ۔

کیوں جناب مرزائی صاحب؟ اب تو آسمان اور زمین بھی تمہارے گھر کے بن گئے تم تو کہتے تھے آسمان پر کوئی چڑھ نہیں سکتا، کیا خود بنا کر بھی خود نہیں چڑھ سکتے، حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اور دوسرے مقام پر فرمایا:
خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا اور فرمایا: وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ۔
تو اب خداوند تعالیٰ کی بات کو سچی سمجھیں، یا مرزا غلام احمد صاحب کی یہ فیصلہ
بس تم پر چھوڑتا ہوں۔

''مرزائی''۔ یہ خواب کی بات ہے پاکٹ بک ص ۶۳۹

''محمد عمر''۔ حالت کشف ہے کیا کسی نبی کا کشف شرک خداوندی کا ہی سبق دیتا ہے۔ پھر آگے تو ہوش آ گئی جب فرمایا کہ میری زبان پر جاری ہوا میں نے ارادہ کیا کہ خلیفہ چاہیے تو میں نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا بیشک ہم نے انسان کو خوبصورت پیدا کیا ہے۔ ہی تو جیتے جاگتے کی حالت کا دعوٰی ہے۔

اسلام کے علمبردارو! کیا اسلام نے کہیں یہ سبق سکھلایا ہے یا کسی قرآن آیت میں یا حدیث شریف میں یہ سبق بھی سکھایا گیا ہے؟۔

''مرزائی'' کشتی نوح میں لکھا ہے کہ خدا نے ارادہ کیا کہ وہ نئی زمین اور نیا آسمان بنادے نئی زمین سے پاک دل مراد ہے اور نیا آسمان وہ نشان ہیں، جو اس کے بندے ہاتھ سے اسی کے اذان سے ظاہر ہو رہے ہیں، (پاکٹ بک ص ۶۴۰)

''محمد عمر''۔ وکیل صاحب کوئی کام کی بات تو بناتے۔ اگر یہ محض کشف تھا تو کشف میں بھی وہی خیال آتا ہے جو ویسے دماغ میں ہو، اور انسان کا پیدا کرنا یہ تو کشف کی بات نہیں، اس سے صاف ثابت ہو رہا ہے۔ کہ جب آدم علیہ السلام کو خلیفہ پیدا کرنے کا دعوٰی مرزا صاحب بقائم ہوش وحواس ظاہر کر رہے ہیں تو شرک نہیں سمجھا جاتا تو پہلے زمین آسمان نئے پیدا کرنا بھی ان کی اپنی زبانی ہی ہے چلو تمام باتوں کو چھوڑتا ہوں، مرزا صاحب بعد میں ہی فرما دیتے کہ یہ کلمات شرک ہیں جب بھی کسی مسلمان نے اس دعوٰی مرزائیہ کو پیش کیا، تو مرزا جی نے بھی تاویلیں کیں، سیدھی بات کیوں نہیں کہہ دی کہ بھائی میں اس دعوے کو شرک سمجھتا ہوں، مرزا صاحب کی کسی تصنیف میں دکھاؤ کہ اس دعوے کے جواب میں شرک کہا ہو ورنہ اس کی مثال یہ ہوگی کہ کوئی کسی

کوگالی نکالے جب دوسرا اعتراض کرے تو گالی نکالنے والا کہدے نہیں جناب اس کا مطلب تم سمجھے نہیں اس سے مطلب میرا تو یہ تھا وہ کہے گا کہ بے ایمان اب جھوٹ بولتا ہے میں نے خود اپنے کانوں سے سنا ہے۔

مرزا صاحب نے جس عقیدے کو لکھ دیا شائع کر دیا، اس پر اڑے رہے ہیں تاویلیں کرتے رہے لیکن شرک نہیں کہا، تو صاف واضح امر ہے کہ اس دعوی کے مرزا صاحب مدعی ہیں اور تم مرزائی بھی اس کو شرک نہیں سمجھتے بلکہ تاویلیں ہی کرتے ہو اب کہدیا کہ کشتی نوح میں لکھا ہے کہ خدا نے ارادہ کیا میں تمہارے سامنے کشتی نوح کی عبارت پیش نہیں کر رہا بلکہ تمہارے سامنے مکاشفات اور کتاب البریہ کی عبارات اردو پڑھ رہا ہوں مرزا صاحب کے اس دعوی کو تم بقانون قرآنی۔

(۱) اَفَمَنْ یَّخْلُقُ کَمَنْ لَّا یَخْلُقُ اَفَلَا تَذَکَّرُوْنَ۔

(۲) وَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ۔

(۳) خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ طِیْنٍ لَازِبٍ ۔

شرک سمجھتے ہو یا نہیں؟ اور مرزا صاحب کو بدعوی خَالِقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْاِنْسَان ہونے کے مشرک سمجھتے ہو یا نہیں؟

خدائی فیصلہ

حٰمٓ سجدہ ﴿۲۴/۲﴾ قُلْ ءَاِنَّکُمْ لَتَکْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗ اَنْدَادًا ذٰلِکَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

فرما دیجئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا تم ضرور انکار کرتے ہو، اس خدا کے ساتھ جس نے زمین کو دو دن میں پیدا فرمایا۔ اور اس کے لئے شریک بناتے ہو، رب العلمین ہے، اللہ جل شانہٗ نے کیسا منہ توڑا؟

اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بَلْ لَّا یُوْقِنُوْنَ ۔

کیا [illegible] کہ [illegible] آسمان [illegible] کہ [illegible] یقین نہیں رکھتے؟

"مرزائی"۔ مولوی صاحب! یہ تو محال ہے ہم مرزا صاحب کو یہ تو نہیں کہہ سکتے، لیکن!

"محمد عمر"۔ بس هٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِکَ، سمجھتے ہو لیکن مجبوری ہے تمہارا خالق مرزا غلام احمد صاحب اور ہمارا خالق خالق کل ہے تمہارا راستہ اور ہمارا راستہ اور خداوند کریم نے ایسے لوگوں کے واسطے کیا آیتیں پیش فرمائی ہیں، کہ بھلا کسی طرح ہی کوئی سمجھ جاوے، مرزائی صاحب ذرا دیر کے لئے دیانتداری سے اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچو کہ شداد، فرعون، نمرود کیوں، تباہ ہوئے ایسے دعوٰی الوہیت کی وجہ سے کیا وہ لوگ تم سے عقل میں کم تھے انہوں نے بھی تاویلیں کیں لیکن تاویلیں کارگر نہ ہوئیں تمہارے مرزا جی کے خدائی دعووں کے مقابلے میں تاویل کارگر نہیں ہو سکتی، ملاحظہ ہو قرآن کریم۔

(۱) رَعْد ﴿۱۳/۲﴾ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّ هُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ۔

(۲) مُؤمِنْ ﴿۲۴/۷﴾ ذَالِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ

(۳) الزمر ﴿۲۴/۹﴾ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ

(۴) فَاطِر ﴿۲۲/۱﴾ هَلْ مِنْ خَالِقٍ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ۔

(۵) فَاطِرْ ﴿۲۲/۵﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَاءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتَابًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْهُ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظَّالِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا۔

ثابت ہوا کہ تم مرزائی مکذب قرآن کریم ہو۔

"مرزائی"۔ انہیں معنی میں یہ محاورہ کتب سابقہ انجیل میں بھی مستعمل ہو رہے ہیں۔ سنو، اس وعدے کے مطابق ہم نئے آسمان اور نئی زمین کا انتظار کرتے ہیں جس میں راستبازی بستی رہے گی پطرس ۳/۱۳ پاکٹ بک ص ۶۴۰۔

"محمد عمر"۔ میں قرآن کریم پیش کر رہا ہوں اور تم بائیبل پیش کرتے ہو، قرآن کریم کی کوئی آیت یا حدیث دکھاؤ، نہیں تو تم لاجواب ہو گئے ہو دوسرا جواب تمہارے مرزا جی نے لکھا ہے۔

تریاق القلوب ۱۴۳} غرض یہ چاروں انجیلیں جو یانی سے ترجمہ ہو کر اس ملک میں پھیلائی جاتی ہیں ایک ذرہ قابل اعتبار نہیں.......... خدا کا جلال اس شخص کو ہرگز نہیں ملتا، جو ان انجیلوں کی پیروی کرتا ہے، اور سنیئے۔

آئینۂ کمالات ۲۸۴} بعض نے یہی خدمت لی ہے کہ دنیا میں تمام زبانوں میں اپنی محرف انجیل کا ترجمہ کر کے تقسیم کرتے پھرتے ہیں۔

کیوں جی مرزائی صاحب! اب بھی اگر انجیل سے استدلال لو گے، تو بقول مرزا صاحب تمہیں تمہارے مرزا جی کا قرب حاصل ہو گا لیکن خداوند خالق کی طرف سے صاف جواب ہے۔

آؤ مرزائیو! چھوڑ دو تاویلاتِ مرزائیہ کو۔ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ پر ایمان لے آؤ ورنہ اسلام میں داخل نہیں جس خداوند کریم نے اپنی کلام نازل فرمائی ہے اس کے مقبول تو تم تب ہی کہلا سکتے ہو جب اس کے کلام کے موافق عقیدہ بنا لو گے ورنہ نہیں۔

"مرزائی" ڈاکٹر اقبال نے بھی لکھا ہے۔

زندہ دل سے نہیں پوشیدہ ضمیر تقدیر ۔۔۔ خواب میں دیکھتا ہے عالم نو کی تصویر
اور جب بانگ اذاں کرتی ہے بیدار اسے ۔۔۔ کرتا ہے خواب میں دیکھی ہوئی دنیا تعمیر

کیا ڈاکٹر اقبال پر بھی فتویٰ لگاؤ گے۔

"محمد عمر"۔ وکیل صاحب بھی بس بھولے میاں ہیں، کیا ڈاکٹر صاحب نے لکھا ہے، کہ میں نے زمین و آسمان کو پیدا کیا، یا لکھا ہو کہ میں نے انسان کو پیدا کیا، عالم کو دیکھنا تو محاورہ بھی ہے جب کسی عجیب منظر کو دیکھا جاتا ہے، تو کہا جاتا ہے کہ ہم نے آج عالم نو دیکھا ہے، دنیا کو آباد دیکھا یا عالم نو دیکھنا کا محاورہ کجا اور مرزا جی کا رگی بننا کہ میں آسمان دنیا کو پیدا کیا ہم نے انسان کو پیدا کیا یہ دعویٰ کجا، یہ دعویٰ

ڈاکٹر کا دکھاؤ ہم ان کا بھی رد کرنے کو تیار ہیں، جب انہوں نے کہا ہی نہیں تمہارے مرزا غلام احمد صاحب تو اس دعویٰ میں کہ میں نے آسمان و زمین اور انسان کو پیدا کیا یہ دعویٰ تو فرعون، شداد، نمرود وغیرہ نے بھی نہیں کیا یہ خصوصیت تمہارے مرزا صاحب کی ہے ایسے غلط استنباط کر کے خدا کے منکر نہ بنو مرزا جی کے منکر بن جاؤ گے تو کوئی حرج نہیں خدا کے ہاں سے اگر جواب مل گیا تو مشکل بن جائے گی۔

مرزا غلام احمد صاحب کا اِبنُ اللہ ہونے کا دعویٰ

البشریٰ ۱/۴۹} اِنِّیْ مَعَکَ اِسْمَعْ وَلَدِیْ میں تیرے ساتھ ہوں، اے میرے بیٹے سن

"مرزائی"۔ مکتوبات کا جو حوالہ دیا گیا ہے یہ اس میں نہیں ہے لہذا یہ الہام غلط ثابت ہوا، پاکٹ بک ص ۲۳۱۔

"محمد عمر"۔ اس کا ترجمہ آگے کیا گیا ہے، اے میرے بیٹے سن ثابت ہوا کہ یہ مرزا جی کا الہام ہے۔

"مرزائی"۔ بابو منظور الٰہی نے مرزا جی کے الہام بیان کرنے سے رجوع کیا ہے، پاکٹ بک ص ۶۳۱۔

"محمد عمر"۔ بابو منظور الٰہی صاحب کو تو تم نے مرزا جی کے اس الہام بیان کرنے سے توبہ کرالی لیکن اگر مرزا جی اس کی تائید دوسرے الہام سے فرمادیں، تو پھر یہ بھی صحیح ہوا یا نہ ؟

"مرزائی"۔ اِسْمَعْ وَلَدِیْ (سن او میریا پترا) الہام تو واقعی بڑا سخت ہے، اگر اس کی تائید دوسرے الہام سے ہوجائے تو پھر یہ بھی صحیح ہوا !

"محمد عمر"۔ اگر توبہ ہو، تو ایسے تمام الہامات سے توبہ ہوئی کہ ایسے الہامات کے ملہم سے بھی روگردانی ہو، ورنہ محض دھوکا سمجھا جائیگا اب اس کی تائید لیجئے۔

تتمہ حقیقۃ الوحی ۱۴۳ دافع البلاء ۶} اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ اَوْلَادِیْ تو مجھ سے بمنزلہ میری اولاد کے ہے۔

کیوں جی مرزائی صاحب؟ یہ مرزا جی کے الہامات اِسْمَعْ وَلَدِیْ کے موید ہیں یا

نہیں؟ اردو ترجمہ کا بھی مرزا جی کا ہی ہے جب ان الہامات سے تم نے توبہ نہیں کی۔
حقیقۃ الوحی ۲۶} اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ اَوْلَادِیْ تو مجھ سے بمنزلہ فرزند کے ہے۔
تو ایسے باقی الہامات کا اقرار کر کے ایک کا انکار کرنا یہ مرزائیات سے ہے

"مرزائی" ۔ یہ مجازاً استعارہ ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ کہا، پاکٹ بک ص ۶۲۶۔

"محمد عمر" ۔ شرکیہ کلمہ مجازاً استعمال کرنے سے بھی انسان کافر ہو جاتا ہے، اور نہ یہاں یَدُ اللہ کا جھگڑا ہے، شریعت نے جہانتک استعارہ استعمال کرنے کی اجازت دی ہے کر سکتے ہو، تجاوز نہیں کر سکتے، اگر مرزا جی بھی یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ اپنے اور اپنی جماعت قدیمہ کے متعلق استعمال کرتے تو ہم کچھ نہ کہہ سکتے تھے، زیادتی کرتے ہو اور کسی دوسری وجہ سے جھوٹ کہہ دیتے ہو، لیکن اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِیْ وغیرہ جملے کا استعمال تم بتاؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا، یا آپ نے ایسا کبھی فرمایا، جس نہیں تو ایسے کلمات مشرکیہ ثابت ہوئے، ورنہ اگر مرزا جی خدا کے بیٹے بنے تو مرزا جی کی والدہ نعوذ باللہ معاذ اللہ خدا کی بیوی ثابت ہوگی، اور اس کی تائید میں مرزا جی نے مکاشفات میں ایک خواب بھی درج فرمائی ہے جس کو فقیر ابھی عرض کریگا۔

"مرزائی" ۔ اللہ تعالیٰ نے فرماتے ہیں فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَاءَكُمْ ۔ گویا تمہارا باپ نہیں ہے ؟ مگر بمنزلہ باپ ہے جس طرح ایک بیٹا اپنا ایک ہی باپ مانتا ہے، اور اس رنگ میں اس کی توحید قائل ہوتا ہے، اسی طرح خدا بھی چاہتا ہے کہ اس کی وحدہٗ لاشَرِیْکَ یقین کیا جائے، پاکٹ بک ص ۶۲۷،

"محمد عمر" ۔ مرزائی صاحب جس آیت سے استدلال لیتے ہو، وہ قیاس مَعَ الْفَارِق ہے آیت مذکورہ بالا میں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کہ خدا کی یاد ایسی محبت سے کرو جیسے اپنے آباء کی کرتے ہو، فرمایا اگر طاقت محبت زیادہ رکھتے ہو، تو اَشَدَّ ذِكْرًا سے آگے ذکر میں تجاوز کرنے کی ترغیب دلائی، اگر ایسے ہی ہو اور باپ پر ہی اکتفا ہوتا تو اَشَدُّ

ذِکْـــراً کا ارشاد نہ ہوتا ثابت ہوا کہ اس مقام پر ذکر الٰہی میں محبت پدری کو جتا کر رب العزت نے اپنے ذکر کا سبق سکھایا ہے نہ کہ خداوند کریم نے بندے کو اپنا بیٹا بنالیا ہے ،کجا ذکر الٰہی اور کجا ابن اللہ، ذکر اللہ سے ابن اللہ مراد لے لینا یہ مرزائیت کو ہی زیبا ہے۔

''مرزائی''۔حدیث شریف میں، اِنَّ الْفُقَرَاءَ عَیَالُ اللّٰہِ اور ایک حدیث میں ہے ،اَلْخَلْقُ عَیَالُ اللّٰہِ کیا یہ شرک نہیں؟ پاکٹ بک ص ۶۲۷،

''محمد عمر''۔ مرزائی صاحب کو عیال اور ولد اور اولاد کی ابتک تمیز نہ ہوئی، ما بہ النزاع تو یہ ہے کہ خدا کا ولد یا اولاد تو از روئے قرآن کریم منع ثابت ہو گیا، لَمْ یَلِدْ سے ولد کی نفی ثابت ہوئی، اور وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ صَاحِبَۃٌ اللہ کی بیوی نہیں ہے اور نہ اللہ نے کسی کو لڑکا بنایا لَمْ یَتَّخِذْ وَلَداً سے ولد کی نفی کی گئی۔ ابن اللہ کہلانا تو از روئے قرآن کریم شرک ثابت ہوا، باقی رہا اَلْخَلْقُ عَیَالُ اللّٰہِ یہ بالکل صحیح ہے کیونکہ بیوی اور بچوں کی نفی تو مذکورہ آیت سے ثابت ہوگئی اور عیال اس کو کہا جاتا ہے جو کسی کے نفقہ سے پرورش پائے۔ مخلوق خدا تعالیٰ کے نفقے سے پرورش پا رہی ہے اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اَلْخَلْقُ عَیَالُ اللّٰہِ کہ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کے نفقے کی محتاج ہے بیوی بچے بھی چونکہ خاوند اور ماں باپ کے نفقے سے پرورش پاتے ہیں اس لئے وہ بھی عیال میں داخل ہوتے ہیں عیال کے معنی بیوی بچوں کے کرنا یہ معنی غلط ہیں حقیقی معنی جس کے نفقہ سے پرورش پائے وہ اس کی عیال کہلاتے ہیں میرے بیوی بچوں پر عیال کا لفظ صحیح آتا ہے اگر مرزائی نفقہ میں اس کے خلاف ہو تو خبر نہیں تو یہ صراحتہً دھوکہ ہے یاد رکھو یہود و نصارٰی نے بھی تمہارے مرزا جی کی طرح کہا تھا۔ وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی نَحْنُ اَبْنَاءُ اللّٰہِ وَاَحِبَّاءُہٗ قُلْ فَلِمَ یُعَذِّبُکُمْ بِذُنُوْبِکُمْ ۔تمہارے اس عقیدہ پر رب العزت نے فتویٰ لگایا۔ لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ، انہی عقائد سے پہلے لوگ خداوند تعالیٰ کے قرب سے محروم رہے۔

''مرزائی''۔ استعارہ کے رنگ میں وہ ابن اللہ کہلاتے ہیں۔

"محمد عمر" ۔آیت مذکورہ بالا سے ثابت ہوا، مطلقاً اَبْنَـاءُ اللہ کہلانے والے معذب من اللہ ہونگے، استعارۃً ہو یا مجازاً یا کنایۃً،

"مرزائی" ۔بعض صوفی اَطْفَال اللہ کہلاتے ہیں۔

"محمد عمر" ۔ وہ مجذوب دیوانے ہونگے ان کا کوئی اعتبار نہیں انبیاء علیہم السلام خواہ ذات الٰہی میں کتنے ہی فنا ہوں۔ان کو بقار ہتا ہے وہ امتوں کے لیے حجت ہوتے ہیں لہٰذا کسی نبی کا کلام دکھاؤ جیسا کہ تمہارے مرزا صاحب نے نبوت کا دعوٰی کیا اطفال اللہ کہلانے والوں کوکھانے پینے اور بیوی بچوں کی ہوش نہیں ہوتی اور جو ان کی ہوش رکھتے ہوئے کہے وہ مکار ہے کافر ہے۔

خدائی فیصلہ متعلقہ ابن اللہ

توبہ ۱۰/۱۵ } وَقَالَتِ الْیَھُوْدُ عُزَیْرُ نِ ابْنُ اللّٰہِ وَقَالَتِ النَّصٰرٰی الْمَسِیْحُ ابْنُ اللّٰہِ ذٰلِکَ قَوْلُھُمْ بِاَفْوَاھِھِمْ یُضَاھِئُوْن قَوْلَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ قَاتَلَھُمُ اللّٰہُ اَنّٰی یُؤْ فَکُوْنَ ۔

اور یہودیوں نے کہا عزیر علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں اور نصارٰی نے کہا مسیح علیہ اسلام اللہ کے بیٹے ہیں یہ ان کے سونہہ کی بات ہے مشابہ ہیں وہ پہلے کفار کی بات کے تباہ کرے ان کو اللہ تعالی کس طرح بہتان گھڑتے ہیں وہ۔

اے مرزائیو! تم نے بھی مرزا غلام احمد صاحب کو یہود و نصارٰی کی طرح ابن اللہ گھڑ لیا ہے یُضَاھِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْ امِنْ قَبْلُ تو تمہارے لیے بھی قَاتَلَھُمُ اللّٰہُ ارشاد الٰہی موجود ہے یہود و نصاری نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ کہا تو وہ کافر ہو گئے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ دعوٰی نہیں فرمایا، اس لیے وہ مبرا ہیں لیکن مرزا غلام احمد صاحب نے خود دعوٰی ابن اللہ ہونے کا کیا اسے لیے یہ نَحْنُ اَبْنَا اللّٰہ کہنے والوں میں شامل ہیں، تو قُلْ فَلِمَ یُعَذِّبُکُمْ بِذُنُوْبِکُمْ بَلْ اَنْتُمْ بَشَر'' مِمَّنْ

خلق (دلیل الٰہی مرزا غلام احمد صاحب کو کاذب ثابت کرنے کے واسطے رب العزۃ قرآن مجید میں درج فرما دی ، اور قیامت کے دن جب وقت حساب ہوگا تو مرزا صاحب کو اس قول الذین کفروا کہنے کا پتہ چلے گا۔ اور اس دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ فرما دیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاف بری ہونگے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

مَائِدہ ۷/۶ } وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِىْ وَاُمِّىَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ سُبْحَانَكَ مَايَكُوْنُ لِىْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَالَيْسَ لِىْ بِحَقٍّ.

اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے عیسیٰ ابن مریم کیا تو نے لوگوں کو کہا مجھے اور میری والدہ کو اللہ کے سوا معبود بنالو، حضرت عیسیٰ علیہ السلام عرض کریں گے تو اے اللہ پاک ہے بیوی اور بیٹے سے میرے لائق نہیں کہ میں وہ بات کہوں جو میرا حق نہیں۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہے کہ میدان حشر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام الٰہ کہلانے سے مبرا ہونگے تو معلوم ہوا کہ مرزا صاحب ان معبودین کی صف میں نہ ہونگے کیونکہ انہوں نے دعوٰی ابن اللہ ہونے کا خود نہیں کیا اور مرزا صاحب نے خود خدائی عہدہ کا دعوٰی کیا اور ضروری امر ہے کہ ابن اللہ ماننے والا ابن اللہ کو اللہ تسلیم کرے گا تو مدعی الوہیت و ربوبیت فرعون، نمرود وغیرہ ہماتے چنانچہ فرعون نے اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى کہا اس نے بھی ترقی کر گئے کیونکہ انہوں نے زمین وسمٰوات کے پیدا کرنے کا دعوٰی نہیں کیا، مرزا غلام احمد صاحب نے کیا ہے تو مرزا صاحب کے کشف سے ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب میدان حشر میں فرعون ونمرود وشداد سے پیشتر کھڑے ہونگے اور امت مرزائیہ فرعونیوں اور نمرودیوں کے بھی پیش پیش ہونگے کیونکہ وہ صرف ربکم الاعلیٰ کے ماننے والے اور امت مرزائیہ مرزا غلام احمد صاحب کو خدا یعنی الٰہ ماننے کے علاوہ خالق ارض وسما کے مدعی کی اقتداء کرتے ہیں جیسا کہ مرزا جی کی کشف میں درج ہے اور مرزائی اس کو صحیح سمجھتا ہے اور مرزا غلام احمد صاحب کے دعوے ابن اللہ ہونے کو کفر سمجھتے ہوئے تاویلوں سے صحیح بنانے کی کوشش کرتے ہیں یہود ونصارٰی کے صف بہ

صف کھڑے ہونگے اسی لئے مرزا غلام احمد صاحب نے انگریز کو اولی الامر تسلیم کرنے کی اپنی امت کو تعلیم دی ہے ملاحظہ ہو۔

الانذار ۱۵﴾ قرآن میں حکم ہے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُوْلِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ (ص ۵)

اب اولی الامر کی اطاعت کا صاف حکم ہے اگر کوئی کہے کہ انگریزی گورنمنٹ اولی الامر میں داخل نہیں تو یہ اس کی صریح غلطی ہے گورنمنٹ جو بات شریعت کے موافق کرتی ہے وہ مِنْکُمْ میں داخل ہے جو ہماری مخالفت نہیں کرتا وہ ہم میں داخل ہے اشارہ النص کے طور پر قرآن سے ثابت ہوتا ہے کہ گورنمنٹ (انگریزی برطانیہ) کی اطاعت کرنی چاہیئے۔

مرزائیو! اللہ تعالیٰ فرماویں:

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَھُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤی اَوْلِیَآءَ ، اے

اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو دوست نہ پکڑو، لیکن مرزا صاحب بھی اور ان کا ملہم یہود و نصاریٰ کو اپنا دینی و دنیوی اولو الامر سمجھنے پر مجبور کرتے رہے بلکہ اس امر کو قرآنی حکم قرار دے کر دھوکے میں ڈال رہے ہیں حقیقت یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ چونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا معبود کے قائل ہیں اور مرزا جی کے ابن اللہ ہونے کا عقیدہ تب ہی مرزائیت میں دھس سکتا تھا جب اپنے ہم عقیدہ سے یا ہم جنس سے مصاحبت ہوتی اسی لئے مرزا جی نے پہلے یہود و نصاریٰ کے ساتھ مرزائیت کا گٹھ جوڑ کرایا بعدا پنے ابن اللہ ہونے کا دعوٰی کر دیا تا کہ جس طرح عیسائی تاویلوں سے تثلیث کو ثابت کرنے کے لیے مسلمانوں سے مناظرے کرتے ہیں مرزائی بھی ابن اللہ ہونے کی تاویلوں سے خود بخود درست کر لینگے اسی لئے مرزائی کے سامنے جب مرزا جی نہیہ کلنک بدھ متیا کرشن جی بے سنگھ کی پوتھیاں سے جب ادھیائے اچرے جایں تو مرزائی جھومتا ہے کیونکہ ان کے مرزا جی کا شان ہی بھرا ہوا ہے اور جب قرآن کریم سے شان الوہیت یا جبروتی تلاوت کی جاوے تو تاویلیں کرتے ہیں چنانچہ رب العزت نے خوب نقشہ کھینچا ہے۔

مومن ۲۴/۲﴾ ذٰلِکُمْ بِاَنَّہٗۤ اِذَا دُعِیَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ کَفَرْتُمْ وَاِنْ یُّشْرَکْ بِہٖ تُؤْمِنُوْا ط فَالْحُکْمُ لِلّٰہِ الْعَلِیِّ الْکَبِیْرِ ۔

جب اکیلے خدا کی توحید کی طرف تم کو بلایا گیا تم نے (مرزائیو) انکار کر دیا اگر اس کے ساتھ شریک بنایا گیا (مرزا صاحب کو ابن اللہ یا خدائی دعوٰی مرزا جی نے سنا دیا) تو تم ایمان لائے تو حکم اللہ کا ہی ہے جو بالاتر اور بہت بڑا ہے تم سے بدلہ لے لیگا۔

جب خداوندی فیصلہ لَمْ يَلِدْ اور لَمْ يَتَّخِذْ وَلَداً ہو چکا تو مرزا جی اور مرزائی فرقہ مشرکین اور منکرین قرآن ثابت ہو گئے اب فیصلہ تم پر ہے چاہے رب العزت کے قرآن کریم کو تسلیم کر لو اور مرزا غلام احمد صاحب کو جھوٹا کہدو اور امت محمدیہ میں شامل ہو جاؤ یا اے مرزائیو، خفیف یا ثقیل بنے رہو یعنی قادیانی یا لاہوری اور مشرکین کی جماعت میں داخل ہو کر قرآن کے منکرین میں شامل ہو جاؤ ار جس کو چاہو اپنا دوست بنالو ہمیں کوئی مضائیقہ نہیں کیونکہ ہمارا کام کہہ دینا ہے تم آگے مانو یا نہ مانو دانہ ظاہری جلدیت سے نہیں پرو دیا جاتا بلکہ وہ اپنے دوسرے دانوں کے ساتھ دوستی کا دم بھرتا ہے جب تک کہ اندر سے نکلے پھر ان کی صف میں کھڑا ہوتا ہے تو جب تک عقیدہ اسلامی نہ ہو ظاہراً دوستی کا دم بھرنا فضول ہے سوچو سوچو، پھر سوچو، یہ وقت ہاتھ نہ آئے گا۔

فَلَمَّا رَاَوْبَاْسَنَا قَالُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّابِهٖ مُشْرِكِيْنَ

لیکن اس دن یہ اقرار کام نہ آئیگا آج ہی وقت ہے یہ اقرار کر لو۔ ورنہ اس دن جواب ملے گا۔

فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْابَاْسَنَاسُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْخَلَتْ فِیْ عِبَادِهٖ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكَافِرُوْنَ ۔

دعوٰی

مکاشفات ۴ الحکم جلد ۶ نمبر ۱۷ صفحہ نمبر ۷ مطبوعہ ۱۰ مئی ۱۹۰۲ء } حضرت سید عبدالقادر جیلانی کا قول ہے کہ رَأیت ربی علی صورۃ ابی ، یعنی میں نے اپنے رب کو اپنے باپ کی شکل پر دیکھا ہے میں نے بھی اپنے والد صاحب کی شکل پر اللہ تعالٰی کو دیکھا ان کی شکل بڑی بارعب تھی انہوں نے سیاست کا زمانہ دیکھا ہوا تھا اس لئے بڑے بلند ہمت اور عالی حوصلہ تھے غرض میں نے دیکھا کہ وہ ایک عظیم الشان تخت پر بیٹھے ہیں اور

میرے دل میں ڈالا گیا کہ خدا تعالیٰ ہے۔

مرزا صاحب نے حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بہانہ بنا کر اپنے باپ کو خداوند خود ابن اللہ بنے حالانکہ ارشاد الٰہی کیسا واضح ہے۔

خدائی فیصلہ

زمر ۲۳/۱ } لَوْ اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰی مِمَّا یَخْلُقُ مَا یَشَاءُ سُبْحَانَہٗ ھُوَ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ

اگر اللہ تعالیٰ بیٹا بنانے کا ارادہ فرماتے تو اپنی مخلوق کو جسے چاہتے چن لیتے وہ پاک ہے (بیٹے سے مبرا ہے) وہ اللہ اکیلا زبردست ہے۔

مرزا صاحب کا دعوٰی کہ میں خدا کی نسل سے ہوں

تبلیغ رسالت ۵/۶۴ } اَنْتَ مِنْ مَّائِنَا وَھُمْ مِنْ فَشَلٍ

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ خدا نے مجھ سے فرمایا کہ تو ہمارے پانی سے ہے اور لوگ عورت کی منی سے ہیں۔

انجام آتھم ۵۵ } اَنْتَ مِنْ مَّائِنَا وَھُمْ مِنْ فَشَلٍ. تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ لوگ فشل سے ہیں۔

کیوں جناب مرزائی صاحب؟ سنا مرزا جی نہیہ کلنک کرشن جی کا فرمان نسلی ابن اللہ ہونے کا دعوٰی واضح ہے، یہ دعوٰی تو کسی ہندو یا سکھ و آریہ نے بھی نہ کیا ہوگا جو تمہارے مرزا صاحب نے کیا ہے معاذ اللہ، معاذ اللہ کے مجھے خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ اے مرزا تو ہمارے پانی یعنی (منی) سے پیدا ہوا ہے اور باقی لوگ انسانی منی سے ذرا اپنے گریبان میں سے منہ ڈالو، اور سوچو کہ مرزا صاحب کیا فرما رہے ہیں کیا تم کسی شرعی اصول سے اس کو صحیح ثابت کر سکتے ہو، اسلام میں ایسے لوگوں کی ضرورت نہیں کیونکہ اسلام شرک کو مٹاتا ہے موجد شرک نہیں۔

"مرزائی"۔ مرزا صاحب کے الہام اَنْتَ مِنْ مَّائِنَا کا مطلب یہ ہے کہ ایمان کا پانی، استقامت کا پانی تقویٰ کا پانی وفا کا پانی صدق کا پانی جو خدا سے ملتا ہے اور فشل کے معنی بزدلی ہے جو شیطان سے ہے، پاکٹ بک ص ۶۲۹۔

"محمد عمر" وکیل صاحب! اَنْتَ کی ضمیر مخاطب کی ذات بمع جسم کے خطاب کے لئے مستعمل ہوتی ہے جب کہا جائیگا، انتَ یعنی تو تو اس سے مراد اس کا جسم بمع روح ہی مراد ہوسکتا ہے۔ اور اَنْتَ سے خطاب کرے متکلم جب کلام کرتا ہے تو مخاطب یہ سمجھ لیتا ہے کہ میری ذات کے متعلق متکلم کوئی کلام کرنے والا ہے پھر آگے ہے مِنْ مَّائِنَا مِنْ ہے تبعیضیہ جس کے معنی ہونگے ہمارے بعض پانی سے تو اَنْتَ مِنْ مَّائِنَا کے معنی ہوئے کہ اے مرزا تو ہمارے بعض پانی سے ہے یعنی تیرا وجود تیرا جسم تیری ذات ہمارے پانی کا یا کُل بعض ہے اب ماء یعنی پانی کی اصطلاح کا استعمال ہم اپنی طرف سے نہیں کرسکتے اور نہ ہی مرزا صاحب اپنی طرف سے اب کمی بیشی کرسکتے ہیں سوائے توبہ کے اور مرزا صاحب نے اس سے توبہ کی نہیں بولا دن اور مراد لے لیا جو تا یہ تم نے کیا مخلول بنایا ہوا ہے کیا تم مرزائیوں کے علاوہ باقی لوگوں کو جاہل سمجھتے ہو کہ جو چاہا بول دیا اور جو جی میں آیا اس کے معنی لے لئے لفظ کو معنی سے کچھ تعلق ہو یا نہ ہو کہیں اس لفظ کا استعمال عربی میں یا قرآن اور حدیث میں دکھا سکتے ہو کہ ایسے پانی سے مراد اللہ تعالیٰ نے استقامت لی ہو یا ایمان کا پانی مراد لیا ہو معنی کا تعلق لفظ سے ضرور کسی دلالت کی بنا پر ہوگا پھر دلامت یا تضمنی ہوگی یا مطابقی یا التزامی اب تم بتاؤ کہ ماء کے لفظ کی دلالت اپنے مَاوُضِعَ لَهٗ پر مطابقی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تو ہمارے پانی سے مخلوق ہے یہ بھی محال ہے کیونکہ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ" کا انکار لازم آتا ہے اور لَمْ يَلِدْ کی تکذیب لہٰذا اماء کی دلالت اپنے تمام مَا وَضِعَ لَهٗ پر محال ثابت ہوئی یا دلالت تضمنی مراد لوگے مِنْ تبعیضیہ ہے اور معطوف کا عطف جب معطوف علیہ پر ڈالا جاتا ہے تو کس تعلق کو پیدا کرتا ہے تو جو مطلب تم هُمْ مِّنْ فَشَلٍ سے لوگے ویسا ہی مطلب تم انت مِنْ مَّائِنَا سے لے سکتے ہو

اور هُمْ مِنْ فَشَلٍ کے معنی تم سوائے اس کے اور کوئی لے ہی نہیں سکتے، کہ یہ لوگ کچھ حصہ منی سے پیدا ہوئے ہیں کیونکہ انسان کی پیدائش آدمی یا عورت کی منی سے ہی ہے تو انت مِنْ مَّائِنَا میں اور کوئی طریقہ من تبعیضیہ استعمال کرنے کا ہے ہی نہیں یعنی انسان کا جزو قرار دیا جاویگا تو ضرور اس کی منی ہی مراد ہوگی تو هُمْ مِنْ فَشَلٍ کے جب یہ معنی کر سکتے ہو کہ باقی تمام لوگ انسانی منی سے مخلوق ہیں تو اس کے مقابلے میں معطوف علیہ کے معنی بھی ایسی نسبت پیدا کرتے منی سے ہی قائم کرنا پڑے نگے جیسا کہ معطوف سے ثابت ہو رہا ہے، ورنہ عطف درست نہ ہوگا، اگر مرزا صاحب صرف اَنْتَ مِنْ مَّاءِ نَا کہہ دیتے تو اس کے معنی جو مرضی چاہے بگاڑ لیتے جب هُمْ مِنْ فَشَلٍ کے معنی تضمنی لئے جا رہے ہیں، اس کے علاوہ اور کوئی ہو سکتے ہیں نہیں کیونکہ مِنْ تبعضیہ ہے اور انت اور هُمْ کی ضمیروں سے جسم بمع روح ہی مراد لئے جا سکتے ہیں تو جب معطوف هُمْ مِنْ فَشَلٍ کے معنی تضمنی ہی کئے جا سکتے ہیں تو اَنْتَ مِنْ مَّائِنَا معطوف الیہ کے معنی بھی تضمنی ہی گئے جائینگے، ورنہ عطف غلط ثابت ہوگا اور جب معطوف الیہ و معطوف کے معنی تضمنی لئے جاویں گے تو مطلب صاف ہو گیا کہ اے مرزا تو ہمارے بعض پانی یعنی نطفہ سے مخلوق ہے تو ذات باری تعالیٰ صفات انسانیہ اور تجزی سے مبرا ہے کیونکہ واجب کا ممکن ہونا لازم آتا ہے اور یہ محال ہے لہذا مرزا جی نے رب العزت واجب کو ممکن تسلیم کر لیا لہذا مرزا غلام احمد صاحب ذات واجب الوجود کے منکر ثابت ہوئے اور منکر هُوَ اللّٰهُ اَحَد" اَللّٰهُ الصَّمَد" لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ کے اور هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّار کے مکذب اور لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا قانون خداوندی سے مشرک ثابت ہوئے کیونکہ خود ابن اللہ بننے کا دعویٰ کیا اور اَنْتَ کا خطاب بھی التزامی معنی سے مانع ہے۔

اور دوسری وجہ یہ ہے، کہ هُمْ مِنْ فَشَلٍ چونکہ التزامی معنی مراد نہیں، اس لیے اَنْتَ مِنْ مَائِنَا میں بھی التزمی معنی مراد نہیں لے سکتے۔

باقی رہا تمہارا کہنا کہ استقامت، صدق اور وفا کا پانی مراد ہے، تو یہ مراد لینا ہی

متکلم کی جہالت ثابت کرتا ہے، کیونکہ اَنْتَ سے مرزا صاحب کی ذات مجسمہ مراد ہے، اور مِنْ مَّائِنَا سے حقیقت جسم کی تخلیق کے اصل کو بیان کرنا مقصود ہے، اور تخلیق جسم جمعیت سے لازمی ہے اور استقامت اور صدق و وفا کا تخلیق فی الخارج ہے ہی نہیں، لہذا اصل اور فرع کا تباین ذاتی ثابت ہوا، اور یہ بھی محال، تو اَنْتَ مِنْ مَّائِنَا کہنا ہی جہالت پر مبنی ہے، تو بجائے اس کے مرزا جی کا شان ثابت ہو، تم نے تو مرزا جی کی جہالت ثابت کردی اور اگر تم نے ضرور مرزا جی کے کلام کو ہر صورت صحیح بنانا ہی ہے۔ کیونکہ تمہارے خداوند کی کلام ہے، اگر صحیح نہ بناؤ تو جھوٹ ثابت ہوتا ہے، تو مَاء یعنی پانی کو لازم ہے کہ مَائِیَتْ یعنی بہنا، تو اس کا مطلب یہ ہوگا، کہ اے مرزا تو ہمارے پانی سے مخلوق ہے، یعنی جیسا کہ ہمارا پانی بہتا ہے، ایسے ہی تیرا ایمان ایک جگہ قیام نہ کریگا، جیسا کہ پانی بہہ کر اپنی رَو میں کبھی گندی طرف بہہ جاتا ہے، بلکہ ہر پست جگہ کی طرف بَہہ جاتا ہے، اسی طرح تیرا ایمان بھی بہنے والا ہے ہر پستی کی طرف بَہہ جائے گا، ہندور کی طرف رقم لینے کی ٹھانی تو ہندو بن گیا عسائیوں سے سے پیسے لینے کی سوجھی تو عیسیٰ بن گیا، مسلمانوں سے چندہ بٹورنے کی سوجی تو دعوٰی رسالت کر دیا، اگر سب سے مشترکہ پیسے چھیننے کی غرض ہوئی تو خدا بن گئے تیرا ایمان ایک جگہ قرار نہ پکڑے گا، تو ایسے فشل کے معنی ڈرپوک بھی لے سکتے ہو تو تمہارا مطلب پانی بول کر پانی سے مراد ایمان کا پانی اس دلالت التزامی سے ایسا بہہ جانے والا ایمان مرزا جی کے لیے ہی ثابت کر سکو گے، ایک اور عرض کر دوں تمہارا مطلب استقامت کا پانی، تقوٰی کا پانی، وفا کا پانی، صدق کا پانی تو یہ ہر طرح محال ہے، پانی کی ذات کو مائیت مستلزم ہے، مائیت اور استقامت کی نسبت آپس میں تبائن کی ہے ایسے ہی وفا کیونکہ وفا تب ہو سکتی ہے اگر پانی کے اندر استقامت ہو، جب پانی کی ذات کو استقامت مستلزم ہی نہیں، بلکہ عرضی ہے، اس میں مادہ بہہ جانے والا موجود ہے تو صفت وفا بھی پانی کو مستلزم نہ ہوئی، ایسے ہی صدق و تقوٰی بھی پانی کے مبائن ہیں، کیونکہ صفت صدق کے لئے ایسے جسم کی ضرورت ہے، جس کی ذات کو قوت ناطقہ مستلزم ہو اور تقوٰی کے لیے ایسے جسم کی

ضرورت ہے، جو ذی روح بھی ہو، اس لیے پانی سے تقویٰ اور صدق کا پانی مراد لینا یہ وکیل صاحب کا ہی حصہ ہے، کسی ذی شعور سے تو یہ کلام بعید از عقل ہے۔

ثابت ہوا کہ پانی سے ایمان کا پانی، یا تقویٰ کا پانی وغیرہ وغیرہ مراد لینا یہ سب غلط ہے اور مِنْ مَّائِنَا سے مراد وہی ہے جو مِنْ فَشَلٍ سے مقصد ہے اور وہ پانی جبلت ہے۔ اَنْتَ مِنْ مَّائِنَا وَھُمْ مِنْ فَشَلٍ کہ تو ہمارے پانی سے پیدا ہے، اور باقی مخلوق انسانی نطفہ سے، باقی بناوٹیں تمہارے مرزا صاحب کے کلام کو مفید ثابت نہ ہوئیں، کیونکہ ان معانی کا لفظ سے دور کا تعلق بھی نہیں۔

تو ثابت ہوا کہ اَنْتَ مِنْ مَّائِنَا وَھُمْ مِنْ فَشَلٍ کہنے والا اسلام سے خارج ہے کیونکہ کلمہ کفر ہے اور اس جملے کے قائل کا تابع بھی مثل مطبوع ہے۔

"مرزائی" قرآن کریم میں ہے خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ، اس کی تفسیر سیوطی نے کی ہے اِنَّهٗ لِكَثْرَةِ عَجَلِهٖ فِیْ اَحْوَالِهٖ كَاَنَّهٗ خُلِقَ مِنْهُ، پاکٹ بک ص ۶۲۹،

"محمد عمر" اللہ تعالیٰ کا کلام صحیح ہے، اللہ تعالیٰ نے مِنْ نُطْفَةٍ کی بجائے مِنْ عَجَلٍ کو استعمال فرمایا، کیونکہ نطفے کو عجلت مستلزم ہے، تو اگر بجائے لفظ لازم کے مَاوُضِعَ لَهٗ کو استعمال کیا جائے، تو محاورہ صحیح ہے، قرآن کلامِ خداوندی ہے یہ بالذات کلامِ صادق ہے، اس کے جو خلاف ہے وہ کلامِ غلط ہے، قرآن کریم غلط نہیں ہوسکتا،

لہٰذا تم کہیں پانی کا استعمال وفا، استقامت، تقوی اور ایمان وصدق پر قرآن کریم سے دکھا دو، ہم اپنے سر کو خم کر دیں گے، اور یہ ممکن ہی نہیں کیونکہ وفا، صدق وغیرہ وغیرہ پانی کو مستلزم ہی نہیں، اور جو تم نے مثال قرآنی خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ پیش کی ہے، اس میں نطفے کو عجلت مستلزم ہے،

"مرزائیو!" کوئی ایسی مثال قرآن کریم سے پیش کر دو کہ رب العزت نے لفظ کو غیر وضع لہٗ پر استعمال فرمایا ہو، جیسا کہ تم نے یہاں کیا ہے، تو

مبلغ ایک ۱۰۰ سو روپیہ فی لفظ اِنشاء اللہ تعالیٰ اِنعام دُوں گا

ورنہ تم اس مرزائی عقیدہ سے مرزا جی کے اس عقیدہ بنا پر جس کو تم ہیرا پھیری کر رہے ہو، توبہ کرو۔

دوسری عرض یہ ہے کہ اَنْتَ مِنْ مَائِنَا کہ تو اے مرزا میرے پانی سے مخلوق ہے، پانی سے مراد بھی نطفہ ہی ہوگا کیونکہ مرزا صاحب کی والدہ اور والد دونوں موجود اور مرزا غلام احمد صاحب کا مرزا غلام مصطفٰے صاحب اور مسماۃ چراغ بی بی کو موجودگی میں بغیر نطفے کے دعوٰی کرنا یہ بھی محال، اگر مرزائی نہ مانیں تو بعید نہیں، جیسا کہ وہ ان کو بغیر ماں باپ کے مان رہے ہیں۔

اور باقی رہا مِنْ مَائِنَا، اگر یہاں تملیک مراد لو یہ بھی غلط، کیونکہ آگے هُمْ مِنْ فَشَلٍ کا تعلق عطف غلط ثابت ہوگا،

پھر دوسری وجہ یہ ہے، کہ تم نے خود آیت خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ پیش کر کے تخلیق ثابت کر دی اب بھی اگر بدل جاؤ تو مرزائیت سے کچھ بعید تو نہیں،

"مرزائی" مرزا صاحب نے خود مَاء کا استعمال محبت پر کیا ہے، دیکھو۔

ایک عالم مرگیا تیرے پانی کے بغیر
پھیر دے اپنے میرے مولا اس طرف دریا کی دھار

دوسری جگہ ہے:

فَاِنْ شِئْتَ مَاءَ اللّٰهِ فَاقْصُدْ مَنَا هلىٰ
فَيُعْطِيْكَ مِنْ عَيْنٍ وَّعَيْنٍ "تَنَوَّرْ"
پاک بک ص ۶۳۰

"محمد عمر" وکیل صاحب مدعی کی بات دلیل نہیں ہوتی، اَنْتَ مِنْ مَائِنَا وَهُمْ مِنْ فَشَلٍ یہ بقول مرزا صاحب کے کلام خدا ہے تو اس کی مراد میرز کی کلام سے کیسے سکتے ہے لہٰذا دلیل پیش کرو۔

خداوندی فیصلہ

اورشانِ الٰہی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد'' ،اَللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْ لَدْ، کا انکاراس عبارت سے صاف ظاہر ہے،خداوندی کلام میں مرزا جی کے کلام کا استعمال دکھا دو،ورنہ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ کے منکر ہو،جس میں کسی مسلمان کوشک ہی نہیں،کہ تم منکر خداوندلَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ہو،اورخدا کے فضل سے مرزا صاحب کا یہ جملہ ہرمومن اور کافر سمجھتا ہے،اس میں کوئی راز نہیں،اس سے یا تو،توبہ کرواس کوکلمہ کفر کہو،ورنہ تم بھی عسائیوں میں شریک ہوکراسلام سے خارج ہوجاؤ گے،اورقَالَتِ النَّصَارٰی الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ کے مطابق قوم نصارٰی کے ہم پلّہ ہو،

مرزاجی کا خدا کا باپ ہونیکا دعوٰی

حقیقۃ الوحی ۱۱۳ ﴾ توحید کا پیدا کرنے والا اورتوحید کا باپ صرف نبی ہی ہوتا ہے،

خدا کا عرش مرزا صاحب

حقیقۃ الوحی ۱۸۶ ﴾ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ عَرْشِيْ. تو میرے عرش کے قائمقام ہے، اِس کے بعد مرزا صاحب نے الوہیت سے کچھ تنزل فرمایااور

مرزا صاحب حلولی بنے

کتاب البریّۃ ۷۶ مکاشفاتِ ۲ ﴾ آذاھنَ۔(خدا تیرے اندراُتر آیا)

مرزاجی کا دعوٰی کہ مجھ سے خدا میں خدا سے اور میں سورج اورخدا چاند

تجلّیاتِ الٰہیہ ۲ تجلّیاتِ الٰہیہ ۲ ﴾ اُس نے (خدا نے)فرمایا:
يَاقَمَرُ يَا شَمْسُ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَامِنْكَ

یعنی اے چاند اے سورج تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں، اِس وحی الٰہی میں ایک دفعہ خدا تعالیٰ نے مجھے چاند قرار دیا اور اپنا نام سورج رکھا، اس سے یہ مطلب ہے، کہ جس طرح چاند کا نور سورج سے فیضیاب اور مستفاد ہوتا ہے، اسی طرح میرا نور خدا تعالیٰ سے فیضیاب اور مستفاد ہے، پھر دوسری دفعہ خدا تعالیٰ نے اپنا نام چاند رکھا اور مجھے سورج کہہ کے پکارا صلی اللہ علیہ وسلم

مرزا صاحب.......... نے یہاں اس الہام میں فرمایا، کہ خدا نے مجھے سورج کہہ کے پکارا اور اپنا نام چاند رکھا۔

تو قبل عبارت مرزا صاحب سے ثابت ہوا کہ خداوند کریم کو مرزا جی سے فیض پہنچ رہا ہے، تو مرزا جی کی اس عبارت سے اَللّٰہُ الصَّمَدُ اور وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ کا صاف انکار اور شرک صحیح ثابت ہوا۔

ان تمام عبارات مذکورہ بالا سے مرزا جی اور مرزائیوں کی توحید و کا علم وکیل صاحب کا نجوبی ہو گیا ہو گا، کیونکہ مذکورہ عبارات سے ثابت ہو چکا، کہ مرزا جی اور مرزائی قُل ھُوَ اللّٰہُ اَحد'' کے بھی منکر ہیں اور اَللّٰہُ الصَّمَدُ کے بھی منکر ہیں لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ کے بھی منکر ہیں، اور وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ کے بھی منکر ہیں، بلکہ سابقہ مذکورہ تمام آیات قرآنیہ کے مکذب ہیں اور ان آیات صریحہ کو توحید کا عقیدہ رکھنے کی بجائے مرزا جی کو ہی خدا بنا بیٹھے ہیں، اور اس کی صفات سے مرزا جی کو متصف بنا بیٹھے ہیں، اور اگر ان کا انکار کریں، تو مرزائیت سے خارج ہوتے ہیں،

پہلے کتب مرزائیہ سے ثابت کیا گیا، کہ مرزا جی اور مرزائیوں کو اسلام سے دُور کا بھی تعلق نہیں، اور قرآنی آیات سے اس کا فیصلہ سنایا گیا، بعد ازاں مذہب اسلام کے پہلے عقیدہ توحید خداوندی کو قرآن کریم سے واضح کیا گیا، بعد ازاں شرک مرزائیہ کو اُن کی کتب معتبرہ سے اظہر من الشمس بلا تاویل ومع سوالات مرزائیہ حل کیا گیا،

اب دین اسلام کی سند حقیقی کتاب اللہ کا ذکر عرض کرتا ہوں اور مرزا جی کی کتب سے انشاء اللہ تعالیٰ ثابت کروں گا، مرزا جی اور مرزائیوں کے نزدیک قرآن کریم کا کیا قدر ہے؟ اور ایمان بالقرآن رکھتے ہیں یا نہیں؟

مرزائیوں کا ایک عجیب خُدا

براہین احمدیہ ۵۵۵} رَبُّنَا مَاج" ، ہمارا رب ہاتھی دانت کا ہے،
ثابت ہوا، کہ مرزاجی مورتیوں کے پجاری ہیں۔
"مرزائی" ماج کے معنی پکارنے والے بھی آتے ہیں۔
"محمد عمر" پہلا جواب تو یہ ہے، کہ تمہارا یہ انکار نہیں، کہ اس کے معنی ہاتھی دانت کے ہیں، کسی کو کیا معلوم ہوسکتا ہے، کہ مورتی کو عاج کہہ رہے ہو، یا کچھ اور لہذا یہ کہنے والا مشرک ہے۔ چہ جائے کہ پجاری ہو،
دوسرا جواب: یہ ہے، کہ عاج خدا تعالیٰ کی صفت قرآن اور حدیث سے نہیں، اور پھر اس ک شرکیہ معنی موجود ہیں لہذا یہ شرک ہوا، توبہ کرو اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کو بلاتأویل کافر کہو، کیونکہ یہ شانِ الوہیت کے خلاف ہے،

خُدائی فیصلہ

حشر ۲۸/۳} هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی ط يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ وہی اللہ ہے درست بنانے والا ہے، اُسی کے لیے اچھے اچھے نام ہیں، اللہ تعالیٰ فرماوے کہ اللہ وہی ہے اور تم مجازاً مرزا صاحب کو بنالو، اللہ تعالیٰ فرمادے، اس کے اچھے اچھے نام ہیں، تم اس کے نام مورتیوں والے بناؤ، یا مُونی پوجا کرو۔ حالانکہ جو شے آسمانوں اور زمین میں ہے، وہ اچھے ناموں سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کریں، اور تم رَبُّنَا عَاج" کہو،
ذرا غور کرو کہ یہ کس نبی نے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی، یا کس آیت کا ترجمہ ہے، جو شخص یا جو مذہب خداوند کریم و قدوس کی پاکیزہ صفات سے اُس کو یاد نہیں کرتا، دوسرے کو اس پر کیا گلہ ہوسکتا ہے۔

مرزاجی کا خدا بھوکا بھی اور سیر بھی ہوتا ہے

حقیقۃ الوحی ۱۰۴} اَفۡطِرُ وَاَصُوۡمُ

میں افطار کروں گا   اور روزہ بھی رکھوں گا

یہ مرزاجی کو الہام ہوا ہے، مرزاجی کا ملہم کہتا ہے کہ میں افطار اور روزہ رکھوں گا، کیا یہ خدائی صفات ہوسکتی ہیں؟ ہرگز نہیں، سُبۡحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ

مرزائیو! کچھ تو سوچ کر باتیں گھڑو، کیا ایسی شرکیہ باتیں مرزاجی کے لیے ہی خداوند تعالیٰ نے معاذ اللہ محفوظ رکھی تھیں، ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں اور کسی نبی یا رسول کو ایسے شرکیہ کلمات نہ سکھلائے، بلکہ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُوالۡقُوَّۃِ الۡمَتِیۡنُ کا سبق سکھایا ہے اور مرزاجی کو اس کے برخلاف خداوند تعالیٰ نے اپنے بھوکے رہنے اور کھانے کا دیا ہے، لَاحَوۡلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ۔

"مرزائی"۔ اس کی تاویل ہوسکتی ہے،

"محمد عمر" کنوئیں میں ڈالو ایسی تاویلوں کو، تمہاری ہر بات تاویلوں سے ہی ہوتی ہے، ذاتِ خداوند کو تو بلا تاویل سمجھنے کا عقیدہ بنالو، ایسے شخص کو جو اللہ تعالیٰ کے شان میں ایسی باتیں کہے اور تاویلیں کرے ایسے کو تم ہی سنبھالو۔

تمہارے مرزا صاحب نے ذات خداوندی پر ایمان لانے کے متعلق جو کچھ کھیل کھیلا ہے وہ تم مرزائیوں سے پوشیدہ نہیں، فقیر کو عموماً ہر مذہب کی کتابوں کے مطالعہ کا موقعہ ملا ہے، لیکن ذات خداوندی کے متعلق سناتن دھرم ہندوؤں اور مرزائیوں کے عقیدے کو مساوری دیکھا ہے، بلکہ اس سے اگر بحث کی جائے تو وہ مورتیوں کے پجاری بھی کہیں گے، کہ ہم خدا کو صحیح تسلیم کرتے ہیں تم ہماری بات کو صحیح نہیں سمجھ سکتے؟ قسم قسم کی تاویلیں کرکے تمہاری طرح اپنے کفر وشرک کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں، جس شخص یا جس قوم کا عقیدہ خداوند کریم وَحۡدَہٗ لَاشَرِیۡکَ فِیۡ ذَاتِہٖ وَصِفَاتِہٖ کے متعلق ہی صحیح نہیں، تاویلات کا محتاج ہے، اور خود دعوٰی الوہیت اور خالقیت رکھتا ہو، اور کرشن

ہونے کا مدعی بن کر آریوں کا بادشاہ اور جے سنگھ نہیہ کلنک بدھ متیا کہلائے تو اس کو اسلام سے دُور کا بھی تعلق نہیں، اٰمنُوْ اَوْلَا تُومِنُوْا۔

قرآن کریم اور مرزا صاحب

حقیقۃ الوحی ۳۰۴ } اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ وہ (خدا) بعض جگہ انسانی گریمر یعنی صرف نحو کے ماتحت نہیں چلتا اور اس کی نظریں قرآن شریف میں بہت پائی جاتی ہیں۔

مثلاً اِنَّ ھٰذان لَسَاحِرَان انسانی نحو کی رو سے ان ھٰذَیْنِ چاہیے۔

(۱) آئینہ کمالات ۱۰ } اَخذْ تُمْ ظَھَرَ الْقُرْاٰنِ وَخَذَا فِیْرَہ'۔

لیا تم نے ظاہر قرآن کو اور اس کو چھتار سکا۔

آئینہ کمالات ۲۹۴ } قرآن بھی تو بظاہر قیل وقال ہے۔

اَب فیصلہ قرآنی سُن لیجئے اور فتوٰی خود بخود لگا دیجئے!

اِذَاتُتْلٰی عَلَیْہِ اٰیَاتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ قَالَ کی ضمیر کا مرجع تم خود سمجھ لو۔

(۳) نزولِ مسیح ۹۲ } سو چونکہ عہد نبوت پر تیرہ سو برس گزر گئے اور تم نے وہ زمانہ نہیں پایا، جب کہ صدہا نشانوں اور چمکتے ہوئے نوروں جسکے ساتھ قرآن اُترا تھا اور وہ زمانہ پایا جس میں خدا کتاب اور اس کے رسول اور اس کے دین پر ہزار ہا اعتراض عیسائی اور دھریے اور آریہ وغیرہ کر رہے ہیں، اور تمہارے پاس بجز لکھے ہوئے چند ورقوں کے جن کی اعجازی طاقت کی تمہیں خبر نہیں اور کوئی ثبوت نہیں، اور جو معجزات پیش کرتے ہو وہ محض قصوں کے رنگ میں ہیں، اب بتلاؤ کہ تم کس راہ سے اپنے تئیں یقین کے بلند مینار پہنچا سکتے، مینار کتاب میں بہت موٹا لکھا ہوا ہے، جس سے مراد قدنی مینار ہے، جیسا کہ فرعون نے بھی بنوایا تھا، جس کا ذکر قرآن کریم میں بھی ہے یَاھَامٰنُ بْنِ لِیْ صَرْحًا لَّعَلِّیْ اَطَّلِعُ اِلٰی اِلٰہِ مُوْسٰی وَاِنِّیْ لَا لَاَظُنُّہٗ مِنَ الْکَاذِبِیْنَ) اے ہامان میرے لیے ایک برج بنا تا کہ میں موسیٰ کے معبود کی طرف بڑھ کر ملاحظہ کروں اور میں اُس کو جھوٹوں سے گمان کرتا ہوں۔

ایسے ہی مرزا صاب نے سیڑھیوں والا برج یعنی مینار بنوایا، تا کہ میں مسلمان کے عیسی کو جو آسمان پر چڑھا ہوا کہتے ہیں دیکھ آؤں یا انہیں دھوکہ دے دوں گا کہ میں اس پر سے اُترا ہوں، لیکن یہ نہ سمجھا کہ سیڑھی چڑھنے یا اترنے کے لئے پہلے لگائی جاتی ہے یا اتر کر بعد میں سیڑھی، یا اتر کر بعد میں سیڑھی، لیکن مرزا صاحب کو یہ علم تھا، کہ دینا میں ایسے عقلمند بھی موجود ہیں، کہ اگر میں آکر سیڑھی لگا دوں تب بھی وہ مان لینگے، بھئی ماننے والے مان ہی رہے ہیں۔

اور اس عبارت مرزا صاحب سے تمہیں معلوم ہو ہی گیا ہوگا کہ مرزا صاحب کے نزدیک چونکہ ہم قرآن کریم کے نزول کے وقت موجود نہ تھے اس لئے اب تو ہمارے پاس بجز چند اوراق اور کچھ موجود نہیں اور جو قرآن کریم میں معجزات بیان کئے گئے ہیں وہ محض قصوں کے رنگ میں ہیں ان کی حقیقت کچھ نہیں، اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْ ھٰذَا۔

لہٰذا اگر تم نے خدا تک پہنچنا ہے تو قرآن کے ذریعے تم نہیں پہنچ سکتے میرے پاس تم آجاؤ میں نے مینار تیار کیا ہوا ہے اس پر تمہیں چڑھا کر خدا تک پہنچا سکتا ہوں، مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر آج تک سوائے غیر مسلموں کے کوئی ایسا شخص منکر بھی امت محمدیہ میں پیدا نہیں ہوا جس نے قرآن کریم کی یہ قدر کی ہو، بلکہ غیر مذاہب بھی قرآن کریم تعریف ہی کرتے چلے آئے ہیں، بلکہ کئی اس اعجازی کتاب قرآن کریم کو اکمل اور بے مثال دیکھ کر غیر مسلم مسلم بن گئے لیکن مرزا ہی امت محمدیہ میں ایسے پیدا ہوئے ہیں جو فرماتے ہیں کہ قرآن قصے کہانیوں کے رنگ میں تمہارے پاس موجود ہے کیا یہی عقیدہ کفار کا نہ تھا؟

اے مرزائی دوستو! ذرا سوچو، اِنَّ ھٰذَا اِلَّا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ کہ یہ قرآن سوائے قصے کہانیوں کے اور کچھ نہیں قرآن کریم کے متعلق یہ عقیدہ کس کا تھا؟ جب تمہارا عقیدہ بھی وہی ہے، تو تم پھر کس جماعت میں شامل ہو گئے؟ اور تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ تمہارے مرزا جی کے اس قول کا جس میں تم بھی سابقین کے تَشَابَھَتْ قُلُوْبُھُمْ

کے لحاظ سے ہم عقیدہ بن رہے ہو، خداوند کریم نے کیا جواب دیا ہے، کَبُرَتْ کَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ یَقُوْلُوْنَ اِلَّا کَذِبًا۔ ان کے مونہوں سے جو بات نکلتی ہے بڑی ہے (منہ چھوٹا ہے) کیونکہ سوائے جھوٹ کے اور کچھ نہیں کہتے۔

اسلامی قرآن کا فیصلہ قرآن کریم کے متعلق

مَائدہ ۶/۷﴾ وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰئِکَ هُمُ الْکَافِرُوْنَ۔ وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰئِکَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ۔ وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰئِکَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ۔

اب ان مراتب سے جو آپ مرزائی پسند فرما دیں، آپ کے لئے مبارک ہے، اور پھر قیامت کو کیا جواب دو گے؟

مومنون ۱۸/۲﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِیْهَا کَالِحُوْنَ۔ اَلَمْ تَکُنْ آیٰتِیْ تُتْلٰی عَلَیْکُمْ فَکُنْتُمْ بِهَا تُکَذِّبُوْنَ۔ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَکُنَّا قَوْمًا ضَالِّیْنَ۔

جھلس دیگی ان کے مونہوں کو آگ اور وہ اس میں مسخ ہونگے (تو اللہ تعالی کہیں گے) کیا تم پر میری آیتیں نہ پڑھی جاتی تھیں تو تم ان کی تکذیب کرتے تھے، تو وہ جواب دینگے اے ہمارے رب ہماری بدبختی ہم پر غالب آگئی اور ہم گمراہ ہو گئے مرزا جی کے پیچھے لگ کر تیرے قرآن کو چھوڑ بیٹھے ہمیں کیا علم تھا کہ ہمارے ساتھ یہ برتاؤ ہوگا جو آج ہمارے روسیاہ ہیں۔

مرزائیوں کے نزدیک یہ قدر قرآن کریم کی، کہ سوائے قصے کہانیوں کے اور کچھ باوجود اس کے کہ مرزائیوں کو چونکہ علم تھا کہ مرزا جی کے کلام لوگ ٹھکرا دینگے قرآن کریم کو ہاتھوں میں لے لے کر مسلمانوں کے پاس جا جا کر گمراہ کرتے پھر رہے ہیں کیونکہ ان کو یہ بھی علم ہے کہ مسلمان قرآن کے نام سے دھوکا کھائیگا، جب قرآن کی

آیت پڑھ دونگا تو جو مرضی چاہے کہہ جاؤں گا مسلمان مان جائیگا۔ کیونکہ اس نے قرآن کے نام کو سر جھکا دینا ہے آگے میری مرضی جہاں چاہوں لے جاؤں مسلمان بیچارہ سادہ لوح مرزائیت کے چکر میں پھنس جاتا ہے مرزائیت کے اس گورکھ دھندے کو غیر مسلم سمجھا بھتیرا مرزا جی نے ہندوؤں کو کرشن کا مدعی بن کر اپنا آپ پیش کیا، لیکن ہندو مرزا جی کی چال کو تاڑ گیا اس نے ٹھکرا دیا نصاری کو عیسیٰ بن مریم بن کر ظاہر کیا لیکن وہ بھی نہ جھکا یہودیوں کو موسیٰ کا مدعی بن کر پیش کیا لیکن یہودی بھی نہ پھنسا سکھ قوم کو نہیہ کلنک بن کر اعلان کیا لیکن ایک سکھ کو مرزائی نہ بنا سکے لیکن مسلمان ایسا سادہ لوح ہے کہ مرزائی جو قرآن کریم کا ظاہراً دشمن تھا مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے ادھر ادھر کی آیتیں بدل کر معانی تبدیل کر کے قرآن کا محض نام ہی لے لیا تو مسلمان جال مرزائیت میں پھنس گیا۔

اے مسلمانو! دوکاندار کا کام ہے کہ اپنے مال کے داغدار پہلوؤں کو اوندھا کر کے خوبرو پہلو سے گاہک کو پھنساتا ہے لیکن گاہک جب گھر پہنچ کر مال کو کھولتا ہے تو مال داغدار دیکھ کر ہکا بکارہ جاتا ہے۔

مسلمانو! اگر تم یہاں تو مرزائیوں کی شکل واطوار کو اور قرآنی لڑائی کو دیکھ کر لڑھک جاؤ گے لیکن جب خداوند کریم کے ہاں پیش ہو گے تو تمہیں خداوند رب العلمین اور اس کے قرآن پاک اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دین اسلام کا قدر معلوم ہو گی کہ کیا کیا تھا اور کیا ہو گیا، پھر تم دست افسوس ملو گے اور کہو گے ہائے! ایسے رب کریم اور ایسے رسول کریم اور ایسے قرآن کریم اور ایسے دین مبین کو چھوڑ کر مرزائیت کو کیوں قبول کر لیا اور تمہاری زبانوں پر جاری ہو گا۔ یٰلَیۡتَنِیۡ لَمۡ اَتَّخِذۡ فُلَانًا خَلِیۡلًا لَقَدۡ اَضَلَّنِیۡ عَنِ الذِّکۡرِ بَعۡدَ اِذۡ جَآءَنِیۡ تو رب العزت جواب دینگے وَکَانَ الشَّیۡطٰنُ لِلۡاِنۡسَانِ خَذُوۡلًا تو اس وقت کا پچھتانا تمہارے کام نہ آئیگا، ابھی سنبھل جاؤ اور مرزائیت سے تائب ہو کر مرزا جی کی ربوبیت و توحید کو چھوڑ کر اور مرزا جی کی رسالت کو چھوڑ کر دامن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تھام لو اگر تمہیں نجات چاہیے تو قرآن

کریم کے آگے سرنگوں کردو۔

"مرزائی"۔ہم بھی قرآن ہی پڑھتے ہیں بات کرلو۔

"محمد عمر"۔غلط کہتے ہوتمہارے نزدیک یہ محض قصے کہانیاں ہیں تم اپنے قرآن کو پڑھ یہ قرآن تمہارے لئے حجت نہیں تمہارا یہ قرآن پڑھنا ہمیں پہلے واضح ہو چکا ہے رب العزۃ ہمیں پہلے سے ہی تمہاری اطلاح دے چکے ہیں۔

مومن ۲۴﴾ مَا يُجَادِلُ فِي اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ.

مسلمانو سنبھل جاؤ! اللہ تعالیٰ نے مرزائیوں کا نقشہ کھینچ کررکھ دیا فرمایا اللہ تعالیٰ کی باتوں میں نہیں جھگڑا کرتے، وہ مگر لوگ جو منکر قرآن ہیں اور تمہیں نہ دھوکا دے ان لوگوں کا شہروں میں پھرنا۔

تو رب العزت نے فرمایا کہ جو مرزائی مبلغین شہروں میں تقریریں کرتے پھرتے ہیں یہ تمہیں دھوکا نہ دے جائیں کہیں بے دین نہ بنادیں بچ جانا ان ک۔بددینی کی علامت پہلے فرمادی کہ تم نے دیکھا نہیں کہ یہ قرآنی آیتوں میں جھگڑا کرتے پھرتے ہیں اگر یہ منکر قرآن نہ ہوں تو پھر جھگڑا کیسا؟ بھائی قرآن کریم کا انکار ہے بدلتے ہیں تب ہی تو جھگڑے کی ضرورت پڑتی ہے اگر بدلیں نہ ویسے ہی پڑھ دیں اور ترجمہ کریں جیسے کہ مسلمانوں نے پڑھا ہے تو پھر جھگڑا کیسا؟

اسی لیے فرمایا:

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ،اور فیصلہ فرمادیا،ذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ وَاُمْلِيْ لَهُمْ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ"۔

"مرزائی"۔مولوی صاحب معانی میں گوفرق ہو۔الفاظ قرآنی کو کون بدل سکتا ہے یہ تو تمہارا بہتان ہے ایسے بے سوچی بات نہیں کرنی چاہیئے۔

"محمد عمر"۔ نہیں دوست! قرآن کے جملوں کو بدلنا قوم مرزا جی کا بائیں ہاتھ کا کام تھا۔ میں عرض کر دیتا ہوں، یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ فقیر ثابت کرتا ہے تم بیچارے بھولے بھالے پھنسے ہوئے ہو تمہیں کیا علم؟

تم بیچاروں کو اپنے بدلے ہوئے مواقعات سے کب اطلاع دیتے ہیں آیئے مرزائیت کا دوسرا رخ پلٹ کر فقیر دکھاتا ہے کہ قرآن کریم کے الفاظوں اور جملوں کو مرزا غلام احمد صاحب نے کس بیدردی سے بدلا ہے ایسا تو کسی غیر مسلم نے آج تک نہ کیا ہوگا۔ ملاحظہ ہو۔

مرزائیوں کے قرآن کا نمونہ

(۱) ازالۃ الاوہام ۱۰۶} کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا، اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَانِ تو میں نے سن کر تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے تب انہوں نے کہا یہ دیکھو لکھا ہوا ہے تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا، فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقعہ پر یہی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ، مدینہ، اور قادیان۔ (اب مرزا صاحب کی عبارت کے دو ہی مطلب ہو سکتے ہیں کہ یا تو مرزا صاحب کے نزدیک یہ قرآن ناقص ہے یا رزا صاحب نے قرآن میں زیادتی کر کے مثل قرآن بنا دیا)

(۲) ضمیمہ خطبہ الہامیہ (ت) براہین احمدیہ ۴۵۸} بطور الہام القا ہوا ....اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قَرِیْب" مِّنَ الْقَادِیَانِ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَکَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا۔

(۳) حقیقۃ الوحی ۸۸ انجام آتھم ۵۴} پر اِنَّا اَنۡزَلۡنَاہُ قَرِیۡبًا مِّنَ الۡقَادِیَان لکھا ہے۔ مرزا صاحب بیچارے عربی نحو سے اتنے کورے تھے کہ قَرِیۡبٌ اور قَرِیۡبًا کتاب میں زیادتی کر کے اپنے ایمان کو ضائع کر گئے۔ اے مرزائی دوستو! تم خود فیصلہ کر لو کہ ایسے شخص کی اتباع کس زمرہ میں شامل کرتی ہے اور کرے گی۔

(۴) ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی ۵}

نوٹ : میں جب اشتہار کو ختم کر چکا، شاید دو تین سطریں باقی تھیں تو خواب نے میرے پر زور کیا یہاں تک کہ میں بہ مجبوری کاغذ کو ہاتھ سے چھوڑ کر سو گیا تو خواب میں محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی نظر کے سامنے آ گئے میں نے ان دونوں کو مخاطب کر کے کہا۔

مکاشفات ۲۳} خَسَفَ الۡقَمَرُ وَالشَّمۡسُ فِیۡ رَمَضَان فَبِاَیِّ اٰلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَان یعنی چاند اور سورج کو تو رمضان میں گرہن لگ چکا پس تم اے دونو صاحبو کیوں خدا کی نعمت کی تکذیب کر رہے ہو میں پھر خواب میں اخویم مولوی عبدالکریم صاحب کو کہتا ہوں کہ آلاء سے مراد اس جگہ میں ہوں اور پھر میں نے ایک دالان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا کہ اس میں چراغ روشن ہے گویا رات کا وقت اور اسی الہام مندرجہ ذیل کو چند آدمی چراغ کے سامنے قرآن شریف کھول کر اس سے یہ دونوں فقرے نقل کر رہے ہیں گویا اسی ترتیب سے قرآن شریف میں وہ موجود ہے اور ان میں سے ایک شخص کو میں نے شناخت کر لیا کہ میاں نبی بخش صاحب رفوگر امرتسری ہیں منہ۔

(۴) ضمیمہ خطبہ الہامیہ (ح)} آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں کشفی طور پر لکھا گیا تھا۔ کہ قرآن شریف میں قادیان ذکر ہے یہ کشف نہایت صحیح اور درست تھا۔ ایک اور آیت مرزائی کے قرآن کی عرض کر دیتا ہوں۔

(۶) حاشیہ حقیقۃ الوحی ۸۷} یہ وحی الہٰی ہوئی:

وَاِنۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ رَیۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰی عَبۡدِنَا فَاتُوۡا بِشِفَاءٍ مِّنۡ مِّثۡلِہٖ۔

"مرزائی"۔ یہ ریویو والی تو خواب ہے۔

"محمد عمر"۔ مرزائی صاحب بیچارے بڑی چالاکی کرتے ہیں کیوں نہ ہو امتی کسی کے ہیں بھلا یہ تو بتاؤ کہ یہ کتاب میں درج کیے گئے ہیں تو امت مرزائیہ کے ایمان لانے کے واسطے یا غلط سمجھنے کے واسطے اگر غلط تھا تو کتاب میں کیوں درج کیا اگر درج کیا تو ساتھ اس کا رد بھی کر دیتے کہ شیطانی وسوسہ ہے اور یہ قرآن میں نہیں ہے جب رد بھی نہیں کیا گیا اور کتاب میں درج بھی صفائی اور شان کے لیے کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس کو سچا اور صحیح سمجھ کر لکھا گیا اور بیان کیا گیا یا کہدو کہ بکواس ہے اور جس کو تمہارے مرزا جی قرآن میں شامل کر دیں اس سے زیادہ معتبر مرزائیوں کے نزدیک اور کیا ہو سکتا ہے مرزائی ہے ہی کیا مرزا غلام احمد صاحب کے جعلی کشوف اور مجازات اور استعارات کے سوائے ....اور کچھ نہیں کہہ سکتے بتلاؤ قرآن کریم میں پر زور زیادتیاں کی جائیں اور تم سینہ تا کر ایمان لاؤ افسوس! ابھی ایماندار کہلانے کے حقدار ہو؟

"مرزائی"۔ معاذ اللہ! میں بکواس تو نہیں کہہ سکتا کسوف وخسوف تو مرزا صاحب کے زمانہ میں ہوا تھا میں جھوٹ کیسے کہوں؟

"محمد عمر"۔ کیوں جناب میری بات سچی نکلی یا نہ؟ کہ یہ تمہارے قرآن کی آیت ہے اور اِنَّا اَنزَلْنَاہ قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَانِ بھی قرآن مرزائیہ کی آیت ہے تمہیں پاپائے قادیانی کی قسم جو تمہارے خداوند بھی اور رسول اور سب کچھ ہی ہے سچ سچ بتانا کہ چودہ سو سال کے مروجہ قرآن میں تم نے یہ آیتیں کہیں کسی قرآن میں دیکھیں ہیں اور بھی بہت سی آیتیں مرزائیہ ہیں لیکن میں ان دونوں ہی کے متعلق دریافت کرتا ہوں کہ بتا سکتے ہو تم نے بھی تقریباً تمام دنیا کی سیاحی کی ہے کسی ملک کے کسی قرآن میں لکھا ہو۔ انا انزلناہ قریبا من القادیان وخسف القمر والشمس فی رمضان فبای آلاء ربکما تکذبن یا کہہ دو کہ مرزا جی نے جھوٹ بولا ہے اور یہ بھی غلط ہے کہ تم کہو کہ جھوٹ ہے کیونکہ اگر اس کو غلط سمجھتے تو ضرور آج تک کوئی مرزائی اس کو جھوٹ لکھتا جب کسی نے

ان کو جھوٹ یا غلط نہیں لکھا تو مرزائیوں کے لیے صحیح ہے بلکہ جزو قرآن سمجھ رہے ہیں اگر نہ سمجھیں تو مرزائی ہی نہیں کیونکہ مرزائی نے فرمایا ہے۔

(۷) براہین احمدیہ: قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں اس سے ثابت ہوا کہ مرزائیوں کے نزدیک قرآن شریف جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے اتنا ہی قران نہیں بلکہ خدا کی کتاب اور کلام مرزا جی کا مرکب مرزائیوں کا قرآن ہے اور پھر اس کی توثیق بھی فرمائی کہ مرزا جی کا الہام مرزائیوں کے نزدیک مساوی قرآن کریم ہے جس کا مرزائی انکار نہیں کرسکتا ملاحظہ ہو۔

(۸) نزول مسیح ۹۹

آنچہ من بشنوم زوحی خدا — بخدا پاک دانمش زخطا
ہمچو قرآں منزہ اش دانم — ازخطا ہا ہمیں است ایمانم

کیوں جناب؟ اب تو یہ مذکورہ الہام خطا سے مبرا اور مثل قرآن ثابت ہو گیا اب بھی اگر تم مرزائی کہو کہ یہ ہمارے قرآن کی آیتیں نہیں اور جزو قرآن مرزائیہ نہیں تو تمہاری ہٹ دھرمی ہے اور سنیئے۔

(۹) ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ ایک غلطی کا ازالہ ۲۶۴ اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے دل پر نازل ہوتی ہے وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔

"مرزائی"۔ مولوی صاحب واقعی تم نے ہمارے مرزا صاحب کی تحریروں سے ثابت تو کر دیا۔ کہ ہمارے نزدیک یہ مرزا جی کے الہام مثل قرآنی آیات ہیں لیکن ہم نے مروجہ قرآن میں دیکھ لو کہیں اضافہ نہیں کیا حالانکہ ہمارے مرزائی بھی قرآن کی اشاعت کرتے ہیں۔

"محمد عمر" مرزائی صاحب بڑے ہوشیاری سے چلتے ہیں، مرزائی صاحب علیحدہ تم قرآن کے مقابلہ میں تذکرہ مرزائیہ یا حقیقۃ الوحی کو قرآن مرزائیہ شائع کرلو تو بلا شک

شائع کرلو لیکن مروجہ قرآن کریم میں تمہیں کون ملانے دیتا ہے اگر تمہاری طاقت ہو یا تمہارا چارہ چل سکے تو تم کبھی ٹلنے والے ہی نہیں لیکن مشکل یہ ہے کہ اس قرآن کریم کے ردوبدل نہ کرنا اور حفاظت قرآنی کا ذمہ خداوند کریم نے خود اپنے ذمے رکھا ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔

حجر ۱۴ ﴿ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ۔

ہم نے ہی قرآن کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں پھر فرمایا۔

حٰم ۲۴/۴ ﴿ وَاِنَّہٗ لَکِتَابٌ عَزِیْزٌ لَّا یَاْتِیْہِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَلَا مِنْ خَلْفِہٖ۔

اس کے آگے سے یا پیچھے سے اس کو باطل شامل نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ کتاب یقیناً غالب ہے لہٰذا قرآن کریم میں تو تم شامل کرنے کی طاقت ہی نہیں رکھتے لیکن تم مرزائی تذکرہ اور حقیقۃ الوحی کو قرآن کریم کے درجے پر ضرور سمجھتے ہو اگر کم سمجھو تو مرزائی نہیں اگر مرزائی بنو تو مخالف اسلام وقرآن وخداوند ثابت ہوچکے ہو جس کا تم انکار ہی نہیں کرسکتے جھوٹے مدعی کے رد کرنے کے لئے رب العزۃ نے بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ، فرمادیا تاکہ کوئی غیر مدعی نہ بن جائے، قرآن کریم نازل ہو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور تمتہ لگائیں مرزا غلام احمد صاحب کرشن قادیانی اب تم سوچو کہ یہ مرزائی قرآن جھوٹا ہے یا سچا اور اللہ تعالیٰ نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس کا اقرار کرایا۔

انعام ۷/۲ ﴿ وَاُوْحِیَ اِلَیَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَکُمْ بِہٖ وَمَنْ بَلَغَ ءَاِنَّکُمْ لَتَشْھَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰہِ اٰلِھَۃً اُخْرٰی قُلْ لَّا اَشْھَدُ قُلْ اِنَّمَا ھُوَ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ یہ قرآن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی اتارا گیا اور کسی پر نہ اترا اور نہ اتر سکتا ہے کیونکہ ارشاد الٰہی ہے کہ یہ قرآن پورا ہوچکا ہے۔

انعام ۷/۲ ﴿ وَتَمَّتْ کَلِمَۃُ رَبِّکَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِہٖ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے رب کے سچے اور انصاف والے کلمات پورے ہو چکے اس کے کلمات کو کوئی بدلنے والا نہیں اور بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے۔

معلوم ہوا کہ خداء تعالیٰ کا قرآن کی سچی اور عدل والی آیتیں ختم ہو چکیں اب اگر کوئی دعویٰ کرے کہ قرآن کی آیتیں مجھ پر بھی اتری ہیں یا گذشتہ قریباً چودہ سو سال سے جو قرآن کریم چلا آرہا ہے ان میں کمی بیشی کرنے والا خود ظالم اور کاذب ہے وہ قرآن کریم کو بدلنا چاہتا ہے اب جو مرزا جی نے اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَانِ وغیرہ وغیرہ قرآن کی آیتیں ہونے کا دعویٰ کیا ہے یہ جھوٹ اور ظلم ہے اور قرآن کو بدلنا ہے۔

کیوں جی مرزائی صاحب؟ تمہارے مرزا جی تو کہتے تھے کہ لوگ مجھ پر ظلم کرتے ہیں جو کافر کہتے ہیں اب یہ آیات قرانیہ میں زیادتی کیوں شروع کردی اور قادیان کا نام قرآن مجید میں کہاں ہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو جو مرزا جی کہتے رہے ہیں کہ قرآن کا ایک شعشہ بھی نہیں بدل سکتا اور نہ بدلا ہے یہ محض دھوکا دہی تھی سنیئے۔

ازالۃ الاوھام ۱۳۰ } اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع حدود اور احکام اور اوامر و نواہی سے زیادہ نہیں ہوسکتا ہے اور نہ کم ہوسکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا الہام منجانب اللہ نہیں ہوسکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی اور حکم کی تبدیلی یا تغیر کرسکتا ہو اگر وئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔

مرزائی صاحب اب تمہارا فیصلہ تم پر ہی چھوڑتا ہوں جو قرآن کا ایک شعشہ کم بیش کرے ملحد و کافر اور دوسری طرف اِنَّا اَنْزَلْنَا قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَان اور خَسَفَ الْقَمَرُ وَالشَّمْسُ فِیْ رَمْضَان عبارتیں گھڑ کے شامل کی جارہی ہیں۔ اور کہا جارہا ہے کہ۔

ہچوں قرآں منزلہ اش دانم

اب تم خود فیصلہ کرلو۔

مرزائیوں کا کلمہ بھی مسلمانوں کے کلمہ سے الگ ہے

سیرۃ مہدی حصہ سوم ۳۰۵ } بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول فرمایا کرتے تھے کہ ہر نبی کا کلمہ الگ ہوتا ہے مرزا جی کا کلمہ یہ ہے کہ:

''میں دین کو دنیا پر مقدم سمجھوں گا''

کیوں جی مرزائی صاحب؟ تمہارا تو کلمہ بھی الگ ثابت ہوا مسلمانوں کا کلمہ تو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّد'' رَّسُوْلُ اللّٰہِ ،لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے بھی مرزائی منکر ثابت ہوئے اب چونکہ کلمہ بھی مرزائیوں کا الگ ہے اس واسطے مُحَمَّد'' رَّسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار بھی مرزا جی کی کتب سے عرض کرتا ہوں کیونکہ مرزائیوں نے اِلٰہ تو مرزا جی کو بنالیا تاویل یا بلا تاویل سے اور کلمہ طیب کے دوسرے جزو مُحَمَّد'' رَّسُوْلُ اللّٰہ کے بھی مرزائی منکر ہیں۔

''**مرزائی**''۔ہم تو کلمہ لَا اِلٰہَ اللّٰہُ مُحَمَّد'' رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہی پڑھتے ہیں

''**محمد عمر**''۔کیا مرزا جی یا خلیفہ نوردین صاحب نے جھوٹ بولا ہے بھائی تم کہو کہ جھوٹ بولا ہے ہم تو کہیں گے کہ جو کلمہ الگ بیان کیا ہے سچ کہا ہے کیونکہ مرزا جی فرماتے ہیں کہ جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے، حقیقۃ الوحی ص ۲۰۶

''**مرزائی**''۔ اچھا جی ہمارے دو کلمے ہوگئے ایک اسلامی کلمہ اور دوسرا اسلامی کلمہ۔

''**محمد عمر**''۔سبحان اللہ! ایک مرزائی کلمہ تو تمہارا الگ ثابت ہوگیا اب رہا اسلامی کلمہ تو لا الٰہ کے تو تم پہلے منکر جیسا کہ قبل ازیں ثابت کرچکا ہوں باقی تم محمد رسول اللہؐ جو پڑھتے ہو تو اس سے تمہاری مراد ہمارے محمدؐ عربی علیہ الصلوۃ والسلام نہیں ہوتے بلکہ مرزائی جب محمد رسول اللہ پڑھتا ہے تو اس کی مراد مرزا غلام احمد ہوتا ہے کیونکہ مرزا جی مدعی ہیں کہ محمد رسول اللہ میں ہوں سنیئے۔

مرزا جی کا دعوٰی کہ مَحمّد و احمدؐ میں ہوں

(۱) تریاق القلوب ۵ }

منم مسیح زمان کلیم خدا منم محمد احمد کہ مجتبٰی باشد

میں ہی مسیح زمان ہوں یعنی عیسٰی علیہ السلام بھی میں ہی ہوں، اور

(۲) درّ ثمین ۲۴۸ } نور ہدایت نزول مسیح: میں ہی کلیم اللہ ہوں (یعنی موسٰی علیہ السلام ہوں)

(۳) نُور ہدایت ۱۷۱ } میں ہی محمد ہوں اور احمد بھی می ہوں، جو مجتبٰی ہے۔

(۴) نزول مسیح ۹۹ {

آدم نیز احمد مختار دربرم جامہ ہمہ ابرار

آدم اور احمد مختار بھی میں ہی ہوں۔ تمام نبیوں ولیوں کا لباس میں نے پہنا ہوا ہے۔

(۵) لجۃ النور ۲ } وَاَنَا الْمُسَمّٰی بِاَحْمَدَ مَعَ اَسْمَاءِ اُخْرٰی

اور میں اللہ کی طرف سے احمد نام رکھا گیا ہوں، باقی تمام اسماء کے ساتھ بھی، (یعنی مرزا صاحب کا دعوٰی صرف ایک احمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی نہیں۔ بلکہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اسماء کو اپنے لیے معین کیے ہیں،

(۶) آئینہ کمالات اسلام ۳۹۲ } وَخَاطَبَنِیْ وَقَالَ یَا اَحْمَدِیْ اَنْتَ مُرَادِیْ وَمَعِیْ اور مجھے اللہ نے مخاطب کیا اور فرمایا اے میرے احمد تو میری مراد ہے، اور میرے ساتھ ہے۔

(۷) نزولِ مسیح ۱۵۲ } پھر مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیرا کر تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَہَبٍ فرمادیا۔

محمد" رسولُ اللہ ﷺ مرزاجی کے نزدیک معاذ اللہ خطا کار تھے، بے علم تھے۔ بغیر وحی کام کرتے تھے

ازالۃ الاوہام حصہ دوم مطبع لاہوری ۳۶۳ } انبیاء سے بھی اجتہاد کے وقت امکان سہو و خطا ہے، مثلاً اس خواب کی بنا پر جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے، جو بعض مومنوں کے لیے موجب ابتلا کا ہوئی تھی۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کا قصد کیا، اور کئی دن تک منزل در منزل طے کر کے اس بلدہ مبارکہ تک پہنچے، مگر کفار نے طواف خانہ کعبہ سے روک دیا اور اس وقت اس رویا کی تعبیر ظہور میں نہ آئی، کچھ شک نہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی امید پر یہ سفر کیا تھا، کہ آپ کے سفر میں ہی طواف میسّر آجائے گا، اور بلا شبہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب وحی الٰہی میں داخل ہے، لیکن اس وحی کے اصل معنی سمجھنے میں جو غلطی ہوئی، اس پر متنبہ نہیں کیا گیا تھا، تب ہی تو خدا جانے کئی روز تک مصائب سفر اٹھا کر مکہ معظمہ میں پہنچے، اگر راہ میں متنبہ کیا جاتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ضرور مدینہ طیبہ میں واپس جاتے۔

"محمد عمر"۔ آج کل کا پنجابی محاورہ ہے، کہ جو کمزور ہو، اسے پنجابی لوگ "پہلوان جی" کہہ کر پکارتے ہیں، اور جن کو بد معاش کہنا ہو، اُسے "میاں بھلیا مانسا" کہہ کر بلاتے ہیں اور اگر کسی سے برا کام ہو جائے تو اس کو بجائے نفرین کے شاباش کہا جاتا ہے حقیقۃً اس سے مراد نفرین ہی ہوتا ہے، محاورات چونکہ ایسے بدل چلے ہیں، لہٰذا مرزائیوں نے اور مرزاجی نے خطاب نبوت کو بھی بدل لیا ہے، پہلے اَصْدَقُ الصَّادِقِین کو کہا جاتا تھا، وہ نبوت تو ختم ہو چکی، اب مرزائیوں نے یہ خطاب اَکْذَبُ الْکَاذِبِین کو دینا شروع کر دیا، کہ جو جھوٹ ہی جھوٹ بولے سچ کا کہیں نشان بھی نہ ہو، ایسے شخص کو نبی خطاب دیتے ہیں اور ان اکاذیب کا نام نشان نبوت رکھا جاتا ہے، جیسا کہ ربّ العزت نے

قرآن مجید میں معجزات انبیاء اللہ کو آیۃ فرمایا، چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب اگر کوئی بات اپنے نفس سے گھڑ کر قبل از وقوع فرمادیں، اور اس کو پیش گوئی سے موسوم فرمادیں اور فرمادیں کہ میں نے یہ خدا کی طرف سے کہی ہے، اگر اس کے خلاف وقوع میں آئے تو مجھے یوں سزا دینا، میں اس سزا کے لائق ہوں، اس سزا کا مستوجب ہوں، یا تم جو چاہو، سزا دیدینا، یا اگر اس پیش گوئی میں جھوٹا ہو جاؤں، تو مجھے پھانسی لٹکا دینا، رسی تیار رکھو، وغیرہ وغیرہ۔

تو مرزا جی چونکہ مذکورہ بالا پنجابی اصطلاح کے نبی ہیں، رب العزت مرزا جی کو ہر صورت جھوٹا ہی کرتا ہے، ہر پیش گوئی میں مرزا صاحب جھوٹے ہی جھوٹے نکلتے ہیں، پیش گوئی بھی مرزا صاحب کی سچی نہیں نکلی، حتی کہ عیسائیوں کے مقابلہ میں بھی خدا تعالیٰ نے مرزا جی کی پیش گوئی کو جھوٹا کیا، مرزا جب ذلیل ہوئے تو مسلمان کو بھی سچی بات کہنی پڑتی تھی، تو مرزا غلام احمد صاحب فوراً کہہ دیتے، بلکہ اس سچ کہنے کو بھی اپنے نشان رسالت میں درج فرما لیتے، کہ دیکھو یہ بھی میرا صداقت کا نشان ہے، کہ امام مہدی کی علماء تکذیب کرینگے، میری علما تکذیب کرتے ہیں لہذا میں سچا ہوں، ایک تو پہلے پیش گوئی رب العزۃ ان کو جھوٹا کرتے ہیں، پھر اس جھوٹ پر مرزا جی کے جھوٹ کا طرہ چڑھ جاتا، جو بات اظہر من الشمس فی الخارج خلاف وقوع ہو رہی ہو، اس جھوٹ کو خود سچ کہہ رہے اور پھر دوسروں کو تعلیم بھی دیتے ہیں اور توقع رکھتے ہیں، کہ غیر مسلم تو خواہ اس کو خلاف وقوع دیکھ کر جھوٹ کہدیں، لیکن مسلمان کیوں گالی گلوچ کرتے ہیں، یہ مسلمان کاہے کے ہیں، جو میری تکذیب کرتے ہیں، میری امداد کیوں نہیں کرتے، یعنی جھوٹے کی جھوٹ سے امداد کرنی، اور اس کو اسلام کی مراد سمجھنا اور جھوٹ کو جھوٹ کہنے والا مرزائی اسلام سے خارج، تو جس شخص نے اس جال میں آکر کہدینا کہ واقعی مرزا صاحب اور کچھ نہیں لیکن مسلمان تو ہیں، کفر کے مقابلہ میں ان کی تصدیق ہی کرنی اچھی ہے، یعنی جس شخص نے مرزا صاحب کے کذبا علی الکذب کو سچ کہہ دیا تو وہ ان کے نزدیک اسلام کے امدادی اور مرزا صاحب [illegible]

گیا، اور جو مرزا غلام احمد صاحب کے اس جھوٹ کو جھوٹ کہدے بلکہ مرزا صاحب کے اس جھوٹ کو جب سچ کہدیا اس کو بھی سچ کہے، یعنی ایک تو پیش گوئی کے جھوٹے نطفے کو سچی کہے اور پھر اس جھوٹی پیش گوئی کو مرزا صاحب نے سچ کہہ دیا۔ اور پھر مرزا جی کے اس جھوٹ کو سچ کہنے کی بھی تصدیق کرے تو مرزا غلام احمد صاحب کی احمدیت کی منزل کو طے کرتا ہے، ورنہ مرزا جی کے جھوٹ کو جھوٹ کہنے والا مرزا جی کے نزدیک کافر، مرتد، جو جو خطابات مرزا جی کی زبان سے نکلتے ہیں، وہ فقیر نے دوسرے مقام پر عرض کردے ہیں تو مرزا جی بھی چونکہ پنجابی ہیں، اور مرزا جی اور مرزائیوں نے مذکورہ بالا پنجابی محاوروں کے مطابق ہی جو مذکور ہو چکے ہیں، ایسے شخص کا نام نبی رکھ دیا ہے، مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے مقابلہ میں اور اپنے اقاویل کے مقابلہ میں خدا کو ٹھکرا دیا، قرآن کریم کو ٹھکرا دیا انبیاء اللہ کو ٹھکرا کر تبرا بازی اور گالی گلوچ نکالیں، پھر برتری کا ذکر ہے اور خود مرزا جی کے کامل بننے کا ذکر اور ان کی امت مکملہ کا نمونہ بھی ایک سامنے پیش کیا گیا، آئندہ عنقریب انشاء اللہ العزیز مرزا غلام احمد صاحب جن کو کمالیت کا دعوٰی ہے، ان کے کمالات بھی عرض کروں گا، خداوند کریم ایسا کامل امی امت مرزائیہ کو ہی مبارک رکھے جس اُمت کے نبی کی کوئی بات سچی نہ ہو، اور اس کی امت بغیر داؤ پیچ اور دھوکے کے خالی نہ ہو ان کو خیر امیے ہونے کا دعوی ہے اور جس کو رب العزۃ نے كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ فرمایا ہے، وہ مرزا غلام صاحب کے نزدیک شر الامم ہے۔ نزول المسیح ۸۹ } پس اس صورت میں یہ امت خیر الامم کا ہے کو ہوئی، بلکہ شر الامم اور ابو جہل الامم ہوئی۔

خداوند کریم ہم کو اس امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی میں شامل رکھے، مرزا جی کو اس امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان قیامت کے میدان میں ظاہر ہوگی، جب مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں اس کے بڑے بڑے امتی حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان ذی النورین اور حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہٗ ورضوان اللہ علیہم اجمعین آپ کے دوش بدوش کھڑے ہوں گے اور اولیا اللہ میں سے حضرت غوث پاک،

حضرت جنید بغدادی، حضرت داتا گنج بخش صاحب رحمہم اللہ علیہم اجمعین کھڑے ہوں گے۔ تو مرزا جی کو معلوم ہوگا کہ خیر الامم ہیں یا شر الامم،

نساء ﴿۵/۱۱﴾ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَا اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۔

جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی تو وہ ضرور اللہ کا مطیع ہے اور جس شخص نے اطاعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراض کیا، تو ہم نے آپ کو ایسے لوگوں پر محافظ نہیں بھیجا اور وہ کہتے ہیں کہ ہم فرمانبردار ہیں تو جب وہ آپ کے پاس سے باہر نکلتے ہیں تو ایک فرقہ اپنے رات کو مشورے کرتا ہے سوائے اس کے جو آپ فرماتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ لکھتا ہے جو وہ مشورے کرتے ہیں تو آپ ان سے اعراض فرمایئے اور اللہ پر توکل فرمایئے اور اللہ تعالیٰ وکیل کافی ہے۔

رب العزت کا فرمان ایسے لوگوں کے متعلق ہے جو زبانی اطاعت اللہ جل شانہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دعوٰی کرتے ہیں اور جب اپنی جماعت میں ہوتے ہیں تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ معمولی سمجھتے ہیں اور خود یا اپنے مقتداء کو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچھا سمجھتے ہیں تو رب العزۃ کا ارشاد ہے، کہ ایسے لوگوں سے آپ اعراض فرمادیں آپ کے ذمے ایسے لوگوں کی نگہبانی لازمی نہیں آپ کا اللہ ہی وکیل کافی ہے۔

تو اس آیت کریمہ سے یہ ثابت ہوا کہ ایسے لوگوں کا دعوٰی اطاعت اللہ ورسولہ محض جھوٹ ہے اور جو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت اور تبلیغ کو ہی ناقص سمجھتا ہے اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو ان کی اتباع میں کامل سمجھتا ہے تو بھئی مرزائیو! مرزا جی مبارک ہوں اور ہمیں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی خداوند مبارک رکھے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عقیدہ کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی تبلیغ واشاعت کو مکمل کر دیا ہے۔

طبقات ابن سعد ۲/۱۰۷ } اخبرنا محمد بن عمر حثنی عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب عن ابیہ عن جدہ عن علی قال لما وضع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم علی سریر قال علیؓ "الا یقُومُ علیہ لعلّہ یومٌ ھُوَ اِمَا مُکم حَیًّا وَمَیِّتًا فکَانَ دَخلَ النَّاسَ رَسلاً رَسلاً فَیُصلُّوْنَ عَلَیہِ صَفًّا صَفًّا لَیسَ لَہٗ اِمَام" وَیُکَبِّرُوْنَ وَعَلِیّ" قَائِم" بِحِیَالِ رَسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یَقُوْلُ سَلام" عَلَیکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرکَاتُہٗ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَشھَدُ اَنْ قَدْ بَلَّغَ مَااُنْزِلَ اِلَیہِ وَنَصَحَ لِاُمَّتِہٖ وَجَاھَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی اَعزَّاللّٰہُ دِیْنَہٗ وَتَمَّتْ کَلِمَتُہٗ اَللّٰھُمَّ فَجْعَلْنَ مِمَّنْ یَّتَّبِعُ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ اِلَیہِ وَثَبِّتْنَا بَعْدَہٗ وَاجْمَعْ بَیْنَنَا وَبَیْنَہٗ فَیَقُوْلُ النَّاسُ اٰمِیْنَ ،اٰمِیْنَ ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم چارپائی پر رکھے گئے علی المرتضیٰ نے فرمایا آپ کی امامت کے لئے کوئی شخص کھڑا ہو نہیں سکتا آپ حیاً ومیتاً تمہارے امام ہیں آپ پر لوگ فرقہ فرقہ داخل ہوتے تو آپ پر صف بصف صلورۃ پڑھتے ان کا کوئی امام نہ تھا اور تکبیریں پڑھتے تھے اور آپ کے برابر میں حضرت علی المرتضیٰ کھڑے فرماتے تھے اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں ہوں، اے اللہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آپ کی طرف سے نازل ہوا پہنچا دیا اور آپ نے اپنی امت کو نصیحت فرمادی اور خداوند تعالیٰ کے رستے میں جہاد بھی کیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے دین کو غالب فرمادیا اور آپ کے کلمات پورے ہو چکے اے اللہ! تو ہمیں ان لوگوں سے بنا جس نے اس چیز کی تابعداری کی جو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف نازل

فرمایا، اورہمیں آپ کے بعد ثابت قدم رکھ۔ اور ہمارے اور آپ کے درمیان تعلق قائم رکھ، حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ فرماتے تھے اور لوگ آمین آمین کہتے تھے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے تبلیغ پورا کرنے کا اقرار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کیا اور اسی پر ان کا ایمان رہا، بفرمان الٰہی مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ مکمل فرمادی۔

مرزا غلام احمد صاحب کے نزدیک مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم صرف مرزا صاحب ہی سے کم نہ تھے بلکہ خطار کا بھی تھے یعنی مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ رسالت کے لائق نہ تھے اور اگر معاذ اللہ ایسا خطا کار نبی ہوسکتا ہے تو میں بطریق اولٰی بحالت خطا کاری ہوسکتا ہوں، حالانکہ مسلمانوں کا اس بات پر ایمان ہے کہ انبیاء اللہ علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں کیونکہ وَیُزَکِّیْھِمْ سے تزکیہ وہی فرما سکتے ہیں، جو خود ہر ایک عیب سے پاک ہوں مرزا غلام احمد صاحب کی زندگی چونکہ خود مکدر ہے اس لئے وہ اور ان کی امت معاذ اللہ انبیاء علیہم السلام کو خطا کار سمجھتے ہیں۔

اَللّٰہ جَلَّ شَانُہٗ نے مُحمد مصطفٰے اَحْمَد مجتبٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے اس ذات کو مخاطب فرمایا جو مکہ معظمہ آپ کی جائے پیدائش ہے اور مقام اقامت مدینہ طیبہ ہے۔ انہی پر بموجب ارشاد خداوندی اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ہر وقت اللہ تعالٰی اور اس کے ملائکہ درود شریف پڑھتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا پر عمل کرتے ہوئے تمام مومنین بجز مرزائیوں کے اسی ذات برگزیدہ پر درود پاک پڑھتے ہیں وہی ذات محمد و احمد جس پر رب العزۃ نے موجودہ قرآن کریم تیس پاروں والا عرب میں نازل فرمایا اور ایک وہی وجود مقدس ہے جن کے متعلق رب العزت نے قرآن مجید میں "مُحَمَّد" رَّسُوْلُ اللّٰہ فرما کر آپ کے اسم پاک کی تخصیص فرمائی اور بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ سے اسم ذاتی کو ہی نوازا اور مَاکَانَ مُحَمَّد" اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ

اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ نازل فرما کر اپنے اسم ذاتی کی مہر سے نبیوں کو ختم کر دیا ایسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہبط جبریل علیہ السلام و معلم قرآن اور خاتم النبیین کی تکذیب کرتے ہوئے مرزا غلام صاحب بیٹے اور پوتے رکھنے والا ، مدعی کشن ، آریوں ، کا بادشاہ جے سنگھ ، نہیہ کلنک ، بدھ متیا ، مہبط خیراتی ، ٹیچی مکذب اِلٰـہُ الْعٰلَمِیْنَ وَرب العلمین محرف قرآن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر ختم نبوت کے توڑنے والے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ خداوند تعالیٰ کی تکذیب کرتے ہوئے خود کو محمد واحمد ہونے کا دعوٰی کر دیا کہ محمد واحمد میں ہوں پھر محمد واحمد کی تعریف کر کے مسلمانوں کو دھوکا دیا ہتا کہ مسلمان سمجھیں کہ ہمارے محمد واحمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کر رہے ہیں، حالانکہ یہ مرزا غلام احمد صاحب کی دھوکہ دہی ہے کیونکہ محمد واحمد ہونے کا دعوٰی خود کیا اور پھر محمد واحمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کر دی کہ میری تعریف ہو جائے اور مرزائی خوش ہو جائیں کیونکہ اگر مرزائی کلمہ بھی پڑھتے ہیں، تو محمد رسول اللہ سے مراد ان کی مرزا غلام احمد صاحب ہی ہوتے ہیں کیونکہ وہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو محمد نہیں سمجھتے بلکہ اپنے مرزا کرشن کو محمد اور احمد سمجھتے ہیں جیسا کہ مرزا صاحب کے مذکورہ حوالہ جات سے اظہر من الشمس ہے۔

مرزا صاحب کا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے برتری کا دعوٰی

(۱) اعجاز احمدی ۷۹ } تَکَدَّرَ مَاءُ السَّابِقِیْنَ وَعَیْنُنَا اِلٰی اٰخِرِ الْاَیَّامِ لَا تَتَکَدَّرُ پہلوں کا پانی گندھلا ہو گیا۔ اور ہمارا پانی آخیر زمانہ تک مکدر نہیں ہوگا۔

(۲) درثمین ۱۰۵ } یہ وہ گل ہے جس کا ثانی باغ میں کوئی نہیں۔

(۳) درثمین ۱۱۲ } روضۂ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تلک میرے آنے سے ہوا کامل

جملہ برگ وبار

(۴) حقیقۃ الوحی ۸۹ } وَاٰتَانِیْ مَالَمْ یُؤْتِ اَحَد" مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ۔

اور اللہ نے مجھے دیا جو تمام جہانوں میں کوئی نہیں دیا گیا۔

(۵) حاشیہ حقیقۃ الوحی ۲۸ } اس کثرت فیضان کی کسی نبی میں نظیر نہیں مل سکتی۔

(۶) حقیقۃ الوحی ۸۹ } آسمان سے کئی تخت اترے مگر میرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔

(۷) اربعین ۳/۲۷ } آسمان سے کئی تخت اترے مگر سب سے اونچا تیرا تخت بچھایا گیا۔

(۸) حاشیہ متعلقہ خطبہ الہامیہ } فَاِنَّ ھٰذَا الْبَعْثُ بَعْث" مَارَاٰہُ الْاَوَّلُوْنَ وَلَا الْمُرْسِلُوْنَ السَّابِقُوْنَ وَلَا النَّبِیُّوْنَ اَجْمَعُوْنَ۔

تو بے شک یہ بعثت (مرزا غلام احمد صاحب کی رسالت) ایسی بعثت ہے کہ اولوں نے بھی بعثت نہیں دیکھی اور نہ پہلے رسولوں اور تمام انبیاء نے ایسی بعثت دیکھی ہو۔ مرزا صاحب کے اس کلام سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کی رسالت ونبوت ایسا شان رکھتی ہے کہ تمام پہلے انبیاء ورسل نے ایسی رسالت ونبوت دیکھی ہی نہیں۔ (واقعی ایسا ڈھونگی نبی آج تک کوئی نہیں ہوا)

(۹) حاشیہ گولڑویہ ۱۱۳ } ہمارے نبی ﷺ نے کبھی ایک مکھی بھی زندہ نہ کی۔

اب مرزا جی کی زبانی مرزا جی کی شان سنیئے

(۱۰) براہین احمدیہ } حصہ پنجم دوسرا باب ۵۹ ان چند سطور میں جو چند پیشگوئیاں ہیں وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زیادہ ہونگے اور نشان بھی ایسے کھلے کھلے ہیں جو اول درجہ پر خارق عادت ہیں۔

مرزائیو! سینے پر ہاتھ رکھ کر اپنے مرزا جی کی بات سنو، کہ مرزا جی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھیں کہ ایک مکھی بھی زندہ نہ کر سکے یعنی ایک معجزہ بھی صادر نہیں ہوا اور مرزا جی اپنے متعلق دس لاکھ سے زیادہ معجزات کے قائل ہوں تو تم سوچو کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رہا نہ؟

(۱۱) ضمیمہ نمبر ۲ حقیقۃ النبوۃ ۱۹۰۸ء } مرزا صاحب کا اپنی نبوت کے متعلق آخری اشتہار نقل از اخبار بدر شجر جون

خدا کے فضل اور اس کے وعدہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ اگر تمام دنیا ایک طرف ہو اور ایک طرف میں کھڑا کیا جاؤں اور کوئی ایسا امر پیش کیا جائے جس سے خدا کے بندے آزمائے جاتے ہیں تو مجھے اس مقابلہ میں خدا غلبہ دیگا۔

کیوں جناب مرزائی صاحب! اب تو تمہارے مرزا جی تمام دنیا سے برتر ہونے کے مدعی بن گئے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام بلکہ تمام ملائکہ زمین سے سب بزرگ بنتے ہیں اب تم سوچو۔

"مرزائی"۔ مولوی صاحب جو تم نے مرزا صاحب کی تحریر پیش کی ہے کہ مرزا صاحب نے فرمایا ہے کہ میرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا، یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں شامل نہیں جیسا کہ دوسرے مقام پر ہے کہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے ہی ایک فرد مخصوص ہوں چنانچہ اربعین میں اِنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ کی شرح فرمائی کہ تیرے زمانے میں میں نے تجھے سب سے فضیلت دی ہے ایسے ہی حضرت پیران پیر سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ و نے فرمایا ہے کہ۔ انا من وراء عقولکم فلاتعینونی علی احد، پاکٹ بک از ص ۴۵۷ تا ص ۴۵۸

"محمد عمر"۔ وکیل صاحب یا تو صاف انکار کر دیا کریں یا صاف اقرار چاہیے ادھر ادھر کی باتیں بنانے سے موت ٹلتی نہیں اسی طرح منہ سے نکلی ہوئی بات واپس نہیں آتی یا تو متکلم توبہ کرے یا اس کو اپنی کتاب سے غلط کر دیوے اس مقام پر جھگڑا ہے اس عبارت کا کہ مرزا جی فرماتے ہیں کہ آسمان سے کئی تخت اترے مگر سب سے اونچا تیرا تخت ہے۔ یہ مجھے الہام ہوا ہے اگر اس عبارت میں استثناء سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علیحدہ کیا گیا ہے تو تم بھی گنجائش نکال سکتے ہو اردو کی عبارت ہے اس عبارت سے اگر کوئی استثناء

موجود ہے تو تم نکال کر دکھاؤ کسی اور کتاب سے ہی اس عبارت کی شرح استثناء دکھا دو ،وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃِ ،مرزاجی کی دوسری عبارتیں جو تم نے جواباً پیش کی ہیں ہمیں ان سے اس وقت کوئی واسطہ اور تنازعہ نہیں عبارت واضح ہے اس میں تمہیں کوئی گنجائش ہی نہیں باقی رہی حضرت پیر پیران کی عبارت کا حوالہ جس کی اضافت بھی تمہیں صحیح نہیں آتی کیونکہ تمہیں ان سے نسبت ہی نہیں ان کا فرمان واضح ہے،اَنَا مِنْ وَّرَاءِ عُقُوْلِکُمْ وہ اپنے مریدین کو فرمارہے ہیں کہ تمہاری عقلیں مجھ سے پست ہیں لہذا تم مجھے اپنے پر قیاس نہ کرنا اس میں خطاب جہانوں کو نہیں خدا کی خدائی کو نہیں خدائی نبوت کا ان کو دعوٰی نہ تھا زیادہ سے زیادہ ان اولیاء اللہ کو جو ان کے مریدین اس وقت مخاطب تھے آپ خطاب فرمارہے تھے اور وہی مراد ہو سکتے ہیں مرزاجی خدائی خبر دے رہے ہیں کہ میرا تخت سب سے اوپر ہے یعنی بحیثیت نبوت جیسا کہ تم نے پاکٹ بک ص ۶۵۸ میں کہا ہے کہ سب سے اوپر کی خبر اور انشا کی تمیز نہ کرنا مرزائی کا خاصہ ہے اس استدلال کی کم علمی کسی اہل علم سے پوچھو، کہ کیسی مضحکہ انگیز ہے اور غلط ہے ابھی علم پڑھو تا کہ غلط استدلال نہ لے سکو مرزاجی کے تخت کو سب سے اوپر مانتے ہو اربعین اور حقیقۃ الوحی میں ہے کہ مرزاجی کے ملہم تو انکار کریں خادم صاحب یہ تمہارا حصہ ہے کہ بلا وقت کہنا ورنہ مرزاجی کا فرمان وہی ہے جو فقیر نے عرض کر دیا ہے،اور اس کی مؤید عبارتیں اور بھی پیش کر دی گئیں،ھٰذَا حُکْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی اِلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

(۱۲) حاشیہ تحفہ گولڑویہ ۱۱۲ ﴿ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔

مکاشفات ۵۹ ﴿ کل مقابر الارض لاتقابل ھذہ الارض

(۱۳) ضمیمہ خطبہ الہامیہ ج ﴿ اور اس معراج میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر فرمائے وہ مسجد اقصیٰ یہی ہے جو قادیان میں بجانب مشرق واقعہ ہے جس کا نام خدا کے کلام نے مبارک رکھا ہے۔

(۱۴) حاشیہ تحفہ گولڑویہ ۱۶۵ } چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا فرض منصبی جو تکمیل اشاعت ہدایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بوجہ عدم وسائل اشاعت غیر ممکن تھا اس لئے قرآن شریف کی آیت: وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ثانی کا وعدہ دیا گیا ہ اس وعدے کی ضرورت اسی وجہ سے پیدا ہوئی کہ تا دوسرا فرض منصبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی تکمیل اشاعت ہدایت دین جو آپ کے ہاتھ سے پورا ہونا چاہیئے تھا اس وقت بباعث عدم وسائل پورا نہیں ہوا سو اس فرض کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آمد ثانی سے جو بروزی رنگ میں تھی ایسے زمانہ (غلام احمد) میں پورا کیا جب کہ زمین کی تمام قوموں تک اسلام پہنچانے کے لیے وسائل پیدا ہو گئے تھے۔

مرزائیوں! خدا کو تسلیم کرو! تمہارے مرزا غلام احمد صاحب نے جس بے دردی سے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ونبوت کو ناقص قرار دیا ہے اور اپنی قادیانی جعلی نبوۃ دسیاست کو کامل ثابت کیا ہے وہ اس عبارت مرزا صاحب سے پوشیدہ نہیں خدا کا خوف کرو آخر تم نے بھی مرنا ہے قبر وحشر میں کیا منہ لے کر جاؤ گے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ونبوت کی تکمیل کی شہادت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دی پھر رب العزت نے فیصلہ فرمایا لیکن مرزا غلام احمد صاحب کو خدائی فیصلہ منظور نہیں۔

خدائی فیصلہ اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ودین کے تکمیل کی شہادۃ خداوندی

شوریٰ: ۲۵/۵ } اِنَّكَ لَتَهْدِیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۔

مائدہ ۶/۱ } اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔

آج ہم نے آپ کے لیے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت (نبوۃ) کو پورا کر دیا اور تمھارے لیے دین اسلام پسند کرلیا۔

اللہ تعالیٰ نے مطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل کسی نبی کا احسان ان کی امت پر نہیں جتایا لیکن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر خدا تعالیٰ نے احسان جتایا کہ میں نے اپنا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تمھیں عطا کیا چنانچہ دعوٰی خداوندی ہے،

آل عمران ۴/۱۷ } لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ" مُّبِیْنٍ"۔

ضرور احسان کیا اللہ تعالیٰ نے مومنین پر جب اس نے ایک ایسا رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے، اور ان کو قرآن مجید سکھاتا ہے، اور دانائی، اگرچہ پہلے وہ گمراہی ظاہر میں ہی ہوں۔

جمعہ ۲۸/۱ } هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ"

وہی حکیم ہے جس نے اَن پڑھوں میں ان سے ایک رسول بھیج دیا جو ان پر اللہ کی آیتیں پڑھتا ہے اور ان کو کتاب سکھاتا ہے اور دانائی سکھاتا ہے اگرچہ وہ پہلے ظاہر گمراہی میں ہوں۔

اس آیۃ کریمہ میں رب العزت نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مندرجہ ذیل خطابات عطا فرمائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مبعوث ہیں یعنی سچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جعلی نہیں۔

(۲)۔لوگوں کو بنفسہٖ قرآن کریم کی تبلیغ فرماتے ہیں۔

(۳) مدرس قرآن کریم ہیں لوگوں کو معلم تیار کرتے ہیں،

(۴) دانائی کے مدرس ہیں، خواہ کتنا ہی کوئی کم فہم اور کند ذہن کیوں نہ ہو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا کردہ سمجھ صحیح باقی سب غلط ہے۔

(۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سب مخلوق ان پڑھ ہے،

کیوں جناب مرزائی صاحب جو شخص رب کے ان پڑھوں سے ان پڑھ ہو بلکہ اگلوں کے شاگرد ہوں وہ دعوٰی یہ کریں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اشاعت دین و ہدایت بوجہ عدم وسائل غیر ممکن تھی اس کو میں نے پورا کیا، تو اس سے بڑھ کر اور جھوٹا کیا ہوسکتا ہے، جس شخص کو چیونٹی جتنا بھی علم نہ ہو، جس نے قبل از وقت ہی اپنی قوم کو اُدْخُلُوْا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ کہہ کر بچالیا، اور مرزا جی بیچارے اپنے ملہم کا بہتیرا الہام سنائیں، اِنِّیْ اُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ لیکن پھر بھی مرزا جی کے خواص کو ہی طاعون کی مار پڑی ایسا شخص مقابلہ کرے عالمین کے عالم کا تو اپنی زبانی ہی دعوٰی ہے یا مریدین کو خوش کرنے کے لیے اس سے زیادہ محض جھوٹ ہے، اور جو شخص دانائی کا اور قرآن کریم کا معلم رب العزت مقرر فرماوے اور جس کو تعلیم و تربیت بھی بلا واسطہ محض خداوندی ہو، اس کی اشاعت و ہدایت کو غیر مکمل کہنا اور خود کاملیت کا مدعی بننا صراحتہً قرآن کریم اور مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم اور خداوند کریم کا اور اسلام کا انکار ہے، خیر القرون کا موجد کو ناقص اور شر القرون کو کامل سمجھنے والے کو علاج واسطے جاپان بھیجنا چاہیے۔

مرزا جی بیچارے ایسے سادہ لوح ہیں، کہ فرماتے ہیں، کہ پانی کھیت سے دہانے کو جاتا ہے، پھر کہتے ہیں، کہ جی لوگ نبیوں کو دیوانہ کہتے ہی تھے، مرزائی صاحب ایسی الٹی باتیں آج تک کسی نبی نے نہ کہی ہوں گی، اس لیے خواہ کیسا ہی عقلمند ہو مرزائی بن جائے تو دین میں دماغ مسخ ہوگا، کیونکہ مرزائیوں کے ہاں پانی دہانے کو جاتا ہے۔

قیامت تک کے لوگوں کہ ہدایت مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان رسالت

یونس ۱۱/۱۱ } قُلْ يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَ كُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَ مَا اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۔

فرما دیجیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب قیامت تک کے لوگو ضرور تمھارے پاس رب کی طرف سے سچ آ چکا تو جس شخص نے ہدایت پائی، تو اور کوئی بات نہیں اپنے نفس کے فائدے کے لیے وہ ہدایت پاتا ہے، اور جو شخص گمراہ ہوا (بعدازیں) تو اور کوئی بات نہیں، اپنی جان پر ہی گمراہی کا بوجھ اٹھاتا ہے، اور میں تم تمام قیامت کے لوگوں کا وکیل نہیں،

اَلنَّاسُ میں ال استغراق کا ہے، جس میں قیامت تک کے آنے والے تمام لوگ شامل ہیں، اور عَلَيْكُمْ بھی خطاب عام ہے، جو قیامت کے لوگ اس میں شامل ہیں، اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا، کہ اے لوگو تمھیں حق سچ ہدایت پہنچ چکی اب بھی جو شخص گمراہ ہووے تو میرے ذمے نہیں، اس گمراہی کا بوجھ خود گمراہ ہونے والے پر ہے اور مجھے تم تمام کی قیامت تک وکالت نہیں ملی، کہ میں ہر فرد کو قیامت تک ہدایت دیتا پھروں، میرا کام ہے ہدایت کو پورا سنا دینا اور دکھا دینا، اب تم خود پیچھے لگو اور نجات حاصل کرو، دور سے مقام پر مجھے رب العزت کا ارشاد ہے، لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۔

آپ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے چوکیدار نہیں، کہ فرداً فرداً قیامت تک کے لوگوں کی دیکھ بھال کرتے پھریں، کہ کیا ہو رہا ہے، کوئی چوری تو نہیں کر رہا کوئی بدمعاشی تو نہیں کر رہا کوئی دعوائے نبوت تو نہیں کر رہا آپ فرما دیجیے، قَدْ جَاءَ كُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَاَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۔

اس مثال کو یوں سمجھیے کہ پیش امام جماعت کرا رہا ہے، بے شمار انسان اقتداء میں ہیں، بوقت تکبیر امام مکبرین تکبیرین زور سے پکارتے ہیں تکبیروں کی آواز سے خلا گونج اٹھے لیکن دور کا مقتدی کہے، کہ مجھے پیش امام کی قرأت سنائی نہیں دیتی، جو اصل

مقصد ہے قرأت سننا وہ فوت ہو رہا ہے، صرف مکبرین کی تکبیریں سن کر رکوع سجود کرنا میرے لیے کافی نہیں، لہذا میں تمام مسلمانوں کی جماعت کو ترک کر کے ایک علیحدہ امام مقرر کر لیتا ہوں جس کی قرأت بھی مجھے سنائی دے، تو اس قائمہ جماعت کے مقابلہ میں دوسرے کی نہ امامت نہ اقتدار نہ نماز شرعاً درست ہوگی، بلکہ ایسا کرنے والا گنہگار ہو گا، تو ثابت ہوا، کہ مجمع کثیر کے امام جماعت کے واسطے دور کے مقتدی کو قرأت سنانا فرض نہیں، اور نہ کوئی یہ اعتراض ہی کر سکتا ہے، کہ اس کی امامت مکمل نہیں، بلکہ دور کے مقتدی کو برابر جگہ نہ ملے، تو امام سے فاصلہ کی جگہ پر بھی کھڑا ہو سکتا ہے، لیکن اقتداء اسی ایک امام کی ہوگی، بلکہ اگر کسی کو کسی جگہ کی آواز بھی نہ پہنچے، تو دوسروں کو رکوع سجود کرتے ہوئے دیکھ کر حق مقتدی اقتداء میں ارکان صلوٰۃ ادا کرے اور نہ ہی مکبر امام کی قرأت پڑھ سکتا ہے، تو وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ہی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے محض مکبرین بن سکتے ہیں نہ امام اور نہ قاری بن سکتے ہیں اور یہ بھی مسئلہ شرعی ہے، کہ مقتدی سے سہو ہو جائے تو امام کی اقتداء میں ہی نماز صحیح ہو جاتی ہے، مقتدی کو سجدہ سہو کی ضرورت نہیں ہوتی اور کوئی مرزائی کہے کہ امام کی تکمیل صلوٰۃ مکبر کرتا ہے ورنہ امام ہی نہیں، تو جھوٹا سمجھا جاوے گا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فریضہ ادائیگی

مَائدہ ٦/١٠ ﴿يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ۔

اگر آپ نے منزل من اللہ کی تبلیغ نہ فرمائی تو آپ نے اپنی رسالت کا حق ادا نہیں کیا۔

کتنی تبلیغ

عنکبوت ٢٠/٢ ﴿وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ۔

اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر سوائے واضح تبلیغ کے کوئی فریضہ رسالت نہیں۔

ثابت ہوا کہ تبلیغ رسالت میں البلاغ المبین ارشاد الٰہی نے مرزائی استعاروں کی اور کنایوں اور مجاز کی جڑ اکھاڑ دی، کیونکہ رسالت جعلیہ مزائیت کا دارومدار انہی استعارات کنایات اور مجازات پر ہی ہے، اور بس، لیکن رسالت حقہ کا عمل واضح اور کھلی کھلی تبلیغ ہے جس کو ہر دانی و اعلیٰ دماغ کا آدمی سمجھ سکے۔

تبلیغ رسالت کس قسم کی ہونی چاہیے

حج ۱۷/۱۹ ﴿ وَادْعُ اِلٰی رَبِّکَ اِنَّکَ لَعَلٰی ھُدًی مُّسْتَقِیْمٍ " وَّ وان جَادَلُوْکَ فَقُلِ اللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔

اور اپنے رب کی طرف دعوت دیجئے کہ آپ صحیح ہدایت پر ہیں اگر وہ لوگ آپ سے جھگڑا کریں (جھگڑا نہ کیجئے) پھر فرمادیجئے جو تم عمل کرتے ہو، اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے۔

کیوں جناب؟ حسن پرستی، مقدے بازیاں اور تنخواہوں سے ماہوار حصص لینے رسالت کا فریضہ ہے یا تبلیغ الوہیت و ربوبیت مقصد رسالت ہے اور ساتھ ہی رب العزت نے اس کے لوازمات کو ارشاد فرمادیا، کہ ایک تو رسول کی ذات کو ہر قسم کی گمراہی و گناہ سے مبرا ہونا ضروری ہے، جیسا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب الٰہی ہوا اِنَّکَ لَعَلٰی ھُدًی مُّسْتَقِیْمٍ " ۔مرزائی رسالت کٹ گئی، کیونکہ مرزائی قانون ہے، کہ نبی خطا کار (معاذ اللہ) ہوسکتا ہے، تو رب العزت نے اس آیت کریمہ سے مصنوعی مرزائی رسالت کی جڑ کاٹ دی، اور دوسرا لوازمہ رسالت فرمایا، وَاِنْ جَادَلُوْکَ فَقُلِ اللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۔ رسول اللہ جھگڑے سے مبرا ہوتا ہے، اور اگر کوئی کرے تو خداوند کریم کے سپرد کرتا ہے تو اس کا جواب خداوند تعالیٰ بلاتاویل دیتا ہے، اور حقیقۃً بلا استعارہ، بلا مجاز و بلا کنایہ جواب صحیح صادر فرمادیتا ہے، اس کے خلاف اس نے کبھی کیا ہی نہیں۔

اور اگر لوگ تبلیغ رسالت سے روگردانی کریں تو

نحل ۱۴/۱۱ ﴿ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ۔

تو اگر وہ روگردانی کریں، تو آپ صرف کھلی کھلی تبلیغ ہی ضروری ہے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روگردانی کرنے سے باز پرس ضرور ہوگی

ال عمران ۳/۲} وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ وَعَلَیْنَا الْحِسَابُ،

اور اگر وہ روگردانی کریں تو اور کوئی ضرورت نہیں، آپ پر لازمی صرف تبلیغ ہی ہے، اور ہم پر (ان کا) حساب لازم ہے،

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے ایک ایک حکم کا حساب قیامت کے منکر لوگوں سے لیا جاوے گا حساب تب ہی کیا جاتا ہے جب کسی کا اختتام ہو تبلیغ رسالت ختم ہو چکی، اسی لیے جو آپ کے حکم کا انکار کرے گا، تو اس سے حساب تبلیغ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار کا بھی لیا جائے گا، کیونکہ آپ کے حکم کا پہنچانا آپ کی تبلیغ میں شامل ہے۔

اور اگر لوگ تکذیب کر دیں کہ یہ تبلیغ ہمارے لیے نہیں یہ امت محمدیہ کے لیے ہی ہے، تو

یونس ۱۱/۵} وَاِنْ کَذَّبُوْکَ فَقُلْ لِّیْ عَمَلِیْ وَلَکُمْ عَمَلُکُمْ اَنْتُمْ بَرِیْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ۔

اور اگر وہ آپ کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکذیب کر دیں تو آپ فرما دیجئے میرے لیے میرے عمل اور تمہارے لیے تمہارے عمل، جو تم نے عمل کرتے ہو میں ان سے بری ہوں (کیونکہ میں نے اپنا فرض تبلیغ ادا کر دیا، تسلیم نہ کرو، تو مجھے پرسش نہ ہوگی)

اب مرزائیو تم سوچ لو کہ تمہارے مرزا جی کہتے ہیں کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ ہدایت کو مکمل نہیں کیا، میں نے کیا ہے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کے مکذبین کو کچھ سزا بھی ملے گی یا نہیں؟

انعام ۸/۸ ﴿فَاِنْ کَذَّبُوْکَ فَقُلْ رَّبُّکُمْ ذُوْرَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ وَّ لَا یُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ۔

اگر وہ آپ کی تکذیب کر دیں، تو فرما دیجئے کہ تمہارا رب فراخ رحمت والا تو ہے، اور (لیکن) اس کا عذاب مجرموں کی قوم سے ہٹے گا نہیں،

تو اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا، کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کا مکذب مجرم جس سے عذاب ٹل نہیں سکتا۔

ایسے لوگوں کی آپ سفارش فرماویں گے یا نہ؟

شعراء ۱۹/۱۹ ﴿فَاِنْ عَصَوْکَ فَقُلْ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ۔

اگر وہ لوگ (آپ کی تبلیغ سن کر بھی) آپ کی نافرمانی کریں (اور آپ کی تبلیغ کاملہ کو بھی ناقصہ ہی کہیں) تو فرما دیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور میں بری ہوں اس سے جو تم عمل کرتے ہو (تم اس شخص سے سفارش کراؤ، جس کی تبلیغ کو تم کامل سمجھتے رہے ہو)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عام تبلیغی حیثیت

انعام ۷/۵ ﴿وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ۔

اور نہیں بھیجتے ہم رسولوں کو، مگر خوش خبری دینے والے رضائے الٰہی کی (جنہوں نے ان کی تبلیغ پر عمل کر لیا) اور ڈرانے والے (غضب الٰہی سے جنہوں نے ان کی تبلیغ کو ناقص سمجھا) تو جو شخص ایمان لایا اور اس نے اصلاح کر لی تو ان پر کوئی خوف نہیں، اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا، کہ انبیاء کرام علیہ السلام کا تمام عمر کا لڑائی

جھگڑوں سے کوئی واسطہ نہیں، بلکہ محض خدائی کام تبلیغ پر عمل کرنے والوں کو بشارت سے سرفراز فرماتے ہیں، اور منکرین خداوند کریم کو ڈراتے ہیں، بحیثیت تبلیغ دو صفات کے جامعہ ہوتے ہیں بشارت ونذرات، یعنی بشیر بھی اور نذیر بھی، اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کو ناقص سمجھا جاوے تو آپ کی دونوں صفات بشارت اور نذارت کا انکار لازم آتا ہے، کیونکہ جب آپ نے تبلیغ مکمل ہی نہیں فرمائی تو معاذ اللہ آپ کو بشیر اور نذیر کہنا ہی غلط ثابت ہوتا ہے، لہذا منکر قرآن بن گئے۔

نبی اللہ وحی الٰہی کا متبع ہوتا ہے اور اسی کی تبلیغ اس کے ذمے ہوتی ہے۔ کوئی ایمان لائے یا نہ!

انعام ۷/۱۴﴿ اِتَّبِعۡ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ مِنۡ رَّبِّکَ ۚ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ وَ اَعۡرِضۡ عَنِ الۡمُشۡرِکِیۡنَ. وَ لَوۡ شَآءَ اللّٰہُ مَاۤ اَشۡرَکُوۡا ؕ وَ مَا جَعَلۡنٰکَ عَلَیۡہِمۡ حَفِیۡظًا ۚ وَ مَاۤ اَنۡتَ عَلَیۡہِمۡ بِوَکِیۡلٍ۔

آپ کے رب کی طرف سے جو آپ کی طرف وحی کی گئی ہے۔ اس کی آپ اتباع کریں اور مشرکوں سے اعراض فرمادیں، اور اگر اللہ چاہے تو وہ شرک نہ کرسکیں، اور ہم نے آپ کو مشرکین کا محافظ نہیں بنایا اور نہ آپ ان کے وکیل ہیں۔

ارشاد خداوندی وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡمُشۡرِکِیۡنَ۔ ثابت کررہا ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تبلیغ کو کما حقہ پورا کرلیا ہے، کیونکہ جب تبلیغ رسالت سے مومن ایمان سے مومن کہلانے کا حقدار بنکیا اور مشرک انکار کرکے شرک سے باز نہ آیا تو بعد از فیصلہ ہی منکر سے اعراض کرنے کا حقدار ہوتا ہے، پہلے نہیں جیسا کہ دوسرے مقام پر آیت الٰہی ہے۔

نساء ۵۱/۱۶﴿ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ لِتَحۡکُمَ بَیۡنَ النَّاسِ بِمَاۤ اَرٰىکَ اللّٰہُ ؕ وَ لَا تَکُنۡ لِّلۡخَآئِنِیۡنَ خَصِیۡمًا ۔

بے شک ہم نے آپ کی طرف کتاب سچ کے ساتھ اتاری، تاکہ جو ہم نے آپ کو جتایا (مومن کے ایمان کو، منافق کے نفاق کو، اور کافر کے کفر کو) آپ لوگوں

کے درمیان فیصلہ کر دیجئے، (مشرک کو مشرک اور مومن کو مومن کہہ دیجئے) اور خائنین سے آپ جھگڑا نہ کیجئے، (کیونکہ آپ فیصلہ کر چکے) فرمایا وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ مشرکوں کا شرک ظاہر ہو چکا، ان پر تبلیغی فریضہ ادا ہو چکا، اب ان سے اعراض فرمائیں، تو ثابت ہوا، کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ و ہدایت کا کام مکمل کر دیا، تب ہی تو رب العزت نے اعراض کا ارشاد فرمایا ہے، ورنہ اگر تم مرزائیوں کا خیال صحیح سمجھا جاوے تو رسالت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ عبث ثابت ہو گی، کیونکہ قبل از تکمیل کام کو چھوڑنے کا حکم ثابت ہوگا، اور تبلیغ اور اعراض کی نسبت تباین ہے، تو بجائے ایمان بر رسالت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کفر لازم آئے گا، تسلیم کرنا پڑے گا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ کا کام مکمل کر دیا۔ تب رب العزت نے بعد از اثبات کفر و ایمان و بعد از فراغت تبلیغ اعراض کا حکم فرمایا ہے۔ بلکہ

بعد از تبلیغ مشرکین کو اپنی حالت پر چھوڑنے کا ارشاد فرمایا

حجر ١٤/١ ﴿ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۔

چھوڑ دیجئے، ان کو وہ کھالیں اور کمالیں اور غافل کر لے ان کو امید، پھر جلدی معلوم کر لیں گے۔

مومنون ١٨/١٩ ﴿فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۔

پھر ان کی ان کی غفلت میں چھوڑ دیجئے ایک وقت تک

یہ محاورہ ہے، جب کوئی شخص کسی کی بات کو نہ مانے تو کہا جاتا ہے، چھوڑ دیے اس کو، تو بات کے نہ ماننے کی بھی کوئی خاص وجہ ہوتی ہے، اور چھوڑنے کی خاص وجہ اور منکرین کا آپ کی تبلیغ کو نہ قبول کرنا نقص تبلیغ کی وجہ سے نہیں بلکہ سرکشی کی بنا پر ہے۔

حجر ١٤/١٥ ﴿لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۔

تم ہے آپ کی تمام عمر کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک وہ اپنی مستی میں اندھے ہیں۔

دوسری وجہ مصطفیٰ ﷺ کی تبلیغ کے منکرین کے چھوڑنے کا کیوں حکم ہوا

بقرہ ﴿۱/۱﴾ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ۔

ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں ان یکساں ہے ایمان نہیں لاتے وہ، جب ان بے ایمانوں پر آپ کا ڈرانا یا نہ ڈرانا یکساں ہے، ایمان لاتے ہی نہیں، چھوڑے ان کو، جس پر ایک صورت اور ہوسکتی ہے کہ آپ ان کے لیے خدوندتعالیٰ سے سفارش نہ فرمائے۔

تبلیغ کے منکرین سفارش مصطفیٰ ﷺ سے کیوں محروم ہوں گے

منفقون ﴿۲۸/۱﴾ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ۔

ان کے لیے آپ بخشش طلب کریں یا نہ، ان پر یکساں ہے، اس لیے کہ لَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ان کو اللہ تعالیٰ ہرگز بخشے گا ہی نہیں، کیونکہ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ۔

ضرور اللہ تعالیٰ بدکاروں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا،

کیا اگر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دیں اور ان کے لیے بخشش کی سفارش نہ کریں تو کیا پر ان کو پرسش ہوگی یا نہ؟

حجر ﴿۱۴/۱۶﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ۔

تو قسم ہے آپ کے رب کی ہم ضرور سوال کریں گے ان تمام کو آپ جو کم کئے گئے ہیں اس کے درپے ہوئیے اور مشرکین سے اعراض فرمائیے۔

مشرکین سے ایسی بیزاری کا اظہار اس لیے کیا گیا تا کہ ان کو معلوم ہو جائے، کہ شرک ایسی بری چیز ہے، کہ مبلغ بھی بعداز تبلیغ میری طرف توجہ نہیں کرتا، تو کیا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مومنین کے لیے ہیں، كَافَّةً لِلنَّاسِ نہیں؟ سب کی طرف ہیں، لیکن مشرک سے بعداز تبلیغ بیزاری کا حکم ہے۔

جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کامل تبلیغ ان کے سامنے پیش فرمادی، اور انھوں نے ٹھکرا دیا، لہٰذا اب اعراض ہی ان کے لیے ضروری ہے، اگر خداوند کریم چاہتے، تو کسی کو گمراہ نہ ہونے دیتے، سب ایک خدا کے ہی تسلیم کرنے والے ہوتے،

خداوند تعالیٰ کی زبردست قوۃ کا اگر اکراہ ہوتا تو

ھُود 12/10 } وَلَوْشَاءَ رَبُّکَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَلَا یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّکَ۔

اور اگر آپ کا رب چاہے، تو لوگوں کو ایک ہی امت بنادے، اور ہمیشہ وہ مختلف رہیں گے، مگر جسے تیرا رب رحم کرے۔

نَحْل 14/14 } وَلَوْشَاءَ لَجَعَلَکُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰکِنْ یُّضِلُّ مَنْ یَّشَاءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ،

اور اگر اللہ چاہے تو تمھیں ایک ہی امت بنادے، اور لیکن جسے چاہے گمراہ بنا دیتا ہے، اور جسے چاہے ہدایت دے دیتا ہے۔

شوریٰ 25/1 } وَلَوْشَاءَ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰکِنْ یُّدْخِلُ مَنْ یَّشَاءُ فِیْ رَحْمَتِهٖ وَالظّٰلِمُوْنَ مَالَهُمْ مِّنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ"۔

اور اگر اللہ چاہے تو انھیں ایک ہی امت بنادے اور لیکن اپنی رحمت میں جسے چاہے داخل کرلیتا ہے، اور ظالموں کا کوئی دوست اور مددگار نہیں،

نساء 6/7 } وَلَوْشَاءَ لَجَعَلَکُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰکِنْ لِّیَبْلُوَکُمْ فِیْ مَا اٰتٰکُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ۔

اور اگر اللہ چاہے تو تمھیں ایک ہی امت بنادے لیکن آزماتا ہے تم کو اس میں جو کہ اس نے تمھیں دیا ہے۔ تو تم نیکیوں کی طرف سبقت کرو۔

ان آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ رب العزت کسی کو زبردستی منوانا نہیں چاہتا، کیونکہ وہ بندے کی آزمائش کرتا ہے، کہ میرے احسانات کو یاد رکھ کر نیکی کی طرف بھی راغب ہوتے ہیں، یا نہیں اسی لیے ارشاد فرمایا۔

یونس 11/10 ﴾ وَلَوْ شَاءَ لَاٰمَنَ مَنْ فِی الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ۔

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو جو لوگ زمین میں ہیں کلھم جمیعًا ایماندار بن جائیں، لیکن لاَ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ دین کے متعلق جب کسی سے میں زبردستی نہیں کرتا، تو کیا آپ زبردستی ایماندار بنانا چاہتے ہیں؟ ہرگز نہیں! بلکہ وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ، آپ بھی کسی پر جبر واکراہ نہیں فرماتے،

(الهذا)

بنی اسرائیل 15/16 ﴾ قُلْ اٰمِنُوْا اَوْلَا تُؤْمِنُوْا فرما دیجئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان لاؤ (جس کا دل چاہے) یا نہ ایمان لاؤ (جس کا ارادہ نہ ہو)،

کھف 15/4 ﴾ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ نَارًا

اور اپنے رب کی طرف سے سچ سچ فرما دیجئے، پھر جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے (یہ بھی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبلیغ ختم کرنے کی دلیل ہے) کہ آپ نے تبلیغ فرما دی، جس کا دل چاہے ایمان لائے اور جس کا دل چاہے نہ ایمان لائے، ہم نے کافروں کے لیے آگ تیار کر رکھی ہے،

(کیونکہ)

دھر 29/1 ﴾ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ہم نے انسان کو رستے کی ہدایت دیدی یا شکر گزار ہو جا (مومن ہو جائے) یا انکار کرنے والا (کافر) هَدَيْنَا صیغہ ماضی ہے، جو اس بات کو ثابت کرتا ہے، مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ اسلام وایمان قبول کرے اور چاہے انکار کرے اور کافر ہو جائے فرمان الٰہی اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ سے ثابت ہوا کہ اب صراط مستقیم کی ہدایت کا بذریعہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مکمل ہو چکی۔ اگر کوئی تکمیل ہدایت مدعی ہے تو اس فرمان الٰہی سے اِمَّا كَفُوْرًا

میں داخل ہے، اور مکذّب قرآن کریم ہے۔

مرزائی دوستو! اگر تم نے مرزا جی کے اس عقیدے کو قبول کرلیا کہ میں نے دین کی تکمیل کی ہے، پہلے وسائل مکمل نہ تھے، تو تم بھی مکذّب قرآن ثابت ہو گے، اور اسی کی تائید میں رب العزت نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ارشاد فرمایا،

بقرہ ۲/۳۴ ﴿ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ "

گمراہی سے ہدایت ضرور ظاہر ہوچکی، اور جو شخص طاغوت (جن سے ہو یا انس سے) کا انکار کرے گا اور اللہ کے ساتھ ایمان لائے گا تو ضرور اُس نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مضبوط حلقے کو پکڑ لیا جو ٹوٹ نہیں سکتا، اور اللہ تعالیٰ بڑا سننے والا جاننے والا ہے۔

نسیم الرّیاض شرح شفاء شریف ۱/۱۷۹ ﴿ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى. اِنَّهٗ مُحَمَّدٌ" صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تو ضرور پکڑ لیا اس نے مضبوط حلقے کو، یعنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن تھام لیا اس نے، تو اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ گمراہی سے ہدایت مکمل واضح ہوچکی، اب كُلُّ مَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کا جو انکار کرے گا اور اللہ کے ساتھ ایمان لائے گا تو اس نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو مضبوط تھام لیا، جو چھوٹ نہیں سکتا، اور اللہ تعالیٰ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔

قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فرمان الٰہی نے مرزا غلام احمد صاحب کے عقیدہ مذکورہ بالا جو تحفہ گولڑویہ ص ۱۶۵ میں مرزا صاحب نے فرمایا ہے، "کہ تا دوسرا فرض منصبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی تکمیل و اشاعت و ہدایت دین آپ کے ہاتھ سے پورا ہونا چاہیے تھا، اس وقت بباعثِ عدم وسائل پورا نہیں ہوا سو اس فرض کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آمد ثانی جو بروزی رنگ میں تھی الخ" (یعنی مرزا غلام احمد) لاحول ولا قوۃ، کو غلط ثابت کردیا، اور اس عقیدہ کو حل کردیا، اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے اس نے پہلے قرآن کریم میں ہی اس مسئلہ کو حل کردیا، کہ قَدْ تَّبَیَّنَ

الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ کہ ہدایت مکمل واضح ہو چکی، گمراہی علیحدہ ہو چکی، یعنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشاعت رسالت وہدایت ونبوۃ کا پورا حق ادا کر دیا،

تفسیر کبیر ۲۶/۷﴿قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ يَعْنِي ظَهَرَتِ الدَّلَائِلُ وَوَضَحَتِ الْبَيِّنَاتُ وَلَمْ يَبْقَ بَعْدَهَا اِلَّا طَرِيْقُ الْمَسْيِ وَالْاِلْجَاءِ وَالْاِكْرَاهِ وَذَالِكَ غَيْرُ جَائِزٍ" .... تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ اَىْ تَمَيَّزَ الْحَقُّ مِنَ الْبَاطِلِ وَالْاِيْمَانِ مِنَ الْكُفْرِ وَالْهُدٰى مِنَ الضَّلَالَةِ بِكَثْرَةِ الْحِجَجِ وَالْاٰيٰتِ الدَّالَّةِ۔

علامہ رازی نے بھی بیان کر دیا کہ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بموجب فرمان الٰہی ہدایت کو پوری طرح پہنچا دیا، جس سے رب العزت نے آپ کو مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ کا حکم جاری فرما دیا، کہ ان کے حساب سے آپ پر کچھ نہیں، یعنی آپ نے تبلیغ مکمل فرما دی، اب آپ سے اُن کے متعلق کوئی باز پرس نہ ہوگی۔

لیکن پھر بھی آپ کو کفار کا غم دامنگیر ہے، کہ یہ لوگ ایمان لا کر عتاب الٰہی وعذاب جہنم سے کیوں بچ نہیں جاتے۔

انعام ۷/۱۴﴿قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ

ہم ضرور جانتے ہیں، یہ لوگ جو کہتے ہیں، آپ کو غم لاحق ہوتا ہے، تو یہ لوگ صرف آپ کی ہی تکذیب نہیں کرتے، بلکہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں،

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کا انکار کرنے پر ہی صرف اکتفا نہیں، بلکہ آپ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ کے بموجب کفار کا آپ کی تبلیغ کے انکار کرنے سے غم بھی لاحق ہوتا، کیونکہ آپ کو اگر معلوم ہوتا، کہ میرے بعد میری اشاعت کا تکمیل کنندہ آرہا ہے، تو مغموم نہ ہوتے، لہٰذا آپ کا اپنی تبلیغ کے انکار پر مغموم ہونا یہ آپ کی تبلیغ رسالت کی دلیل ہے، اور سنیئے،

شعراء ۱۹/۱ } لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُونُوا مُؤْمِنِیْنَ

شاید آپ ہلاک کرنے والے ہیں اپنے نفس کو کہ وہ ایمان نہیں لاتے ،

نساء ۶/۶ } وَلَا یَحْزُنْکَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْکُفْرِ مِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ۔

اور آپ ان لوگوں کا غم نہ کیجئے جو کفر میں جلدی کرتے ہیں، ان لوگوں سے جو اپنے موہوں سے کہتے ہیں، کہ ہم ایمان لائے اور ان کے دل ایمان نہیں لاتے ،

نحل ۲۰/۶ } وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْهِمْ وَلَا تَکُ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْکُرُوْنَ

اور آپ لوگوں پر غمگین نہ ہوئیے ، اور جو وہ مکر کرتے ہیں، اُس سے تنگ دل نہ ہوئیے ،

کیوں اس لئے کہ

نحل ۱۴/۵ } اِنْ تَحْرِصْ عَلٰی هُدَاهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ یُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ

اگر آپ ان کی ہدایت کا طمع کریں، تو اللہ تعالی ہدایت نہیں دیتا جو گمراہ ہو جائے ، اور نہ کوئی ان کا امدادی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ

قصص ۲۰/۸ } فَاِنْ لَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَکَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا یَتَّبِعُوْنَ اَهْوَاءَهُمْ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَیْرِ هُدًی مِّنَ اللّٰهِ ج اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ

تو اگر وہ آپ کو قبول نہ کریں، (آپ کی تبلیغ تسلیم نہ کریں) تو جان لیجئے اور کوئی بات نہیں، یہ لوگ اپنی خواہشات کی اتباع کرتے ہیں، اور جو شخص اپنی خواہشات کی اتباع کرتا ہے، اس سے زیادہ گمراہ کون ہے اللہ کی ہدایت کے بغیر، بے شک اللہ تعالیٰ ظالموں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کو کفا کا تسلیم نہ کرنا یہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معاذ اللہ اشاعت غیر مکمل ہونے کی دلیل نہیں، بلکہ

رب العزت نے فرمایا، کہ کفار اپنی خواہشات نفسانیہ کے پورا ہونے پر گمراہی کو پسند کر رہے ہیں، تو ایسے ہی بفرمان الٰہی اشاعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو مکمل ہو چکی، لیکن مرزا جی کو خواہشات نفسانی (یعنی دعوی نبوت مجبور کرتا ہے) کہ کوئی بہانہ بنا دیں، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، بِغَیْرِ ھُدًی مِّنَ اللّٰہِ یہ محض خواہشات نفسانیہ کو پورا کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے بغیر یہ سارا سلسلہ ملے تو ایسا شخص ظالم ہے، اور اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ وہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا، جو شخص مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت کو ناقص اور غیر مکمل کہہ کر خود تکمیل کرنے کا مدعی ہو، تو وہ ضرور اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ کا مصداق ہے، تو کیا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کے بعد اُن کا ہدایت کو قبول نہ کرنا آپ کے کمال میں کوئی نقصان تو نہیں، اس کا جواب رب العزت ارشاد فرماتے ہیں،

بقرہ ۳/۳۷ ﴿لَیْسَ عَلَیْکَ ھُدٰھُمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ"

آپ پر ان کی ہدایت لازمی نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہے ہدایت دے، آپ پر تو صرف وَمَا عَلَیْکَ اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنَ ہے، باوجود اس کے پھر بھی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مغموم ہیں، کہ ربّ العٰلمین نے مجھ پر تمام عالمین کی تبلیغ کا بوجھ ڈالا ہوا ہے،

فرقان ۱۸/۱ ﴿تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا۔

بابرکت ہے وہ ذات جس نے فرقان نازل فرمایا اپنے بندے پر تا کہ تمام جہانوں کا نذیر ہو جائے، عالمین کو رسالت نبوت پہنچانے کا بوجھ، پھر بھلا غم کیوں نہ ہوتا، یہ بھی آپ کی رحمت کا باعث ہے، تو ربّ العزت نے فرمایا، کہ وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ اور اتار رکھا ہم نے آپ سے اس بوجھ کو جس نے آپ کی پشت کو بوجھل کیا۔

یعنی آپ کو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالمین کی تبلیغ کرنے کے بعد بعض کے ایمان نہ لانے نے آپ کی پشت کو بوجھل کیا ہوا تھا، یعنی آپ مغموم تھے، ہم اُن کے ایمان نہ لانے کے غم کو بھی دُور کر دیا، آپ گھبرائیں نہیں،

تفسیر خازن ۲۱۸/۷} اَلْمُرَادُ بِذَالِکَ مَا اَثْقَلَ ظَھْرَہٗ مِنْ اِعْبَاءِ الرِّسَالَۃِ حَتّٰی یُبَلِّغَھَا۔

مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سال تبلیغ رسالت کر کے قیامت تک تبلیغ کے بوجھ کو ادا کر دیا، تو وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ فرما کر مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے تبلیغی بوجھ کو ہلکا کر دیا اور فرمایا،

وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ، چاہیے کہ تم سے ایسے امتی ہوں جو بھلائی کی طرف دعوت دیں اور نیکی کا حکم کریں اور بری بات سے روکیں (تو پھر بھی امتی ہی کھلائیں گے نبی نہ کھلائیں گے تو آپ مبلغین کا ثواب بھی رب العزت کی طرف سے جتنا اُن مبلغین کو ملے گا اتنا ہی ثواب مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوگا، کیونکہ سب کے معلّم المبلّغین مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ کی تعلیم کا ثواب معلم کو بھی ہوتا ہے، پھر جو ان سے بھی نہ سمجھ سکے اُسے نبوت کی ضرورت نہیں، کیونکہ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ کسی سے ہدایت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ نہیں رہی، رب العزۃ نے وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ کی تائید وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحَابِ الْجَحِیْمِ سے کر دی، کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوزخ والوں کی نسبت آپ سوال نہ کئے جاوینگے، لہٰذا آپ فکر نہ کریں، آپ کے ارشادات کے خزانے کو لیکر آپ کی تبلیغ کے بعد قیامت تک آپ کی اُمت تبلیغ کا کام انجام دیگی، کیونکہ آپ تبلیغ کو پورا کر چکے ہیں، آخر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کے اکمال کی سند رب العزت نے عطا کر دی،

نحل ۲/۱۴} وَنَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتَابَ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً وَّبُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ۔

اور ہم نے آپ پر کتاب اُتاری جو ہر شئے کو بیان کرنے والی ہے، اور ہدایت ہے اور رحمت ہے اور مسلمانوں کے واسطے خوش خبری ہے۔

قرآن کریم کی اللہ تعالی نے چار صفتیں اس آیت کریمہ میں بیان فرمادیں۔

(۱)۔قرآن کریم نے ہر چیز کو بیان کردیا، دوسرے مقام پر سورۃ یوسف کے آخیر میں فرمایا، تَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ہر شئی کی تفصیل اور ہدایت ہے، ایمان داروں کے واسطے،

(۲)۔قرآن کریم مکمل ہدایت ہے،

(۳)۔مسلمانوں کے لیے رحمت ہے، لیکن منکروں کے لیے نہیں، کیونکہ ان کا اس کے مکمل ہونے پر ایمان ہے،

(۴)۔مسلمانوں کے لیے خوشخبری ہے، کیونکہ انہوں نے اس قرآن مجید کو کافی سمجھ لیا، تو قرآن کریم کا مکمل ہدایت اور تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ اور تَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ ہونا مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے تبلیغ کو مکمل کرنے اور ہدایت کو پورا کرنے کی مکمل سند ہے، کیونکہ آپ اپنی قیامت کی تبلیغ کو پورا کر کے ایک مکمل کتاب چھوڑ چکے ہیں، جس نے قیامت تک ہر شے کی تفصیل واضح کر دی ہے، اگر قرآن کریم کو مکمل تسلیم کرتے ہو، تو مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ بھی کامل ہو چکی، اگر تبلیغ مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر مکمل جانتے ہو، تو تمہارے نزدیک قرآن بھی نامکمل، اور تم مُكَذِّب قرآن کریم ثابت ہوئے، اور هٰذَا بَلٰغٌ" لِّلنَّاسِ فرما کر رب العزت نے مرزاجی کا لفظ رد فرمادیا، کہ تم کہتے ہو، کہ آپ نے تبلیغ کو مکمل نہیں فرمایا، هٰذَا بَلٰغٌ" لِّلنَّاسِ یہ قرآن کریم کا قیامت تک کے لوگوں کے لیے چیلنج مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ہے،

اب یا تو تمہیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ مرزاجی نے مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کو ناقص کہہ کر ڈبل جھوٹ بولا ہے، یا تم بھی مرزاجی کی اتباع کر کے مُكَذِّب کتاب اللہ بن جاؤ، اور قرآن کریم کے تَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ اور تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ہونے کا انکار کردو، هٰذَا بَلٰغٌ" لِّلنَّاسِ فرمان الہی کو جھٹلادو، اور اللہ تعالی ارشاد فرماوے لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ہم نے آپ کی طرف قرآن کریم نازل

فرما دیا ہے، تا کہ آپ تمام لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے آویں،
اور مرزا جی فرماویں، کہ میں لوگوں کو روشنی کی طرف لایا ہوں، پہلے مکمل روشنی ہی نہ تھی،
اب تم سوچو، کہ فرمان الٰہی کو سچا سمجھا جاوے اور تسلیم کیا جاوے کہ مصطفےٰ صلی
اللہ علیہ وسلم ہی مخلوق کو کفر کے اندھیرے سے ایمان کی روشنی میں لائے ہیں، یا مرزا
صاحب کو سچا تسلیم کیا جاوے۔

مرزائی دوستو! فقیر نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین وہدایت
واشاعت وتبلیغ کو کما حقہ، مکمل فرمانا قرآن کریم سے ثابت کر دیا، آپ کی مکمل تبلیغ کا
ثبوت حتمی قرآن کریم میں موجود ہے، جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اس
عقیدے کا جواب اظہر من الشمس دیا گیا، اب مرزا غلام احمد صاحب کے فرمان کے
موافق ان کی مکمل اشاعت کا اثر مختصراً عرض کرتا ہوں،

مرزا غلام احمد صاحب کی اشاعت کی تکمیل کا نمونہ

شہادۃ القرآن التوائے جلسہ دسمبر ۱۸۹۳ء ۸۱ } اس اجتماع میں بعض دفعہ
بباعث تنگی مکانات اور قلت وسائل مہمان داری ایسے نالائق رنجش اور خودغرضی کی سخت
گفتگو بعض مہمانوں میں باہم ہوتی دیکھی ہے، کہ جیسے ریل میں بیٹھنے والے تنگی مکان کی
وجہ سے ایک دوسرے سے لڑتے ہیں، اور اگر کوئی بیچارہ ضعیف ریل چلنے کے قریب اپنی
گٹھری کے سمیت مارے اندیشہ کے دوڑتا دوڑتا ان کے قریب پہنچ جاوے تو اس کو دھکے
دیتے! اور دروازہ بند کرتے ہیں، کہ ہم میں جگہ نہیں حالانکہ جگہ نکل سکتی ہے، مگر سخت دل
ظاہر کرتے ہیں، اور وہ ٹکٹ لیے اور بقچہ اُٹھائے ادھر اُدھر پھرتا ہے، اور کوئی اس پر رحم نہیں
کرتا، مگر آخر ریل کے ملازم جبراً اس کو جگہ دلاتے ہیں، سو ایسا ہی یہ اجتماع بھی بعض
اخلاقی حالتوں کے بگاڑنے کا ایک ذریعہ معلوم ہوتا ہے.......... اور مجھے معلوم ہوا ہے،
کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز سے بیعت کر کے اور عہد توبہ
نصوح کر کے پھر بھی ویسے ہی کجدل ہیں، کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی

طرح دیکھتے ہیں، وہ مارے جگر سے سیدھے منہ سے السلام علیکم نہیں کر سکتے، چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آویں، اور ان میں سلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں، کہ وہ ادنیٰ ادنیٰ خود غرضی کی بنا پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں، اور ناکارہ باتوں کہ وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے، بلکہ ایسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے، اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں، اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں، بلکہ بعض میں ایسی بے تہذیبی ہے کہ اگر ایک بھائی ضد سے اس کی چار پائی پر بیٹھا ہے، تو وہ سختی سے اس کو اٹھانا چاہتا ہے، اور اگر نہیں اٹھتا، تو چار پائی کو اُلٹا دیتا ہے، اور اس کو نیچے گراتا ہے، پھر دوسرا بھی فرق نہیں کرتا، اور اس کو گندی گالیاں دیتا ہے، اور تمام بخارات نکالتا ہے، یہ حالات ہیں، جو اس مجمع میں مشاہدہ کرتا ہوں، تب دل کباب ہوتا ہے اور جلتا ہے، اور بے اختیار دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اگر میں درندوں میں رہوں، تو ان بنی آدم سے اچھا ہے، پھر میں کس خوشی کی امید سے لوگوں کو جلسے کے لیے اکٹھے کروں۔

{شہادت القرآن التوائے جلسہ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۳ء ۸۳/۸۴}

{شہادت القرآن اشتہار التوائے جلسہ ۸۶} سوافسول، ہزار افسوس! کہ ان باتو کا کچھ بھی اثر میں ان میں نہیں دیکھتا۔

"مرزائی"۔ مولوی صاحب، یہ بطور نصیحت کے ہیں، کیا تم اپنی جماعت کو نہیں سمجھاتے،

"محمد عمر"۔ مرزائی صاحب! مرزا صاحب تو فرما رہے ہیں، "یہ حالات جو میں اس مجمع میں مشاہدہ کرتا ہوں"، کیا اب تک تمہیں انشاء اور خبر کی تمیز بھی نہیں، مرزا صاحب اپنی امت کی چشم دید واقعات کی خبر دے رہے ہیں، نصیحت امر ہوتا ہو اور امر انشاء ہے، لہٰذا انشاء اور امر کی بے تمیزی کرنے والے کا یہی حال ہوتا ہے، ادھر مرزا صاحب تحفہ گولڑویہ کے ص ۱۶۵ پر لکھتے ہیں، کہ مجھے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر برتری کا دعویٰ ہے، کہ دین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے پورا کیا، مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پورا مکمل نہ ہو سکا اور دین کے کمال کا عمل یہ دکھا رہے ہیں، کہ "اگر میں درندوں میں رہوں، تو

ان (مرزائیوں) بنی آدم سے اچھا ہوں"۔

بھئی مرزائی صاحب! تمہارے مرزائیوں نے درندوں جیسے اعمال کیئے اور مرزاجی نے اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرمائے، تب ہی تو مرزاجی نے ایسا لکھا، یا اس کو بھی جھوٹ کہہ دو کہ مرزاجی کا چشم دید واقعہ بھی جھوٹ ہے، اور سنیئے،

سیرۃ المہدی حصہ سوم ۲۶۴ } بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میاں آلہ دین فلاسفر اور پھر اس کے بعد مولوی یار محمد صاحب کو ایک زمانہ قبروں کے کپڑے اتار لینے کی دھت ہو گئی تھی، یہاں تک کہ ان کو بیچ کر فلاسفر نے کچھ روپیہ بھی جمع کر لیا، ان لوگوں کا خیال تھا، کہ اس طرح ہم بدعت اور شرک کو مٹاتے ہیں، حضرت صاحب نے جب یہ سنا، تو اس کام کو ناجائز فرمایا، تب یہ لوگ باز آئے اور وہ روپیہ اشاعت اسلام میں دیدیا۔

کیونکہ جی مرزائی صاحب؟ سن لیا اپنے مولویوں کا حال، پر مزارات سے کپڑے اتار کر اتنی تعدا میں فروخت کیے، کہ ان کو فروخت کر کے کافی روپیہ اکٹھا کیا، داؤ پیچ کا روپیہ بھلا کب ہضم ہو سکتا ہے، مرزا صاحب کو معلوم ہوا، تو انہوں نے دار الاشاعت یعنی مبلغین مرزائیہ پر صرف کیا، کہ یہ حلال مال حلال کام کرنے والوں کا ہی حصہ ہے، فرمایئے یہ تمہارے مرزاجی کے مبارک فرقے کا اثر عمل جو مرزا غلام احمد صاحب نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت کو مکمل فرمایا، تو اس کا اثر یہ ہوا، کیوں نہ ہو؟

سیرۃ المہدی حصہ سوم ۲۸۶ } بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا، کہ ۹۸۔۱۸۹۷ء کا واقعہ ہے، کہ جلسہ کے موقع پر قادیان کے نزدیک ایک گاؤں کے احمدی جلسہ پر آئے، یہ گاؤں فیض اللہ چک یا تھہ غلام نبی یا سیکھواں تھا، جو قادیان سے قریب ہی واقع تھا، وہاں کے لوگوں نے بر سبیل تذکرہ ذکر کیا کہ ہمارے گاؤں کے اکثر لوگ بہت مخالف ہیں، اور حضرت صاحب اور آپ کے مریدوں کو برا بھلا کہتے ہیں، اور اگر ان کو دلائل سنائیں تو سنتے ہیں، اس پر ایک مرحوم دوست حافظ محمد

حسین صاحب جو ڈنگہ ضلع گجرات کے رہنے والے تھے، کہنے لگے کہ میں تمہارے گاؤں آؤں گا اور غیر احمدیوں کی مسجد میں ٹھہروں گا، اور غیر احمدی بن کر تم سے مباحثہ کروں گا، پھر جب شکست کھا جاؤں گا، تو مخالفین پر اچھا اثر پڑے گا، نیز وہ اس بہانے سے تمہارے دلائل سن لیں گے، غرض یہ سمجھوتہ ہو گیا، جلسے کے بعد وہ لوگ اپنے گاؤں چلے گئے، اور حافظ صاحب مرحوم ایک دو روز بعد اس گاؤں میں پہنچے، اور غیر احمدیوں کی مسجد میں ٹھہرے، اور وہاں للکار کر کہا، کہ یہاں کوئی مرزائی ہے؟ میرے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا، لاؤ میں ان کو توبہ کراؤں غیر احمدیوں نے کہا ہاں یہاں فلاں شخص ہے، حافظ صاحب نے کہا، اُن کو بلاؤ، تو میں اُن کو قائل کروں اور بحث میں شکست دوں، وہ لوگ بہت خوش ہوئے اور مجمع ہو گیا، احمدی بلائے گئے اور سوال و جواب شروع ہوئے، اور حیات وفات مسیح پر بحث ہونے لگی، پہلے تو حافظ صاحب نے مشہور دلیلیں غیر احمدیوں والی پیش کیں، پھر ہوتے ہوتے ان کو احمدیوں نے دبانا شروع کیا، آخر وہ بالکل خاموش ہو گئے، اور یہ کہہ کر میں آگے نہیں چل سکتا، واقعی ان دلائل کا مقابلہ نہیں ہو سکتا، غیر احمدیوں کو شبہ پڑ گیا، کہ یہ شخص سکھایا ہوا آیا ہے، ورنہ اگر یہ شخص غیر احمدی ہوتا، تو فوراً اس طرح قائل نہ ہوتا، اس پر انہوں نے حافظ صاحب کو برا بھلا کہا، بلکہ غالباً جسمانی تکلیف بھی دی، اور آخر حافظ صاحب نے احمدیوں کے گھر میں پناہ لی، حضرت صاحب کو جب یہ قصہ معلوم ہوا، تو آپ کو بہت ناگوار گذرا، (کہ ہمارے مرزائیوں نے مار کھائی) اور آپ نے فرمایا، کہ یہ بہت نامناسب حرکت کی گئی ہے، ہمارے دوستوں کو ایسا نہیں، کرنا چاہیئے،

کیوں جناب؟ گرو جہاں دے ٹپنے چیلے جان چھڑپ، یہ ہے مرزا جی کے خدا نما مجلس سے خواص کا عمل، جو سوائے دھوکہ کے اور کچھ نہیں کر سکتے، یہ ہے مرزا صاحب کا اشاعت کو مکمل کرنے کا خاص معمول، جو ان کا اپنا بیان کردہ نمونہ ہے،

اور دیکھیے؟ مرزائیوں کی ہدایت کو کہاں تک مکمل کیا ہے؟ [illegible]

مولوی محمد علی اور اُسکی تفسیر بیان القرآن ۷۰ } جناب مولوی محمد علی صاحب نے ان دونوں مثالوں کو سامنے رکھ کر اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بیت المال سے دوسو روپے ماہوار تنخواہ سالہا سال لے کر جو ترجمۃ القرآن قادیان میں کیا تھا، اس کو نہایت فریب سے لاہور لائے اور پھر ایبٹ آباد ۱۹۱۵ء موسم گرما میں نظر ثانی کے بہانے ترمیم کر کے اس کو مسخ کر دیا۔

مباحثہ راولپنڈی ۴۸ } کیا یہ مسیح موعود کی خوبیاں تھیں، جو صاحبزادہ صاحب میں آئی ہیں، کیا مسیح موعود ننگی میموں کا ناچ دیکھا کرتے تھے، کہ میاں صاحب نے ان کا نظیر ہو کر پیرس میں ننگی میموں کا ناچ دیکھا، اگر میموں کے ناچ دیکھنے کا حوالہ دیکھنے کی ضرورت محسوس ہو، تو الفضل ۲۸ جنوری ۱۹۲۴ء میں چھپا ہوا خطبہ عید الفطر دیکھئے، جس میں خلافت مآب نے خود اس جرم کا نہایت دلیری سے اعتراف کیا ہے، تو یوں ہوا کرتے ہیں مصلح موعود مسیح موعود کی نظیر حسن واحسان میں،

مباحثہ راولپنڈی ۵۶ } ننگی میوس کا ناچ دیکھا کرتے محض جھوٹ ہے، ہاں اگر علمی اغراض سے سینما دیکھا جائے، اور اس میں بغیر علم کے ایسا ناچ آ جائے، تو کیا اسے ناپسند کر کے اُٹھ آنا چاہیئے۔

خیر کوئی بات نہیں، یہ مرزائیوں کے پنج تنوں کا حال ہے، جس کے متعلق مرزا صاحب نے لکھا ہے، یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے۔

سیرۃ المہدی ۶/۸۹ } میاں بشیر احمد صاحب (یعنی خاکسار مؤلف) کا نکاح حضرت صاحب کے گھر کے اندر صحن میں ہوا تھا، جہاں اب حضرت ام المومنین رہتی ہیں، اس موقعہ پر حضرت صاحب نے امرتسر سے اعلیٰ قسم کے چھوہارے کافی مقدار میں تقسیم کرنے کے لیے منگوائے تھے، جو مجلس میں کثرت سے تقسیم کئے گئے، بلکہ بعض مہمانوں (مرزائیوں) نے اس کثرت سے چھوہارے کھائے کی دوسرے دن حضرت صاحب کی خدمت میں رپورٹ پہنچی، کہ کئی آدمیوں کو اس کثرت کی وجہ سے پیچش لگ گئی ہے۔

یہ چند حوالہ جات مرزا غلام احمد صاحب کی اشاعت کی تکمیل کرنے کا نمونہ ہے، کبھی تم نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق بھی ایسے واقعات پڑھے یا سنے ہوں؟ ہرگز نہیں، بلکہ رب العزت نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اصحاب کو مخلوق کے لیے اصلاح کا نمونہ دکھلا دیا، جو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ واشاعت کا مجسمہ نمونہ ہیں، جن کے کفار، یہود ونصاریٰ بھی مداح رہے، اور آج تک ہیں، مجازاً نہیں حقیقتاً، جنہوں نے شرق سے غرب تک اور جنوب سے شمال تک کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پھیلا دیا،

مرزائیو! آجاؤ! سب در چھوڑ کر دربار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں آجاؤ اور تبلیغ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی مکمل سمجھ کر قرآن کریم کو ایمان داری سے صحابہ کرام اور سلف صالحین کی طرح سمجھتے ہوئے قرآن پر عمل کرو، اور مجاز چھوڑ کر حقیقت کی طرف آجاؤ،

وما علینا الا البلاغ المبین

آمدم برسر مطلب، تو مرزا صاحب کے سوال کا جواب رب العزت نے دیدیا، نَعلَمَ مَالَمْ نَجعَلَ مِنْ دُوْنِ ذَالِکَ فَتْحًا قَرِیْبًا، اور پھر مرزا جی نے کیسا دھوکے سے کام لیا ہے، فرماتے ہیں "اسی امید پر سفر کیا تھا کہ آپ کے سفر میں ہی طواف میسر آجائیگا"، حالانکہ یہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مرزا جی کا بہتان ہے، حالانکہ بفرمان الٰہی آپ نے تو عمرے کا ارادہ فرمایا تھا، جس کی صورت رب العزت نے فرما دی، فَاِنْ اُحْصِرتُم فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ وَلَا تَحْلِقُوْا رُؤُسَکُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ، پھر اگر تم روکے جاؤ یعنی تمہیں کوئی جانے نہ دے تو جو آسانی ہو قربانی سے دیدو، اور تم اپنے سروں کو نہ منڈاؤ، حتی کہ قربانی اپنی جگہ پر نہ پہنچ جائے، چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا، اور پھر اس کی قضا کی ادا فرمالی، جو آپ نے نیت بنیاد فرمائی ں، پوری ہوگئی۔

ہر کام کے لیے پہلے بنیاد رکھی جاتی ہے تعمیر بعد میں ہوتی ہے، مصطفےٰ صلی اللہ

علیہ وسلم کا بہ نیت عمرہ مکہ معظمہ کو سفر کرنا یہ دخول مکہ معظمہ اور بیعت اللہ کو مسلمانوں کے لیے واگذار کرنے اور بیت اللہ کو بتوں سے پاک کرنے کی بنیاد اور ابتدا تھی، اور آپ جب بھی تشریف لے جاتے، ایسا واقعہ ہونا ممکن تھا، کیونکہ جو مسلمان کو اپنی حد میں دیکھنا گوارہ نہ کر سکتے تھے وہ کب گوارہ کرتے تھے، کہ مسلمان بیعت اللہ شریف کا طواف کریں، اور وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ پر عمل پیرا ہوں، اور اگر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اس پر عملی صورت نہ اختیار فرماتے، تو قیامت تک اور کوئی طاقت نہ تھی جو بیت اللہ کو بتوں سے پاک کر کے بیت اللہ کو اپنے اصلی مقصد کے لیے بناتا، اس عمل کے اقدام کی کئی صورتیں تھیں۔

(۱) شروع ہی سے بہ نیت جہاد مکہ معظمہ پر حملہ آور ہو کر ان کو شکست دی جاتی، تو یہ بھی وَلَا تُقَاتِلُوْاهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقَاتِلُوْكُمْ فِيْهِ کے خلاف تھا۔

(۲)۔ دوسری صورت یہ تھی، کہ کفار مکہ کی منت سماجت کی جاتی، یہ بھی ناممکن تھا، کیونکہ رب العزت نے اس سے بھی منع کا حکم جاری فرمایا تھا،

بقرہ ۱/۱۴ {وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ اور ہرگز نہ راضی ہوں گے آپ سے یہود اور نصاریٰ حتی کہ آپ اُن کے دین کی اتباع کریں، فرما دیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک اللہ کی ہدایت وہی ہدایت ہے، اور البتہ اگر آپ نے ان کی خواہشات کی اتباع کی بعد اس کے کہ آپ کو علم آچکا ہے، تو آپ کے لیے اللہ کی طرف سے کوئی ولی اور نہ مددگار ہوگا۔

نساء ۸/۱۷ {وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ تو کفار کی منت سما

جت کرنے میں بھی آپ کو سخت الفاظ میں روکا گیا بلکہ ان کی خواہش جو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم وربّ العزت کے خلاف ہو، اسکی پیروی کرنے سے ہدایت خداوندی کے خلاف، اور گمراہی قرار دیا گیا، یعنی یہ بھی خلاف قانون تھا، کیونکہ ان کو اپنی منانے کے لئے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا گیا، تو یہ بھی آپ کی مبعوثیت کے خلاف تھا، لہٰذا یہ بھی محال اور ناممکن۔

(۳) کہ آپ حج کے موقعہ پر احرام باندھ کر حج کی نیت فرما کر تشریف لے جاتے، تو اس میں بھی خلاف قانون قرآن کریم تھا، وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجّ، اگر آپ بذات خود ہی جنگ کر دیتے، تو وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجّ کے خلاف ابتدا آپ سے ہی ہو جاتی، یہ بھی ناممکن تھا۔

(۴) چوتھی صورت اصلاح کی یہی تھی، جو آپ نے عمل فرمایا کہ عمرے کی نیت کر کے تشریف لے گئے اور پندرہ ۱۵۰۰ سو آدمی ساتھ تھے، تا کہ اگر کفار مکہ نے عمرہ کرنے سے نہ روکا، اور عمرہ بلا تاویل حقیقۃً انہوں نے ادا کرنے دیا، پھر بھی ختم اور اگر کوئی صورت مصالحت ہوگئی پھر بھی نہیں، اور اگر کفار جنگ پر اُترے تو فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ كَذٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِيْنَ پر عمل ہوگا، چنانچہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ پر عمل فرماتے ہوئے حد حرم شریف سے باہر ٹھہر کر ان کی طرف حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کو بھی بھیجا، کہ ہم عمرہ ادا کرنے کی نیت کر کے آئے ہیں، جنگ کے لیے نہیں آئے، قربانیاں ساتھ ہیں، لہٰذا ہمیں کوئی تم سے مانع تو نہ ہوگا، اور تمہارا کیا خیال ہے؟ ہم خالی نہیں جائیں گے، جیسے تم چاہو ہم دخول مکہ میں مصالحت کے لیے تیار ہیں، اور اگر چاہو کہ خالی واپس بغیر کسی بات منوائے چلے جائیں تو یہ اب ہمارا شان نہیں، تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کفار مکہ نے اکیلا عمرہ ادا کرنے کا مشورہ دیا تو آپ نے مصطفیٰ ﷺ کے بغیر عمرہ ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ سے انکار کر دیا، اس سے ثابت ہوا کہ ارکان اسلام رضائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر موقوف ہیں، ورنہ ادا نہیں، خیر یہ تو بطور جملہ معترضہ ذکر کیا گیا، کفار مکہ مصالحت پر

راضی ہو گئے اور ایک شرط مصالحت کی یہ تھی کہ تحریر لکھی جائے۔ لیکن اس سال عمرہ نہیں کرنے دیں گے جب تحریر مصالحت کا چرچا ہو جائے گا تو پھر آ کر کر لینا، تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ اللعالمین تھے، منظور فرمالیا۔

مرزا غلام احمد صاحب کو بڑی خوشی ہوئی، کہ معاذ اللہ آپ کا پہلی بار طواف میسر نہ ہونا، یہ بھی معاذ اللہ آپ کے کذب پر دال ہے، معاذ اللہ ثم معاذ اللہ،

مرزائی صاحب! کسی غیر مسلم کو روبرو یہ واقعہ پیش کرو گے تو وہ بھی کہے گا، کہ واقعی یہ صورت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر اختیار فرمائی، کہ جنگ اور کشت وخون سے مخلوق خدا کو بچالیا، مرزائی صاحب اگر آپ زبردستی کرتے تو کر سکتے تھے، لیکن وَمَا اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِجَبَّارٍ اور وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ کے خلاف آپ کی ذات ثابت ہوتی، اور کلام خداوندی کی معاذ اللہ تکذیب لازم آتی، اور ان صورتوں کے علاوہ اور کوئی صورت نہ تھی، اور اس سے جو بہتر صورت تھی وہ آپ نے پسند فرمائی، جس سے چودہ سو سال تک کسی کافر کو موقعہ اعتراض کا نہ ملا، لیکن مرزا جی کے تعصب نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب پر مرزا جی کو بھڑکایا، اور مرزا جی نے غلط اعتراض کر دیا، تاکہ میرے اکاذیب پر پردہ پڑا رہے، جو ناممکن امر ہے، اور پھر واپسی پر رب العزت نے اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا آیت نازل فرما کر فتح کی مبارکباد دیدی، یہ آپ کی فتح کی بنیاد رکھی جا چکی تھی، اور آئندہ فتح کی مبارک مل گئی، کہ وہ کفار جو مسلمانوں کو بیت اللہ کے حج کی ادائیگی تو کجا نزدیک نہ آنے دیتے تھے، لیکن اب یہ فتح ہے، کہ اپنی قلم سے اس بات پر دستخط کر رہے ہیں، کہ آئندہ سال سے تمہارا کوئی حج کرے یا عمرہ، جب چاہے کرے ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ اور اگر کوئی ہمارا حارج ہو، تو اس کے حرجانے کے ذمہ دار ہم ہیں۔

مرزائی صحب! یہ کام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصالحت سے حاصل کیا، یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے مطہرہ ہے جس کو تمہاری نظر عیب دیکھ رہی ہے

اپنا علاج کراؤ، جو قوم ہمیشہ کے لیے تحریری اجازت حج وعمرہ کی دیدے اس پر تلوار چلائی جائے تو یہ مرزائی جہاد ہوگا، اور ہمیشہ کے لیے حج وعمرہ ادا کرنے کی تحریر حاصل کرنے کو شکست یا جھوٹ یا ناکامی سمجھے تو یہ بھی مرزائی عقل کا فتور ہے، رحمت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات زیبا تھی جو آپ نے کیا، اور مطابق قرآن کریم کیا، کہ وَاِنْ جَنَحُوْ لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَاوَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ، اگر کفار صلح کی طرف جھک جائیں، تو آپ بھی اللہ پر توکل کر کے صلح کے لیے آمادہ ہو جائیں، چنانچہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآنِ خداوندی پر عمل فرمایا یہ مرزاجی اور مرزائیوں کو ہی زیبا ہے، کہ قرآن کریم تو پس پشت ڈالدیں، اور اپنے آقا کی تکذیب کریں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو کامیابی کے ساتھ واپس آئے، لیکن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی مرزا غلام احمد صاحب کو ناکامی نظر آتی ہے، اور مرزاجی کا یہ فرمانا کہ آپ کا یہ خیال تھا، کہ اس دفعہ طواف کر کے ہی واپس آئیں گے، یہ مرزاجی کا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو حج بیت اللہ کرانے تشریف لائے تھے بلکہ بحکم الٰہی عمرہ کی نیت فرمائی اور بحکم الٰہی واپس تشریف لے گئے، سو اس میں سو فی صدی پر امن کامیابی حاصل ہوئی جو واضح ہوگئی اور مرزا صاحب کا یہ اعتراض جھوٹ ثابت ہوا۔

اور بہتان بھی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر لگا رہے ہیں، کہ آپ کو وحی کے اصل معنی سمجھنے میں غلطی ہوئی یہ مرزاجی کا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان عظیم ہے، مرزاجی فرماتے ہیں، راہ میں آپ کو متنبہ کیا جاتا، تو آپ اتنی تکلیف سفر برداشت نہ کرتے، اگر آپ اس سال تشریف نہ لے جاتے، تو فتح کی ابتدا کیسے ہوتی، اور اتنے بڑے بڑے جرار آدمی مسلمان ہو گئے، کئی لوگوں کی اسلامی بنیاد رکھی گئی، یہ فائدہ کیسے ہو سکتا تھا، یہ آپ کے تشریف لے جانے پر ہی موقوف تھا۔

تیسرا جواب یہ ہے، کہ انبیاء کرام کا کوئی کام بغیر وحی نہیں ہوتا، اگر بقول تمہارے آپ غلطی پر جارہے تھے تو رب العزت نے بعد میں ڈانٹا کیوں نہ؟ کہ تم میرے نبی، پھر

میرے بغیر کہے پندرہ ۱۵۰۰ سو آدمیوں کو کیوں اتنی مشقت میں ڈالا گیا، جب رب العزت نے بھی بعد میں ڈانٹا نہیں، تو ثابت ہوا کہ آپ کا تشریف لے جانا بغیر وحی الٰہی نہ تھا۔

چوتھا جواب۔ اگر آپ بغیر الہام صحیح سمجھنے کے غلط سمجھے جا رہے تھے تو نبی اللہ تھے، رب العزت نے آپ کو روکا کیوں نہیں؟ جب نہیں روکا تو یہ بھی اجازت الٰہی کی علامت ہے۔

پانچواں جواب۔ اگر آپ بغیر الہام صحیح سمجھنے کے غلط جا رہے تھے، تو رب العزت آپ کو ہمیشہ کیلیے فتح مکہ سے نا کام رکھتا، جیسا تمہیں یعنی مرزا غلام احمد صاحب کو ہر پیشگوئی میں نا کام رکھا، جب رب العزت نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلم کھلی اور با امن فتح دیدی، تو ثابت ہوا، کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مشقت اٹھانا رب العزت کی اجازت سے تھا، اور باصواب تھا، اور باحکمت تھا، مرزا جی نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان لگایا ہے۔

چھٹا جواب رب العزت فرماتے ہیں۔

حج ۱۹/۱۷ ﴿ اِنَّکَ لَعَلٰی هُدًی مُّسْتَقِیْم''

ضرور آپ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ ہدایت مستقیم پر ہیں۔

یٰس ۲۲/۱ ﴿ یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

اے سید، صاحب، قسم کھاتا ہوں میں قرآن حکیم کی ضرور آپ رسولوں سے ہیں، سیدھے راستے پر۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماوے آپ ہدایت مستقیم پر ہیں اور صراط مستقیم پر ہیں، اور مرزا صاحب فرماویں، کہ نہیں خطا کار تھے، اب مرزائیو! جس کی بات تمہیں سچی معلوم ہوتی ہے، ایمان لے آؤ، یا تاویل کر کے پھر جاؤ، آمِنُوْا اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا

خداوند تعالیٰ کے اعلان وَمَنْ یُّکَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ کا جواب مرزا غلام احمد صاحب نے خوب اَنَا سے دیا ہے، لَا رَیْبَ فِیْهِ۔

مرزائیو سوچو! اور پھر بتاؤ کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سچے رسول اللہ و نبی اللہ

ہیں یا نہیں؟ یا تم نے بھی آپ کے مقابلہ میں ابن صَیَّاد کی طرح اپنے مرزا صاحب کی ہی نبوت پیش کرنی ہے، اگر تم نے بلا پس و پیش مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو تسلیم کرنا ہے، تو پھر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والا کون ہوگا؟ منکر یا ایماندار؟ مرزا غلام احمد صاحب تو صراحتاً مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کر رہے ہیں، آنکھیں بند کر کے ہاں میں ہاں ملاتے جاؤ پھر تو کوئی بات نہیں۔ جیسا کوئی ننگا پاخانہ کر رہا ہو تو کوئی آنکھیں بند کر کے اس کے پاس سے گزر جاتا ہے، اور کوئی اس کو اس حالت میں نیک سیرت تسلیم کرتا ہے، کوئی اس کو کہہ بھی دیتا ہے کہ شرم کر، کوئی انسانیت اور تمیز بھی سیکھو، تم ہوش و عقل صحیح رکھتے ہو، اور پھر ایسے فعل کے مرتب ہو رہے ہو، تو یا وہ اس کے متبعین کہہ دیں، کہ میاں کوئی بات نہیں، نبیوں کو لوگ دیوانہ کہا ہی کرتے ہیں، تو کیا اُن کی بات صحیح سمجھی جاوے گی؟ ہرگز نہیں، بلکہ لوگ اس کو بیوقوف ہی کہیں گے۔

اب تم سوچو! اگر تمہارا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل یقین ہے، تو پھر اس کی دو صورتیں مرزا غلام احمد صاحب سے کم یا زیادہ اگر کم ہے تو قصہ ہی ختم تمہیں مرزائیت مبارک ہو، اور اگر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر یقین زیادہ ہے، تو مرزا صاحب تو آپ کو جھٹلا رہے ہیں، اور کم سمجھتے ہیں، اب تم اپنے ایمان سے پوچھو کہ وہ تمہیں کیا مشورہ دیتا ہے، اگر کہے کہ آنکھیں بند کر کے سر جھکا دو تو پھر خداوند کریم تمہیں ہدایت دے، اور اگر کہیں کہ مرزا صاحب نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب تو ضرور کی ہے، جو ان عبارت سے واضح ہے، کسی تاویل کی ضرورت نہیں، علی الاعلان بلا تردد بزبانی مرزا غلام احمد صاحب تکذیب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے، تو پھر قرآن کریم سے مشورہ لو، کہ مکذبین کون تھے؟ اور ان کو بدلا کیا ملا،

شعرا ١٩/٦ } كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِيْنَ فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبَاقِيْنَ

شعرا ١٩/٧ } كَذَّبَ عَادُنِ الْمُرْسَلِيْنَ فَكَذَّبُوْهُ وَاَهْلَكْنٰهُمْ،

شعرا ۱۹/۸ } کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِیْنَ .... فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَةً ط

شعرا ۱۹/۹ } کَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ نِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَطَرًا ط فَسَاءَ

شعرا ۱۹/۱۰ } کَذَّبَ اَصْحٰبُ الْاَیْکَةِ الْمُرْسَلِیْنَ ......فَکَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ یَوْمٍ عَظِیْمٍ

ان آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ مُکَذِّبِیْنَ رُسُلُ مُعَذَّبِیْنَ مِنَ اللّٰہ ہوئے تو مرزا غلام احمد صاحب نے بھی جب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب تحریر کر دی، جس میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں، تو مکذبین رُسل کے زمرہ میں داخل ہو کر اسی سزا کے مستوجب ہوئے، چہ جائے کہ اُن کو معاذ اللہ نبی تسلیم کیا جائے، مرزا غلام احمد صاحب نے دعوائے نبوّت کر کے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم رضوان اللہ علیہ اجمعین کو کم فہم اور جھوٹا کہا، مفسرین اسلام کو غلط کہا، الغرض مرزا جی کی زد سے کوئی نہ بچ سکا، جو مرزا جی کے جھوٹ کے مقابلہ میں سچ سچ رہ سکے، لیکن فرمان الٰہی سچا ہے، بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَی الْبَاطِلِ فَیَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ ذَاهِقٌ " وَلَکُمُ الْوَیْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ اور جب کوئی بات مرزا جی کو یا مرزائیوں کو کہی جائے کہ تم قرآن کریم کو حدیث شریف اور اسلام کے اصولوں کو کیوں ٹھکراتے ہو، آیات الٰہیہ کو کیوں جھٹلاتے ہو، تو یہ کہیں گے کہ ہم نے کس آیت کو ٹھکرایا اور اگر ٹھکرایا تو غلطی کی، یا یہ کہیں گے کہ ہمارے پاپائے قادیان نے ہمیں یہ سکھایا ہے، بلکہ فوراً کہہ دیں گے کہ جی مولویوں نے کس کس کو کافر نہ کہا، بریلوی دیوبندیوں کو کافر کہتے ہیں، علیٰ ہذا القیاس کوئی مسلمان کسی دوسرے کو مسلمان ہی نہیں سمجھتا، اگر ہمیں کوئی منکر قرآن کہہ دے گا تو کونسی بڑی بات ہے، حالانکہ مذہبی تکذیب اور ہے اور جھوٹا نبی بنالینا اور ہے، اگر مرزا جی کے جھوٹ کو پیش کیا جاتا ہے تو فوراً کہہ دیتے ہیں، کہ جی تمام نبیوں کو لوگ جھوٹا کہتے ہیں

جوابات سے خوب بغلیں مارتے ہیں، کہ خوب ہمارے مرزائی مولوی نے جواب دیا، نہیں سوچتے، کہ اگر انبیاء علیہم السلام کو کفار نے جھوٹا کہا تو انبیا کرام علیہم السلام نے سچ سنایا اور انہوں نے سچ دیکھ کر جھٹلایا انبیا علیہم السلام نے پیشین گوئیاں فرمائیں، رب العزت نے ویسا ہی کر دیا، ان کفار نے تو سچے مشاہدے کا انکار کیا اور تم اپنی آنکھوں سے.........مرزا جی کی پیشگوئیوں کو خلاف وقوع دیکھ رہے ہو، پڑھ رہے ہو جو مرزا جی کی کتابوں سے بھی جھوٹ واضح ہے، پھر تم اس کو سچا کہہ رہے ہو، کتنے ظلم کی بات ہے، مرزا جی کو جب اپنے جھوٹوں پر ہر ملک کے ہر ذی شعور طبقہ کی طرف سے کذب کی شاباش ملی تو ناچار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر معاذ اللہ کذب کا بہتان لگانا شروع کر دیا، جیسا کہ مذکورہ حوالہ ازالۃ الاوہام میں فرماتے ہیں، کہ میری پیش گوئیاں جھوٹی نکلیں تو کون سی بڑی بات ہے، آپ کو فتح مکہ کی خواب آئی تو آپ نے اس کی غلط تعبیر کرنے کی تیاری کر دی، کئی روز تک سفر کی اتنی تکلیف برداشت کی، یہ آپ کی اجتہادی غلطی تھی، ایسے ہی اگر میری پیش گوئی غلط نکلے، تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں جھوٹا ہوں، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ الہام سمجھنے میں غلطی ہوئی، مرزا صاحب کا یہ سراسر دھوکا ہے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو ایک پیش گوئی غلط نہیں نکلی، اور مرزا غلام احمد صاحب کی ایک پیش گوئی سچی نہیں نکلی،

آؤ امت مرزائیہ! فقیر امت مرزائیہ کو چیلنج دیتا ہے، کہ اگر میرے آقا مولا رحمۃ للعٰلمین شفیع المذنبین، آنیس الغریبین، محب الفقراء والمساکین، اصدق الصادقین کی ایک پیشین گوئی بھی جھوٹی ثابت کر دو، تو

جو سزا تم مقرر کرو

فقیر اس سزا کے لیے تیار رہے، ورنہ عزیز ذوانتقام سے ڈرو اور تکذیب قرآنی ورسالت حقانی کے مقابلہ کرنے سے توبہ کر کے اسلام میں داخل ہو جاؤ، تمہارے مرزا غلام احمد صاحب نے جو ازالۃ الاوہام میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے

متعلق فرمایا ہے، کہ آپ سے ''یہ غلطی ہوئی'' مرزا غلام احمد صاحب کا یہ سراسر جھوٹ ہے، اور مرزا صاحب نے اس میں تکذیب قرآنی کی ہے کیونکہ اللہ تعالی نے ہی قرآن کریم میں اس کا جواب دیدیا ہے۔

فتح ۲۶/۴ } لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّوْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْشَاءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُؤُسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ، فَعَلِمَ مَالَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذَالِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا

یقیناً سچ دکھلایا اللہ تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا خواب ضرور داخل ہو گے تم مسجد حرام کو انشاء اللہ تعالیٰ امن سے اپنے سروں کو منڈواتے ہوئے اور کترواتے ہوئے، بے خوف ہو گے تم (کو اس سال کیوں نہیں کرنے دیا) تو اللہ تعالی کو معلوم ہے جو تمہیں معلوم نہیں، تو کر دی اُس نے ورے اس کی فتح قریب۔

تو مرزا غلام احمد صاحب نے جو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو غلطی پر سمجھا ہے، اللہ تعالی نے اس کا جواب پہلے ہی دیدیا، کہ فتح دور تھی، لیکن آپ کے اس تشریف لے جانے سے اور مصائب سفر کے اٹھانے سے رب العزت نے فتح قریب کر دی دو برس میں صرف مکہ معظمہ ہی فتح نہیں ہوا، بلکہ تمام عرب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاکستان بنا دیا، اگر آپ اس سال تشریف نہ لے جاتے تو فتح دور حاصل ہوتی اور آپ جنگ کے ارادے سے تشریف نہ لے گئے تھے، اور جنگ ہو بھی جاتا، تو اللہ تعالی نے آپ کو ہی غلبہ دینا، پندرہ سو مسلمان موجود تھے کفار نے آکر آپ کے اصحاب میں زیادتیاں بھی کیں، مثلاً خشت باری کی تو اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین پکڑ کر لے آئے تو آپ نے ان کو معاف کر دیا خصوصاً آپ کو تکلیفیں دیں، لیکن باوجود ہر طرح کی طاقت موجود ہونے کے رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے ایسا حوصلہ کسی سے ممکن ہی نہیں، باوجود طاقت اور تیاری کے کفار کی بات مہلت والی تسلیم کر کے صلح کر لی اور بیت اللہ کو داگذار کرا لیا حالانکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ایسی صلح پر راضی نہ تھے، بلکہ فوری دخول مکہ کے

خواہاں تھے، لیکن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کر دیا، کہ میں صلح کے لیے آیا ہوں لڑائی کے واسطے نہیں، اور اگر بقول مرزا جی محض تکلیف ہی تکلیف تھی، کچھ حاصل نہ تھا، تو مخلفین نے واپسی پر کیوں معافی طلب کی جس کو رب العزت نے پہلے ہی نقل فرما دیا۔

سَیَقُوْلُ لَکَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَا اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا یَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ

جو لوگ پیچھے رہ گئے وہ عنقریب آپ سے کہیں گے کہ ہمارے مال اور عیال نے ہمیں فرصت نہ لینے دی سو ہماری اس کوتاہی کی آپ معافی کی دعا کیجئے۔

مرزا غلام احمد صاحب کا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر برتری کا دعوٰی اور دوسری تکذیب

(۲) ازالۃ الاوہام مطبوعہ لاہوری ۳۶۳} پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے آپ کے رُوبرو ہاتھ ماپنے شروع کئے تھے، تو آپ کو اس غلطی پر متنبہ کیا گیا، یہاں تک کہ آپ فوت ہوگئے، اور بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی یہی رائے تھی کہ درحقیقت جس بیوی کے لمبے ہاتھ ہیں وہی سب سے پہلے فوت ہوگی اس وجہ سے باوجود یہ کہ آپ کے روبرو ہاتھ ناپے گئے، مگر آپ نے منع نہ فرمایا، کہ یہ حکمت تو خلاف منشا پیش گوئی ہے۔

''محمد عمر'' ۔لوگ مرزا غلام احمد صاحب کو جھوٹ کے جھوٹ کہتے ہیں لیکن مرزا جی اپنے جھوٹ کے مقابلہ میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچ کو جھوٹ کہتے ہیں، افسوس صد افسوس! جو معاذ اللہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی خطار کار سمجھے سورج کی طرف تھوکنے والوں کے منہ پر تھوک پڑتی ہے حقیقت یہ ہے کہ ازواج مطرات کو بھی آپ کے فرمان کی سمجھ آچکی تھی، چہ جائیکہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اپنے کلام کے محاورہ سے بے خبری ہو، یہ مرزا صاحب کی ہی عادت ہے، کہ فرما دیتے ہیں، پھر فرماتے ہیں اس کا مجھے بھی علم نہیں، سو مرزا صاحب اپنے جھوٹ اور بے علمی کو چھپانے کے لیے مصطفےٰ صلی

اللہ علیہ وسلم کو اتنا بے خبر کہہ رہے ہیں، کہ آپ کو اپنے فرمودہ کی بھی خبر نہ تھی، اب اصل حدیث شریف عرض کرتا ہوں۔

(۱) مسلم شریف {۲/۲۹۱ عن عائشة ام المومنین قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اَسرَ عُکُنَّ لِحاقابی اَطوَلُکم یداً قَالَتْ فَکُنَّ یَتَطَاوَلْنَ اَیَتُهُنَّ اَطوَلُ یَداً قَالَتُ فَکَنَتْ اَطوَلَنَایَداً زَیْنَبَ لِاَنَّهَا کَانَتُ تَعْمَلُ بِیَدِهَا وَتَصَدَّقُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے ساتھ تم سے جلدی وہ لاحق ہوگی، جو تم سے زیادہ ہاتھ کی لمبی ہے، تو تمام ازواج مطہرات اپنے ہاتھوں کو لمبا کرتیں کہ ان سے کون سی ہاتھ کی لمبی ہے، تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، کہ ہم سے زیادہ ہاتھ لمبی حضرت زینب رضی اللہ عنہا تھی، کیونکہ وہ دستی محنت کرتیں اور صدقہ کرتیں،

(۲) کنز العمال {۷/۱۱۸ عن واثلة سَمِعْتُ رَسول الله صلّی الله علیه وسلّم یَقُوْلُ اَوّلُ مَنْ یَلْحَقُنِیْ مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ اَنْتَ یَا فَاطِمَةُ وَاَوّلُ یَلْحَقُنِیْ مِنْ اَزْوَاجِیْ زِیْنَبُ وَهِیَ اَطْوَ لُهُنَّ کَفًّار کَانَتْ زَیْنَبُ مِنْ اَعْمَلِ النَّاسِ یقال اورشع اوقربةٍ اواداوةٍ وتفتل وتحمل وتعطی فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَلِذَالِکَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَطْوَلُکُنَّ کفًا۔

ثابت ہوا کہ جب ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن کو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس محاورے کا علم تھا، تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بطریق اولےٰ علم تھا، جنہوں نے کہ خود فرمایا،

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق وقوع

(۳) کنز العمال {۷/۱۱۸ عن القاسم بن عبدالرّحمٰن قَالَ لَمَّا تُوَفِّیَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ جَحْش وَکَانَتْ اَوّلُ نِسَاءِ النَّبِی صَلیَّ الله علیه وسلّم لحوُ قَابَهٗ

قاسم بن عبدالرحمٰن سے روایت، آپ نے فرمایا جب حضرت زینبؓ فوت ہوئیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی بیوی تھیں، جس نے پہلے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے برزخ ملاقات کی۔

(۴) کنزالعمال ﴿ج ۱۱ ص ۷﴾ عن عبدالرحمٰن ابن ابزی اَنَّ عُمَرَ کَبَّرَ عَلٰے زَیْنَبْ بِنْتَ جَحْشٍ اَرْبَعاً ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّدْ خَلُ ھٰذِہٖ قَبْرَھَا فَقُلْنَ مَنْ کَانَ یَدْ خَلُ عَلَیْھَا فِیْ حَیَاتِھَا ثُمَّ قَالَ عُمَرُ کَانَ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اُسْرَعُکُنَّ بِیْ لَحُوْقاً اَطْوَلُکُنَّ یَداً فَکُنَّ یَتَطَاوَلْنَ اَیْدِیُھِنَّ ۔ اِنَّمَا کَانَ ذَالِکَ لِاَنَّھَا کَانَتْ صَنَّاھاً اُتْعِیْنُ بِمَا تُصْنَعُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۔

عبدالرحمٰن بن اجزٰی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش پر چار تکبیریں پڑھ کر جنازہ پڑھایا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج کی طرف پیغام بھیجا، کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر میں ان کو اتارنے کے واسطے کون اترے تو ازواج مطہرات نے جواب دیا کہ جو شخص ان کی زندگی میں ان کے پاس جا سکتا تھا، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو تم سے ہاتھ کی لمبی ہے وہ مجھے بہت جلدی ملے گی تو ازواج مطہرات ہاتھ لمبے کرتی تھیں اور کوئی بات نہ تھی یہ آپ کا فرمان اس لیے تھا کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی کاریگر تھیں اور اپنی محنت کی آجرت سے فی سبیل اللہ بھی خرچ کرتی تھیں۔

ثابت ہوا کہ ازواج کی مطہرات رضوان اللہ علیہنّ اجمعین جن سے حضرت عمر خلیفہ المسلمین مسائل دریافت فرمادیں تم ان کو معاذ اللہ ایسی جاہل سمجھو کہ ان کو محاورہ عرب سے بھی ناواقفیت تھی؟

تمہارے مرزا غلام احمد صاحب نے کس کس کو جاہل نہ بنایا اس بات میں

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی معاذ اللہ کم علم ثابت کیا کہ جو ارشاد فرماویں اس سے آپ بے خبر ہوتے تھے اور ازواج مطہرات اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی جاہل کہا۔

مرزائیو! حیاو شرم لوگ کہتے ہیں کہ اچھی ہوتی ہے لیکن تمہارے مرزا جی کو تو فقیر نے ہر امر اور ہر شخص کے متعلق پرکھا مرزا جی کا بے جا طعن ویسا وسیع ہے کہ کوئی ان کے سامنے کچھ وقعت نہیں رکھتا خداوند رب العلمین اور رحمۃ للعلمین جس کے طعن سے نہ بچ سکیں اس کا دوسروں کو مطعون کرنا پھر اسلام اور قرآن کریم کو ٹھکرانا معمولی بات ہے ،احادیث مذکورہ بالا سے صاف واضح کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اَسرَعُکُنَّ بِیْ لَحُوْقًا اَطْوَلُکُنَّ کے محاورے کو بخوبی سمجھتے تھے،اور ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بخوبی علم ہو چکا تھا جیسا کہ پہلے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ارشاد مذکور ہو چکا ہے باقی رہا ان کا ہاتھوں کو لمبا کر کے ماپنا تو یہ بھی حکمت سے خالی نہ تھا۔

بھلا مرزائی صاحب! تمہارے مرزا جی نے اَطْوَلُکُنَّ یَدًا میں تو فرمادیا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تمام عمر سمجھ نہ آئی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے مطابق حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال کیوں ہوا؟ جسکے معنوں کا علم نہ ہو اس کے معنوں کی سمجھ نہیں آتی جس کا معنون صحیح مطابق فرمان وقوع میں ہو رہا ہے۔تو عنوان بھی معنون کے مطابق ہو،اور معنون عنوان کے مطابق وقوع میں آئے تو پھر جو شخص عنوان کے قائل کو عنوان کے مفہوم سے بے خبر سمجھے تو ایسے شخص کو سوائے متعصب ہونے کے اور زیادہ نہیں کہہ سکتا۔

دوسرا جواب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے وقت دوسرے الفاظ میں اپنے اس فرمان کی تشریح فرمادی جیسا کہ حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں اَوَّلَ مَنْ یَلْحِقُنِیَ مِنْ اَزْوَاجِی وَھِیَ زَیْنَبَ وَھِیَ اَطْوَلُھُنَّ کفًا فرمادیا۔

کیوں جی مرزائی صاحب؟ اب بھی کوئی عقیدہ رہ گیا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کوعلم تھا کہ چودھویں صدی میں میرے شریک پیدا ہونگے جو میرے کلام کوخود ہی نہ سمجھیں گے اور طعن مجھ پر کریں گے اس لیے آپ نے وضاحت فرمادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام لے لیا اور کفأ سے فرمان کی تشریح فرمادی۔

اب بھی اگر کوئی مرزائی کہے کہ ہمارے مرزاجی نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوب معاذ اللہ بے علمی ثابت کی تو خداوند کریم ان کوعلم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمادے تاکہ ان کوآپ کے فرمان کی سمجھ آجاوے تو وہ زبان طعن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درز کرنے سے رک جائیں تو مرزا غلام احمد صاحب کا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق غلط استنباط کرنا محض بہتان ثابت ہوا اور ثابت ہوا کہ مرزاجی نے محض اپنے مریدین کوخوش کرنے کے لے جھوٹ سے کام لیا تھا کہ مرائی واقف بیچارے واہ واہ کہیں گے کہ ہمارے مرزا غلام احمد صاحب تمہارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے علم زیادہ رکھتے ہیں جنہوں نے اپنی تمام عمر میں اپنے جھوٹ کو سچ کہا اور غلط کوصحیح کہا اور صحیح بولنا توان کا عکس نقیض تھا اسی بنا پر ان سے فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلط استنباط نکلتے ہیں اور جھوٹے طعن جڑتے تھے، حالانکہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق فرمان وقوع میں آرہا ہے لیکن مرزا کو الٹ سمجھ آرہی ہے یہ مرزا غلام احمد صاحب کا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر دوسرا جھوٹا طعن تھا اب تیسرا بہتان سنیئے جس سے مرزاجی نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ بے علم ثابت کیا ہے۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مرزا غلام احمد صاحب کا تیسرا جھوٹ

(۴) ازلۃ الاوھام حصہ دوم مطبوعہ لاہوری ۳۲۳} اسی طرح ابن صیاد کی نسبت صاف طور پر وحی نہ کھلی تھی اور آنحضرت کا اول اول یہی خیال تھا کہ ابن صیاف وہی دجال ہے۔ مگر آخر میں یہ رائے بدل گئی تھی۔

"محمد عمر" مرزا غلام احمد صاحب نے جیسا کہ دوسرے انبیاء علیہم السلام کو مطعون کر کے اپنی جھوٹی نبوت کو لوگوں کے سامنے سچی دکھلانے کی کوشش کی ایسے ہی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی نمبروار طعن لکھ کر واضح کیا، جب تمہارے رحمۃ اللعلمین کی بے خبری کی حالت یہ ہے تو مجھے اگر بے خبر بے علم کہو گے تو کونسی بڑی بات ہے لیکن دوستو! جس کو رب العزت نے وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعلَم وَکَانَ فَضلُ اللّٰهِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا سے نوازے اس کا مقابلہ اگر خیراتی کا موکل کرے یا بدھ تمیا نہیہ کلنک کرے تو محال ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر طرح سے طعن و تشنیع میں کمی نہیں کی، لیکن ازالۃ الاوہام کے اس مقام پر علی الاعلان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو معاذ اللہ جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کی، لیکن جس کو رب العزت وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ کی سند دیدے اُسے کون جھٹلا سکتا ہے، سوائے

ع بان کش تف زندریشش لبوزد

کے کچھ کامیابی نہیں ہو سکتی۔

مرزا جی فرماتے ہیں، کہ ابن صیاد کو پہلے آپ خیال فرماتے تھے، کہ ابن صیاد ہی دجال ہے، مرزا جی نے غلط کہا، مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا، کہ ابن صیاد ہی دجال ہے، یہ مرزا جی نے صراحۃً جھوٹ بولا ہے، جب ابن صیاد بچوں میں کھیل رہا تھا، تو علامتیں اُس میں دجال کی ہی پائی جاتی تھیں، لیکن عوارضات مسیح دجال کے نہ تھے۔ اور اگر آپ ایسے ویسے بغیر دریافت کیے ہی کچھ فتوی دیدیتے شاید مرزائیوں جیسا کوئی تسلیم نہ کرتا، لیکن آپ نے محض اپنے فتوے پر انحصار نہیں فرمایا، بلکہ ابن صیاد سے دریافت فرمایا کہ تو مجھے رسول اللہ تسلیم کرتا ہے، تو اس نے جواب دیا کہ نہیں، ملاحظہ ہو۔

مسلم شریف {۲/۳۹۷} عَنْ عبد اللّٰه قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیہ وسلم فَمَرَّ بِصِبْیَانٍ وَجَلَسَ ابْنَ عَیَّادٍ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیہ وسلم کَرِهَ ذَالِکَ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَرِبَتْ

يَدَاكَ اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا قَبِلَ نَشْهَسَ اَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَتّٰى اَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَّكُنِ الَّذِيْ يُرٰى فَلَنْ اَتُومَلِيْعَ قَتْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، تو ہم بچوں کے پاس سے گزرے، اُن میں ابن صیاد تھا۔ تو تمام بچے بھاگ گئے، ابن صیاد بیٹھ گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو برا سمجھتے تھے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا تیرے دونوں ہاتھ خاک آلودہ ہوں، کیا تو شہادت دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں، تو ابن صیاد نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ تم گواہی دیتے ہو، کہ میں اللہ کا رسول ہوں، تو عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، چھوڑیے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاکہ میں اسے قتل کردوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کچھ یہ دکھائی دیتا ہے اگر حقیقۃً ہو تو تو اس کو ہرگز قتل نہ کر سکے گا،

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں اس نے دعویٰ کیا، اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰه کا، کہ تم گواہی دو کہ میں اللہ کا رسول ہوں، اس وقت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر خداوند کریم کی طرف سے وحی نزول کا ثبوت بھی تو نہیں، پھر آپ نے اس کی رسالت کے دعوے کو بُرا کیوں بتایا معلوم ہوا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی اگر کسی نے دعویٰ رسالت کیا تو اس کو دجال کہا گیا چہ جائیکہ آپ کے بعد اگر کوئی مدعی نبوت بنے تو اس کو سچا کہا جائے اگر نبوت جاری ہوتی تو آپ غصہ نہ فرماتے، کہ نبوت جاری ہے، کوئی بات نہیں اگر اس نے دعویٰ کر دیا تو پھر کیا ہوا جب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰه کہنے کو بُرا منایا، اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، قتل پر آمادہ ہوئے تو معلوم ہوا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد نبوت کا عقیدہ رکھنے والا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک زنا اور قتل سے زیادہ مجرم ہے، اور مَغْضُوْب" مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی

وَمَلْعُوْن" مِنْ رَسُوْلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَالْمُوْمِنِيْنَ كُلِّهِمْ اَجْمَعِيْنَ ہے باقی رہا آپ کا فرمان اِنْ يَّكُنِ الَّذِيْ يُرٰى فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ قَتْلَهٗ یعنی اگر ہو وہ شخص حقیقۃً جو دکھائی دیتا ہے، تو تو اس کے قتل کی ہرگز طاقت نہ رکھے گا یعنی اس کی شکل جس کے ساتھ ظاہری ملتی جلتی ہے، دیکھنے میں دجال ہی معلوم ہوتا ہے اگر وہ دجال حقیقۃً ہو تو اس کو ہرگز کوئی قتل نہ کر سکے، کیونکہ اس دجال کو قتل کرنا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ذمے ہی ہے جو بَابِ الُدّ میں اس کو قتل کریں گے، یہ تو بیچارہ دیکھنے میں مثیل دجال ہے، اسی لیے یہ مدعی نبوت ہے، حالانکہ اس کو معلوم تھا، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت ختم ہو چکی، چونکہ وہ دیکھنے میں دجال معلوم ہوتا تھا اس کے عنوانات دجال کے پائے جاتے تھے مثیل دجال تھا اسے لیے اس نے دعوٰی نبوت کیا، اس سے تو مرزائیوں کے عقیدے اجرائے نبوت کی جڑ کٹ گئی، اور مرزا غلام احمد صاحب کی حقیقت کا راز کھل گیا، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علہ وسلم کے بعد مدعی نبوت وہی ہو سکتا ہے جو دجال ہو، مثیل نبی یا رسول ہونے کا کسی پوتھی میں ذکر ہیں، چہ جائیکہ قرآن وحدیث میں ذکر ہو، البتہ حدیثوں میں مثیل دجال کا ذکر ہے، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا، لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ (مسلم شریف ۲/۳۶۷)، قیامت سے پہلے پہلے تقریباً تیس ۳۰ دجال جھوٹے پیدا ہونگے، تمام یہی گمان کریں گے کہ وہ رسول اللہ ہیں۔

کیوں جی مرزائی صاحب؟ ابن صیاد سچا دجال ثابت ہوا یا جھوٹا اور مثیل دجال یعنی اصل مسیح الدجال نہیں، بلکہ وہ تیس ہی جھوٹے دجال ہوں گے، کیونکہ وہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت ہونگے، اور چونکہ وہ جھوٹے نبی ہوں گے، نبی اللہ نہ ہونگے، اس لیے اس کو اللہ تعالیٰ علامات بھی دجالوں والے ہی عطا کریگا، جیسا کہ اَعْوَرُ اور اَحْوَلُ کا وزن بھی ایک ہفت اقسام سے بھی قسم ایک اور دونوں ہی معلول اور قریب المخرج بھی اور قریب الحقیقة بھی، فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِى الْاَبْصَار ......

......وَلٰکِنْ سَنَعَ اللّٰہُ مَمَا تَلِیْنَ اٰمِنُوْا اَوْ لَا تُؤْمِنُوْ فَمَنْ شَاءَ فَلْیُو مِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْیَکْفُرْ وَمَنْ عَلِمَ تَوَلّٰی وَمَنْ جَھَلَ سَلَّمَ وَمَنْ اَعْرَضَ سَلِمَ وَمَنْ طَمَعَ وَصَدَّقَ غَضَبَ تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے علامات عقلیہ کی بنا پر ان تیس ۳۰ دجالوں میں ابن صیاد کو شاں فرما کر برا سمجھا اور علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی لکھا ہے، لَاشَکَّ فِیْ اَنَّہٗ دَجَّالٌ مِّنَ الدَّجَاجِلَۃِ آخیر نتیجہ نکالتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ ابن صیاد بھی ضرور تیس ۳۰ دجالوں سے ایک دجال تھا، آگے فرماتے ہیں، وَقَالَ الْعُلَمَاءُ وَظَاھِرَ الْاَحَادِیْثُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہَ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یُوْحَ اِلَیْہِ بِاَنَّہُ الْمَسِیْحُ الدَّجَّالُ وَلَا غَیْرُہٗ وَاِنَّمَا اَوْحٰی اِلَیْہِ بِصَفَاتِ الرِّجَالِ علامہ نووی آگے فرماتے ہیں، کہ علماء نے فرمایا ہے کہ حدیثوں سے ظاہر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی نہیں کی گئی کہ ابن صیاد ہی مسیح دجال ہے، اور نہ اس کے سوا جو دعوٰی نبوۃ کرے اور کوئی بات نہیں، آپ کی طرف دجال کی صفتوں کے ساتھ وحی کی گئی، دوسری حدیث میں موجود ہے، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لُبِسَ عَلَیْہِ دَعْوَۃٌ، اس کا ترجمہ علامہ نووی نے کیا ہے۔ اَیْ خَلِطَ عَلَیْہِ اَمْرَہٗ کَمَا صَرَّحَ بِہٖ فِیْ قَوْلِہٖ فِی الرِّوَایَۃِ الْاُخْرٰی خَلَطَ عَلَیْکَ الْاَمْرِ اَیْ مَایَاتِیْہِ بِہٖ شَیْطَانَہٗ مُخَلِطٌ''، جیسا کہ ایک اور روایت میں اس قول کی تصریح کی گئی ہے کہ تم پر یہ امر مخلوط ہے یعنی جو اس ابن صیاد کو اس کا شیطان لاتا ہے، وہ مخلوط ہے جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب۔

پھر مرزا جی کی طرح ابن صیاد نے بھی لوگوں کو حدیثیں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنا کر پھنسانے کی کوشش کی لیکن وہ چونکہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بالمشافہ دیکھ چکے تھے، وہ جھوٹے نبی کے جال میں کیسے آتے سنیئے۔

مسلم شریف ۲/۳۹۷ عن ابی سعید الخدری قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَیَّادٍ اِلٰی مَکَّۃَ فَقَالَ لِیْ مَاقَدْ لَقِیْتَ مِنَ النَّاسِ یَزْعَمُوْنَ اِنِّی الدَّجَّالُ اَلَسْتُ

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَایُوْلَدُلَہٗ قال قُلْتُ بَلٰی قال قدولدلی اَوَلَیْسَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ یَقُوْلُ لَایَدْخُلُ الْمَدِیْنَۃَ وَلَا مَکّہ قُلْتُ بَلٰی قَالَ فَقَدْ وَلِدْتُ بَاالْمَدِیْنَۃِ وَھَا اَنَا اُرِیْدَ مَکَّۃَ ثُمَّ قَالَ لِیْ فِیْ اٰخِرِ قَوْلِہٖ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ مَوَ لَدٰ اہُ وَمَکَانَہٗ وَاَیْنَ ھُوَ قَالَ فَلَبِسَنِیْ ۔

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ میں نے ابن صیاد کا مکہ معظمہ تک ساتھ کیا تو اس نے مجھے کہا کہ تو اے ابوسعید ان لوگوں سے ملا ہے، جو مجھے دجال گمان کرتے ہیں کیا تو نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اس دجال کے اولاد نہ ہوگی۔ ابوسعید خدریؓ نے کہا کہ ہاں ابن صیاد نے کہا میری اولاد بھی ہے کیا تو نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ وہ دجال مدینہ اور مکہ میں داخل نہ ہوگا ابوسعید فرماتے ہیں کہ میں نے کہا ہاں ابن صیاد نے کہا کہ میں مدینہ میں پیدا ہوا ہوں اور مکہ جا رہا ہوں پھر ابن صیاد نے اپنی آخری بات میں کہا، قسم خدا کی خبردار میں دجال کی پیدائش کی جگہ کو بھی جانتا ہوں اور اس کی جائے رہائش کو بھی اور جہاں وہ ہو اس کو بھی تو ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں، کہ مجھے اس بات میں التباس پڑا،

مرزائی صاحب دیانتداری سے بات کرنا تمہارے مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے دجال کا علم نہ ہوا، آپ ابن صیاد کو ہی دجال سمجھتے رہے، اور یہ ہے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان عظیم، کیا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا علم ابن صیاد کو صحیح آجائے اور خود مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ آئے تو کتنے ظلم کی بات ہے، تو تمہارے مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے ہم پیشہ کو ہی پھر مقدم سمجھ لیا نا؟ اور پھر مرزا جی کی طرح ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنا کر اور دلائل دے کر اپنا معتقد بنانے کی کوشش کرتا رہا لیکن ابوسعید خدری کھرے مال کو پشت دیکر کھوٹا کیسے خرید سکتے تھے یہ اُمت مرزائیہ کی ہی بدقسمتی ہے، کہ اُمت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر اُمت مرزائیہ میں داخل ہوتے ہیں، اور

يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا کے عامل ہیں، کیا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس ۳۰ دجالوں کو اپنی تمام امت سے امتیاز کر کے چن نہیں دیے؟ اور جس کا سامنے مشاہدہ فرمار ہے ہیں، مرزاجی فرماویں کہ اس کا علم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ تھا، پھر مرزاجی بھی بس وہی ہوئے نا؟ اسی لئے اس جھوٹی نبوت کا دعوٰی کر دیا ہے۔ مرزائی دوستو! مرزاجی کے کلام کو پرکھو اور بعد کی نبوت کے مدعیوں کے حالات پڑھو کہ کوئی بھی سچا کہلا سکا، اور کسی کو بھی سچا کہا گیا، وَاِلَّا فَلَا، تو مرزا غلام احمد صاحب آج کس قانون سے سچے نبی بن سکیں گے، کیا یہ ساڑھے تیرہ سو سال کسی کو مرزاجی کی ان تحریفات کا علم نہ ہوا سب بے سمجھ ہی گزرے ہیں، جو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کے نبیوں کو تسلیم نہیں کرتے رہے، ان سے ایک بھی سچا نہ تھا، حقیقت یہ تھی کہ نبوت بند تھی اور متقدمین امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بعد نبی اللہ کو تسلیم کر کے قرآن کریم کے موافق ہتک مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور انکار قرآن وحدیث سمجھتے تھے اور جو شخص مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو براہ راست بلا تاویل معاذ اللہ بے علم سمجھے اور اپنے اظہر من الشمس اکاذیب کو ملمع سے بنانے کی کوشش کرے وہ کبھی کامیاب ہو سکتا ہے؟ چہ جائیکہ ایک دعوی بھی جھوٹا کرے، جو کسی صورت میں صحیح ہونا ہی ممکن نہیں، تو پھر جو دل چاہے جھوٹ بولے، اور جس کو چاہے جھوٹا کہدے، اس کی بات کون سنتا ہے؟ بھئی ایسوں کو ایسے مل ہی جاتے ہیں، وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

مرزا غلام احمد صاحب کا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے علم سمجھنے کا چھوتھا جھوٹ۔

(۵)۔ آئینہ کمالات {۲/۳۶۶} آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمایا، کہ بِضْعَ کے لفظ کا اطلاق لغت عرب میں نو برس تک ہوتا ہے، اور میں نجوبی مطلع نہیں کیا گیا، کہ نو برس کی حد کے اندر کس سال تک یہ پیش گوئی پوری ہو گی۔

''محمد عمر''۔ بالکل جھوٹ، مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں نہیں فرمایا، کہ ''میں نجومی مطلع نہیں کیا گیا''، بلکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد از نزول الم غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِيْنَ کفار کو بضع کی کم از کم مدت فرمائی، تو پھر آ کر دربار رسالت میں عرض کی کہ حضور میں یوں عرض کر آیا ہوں حضورت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بضع کا لفظ دس سال تک ہے یعنی بعض جگہ نو ہے بعض جگہ دس سال مذکورہ ہے، حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دوبارہ ان کو فرمایا، کہ نہیں بضع کے آخر سال ختم ہوگی، تو کم میعاد بھی اگر لی جاوے تو بفرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نویں ۹ سال فتح ہوگئی اس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو فرمان سچے ہوئے کہ اگر بقول مرزا صاحب آپ کو علم نہ ہوتا، تو آپ خاموش رہتے، کہ چلو ابوبکر صدیقؓ نے ہی میعاد مقرر کی ہے مجھے کیا؟ مگر آپ نے اس میعاد مقرر پر نہ رہنے دیا۔ بلکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میعاد آخری تک بڑھانے کا ارشاد فرمایا، تو آپ کا پہلا سچ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کم میعاد کو بڑھانا ہے، اور دوسرا سچ جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ویسے ہی نویں سال فتح ہوئی قرآن کریم کے ساتھ مرزا غلام احمد صاحب کو اتنا عناد ہے، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمانِ الٰہی لفظ بضع کا صحیح ترجمہ فرمایا، تو مرزا جی نے آپ کی فوراً تکذیب کردی، کہ آپ کو علم نہ تھا اس لیے بضع کے معنی کیے، رب العزت نے سچ فرمایا، وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ

مرزائیو! مرزا جی کو چونکہ گھٹی ہی جھوٹ کی ملی ہوئی ہے اس لیے مجبوراً جھوٹ بولتے ہیں، ورنہ مرزا جی کو ضرور علم تھا کہ جیسا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ویسے ہی ہوا چونکہ مرزا جی کی کوئی پیش گوئی سچی نہیں نکلی، اس لیے مرزا جی اپنا بخار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھاڑنا چاہتے ہیں، لیکن یاد رکھو، يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ

وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ میرے آقائے کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جس کو جیسے فرمادیا، رب العزۃ نے ویسا ہی کر دیا، ملاحظہ ہو،

ابو داؤد ۲/۸ ﴿قال انس قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلّم هٰذَا مَصْرَعُ فلَانٍ غَدًا وَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ جَاوَزَ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ مَوْضَعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر دست پاک رکھ کر کے فرمایا کل یہ فلاں شخص کے گرنے کی جگہ ہے (اس طرح متعدد افراد کی جگہ کی نشاندہی کی) تو حضرت انس رضی اللہ عنہ، نے فرمایا کہ قسم خدا کی ایک ذرہ بھر ان شخصوں میں سے آپ کی فرمودہ جگہ سے ادھر ادھر نہیں ہوا۔

یہ ہے سچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیشن گوئی اور اس سے بڑھ کر ایک کیا ہزار ہا پیشن گوئیاں جن کو آج تک کوئی غیر بھی جھٹلا نہیں سکا، اور کیسے جھٹلائی جا سکتی تھیں کیونکہ اس میں خداوند کریم کے فضل وکرم سے شائبہ بھی جھوٹ کا نہیں حقیقت ہے مجاز نہیں حراصت ہے کفایہ ہیں اصل ہے ظل نہیں تم اپنے مرزا جی کی تمام عمر کی ایک پیشگوئی کیا ایک بات ہی سچی دکھا دو جو حقیقت ہو مجاز نہ ہوا حراحت ہو کفایہ نہ ہو یا تو فقیر انشاء اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو۔

یک صد ۱۰۰ روپیہ انعام دیگا

ورنہ مرزائیت سے توبہ کرو اور سوچو کہ جو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو العیاذ باللہ جھوٹا کہے اور لکھ دے اس سے بڑھ کر کوئی کاذب ہوسکتا ہے؟

پہلے بھی کئی ابن صیاد اور مسیلمہ کذاب وغیرہ بھی جھوٹے مدعی نبوت گذرے ہیں لیکن تکذیب میں مرزا جی سبقت لے گئے ہیں خود دعویٰ نبوت کرتے رہے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ جھوٹا نہیں کہا سوائے مرزا صاحب کے۔

مرزا غلام احمد صاحب کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر

پانچواں جھوٹ

(۶) ازالۃ الاوہام {۲/۳۶۳} ایسے ہی وہ حدیث جس کے یہ الفاظ ہیں،

فَذَهَبَ وَهْلِي إِلَى أَنَّهُ الْيَمَامَةُ أَوِ الْهَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ۔ صاف ظاہر کررہی ہے کہ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اجتہاد سے پیش گوئی کا محل ومصداق سمجھا تھا وہ غلط نکلا، اور حضرت مسیح کی پیش گوئیوں کا سب سے عجب تر حال ہے، بارہا انہوں نے کسی پیش گوئی کے معنی کچھ سمجھے اور کچھ ہی ظہور میں آیا،

''محمد عمر'' ۔مرزا صاحب نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب میں ہر چند کوشش کی، لیکن مرزا جی کو کوئی بات ایسی نہیں ملی جو بطور پیش گوئی آپ نے فرمائی ہو اور بوقت ظہور غلط ثابت ہوئی یا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہو اور خدانخواستہ جھوٹ ثابت ہوئی ہو مرزا جی اِدھر اُدھر کی باتوں سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنا چاہتے ہیں، تاکہ امت مرزائیہ خوش ہو جائے کہ دیکھو ہمارے مرزا صاحب نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاذ اللہ جھوٹ ثابت کیے اگر ہمارے مرزا جی جھوٹ بول دیتے ہیں، تو کونسی بڑی بات ہے،

لیکن مرزائیو یاد رکھو! عالمین کی رحمت اور عالمین کے نذیر اور عالمین کے بشیر جھوٹ کے مرتکب نہیں ہو سکتے، سورج غلط ہو جائے چاند غلط ہو جائے زمین وآسمان غلط ہو جائیں، لیکن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جھوٹ نہیں بول سکتے قیامت قائم ہو جائے گی پھر بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مطہرہ سے سچ ہی ظاہر ہوگا۔

مرزا جی نے یہ حدیث بخاری شریف جلد اول ص ۸۵ سے بیان کی ہے لیکن مثل مشہور ہے، دروغ گورا حافظہ نباشد، مرزائی جس کے اجتہاد کو غلط کہتے ہیں۔ اسی کی حدیث ہے یعنی ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے پھر مرزا جی نے حدیث کا مطلب

بیان نہیں کیا، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رَاَیۡتُ فِیۡ الۡمَنَامِ اِنِّیۡ اُهَاجِرُ مِنۡ مَّکَّةِ اِلٰی اَرۡضٍ بِهَا نَخلٌ" فَذَهَبَ وَهَلِیۡ اِلٰی اَنَّهَا الۡیَمَامَةُ اَوۡ هَجَر فَاِذَا هِیَ الۡمَدِیۡنَةُ یَثۡرِبُ. میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکے سے ایسی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں، جس میں کھجوریں ہیں، تو میرا خیال اس طرف گیا، کہ وہ یمامہ ہے، یا ہجر ہے تو اچانک وہ شہر یثرب ہے۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اِلٰی اَرۡضٍ بِهَا نَخۡلٌ"، مقام مرئیہ کو عام بیان فرمانا ثابت کر رہا ہے، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے محض کھجوروں والی زمین ملاحظہ فرمانے پر حکم ثبت نہیں فرمایا، کیونکہ ایسی کھجوروں والی زمین کئی مقامات پر تھیں تو آپ نے فرمایا، کہ محض کھجوروں والی زمین ہی دیکھ کر میرا خیال یمامہ یا ہجر کی طرف گیا، کیونکہ اس کی زمین بھی ایسی کھجوروں والی تھی، ابھی نہ کسی مقام پر رویت نے خصوصیت کا حکم لگایا، اور نہ زبان مبارک سے ارشاد ہی فرمایا جب شہری تعریف کی نظر سے بنظر امتیاز دیکھا، تو آپ نے فرمایا، کہ فَاِذَا هِیَ الۡمَدِیۡنَةُ یَثۡرِبُ تو وہ اچانک شہر یثرب ہے، یعنی جب نظر شہر پر پڑی تو مدینہ یثرب ہے'

ثابت ہوا، کہ محض کھجوروں والی زمین دیکھنے سے صرف خیال ہی یمامہ اور ہجر کی طرف گیا، تو نظر نبی اللہ سے غلطی برداشت نہ کرتے ہوئے شہر کی طرف بڑھی تو رویت نے مقام کے عموم کو خصوصیت شہر سے مخصوص کر دیا، مرزاجی کا اعتراض تب پڑ سکتا تھا، جب آپ شہر یمامہ یا ہجر فرما دیتے یا حکم ہی لگا دیتے پھر غلط نکلتا، جب ابھی رویت ہی یمامہ نہیں ہوئی، اور رویت نے بھی حکم اَرۡضٍ بِهَا نَخۡلٌ" سے عموم ہی رکھا کیونکہ رویت تامہ نہ تھی، جب رویت تامہ شہر دیکھنے سے ہوگئی تو باپ نے حکم صادر فرمایا، جو نہ بدلا اور نہ بدل سکا اور فَاِذَا هِیَ مَدِیۡنَةُ یَثۡرِب اسی وقت کی بات ہے کوئی دن دو دن نہیں گزرے، فوراً ہی رویت تامہ ہونے سے مقام کی خصوصیت سے خیال کو یقین سے بدل فرمایا اور یقین تک رویت تامہ نے پہنچایا، مرزاجی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ

وسلم کے خیال کو بھی غلط ثابت کرنا چاہتے تھے، لیکن خیال بھی غلط ثابت نہ ہو سکا کیونکہ اپنے خیال کو صحیح نہ سمجھتے ہوئے اس کو اظہار نہیں فرمایا، اظہار اسی وقت فرمایا، جب روایت نے خیال کو درجہ یقین تک پہنچایا تو زبان مبارک نے بیان فرمادیا، جو غلط نہ ہو سکا اور وھل کے معنی ظن کے ہوتے ہیں، ملاحظہ ہو۔

قسطلانی ٦/٢١٢ ﴿وَفَذَهَبَ وَهْلِي، بفتح الواو مالها ظَنِّي

مرزا صاحب کا دماغ چونکہ کثرت بول و مراق کی وجہ سے معطل ہو چکا تھا اس لیے اعتراض کرتے وقت بات کو اعتراضی رنگ دیدیتے تھے، خواہ خود ہی جھوٹا ہونا پڑے، چونکہ ہر بات میں رنگ سنگینی تھا اسے لیے بیچارے مجبور تھے کہ اگر بات کردی اور سچی نکل آئی تو نبوت جعلی میں فرق لازم آجائے گا، اس لیے بات ایسی ہی نکلتی جو جھوٹی ہو، مذکورہ بالا مرزاجی کے اعتراضات کی ایک مثال عرض کردیتا ہوں جس سے ناظرین کو پتہ چل جائے گا، یوں سمجھئے کہ کسی شخص نے کسی نے سوال کیا اَلْاِنْسَانُ مَاھُوَ تو قائل کی زبان پر ابھی حیوان ہی آیا تو سمجھنے والا اپنے خیال کو عام رکھے گا جس میں تمام حیوانات شامل ہوں گے جب متکلم نے فوراً ناطق'' کہہ دیا تو اس کا دماغ درست ہو جائے گا کہ بھئی بھینس، گھوڑے، گدھے وغیرہ کو انسان نہیں کہتے، بلکہ بولنے والا انسان ہی تو ہے، تو کوئی بھی شعور اس کے عموم حیوان بولنے پر اعتراض نہیں کرسکتا کہ تو نے پہلے حیوان بولا پھر ناطق سے خصوصیت کردی معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں علم نہ تھا تو یہ اعتراض مرزائی کی ہی عقل کرسکتی ہے۔

تو مرزا غلام احمد صاحب نے صرف اسی پر اکتفا نہیں فرمایا، بلکہ جس مقصد کے لیے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کررہے تھے اس کو آخر ظاہر کیا کہ جب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے امور سمجھ نہ سکے تو حضرت مسیح کی پیشن گوئیوں کا سب سے عجیب تر حال ہے یا رنج انہوں نے پیش گوئیکے معنی کچھ اور سمجھے اور آخر کچھ اور ہی ظہور میں آئے۔ یعنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی پیشن گوئیوں کی سمجھ نہ آئی اور وحی الٰہی کو نہ سمجھے تو حضرت عیسیٰ

علیہ السلام کے تو کیا ہی کہنے ہیں، وہ تو بار بار وحی کو سمجھتے کچھ اور ظہور میں آتا کچھ اور۔

مرزا غلام احمد صاحب کا مقصد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تو کام ہی معاذ اللہ جھوٹ بولنا تھا اور نبی اللہ ہونے میں فرق نہیں آیا میں تو عیسیٰ علیہ السلام کا ظل ہوں مجھ سے تو سچ کی امید رکھنا ظلی نبوت کے قطعاً خلاف ہے، اور نبوت کا دارومدار ہی معاذ اللہ جھوٹ پر رکھ دیا، **نعوذ باللّٰہ منھم ومن سائر اعتقادھم واباطیلھم وخرافاتھم**، اور مرزا جی نے جب سوچا کہ کوئی حدیث میری ظلی نبوت کو ثابت نہیں کرتی، اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب سے جی بھرا نہیں، تو پھر ارشاد فرماتے ہیں،

مرزا غلام احمد صاحب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا چھٹا تکذیب کرنا

(٦). **ازالۃ الاوھام** {۲ / ۳۴۶} اور اسی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں، کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجود نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے مو بمو منکشف نہ ہوئی اور نہ دجال کے شباع کے گدھے کی اصلی کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو، اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کماہی ہی ظاہر فرمائی گئی اور صرف لشلہ قریبہ اور صور متشابہ اور امور متشاکلہ کے طرز بیان میں جہاں تک غیب محض کی تفہیم بذریعہ انسانی قویٰ کے ممکن ہے اجمالی طور پر سمجھایا گیا ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں اور ایسے امور میں اگر وقت ظہور کچھ جزئیات غیر معلومہ ظاہر ہو جائیں، تو شان نبوت پر کچھ جائے حرف نہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب نے اس مذکورہ عبارت سے صاف فرمایا کہ میری نبوت یعنی ظلی قادیانی نبوت کا علم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیا گیا مرزا صاحب نے خود اقرار کر لیا، کہ میری نبوت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم وفیض سے بالاتر ہے اور صرف میرے علم سے ہی آپ واقف نہیں بلکہ دجال اور اس کے گدھے اور یاجوج ماجوج کا بھی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم نہیں تھا، میں نے جو دجال سے مراد بااقبال قومیں اور گدھا ان کا ریل بنایا ہے اور یاجوج وماجوج سے مراد انگریز اور روس ہیں یہ

میرا ان کو بیان کرنا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بالا ہے، یہ دعویٰ مرزا جی کا جس میں مصطفےٰ صل اللہ علیہ وسلم کا علم وعیسیٰ علیہ السلام کے متعلق تو مفصل گذر چکا اور ختم نبوت کا مسئلہ بھی برائے تفہیم بیان کیا گیا، دجال اور یاجوج ماجوج کے متعلق انشاء اللہ تعالی عنقریب عرض کروں گا وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقِ ،

مرزا صاحب کے نزدیک مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ افعال سیئہ کے مرتکب رہے

حقیقۃ الوحی ۱۱۱ } اور پھر یاد رہے کہ اگرچہ اسلامی لڑائیاں مدافعت کے طور پر تھیں، یعنی ابتدا ان کی کفار کی طرف سے تھی اور کفار عرب اپنے حملوں سے باز نہیں آتے تھے اس خوف سے کہ مبادا دین اسلام جزیرۂ عرب میں پھیل جائے، اور اسی بنا پر آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے ساتھ لڑنے کا حکم ہوا تھا تا مظلوموں کو ان فرعونوں کے ہاتھ سے رہائی بخشیں مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ پھر بھی اگر کفار کو یہ پیغام دیا جاتا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ماننا کچھ ضروری نہیں کہ اور آنجناب پر ایمان لانا کچھ شرط نجات نہیں، صرف اپنے طور پر خدا کو وحدہٗ لاشریک سمجھو، گو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکذب اور مخالف اور دشمن رہو اور اس بات کی ضرورت نہیں کہ ان کو اپنا سردار اور پیشوا جانو تو اس قدر خونریزی کی نوبت نہ آتی بالخصوص یہودی جو خدا کو وحدہ لاشریک سمجھتے تھے، کیا وجہ ہے کہ ان سے لڑائیاں کی گئیں، یہاں تک کہ بعض موقعوں پر کئی ہزار یہودی گرفتار کر کے ایک ہی دن میں قتل کر دیئے گئے اس سے صاف ظاہر ہے کہ اگر صرف توحید نجات کے لیے کافی تھی تو یہودیوں سے خوانخواہ لڑائیاں کرنا اور ان میں سے ہزاروں کو قتل کرنا یہ فعل سراسر ناجائز اور حرام تھا پھر خود آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس فعل کے کیوں مرتکب ہوئے؟ کیا آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کا علم نہ تھا،

کیوں جی مرزائی صاحب؟ مرزا صاحب نے ثابت کیا، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم باوجود قرآن ووحی الٰہی کے علم ہونے کے پھر بھی فعل حرام ہزاروں قتلوں کے مرتکب ہوئے، اور ان کی نبوت میں فرق نہ آیا اور موحدوں کو آپ نے قتل کرایا محض اپنی رسالت کے اقرار کے واسطے، مرزا صاحب کا یہ کہنا محض اس غرض سے ہے کہ میں نے اتنے قتل وغیرہ نہیں کرائے میری نبوت ان سے اچھی ہے لیکن مرزا جی نے یہ نہ سوچا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

خدائی فیصلہ

انفال ۲/۳ ﴿ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

پھر تم نے کفار کو قتل نہیں کیا، اور لیکن اللہ نے ان کو قتل کیا ہے اور جب آپ نے پھینکا آپ نے وہ نہیں پھینکا اور لیکن اللہ نے پھینکا اور تا کہ اس مومنین کی آزمائش کرے اچھی آزمائش بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

حضرت شیخ سعدیؒ کا بھی ایک شعر عرض کر دیتا ہوں:

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ ۔۔۔ كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ ۔۔۔ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

یہ ہے بزرگوں کا شیوہ جو اپنے بڑوں کا شان بیان کرے اور جو شخص بزرگوں کی گستاخی کرے وہ ہمیشہ ذلیل ہوتا ہے۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تقدس از روئے قرآن کریم

رُوم ۲۱/۶ ﴿ لَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ

اور بے یقینے لوگ آپ کو یا رسول اللہ ﷺ سبک نہ سمجھیں، اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جس کو آپ کی سبکی نظر آتی ہے، اس کو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر یقین ہی نہیں۔

اعراف ۹/۱۹ } فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

تو جولوگ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اوران کی حمایت کی امداد کی، اور اس نور کی انہوں نے اتباع کی جو اس کے ساتھ اتارا گیا ہے، یہی وہ فلاح پانے والے ہیں،

بنی اسرائیل ۱۵/۵ } وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰکَ لَقَدْ کِدْتَّ تَرْکَنُ اِلَیْهِمْ شَیْئًا قَلِیْلًا اِذًا لَّاَذَقْنٰکَ ضِعْفَ الْحَیٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَکَ عَلَیْنَا نَصِیْرًا ۔

اور اگر آپ کو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے ثابت قدم نہ بنایا ہوتا تو ضرور آپ ان کی طرف ذرہ بھر بھی مائل ہوجاتے تو ہم آپ کو زندگی اور بعد وصال کمزوری دکھاتے، پھر آپ اپنے لیے ہماری طرف کوئی مددگار نہ پاتے۔

اس آیت کریمہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تقدس صراحۃً ثابت فرمادیا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا قلیلا یعنی ذرہ سے بھی کم کسی کمزوری یا نقص کی طرف مائل نہیں ہوئے، ورنہ آپ کو زندگی میں ہی کبھی فتح یابی نہ ہوتی اور من تحت الارضین الی العرش اورازابتدا تا انتہا ظاہر وباطن وہر زمان ومکان وجود وعدم میں آپ کا چرچا نہ ہوتا اور وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ کی عظمت سے نہ نوازا جاتا۔

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم پاک اور نور پاک از فرش تا فوق العرش اور وجود وعدم میں منور ومعروف ومذکور ہے، اور آپ کی محبت شجر وحجر اور جن وانس اور وحوش وطیور اور زمین وزمان، جو سما وذرات مخلوقات عالمین کے قلوب میں مرکوز ہے، تو کوئی شقی القلب والجسد والطبع والجبلت اگر معیوب کہے یا سمجھے یا لکھے اس جیسا............کوئی نہ کوئی نہ ہوا نہ ہے اور نہ ہوگا نہ ہو ہی سکتا ہے۔

اے طالب ایمان! اگر تجھے ایمان کی طلب ہے اور مجادلہ سے اجتناب ہے تو تیرے سمجھنے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ جس کا ذکر رب العزت اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ

يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ سے اظہار فرماوے تو پھر بھی شان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تجھے معرفت حاصل نہ ہو تیری قسمت میں فرق ہے، اگر تو اپنی قسمت کو اچھا اور اولیٰ بنانا چاہتا ہے، تو ظلوں اور مغلیوں اور کفایوں اور استعاروں اور مجازوں کو ترک کر اور دامن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تھام لے، بس پھر قرآن بھی ہدایت دے گا، اور خداوند کریم بھی تیری سنے گا اور یہ نعمت کسی، اہل اللہ کی خدمت سے حاصل ہوتی ہے، بازاری دوکانوں سے نہیں، اگر متلاشی ہے تو تلاش کر لے۔

مُشکلے نیت کہ آسان نہ شود مرد باید کہ ہراساں نہ شود

اے مسلمانی کے دعویدار ذکر وفکر اور بقائے الٰہی سے کیوں محروم پھر رہا ہے کچھ کر لے کچھ کما لے، دنیا کوئی جحت نہیں یہ ناپائیدار ہے، واجب بالذات کا متلاشی ہو نفسانی اور انسانی اور نسوانی دلائل ترک کر کے رحمانی دیز دانی وحدانی ونورانی نوری کتاب میں نور کی روشنی میں بدلالت نوری حاصل کرنے کی کوشش کر، تب تجلیات تیرے اندر موجزن ہوں گی، اور تجھے منور بنائیں گی، جب تو بھر پور ہو گا تو اظہار ختم ہو جائے گا، جب کوئی شے پر ہو جائے، تو اس کو ڈھانپا یا سیا یا بند کیا جاتا ہے، کیونکہ گرنے چرانے یا ضائع ہونے کا امکان ہوتا ہے جیسی اعلیٰ شی اتنی ہی معقول حفاظت ہوتی ہے، اور خائنین سے اپنے ایمان کو بچانا چاہیے قیمتی شی کبھی در بدر نہیں پھرتی اس کو حاصل کرنا پڑتا ہے، اور رسالت کی خیانت میں وصول محال ہے۔

انفال ۱۰/۱۰ ﴿وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾

اور اگر وہ ارادہ کریں آپ کی خیانت کا ضرور کی اللہ تعالیٰ کی انہوں نے پہلے، پھر قدرت دی ان پر وہ مغلوب ہو گئے، اور اللہ تعالے بڑا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

جو شخص مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خائن ہے وہ اللہ تعالے کا خائن ہے، اور ناکام ہے، اور زبانی دعوی کرے تو کاذب ہے، اس آیت کریمہ میں رب العزت نے

خائن رسالت کو خائن الوہیت ثابت فرمایا ہے۔فاَ فهم و لا تكن مع ا لغا فلين

"مرزائی"۔مرزا صاحب نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بھی تو بیان فرمائی ہے۔ پاکٹ بک از ص ۱۰۱۸ تا ص ۱۰۱۹،

"محمد عمر"۔ایک دفعہ اگر کوئی شخص اپنے باپ کو ابا جی کہہ کر بلا دے اور پھر جب بلاوے تو کہے اور بڈھیا اور کنجرا؟ تو لوگ اس کو اپنے باپ کا نہیں کہیں گے اور اگر کوئی جوتے مارنے والا دو تین لگا دے کہ اپنے باپ کو تو ایسے بکواس کرتا ہے تو بیٹا جواب دے کہ میں نے ابا جی بھی تو کہا ہے تو جوتوں والا جواب دے گا کہ بے حیا تو نے اپنے باپ کو ابا جی کہہ کر بلایا تو کونسا احسان کیا وہ تیرا اب ہی تو ہے اور جب تو اس کو ابا جی تسلیم کر چکا ہے تو پھر ان توہینی کلمات کا کیا مطلب؟ یا تو ابا جی ہی نہ کہہ اور اگر ابا جی کہا ہے اور پھر بے شرمی سے ایسے خطابات سے پکارتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ تیری ماں نے تجھے جنا تو اسی کے گھر ہی ہے لیکن تو اس کا ہے نہیں! اگر اس کا ہوتا تو یہ کلمات ہرگز نہ کہتا۔

"مرزائی"۔حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت لکھا ہے، کہ بایزید سے لوگوں نے کہا کہ قیامت کے دن ساری خلقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے ہو گی تو فرمایا خدا کی قسم میرا لوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لوے سے زیادہ ہے کہ خلائق اور پیغمبر میرے جھنڈے کے نیچے ہونگے، مجھ جیسا نہ آسمان میں پائیں گے نہ زمین میں اس کے آگے فریدالدین صاحب" فرماتے ہیں، کہ جب کوئی شخص ایسا ہے تو اس کو زبان حق حاصل ہوگی اور کہنے والا بھی حق ہوگا اور اس کا بولنا حق ہوگا تو ضرور حق بایذیر کی زبان سے کہتا ہے جب یہ روا ہے۔اور اِنّی انا اللّٰه ایک درخت سے ظاہر تو یہ بھی روا ہے کہ لوائے اعظم من لوائے محمد اور سبحانی ما اعظم شانی بایزیدؒ سے ظاہر ہو، تذکرۃ الاولیا پاکٹ بک ص ۱۰۲۰

"محمد عمر"۔معلوم ہوتا ہے کہ وکیل صاحب کو کچھ حصہ مرزا غلام احمد صاحب کی دونوں زرد چادروں سے حاصل ہوا ہے جس بنا پر آپ ایسی باتیں اچھالتے ہیں۔

وکیل صاحب! فقیر آپ کو پہلے ایک مثال عرض کرتا ہے، مثلاً ایک سرسام کا

مریض ہے جس اس کو مرض کا دورہ ہوتا ہے تو وہ مختلف قسم کے ناجائز کلمات بھی کہہ دیتا ہے، مثلاً باپ کو یا ماں کو بیجا کلمات استعمال کرے تو والدین اس مرض کی وجہ سے اس کو معذور سمجھیں گے، اس کو نہ زدوکوب کریں گے نہ کوئی سزا دیں گے، اور اگر کوئی پاس سے سننے والا کہدے کہ یہاں اس کو درست کرو تو وہ جواب دیں گے کہ یہ بے چارہ مریض ہے بے اختیار ہے تو سامع خاموش ہو جائیگا اگر اس بیمار کی طرف دیکھ کر ان کا دوسرا لڑکا بھی ایسا کہے تو اس کا خوب درست کیا جاتا ہ ایسے ہی ولی اللہ جب عشق میں مغلوب الحال ہو تو اس کی زبان سے ایسے کلمات نکلتے ہیں لیکن دوسروں کے لیے حجت نہیں ہوتے کیونکہ مسلمان لوگ جانتے ہیں کہ یہ بے اختیار ہے اور اس حالت میں بھی بعض ایسے کلمات کی بنا پر ولی کی ولایت جیسا کہ عمر خیام وخواجہ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہا وغیرہما پھر جب توبہ استغفار کی کثرت کرتے ہیں تو بعض کو پھر درجہ ولایت حاصل ہو جاتا ہے جیسا کہ عمر خیام خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہا تھے اور بعض محروم ہی رہتے ہیں اور بعض کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا جیسا کہ حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ، لیکن انہوں نے اف نہ کی اور بعض اولیا اللہ کو جب استغراق کلی میں حالت مجذوبی طاری ہوئی اور ان سے ایسے کلمات صادر ہو جائیں، تو ان کو گرفت نہیں ہوتی، لیکن ایسی حالت کے ولی اللہ کہ لوگ دیوانہ کہتے ہیں ان کے کلام کو معتبر نہیں سمجھا جاتا اولیا اللہ مجذوب لوگوں کے نزدیک دیوانے ہوتے ہیں، لیکن انبیا اللہ کی اور ردسل علیہم السلام کی دیوانگی عکس نقیض کا حکم رکھتی ہے انبیاء اللہ پر حالت مجذوبیت طاری ہوتی ہی نہیں کیونکہ وہ پیدائشی انبیاء اللہ اور رسل ہوتے ہیں اسی لیے نہ ان سے کسی وقت ایسے کلمات صادر ہوتے ہیں اور نا ممکن ہیں اسی لیے وہ مخلوق کے لیے حجت ہوتے ہیں ان کا کلام معتبرہ مستند ہوتا ہے ان کے کلام کا منکر کافر ہوتا ہے، لیکن مجذوب کے ایسے کلمات کا انکار لازمی اور فرض اور ان کے باقی کلام کو اگر نہ بھی تسلیم کیا جائے تو منکر کو نبی اللہ کے فرمان کی طرح کافر نہیں کہا جا سکتا، اور ولی اللہ کا پیدائشی ہونا ضروری نہیں۔

"زائی" ۔ مرزا صاحب نے بھی حالت مجذوبیت میں کہا ہوگا۔

''محمد عمر''۔ثابت ہوا کہ مرزا جی نے دعوی نبوت جھوٹا کر کے تکذیب قرآنی کی ہے۔

''مرزائی'' یہ دعوی بھی حالت سکر میں تھا۔

''محمد عمر''۔نبوت کیلیے دماغ صحت اور علم لدنی کا ہونا ضروری ہے، دیوانہ کبھی نبی نہیں ہوسکتا بلکہ انبیا علیہم السلام کو دیوانہ کہنا ہی کفر ہے اور نہ کسی نبی اللہ نے دیوانگی کا دعوٰی کیا، جیسا کہ مرزا جی کا دعوی نبوت بھی ہے اور مدعی دیوانگی بھی ہیں۔

اور تم مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم سے آج تک یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ کسی ولی اللہ نے مثیل ہونے کا یا نبوت کا دعوی کیا ہو اور اگر بالفرض کوئی کرے تو اسلام سے خارج ہے نبی اللہ کو ولی اللہ بھی کہہ سکتے ہیں ولی اللہ اگر نبی اللہ کہلا دے تو کاذب ہے ولی اللہ سے ولایت اس کے بعض اعمال واقوال کی بنا پر چھینی جا سکتی ہے وہ خالی از ولایت ہو سکتا ہے لیکن نبی اللہ نبوت سے خالی نہیں ہوسکتا ہے اگر کسی وجہ پر نبی اللہ کو آزمائش الہٰی آ بھی جاوے تو اس کا درجہ نبوۃ بحال رہتا ہے لیکن نبوت اس کو خداور تعالی کی طرف سے مخالف نہیں ہونے دیتی وہ جلد از جلد تائب کرا اپنے عہدہ کا افشا شروع کر دیتے ہیں اور بعض اولیا اللہ کی طاقت کمزور ہوتی ہے تو کثرت فیضان سے ان پر حالت مجذوبی آ جائے اور وہ ناجائز کلمات کہہ دے تو ان کو دیکھ کر کوئی دوسرا بھی ایسا ہی کہنا شروع کر دے تو وہ ایمان سے خالی ہے اور وہ مجذوب نہیں بن سکتا ہے کہ مجذوب بننے سے نہیں بنتا، بلکہ فیضان تجلیات الہٰی اس کو ایسا بنا دیتے ہیں اور حالت سکر میں مجذومین کو جیسا کہ کلمات صحیح نکالنے کی تمیز نہیں رہتی، ایسے ہی انکو کھانے پینے کا ہوش باقی نہیں رہتا اور جو شخص بھنے ہوئے سالم مرغ کا جیسا کہ رکھتا ہو کستوری اور زعفران استعمال کرنے کا عادی ہو اور قوت مردمی کی کمی اور زیادتی کی تمیز رکھے اور دن رات محبوبہ کی ہوس میں کوشاں ہو مقدمات سرکاری عدالتوں میں بناتا ہو اور عدالتوں میں شہادتوں کی فہرست میں شمار ہو تمام عمر کتب کی تصنیف میں گذاری ہو بھلا ایسا آدمی سکر یا استغراق کا دعوٰی کرے یا مجذوبیت کا مدعی ہو تو وہی شخص اس کو تسلیم کر سکتا ہے جس کو وہ پلومر کی شراب

پیکر حالت سکر دکھا کر فریفتہ کرے ورنہ کوئی مسلمان صحیح دماغ اس کو تسلیم کرنے کے لیے آمادہ نہیں پھر ایسا شخص جو تمام عمر از ابتدا تا انتہا سچ کو جانتا ہو نہ سچ کے پڑوس میں بھی کبھی اس نے وقت بسر کیا ہو اور نہ اس کو کہیں ذکر اللہ کا موقعہ ملا ہو دن رات چندے لینے اور منی آرڈر وصول کرنے کا ہوش ہے غمی اور خوشی کی تمیز، گرمی اور سردی کا ہوش خویش واقارب کا پتہ بیماری اور صحت کی خبر ہو اور مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی احادیث مطہرہ اور کو انبیا اللہ کو ٹھکراتے ہوئے مجذوبیت طاری ہو جاتی ہے کچھ سوچ کر تو بات کرو جماعت بندی اسلام کے خلاف قائم کرنا اور شاعر میں دماغ لگانا اور لیکن جب خلاف اسلام کوئی کام وکلام کرے تو معتر قدین کہدیں کہ جی اولیاؤں پر ایسی حالتیں طاری ہوتی ہیں، ایسے ہی مرزا جی پر بھی ایسی ہی اگر حالت ہے، تو ان مذکورہ بالا المنقد کے مرتکب کو یا جو اعمال سوانح مرزا صاحب کے مرزا غلام احمد صاحب کی کتب سے فقیر عرض کرے گا اُن کو دیکھتے ہوئے اور ایسے حالات اُن کی ہی کتابوں میں پڑھ کر ایمان اپنا برباد کر کے وہ شخص مرزائی جماعت میں داخل ہو گا، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کو نہ خداوند تعالےٰ مالک کون و مکان کی محتاجی ہے، اور نہ اُس کا ڈر ہو، اور نہ عذاب قبر اور حشر سے اس کو کسی قسم کا خوف ہے، اسلئے جب کسی شخص کو مرزائی بنایا جاتا ہے، تو خداوند تعالےٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور باقی ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں نزول ملائکہ اور قرآن کریم اور عذاب قبر و حشر سے منکر بنا کر مرزائیت واحمدیت کے خطاب سے نوازا جاتا ہے، کہ شاید اُس کو اگر کوئی اسلام کی بات یاد آجائے، تو یہ مرزائیت سے متنفر ہو جائے گا، بس صُمٌّ" بُکْمٌ" عُمْیٌ" فَھُمْ لَایَرْجِعُوْنَ کے سانچے میں ڈھال کر ایک مکمل پاکٹ بک احمدیہ ہاتھ میں دیدی جاتی ہے اور اس کے مال کے ایک نقب کا رخ قادیان یا ربوہ کی طرف کیا جاتا ہے اور اس کے خزانہ مال تھوڑا ہو یا بہت کا ایک نقب کا رُخ مرکز مرزائیہ کی طرف پھیر دیا جاتا ہے اور اس کے ایمان اسلامی پر مرزائیت دار وڈالا جاتا ہے اگر وہ بے چارہ مرزا غلام احمد

صاحب کے اصولوں کو دیکھ اسلامی اصولوں کا توازن کرے اور دریافت حال کرے کہ مرزا جی نے خدائی دعویٰ کیا ہے، مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبین کہہ کر پھر اس کے خلاف خود ہی نبوت کا دعویٰ کر دیا ہے، انبیا علیہم السلام کی توہین کیوں ایسی بے دردی سے کی؟ تو پاکٹ بک احمدیہ سے اس کو جواب مل جاتا ہے کہ جی اولیا اللہ پر ایسی حالت آتی ہے جیسا کہ فلاں پر طاری ہوئی، فلاں پر پوری ہوئی دماغ کو اس طرف مائل ہونے ہی نہیں دیا جاتا کہ انبیا علیہم السلام پر ایسے حالات طاری نہیں ہوتے، مرزا جی نے دعویٰ نبوت کیا ہے کیا وہ جھوٹ ہے؟ اگر وہ جھوٹ ہے تو مجدد کہد ینگے اور مرزائیت کا مریض بیچارہ خاموش ہو جاتا ہے کہ خیر اس میں تو کوئی مضائقہ نہیں، اور اگر کسی کو پھر ہوش آجائے کہ کسی مجدد یا ولی اللہ نے دعویٰ نبوت نہیں کیا لہذا مرزا صاحب مجدد بھی نہ ہوئے تو اتنے عرصے میں مرزائیت اس کے ایمان کو چھلنی کر دیتی ہے، پھر وہ بے چارہ تیسرے درجے پر فائز ہو کر صُمٌّ" بُکْمٌ" عُمْیٌ" فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ میں ڈھل جاتا ہے، تو وہ اس لائق ہی نہیں رہتا، کہ اسلامی اصول یا توحید و نبوت کا توازن کر سکے، بس وہ پکا مرزائی ہو گیا، مسلمانوں خدا سے ڈرنا چاہیئے اور ایسے دجالوں میں نہ پھنسنا چاہیئے، جو مجذوبیت کا چکمہ دے کر تمہارے ایمان پر ڈاکہ ڈال لیں، رب العزت سے دعا کرنی چاہیئے، کہ رَبِّ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْنِیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا کیونکہ آج تک مجذوبوں کے دعویٰ اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ یا اَنَا الْحَق یا لوائے اعظم من لوا محمد یا سُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمَ شَانِیْ پر کسی نے عمل نہیں کیا اگر کسی نے ایسا کیا ہو، تو اس کے زمانے کا اگر کوئی اس سے بڑا ہوتا تو اس کو قتل کرا دیتا، یا صلیب پر لٹکا دیتا، ایسے کلمات کہہ کر پھر وہ تحریر و تقریر اور تر لقمے اور ریشمی لنگی اور سنہری کلاہ کا محتاج نہیں رہتا اور پھر مرزا جی کے سکر نے کبھی اپنے گھر کی طرف بھی رخ کیا ہے؟ یا خدا تعالیٰ اور اس کے رسل علیہم السلام اور اسلام کی طرف ہی ہے، کبھی بہو بیٹی یا بیوی وغیرہم پر بھی تو سکر کا اثر ہونا چاہیئے تھا، ورنہ اس کے داؤ کو ہم خوب سمجھتے ہیں، ایک پنجابی مثل

عرض کرتا ہوں، کہ

اِک بڈھی دے پتر بہتے سن، تاں اوہ روز پتلاان پکاندی سی اک دن اُس دے ایک پتر نے آکھیا ساڈی ماں بڑی کملی اے، ساری عمر ایسوں آن پکاندیاں گذر گئی، پر ایسوں آن پکاون داوی ول نہ آیا دوسرا کجھ سیاناں سی اُس نے اکھیا کملی نہیں، بھملی اے، کملی ہووے تاں کدی سخت وی پکادے مرزا جی بھی بھملے نے کملے ہون تاں کدی کمل گھرنوں وی موڑے، وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

مرزا جی کے نزدیک حدیث مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا قدر اور وَاَطِيْعُو الرَّسُوْل کا نقشہ

(۱) اعجاز احمد ۳۰ } ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں، اور میری وحی کے معارض اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کوٹوکری میں پھینک دیتے ہیں۔

کیوں جی مرزائی صاحب؟ مرزا صاحب نے اس عبارت سے صاف ظاہر فرمادیا، کہ جس حدیث یا آیت قرآنی کو میں اپنے الھام ملھم کے موافق ردوبدل کر کے پھیر سکتا ہوں، اس کو تو میں کہدونگا، کہ صحیح ہے، ورنہ فرمان مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دونگا اور میری امت بھی ایسے ہی کرے اس سے ظاہر ہوا کہ مرزائی حدیث مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں قول مرزا صاحب کو زیادہ معتبر سمجھتے ہیں اگر ایک طرف حدیث صحیح اور مرفوع مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہو اور بالمقابل اس کے خلاف مرزا صاحب کا قول ہو، تو حدیث مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دینگے آگے اس سے بھی ترقی کر گئے، سنیئے۔

(۲) نزول المسیح ۸۸ }

مسلمت مسلے نہ کرواے دوں واز بخاری بخارِ . سرافسزوں
ایں ہمہ استخواں بہ دامانت نیست یک ذرّہ مغز در جا ئت

اے کمینے تجھے مسلم شریف نے مسلمان نہ کیا اور بخاری شریف سے تو نے سردردی زیادہ کی، یہ تمام تیرے پلے ہڈیاں ہی ہیں، تیری جان میں ایک ذرہ بھر بھی معز نہیں ہے۔

مرزا صاحب کی اس تحریر سے ہر مسلمان کو وضاحت ہوگئی کہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کے نزدیک مسلم شریف اور بخاری شریف اور دیگر حدیثیں مرزائیوں کے نزدیک معاذ اللہ محض فضلہ ہی ہیں، ان کی کوئی اصلیت اور حقیقت نہیں، کیونکہ مرزا جی کی تعلیم ہے کہ اگر تیری کھوپری میں دماغ ہے۔ تو تو ان تمام حدیثوں کو ترک کردے اور میرے الہاموں پر عامل ہوجا، اور اگر حدیث مصطفیٰ تجھے میرے عقیدے سے مثلاً وفات مسیح یا اجرائے نبوت یا میرے اعمال سیئہ آگے آڑے یعنی آیت قرآنی یا حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یا قرآنی آیت تجھے روکے کہ نبوت ختم ہوچکی ہے۔ تو اس حدیث کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دے، اور میری (مرزا جی کی) بات کو قرآن سے بھی بالاتر سمجھ لے، جیسا کہ مرزا صاحب نے فرمایا ہے۔

(۴)۔ جاشیہ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ۱۴} پس حدیثوں کی بحث طریق تصفیہ نہیں ہے، خدا نے مجھے اطلاع دیدی ہے، کہ یہ تمام حدیثیں جو پیش کرتے ہیں، تحریف مغنوی یا لفظی میں آلودہ ہیں، یا سرے سے ہی موضوع ہیں اور جو شخص حکم (خود مرزا صاحب ہو کر آیا اس کو اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کردے۔

کیوں جناب مرزائی صاحب؟ تمہارے مرزا جی نے حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھیر سے تعبیر کیا ہے، اب تم سمجھ لو کہ ڈھیر کس چیز کا ہوتا ہے اس لفظ ڈھیر کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک پر استعمال کرنا حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے یا نہیں؟ یہ تمہارے انصاف پر ہے اور مرزا جی نے حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے قول کے مقابلے رد کرنے کا حکم جاری کردیا ہے، کہ یہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کی اتباع میں عمل ہے یا برتری کا دعویٰ ہے، کہ مرزا جی چاہیں تو تمام احادیث صحیحہ کو اپنی بات کو سیدھا کرنے کے لیے ٹھکرا دیں، تو مرزائیت میں کوئی جائے اعتراض نہیں، چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب نے اسی پر عمل کیا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ جو مسلمہ اجماع اُمت ہیں، ٹھکرا دیا۔ یہ غلامی کا دعویٰ ہے؟

(۵)۔اعجاز احمدی ۸۶}

هَلِ النَّقْلُ شَيْئٌ بَعْدَ اِيْحَاءِ رَبِّنَا
فَاَيُّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يستبشر

اور خدا کی وحی (الہام مرزا صاحب) کے بعد نقل کی کیا حقیقت ہے، پس ہم خدا تعالیٰ کی وحی کے بعد کس حدیث کو مان لیں۔

وَقَدْ مُزِّقَ الْاَ خْبَارُ كُلَّ مُمَزَّقٍ
فَكُلٌّ بِمَا هُوَ عِنْدَهٗ يُتَبْشِرُ

اور حدیثیں تو ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں، اور ہر ایک گروہ اپنی حدیثوں سے خوش ہو رہا ہے، مرزا جی نے اس قانون سے حدیث شریف کی صحت کو ترک کر کے پس پشت ڈال دیا ہے اور اسی قانون سے اَلَّذِيْنَ جَعَلُو الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ سے قرآن بھی ترک کر دیا اس قانون مرزائیہ سے تو مرزا صاحب قرآن حدیث ک مکذب بن گئے۔

مرزا صاحب کی اس کلام سے تین امور اظہر من الشمس ثابت ہوئے، فرمایا، کہ ''میں اور میری قوم'' یعنی مرزا غلام احمد صاحب اور تمام مرزائی قدنی ہوں یا لاہوری امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ ہیں، یہ مرزا صاحب نے خود تفریق بیان فرما دی دوسری بات یہ واضح ہوئی کہ ''کیا یہ باتیں پھینک دینے کے قابل ہیں''۔ یعنی مرزا صاحب کی باتیں حدیث کے مقابلے میں پھینکنے کے قابل نہیں، اور مرزا صاحب کی پہلی عبارات مذکورہ سے واضح ہو گیا کہ مرزا صاحب کا اردو کلام ہو یا عربی فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اگر مرزا صاحب کی بات کے مخالف ہو تو مرزائی کے نزدیک پھینکنے کے

قابل ہے، خواہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث قرآنی آیت کا ترجمہ کیوں نہ فرمایا ہوا ہو، اور تیسرا امر یہ ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کو اپنے الہاموں کا بھی علم نہیں ہوتا تھا۔

یہ ہے مرزائیت جو اسلام اور اسلامی حدیثوں کو ٹھکراتی ہے اور اسلام سے ایسی مخالفت ہے کہ اگر اسلام لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه پیش کرے تو مرزا جی فرماتے ہیں کہ الٰہ میں بھی ہوں، میرا ہی کلمہ ہے اگر کہا جائے مُحَمَّد" رَسُوْلُ اللّٰهِ تو مرزا جی فرماتے ہیں یہ بھی میں ہوں، کہ محمد میرا نام ہے، اگر ہندو کہیں کہ کرشن جی بڑے نیوگی تھے، تو مرزا جی کہتے ہیں کہ کرشن بھی میں ہی ہوں، اگر سکھ کہیں، کہ ہمارے نانک صاحب بڑے گورو ہیں، مرزا جی فرماتے ہیں، کہ نہیہ کلنک میں ہوں، اگر عیسائی کہدے کہ ہمارے عیسیٰ علیہ السلام بڑے نبی تھے تو مرزا جی فرمانے ہیں، کہ میں ہی عیسیٰ ہوں اگر قرآن کریم فرمادے کہ مریم علیہا السلام بڑی پاک دامنہ اَلَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا تھیں، مرزا صاحب فرماتے ہیں، مریم بھی میں ہی ہوں، بیٹے کو اچھا کہا گیا تو بیٹے کا دعوے کر دیا اگر ماں کو پاک دامنہ کہا، یہ ماں بننے کا دعوی کر دیا یہ نہ سوچا کہ حضرت عیسی علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام اور خداوند کریم سے مرکب اثانیم ثلثہ نے عیسائی ترکیب والا خدا بن جاؤ نگا تو مرزا جی نے خدا ہونے کا دعوی کیا ہوگا تو امت مرزائیہ سے جو بھی مرزائی بنے گا وہ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ کا مصداق ہی بنے گا مومن و مسلمان نہیں کہلا سکتا اور مرزائی حضرات بھی اتنا نہیں سوچتے، کہ عورت کبھی نبیہ نہیں ہوتی کیونکہ اس کو جب وہ وقت یاد آتا ہوگا تو نبوت ظلی کا دائرہ بھی بصورت ع اختیار کر جاتا ہوگا خیر مرزا صاحب کے جنگ مقدس کا نقشہ مریمی صفات کے وقت دانت کھٹے کر دیتا ہوگا اور مرزا جی حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی لیے مخالف ہیں، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم انے اجرائے نبوت کا جملہ کسی مقام پر بھی تمام عمر نہیں فرمایا بلکہ اپنے بعد مدعی نبوت کو دجال فرمایا، تو مرزا صاحب کی حدیث پاک سے مخالفت کا سبب یہی ہے، اگر حدیث شریف مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کریں تو دجال ثابت ہوتے ہیں تنگ آیدی جنگ آید پر عمل کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

(٦)۔ اعجاز احمد ۲۸ } ابتدا ہی سے حدیثوں کو بہت عظمت نہیں دی گئی۔
حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرزا غلام احمد صاحب اور مرزائیوں کے
نزدیک کچھ وقعت نہیں، لیکن ادھر مرزا جی رقم طراز ہیں۔

کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو
(دُرِّثمین ص ۱۵۳).

کیوں جی مرزائی دوستو خبیث کس کو کہو گے اور کہو گے بھی یا مرزائی تاویل اور
استعارہ استعمال کرنے کا موقع ہے، کچھ تو سوچو۔

احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق قرآن فیصلہ

(١) نسا $\frac{5}{11}$ } مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَا اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا

جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطیع ہوگا تو ضرور وہ اللہ تعالیٰ کا مطیع ہوا
اور جس شخص نے رُوگردانی کی تو ہم نے آپ کو اس پر محافظ نہیں بنایا۔
اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا، کہ جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
اطاعت کرے گا تو اللہ کا مطیع بن سکتا ہے، ورنہ نہیں اور اطاعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
آپ کے قول اور فعل کی اطاعت ہے۔ اور آپ کے قول اور فعل کی اطاعت آپ کی ذات
حمیدہ اور اوصاف حمیدہ پر ایمان لانے اور صحیح سمجھنے پر موقوف ہے اور آپ کی ذات صفات
پر ایمان تب ہی صحیح ہوسکتا ہے، جب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو ہر عیب سے مبرا اور
پاک سمجھا جاوے اور ان تمام علوم کے مجموعے کا نام ہے حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔
تو نتیجہ یہ نکلا کہ جب تک حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم نہ کیا جاوے،
خداوند کریم یعنی اِلٰـہ، اس معبود حقیقی کی اتباع و اطاعت محال ہے اور جو شخص اس کا مطیع
و تابع نہیں، وہ معبود حقیقی کا قائل نہیں، اور جو معبود حقیقی اِلٰـہ کا منکر ہے، وہ طاغوت ہے
اور ان سے لوگوں کے واسطے رب العزت نے اِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ

ھم فرمایا ہے اور ایسے لوگوں کا تعلق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعاً نہیں ہوتا بلکہ ارشاد الٰہی ہے۔ نَقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا وَهُوَ لَهُ قَرِيْن " اس پر رب العزت شیطان مسلط فرما دیتا ہے اور وہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے پھر وہ اپنے شیطان کی ہی بات سنتا ہے خداوند کریم کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اسے اپنے کلام سے کم معلوم ہوتی ہے، اپنے کلام کو بلند بہتر اور بالاتر سمجھتا ہے، پھر اس کا شیطان اس کو تَؤُزُّهُمْ اَزًّا کا مصداق بنا کر اکساتا ہے کہ حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم صحیح نہیں، اس میں ختلاف ہے، حالانکہ احادیث صحیحہ میں اختلاف نہیں یہ سب خرابی وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِيْنًا فَسَاءَ قَرِيْنًا کی ہے اور ان کے دلوں میں اختلاف ہے ان کی عقلوں میں اختلاف ہے، اس بیماری کی وجہ سے ایسے شخص کو احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اختلاف نظر آتا ہے یہ عجمی لوگ عربی سیکھیں تو یہ مشکل عقل قبول کرتی ہے بات کریں تو بھول جائیں خداوند کریم کی یاد سے غافل غیر اسلامی شکلیں کھانا حرام کلام لغو کے پتلے دن کے بارہ بجے بستر سے اٹھ کر احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو غلط قرار دیکر ٹھکرا دیں جن کے روات پیدائشی عربی دان دنیا کے سیاست دان اور دنیا کے علما گر نقاد زمانہ جو ہزار حدیثوں کے حافظ قرآن کریم کے امین جنہوں نے قرآن کریم ہم تک پہنچایا ایسے ایسے شب بیدار جو تمام قرآن کریم ہر رات ختم کرنے والے تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا کے حامل اور قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ سے موصوف ایک درہم اگر کسی سے نا جائز پہنچ جائے تو منزلوں طے کر کے امانت پہنچانے والے ہوں، خداوند کریم ان تمام پر اپنی ہر وقت رحمت فرماوے اور ان کی قبور کو جائے آرام بنا دے اگر ان کی بیان کردہ احادیث سے انکار ہے تو ان سے پہنچے ہوئے قرآن کے بھی منکر ہو جاؤ بن عمل وشکل کے مولنا کہلانے والو؟ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کو ٹھکراؤ گے تو صف مرزائیت میں شمار کیے جاؤ گے اور دہریت کے تاگے میں پروئے جاؤ گے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا بھی نہ پہنچے گی، اور مارے مارے پھرو گے احادیث کا انکار کرنا صرف نفاق کے

گڑھے میں ہی نہیں ڈالتا بلکہ قرآن کریم کے انکار سے غَیْبَتُ الْجُبّ میں لے جارہا ہے سنبھال جاؤ قرآن کریم منکرین حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین دور ڈالتا ہے سنو!

(۲) انفال ۹/۳ } یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو، اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراض نہ کرو حالانکہ تم سنتے ہو،

ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراض کی ترنیج عام ہورہی ہے، تاکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کس بات میں اعتراض نہ ہوا گر آج احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراض ہو جائیگا تو نماز، روزہ، زکوٰۃ، عبادت معبود حقیقی کی تم سے جاتی رہی گی ارے جس کا نام لے کر جس کی کتابیں پڑھ کر تم آج مسلمان کہلا رہے ہو ان کو ضعیف اور جھوٹا کر رہے ہو اور جس میں سچ کا شائبہ بھی نہیں وہ آج دین اسلام کا علم بردار بنا ہوا ثابت کر رہا ہے اور پنے آپ کو دین اسلام اور حقانیت کا پتلا ثابت کر رہا ہے پھر رب العزت نے حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل میں دوسرے لوگوں کے کلاموں کو ٹھکرانے کا ارشاد فرمایا ہے، ملاحظہ ہو۔

(۳) حجرات ۲۶/۱ } یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ

اے ایمان والو اپنی آوازوں کو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر بلند نہ کرو، اور آپ کے مقابلے میں اپنے قول کو بھی اونچا نہ کرو، جیسا کہ تم ایک دوسرے کے لیے اونچا کر لیتے ہو، کیونکہ (اس جرم میں) تمہارے تمام اعمال برباد ہو جائیں گے اور تم اس راز کو نہیں سمجھتے،

رب العزت فرماویں کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے مقابلے میں اپنا آواز بھی بلند نہ کرو اور مرزا جی فرماتے ہیں، کہ میرے کلام کے مقابلے میں حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ردی کی ٹوکری میں ڈالو تو مسلمان تو اس کو گوارہ نہیں کرسکتا، البتہ مرزائی کرسکتا ہے۔

رب العزت کی طرف سے ارشادات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص قدر وشان

(۴) . بنی اسرائیل ۵/۱۴ {فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلاً مَّيْسُوْراً

تو فرمادیجیے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا لوگوں کو آسان ارشاد:

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ رب العزت نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ارشادات فرمانے کا بھی حکم دیا ہے، جس کو حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہا جاتا ہے، قرآن اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہی ہمارے لیے ہر پہلو سے آسان فرما دیا، باقی سب اشکال ہے۔

(۵) . نِسَا ۵/۹ {وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْ اَنْفُسِهِمْ قَوْلاً بَلِيْغاً

اور یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو نصیحت فرمایئے اور ان کو وہ ارشاد فرمایئے جو ان کے دلوں پر موثر ہو۔

اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے ارشادات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف فرمائی آپ کا کلام ایسا ہے، جو ان لوگوں کے دلوں پر موثر ہے۔

ثابت ہوا، کہ احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی موثرہ ہیں، لیکن مرزا غلام احمد صاحب اس کو اپنے کلام کا ذبہ کے مقابلے میں ٹھکراتے ہیں، مرزا جی کے بس کی بات نہیں، جس غلام احمد کا دماغ درست نہ رہے وہی اپنے کلام کاذبہ کے مقابلہ میں احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھکراتا ہے تو ان دونوں آیتوں سے قرآن کریم کے

علاوہ اقوال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت اقوال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مستقل کلام ثابت ہوئے جن کو احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعبیر کیا جاتا ہے وہ احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حصہ، جو اقوالِ وارشادات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اور دوسرا حصہ احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، تو اس کا ذکر بھی رب العزت نے قرآن کریم میں فرمایا۔

(۶) انعام زمر ۲۴/۴ ۸/۶ { قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ

فرما دیجیے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اے میری قوم تم اپنی جگہ پر عمل کرو بے شک میں بھی عمل کرنے والا ہوں، تو تمہیں جلدی معلوم ہو جائے گا سچ کیا ہے جھوٹ کیا ہے، اے وہ قوم جو صرف قرآن کے مدعی کہلاتے ہیں، وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال کا نمونہ مطابق قرآن کریم پیش کر سکتے ہیں؟ جب نہیں تو معنون عنوان کا سمجھنا محال ہے۔

تو اس آیت کریمہ سے اعمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بالاستقلال ثبوت ملا اور ان اعمال واقوال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مجموعہ احادیث ہیں، جو کتابی شکل میں ہمارے سامنے رائج ہیں، پھر آپ کے ارشادات کی بھی خصوصیت ہے اور بڑی خصوصیت اقوال و اعمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہے کہ ان کو رب العزت نے حکمت سے تعبیر فرمایا ہے اور بغیر حکمت کے ارشاد خداوندی کو سمجھنا محال ہے

(۷). بقر ۶/۸ { كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ

جیسا کہ بھیجا ہم نے تم میں رسول (علیہ الصلوۃ السلام) کو جو تم پر ہماری آیات پڑھتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب سکھاتا ہے، اور دانائی اور تمہیں ایسی باتیں سکھاتا ہے، جو تمہیں معلوم نہ تھیں۔

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے تعلیم کتاب یعنی قرآن کریم کو علیحدہ بیان فرمایا، اور حکمت کو علیحدہ، تاکہ منکرین حدیث کو معلوم ہو جائے کہ مخلوق کو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے علاوہ قرآن کریم کے حکمت مصطفوی کی محتاجی ہے، جس کا مجموعہ احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، تو رب العزت نے ثابت کر دیا کہ بغیر حکمت یعنی بغیر احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم کتاب یعنی قرآن کریم کو سمجھ نہیں سکتے، اگر احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر دیا، تو انکار قرآن کریم، ہوگا۔ کیونکہ اس کے بغیر قرآن کریم کا سمجھنا ہی محال ہے، ہوگا اور تھا۔

''مرزائی''۔ مولوی صاحب حکمت کے معنی احادیث کس طرح کر دے، یہ معنی غلط ہیں، اس کے معنی تو دانائی کے عام ہیں، تم نے یہ دھوکا کیا ہے،

''محمد عمر''۔ مرزائی صاحب حکمت کے معنی دانائی کے ہی ہیں اور دانائی عام اور قرآن کریم ہے، تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ، ہر شے کو بیان کرنے والی کتاب تو کتاب بغیر معلم کے سمجھنا محال، کیونکہ کلام خداوندی ہے، اسی واسطے رب العزت نے فرمایا ہے، فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ اور کوئی بات نہیں ہم نے قرآن کریم کو آپ کی زبان پاک سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آسان کیا ہے، معلوم ہوا، کہ قرآن کریم کی تفسیر جو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام یعنی حدیث نے فرمائی وہ درست ہے، باقی سب غلط اور جھوٹ ہے، کیونکہ آپ خداوند کریم کی طرف سے معلم حقیقی ہیں، تو آپ کے بغیر قرآن کریم کا سمجھنا محال ثابت ہوا، مثلاً رب العزت نے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فرمایا، صلوٰۃ کے معنی محض رحمت کے ہیں لیکن صلوٰۃ مجموعہ رکوع وسجود وقیام وقرأت وتسبیحات وغیرہم ہیئت کذائیہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی، جو احادیث میں مذکور ہے، اور رب العزت نے اپنی کتاب کو تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ نازل فرما کر اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں کو محتاج بھی رکھا تاکہ ایسا نہ ہو کہ ہر شخص ضال ومضل اپنی مرض نفاق کی وجہ سے مفسر قرآن بن جائے، بلکہ جو مفہوم میرے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماویں وہی صحیح اور مسلم

ہے، باقی سب غلط اور تکذیب قرآنی میں داخل ہے، اور مکذب قرآن کریم الٰہی دین سے خارج اور دشمن خداوند کریم ہے، تو قرآن کریم میں رب العزت نے جو عبادت اور معاملات اور تعبیری واقعات اور وعدے اور عید فرمائے ہیں، اس کی جو شرح مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادی ہے وہ صحیح ہے باقی سب گمراہی اور اس شرح مصطفوی کا نام احادیث ہے ایسے ہی قربانی اور حج وزکوٰۃ فرداً فرداً ارکان اسلام بغیر ارشاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم موافق منشاء الٰہی ادا کرنا محال اور اس کے ادا کرنے کا طریقہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود عمل کر کے دکھایا، تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال واعمال کے مجموعہ کا نام ہے احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال کو ہی اعمال کہا جاویگا، باقی سب گمراہی مثلاً نمازیں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دن میں پانچ فریضہ ادا فرمائیں، اور جس ہیئت قضائیہ سے ادا فرمائیں وہی ہدایت ہے، جیسا کہ احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں مذکور ہے، باقی سب گمراہی ہے یہی تعلیم اور ہدایت ہمیں قرآن کریم نے دی ہے۔

(۸) انعام ۸/۲۰ } قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

فرمادیجئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک میری نماز پڑھنا اور میری تمام عبادتیں اور میری زندگی اور میرا وصال خالص رب العلمین کے لیے ہے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا، کہ آپ کی نماز بلکہ تمام عبادتیں اور آپ کی زندگی اور آپ کا طریق وصال ہی صرف رب العلمین کو پسند ہے، باقی سب گمراہی ہے، جس کا نتیجہ یہ نکلا، کہ اگر کوئی نمازی نماز ادا کرنا چاہے تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیئت کذائیہ کو ہی ادا کریگا، تو رب العلمین کی نماز ہے، ورنہ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوَاہُ میں شامل ہے، ایسے ہی قربانی اور حج اور زکوٰۃ ہے پھر رب العزت نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بسر ہو تو رب العلمین کے لیے ہی خالص ہے ورنہ کَالَّذِیْ اسْتَھْوَتْہُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ہے اور حیات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام امورات دینی ودنیاوی معاشری

ہو تمدنی وسیاسی وغیرہ وغیرہ شامل ہو گئے، ایسے ہی انسان کی موت بھی تو ان تمام کا مجموعہ ہے احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جس کو رب العزت نے حکمت سے تعبیر فرمایا ہے اور ان تمام امورات قرآنیہ کی حکمت جو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادی ان کے مجموعے کو اگر کوئی شخص حاصل کرنا چاہے، تو احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی ہو سکتا ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مصطفےٰ ﷺ کے روبرو بالمشافہ اس قرآنی حکمت کو سیکھا اور آگے تابعین کو انہوں نے ایسے ہی ترتیب دی جیسا کہ وہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات وممات پسندیدہ خداوندی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اثر پذیر ہوئے وہی حکمت حاصل کنندہ رب العزت کو مقبول اور منظور ہوئے جن کی صداقت اللہ جل شانہ نے قرآن کریم میں بیان فرما کر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی موثرہ حکمت کی سند ان کو عطا فرمادی اور اسی مؤثرہ حکمت کا مجموعہ جس میں قرآن کریم کی تفصیل نامہ ہے تابعین اور علیٰ ہذا القیاس تبع تابعین نے جمع فرمائی ان کا نام بصورت کتب احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشکیل دی گئی اور یہ معنون ہے فرمان باری تعالیٰ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ کا۔

اب اس زمانہ شر القرون میں کوئی غلام احمد صاحب مرزائی ہو یا پرویزی چکڑالوی ہو یا انگریزی ہو رب العزت کی فرمودہ حکمت جو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات وممات کے از ابتداء تا انتہا اور از ابتدائے آفرینش تا قیامت مکمل ذخیرہ خزانہ ہے مسلمان کے لیے بغیر احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کو اپنی مرضی کے موافق بیان کرنا اور قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ کو چھوڑ کر شر القرون کے جعلی راہبروں کی اتباع کرنا امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خارج ہونا ہے اور ایسے لوگ احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھکرا کر محض قرآن کریم کا نام لیکر سادے یا آزاد عن الاسلام مسلمانوں کو جہنم کا ایندھن بنا کر انہیں ہی گمراہی کے گڑھے میں ڈال رہے ہیں اور وہ اپنے متبعین کو فِيْ آذَانِنَا

وَقْرٌ ’’ وَّمِنْ بَیْنِنَا وَبَیْنِکَ حِجَابٌ ‘‘ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عَامِلُوْنَ کے مطابق ڈھال لیتے ہیں۔ مسلمانو یاد رکھو! جب تک احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر پورا ایمان صحیح نہ کر گے، اور ان نتھو، پھتو، ایرے وغیرے خیرے کہ کہے کو نہ ٹھکراؤ گے تو وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کے عامل نہ بن سکو گے۔

تو مرزا غلام احمد صاحب کا حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھکرنا تکذیب قرآنی ہے، اور خروج از امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے، اور مرزا غلام احمد صاحب کو حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قدر قیامت کو معلوم ہوگا۔

(۹) نسآء $\frac{5}{6}$ } یَوْمَئِذٍ یَّوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰی بِھِمُ الْاَرْضُ وَلَا یَکْتُمُوْنَ اللّٰہَ حَدِیْثًا

پھر اُس دن مرزا جی کہیں گے ہائے! ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا پر عمل پیرا ہو جاتا تو آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی میں بطش الٰہی میں گرفتار نہ ہوتا۔

مسلمانو! اگر وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ سے قرآنی اطاعت فرض ہوتی ہے، تو وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ سے احادیث محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بھی فرض ہے، جن سے اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی و عملی ہوتی ہے، ورنہ بغیر اطاعت احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محال اور بغیر اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکذیب قرآنی لازم آتی ہے اور مَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ لَہٗ نَارَ جَھَنَّمَ خَالِدِیْنَ فِیْھَا اَبَدًا، کا سزاوار بن گیا۔

تو قرآن کریم سے ثابت ہوا کہ احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ردی کی ٹوکری میں ڈالنے والے کو رب العزت جہنم میں ہمیشہ کے لیے سزا دے گا کیونکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے بغیر اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولاً وفعلاً محال ہے، اور جو اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہے اور منکر ہے تو اس کے تمام

اعمال برباد ہو جاتے ہیں، خواہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتنی ہی اور کیسے ہی عبادت کیوں نہ کرے، ملاحظہ ہو، رب العزت فرماتے ہیں۔

(۱۰)۔ محمد ۴/۲۶ ﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَكُمْ﴾

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو، اور (انکار کر کے) اپنے اعمال نہ ضائع کرو۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور رب العزت دونوں کی اطاعت سے اعمال صحیح اور مقبول ہوتے ہیں، اگر دونوں سے ایک کی اطاعت میں فرق آ جائے تو اعمال برباد ہو جاتے ہیں، جب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے روگردانی کرنے سے اعمال برباد ہو جاتے ہیں، تو زبانی کہہ دینا کہ جی ہم تو قرآن کے ہی قائل ہیں، تو ایسے لوگوں کی رب العزت کے حضور میں کوئی وقعت نہیں، کیونکہ ارشاد الٰہی ہی، رب العزت نے تو ہر بات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد فرما دی، اور آپ کا ہی دست نگر ہم کو بنا دیا، اور اسی کا ہمیں ارشاد فرمایا۔

(۱۱)۔ حشر ۱/۲۸ ﴿وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ شَدِیْدُ الْعِقَابِ﴾

اور جو تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمایا، اس کو لے لو اور جس سے آپ منع فرما دیں، اس سے رک جاؤ، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو، بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے مَا کو عموم بیان فرما کر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قول فعل وغیرہ کو شامل فرما دیا یعنی جو شے بھی آپ عنایت فرما دیں ہمیں عمل کرنے اور عمل کرنے کا ارشاد ہے، اگر احادیث کا انکار کریں گے تو اس آیت کریمہ کی صراحۃً تکذیب لازم آئیگی، اور ملاحظہ فرمائیے۔

(۱۲) مجادلہ ۲۸/۲ ﴿ یَا اَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْ اِذَاتَنَاجَیْتُمْ فَلَاتَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَاتَّقُوْ اللّٰہَ الَّذِیْ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ .

اے ایمان والو! جب تم آپس میں سرگوشی کرتے ہو، تو گناہ اور ظلم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کے متعلق سرگوشی نہ کرو نیکی اور تقوے کے متعلق سرگوشی کرو، اور اللہ سے ڈرو، جس کی طرف تم اکٹھے کیے جاؤ گے۔

رب العزت نے اس آیت کریمہ میں گناہ اور ظلم اور معصیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک عطف میں شمار فرمایا، معلوم ہوا، کہ جیسے مَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ سے کتاب خداوند کریم سے فیصلہ نہ کرنے والے ظالم فرمایا، ایسے ہی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر کو بھی گناہ اور ظلم میں شمار فرمایا، اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال کو ہی سراہا ہے۔

(۱۳) احزاب ۲۱/۳ ﴿ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرِ وَذَکَرَاللّٰہَ کَثِیْراً

یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ میں اچھا طریقہ ہے، ایسے شخص کے لیے جو اللہ کی امید رکھتا ہے اور دن قیامت کی اور ذکر کثیر کرتا ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے فی رسول اللہ فرمایا، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات اور اوصاف حمیدہ واعمال طیبات اور آپ کے ارشادات عالیہ وغیرہم مومنین کے لیے اچھا طریقہ ہے، باقی سب طرق گمراہی ہیں، اور ان امورات مذکورہ کی تفصیل احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں مذکور ہے تو احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پس پشت ڈال کر اگر کوئی اپنا طریقہ نکالنا چاہے تو وہ اسوۂ حسنہ کا عامل نہیں، جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب اور مرزائی اور چکڑالوی و پرویزی وغیرہم جو احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھکرا کر امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہر ایک اپنا

اپنا طریقہ اپنی اپنی عقل کے مطابق ایجاد کر رہے ہیں اور مدعی ہیں، کہ ہم نے بھی قرآن کریم سمجھا ہے، احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب جعلی ہیں، حالانکہ جعلی وظلی خود بنے ہیں، سچ ہے شیشے میں اپنا منہ ہی پہلے نظر آتا ہے، اور سنیئے،

(۱۴). نحل ١٤/١٦ ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ۔

آپ اپنے رب کے راستے کی طرف بلایئے حکمت کے ساتھ اور اچھے وعظ کے ساتھ اور ان سے اچھے طریقے سے بحث فرمایئے۔

اللہ رب العزت نے اِلٰی سبیل اللّٰہ بُلانے کے لیے تین طریقے فرمائے ہیں۔

(۱)۔ حکمت کے ساتھ،

(۲)۔ اچھے وعظ کے ساتھ اور اگر وہ ان دونوں طریقوں سے نہ سمجھیں، اور بحث کریں تو رب اعزت نے تیسرا طریقہ بیان فرمایا۔

(۳)۔ بحث جو آپ کو بہت ہی بھلی معلوم ہو، وہ بحث کیجئے۔

کلام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف رب العزت نے تین صفات سے فرمائی کہ آپ کا کلام بڑا حکیمانہ ہوتا ہے اچھا اور سخت اور گالی نہیں ہے، (جیسا کہ مرزا صاحب) اور آپ کا نصیحت کرنا اور وعظ سنانا لوگوں کو اچھے طریقے سے ہے، دوسری آپ کے کلام کی صفت یہ ہے، کہ اگر کوئی آپ سے بحث بھی چھیڑے تو وہ بھی آپ بہت اچھے پیرائے میں فرماتے ہیں جو کسی کو برا محسوس نہیں ہوتا تو ان تمام مواعظ حسنہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مجموعہ احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، آج کل اسی لیے مذاہب نو کی ایجاد کرنے والے کریکٹر سے گر جاتے ہیں، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات حدیث سے محروم ہیں اور منکر ہیں کیونکہ تبلیغ کے پسندیدہ طریقے یہ تینوں ہی ہیں، کہ بات دانائی کی ہو، وعظ اچھے کلمات سے ادا کیا جائے، بحث وتمحیص کا وقت آجائے تو اس میں بھی احسن طریقہ استعمال کیا جائے اور ان منکرین حدیث کی قوت

بیانیہ اور سلسلہ عمل کبھی صحیح نہیں ہوسکتا، جب تک کہ احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا معمول نہ بنالیں، یہ منکرین احادیث کا مطلب خداوند کریم تک پہنچایا نہیں بلکہ ان کا مقصود یہ ہے کہ پہلے مسلمانوں کی ذہنیت کو اس طرف رغبت دلا گی جائے کہ احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں اختلاف ہے چھوڑ دو یہ قابل عمل نہیں ہیں تو احادیث کے چھوڑنے سے نتیجہ یہ ہوگا، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام زندگی کا نمونہ ان مسلمانوں کے دماغ اور ذہن سے نکل جائے گا یعنی جو حکمت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطائے الٰہی سے موصول ہوئی ہے وہ جب ضائع ہو جائے گی اور ہماری اختراع ان کے دلوں میں گھر کر جائے گی تو ذکر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے دلوں سے نکل گیا، عمل بھی بھول گئے، تو آہستہ آہستہ الحادی الحاد باقی رہ جائے گا یہ لوگ منکرین احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں، کیونکہ جو بانی اسلام کی لائف اور اساس عملی کو برباد کرنا چاہتا ہے وہ اسلام کا دشمن ہے جس دیوار کی بنیاد ہی کھوکھلی ہو جائے وہ دیوار کبھی کھڑی نہیں رہ سکتی۔

(۱۵) صف $\frac{۲۸}{۱}$ } وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ۔

اور جب موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو فرمایا کہ اے میری قوم تم مجھے کیوں تکلیف دیتے ہو، حالانکہ تم جانتے ہوں، کہ میں اللہ کا رسول ہوں تمہاری طرف جب ...... وہ رسالت سے ٹیڑھے ہو گئے اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا اور اللہ تعالیٰ بد کاروں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رسالت کا انکار کیا، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، کہ وہ قوم اس عمل سے خدا کے راستے سے ٹیڑے ہو گئے جب وہ رسالت سے ٹیڑھے ہو گئے تو ہم سے ٹیڑھے ہو گئے، جب ہماری طرف سے ٹیڑھے ہوئے، تو ہم نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا اور ایسے

لوگوں کو اللہ تعالی نے فاسق فرمایا، یہ آیت کریمہ منکرین حدیث کے لیے مقام غور ہے کہ اگر احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائیں، تو رب العزت کے نزدیک فاسقوں سے شمار ہونگے۔

منکرین احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے عقل سے کورے ہیں یہ نہیں سمجھتے کہ قرآن کریم تمہیں بوسیلہ حاصل ہوا ہے یا بغیر وسیلہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچا ہے تو سراسر کذب ہے اور اگر بوسیلہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ملا ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے، هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ تو جس ذات سے ہم کو قرآن کریم ملا اسی ہی ذات سے حدیثیں یعنی قرآنی نمونہ عمل بھی ہمیں احادیث کی صورت میں پہنچا، جس کے متعلق رب العزت نے ہمیں تاکید فرمائی، لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ، تو یہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگر اسوہ حسنہ سے انکار ہے تو قرآن کریم بھی انکار ہے اور یہ تو بتاؤ کہ اسوہ حسنہ فی رسول اللہ کہا ہے اور اگر کہا جائے کہ یہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ذریعے سے ہی حاصل ہوا ہے اگر کہا جائے قرآن کریم کی نگہبانی رب العزت نے اپنے ذمے لی ہوئی ہے اس لیے نہیں بدل سکتا تو ثابت ہوا کہ جن لوگوں نے رب العزت کی امانت میں خیانت نہیں کی وہ احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں کیسے خیانت کر سکتے ہیں۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ جب قرآن کریم کوئی بدل نہیں سکتا، تو جو اس کی شرح اور قرآنی عنوان کا معنواں اسوہ حسنہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس کا بدلنا بھی محال کیونکہ احادیث لوزمات قرآن کریم سے ہیں اور لوازمات کا قیام اور تغیر و تبدل ملزوم پر موقوف ہوتا ہے جب ملزوم نہیں بدلا تو احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدلنا بھی محال اور جو معلم قرآن ہے وہ ہی معلم احادیث ہے اور قرآن کریم نے بھی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ بیان فرمایا جس کی وضاحت و تفصیل ہمارے سمجھنے کے لیے حدیثوں میں مذکورہ ہے اسی لیے رب العزت نے فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ فرمایا، کہ منکرین

احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہو جائے کہ بغیر احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہم قرآن کریم کو سمجھ نہیں سکتے۔

چنانچہ رب العزت نے قرآن کریم میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ بیان فرمایا، تو ساتھ ہی شان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بیان فرمادی تاکہ منکرین احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہو جائے کہ بالمشافہ متعلمین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا شاق یہ ہے، جو خداوند کریم نے بیان فرمایا، لہٰذا یہ لوگ اس وجہ سے نہ خائن قرآن کریم ہو سکتے ہیں، اور نہ خائن احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہو سکتے ہیں، اور جو ان کو خائن سمجھتے ہیں وہ مکذب قرآن کریم ہیں، اور جو مومن بالقرآن ہیں، ان کے نزدیک صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی امین ہیں اور جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو امین سمجھتے ہیں وہ احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی منکرین نہیں ہو سکتے، اب منکرین احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے قابل دریافت یہ امر ہے، کہ ان کے نزدیک صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی اعلیٰ ہے جن کا شان قرآن کریم نے بھی بیان فرمایا ہے، یا ان منکرین کی، اگر یہ اپنی زندگی کو صحابہ کرام سے بہتر سمجھتے ہیں تو مکذب رسالت و قرآن کریم ہیں، اور اگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بہتر سمجھتے ہیں تو جھوٹ ہے کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو انہوں نے امین نہیں سمجھا کیونکہ احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو انہوں نے روایت کیا ہے اس کو معاذ اللہ جھوٹ سمجھتے ہیں، اور یہ مکذبین احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایمان کے پودے ہیں، کہ مورخین کی باتوں کو خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم ثقہ سمجھتے ہیں اور احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے مقابلہ میں یہ لوگ ٹھکراتے ہیں، اس سے ثابت ہوا، کہ یہ لوگ حقیقۃً صرف احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی انکار نہیں کرتے، بلکہ یہ قرآن کریم کی تکذیب اس صورت میں کرنا چاہتے ہیں، کہ قرآن کریم کا محض نام لے کر اپنی خواہشات نفسانی کے سانچے میں ڈھال کر انسانوں کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں، اسی لیے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو قرآن کریم میں منافق فرما رہے ہیں،

(۱۶)۔منافقون ۲۸/۱ ﴾ وَاِذَا جَاءَکَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُهٗ فَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنَافِقُوْنَ لَکَاذِبُوْنَ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ ک پاس منافق آتے ہیں، تو کہتے ہیں، ہم گواہی دیتے ہیں، کہ بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں، اور اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ آپ واقعہ ہی اس کے رسول ہیں، اور اللہ شہادت دیتا ہے کہ وہ منافقین جھوٹے ہیں۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو لوگ محض زبانی اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّد" رَسُوْلُ اللّٰه پڑھ چھوڑتے ہیں، اور آپ کی رسالت یا آپ کے فرمان کو صحیح نہیں سمجھتے، اللہ تعالیٰ نے ان کو منافق فرمایا ہے، اور چونکہ وہ زبانی اقرار کرتے ہیں اور ظاہر ان پر اس امر کی کوئی شہادت نہیں اس لیے رب العزت فرماتے ہیں، وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اللہ تعالیٰ ان پر شہادت دیتا ہے کہ وہ دل سے عظمت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قائل نہیں، اگر قائل ہوتے تو وہ آپ کے ارشاد کو تسلیم کرلیں، لہذا وہ عند اللہ منافق ہیں مومنین نہیں، اور پہلے کئی بستیاں رسولوں کے ارشادات نہ تسلیم کرنے پر معذب من اللہ ہو گئیں، ملاحظہ ہو۔

(۱۷)۔طلاق ۲۸/۲ ﴾ وَکَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِیْدًا وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّکْرًا فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَکَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا فَاتَّقُوا اللّٰهَ یٰاُولِی الْاَلْبَاب

اور کئی بستیاں ہیں جنہوں نے اپنے رب کے حکم سے اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرکشی کی، تو حساب لیا ہم نے ان سے سخت حساب اور عذاب کیا ہم نے اُن کو برا حساب تو چکھا انہوں نے اپنے حکم کا وبال اور ان کے حکم کا نتیجہ خسارہ ہے ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے سخت عذاب تیار کیا ہے، تو اے عقل والو اللہ سے ڈرو۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے چار امور کو ذکر فرمایا۔

• (۱)۔سابقہ بہت سی بستیوں نے اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ارشادات سے اعراض کیا، جو عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا سے ظاہر ہے۔

(۲)۔ سابقہ بہت سی آبادیوں نے اپنے رسول اللہ کے ارشادات سے اعراض کیا، جو وَرُسُلِهٖ یعنی امر رسل سے واضح ہے۔

(۳)۔ امور الٰہیہ اور امور رسل کا ان سے حساب پورا لیا گیا تو وہ دونوں میں فیل نکلے، اس لیے ان کو عذاب بھی عجیب قسم کا دیا گیا، جس کو فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِیْدًا وَّ عَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا

(۴)۔ سابقہ آبادیوں نے اپنے رب کے حکم کو اور اپنے رسول کے حکم کو چھوڑ کر انہوں نے اپنے حکم جاری کیے تو ان کے حکم پر عمل کرنے سے اُن کو خسارہ ہی ہوا، اور سزا اور عذاب ہوئے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ امم ماضیہ کے معذب ہونے کا باعث ایک یہ بھی تھا، کہ انہوں نے اپنے رسل کے ارشادات کو ٹھکرایا، اور اپنے امور جاری کئے، تو ایسے ہی اس امت میں بھی بعض لوگ امتی ہونے کے مدعی ہیں، اور اسی عمل کے مرتکب ہیں جو منکرین احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور حقیقۃً اپنے متبعین میں اپنے احکام جاری کرتے ہیں، اور دھوکہ یہ دیتے ہیں کہ ہم نے قرآن سے استنباط کیا ہے ہمیں احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت نہیں، تو رب العزت نے ایسے لوگوں کے واسطے امم ماضیہ کے واقعہ کو ارشاد فرما کر اس امت کو سمجھایا، کہ اے لوگو قرآن کریم کے ماننے والو! اگر قرآن اور احکام خداوندی کو مانتے ہو، تو احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان صحیح رکھو، اور حدیث کے مطابق قرآن کریم پر عمل کرو، ورنہ تم بھی سزا وار عَذَابًا شَدِیْدًا وَّ عَذَابًا نُّكْرًا کے ہو جاؤ گے، کیونکہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور فرمان کے منکر کو بھی رب العزت نے فتوی کفر دیا ہے۔

(۱۸)۔ نساء ۶/۲۲ ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّكُمْ وَ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا

اے لوگو! تمہارے پاس رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے رب کی طرف سے ساتھ حق کے تشریف لائے، تم ایمان لاؤ تمہارے لیے بہتر ہے اور اگر تم نے انکار کر دیا تو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے، ضرور اللہ ہی کا ہے، اور اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور ارشاد پر ایمان نہ لانے والا خداوند کریم نزدیک کافر ہے۔

(۱۹)۔ آل عمران ۳/۴ } قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ، فرمادیجیے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم اللہ کے محبوب بننا چاہتے ہو، تو میری اتباع کرو، تمہیں اللہ تعالیٰ محبوب بنالے گا۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ بغیر اتباع مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ تک رسائی نہیں ہو سکتی جو حدیث شریف سے منکر ہے وہ قرآن کریم کا بھی منکر ہے۔

(۲۰)۔ انفال ۹/۱ } وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اگر تم مومن ہو تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تابعداری کرو، اور مرزا جی کا یہ کہنا کہ میرے قول والہام کے سامنے احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی وقعت نہیں، ردی کی ٹوکری میں ڈالنے کے قابل ہیں، مرزائی صاحب یہ تو فرمادیں، کہ اسلام کی کسی چیز کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے مذہب کے مقابلے میں برقرار نہیں رکھا بلکہ اسلام کی ہر شے کو مرزائیت کے مقابلے میں ٹھکرایا ہے، توحید کو ٹھکرایا دریافت کرنے پر صاف اقرار نہیں کیا، بلکہ اپنی بات کو تاویلوں سے بیان کرتے رہے، اور کر رہے ہیں، ایسے ہی رسالت کو ٹھکرایا بلکہ نبوت و رسالت الٰہیہ کی وہ توہین کی کہ آریہ اور عیسائی اور دوسرے مرزا جی سبقت لے گئے، انبیاء علیہم السلام کو جھوٹے عیوبات سے متہم کیا، اُن کی تکذیب کی، ان کو گالیاں بھی دیں، اور ایسی فحش گالیوں سے انبیاء علیہم السلام کو یاد کیا کہ جس کو ایک بازاری آدمی بھی گوارہ نہیں کر سکتا، اور جب اعتراض کیا جائے تو

مرزائی فوراً کہہ دیتے ہیں، کہ مرزاجی کو مسلمان بُری گالیاں دیتے تھے، اس لیے انہوں نے گالیاں سنائیں پہلی بات تو یہ ہے کہ مسلمان اگر مرزاجی کے کیریکٹر کو مرزاجی کی کتب سے ہی لکھے تو وہ مجرم نہیں، اگر اپنی طرف سے کوئی زیادتی کرے، تو واقعی مجرم ہے، مرزا غلام احمد صاحب کا چال چلن کتب مرزائیہ میں ایسا مکدر رورج ہے، اگر وہ غلط ہے تو ان کتب کو جلا دینا چاہیے ، یا مرزاجی کا فی الواقع موجود فی الخارج جو چشم دید واقعات مسلمان یا کوئی اور دیکھے تو وہ کہہ سکتا ہے، اگر مرزاجی ننگے ہوتے شرماتے نہیں، تو کہنے والا اگر کہدے کہ ننگے کیوں ہو بھائی کچھ شرم چاہیے تو قائل کی بات صحیح پر عمل چاہیے ، نہ کہ اس کو گالی گلوچ سنایا جائے اور اس کے نبی اللہ سچے کو جھوٹا مطعون کر دیا جائے ، پھر فقیر ایک اور مثال عرض کرتا ہے کہ دو بھائی ہیں، ایک بھائی دوسرے کو کہتا ہے، کہ تو شراب کیوں پیتا ہے؟ شرعاً حرام ہے، افیون کیوں کھاتا ہے؟ شرعاً حرام ہے، نامحرمہ عوتوں سے مٹھی چاپی کیوں کراتا ہے؟ غیر محرمہ عورتوں کو رات کے وقت اپنے پاس کیوں رکھتا ہے؟ لوگوں سے داؤ پیچ ڈال کر دنیا کا مال کیوں جمع کرتا ہے؟ وغیرہ وغیرہ ایسی باتوں سے ایک بھائی دوسرے کو روکتا ہے، تو دوسرے بھائی نے اس کو ماں کی سخت فحش گالی نکالدی تو سننے والا فوراً تاڑ جائیگا، کہ یا تو یہ سباب دوسرے مسبوب کا حقیقی بھائی نہیں، جو اس کو ماں کی گالی دے رہا ہے، کیونکہ جو اس کی ماں ہے وہی اس کی ماں ہے، اور یا یہ کہ اپنے باپ کا حقیقی نہیں، اس لیے اس کے عمل وزبان میں افتراق ہے، ایسے ہی بھائی اگر مرزا صاحب کے نزدیک اسلام سچا مذہب ہے، اور مرزا غلام احمد صاحب مسلمان ہیں، اور قرآن کریم مرزا صاحب کے نزدیک سچی خدا کی کتاب ہے اور اس کے رسل بھی سچے ہیں، اور مرزاجی کا اُن پر ایمان صحیح ہے، اگر دوسرے مرزاجی کی عیب جوئی کریں، صحیح ہو یا غلط اس سے بحث نہیں، تو مرزاجی کا ان کے مقابلہ میں لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ کو پڑھ کر پھر انبیاء اللہ کو جن کی توقیر قرآن کریم بیان فرماوے سخت عیوب سے متہم کرنا اور اس کی نسلوں کو برا کہنا جائز ہے، تو کیا سننے والے

ثالث کا دماغ یہ تسلیم کرے گا، کہ مرزا غلام احمد صاحب کا احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بدظن کرنا اور اپنے مصنوعہ کلام کو مطمع نظر بنانے کا مطلب صرف احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی رُوگردانی نہیں، بلکہ تمام رسل کے خلاف اور قرآن کریم کے خلاف تمہارے عقیدے کو خراب کر کے تمہیں قعر جہنم کے لیجانے کا مقصد ہے۔

یاد رکھو! تعلیم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے روگردانی کر کے تمہیں دنیا میں کوئی ایسا سچا کلام نہیں ملے گا، جو خداوند کریم کے ہاں تمہارے لیے تسلی بخش ہو، اور تمہارے اعمال واقوال و معاشرت زندگی کو درست کر سکے، تو جب مرزا غلام احمد صاحب نے احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھکرایا کہ یہ میرے دعوی کے خلاف ہیں، اس لیے یہ معاذ اللہ ردی کی ٹوکری میں ڈال دینی چاہئیں، تو آمَنَ مَعَ الْقُرْآنِ وَرَدَّمَنْ آمَنَ بِالْقُرْآنِ تو مرزا غلام احمد صاحب کے متبعین نے اعتراض کیا کہ مرزا صاحب آپ تو پڑھ کر سناتے رہے مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ کہ اطاعت رسول میں نبوت کا درجہ ملتا ہے، اور آپ کو تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ کر دعوی ہے، اور آپ نے فرمایا، کہ ان کی حدیثوں کو میرے کلام کے سامنے کیا وقعت ہے؟ یہ تو سراسر اسلام کے خلاف ہے، تو مرزا صاحب نے ایک جواب گھڑا کہ میں مثیل محمدؐ ہوں، مماثل محمد ہوں، جس کا مطلب یہ ہوا کہ محمد ثانی ہوں، جب ان کے ہم پایہ ہوں، تو جیسا کہ انہوں نے شریعتوں کو منسوخ کر دیا، میں بھی جسے چاہوں، محمدؐ کے جس کلام کو چاہوں ثابت رکھوں اور جسے چاہوں ٹھکرا دوں۔

مرزا صاحب کا دعوٰی کہ میں مثیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں

تحفہ گولڑویہ ۱۶۵ } اور مجازی طور پر اتنا نام احمد اور محمد اس کو عطا کیا، تا یہ سمجھا جاوے کہ گویا اس کا ظہور بعینہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور تھا۔

ایک غلطی کا ازالہ ۳ } یہ محمد ثانی اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر ہے۔

بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس ۲۰ برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے، اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود

تیرا اقرار دیا ہے، پس اس طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا، کیوں ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا، اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں صلی اللہ علیہ وسلم پس اس طور سے خَاتم النبیّین کی مہر نہیں ٹوٹی، کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تک ہی محدود رہی یعنی بہر حال محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبی رہا نہ اور کوئی یعنی جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔

مرزا صاحب کا مثیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا دعویٰ قطعاً جھوٹ ہے کیونکہ مرزا جی پہلے فرما چکے ہیں نزول مسیح ص ۱۰۲!

مسلمت مسلمے نہ کردا ے دون وز بخاری بخار سرا فزون
ایں ہمہ استخواں بہ دامانت نیست یک زرہ مغرور جانت

ایسے ہی اعجاز احمدی کے ص ۳۰ میں فرمایا کہ جو میری وحی کے معارض حدیثوں کو ہم ردّی کی ٹوکری میں پھینک دیتے ہیں۔

اگر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مثیل ہوتے تو کلام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ٹھکراتے، کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب نے اِن دونوں حوالوں سے پہلے میں فرمایا، ''کہ گویا اس کا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور یعنیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور تھا'' اور دوسرے حوالے میں فرمایا، کہ ''ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا''۔

مرزائیو! تمہیں تمہارے انگریز کی قسم ہے، جس کے آسرے سے تمہارا پودا پلا، کہ مرزا جی کا احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ردی کی ٹوکری میں ڈال کر اور احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو محض بے مغز ہڈیاں کہہ کر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل ہونے کا دعوی سچ ہے یا جھوٹ؟ اب یا تو اس ظلی نبوت کے دعوے کو اکاذیب مرزا صاحب میں لکھ دو، یا احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار کو تکذیب کہہ دو، اجتماع ضدین تو محال، ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب چونکہ احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ

وسلم کو اپنی وحی کے خلاف پاتے ہیں، اور ٹھکراتے بھی ہیں۔

لہٰذا مرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظلی نبی ہونے کا اپنی زبانی سراسر جھوٹ ہے۔

دوسرا جواب مرزا غلام احمد صاحب نے مثیل عیسیٰ علیہ السلام ہونے کا دعوی کیا، جو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔

تیسرا جواب قرآن کریم میں مثیل رسول یا مثیل نبی کا ذکر ہی نہیں، یہ محض قادیانی ایجاد ہے۔

چوتھا جواب مرزا غلام احمد صاحب نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بالاتری کا دعوی کیا، اس واسطے مرزا جی کا مثیل ہونے کا دعوی بھی ان کی زبانی جھوٹ۔ ہئی مرزائیو! فقیر عرض کرتا ہے۔

فیصلہ خداوندی

نساء ۵/۹ }وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر تا کہ اطاعت کیا جائے اللہ کے اذن کے ساتھ۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ رسول اور نبی مطاع ہوتے ہیں مطیع نہیں اور جو مطیع ہو وہ نبی اور رسول نہیں ہوسکتا، اور وہ صرف ماذون من اللہ ہوتا ہے، ظل بروز قرآن کریم میں کوئی نبوت یا رسالت نہیں، محض جھوٹ اور بناوٹ ہے۔

بنی اسرائیل ۱۵/۵ }اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا

ملاحظہ فرمایئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے لیے کیسی مثالیں بناتے ہیں، تو گمراہ ہوگئے وہ، پھر رستے کی طاقت نہیں رکھتے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا، کہ جو کوئی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مثیل کسی کو بھی سمجھے اور کسی طرح سمجھے وہ گمراہ ہے، پھر وہ راہ راست پر لوٹنے کی طاقت نہیں رکھتا، اسی لیے جو مرزائی ہو جاتا ہے، رب العزۃ اس کو پھر امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں

واپس لوٹنے کی طاقت نہیں دیتا، جب تک کہ مثیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے توبہ نہ کرے۔

مرزا غلام احمد صاحب نے گھر بیٹھے ہی دعوے مثیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا کر دیا، یعنی مرزا صاحب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا روپ وہار کر آئے ہیں، چونکہ کرشن بھی ہیں، اور کرشن جونی تھے، یعنی جونوں کے قائل تھے اس لیے مرزا جی جون کے قائل تھے، یہ عقیدہ مرزا جی کا آدیوں کے بادشاہ نہیہ کلنک ہونے کی وجہ سے مرزا صاحب میں داخل ہوا لیکن کیا کوئی مرزائی یہ ثابت کر سکتا ہے کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسے ہی اپنے مخالفین کو گالیاں نکالتے تھے، اور کیا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ اللہ غیر محرمہ عورتوں سے مٹھی چاپی کرائی؟ کبھی معاذ اللہ شراب کو استعمال فرمایا، کبھی انبیائے کرام سابقہ کو برا کہا ہو؟ ہرگز نہیں۔

تو معلوم ہوا مرزا جی کا مثیل کہلوانا اس طرح ہے جیسا کہ بھنگن پاخانے سے ملوث اپنے بیٹے کو کہدے، کہ ''میر یا چن ور گیا پُترا''، وہ اپنے گھر بیٹھی ہوئی اپنی گود میں لئے ہوئے کہتی ہے تو کہے، تعریف تو وہ ہوتی ہے جو دوسرا دیکھ کر کہے اپنی زبانی میاں مٹھو بننا یہ اولی الالباب کا شیوہ نہیں ہے۔

تو مرزا جی کا مثیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم بننا اپنی زبانی ہے اور اپنی امت کو خوش کرنا ہے، ورنہ مقابلے پر مثیل مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہلانا ہی ایمان کا نشان نہیں رہنے دینا۔

مرزا جی کا دعویٰ کہ وہ تمام انبیاء علیہم السّلام سے بالاتر ہیں

(۱)۔ نزول مسیح ۸۱} جیسا کہ وحی تمام انبیاء علیہم السلام کی حضرت آدم سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک از قبیل اضعاث واحلام وحدیث النفس نہیں ہے، ایسا ہی یہ وحی بھی ان شبہات سے پاک اور منزہ ہے، اور اگر کہو کہ اس وحی کے ساتھ جو اس سے پہلے انبیاء علیہم السلام کو ہوئی تھی، معجزات اور پیش گوئیاں ہیں، تو اس کا جواب یہ ہے، کہ اس جگہ اکثر گذشتہ نبیوں کی نسبت بہت زیادہ معجزات اور پیش گوئیاں موجود ہیں، بلکہ بعض گذشتہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات اور پیش گوئیوں سے کچھ نسبت ہی نہیں، اور

نیز اان کی پیش گوئیاں اور معجزات اس وقت بطور قصوں اور کہانیوں کے ہیں مگر یہ معجزات اور پیش گوئیاں ہزار ہا لوگوں کے لیے واقعہ چشم دید ہیں، اور اس مرتبہ اور شان کے ہیں، کہ اس سے بڑھ کر متصور نہیں۔

(۲)۔ اربعین ۳/۱} وہ آسمانی گواہیاں میرے پاس ہیں جو کسی دوسرے کے پاس نہیں۔

(۳)۔ چشمۂ معرفت ۳۱۷} اور خدا تعالی نے اس بات کے ثابت کرنے کے لیے کہ میں اس کی طرف سے ہوں، اس قدر نشان دکھلائے ہیں، کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی ان سے نبوت حاصل ہو سکتی ہے۔

(۴)۔ نزولِ مسیح ۹۹}

آدم نیز احمد مختار در برم جامۂ ہمہ ابرار
آنچہ داست ہر نبی راجام دادا نجام را بہ تمام
انبیاء گرچہ بودہ اند بسے من بعرفان نہ کمترم زکسے

(۵)۔ نزول مسیح ۱۰۰

زندہ شُدہ ہر نبی بآمدنم ہر رسولے نہاں بہ پیر ہنم

(۶) حقیقۃ الوحی حاشیہ ۲۸} اس کثرت فیضان کی کسی نبی میں نظیر نہیں مل سکتی،

(۷) حقیقۃ الوحی ۲۸} آسمان سے کئی تخت اُترے، پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔

مرزا غلام احمد صاحب نے ہر ایک دنیاوی شے کا لطف اٹھایا، حتی کہ لطف رجولیت اٹھایا تو لطف نسوانی سے بھی بہرہ اندوز ہوئے، بہروپ کئی کئی قسموں کے بدلے جی بھر آخیر مسلمانوں کے اکابرین انبیاء علیہم السلام سے ترقی کا دعوٰی کیا، چونکہ یہ انعام خداوند کریم کی طرف سے حاصل ہوتا تھا، اور مرزا جی نے سب کو ٹھکرا کر خود بڑے بننے کی کوشش کی، تو رب العزت نے اس کے مقابلے میں یہ سزا دی کہ بسال وفات مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے مقابلے میں نہ کلنک اور مدھ تنا اور کرشن،

وغیرہ جونی اور نیوگی بنا کر منہ مانگی موت دی، مرزا جی کو یہ سزا محض انبیاء علیہم السلام کی اس مذکورہ ہتک کا نتیجہ تھا، اور یہ جعلی نبوت کا کرشمہ ہے، ورنہ کسی نبی اللہ نے کسی نبی اللہ کی از آدم علیہ السلام تا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہتک نہیں کی۔

قرآنی فیصلہ

اللہ رب العزت فرمادیں، کہ تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دیدی ہے آئندہ کسی کے لیے فضیلت رسالت ہے ہی نہیں، کیونکہ فَضَّلْنَا صیغہ ماضی ہے، جو گزشتہ زمانے پر دال ہے، خداوند کریم کے ہاں تو فضیلت رسالت سے بڑی کوئی چیز نہیں، لیکن مرزا جی فرماتے ہیں، کہ یہ غلط ہے، بلکہ سب انبیاء ورسل علیہم السلام سے بڑھ کر فضیلت میری ہے، جو کچھ ان تمام انبیاء ورسل علیہم السلام کو ملا، وہ میرے سبب ملا، خداوند کریم نے تو مرزا جی کے حق میں ایسا فیصلہ دیا نہیں، شاید اس کے کسی شریک نے تکبر میں آکر حوصلہ افزائی کر دی ہو، تو کوئی تعجب نہیں۔

تمام انبیاء علیہم السلام کے لیے فیصلہ خداوندی

انعام {۷/۱۰} وَتِلْکَ حُجَّتُنَا اٰتَيْنٰهَا اِبْرٰهِيْمَ عَلٰی قَوْمِهٖ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاءُ اِنَّکَ عَلِيْمٌ حَکِيْمٌ وَّ وَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ کُلًّا هَدَيْنَا وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰی وَهٰرُوْنَ وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ وَزَکَرِيَّا وَيَحْيٰی وَعِيْسٰی وَاِلْيَاسَ کُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ط وَکُلًّا فَضَّلْنَا عَلَی الْعٰلَمِيْنَ وَمِنْ اٰبَائِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

انبیاء علیہم السلام کو رب العزت نے ہر قسم کی رجولیت کے منازل ومراتب حسنہ سے سرفراز فرمایا، لیکن یہ مرتبہ کہ کسی نبی اللہ کو رب العزت نے اپنی قدرت کاملہ سے نیقت رجولیت سے نسوانیت کی طرف منتقل نہیں فرمایا، انبیاء علیہم السلام کے باقی

مراتب کو العزت کے دست قدرت میں ہیں وہ تو اس نے اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِیْ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر پورے کر دیئے، ان تمام مراتب کا منتقل ہو کر مرزا غلام احمد صاحب کی طرف آنا تو محال ہے، کیونکہ مراتب نبوت چھینے نہیں جاتے اور اگر کوئی حادثہ کسی خاص سبب سے ہو جائے اس مرتبہ وعہدہ شان کو اسی کی طرف ہی آخیر لوٹا یا جاتا ہے کسی اور دوسرے کو نہیں دیا جاتا، صرف ایک مرتبہ میں مرزا جی باقی انبیاء علیہم السلام سے کیا بلکہ تمام انسانوں سے ترقی کر گئے تھے، کہ رب العزت نے ان کو دو برس تک خاص صفت سے متصف رکھا، پر یہ مرتبہ خداوند کریم مرزا جی اور مرزائیوں کو ہی مبارک رکھے،

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حقیقت مرزا غلام احمد صاحب کے نزدیک

براہین احمدیہ حصہ پنجم ۳۹ } عیسیٰ بن مریم، مریم کے خون سے اور مریم کی منی سے پیدا ہوا اور پھر خدا نے کہا کہ ہو جا سو ہو گیا...... کونسی خصوصیت اس میں پیدا ہوئی، موسم برسات میں ہزار رہا کیڑے مکوڑے بغیر ماں باپ کے خود بخود زمین سے پیدا ہوتے ہیں۔

مرزا صاحب کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام بدھ ہندو کا بیٹا تھا

(۱) مسیح ہندوستان میں ۸۶ } بدھ کا ایک جانشین راجولتا نام بھی گذرا ہے، کہ جو اس کا جان نثار، شاگرد بلکہ بیٹا تھا، اب اس جگہ ہم دعوٰی سے کہہ سکتے ہیں، کہ یہ راحولتا جو بدھ مذہب کی کتابوں میں آیا ہے وہ روح اللہ کے نام سے بگاڑا ہوا ہے، جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام ہے۔

(۲) مسیح ہندوستان میں ۸۸ } ایسا ہی بدھ کے سوانح میں ہے، کہ دراصل وہ بغیر باپ کے پیدا ہوا تھا، گو بظاہر حضرت مسیح کے باپ یوسی کی طرح اس کا بھی باپ تھا،

مسلمان کا بیٹا بھی تھا

(۳) تبلیغ رسالت ۳/۱۶۳} سردار کاہن جانتا ہوں، کہ یہ ایک انسان اور ہماری قوم میں سے یوسف نجار کی بیوی کا لڑکا ہے۔

(۴) ضمیمہ انجام آتھم ۷} آپ کا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا) خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا...... آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو، کہ جلدی مناسبت درمیان ہے، ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا، کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے، اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطران کے سر پر ملے، اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے؟

مرزائی: مرزا صاحب نے بغیر باپ کے بھی لکھا ہے، پاکٹ بک ۱۰۱۳

محمد عمر: کیا یہ مرزا صاحب کا فرمان نہیں ہم تو کہتے ہیں کہ مرزا جی نے جھوٹ بولا ہے، اگر تم ہی تسلیم کر لو، تو سبحان اللہ مدعیٰ ثابت ہو گیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسب کا فیصلہ قرآنکریم

نساء ۲/۲۳} اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ۔

اور کوئی بات نہیں عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول ہیں، اور اس کا کلمہ جو ڈالا اس نے اس کو طرف مریم علیہا السلام کی روح اللہ ہیں۔

تو اس آیت کریم سے معلوم ہوا، کہ حضرت عیسیٰ علیہا السلام کی حقیقت کے دو جملے رب العزت نے بیان فرما دے، كَلِمَةٌ" اَلْقَاهَا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام محض خدائی کلمے کے الفاظ سے ہی پیدا ہوئے ہیں، اور اس کی تشریح دوسرے مقام پر فرمائی،

آل عمران ۴۵/۳ } وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِیْحُ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَیُكَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِیْنَ، قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ وَلَدٌ" وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ" ط قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ۔

(۱) اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مریم علیہا السلام کو مبارک باد دی اگر باپ ہوتا تو باپ کو مبارک باد ملتی یہ باپ نہ ہونے کی دلیل اول ہے،

(۲) دوسری دلیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بغیر باپ کے ہونے کی حضرت مریم علیہا السلام کا فرمانا اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ وَلَدٌ" وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ"۔

(۳) تیسری دلیل كَذٰلِكِ اللّٰهُ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ، ایسے ہی اللہ تعالیٰ پیدا کرے گا بغیر باپ کے۔

(۴) چوتھی دلیل خداوند کریم کا فرمان اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ۔ معلوم ہوا ارادہ الٰہی سے ارشاد الٰہی کن سے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی ہے، اسی کی طرف اشارہ ہے كَلِمَة" اَلْقَاهَا

(۵) پانچویں دلیل وَرُوْحٌ" مِّنْهُ۔

(۶) چھٹی دلیل دوسرے مقام پر مریم ۱۶ وَلِنَجْعَلَهٗۤ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لوگوں کے واسطے اللہ تعالیٰ نے ایک اپنی دلیل قدرت بنائی ہے، یہ اسکی رحمت ہے۔

(۷) ساتویں دلیل، وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا، اور یہ امر فیصلہ شدہ ہے

(۸) آٹھویں دلیل، اللہ تعالیٰ کا یٰعِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ اے عیسیٰ بیٹے مریم کے کہہ کر پکارنا ان کے بغیر باپ کے پیدا ہونے کی دلیل ہے، ورنہ باپ کے نام سے پکارا جاتا ہے، اور جو ان کے بغیر باپ کے پیدائش تسلیم نہ کرے، وہ خداوند کریم کی ان آٹھوں ہی آیتوں کا مکذب ہے:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قدر مرزا غلام احمد صاحب کے نزدیک

انجام آتھم ۴۱} اور مریم کا بیٹا کشلیا کے بیٹے (کرشن) سے کچھ زیادت نہیں رکھتا،

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مرزا غلام احمد صاحب کے نزدی عقلمند انسان نہ تھے

ضمیمہ انجام آتھم ۵} متی کی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی عیسیٰ علیہ السلام کی عقل بہت موٹی تھی، آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مرگی کو بیماری نہ سمجھتے تھے، بلکہ جن کا آسیب خیال کرتے تھے،

مرزا جی کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام معاذ اللہ بدزبان تھے

ازالۃ الاوھام ۸۲} حضرت مسیح کی سخت زبانی تمام نبیوں سے بڑھی ہوئی تھی اور سردار کاہن کی بے ادبی سے حضرت نے اپنے منہ پر طمانچے کھائے۔(یہ قطعاً جھوٹ ہے۔اس کا قرآن اور حدیث بلکہ کتب اسلامیہ میں کوئی ثبوت نہیں) محمد عمر

ضمیمہ انجام آتھم ۵} ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بدرزبانی کی اکثر عادت تھی، ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا تھا، اپنے نفس کو جذبات سے روک نہ سکتے تھے، مگر میرے نزدیک آپ کی (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی) یہ حرکات جائے افسوس نہیں، کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیتے تھے۔

عیسیٰ علیہ السلام کے کلام کی شان قرآن کریم سے

جس نبی کے کلام کی شان اللہ تعالیٰ نے **وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا** سے

بیان فرمائی ہو، کہ وہ بچپن ہی میں لوگوں سے کلام کرتے تھے اور ادھیڑ عمر میں بھی، تو اگر معاذ اللہ بقول مرزا صاحب بدزبان تھے، تو ان کے کلام کا شان رب العزت نہ بیان فرماتے اور پھر بچپن سے آخیر تک کے کلام کو سراہا، تاکہ منکر کو معلوم ہو جائے کہ انکی تمام عمر میں کوئی بری کلام ہوئی ہی نہیں۔

مرزا صاحب کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام معاذ اللہ کذاب تھے

ضمیمہ انجام آتھم ۵} یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو) کسی قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی جن جن پیشگوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت توریت میں پایا جانا آپ نے فرمایا ہے۔ ان کتابوں میں ان کا نام ونشان نہیں پایا جاتا بلکہ وہ اوروں کے حق میں تھیں۔ جو آپ کے تولد کے پہلے پوری ہوگئیں۔

(مرزا جی کا یہ بھی جھوٹ ہے، کسی اسلامی کتب یا قرآن یا حدیث میں اس کا ثبوت نہیں بلکہ رب العزت نے آپ کے کلام کو سراہا جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے، جھوٹ کی خداوند کریم نے کبھی تعریف نہیں فرمائی)

مرزا جی کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدائی کتاب انجیل یہودیوں کی کتاب کی نقل ہے۔

ضمیمہ انجام آتھم ۶} اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے ایہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے۔ اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے۔ کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔ لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی۔ عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔ آپ نے یہ حرکت شاید اس لیے کی ہوگی کہ کسی عمدہ تعلیم کا نمونہ دکھلا کر رسوخ حاصل کریں۔ لیکن آپ کی اس بے جا حرکت سے عیسائیوں کی سخت روسیاہی

ہوئی۔ اور پھر افسوس یہ ہے کہ وہ تعلیم بھی کچھ عمدہ نہیں۔ عقل اور کانشنس دونوں اس تعلیم کے منہ طماچے مار رہے ہیں۔

مرزا جی کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اللہ ملہم من اللہ نہ تھے

اربعین ۲/۱۴﴾ اور حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کا استاد ایک یہودی تھا، جس سے انھوں نے ساری بائیل پڑھی، اور لکھنا بھی سیکھا۔

ضمیمہ انجام آتھم ۶﴾ آپ کا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا) ایک یہودی استاد تھا، جس سے آپ نے توریت سبقاً سبقاً پڑھا تھا، معلوم ہوتا ہے، کہ یا تو قدرت نے آپ کو زیرکی سے کچھ بہت حصہ نہیں تھا یا استاد کی یہ شرارت ہے کہ اس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا، بہرحال آپ علمی اور عملی قوی میں بہت کچے تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق رب العزت نے شہادت دی ہے

(۱) مائدہ ۷/۱۵﴾ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِيْلَ اور جبکہ میں نے اے عیسیٰ علیہ السلام تجھے کتاب اور دانائی اور توراۃ اور انجیل سکھائی۔ تو اب کوئی خدائی سند یافتہ کو سکول برطانوی فعل یہودیوں کا شاگرد بنا دے تو بہتان عظیم اور افتراء علی اللہ ہے، یا شاید مرزا صاحب نے خدا کو معاذ اللہ یہودی سمجھا ہے اس لیے خود خدائی کا دعوٰی کر بیٹھے ہیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ بیان فرماویں، کہ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو میں نے سکھائی۔ میں نے ہی نازل فرمائی۔ اور مرزا صاحب فرماویں۔ کہ انھوں نے ایک طالمو یہودی کی تصنیف کی چوری کی ہے۔ تو مرزا صاحب نے افتراء علی اللہ سے

کام لیا ہے۔ قرآن کریم کے مکذب بھی بن گئے۔ اور سرے سے انجیل کے کتاب خداوندی ہونے کا بھی انکار کر دیا۔

(۲) آل عمران ۳/۱ } وَاَنْزَلَ التَّوْرٰتَ وَالْاِنْجِیْلَ۔

(۳) مائدہ ۶/۷ } وَاٰتَیْنٰهُ الْاِنْجِیْلَ فِیْهِ هُدًی وَّ نُوْرٌ

(۴) حدید ۲۷/۴ } وَقَفَّیْنَا بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وَاٰتَیْنٰهُ الْاِنْجِیْلَ

مرزا صاحب کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام شیطان کے مطیع تھے۔

ضمیمہ انجام آتھم ۶ } بہر حال آپ علمی اور عملی قوئی میں بہت کچے تھے، اسی وجہ سے آپ ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے پیچھے چلے گئے، ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہیں، کہ آپ کی کو اپنی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا تھا، چنانچہ ایک مرتبہ آپ اسی الہام سے خدا کے منکر ہونے کے لیے بھی تیار ہو گئے تھے۔

سبحان اللہ! مرزائی صاحب شیطان نے بھی بڑ ماری تھی، کہ فَبِعِزَّتِکَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ قسم ہے تیری عزت کی میں ضرور تمام کو گمراہ کروں گا۔ تو جب انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ کی شان دیکھی تو شیطان کی کمر ٹوٹ گئی، فوراً کہہ دیا اِلَّا عِبَادَکَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ سوا تیرے مخلص بندوں کے۔

مرزا جی کا ملہم تو خود انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ سے دست برداری کا اعلان کرے اور رب العزت بھی علی الاعلان فرماویں کہ اگر تو کوشش بھی کرے تو اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ " ضرور میرے بندوں پر تیرا تسلط نہ ہوگا، لیکن مرزا صاحب فرماتے ہیں، کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شیطان کے پیچھے پھرتے جاتے تھے، معاذ اللہ مرزا جی انبیاء اللہ کے بھی دشمن اور قرآن کریم کے بھی مخالف، میرے خیال میں خیراتی مرزا جی کو معلم الملکوت سے معطل شدہ کا کوئی استاد مل گیا ہے، جس نے خدا اور اس کے رسولوں کا ایسا دشمن بنا دیا۔

مرزا صاحب کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دماغ میں خلل تھا

ضمیمہ انجام آتھم ۶} (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے۔ اور ان کو یقین تھا، کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانے میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے،

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دماغ کے متعلق نتیجہ خداوندی

کلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ نقل فرماتے ہیں، وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا عیسیٰ علیہ السلام کا نبی ہونا، یعنی خداوندی خبر رسان کمزور دماغ نہیں ہوسکتا، سرکاری فوج میں جب تک سرکار معائنہ پورے جسم کا نہ ہو بھرتی نہیں کرتے، تو کیا خداوند تعالیٰ معاذ اللہ ایسے نا اہل کو جس کا دماغ ہی درست نہ ہو، اس کو اپنی خبروں کے ٹیلیفون یا تار گھر پر کیسے سپرداری کر سکتے ہیں۔ اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دماغ کی اللہ تعالیٰ تعریف فرماویں، کہ انھوں نے پیدا ہوتے ہی قوم کو اِنِّی عَبْدُ اللّٰہِ کہہ کر جواب دیا، اگر معاذ اللہ دماغ خراب ہوتا یا خلل والا ہوتا، تو ممکن نہ تھا، تو جس کی جسامت ایسی اعلیٰ ہے اور قوت دماغی کا یہ حال ہے، بچپن ہی میں مناظرہ جیت رہے ہیں، تو ان سے ایسی توقع محال ہے۔

مرزا صاحب کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کوئی معجزہ عطا نہیں کیا

ازالۃ الاوھام مطبوعہ لاہور ۳۰۳} یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر اور ان میں پھونک مار کر انھیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا، نہیں! بلکہ صرف عمل الترب تھا۔

ضمیمہ انجام آتھم ۶} عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات

یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا، اور اسی دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندیاں گالیا دیں اوران کو حرام کار اور حرام کی اولا دٹھہرایا، اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔

مرزا صاحب کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس معاذ اللہ بجائے معجزات خداوادی کے مکروفریب تھا

ضمیمہ انجام آتھم ۷} اور آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے ہاتھ میں سوا مکروفریب کے اور کچھ نہیں تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کے متعلق فیصلہ خداوندی

آل عمران ۳/۵} وَرَسُوْلاً اِلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَنِّیْ قَدْ جِئْتُکُمْ بِاٰیَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ اَنِّیْ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَھَیْئَۃِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْہِ فَیَکُوْنُ طَیْراً بِاِذْنِ اللّٰہِ.

اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو تمام بنی اسرائیل کی طرف مبعوث فرمادے گا، اور انھوں نے آکر کہا یقیناً میں تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے نشان لایا ہوں، ضرور میں ہی گھڑتا ہوں تمھارے لیے مٹی سے پرندے کا مثیل، تو اس میں دم کرتا ہوں، تو وہ اڑنے والا جاندار بن جاتا ہے، (یہ طاقت کہاں سے ملی) اللہ تعالیٰ کے اذن سے، دلیل رسالت معجزہ نمبر۲

معجزہ نمبر۲۔ وَاُبْرِئُ الْاَکْمَہَ اور میں تندرست کرتا ہوں درازادا ندھے کو

معجزہ نمبر۳۔ وَالْاَبْرَصَ اور جذامی کو بھی درست کردیتا ہوں۔

معجزہ نمبر۴۔ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی اور مردے کو زندہ کردیتا ہوں۔

معجزہ نمبر۵۔ وَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ۔ اور تمھیں بتادیتا ہوں۔ کہ تم گھر سے کیا کھا کر

آتے ہو

معجزہ نمبر۶۔ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ اور بتاتا ہوں میں جو تم اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو۔

اِنَّ فِیْ ذَالِکَ لَاٰیَۃً" لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اس میں تمہارے لیے دلیل رسالت ہے اگر تم ایماندار ہو۔

معجزہ ۷۔ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرَاۃِ اور توراۃ کی میں خدائی کتاب ہونے کی تصدیق کرنے والا ہوں جو مجھ سے پہلے ہے (اتری پہلے لیکن بعد میں آ کر صداقت کی تصدیق فرمائی)

معجزہ نمبر۸۔ وَلِاُحِلَّ لَکُمْ بَعْضَ الَّذِیْ حُرِّمَ عَلَیْکُمْ اور تا کہ حلال کروں میں بعض ایسی چیزیں جو تم پر حرام کی گئی ہیں۔

وَجِئْتُکُمْ بِاٰیَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْنَ اور لایا ہوں میں تمہارے پاس دلیل رسالت تمہارے رب کی طرف سے تو ڈرو تم اللہ سے اور میرے مطیع ہو جاؤ۔

کیوں جناب مرزائی صاحب؟ تمہارے مرزا جی فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس تو سوائے مکروفریب کے اور کچھ نہ تھا، سچ یہی ہے یعنی مرزائی عقیدہ یہی ہے خدا فرماوے تو فرماوے لیکن مرزائی عقیدہ یہی ہے اور یہی رہے گا اور اگر قرآن کو تسلیم کر کے معجزات عیسوی کو تسلیم کر لے گا پھر وہ مرزائی ہی نہیں اور اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ک معجزات کی شہادت رب العزت میدان محشر میں بھی فرما دیں گے تا کہ منکرین معجزات عیسیٰ علیہ السلام کو ثابت ہو جائے کہ مرزا جی جو ان کی طرف افعال سیہ کو منسوب کرتے رہے وہ جھوٹ ہے اگر ان سے ایسے افعال سیہ سرزد ہوتے تو ان کے معجزات ان کی طاقت میں نہ رہتے بلکہ میں ان کے اعمال کی بنا پر اپنے اذن کو واپس لے لیتا جب میرا اذن عیسیٰ علیہ السلام کے لیے بدستور رہا ہے اور ان کی طاقت معجزانہ

بدستور رہی تو ان کے اعمال کے درست ہونے کی علامت ہے اور مکذب کا جھوٹ ثابت ہو جائے چنانچہ شہادت محشر کو واضح فرما دیا۔

مائدہ ۷/۱۵ } اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اذْکُرْ نِعْمَتِیْ عَلَیْکَ وَعَلٰی وَالِدَتِکَ اِذْ اَیَّدْتُّکَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ

معجزہ نمبر ۹۔ تُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَھْدِ وَکَھْلًا۔

یہ نو معجزات حضرت عیسٰی علیہ السلام کے مذکور ہیں لیکن مرزا صاحب اور مرزائی ان کے مکذب ہیں۔

اب شہادت اخروی متعلقہ معجزات حضرت عیسٰی علیہ السلام ملاحظہ ہو، تُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَھْدِ وَکَھْلًا وَاِذْ عَلَّمْتُکَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَالتَّوْرٰۃَ وَالْاِنْجِیْلَ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ کَھَیْئَۃِ الطَّیْرِ بِاِذْنِیْ فَتَنْفُخُ فِیْھَا فَتَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِیْ وَتُبْرِئُ الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰی بِاِذْنِیْ وَاِذْ کَفَفْتُ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اِذْ جِئْتَھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ۔

رب العزت بار بار قرآن کریم میں معجزات حضرت عیسٰی علیہ السلام سے لوگوں کو حقیقۃ الاسر کرسے واقف کرا دیں لیکن مرا صاحب بار بار انکار کریں، ملاحظہ ہو۔

نور الحق حصہ اول ۹ } طَیْرُ عِیْسٰی مَا کَانَ یَطِیْرُ اِلَّا اَمَامَ عَیْنِ النَّاسِ فَاِذَا غَابَ سَقَطَ عَلَی الْاَرْضِ وَرَجَعَ اِلٰی اَھْلِہٖ کَعَصَا مُوْسٰی وَکَذٰلِکَ کَانَ اَحْیَاءُ عِیْسٰی فَاَیْنَ الْحَیَاتُ الْحَقِیْقِیْ۔

عیسٰی کا پرندہ اسی وقت تک پرواز کرتا تھا جب تک کہ وہ لوگوں کی نظر کے سامنے رہتا تھا اور جب غائب ہوتا تھا تو گر جاتا تھا اور اپنے اصل کی طرف رجوع کرتا تھا جیسے عصا موسٰی کا اور عیسٰی کا مردوں کو زندہ کرنا بھی ایسا ہی تھا، سو اس جگہ حیات حقیقی کہاں ثابت ہوئی؟

سیرۃ المھدی ۳ بتم } (مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور کے سامنے مرزا جی نے بیان دیا) حضرت عیسٰی علیہ السلام نے کوئی حقیقی مردہ زندہ نہیں کیا)۔

لہٰذا ان آیات قرآنیہ سے مرزا غلام احمد صاحب تو قرآنی امورات جو حضرت عیسٰی علیہ السلام کے معجزات کو ثابت کرتے ہیں کے مکذب ہیں۔

زائیو اور پنجابی بھائیو! قرآن کریم کا انکار کر کے کیوں جہنم کیگڑھے میں گرتے ہو، قرآن حضرت عیسٰی علیہ السلام کے معجزات بیان فرماوے، لیکن تمھارے مرزا غلام احمد صاحب ان کو مکر اور فریب اور عمل الترابِ مسمریزم کہہ کر جھٹلا دیں تو تم ہی سوچو کہ قرآن کریم کی تم نے یا مرزا جی نے کیا قدر کی اور اس پر ایمان صحیح مطابق قرآن کریم لائے یا مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَه' هَوَاهُ کا نمونہ بن گئے۔

مرزا صاحب کے نزدیک حضرت عیسٰی علیہ السلام اچھا انسان کہلانے کے حقدار اور مومن بھی نہ تھے

مکتوبات احمد جلد ۳/۲۴ } مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیو شرابی نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعوٰی کرنے والا،

ست بچن ۱۶۰ } اور یسوع اس لیے اپنے تیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی۔

کیوں جناب مرزائی صاحب؟ خداوند کریم فرما دیں کہ پیدا ہوتے ہی حضرت عیسٰی علیہ السلام نے قوم سے مناظرہ کیا کہ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ط اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا وَّ جَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَمَا کُنْتُ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّکٰوةِ مَادُمْتُ حَیًّا وَّ برًّا بوالدتی وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ۔ فرما کر قوم کو ساکت کر دیا، انکو علم غیب تھا اس لیے انھوں نے اپنی عمر کے بہترین اصول اور موٹے موٹے بہترین اعمال پیدا ہوتے ہی فرماوئے تا کہ مکذب کو میری صداقت معلوم ہو جائے اور خداوند کریم نے بھی حضرت عیسٰی علیہ السلام کی تمام زندگی کے موٹے موٹے اعمال ارشاد فرماوے جو انھوں نے غیب سے فرمائے بیان کر دے تا کہ مکذب حضرت عیسٰی علیہا السلام اور لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ کے منکر کو معلوم ہو جائے کہ ایسا شخص

قرآن کریم کا بھی مکذب ہے اب صفات عیسوی ملاحظہ ہوں۔

(۱) اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ ۔ اللہ کا بندہ ہوں خدائی کا دعویٰ کرنے والا نہیں ہوں جو میرے متعلق یہ کہے وہ مکذب ہے کھاؤ پیو نہیں ہوں۔

(۲) اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ ۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے کتاب دے دی ہے یہ فیصلہ خداوندی ہو چکا ہے جاہل نہیں ہوں،

(۳) ۔ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی بنادیا ہے، اس لیے میں نفس پرستی اور ہر عیب سے مبرا ہوں، صاحب علم ہوں کیونکہ خدا کی خبر دیتا ہوں، کیونکہ جاہل خدا کی خبریں غیبیہ نہیں دے سکتا،

(۴) ۔ وَجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ ۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے برکت والا بنایا ہے جہاں بھی میں رہوں زمین پر یا آسمان پر، یہ صفت بھی عہد و تقویٰ سے متعلق ہے۔

(۵) ۔ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَادُمْتُ حَیًّا ۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کی وصیت فرمائی ہے جب تک بھی زندہ رہوں، کیونکہ حق کا پرستار ہوں،

(۶) ۔ وَبَرًّا بِوَالِدَتِیْ اور میری والدہ بھی پارسا ہے اس کی پارسائی میں شک نہیں، والدہ کا اطلاق نانی وغیرہ سب پر آتا ہے، معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ معہ نانی و پرنانی وغیرہ کے عیب سے مبرا ہیں، جو نہ مانے وہ مکذب قرآن کریم ہے والدہ کے پاک اور مبرا ہونیکی دلیل میں خود ہوں۔

(۷) لَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے متکبر اور سرکش نہیں بنایا، پھر ارشاد الٰہی ہے۔

انعام $\frac{10}{7}$ } وَزَکَرِیَّا وَیَحْیٰی وَعِیْسٰی وَاِلْیَاسَ کُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ.

اور ذکریا اور یحیٰی اور عیسیٰ اور الیاس علیہم السلام تمام صالحین سے تھے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ جس کو صالحین میں شمار فرماوے اور نیکی کا خطاب دے تو اس کو کھو پیو، نہ زاہد نہ عابد کہنے والا متکبر خود بین، خدائی دعویٰ رکھنے والا کاذب کیا بلکہ اکذب ہے۔

کیوں جناب مرزائی صاحب؟ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سات صفتیں بیان فرمائیں، جن میں مرزا صاحب کے پیش کردہ الزامات متعلقہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کاٹا اور بعینہ رب العزت کو مرزا صاحب کے ایک ایک جملے کا رد کرنا منظور تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب اور مرزائی خداوند کریم کے نزدیک ایسی خطرناک جماعت ہے کہ مرزا صاحب کی عبادت کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جملہ جملہ کر کے رد فرمایا تاکہ مرزائیت کا جواب لوگوں کے سامنے من وعن واضح ہو جائے کسی قسم کا شک باقی نہ رہ جائے باقی کفار کے جوابات رب العزت نے اشارتاً یا کنایۃً یا اجمالاً بیان فرمائے لیکن تمھارے مرزا جی کے اقوال کا رب العزت نے لفظ بلفظ توڑ کیا ہے یا یہ سمجھو کہ مرزا جی نے اپنی کتابیں ایسی لکھیں ہیں کہ قرآن کریم کے لفظ لفظ کی تکذیب ہو جائے جونسا پہلو آپ مرزائی حضرات پسند فرماویں قرآن کریم کو سامنے رکھ کر بنظر انصاف مرزا جی کے کلام کا معائنہ فرماویں اور قرآن کریم کی آیتوں کو بھی تلاوت فرماویں اور خود انصاف کریں قادیانی جماعت ہو یا لاہوری کہ مرزا صاحب نے جو یہ عبارتیں لکھی ہیں کیا یہ قرآن شریف کتاب خداوندی کے مطابق ہیں؟ یا مخالف! اور پھر یہ انصاف کرو کہ قرآنی آیتوں کو جھٹلا دیں یا مرزا صاحب کو؟ اب دونوں میں سے تو ایک کو چھوڑنے کے بغیر گزارہ نہیں اگر مرزائیت ہی تمھارے نزدیک درست ہے تو تمھارے نزدیک معاذ اللہ قرآن مجید غلط ہے اور اگر قرآن کریم پر ایمان لانا اچھا سمجھتے ہو تو مرزائیت کو خیر باد کہنا پڑتا ہے ہندو بڑے بڑے عقلمند جو بڑے عہدوں پر فائز ہیں لیکن ان کی تمام عمر پتھروں کے آگے سر رگڑتے گذر جاتی ہے اسلامی لٹریچر بھی پڑھتے ہیں لیکن تعصب یا حجر پرستی توحید خداوندی کے واسطے ان کو مانع ہوتی ہے اور کئی بے چاروں کو اس لٹریچر کے پڑھنے سے عار ہوتی ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے عقیدہ میں فرق آ جائے ایسے ہی فقیر کو ان بڑے عقلاء اور زیرک طبع مرزائیوں کو دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ یہ بے چارے مرزا صاحب کی کتب سے ایسے حوالے بھی پڑھتے ہیں اور

قرآن خداوندی بھی پڑھتے ہیں لیکن پھر بھی بے چارے انصاف سے محروم ہیں کہ قرآن کریم حضرت عیسٰی علیہ السلام کی پیدائش فخریہ بیان کر کے اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا اظہار فرماوے اور ان کی نبوت اور معجزات کا ذکر فرما کر اپنی قدرت کا نمونہ دکھ دیں لیکن مرزا جی خداوند کریم کے ہر فرمان کا انکار کر کے محض اپنی بڑائی کا ہی اظہار کریں تو سوا مرزائیوں کے اور کون تسلیم کر سکتا ہے مرزا جی بھی جو کچھ تھے وہ بھی ان کی کتابوں میں مذکور ہے کہ وہ کس کیریکٹر کے انسان تھے جھوٹے تھے یا سچے ہر قوم کے ہر انسان کو ان کی واقفیت ہے سوائے چند مرزائیوں کے جو بتوں کی پتھروں اور درختوں کی پوجا کرنے والوں سے بھی کم دماغ رکھتے ہیں جو مرزا جی کی کہانیاں پڑھ کر محض تاویلات سے ہی ریت کے ڈھیروں کو ہی محلات سمجھے بیٹھے ہیں اور اس کے مقابلے میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور شان کو اور قرآن کریم اور انبیاء علیہم السلام کی معاذ اللہ تعالیٰ تکذیب کر رہے ہیں خداوند کریم ہر مسلمان کو اس عقیدہ سے محفوظ رکھے۔

مرزا صاحب کے نزدیک حضرت عیسٰی علیہ السلام معاذ اللہ شریر اور مکار تھے

ضمیمہ انجام آتھم ۵ } ایک شریر مکار نے جس سراسر یسوع کی روح تھی لوگوں میں مشہور کیا کہ میں ایک ایسا ورد بتلا سکتا ہوں کہ جس کے پڑھنے سے پہلی ہی رات خدا نظر آئے گا۔

بھئی مرزائیو! سوچو کہ مرزا غلام احمد صاحب کی مخالفت انبیاء اللہ سے کس قدر ہے بی نبی کا مصدق ہوتا ہے کیونکہ مشہور قول ہے کہ۔

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر۔ باز با باز

مرزا جی کا کھلی زبان انبیاء اللہ کی ہتک کرنا کیا یہ ان کی حقیقت اور اصلیت

کو واضح نہیں کرتا؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صفائی اس کے متعلق پہلے گذر چکی ہے اب انبیاء اللہ کے دشمنوں کے متعلق عرض کرتا ہوں کہ انبیاء اللہ کے مخالف کون ہوتے ہیں؟ ابھی اتنے میں ہی بس نہیں بلکہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام معاذ اللہ کذاب تھے یہ آج کی بات نہیں ایسے پہلے بھی ہوتا رہا ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔

فرقان ١٩/٣} وَكَذَالِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ۔

اور اسی طرح ہم نے مجرموں سے ہر نبی کے دشمن بنائے

لہٰذا مرزا جی تمام نبیوں کی مخالفت کر کے تمام نبیوں کے مجرم بن گئے۔

مرزا جی کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام معاذ اللہ کذاب تھے

ضمیمہ انجام آتھم ۵ } یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو) کس قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی جن جن پیش گویوں کا اپنی ذات کی نسبت توریت میں پایا جاتا ہے آپ نے فرمایا ہے ان کتابوں میں ان کا نام ونشان بھی نہیں پایا جاتا بلکہ وہ اوروں کے حق میں تھیں جو آپ کے تولد سے پہلے پوری ہوگئیں۔

یہ ہے فرمان آپ کے مرزا جی کا جس میں مرزا جی نے قرآن کریم اور خداوند کریم کی عطا کردہ نبوۃ عیسوی کا انکار کیا ہے کیونکہ نبی ہر جھوٹ سے مبرا ہوتا ہے اور جھوٹا نبی کہلانے کا حقدار نہیں ہوسکتا اور نبوت عطاء الٰہی ہے کس نہیں ہے تمھارے مرزا جی نے اس مقام پر اپنی کم فہمی کا کتنا بڑا ثبوت دیا جو فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے توریت میں جو اپنے متعلق فرمایا ہے حالانکہ یہ عبارتیں انجیل کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہیں ہیں بلکہ ان کے شاگردوں کی طرف منسوب ہیں کیا رب العزت نے نبوت معاذ اللہ جھوٹے کو دی مرزا جی بھی ایسے اسادہ لوح ہیں کہ ہر ایک کو اپنے پر ہی قیاس کر لیتے ہیں حالانکہ وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہر صفت کو واضح کر رہا

ہے اور ہر عیب سے مبرا کر رہا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مرزا صاحب نے جو نقشہ کھینچا ہے یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نہیں جیسا کہ قرآن کریم سے فقیر نے واضح کر دیا ہے یہ نقشہ پورا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنا ہی کھینچ دیا ہے اور جو کچھ وہ ہیں انکی اپنی عبارات ان کے اس نقشہ مذکورہ کے لیے کافی ہیں بلا استعارہ و مجاز و تاویل ان کو بیان کر دینا مرزا جی اور ان کی امت کے لیے کافی ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور عیسیٰ علیہ السلام و دیگر انبیاء علیہم السلام پر جھوٹے بہتان لگانا محض حسد پر مبنی تھا ورنہ جن کا شان رب العزت قرآن کریم میں بیان فرمادے یا جن کا شان ہی تمام قرآن کریم کا نمونہ ہو انکو ایک تمام انبیاء اور تمام مخلوق کا مطعون شخص عیوب ظاہر کرے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا باقی انبیاء علیہم السلام کی شان میں کچھ کمی واقع نہیں ہو سکتی اور حضرت آدم علیہ السلام سے تا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے انبیاء اللہ کی معاذ اللہ تنقیص بیان کی ہو بلکہ ہر نبی اللہ دوسرے نبی اللہ کی تعریف ہی بیان کرتے رہے اور ایک دوسرے کی نبوت کے معتقد ہی رہے۔

انبیاء علیہم السلام کے مخالفین کا فیصلہ قرآن کریم

انعام $\left\{\frac{8}{14}\right.$ وَكَذَالِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِيْنَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا وَلَوْشَاءَ رَبُّكَ مَافَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ.

اور اسی طرح ہم نے انسانوں، جنوں اور شیطانوں کو ہر نبی کے واسطے دشمن بنا دیا، جو بعض بعض کی طرف وحی کرتا ہے بناوٹی باتیں غرور کی اور اگر تیرا رب چاہے وہ مخالفت نہ کریں پھر چھوڑیے انکو اور جو وہ افترا کرتے ہیں۔

فرقان $\left\{\frac{19}{3}\right.$ وَكَذَالِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيْرًا۔

اور ایسے ہی ہم نے ہر نبی کے واسطے دشمن بنائے مجرموں سے اور آپ کا رب ہدایت دینے والا اور مددگار کافی ہے۔

پہلی آیت کریمہ نے ثابت فرمایا کہ جن ہو یا انسان جو انبیاء اللہ سے کسی نبی کی مخالفت کرے ان پر اتہام یا الزام جعلی قسم قسم کے لگائے تو اس پر اللہ رب العزت نے شیاطین کا فتویٰ لگایا ہے کہ نبی اللہ کا مخالف شیطان ہے اور اس کو شیطان غرور کی باتیں گھڑ گھڑ کر وحی کرتا ہے وحی کرنے والا بھی شیطان اور جس پر نبی کے خلاف وحی نال ہوئی وہ بھی شیطان اور رب العزت فرماتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ مخالفت نہ کریں لیکن رب العزت نے اکراہ کسی پر نہیں رکھا تو ایسے لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ان کو بھی اور جو باتیں وہ افتراء کرتے ہیں ان کو بھی چھوڑ دیجئے۔

اور دوسری آیت کریمہ میں انبیاء اللہ کے دشمنوں کو مجرم ثابت کیا ہے معلوم ہوا کہ انبیاء اللہ کا دشمن اللہ تعالیٰ کا مجرم ہے۔

کیوں جی مرزائی صاحب؟ مرزا غلام احمد صاحب اب تو مرزائیوں کے بادشاہ ثابت ہو گئے کیونکہ آریہ بھی انبیاء اللہ کے ایسے گستاخ نہیں جو جو افتراء مرزا جی نے انبیاء اللہ پر جڑے ہیں وہ تو آریوں نے بھی نہیں کئے۔

مرزا جی کے ان ارشادات سے تو ظاہراً ثابت ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب ایسے انبیاء جن کے عیوبات معاذ اللہ اتنے واضح ہوں کہ مرزا جی ہزارہا برس کے بعد بھی عیاں کر دیں مرزا جی تو ہر وقت رب العزت کے دربار میں ہاتھ پھیلا کر دعائیں کرتے ہوں گے کہ اللہ ایسے لوگوں کے ساتھ مجھے مار کر نہ شامل کرنا اور میرا ان کے ساتھ حشر بھی نہ ہو بلکہ کرشن اور بدھ متیا کے ساتھ مرنے کے بعد بھی اور آخرت میں بھی میرا ساتھ ہو، آمین حالانکہ انبیاء سابقہ صادقہ کی رب العزت کے دربار میں یہ دعا ہوتی تھی۔

دعائے حضرت ابراہیم علیہ السلام

رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ

اے رب میرے مجھے حکم عطا فرما اور صالحین کے ساتھ ملا۔

دعائے حضرت سلیمان علیہ السلام

نحل 19/2 { وَادْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ

یا اللہ اپنی رحمت کے ساتھ مجھے اپنے صالحین بندوں میں داخل فرما۔

دعائے حضرت یوسف علیہ السلام

یوسفؑ 13/11 { تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ ۔

یا اللہ مجھے مسلمانی کی حالت میں مار اور صالحین کے ساتھ شامل فرما، انبیاء علیہم السلام صالحین کی شمولیت کی دعا فرما دیں لیکن مرزا جی ان کو الزام واتہام سے متہم کر کے بیزاری کا اعلان فرما دیں تا کہ ان کی معیت حاصل نہ ہو،

ایسے لوگوں سے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیزاری کا ارشاد

شُعراء 19/11 { فَاِنْ عَصَوْکَ فَقُلْ اِنِّیْ بَرِیْءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۔

پھر اگر یہ لوگ آپ کی نافرمانی کریں تو آپ فرما دیجئے بے شک جو تم عمل کرتے ہو میں بری ہوں۔

انبیاء اللہ علیہم السلام کے مخالفوں کی سزا

توبہ 10/8 { اَلَمْ یَعْلَمُوْا اَنَّهٗ مَنْ یُّحَادِدِاللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِیْنَ فِیْهَا ذٰلِکَ الْخِزْیُ الْعَظِیْمُ ۔

کیا ان کو معلوم نہیں کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتا ہے تو ضرور اس کے لئے جہنم کی آگ ہے اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ ذلت عظیم ہے۔

کیونکہ

توبہ 10/8 { وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْهُ اِنْ کَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۔

اور اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ لائق ہیں کہ اس کو راضی کریں وہ اگر وہ مومن ہیں۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ رضائے الٰہی کی جسے ضرورت ہو جب تک مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا نہ ہو خداوند کریم راضی نہیں ہو سکتے ، لیکن مرزا غلام احمد صاحب نے بجائے رضامندی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی تمام رسل علیہم السلام کی بدگوئی جی بھر کے کی تاکہ مسلمان ان سے متنفر ہو کر مجھے تسلیم کریں۔

تو فصاحت خصوصی کی بنا پر مرزا جی نے ان اتہامات کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سے منسوب کر کے خود مثیل مسیح بن گئے تا کہ میری خصوصیات لوگوں پر اس شکل سے بیان ہو کر ظاہر ہو جائیں۔

اب مرزا جی کے دعویٰ مثیل مسیح ہونے کو عرض کرتا ہوں ، پھر درجہ بدرجہ اکثر خصوصیات مرزا صاحب عرض کرتا جاؤں گا کیونکہ مرزا جی کی تمام خصوصیات عرض کرنے کے لیے ایسی کئی جلدوں کی ضرورت ہے اور فقیر چند خصوصیات ہی بیان کر کے ختم کر دیگا۔

مرزا جی کا مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ

(۱) تبلیغ رسالت ﴿۲/۲۱﴾ اشتہار ۱۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء ﴿ مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں بلکہ مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔

(۲) حاشیہ تریاق القلوب ۳۳۶ ﴿ مثیل مسیح جو یہی عاجز ہے۔

(۳) آئینہ کمالات ۲۹۵ ﴿ مسیح موعود سے مراد کوئی مثیل موعود لیا جاوے جو اسی امت میں پیدا ہو۔

(۴) کشتی نوح چھوٹا سائز ۹۴ ﴿ اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۵) تتمہ حقیقۃ الوحی ۶۵ ﴿ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ یہی چاہتی ہے کہ اس امت کے لئے چودھوی صدی میں مثیل عیسیٰ ظاہر ہو۔

ان مذکورہ بالا حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ مرزا جی کا دعوٰی ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں یعنی مسیح کے روپ میں ہوں (جونی) اور کشتی نوح کے حوالہ سے ثابت ہوا کہ مجھے ابن مریم کے ہر پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے اب جو جو صفتیں ماقبل مرزا جی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلا کے متعلق بیان فرمادی جو فقیر پہلے تحریر کر چکا ہے کہ قرآن کریم اور احادیث صیحہ میں موجود نہیں کیونکہ وہ مصدق رسل تھے یہ مکذب رسل ہیں وہ قائل توحید تھے یہ خود مدیع الوہیت ہیں وہ اسلام کے قائل یہ مرزائیت کے موجد ہیں لہذا اہل اسلام کے لیے تو یہ حجت نہیں لیکن مرزا جی نے ان کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق پیش کر کے خود مثیل مسیح بننے کے مدعی ہوئے تو مرزا جی کا مذکورہ نشان کو بیان کرنا جو قرآن اور حدیث میں مذکور نہیں وہ محض اپنے مثیل مسیح بننے کے لیے حضرت مسیح علیہ السلام پر منطبق کیے ،مثلاً حضرت مسیح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے اب دیکھنا یہ ہے کہ واقعی مرزا جی کے فرمان کے مطابق مرزا جی میں یہ صفات پائی جاتی ہیں یا نہیں ملاحظہ ہو۔

مرزا غلام احمد صاحب کا دعوٰی کہ وہ بغیر ماں اور باپ کے پیدا ہوئے ہیں

نزول مسیح ۱۲۶} عیسیٰ بن مریم کو حضرت آدم سے صرف ایک مناسبت تھی کہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور وہ مناسبت تھی ناقص کیونکہ ماں موجود تھی مگر میں روحانی طور پر بغیر ماں اور باپ دونوں کے ہوں۔

اس عبارت مرزا صاحب سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کا کوئی ماں باپ نہ تھا کیونکہ وہ مرزائی نہ تھے مرزا جی نے دعوٰی کیا کہ میری پیدائش بغیر ماں باپ کے ہے۔

مرزا جی کا گورکھ دھندا بھی عجیب ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور ان کا کوئی بھائی نہ تھا لیکن مرزا جی نے ان کے دو باپ مقرر کر دیے ایک بھائی اور اپنے ماں باپ ہونے کے باوجود دونوں کا ہی انکار کر دیا پھر بھی مثیل رہے اس گورکھ دھندے کو مرزائی کی ہی عقل سمجھ سکتی ہوگی کوئی انسان تو سمجھنے سے قاصر ہے۔

ضمیمہ انجام آتھم پر مرزا جی نے لکھا کہ عیسیٰ السلام کی عقل بہت موٹی تھی کیونکہ آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مرگی کو جن کا آسیب خیال کرتے تھے قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اس کے خلاف ہے جیسا کہ ثابت کیا گیا۔

تو چونکہ مرزا صاحب نے خود مثیل بننا تھا اس لیے یہ اپنا نقشہ کھینچا ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب نے بھی اپنی موٹی عقل ہونے کا نمونہ پیش فرمایا

(۱) سیرۃ المہدی ۱۵۶} جب آپ اپنے طور پڑھتے تھے تو آپ کے (مرزا صاحب کے) ہونٹوں سے گنگنانے کی آواز آتی تھی، اور سننے والا الفاظ تو صاف نہیں سمجھ سکتا تھا۔

(۲) سیرۃ المہدی ۵۱} کھانے کے بعد آپ کے سامنے سے بہت ریزے اٹھتے تھے۔

(۳) سیرۃ المہدی $\frac{1}{۶۷}$} ایک دفعہ کوئی شخص آپ کے لیے گرگابی لے آیا آپ نے پہن لی مگر اس کے الٹ سیدھے پاؤں کا آپ کو پتہ نہیں لگتا تھا کئی دفعہ الٹی پہن لیتے تھے اور پھر تکلیف ہوتی تھی بعض دفعہ آپ کا الٹا پاؤں پڑ جاتا تو تنگ ہو کر فرماتے ان کی کوئی چیز بھی اچھی نہیں ہے والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی سہولت کے واسطے نشان لگا دیئے تھے مگر باوجود اس کے آپ الٹا سیدھا پہن لیتے تھے۔

جس شخص کو نشان دار جوتے ہونے کے باوجود بھی الٹے سیدھے کی تمیز نہ ہو اس کی وحی رحمانی اور وحی شیطانی کی کیا تمیز ہو سکتی ہے اور اگر خدانخواستہ پہنچ جائے تو کب صحیح رہ جاتی کیونکہ ذَالِکَ مَبْلَغُھُمْ مِنَ الْعِلْمِ۔

(۴) سیرۃ المہدی $\frac{1}{۵۵}$} مرزا صاحب کو اس زمانے میں ۱۸۶۴ء اس کتاب کے ص ۱۵۴ پر درج ہے...... ڈاکٹر امیر شاہ صاحب جو اس وقت اسسٹنٹ سرجن پنشنر ہیں استاد مقرر ہوئے مرزا صاحب نے بھی انگریزی شروع کی اور ایک دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں۔

مرزا غلام احمد صاحب بیچارے ایسے سادہ دماغ اور موٹی عقل والے ہیں کہ ۱۸۶۴ء میں دو کتابیں انگریزی کی سیالکوٹ کی ملازمت کے زمانہ میں پڑھیں لیکن ۱۸۸۰ء سے قبل ہی مرزا جی کا ملہم ان کو الہام کرتا ہے اور مرزا جی انگریزی سے ناواقف ہونے کا اظہار کرتے ہیں۔

(۵) براہین احمدیہ تقطیع کلاں ۵۵۶ } آئی لو یو، آئی شل گو یو ءِ لارج پارٹی اوف اسلام آپ فرماتے ہیں چونکہ اس وقت یعنی آج کے دن یہاں کوئی انگریزی خوان نہیں اور نہ اس کے پورے پورے معنی کھلے ہیں اس لیے بغیر معنی کے لکھا گیا ہے۔

مرزائی بیچارے جب اپنے پاپائے قادیانی کرشن صاحب کے اس الہام کو پڑھتے ہیں تو بطور معجزہ سمجھتے ہیں کہ دیکھو جی اگر جھوٹا یا شیطانی الہام ہو تو انگریزی سے آپ بالکل بے بہرہ ہیں کیسے الہام بنا سکیں لیکن ان سادہ لوح مرزائی بیچاروں کو اتنی سمجھ نہیں ہے کہ جب مرزا جی سیالکوٹ کی کچہری میں ملازم رہے ہیں تو انگریزی پڑھتے رہے ہیں لیکن ان کی عقل موٹی ہے کہ جتنی انگریزی گھڑ سکتے ہی گھڑ کر الہام بنا لیا پھر معنی سے بے خبر ہو جاتے ہیں یہ بھی مرزا جی کی عقل موٹی ہونے پر دال ہے کہ انگریزی کی دو کتابیں پڑھی ہوں لیکن دو آسان جملوں سے بے خبری کا اظہار کرتے ہیں۔

(۶) سیرۃ المہدی ۱۵۶ } جو انگریزی خواندہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی سمجھتے ہیں لیکن مرزا جی انگریزی کے ان دو جملوں کو تمام قادیان میں بطور الہام لئے پھرتے ہیں کوئی ترجمہ بتانے والا نہیں آخر مرزا جی کو مجبوراً بغیر ترجمہ ہی لکھنا پڑا تو ایسے شہر میں کیوں نہ سچا الہام ہوگا۔

چونکہ مرزا صاحب ملازمت کو پسند نہ فرماتے تھے اس لئے آپ نے مختاری کے امتحان کی تیاری شروع کر دی، اور قانونی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا پر امتحان میں کامیاب نہ ہوئے۔

یہ بات بھی مرزا جی کی عقل موٹی ہونے کو ثابت کرتی ہے ورنہ حضرت عیسیٰ

علیہ السلام نے بچپن میں یعنی پیدا ہوتے ہی ماں کی گود میں قوم کو اپنی علمی طاقت سے اپنی تمام عمر کا غیب سنا دیا لیکن مرزا جی بیچارے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے صرف موٹی عقل کہہ کر مثیل بنتے ہیں۔

مرزائیو کچھ سوچو! کہ مرزا جی یہ اپنی صفت بیان کر رہے ہیں یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پھر اور سنیئے، مرزا جی کی ایسی موٹی عقل تھی کہ اگر اردو کلام سے کہیں رکاوٹ ہو جاتی تو اپنی زوجہ سے یا خسر سے دریافت کرتے کہ اس محاورے کا استعمال تو بتاؤ کیونکہ وہ اہل لسان تھے اور مرزا جی اہل الہام تھے الہامی سے لسانی ہمیشہ برتر ہوتا ہے کیونکہ عقل کا موٹا ہونا بھی نبوت کا خاصہ تھا مرزائیوں کی اہل بیت کی روایت مرزائیہ سے ہی عرض کرتا ہوں۔

(۷) سیرۃ المھدی ۳/۱۷۱ } بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کوئی نظم لکھتے اور ایسے موقع پر کسی اردو لفظ کی تحقیق منظور ہوتی تو بسا اوقات حضرت ام المومنین سے اس کی بابت پوچھتے تھے اور زیادہ تحقیق کرنی ہوتی تو حضرت میر صاحب یا والدہ صاحبہ سے بھی پوچھا کرتے تھے کہ یہ لفظ کس موقع پر بولا جاتا ہے۔

یہ بھی مثیل مسیح بننے کے لیے موٹی عقل ہونے کا ایک باعث ہے کہ اردو ناخواندہ سلطان القلم ہونے کا مدعی ہو۔

(۸) سیرۃ المھدی ۳/۹۳ } ہمارے نانا فضل دین صاحب فرمایا کرتے تھے کہ مرزا صاحب جب کچہری سے واپس آتے تو چونکہ آپ اہلمد تھے مقدمے والے زمینداران کے مکان تک پیچھے آ جاتے۔

یہ بھی مرزا جی کے عقل موٹی ہونے کے بات آپ کی محسن گورنمنٹ سے مرزا جی کا علو دماغ اتنا ہی معلوم کیا کہ اہلمد کے رتبے تک ہی مرزا جی کا دماغ کر سکتا ہے ڈی، سی، یا ڈی، ایس، پی یا وزیر یا گورنر کے عہدے کو جس کا دماغ سنبھال نہیں سکتا

اس کو خداوند کریم کیسے تمام بادشاہوں کے اوپر کی منزلت نبوت عطا کر سکتا ہے اہلمد کے عہدے کو سنبھالنا یہ بھی موٹی عقل ہونے کا باعث ہے اور جیسا کہ نبوت کا دعوٰی کرنا بھی آپ کی عقل موٹی ہونے کا سبب ہے ورنہ ایسے آدمی سے ایسی توقع نہیں ہوسکتی یہ بھی آپ کو مثیلت عبوری مجبور کر رہی تھی۔

(۹) سیرۃ المہدی {۲/۲۱۱} بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت تھی کہ عمامہ کا شملہ لمبا چھوڑتے تھے یعنی اتنا لمبا کہ سرین کے نیچے تک پہنچتا تھا۔

یہ بھی مرزا صاحب کے عقل موٹی ہونے کا سبب ہے ورنہ اس سنت کو ان کی اولاد یا ان کے مرزائی بھی ضرور ادا کریں جب نہیں تو مرزائی بھی اس سنت مرزائیہ کو عقل کے موٹے ہونے پر چھوڑتے ہوں گے۔

ایک دفعہ لودھیانہ میں مرزا صاحب کی لڑکی عصمت کو ہیضہ ہو گیا تو اس نے شربت مانگا تو چنبیلی کا تیل ملا دیا حالانکہ مرزا جی روشنی ہمیشہ رکھتے تھے۔

(۱۰) سیرۃ المہدی {۳/۲۵۹} روایت از میر محمد اسماعیل صاحب ایک روز لودھیانہ میں آپ کی لڑکی عصمت نے اسی طرح رات کو اٹھ کر شربت مانگا حضرت صاحب نے اسے شربت کی جگہ غلطی سے چنبیلی کا تیل پلا دیا صبح جب تیل کم اور گلاس چکنا دیکھا تو معلوم ہوا کہ غلطی ہو گئی ہے۔

یہ بھی مرزا جی کی عقل کا قصور ہے کہ روشنی میں تحقیق نہ کر لی پھر آگے مرزا جی کے صاحبزادہ صاحب رقمطراز ہیں۔

"یہ غلطی ہو گئی ہے مگر خدا کے فضل و کرم سے نقصان نہیں ہوا نیز ممبر صاحب (محمد اسماعیل صاحب راوی) نے بیان کیا کہ اس لڑکی کے فوت ہونے کے بعد حضرت صاحب بمعہ ام المؤمنین وغیرہا لودھیانہ سے ایک ہفتہ کے لئے امرتسر تشریف لے آئے۔

بھلا جن کے والد صاحب اتنی عقل موٹی رکھتے ہوں ان کے بیٹے کی عقل کب

درست ہوگی فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب کے تیل پلانے سے کچھ نقصان نہیں ہوا صرف صبح ہیضے سے مرگئی یک نہ شد دو شد باپ تو موٹی عقل رکھتا ہی تھا بیٹا عقل موٹی ہونے میں ان سے بھی ترقی کر گیا کہ لڑکی مرگئی اور کوئی نقصان نہیں ہوا سبحان اللہ!

بریں عقل و دانش بباید گریست

(۱۱) سیرۃ المہدی ۳/۳۴ } بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حافظ نور محمد صاحب ساکن فیض اللہ چک نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ جس وقت آتھم کے متعلق یہ مشہور ہوا کہ وہ میعاد کے اندر فوت نہیں ہوا تو حضور علیہ السلام نے حکم دیا کہ دیہات میں روٹیاں پکوا کر تقسیم کرو اور کہو کہ یہ روٹیاں فتح اسلام کی روٹیاں ہیں۔

کیوں جی مرزائی صاحب؟ کیا یہ بھی مرزا صاحب کی عقل موٹی ہونے کی ایک دلیل نہیں؟ کہ ہو شکست کہ وہ میعاد مقررہ مرزا صاحب کے اندر فوت ہوا نہیں مگر مرزا صاحب مانتے نہیں اور عیسائی آتھم کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنا کر شہر میں خوشی کا جلوس نکال رہے ہیں کہ مرزا جی کی پیش گوئی جھوٹی ہوگئی ادھر مرزا جی بھی بغلیں بجاتے ہیں اور خوشیاں مناتے ہیں اور روٹیاں تقسیم کرتے ہیں کہ ہم جیت گئے مرزائیوں کو فتح ہوئی کیونکہ وہ ڈر گیا تھا اگر مرزا جی سے ڈر جاتا تو دوسرے دن ہی پھولوں کے ہار پہن کر بازاروں میں جلوس نہ نکالتا کچھ تو سمجھ کی بات کرو نرے مرزا جی ہی موٹی عقل کے مالک نہ تھے بلکہ جو شخص بھی مرزائی ہو جاتا ہے اس کی عقل بھی ویسی ہی موٹی ہو جاتی ہے کہ دن کو رات اور رات کو دن کہنے لگ جاتا ہے اب کسی مرزائی کے سامنے بات کرو وہ فوراً جواب دیگا کہ نہیں جی! مرزا جی جیت گئے حالانکہ یہ بات اگر کسی ادنی سے ادنی شخص کے سامنے بھی کرو تو وہ بھی اس بات میں مرزائی پارٹی کو ہی شرمندہ کرے گا کہ مرزا جی نے تو اسلام کا نام بدنام کر دیا کہ ادھر عیسائی اپنے بڑے کے گلے میں ہار پہنائیں اور خوشی کا جلوس نکال رہے ہیں اور مرزا جی بھی اپنی شکست کی خوشیاں منا رہے ہیں اور اپنی شکست پر نازاں ہو کر روٹیاں تقسیم کر رہے ہیں ملاحظہ ہو سیرۃ المہدی ۱/۱۸۴

مرزا جی کے خسر صاحب کی شہادت ذہول

سیرۃ المہدی ۳/۱۹۹ } پھر میر صاحب فرماتے ہیں کہ اسی ضمن میں یہ بھی عرض ہے کہ حضرت صاحب نے نزول المسیح کے صفحہ ۲۳۲ میں جو تاریخ اس خط کی لکھی ہے جو پٹیالہ سے لکھ کر بھیجا گیا تھا، وہ ۱۸۸۷ء ہے مگر یہ درست نہیں بلکہ یہ ۹۲ء کا واقعہ ہے جبکہ ہم پٹیالہ میں تھے، اور میاں محمد اسحاق صاحب دو سال کے تھے ۸۷ء میں تو یہ پیدا بھی نہیں ہوئے تھے، اور ہم ۹۱ء میں پٹیالہ تبدیل ہو کر گئے تھے اسی طرح حقیقۃ الوحی ص ۲۵۲ میں حضور نے سفر جہلم ۱۹۰۴ء میں لکھا ہے مگر یہ سفر ۱۹۰۳ء میں ہوا تھا سو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس بارے میں ذہول ہوا ہے۔

کیوں جی؟ اب تو تمہارے مرزا جی کے اقرار کے ساتھ مرزا جی کے خسر صاحب نے بھی ذہول کی دو صورتیں ظاہر کر دیں اب تو تمہیں یقین کرنا چاہیے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہ مطعون نہیں کہا گیا بلکہ خود اپنا نقشہ کھینچا ہے۔

مرزا جی کا خود اپنے ذہول کا اقرار

اعجاز احمدی ۷ } باوجود یہ کہ میں براہین احمدیہ میں صاف اور روشن طور پر مسیح موعود ٹھہرایا گیا تھا مگر پھر بھی میں نے بوجہ اس ذہول کے جو میرے پر ڈالا گیا حضرت مسیح کی آمد ثانی کا عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا پس میری کمال سادگی اور ذہول پر دلیل ہے۔

حقیقت میں رہے کہ مرزا جی کا محض کا مرزا ہونا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عقل کا موٹا کہہ کر خود مثیل مسیح بنایہ بھی موٹی عقل کا نتیجہ ہے اور ایسے کو مثیل مسیح کرنا جس مثلیت کا قرآن و حدیث میں ذکر ہی نہیں یہ بھی موٹی عقل والا تسلیم کر سکتا ہے اور مرزا جی چونکہ دماغی مرض میں مبتلا ہے اس لیے یہ ضعف دماغ کا نتیجہ ہے کہ عقل موٹی تھی اور نہ دعوی نبوت کرتے یا اپنے دماغ کی مرض کا ذکر نہ کرتے اب مرزا جی کی دماغی حالت مرزائی کتب سے عرض کرتا ہوں۔

مرزائی کی دماغی حالت

سیرۃ المہدی ص۲ ۱۳ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کبھی کبھی دوران سر کی تکلیف ہو جاتی تھی اور مرزا جی لڑکے کی شہادت ہے۔

سیرۃ المہدی ۴ ۳۰ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سیٹھی غلام یٰسین صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دن کا ذکر ہے کہ حضرت خلیفہ المسیح الاقان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فرمایا کہ حضور غلام نبی کو مراق ہے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک رنگ میں سب نبیوں کو مراق ہوتا ہے اور مجھ کو بھی ہے اور طبیعتوں کو مناسبت ہے جس قدر ایسے ہو ئی میں کھینچے چلے آویں گے۔

اس لیے کہ خلیفہ اول سے مراد حکیم نوردین صاحب ہیں جو مرزائیوں میں بابائے حکیم گذرے ہیں انہوں نے غلام نبی کے مراقی ہونے کے متعلق ہے نبوا سدی میں درج کیا اور ان کے مرزا کہتے ہیں کہ ایسے سب نبیوں کو مراق ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا جی کو بھی قرآن تھا جس کا خود انہوں نے اقرار کر لیا اور مجھ کو بھی ہے پھر فرماتے صرف سمجھے نہیں بلکہ کندخس ہنجس پرداز کے قانون سے جو کوئی مراقی ہوگا وہ میرا یعنی مرزا غلام احمد صاحب کا امتی ہوگا۔

کیوں جی مرزائی صاحب؟ اب تو تمہارے مرزا صاحب نے ہی فیصلہ کر دیا کہ مرزا جی بمعہ تمام امت مرزائیہ مرقی ہیں سچ ہے کہ کبھی جھوٹا بھی سچ بات کہہ ہی دیتا ہے۔

گروجھان وڑ پنے چیلے جان ٹڑوپ

سیرۃ المہدی ۱ ۲۸ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے اوئل میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سخت دورہ پڑا کسی نے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد کو بھی اطلاح دیدی اور وہ دونوں آگئے پھر ان کے سامنے بھی حضرت صاحب کو دورہ پڑا۔

تریاق القلوب ۶۸ اور وہ مرض یعنی ذیابیطس اور دوران صرح دوران سر قدیم سے میرے شامل حال تھیں جس کے ساتھ بعض اوقات تشنج قلب بھی تھا۔

حقیقۃ الوحی ۳۶۳} مجھے دو بیماریاں مدت دراز سے تھیں ایک شدید درد سر جس سے میں نہایت بیتاب ہو جاتا تھا اور ہولناک عوارض پیدا ہو جاتے تھے اور یہ مرض قریباً پچیس برس کیساتھ تک دامنگیر رہی اور اس دوران صرح بھی یلاحق ہو گیا اور طبیبوں نے لکھا کہ ان عوارض کا آخری نتیجہ مرگی ہوتی ہے چنانچہ میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر دو ماہ تک اس مرض میں مبتلا ہو کر آخر مرض صرع (مرگی) میں مبتلا ہو گئے اور اسی سے انتقال ہو گیا۔

ثابت ہوا کہ مرزا جی کا فرمان ضمیمہ انجام آتھم ص ۶ کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بدن میں حس ہے مرزا مثیل عیسیٰ ثابت ہو گیا ہوں غلط ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دماغی ظل کے متعلق قرآن اور حدیث سے کوئی ثبوت نہیں یہ مرزا صاحب کے ذہول میں داخل ہے شیلی سے دماغی مراض کو بیان کرنا مقصود تھا جو نبوت کے لیے فرصدبی ہوتا اس لیے پہلے حضرت بنی علیہ السلام پر دماغی خلل کا بہتان لگایا پھر اپنا دماغی خلل بیان کردیا پھر مرزا اصاحب نے اپنے دماغی خلل کو اپنی زبانی ثابت کردیا اور اقرار بھی کرلیا تھا اس سے زیادہ اور کیا دلیل لطافت ہو سکتی ہے۔

''مرزائی''۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں نے معاذ اللہ انت لَمُجنونٌ کہا اگر تم نے مرزا اصاحب کو مجنون کہ دیا تو کونسی بڑ بات ہے؟

''محمد عمر'' بڑا افسوس ہے (مرزائی صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار مجنون کہتے تھے جو ہی کوئی مجنون کہے وہ کافر ہے اگر کوئی مرزائی قرآن کریم سے دکھادے کہ خداوند کریم نے فرمایا ہو کہ میرا نبی دیوانہ ہے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دماغی خلل یعنی مراق کا مکالمہ فرمایا ہو تو اس مرزائی کو۔

مبلغ ایک صدروپیہ انعام

پیش کرتا ہوں کہ جو بندہ نبی کو مجنون کہنے والا اور دماغی خلل کہنے والا کافر ہے تو تمہارے نزدیک مرزائی نبی ہوتے ہیں اور انہوں نے اپنے آپ کو دماغی خلل کا اقرار کیا ہے تو ان کا فتویٰ کفران پر ہی ثابت ہوا۔

اب وہ ہی صورتیں ہیں اگر مرزا جی کو نبی تسلیم کرو تو مرزائی کے اپنے ہی فتوی سے خود ہی کافر ہونگے ورنہ ان کے فرمان کے مطابق ان کو دماغی خلل تسلیم کرلو دونوں صورتوں سے جونسی پسند آئے مان لو یا کہہ دو کہ مرزا جی نے جو اپنے آپ کو مراق اور دماغی خلل ہونے کا اقرار کیا ہے جھوٹ ہے اب مرزا جی کے گھر کی ایک اور شہادت مرزا جی کی زبانی عرض کرتا ہوں کسی دشمن کی بات تو بیشک منہ پر تھوک دینا اگر خالص گھر کی شہادت ہو تو تمہارے ظلی کی بات ہے ایمان لے آنا ملاحظہ ہو۔

سیرۃ المھدی ۱/۲ } بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹریا کا درد بشیر اول کی وفات کے بعد ہوا تھا کہ مرزا جی کا بیان اُمّ المرزائیون والمرزانبات بیان فرماتی ہیں...... میں نماز پڑھا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی پھر میں بیچ نماز کے زمین پر گر گیا اور غش کی سی حالت ہوگئی۔

کیوں جی مرزائی صاحب پہلے مرزا جی نے اقرار فرمایا کہ مراقی ہوتا ہے اور مجھ کو بھی ہے''۔ دوسرا اب اپنی زبانی ہی مرزا صاحب نے اپنے مراق کے دورے کا واقعہ بیان فرمایا۔ پھر بھی اگر تمہیں شک ہے تو تم مرزا جی کے قائل ہی نہیں ان کو جھوٹا سمجھتے ہو اگر ان کو سچا سمجھتے ہو تو ان کو مرض مراق ان کی زبانی اور عملی پر ایمان لاؤ۔

ہمیں تو تم تب مطعون کرو کہ جب ہم مرزا جی کو مراق کہیں یا ہسٹریا کا دورہ کہیں یا مراق کا مرض کے دورہ پڑنے کا واقعہ ہم سے کوئی بیان کرے تو ہم کہہ دیں کے دشمن جھوٹ کہہ سکتا ہے جب مرزا غلام احمد خود تحریری بیان دے رہے ہیں کہ مجھ کو مراق ہے اور اپنے مراق کے دورے کا واقعہ بھی بیان کر دیا۔

تو مرزا جی کو دورہ مراق پڑ جائے وہ فرما دیں کہ مجھے مراق ہے تو وہ مراقی نہیں اور مجرم نہیں لیکن اگر ہم کہہ دیں کہ مرزا جی نے اپنے آپ کو مراقی لکھا ہے اس لئے وہ مراقی تھے تو ہم پر فوراً فتوی کفر جڑ دیا جائے خیر یہ مرزائی انصاف ہے مرزائیت سے ان کو معذور سمجھتا ہوں کیونکہ ان کو بھی یہ مرزا جی سے لاری چادر کا انعام حاصل ہے اٰمنوا ولا تؤمنوا

مرزا جی کا تیسرا دعوٰی کہ حضرت عیسیٰ علیہ والسلام معاذ اللہ بدزبان تھے

جیسا کہ انہوں نے اللہ اللہ دام اور ضمیمہ انجام آتھم میں فرمایا جو ماقبل گذر چکا ہے یہ بھی مرزا جی نے اپنی حقیقت بیان کی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بہتان لگا کر جس کا ثبوت قرآن اور حدیث میں اس کے خلاف ہے خود مثیل عیسیٰ ہونے دعوٰی کیا حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بدزبانی سے بالکل مبرا تھے اور مرزا صاحب کی بد زبانی ان کی کتابوں سے ظاہر ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بریت قرآن کریم سے فقیر پہلے عرض کر چکا ہے اب مرزا جی کا فرمان مرزا جی کی ہی زبانی عرض کرتا ہوں۔

مرزا جی کی بدزبانی مرزا صاحب کی زبانی

جھوٹے کے منہ سے بدبو آتی ہے (الوب احمد ۵۷)

اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تری زبان بھی شر سے خالی ہوگی۔

(۱) کشف الغطاء ۱۰} یہ میرے سلسلے کی خوش قسمتی ہے کہ وحشی اور نادانوں اور بدچلنوں نے میری طرف رجوع نہیں کیا، بلکہ شریف اور معزز اور تعلیم یافتہ اور دیسی افسر اور اچھے عہدوں کے سرکاری ملازموں سے میری جماعت پر ہے۔

(۲) حمامتہ البشری ۱۰۶} وَاجْتَمَعَتْ فِيهِمْ عَادَاتُ السِّبَاعِ وَالْخَنَازِيْرِ وَالْكِلَابِ ان لوگوں میں درندوں اور خنزیروں اور کتوں کی خصلتیں جمع ہیں۔

(۳) انوار الاسلام ۹} مطبوعہ لاہوری: ایک نادان ہندوزادہ نام کا نو مسلم سعد اللہ نام جو عیسائیوں کی فتح یابی ثابت کرنے کے لیے اس قدر اپنی فطرتی شیطنت سے ماتھے پر ہاتھ مار رہا ہے کہ گویا اسی غم میں مر رہا ہے۔

(۴) انوار الاسلام ۳۳} لکار اور زبان درازی سے باز نہیں آئے گا اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا۔ تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔

(۵) مکتوبات احمدیہ ۲۳/۱} آج قبل تحریر اس خط کے یہ الہام ہوا۔

كَذَب مَايَاكُمْ الْخَبِيْثُ كَذَب عَلَيْكُمْ الْخِنْزِيْرُ۔

کہ تم پر کسی خبیث نے جھوٹ بولا تم پر کسی خنزیر نے جھوٹ بولا۔

(۶) انجام آتھم ۲۱} اے بدذات فرقہ مولویاں

''مرزائی''۔یہ تو بدذات مولویوں کو مخاطب کیا گیا ہے نہ کہ تمام مولوی بدذات ہوتے ہیں۔

''محمد عمر''مرزائی صاحب ایسے ہی اگر ہم کہہ دیں کہ اُے بدذات مرزائیو! تو کیا تم رنجیدہ خاطر تو نہ ہو گے کیونکہ ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے جو بدذات مرزائی ہیں ان کو کہا ہے۔

اگر تمہیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ کلمہ فحش ہے تم ہمیں کہو یا ہم تمہیں کہیں یہ شریف الطبع انسان سے بعید ہے۔

(۷) انجام آتھم ۲۶} ہم کسی متعصب بے حیا کا منہ بند تو نہیں کر سکتے۔

(۸) انجام آتھم ۳۲} محض میری عداوت کے لیے منہ پھیرنا اگر بدذاتی اور بے ایمانی نہیں تو اور کیا ہے۔

(۹) حاشیہ انجام آتھم ۵۸} اِنَّا شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ کے ماتحت مرزا جی لکھتے ہیں۔ اس عاجز کی نسبت اس ہندوزادہ نے وہ الفاظ استعمال کیے تھے کہ جب تک ایک شخص درحقیقت شقی خبیث ظلیت فاسد القلب نہ ہو ایسے الفاظ استعمال نہیں کر سکتا، اگرچہ ایسے لفظوں اور ایسی گالیوں میں جو دجال شیطان کذاب کافر کفر مکار کے نام سے ہیں اور دوسرے مولوی بھی اس کے ساتھ شریک ہیں بلکہ باطل پرست جٹالوی جو محمد حسین کہلاتا ہے شریک قالب اور راعدۃ الاصباء سے لیکن اس ہندوزادے کی خباثت خطری سب سے بڑھ کر ہے۔

(۱۰) ضمیمہ انجام آتھم ۱۸} لیکن جاننا چاہیے کہ یہ سب شیاطین دانس ہیں اور چاہتے ہیں کہ کسی طرح خدا کے نور کو بجھائیں۔

(۱۱) ضمیمہ انجام آتھم ۲۲} یہ سب کچھ ہوا مگر اب تک بعض بے ایمان اور اندھے مولوی اور خبیث طبع عیسائی اس آفتاب ظہور حق سے منکر ہیں۔

(۱۲) ضمیمہ انجام آتھم ۲۱} دنیا میں سب سے زیادہ پیداوار کراہت کے لائق خنزیر ہے مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں جو اپنے نفسانی جوش کے لئے حق اور دیانت کی گواہی (آتھم کے متعلق مرزاجی کو سچا کہنا) کو چھپاتے ہیں۔

اے مردار خور مولویو، اور گندی روحو! تم پر افسوس ہے کہ تم نے میری عداوت کے لیے اسلام (مرزائی) کی سچی گواہی کو چھپایا۔

مرزاجی کی مقرر کردہ میعاد کے اندر عبداللہ آتھم کا نہ فوت ہونا اظہر من الشمس ہے اور سچ کہنے والے پر مرزاجی کا فتوی خنزیر سے زیادہ پلید ہونے کا تیار ہے۔

(۱۳) ضمیمہ انجام آتھم ۴} زمین کے شیطانوں نے آتھم کے مقدمہ میں عیسائیوں کا ساتھ کیا اور یہ کہا کہ عیسائی فتح پا گئے چنانچہ پلید دل مولوی اخبار رائے جو انہیں شیطانوں میں سے تھے جنہوں نے حق اور سچائی اور دین کا پاس نہ کیا اور آسمان کی آواز جو خداتعالیٰ پاک (مرزاصاحب) کا الہام تھا جو اس عاجز پر نازل ہوا...... آخر زمین کے شیطانوں نے شکست کھائی .... یہ کیسی نابینائی تھی کہ پلیدوں لوگوں نے تیری پیش گوئی کو ایسا سمجھ لیا۔

(۱۴) لجۃ النور ۶۹} ذیفصترون کَالْبَغَایَا عَلٰی اَنْوَاعِ لَخبَاشَتِی

وصیت می کند ہچو زمان بازی بر ہر نوع ناپاکی دلیری میکند اور ہر قسم کی خواہش پر کنجریوں کی طرح نافرمانی کرتے ہیں۔

(۱۵) تتمہ حقیقۃ الوحی ۱۵} خداتعالیٰ نے فرمایا اِنَّا شَانِئَکَ هو الابتر

اسی دم سے خداتعالیٰ نے اس کی (سعد اللہ کی) اللہ کی بیوی کے رحم پر مہر لگادی۔

(۱۶) تتمہ حقیقۃ الوحی ۱۵} ذُرِّیَّتِی بَشاذَسْتُ الورحقانُ لِلَتَمتَ بِاَخزِیِ یا ابن بِغاءِ

اے کنجری کے بیٹے تو نے مجھے خباثت سے تکلیف دی ہے اگر تو ذلت سے نہ مرا تو میں سچا ہی نہیں مرزا جی منہ مانگی ذلت آمیز موت سے مرے۔

(۱۷) ازالۃ الادہام حصہ دوم مطبع لاہوری ۴۸} اور اس زمانے کے مولویوں کے فتووں پر نظر ڈالتے ہیں جنہوں نے عام طور پر مہریں لگادی تھیں جو انگریزوں کو قتل کر دینا چاہتے تھے۔ تو ہم جو ندامت میں دب جاتے ہیں کہ یہ کیسے مولوی تھے اور کیسے ان کے فتوے تھے جن میں رحم تھا نہ عقل تھی نہ اخلاق نہ انصاف ان لوگوں نے چوروں اور قزاقوں اور حرامیوں کی طرح اپنی محسن گورنمنٹ پر حملہ کرنا شروع کیا اور اس کا نام بہادر رکھا۔

اگر مرزا صاحب خدانخواستہ سچے ہوتے تو اتنی بدزبانی کی ضرورت نہ تھی، بلکہ صادقین کے قول کو استعمال فرماتے، اور فَاَعرِض عن مَنْ تولّٰی کا قانون سچے ہادیوں کے لیے تھا اور سنیے۔

ذٰریت ۲۷/۲} فَتَوَلَّ عَنْهُمْ وَمَا اَنْتَ بملوم وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ.

پھر آپ ان سے اعراض فرمایئے تو آپ کو باز پرس نہ ہوگی اور ان کو نصیحت ہی دیجیے۔ کیونکہ مومنین کو نصیحت نفع دیتی ہے لیکن مرزا جی اس سے کوسوں بعد میں پڑے ہوئے تھے۔ وَاَدَاء" الیہ باحسان پر عمل نہ کیا اور نہ رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ میں شامل ہوئے بلکہ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحَابِھِمْ میں مساوی ہو گئے۔

مرزائیو! مندے کمیں ناکا جد کدمند ہوا گر بدگوئی کا بدلہ بدگوئی دیا جائے تو مثلیت میں پھنستے پھنستے اصحاب شمال نے اعمال نامہ ایسا پر کر دیا کہ قیامت تک ان کے متبعین ہی اس گندگی سے بچ نہ سکیں، فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ" کیونکہ بدزبانی تو اصحاب المیمنہ درج کرتے ہی نہیں ضرور اصحاب شمال ہی درج کرتے ہیں تو قرآن کریم پڑھ لو کیا اَصْحٰبُ الشِّمَالِ مَا اَصْحٰبُ الشِّمَالِ فِيْ سَمُوْمٍ مذکور نہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب نے کیوں ایسی بدزبانی فرمائی؟

حقیقۃ الوحی ۱۰۲ و ۷۵ } احمدفانت الرحۃ علی شیتہ

اے احمد تیرے لبوں پہ رحمت جاری ہے۔

سبحان اللہ! رحمت اسی کو کہتے ہیں، یہ رحمت مرزائیوں کو ہی مبارک ہو مرزا جی یا مرزائی کی طرف سے نزول رحمت ہو تو گالی سن لو۔

نور ہدایت ۱۲۸ } مصنفہ عبد المجید امیر جماعت اور ان بہتر فرقوں کے علماء کو (مرزائیوں کے علاوہ تمام) خواہ وہ سید ہوں یا غیر سید سب کو بدترین خلائق بتایا ہے۔ یعنی بندر اور سوروں سے بھی بدتر۔

نور ہدایت ۱۸ } مگر خدا کا رسول جو خاتم النبین ہے اپنی امت کے ان علماء کو جو مسیح موعود کے مخالف ہیں کہتا ہے کہ وہ گدھوں بندروں اور سوروں سے بھی بدتر ہیں، (جھوٹ ہے کوئی حوالہ نہیں)ء

(۱۹) ایام صلح ۸۴ } اور نادان لوگ اسی قدر بدگوئی اور گالیوں اور فحش بولنے کی نجاست کھائیں گے کہ خنزیر بن جائیں گے۔ اب تم ہی بتاؤ کہ مرزا جی اس کے مصداق ہیں یا نہیں؟

ملفوظات احمد ۴۰ } تو تم اس وقت سن رکھو کہ تمہارے فتح ضد اور غالب ہو جانے کی ہی راہ نہیں، کہ تم یعنی خشک منطق سے کام لو، تمہارے دل سخت ہو جائیں گے، اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہونگی، جس سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے، سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کر لو ایک خلقت کی اور دوسری حسا کی فقیر اتنا ہی کہہ دینا کافی سمجھتا ہے لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَفْعَلُوْنَ اور مرزا جی کے اپنے فیصلے سے ہی دو لعنتوں کے مستحق ہوئے، خواہ وہ وَلَوْ عَلٰٓی اَنْفُسِكُمْ سہی کیوں نہ ہو۔

پھر مرزاجی کے صاحبزادہ صاحب مرزاجی کی صفائی پیش فرماتے ہیں تاکہ ہمارے مرزائی مرزاجی کی ایسی باتیں سن کر بھی خوش ہوجائیں۔

سیرۃ المہدی ج۳ ص۳۰۶} افشائے عیب گالی ایذارسانی سفلہ پن ناجائز طرفداری خودبینی ان باتوں سے آپ (مرزاصاحب) کوسوں دور تھے کیوں جی مرزائی صاحب؟ مرزا صاحب کے صاحبزادے کے کلام سے تو معلوم ہوا کہ یہ مرزاجی کے لیے کوئی گالی گلوچ یا سفلہ پن نہیں، یہ تو مرزاجی ک دریا سے قطرہ ہے، فافھم اِن کان لک فھم۔

(۲۰)۔ ازالۃ الادھام مطبوعہ لاہوری ۱۴۴} اورابھی چندروز کا ذکر ہے کہ ایک شخص (مولوی محمد حسین بٹالوی) کی موت کی نسبت خدائے تعالیٰ نے اعداد تہجی میں مجھے خبر دی، جس کا ماحصل یہ ہے کہ کلب یموت علی کلب یعنی وہ کتا اور کتے کے عدد پر مریگا، جو باون سال پر دلالت کرر ہے ہیں، یعنی اس کی عمر باون سال سے تجاوز نہ کرے گی، جو باون سال کے اندر قدام دھریگا تب اسی سال کے اندر اندر ہی راہی ملک بقا ہوگا۔

''مرزائی''۔ تم غلط کہتے ہو مرزاصاحب نے یہ الہام مولوی محمد حسین بٹالوی کے متعلق نہیں فرمایا۔

''محمد عمر''۔ فقیر عرض کرتا ہے کہ محمد حسین بٹالوی کے خط کو مرزاصاحب نے نقل فرمایا ہے بے حیا بے ایمان درندہ منہ سے جھاگ نکالنے والا کتا کلب یموت عل الکلب سفلہ کمینہ وحشی وغیرہ وغیرہ الفاظ سے یاد کیا ہے کہ رحمت اور انسانی نوع کی ہمدردی یہی معنی رکھتی ہے آئینہ کمالات ص ۲۵۳

مرزاصاحب فرماتے ہیں

آئینہ کمالات ۲۵۴ } آخیر میں یہ بھی آپ کو یاد رہے کہ یہ آپ کا سراسر افتراء ہے۔ کہ الہام کلب یموت علی کلب کو اپنے او پر وارد کر رہے ہیں میں نے ہرگز کسی کے پاس یہ نہیں کہا کہ اس کا مصداق آپ ہیں، اور جو بعض درست کلمات کی آپ شکایت کرتے ہیں، یہ بھی بے جا ہے، آپ کی سخت بدزبانیوں کے جواب میں آپ کے

کافر ٹھہرانے کے بعد آپ کے دجال اور شیطان اور کذاب کہنے کے بعد اگر ہم نے آپ کی موجودہ حالت کے مطابق کچھ آپ کو حق حق کہہ دیا تو کیا برا کیا، آخر واغلظ علیہم کا بھی ایک وقت ہے۔"

کیوں جی مرزائی صاحب؟ مرزا جی نے تسلیم کرلیا کہ ہاں یہ تمہارے لیے ہی کہا ہے پھر محمد حسین بٹالوی کو مخاطب ہوتے ہیں۔

(۲۱)۔ آئینہ کمالات ۲۴۵ } اقول:۔ آپ اپنے سفلہ پن سے باز نہیں آتے خدا جانے آپ کس ضمیر کے ہیں۔

(۲۲)۔ آئینہ کمالات ۲۴۳ } اے کج طبع شیخ

محمد حسین بٹالوی نے مرزا صاحب پر فتوی کفر لگایا، تو اس کے جواب میں فرماتے ہیں

(۲۳)۔ آئینہ کمالات ۳۳۶ } اقول:۔ (مرزا صاحب فرماتے ہیں) شیخ صاحب جو شخص متقی اور حلال زادہ ہو، اول تو وہ جرأت کر کے اپنے بھائی پر بے تحقیق کامل کسی فسق اور کفر کا الزام نہیں لگاتا۔

مرزائی صاحب یہ فحش کلامی میں کتنی دلیری ہے کہ جو مرزا جی کا منکر ہوا اسے حرامزادہ کہنا کہ اگر تو حلال زادہ ہوتا۔ تو جرأت سے مجھے کافر نہ کہتا

"مرزائی"۔ کیا جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے، پھر وہ حرامزادہ نہیں تو اور کیا ہے، کافر کہنا کوئی معمولی بات نہیں۔

"محمد عمر"۔ مرزائی صاحب مولوی محمد حسین صاحب نے اگر مرزا غلام احمد صاحب کو کافر کہا تو پھر کیا ہوا مولوی صاحب کے نزدیک مرزا جی کافر ہونگے، تب ہی تو انہوں نے کہا ہوگا، اور اگر مولوی محمد حسین صاحب نے مرزا صاحب کو کافر کہا، تو اسلام وقرآن مت محمدیہ کے کافر ہونے کی بنا پر کہا ہوگا کیونکہ فرمان خداوندی ہے، وَمَنْ یَّکْفُرْ

بِالطَّاغُوتِ وَيُؤمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى مرزائیت اور تذکرہ اور حقیقت الوحی وآئینہ کمالات مرزائیہ کا تو کافر نہیں کہا، اور اگر وہ مرزا جی کو کہتے کہ تم مرزائیت کے کافر ہو تو واقعی وہ قابل پرستش تھے، پھر بھی ان کو ایسے فحش خطابات سے کلام کرنا اخلاقی جرم پایا جاتا ہے یا مولوی محمد حسین صاحب نے اس سبب سے مرزا جی کو کافر کہا ہوگا، کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے گھر خواہ کچھ دعوی کر بیٹھے، خدائی دعوی کر لیتے یا معاذ اللہ ابو الالٰہ یا ابو الاعلیٰ ہونے کے مدعی بن جاتے تو ہمیں کیا غرض؟ اور ہمارا نقصان؟ ہمارے انبیاء علیہم السلام کی اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک تو نہ کرتے اس رنج سے انہوں نے کافر کہہ دیا ہوگا، کیونکہ قرآن کریم میں مذکور ہے۔

توبہ ۱۰/۸} وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ " اَلِيْمٌ " اور جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں، تقریری یا تحریری مذہبی یا دنیاوی زبانی یا قلبی، قربی یا بعدی، حالاً یا استقبالاً، ظاہراً یا باطناً اسلاماً یا کفراً ان کو اللہ تعالی نے دنیا اور آخرت میں لعنت کی ہے، ملعون کر دیا ہے، لعنتی بنا دیا ہے، اپنی سے دُور کر دیا ہے آگے فرمایا وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَاباً محصینا اور ایسے لوگوں کے واسطے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کیا ہے۔

یا بایں وجہ کافر کہا ہوگا، کہ چونکہ وہ اہل حدیث تھے اور مرزا صاحب نے حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سختی سے ٹھکرانے کا ارشاد فرمایا تو مولوی محمد حسین صاحب نے کفر کا فتوے دیدیا ہوگا، کہ جو مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ کا منکر ہے، وہ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ کا دعوے دار کیسے ہوسکتا ہے؟ یا اس وجہ سے کافر کہا ہوگا کہ رب العزت نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبین بایں معنی مبعوث فرمایا، کہ آپ کو سب انبیاء علیہم السلام سے آخر میں بھیجا گیا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا اور مرزا جی نے اسلام میں جرات کر کے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کی کوشش کی اور مسلمانوں کو دھوکہ دیکر امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خارج کر دیا اور وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ

مَاتَوَلّٰی کے مرزا غلام احمد صاحب عامل ہو گئے۔اور مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا، کا انکار کر دیا اس رنج میں کافر کہہ دیا ہوگا کہ ہمارے مسلمانوں کے گھر پیدا ہوئے اور سلام سے کیوں علیحدہ ہو گئے۔

اس رنج میں کافر کہد یا ہوگا کہ ہمارے حاصل کے گھر پیدا ہوئے اور مرزا صاحب کے ماں باپ نے آپ کا نام غلام احمد رکھا علم دین بھی کیا لیکن مرزا غلام احمد صاحب احمد سے بدل کرشن دنہیہ تلنک وجے سنگھ بہادر و بدھ تمیا نام رکھا اور اپنی طرف نسبت غلام احمد ہونے کو ناپسند کر کے چھوڑ دیا اور ہندو مسلمان نہیں کہد یا کہ اگر ہندو کلمہ پڑھ کر اختلاف نہیں ہٹاتے اور مسلمانوں سے بغلگیر نہیں ہوتے تو مسلمان ہی ہندو بن کر اگنی وایو وغیرہ کی پرستش وید کے حکم کے موافق شروع کر دیں، اور اسلام کو الوداع کہہ دیں تو اختلاف ہٹ جائے مرزا جی کے یہ الفاظ سن کر اور پڑھ کر انہوں نے کافر کہہ دیا ہوگا کہ اسلام کے ایسے حاجی مسلمان کب کہلا سکتے ہیں یہ ہندو ہیں، کیونکہ انہوں نے تو وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَوْلِیٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ پر عمل شروع کر رہا ہے اور ارشاد ہے۔

توبہ ۱۰/۳﴿ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَکُمْ وَاِخْوَانَکُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْکُفْرَ عَلَی الْاِیْمَانِ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْکُمْ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

اے ایمان والو اپنے والدین کو اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ کفر کو ایمان پر اچھا سمجھیں اور جو تم میں سے اُن کو دوست رکھے گا تو یہی ظالم ہیں۔

اور شاید اس وجہ سے مولوی محمد حسین صاحب نے کافر کہہ دیا ہو کہ ہم شَهِدَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اور ہر وقت وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھتے ہیں اور مرزا جی نے خدائی دعوٰی کر دیا تو کافر کہہ دیا ہو۔

یا اس وجہ سے کافر کہا ہوگا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قَرِیْبًا مِّنَ

اَلْقَادِیَان وغیرہ اپنے جعلی الہاموں کو قرآنی آیتیں ہونے کا دعوی کر دیا ہے یا تمام امت محمدیہ کو مرزاجی نے کافر کہہ دیا ہے اس بنا مولوی محمد حسین صاحب نے کافر کہہ دیا ہوگا۔

یا مرزاجی نے خود اقرار کیا کہ میں سوتے سوتے جہنم میں گر گیا، اس وجہ سے کہہ دیا ہوگا، وَاللّٰہُ اعلم بالصّواب۔

ان وجوہات مذکورہ سے مولوی محمد حسین صاحب نے کسی بنا پر مرزا غلام احمد صاحب کو کافر کہا، جس سبب سے مرزاجی کو کافر کہا گیا اگر وہ بری بات تھی تو چھوڑ دیتے اور اگر اچھی بات تھی تو استفسار فرماتے کہ کام اچھا ہے، تم مجھے کیوں روکتے ہو، اس کی مثال یوں سمجھئے۔

کہ کسی غریب نے ایک جعلی مغلیہ خاندان کے منسوب کو عرض کی کہ خان صاحب آپ کی سب باتیں ہی اچھی ہیں، ایک بری ہے اس کو چھوڑ دیں، تو سب ہی اچھا ہے، بجائے اس کے کہ خان صاحب اس سے دریافت فرماتے کہ بھئی بتاؤ وہ کونسی بات ہے، خان صاحب جواب میں فرماتے ہیں، کہ حرام زادے وہ کونسی؟ اُس نے کہا۔ حضور بس یہی۔

مولوی محمد حسین صاحب مرزاجی کے کفریہ عقائد کو جو وہ مرزا صاحب میں سمجھتے تھے، ازالہ کرنے کی کوشش فرماتے ہیں اور مرزا غلام احمد صاحب اُن کو بھی جواب دیتے اے بطالوی، اے کج طبع شیخ تو اپنے سفلہ پن سے باز نہیں آتا حلال زادہ کسی کو کافر نہیں کہہ سکتا۔

مرزائی صاحب! بھلا یہ کوئی شریفانہ کلمات ہیں، المرء یقیس علی نفسہ پر عمل کرنا چاہیئے۔ کریمانہ وجود سے کلمات محبت ہی نکلنے چاہئیں۔ مد مقابل خواہ بُرا بھی ہو مومنوں کو تو سمجھانے کا طریقہ رب العزت نے فرمایا ہے، اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ، لیکن مرزائی قانون ہے، کہ اُدْعُ اِلَی الْمِرْزَائِیَۃِ بِالسَّبِّ وَالْقَبِیْحَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اقبح الْقَبَائِح المرزائیۃ لان مرکبۃ من الْکِذْبِ وَالْبُھْتَانِ

''مرزائی''۔ مرزا صاحب کو مخالفین نے جو گندی اور فحش گالیاں دیں، کہ کوئی شریف یا نیک فطرت انسان پسندیدگی کی نگاہ سے کبھی نہیں دیکھ سکتا، پس اگر ایسے لوگوں کی نسبت حضرت صاحب نے جوابی طور پر بظاہر سخت الفاظ استعمال فرمائے ہوں تو بموجب ارشاد خداوندی لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ مِنَ السُّوْءِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ مرزا صاحب کی کسی تحریر کو بھی سخت یا نامناسب نہیں کہا جا سکتا، اور پھر مرزا صاحب نے حدیث شریف کا نرم ترجمہ کیا ہے، دیکھئے عُلَمَاءُ هُمْ شَرٌّ مِنْ تَحْتِ اَدِيْمِ السَّمَاءِ، مرزا صاحب نے بھی ان اشرار کو ایسا فرمایا ہے ابرار کو نہیں، پاکٹ بک از ص ۸۹۷ تا ص ۹۰۰۔

''محمد عمر''۔ وکیل صاحب یہ تو تمہارا کمال ہے نہ کہ تمہاری کوئی بات اچھی ہو یا بری بہتان فوراً خدا تعالیٰ پر جڑ دیتے ہو، کیا خداوند کریم گالی دینا سکھاتا ہے، کیسی بھولی باتیں بتاتے ہو، آج تک کسی حدیث میں بھی تم نے پڑھا ہے، کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کبھی تمام عمر میں ایسی گالیاں نکالی ہوں، جیسا کہ مرزا جی نے گالیوں کی کتابیں بھر دی ہیں، کیا قرآن کریم کی سمجھ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ تھی یا مرزا صاحب کو، اب قرآن مرزا صاحب کو سمجھ آیا ہے، کہ گالیاں نکالنی چاہئیں، اگر تمہارے مرزائیوں کے نزدیک قرآن میں گالیاں دینا جائز ہے، تو پھر مرزا جی کو لوگوں کی سخت کلامی سے غصہ کرنا ہی نہ چاہئے تھا، کیونکہ انہوں نے قرآن پر عمل کیا اور اگر مرزا جی نے گالیاں دے کر قرآن پر عمل کیا ہے، تو پھر ابن البغی، یا بیوی کے رحم پر مہر لگا دی یا بندر سور سے بھی بدتر یا بدذات کہنا یا حلال زادہ نہیں، ولد الحرام بننے کا شوق ہے۔ اور خبیث طبع وغیرہ اگر مرزا صاحب کو بھی کہا جاوے تو آپ کو رنجیدہ خاطر نہ ہونا چاہئے، کیونکہ قائل نے بھی مرزائی استنباط قرآنی پر عمل کیا ہے، جو تمہارے نزدیک جائز کام تھا، بلکہ تمام مرزائیو کو ہی اگر مرزا صاحب کے ان چیدہ چیدہ خطابات سے نوازا جائے تو ان کو غصہ نہیں کرنا چاہئے، کیونکہ یہ بھی اس نے سنت مرزائیہ پر عمل کیا ہے، لیکن بھئی وکیل صاحب ایک بات کا تمہارے پاس کوئی جواب نہیں ہے کہ مرزا صاحب کا حوالہ جو فقیر نے پیش کیا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے خود فرمایا۔

ایام صلح ۸۴ } اور نادان لوگ اس قدر بد گوئی اور گالیوں اور فحش بولنے کی نجاست کھائیں گے کہ خنزیر بن جائیں گے۔

اس کا کیا مطلب ہے؟ فقیر نے یہاں مرزا صاحب کا ارشاد آریوں کے پر میشور والا جوانہوں نے زیر ناف دس انگل فرمایا ہے، کہ جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے، تمہارے نزدیک مرزاجی کا یہ فرمان صحیح ہے یا نہیں؟ اگر صحیح ہے تو مرزاجی کا فرمان اب دماغ میں لے آؤ کہ مرزاجی نے گالیوں اور فحش بولنا اور گالیاں اور بدگوئی کا مصداق مرزا غلام احمد صاحب کی مذکورہ کلام میں ہے یا نہیں؟ اگر یہ اصل گالیاں اور فحش اور بدگوئی نہیں تو اس کا مثیل ہونگی، کیونکہ تمہارے مرزائیوں کے ہاں مثیل کا مسئلہ اصلی مرزائیت ہے بازادی نمونہ کی گالیاں ہیں، ورنہ گالیوں کا اگر کوئی نمونہ ہو تو آپ ہی پیش فرمادیں۔

دوسرا جواب، سوء کے معنی گالیاں، فحش بولنا تم نے کس لغت سے نکال لیا ہے، حالانکہ قرآن کریم کا سیاق تمہیں جھوٹا ثابت کررہا ہے، اس آیت لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَھْرَ بِالسُّوْءِ من الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ کے معنی ہیں۔

اللہ تعالیٰ بری بات کو زور سے کہنا پسند نہیں فرماتا مگر جس پر ظلم کیا گیا ہو۔

رب العزت نے اس آیت کریمہ میں مظلوم کو بلند آواز سے ظالم کے ظلم کو بیان کرنے کی اجازت فرمائی ہے۔ کہ کوئی شخص کسی شخص کی برائی کو بیان نہیں کرسکتا، کیونکہ لَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا کا حکم جاری ہے، کہ کوئی شخص کسی شخص کی برائی ظاہراً بیان کرے تو وہ غیبت ہے، اور غیبت از روئے اس آیت کے منع تھی، اس سے مظلوم اپنے ظالم کے ظلم کو بھی کسی کے سامنے بیان اور ظاہر نہ کرسکتا تھا، تو رب العزت نے مظلوم کو لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَھْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ، سے مظلوم کو ظالم کے ظلم کی لوگوں کے سامنے بیان کرنے کی اجازت فرمادی، یہ مطلب نہیں جو تم نے بیان کیا ہے کہ مظلوم گالیاں نکالے۔

حضرت شیخ سعدیؒ کا ایک شعر یاد آ گیا۔

گر تو قرآں بریں نمط خوانی ببری رونق مسلمانی

آریہ بھی قرآن کریم کو ایسی بے دردی سے بگاڑ نہیں سکتے جو مرزائیوں نے کوشش کی ہے تمہارے بیان کردہ معنیٰ کو غلط ثابت کرنے کے لیے اور فقر کے معنیٰ کی تائید کے واسطے اس آیت کے تعفو رب العزت نے اَوْ بیشتر عَنْ سُوْءٍ بھی فرما دیا کہ اگر مظلوم ظالم کے ظلم کو ظاہراً بیان نہ کرے بلکہ معاف کر دے تو فرمایا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ہ بے شک معاف کرنے والے کو اللہ تعالیٰ بھی معاف کرنے والا قدیر ہے۔

حدیث پاک میں بھی ہے، مَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ

قرآن کریم سے مرزائیوں کو معاذ اللہ فحش گالیاں دینا دکھائی دیتا ہوگا، ہم مسلمانوں کو تو قرآن کریم نے سبق دیا ہے۔

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ۔ آپ کو سوال کرتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا خرچ کریں، فرما دیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑا خیرات اور صدقہ اور خرچ کرنا کسی کو معاف کر دینا بڑا خرچ ہے، اور ملاحظہ ہو،

عنکبوت ۲۱/۵ ﴿ اَقِمِ الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ

آپ نماز قائم فرمائیے، بے شک نماز بے حیائیوں اور بری باتوں اور برے کاموں سے روکتی اور اللہ کا ذکر بہت بڑا ہے۔

ثابت ہوا، کہ نمازی فحش گالیوں اور برے کاموں سے بچ جاتا ہے، اور اللہ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے، اور جو تابع فرمان الٰہی نہیں، وہ نماز کو بھی قائم نہیں رکھ سکتا، بلکہ مرزا جی کی طرح چھوڑ دیتا ہے اور بجائے ذکر اللہ کے حشات میں مصروف رہتا ہے، باقی رہا مرزا صاحب کا مخالفین کی طرف فحش اور بری باتیں منسوب کرنا، اگر کسی نے مرزا صاحب کی عبارت ہی پیش کر دی، وہ فحش گالیاں نہیں، یا مرزا صاحب نے کسی بات پر کوئی فتویٰ سخت چڑھا دیا اور پھر خود ہی اس کے حامل ہو گئے، تو وہ بھی معترض کا

قصور نہیں بلکہ وہ مرزا جی کے مقرر کردہ ہی ہے، اپنی طرف سے گالیاں دینا یا بکواس بے
جا کرنا تو یہ دیوانوں اور پاگلوں کی علامت ہے اس کے لیے بھی کوئی ذی شعور تو زبان
قلم نہیں اٹھا سکتا، بلکہ اتنے ہی اپنے دلائل لکھے یا شان الوہیت یا شان محمد رسول صلی
اللہ علیہ وسلم یا ذکر اللہ میں وقت صرف کرتا ہے کوئی صحیح الفطرت یا صحیح دماغ والا تو اس
کے جواب میں فحش گالیاں دینا شرافت سے بعید سمجھتا ہے۔

وکیل صاحب یہ کس عقلمند انسان نے آپ کو قانون سکھایا ہے کہ مخالفوں کی فحش
گالیوں سے جواب میں فحش گالیوں سے ہی خطاب کرنا جائز ہے گو تمہارا مرزائیوں کا
ایمان تو قرآن اور حدیث ہے نہیں لیکن پھر بھی بطور آلہ تو تم استعمال کر ہی لیتے ہو، کوئی
آیت یا حدیث اس سے یہ ثابت ہو، کہ فحش گالیوں کے مقابلے میں فحش گالیاں دینا
جائز ہو بلکہ ہم نے تو داناؤں کا مقولہ سنا ہوا ہے جواب جاہلاں باشند خاموشی، اور قرآن
کریم کی تعلیم بھی ہے کہ فَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوْا سَلَامًا اور جب
جاہلوں کو مخاطب ہوتے ہیں تو وہ سلام کر کے گذر جاتے ہیں، رب العزت فرماوے کہ
جاہلوں میں تم سلام کہہ کر گذر جاؤ تا کہ تمہاری شرافت ثابت ہو اور اگر کوئی کہہ دے کہ
جناب مرزا سلطان محمد کے متعلق تمہاری پیش گوئی جھوٹی نکل آئی، تو مرزا جی فحش گالیوں
کی بوچھاڑ کر دیں، اور اگر کہہ دیا کہ آپ کی آسمانی منکوحہ آپ کے گھر نہ لوٹائی گئی، تو
گالیوں کی بوچھاڑ دی علیٰ ہذا القیاس جب کسی مسلمان نے مرزا صاحب کو سچی بات کا
سوال کیا، تو مرزا جی نے فحش گالیوں سے دفتر پر کر دیے، بھلا یہ کوئی شرافت ہے،

دوسرے مقام پر رب العزت نے فرمایا ہے، وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ
جاہلوں سے اعراض فرمایئے۔

تیسری آیت وَاِذَا سَمِعُوْا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ، مومنوں کی علامت یہ
ہے کہ جب کوئی لغو بات سنتے ہیں تو اس سے اعراض کرتے ہیں،

چوتھے مقام پر فرمایا، هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ مومنین لغو سے اعراض

کرتے ہیں، فحش گالیاں بات بات میں بکواس کرنا مومنین کی شان سے بعید ہے، اصلی پھول سے ہمیشہ خوشبو ہی آتی ہے، اور جو نقلی اور ظلی کاغذوں سے تیار شدہ ہو، اس سے خوشبو کی توقع رکھنا محض نادانی ہے، لیکن کاغذی پھول چونکہ ظلی ہے۔ ظلن سے ہی ختم ہو جاتا ہے، خداوند کریم ہر ایک کو اصلی کی توفیق دے اور نقل سے بچائے رقم زیادہ دینی پڑتی ہے، پلہ پھر بھی خالی رہتا ہے،

"مرزائی"۔ خود قرآن مجید نے اپنے منکروں کو شر البریہ فرمایا، بدترین مخلوق فرمایا ہے، کالانعام چوپایوں کی طرف فرمایا ہے، بلکہ زنیم حرام زادہ بھی کہا ہے، اور بخاری میں ہے کہ صلح حدیبیہ کے وقت کفار مکہ کا سفیر عروہ بن مسعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کر رہا تھا، کہ حضرت ابوبکرؓ نے اُسے مخاطب ہو کر فرمایا، امصص بظر اللات یہ عرب میں نہایت سخت گالی سمجھی جاتی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں حضرت ابوبکرؓ نے کہا لیکن آپ نے منع نہ فرمایا، پاکٹ بک از ص ۹۰۱ تا ص ۹۰۲

"محمد عمر"۔ اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ ہی صرف مذکور نہیں، بلکہ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ بھی مذکور ہے کیونکہ جس نبی اللہ کی شہادت چوپائے بھی بیان کر دیں، اس نبوت کے نبی کو چھوڑ دینے والا اور اس نبوت سے اعراض کرنے والا واقعی چوپالوں سے بدتر ہے، باقی رہا تمہارا کہنا کہ رب العزت نے فرمایا ہے، لہذا مرزا جی نے فرمایا تو کوئی حرج نہیں، تمہارے اس استدلال سے مرزا جی کا خدائی دعوی مرزائیوں کے نزدیک صحیح ثابت ہوا،

دوسرا جواب یہ ہے، کہ خداوند تعالی نے جو صفات حَلَّافٍ مَّھِیْنٍ ھَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِیْمٍ الخ، جس میں موجود، وہ واقعی حرامزادہ ہے لیکن رب العزت کے سوا کوئی دوسرا ایسا کہنے کا حقدار نہیں اور قرآنی تکمیل مرزا جی بھی تسلیم کر چکے ہیں، اس لیے اب بعد از نزول قرآن کسی پر یہ فتوی کوئی شخص نہیں جڑ سکتا،

تیسرا جواب یہ ہے، کہ رب العزت نے بھی کسی کو مخاطب کر کے حرامزادہ سے خطاب نہیں فرمایا جیسا کہ مرزا جی نے اپنے مخالفین کو حرامزادے سے مخاطب کیا ہے جو آئینہ

کمالات وتجم الہدیٰ وغیرہا میں مذکور ہے، اور نہ یہ قرآنی تعلیم ہی ہے کہ تم کسی کو حرام زادہ کہو بلکہ اس آیت کریمہ میں ارشاد الٰہی ہے۔ فَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ الخ، کہ آپ ایسے عیوبات کے مرتکب کو جو حرامزادہ بھی ہو، اس کی اطاعت نہ فرمایئے، برے شخص سے روکنے کی اگر تعلیم دی جائے، تو ایسا برا آدمی اگر کسی کو روکنے سے ہی سیخ پا ہو جائے تو اس کا یہ فعل اس کی ذات کو خود مشکوک کرتا ہے ورنہ اسے رنجیدہ خاطر ہونے کی ضرورت ہی کیا تھی، ایسے ہی مرزا صاحب بھی اگر اپنی امت مرزائیہ کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرما دیتے، تو کوئی اعتراض نہ تھا، لیکن کسی کو مخاطب ہو کر ایسے فحش کلامی سے خطاب کرنا شرافت سے بعید ہے۔

باقی رہا تمہارا اعتراض کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمانا امصص بظر اللات عروہ بن مسعود نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ اگر لڑائی شروع ہوگئی تو یہ آپ کے دوست آپ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے، گو یہ گفتگو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی، لیکن یہ طعن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو معاذ اللہ کمزور ایمان کہا، تو اگر کوئی بھی جواب نہ دیتا تو عروہ کی بات صحیح سمجھی جاتی کہ انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا، اس لیے واقعی یہ بھاگنے والے ہی ہیں او یہ عروہ کا اعتراض چونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ذمے تھا اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب اور بڑے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی تھے، اس لیے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گالی کا جواب گالی سے نہیں دیا بلکہ واقعہ صحیح اور عروہ کو جنگ کا چیلنج یا پھر چیلنج ایک نرم ہوتا ہے ایک سخت ہوتا ہے کلمہ عار سے ہوتا ہے جیسا کہ کوئی کسی کو لڑائی کا اعلان کرے تو وہ فوراً کہہ دے کہ اگر تو اپنے باپ کا ہے تو ابھی میرے سامنے آ، تو یہ اس کو گالی نہیں، ہوتی بلکہ کلمہ عار ہے اور اس نے حقیقت بیان کی ہے، یہ محاورہ بھی سخت ہے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا محاورہ اس سے نرم ہے، لیکن عار دلانے والا ضرور ہے کیونکہ کفار مکہ جب جنگ کا سفر کرتے تو پہلے

ہیں، ان کا یہی عقیدہ تھا کہ کامیابی اس بت کی قبضے میں ہے، تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عار دلائی، کہ امصص ببطر اللات کی جالات کی شرم گاہ چوم، یعنی ابھی لات کو چوم کر تیاری جنگ کر کے میدان میں نکل، پھر دیکھیں گے، کہ تو بھاگتا ہے، یا ہم عربی محاورہ کو اُلٹ بیان کرنا یہ تو مرزائی کا بائیں ہاتھ کا کام ہے، قرآن کے محاورے کو مرزائی صاحب الٹ دیتے ہیں اور اگر عربی زبان کے محاورے کو الٹ دیتے تو کوئی بڑی بات نہیں، حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بدلنے سے تو مرزائی صاحب خوش ہوتے ہیں، کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب کے کلام کے مقابلے میں مرزا صاحب کا ارشاد ہے کہ ردی کی ٹوکری میں ڈال دو، مرزائی صاحب نے مرزا صاحب کے ارشاد پر عمل کرتے خوب ٹھکرادیا، لیکن یہ نہ سوچا کہ اگر کسی نے حقیقت بیان کر دی، تو پھر کیا رہے گا، تو وکیل صاحب یہ کلمہ محاورۃً اور فوری اعلان جنگ تھا، تا کہ عروہ کو مومنین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کا یقین ہو جائے کہ یہ بھاگنے والے نہیں جو ابھی جنگ کے لیے تیار ہیں، اگر اس میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرما دیتے تو اس کا مطلب اور ہو جاتا اور آپ کا خاموش کرانا اس بات پر دلالت کرتا ہے، کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کہا ہے، وہ حقیقۃً نہیں بلکہ محض زبانی بات ہے، اس واسطے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ بلکہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات یقینی ہو جائے، کہ واقعی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میدان سے بھاگنے والے نہیں ہیں جب ان کے لیے کوئی اعلان جنگ کرے تو فوراً تیار ہو جاتے ہیں، اس لیے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جواب کو صحیح سمجھا اور مسلمانوں کی بہادری کا اظہار مقصود تھا، نہ کہ فحش گالیاں، جس سے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوتے، تم بیچارے میدان جہاد کے کلمات اور ادائیگوں کو کیا سمجھو، جن کے مذہب میں جہاد ہی حرام ہے، وہ بیچارے جنگ کے محاوروں کو کیا سمجھیں۔

کیا حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ جملہ عروہ نے مکہ معظمہ میں جا کر نہ کہا

ہوگا، کہ ابوبکر نے یوں کہا ہے کہ مسلمان جنگ کے لیے تیار ہیں ضرور کہا ہوگا، یہی جملہ تھا جس نے کفار کے چھکے چھڑا دئے کہ مسلمان اتنے طاقتور ہیں کہ جب ان کو بلایا جائے تو فوراً تیار ہو جاتے ہیں اسی جملہ سے تو کفار مکہ نے حدیبیہ میں ہی صلح کر لی اور اگر بالفرض یہ گالی فحش ہوتی جیسا کہ تم مرزائیوں نے سمجھا ہے تو بوقت صلح ضرور اس کا ذکر کرتے اور کہتے کہ تم نے جنگ کرنا ہی تھا تو کر لیتے لیکن فحش گالیوں کا کیا مطلب کفار مکہ نے تو گالی نہ سمجھی اور نہ اس گالی کا چرچہ قوم کفار میں ہوا جن کو کہا گیا لیکن مرزائی صاحب کو مرزا غلام احمد صاحب کی فحش گالیاں محض جواباً ہیں وہ تو امت مرزائیہ میں ثواب اور کار خیر اور قادیانی جنت کے اعلیٰ رتبے پر فائز لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دشمن کی قوم میں کلمہ عار دلانے کے واسطے فوری تیاری کا اظہار فرمایا تو وہ مرزائی صاحب کو بڑی فحش گالی معلوم ہوئی۔

مرزا غلام احمد صاحب کی فحش گالیاں ان باتوں سے اسوہ حسنہ نہ بن سکیں گی اگر اسوہ حسنہ ہیں تو امت مرزائیہ کے واسطے ہمارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کسی کو اپنی تمام عمر میں کوئی کسی قسم کی ادنے سے ادنے گالی دی اور نہ ایسی تعلیم دی ہے اور نہ ہی خداوند کریم نے ہمیں سبق سکھایا ہے مرزا غلام احمد صاحب نے تو ماں باپ کی فحش گالیں بلکہ جیسا کہ بازاری آوارہ عورتیں یا بھنگنیں گالیوں میں پشتوں تک گالیاں دے دیتی ہیں۔ مرزا جی نے جی کھول کر انبیاء علیہم السلام کو نانیاں اور دادیاں گن گن کر گالیاں دی اور ماں باپ کی فحش گالی تو مرزا جی کا تکیہ کلام تھا۔

مرزائی: مشکوۃ شریف کی حدیث ہے کہ ابی بن کعب نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ جو کوئی کہ نسبت کرے ساتھ جاہلیت کے پس کٹوا ستر باپ اس کے کا اور کہنا یہ نہ کرو یعنی یوں کہو کہ اپنے باپ کاٹ ستر کا کر اپنے منہ میں لے۔

اس حدیث میں نہایت فخر ہے اور حقیقت میں اپنی قوم کی بڑائی کرنا عبث ہے عبد الحکیم نے اپنے رسالہ اعلان الحق میں مرزا صاحب کو حرامزادہ لکھا ہے پاکٹ بک ا ص ۹۰۱ تا ص ۹۰۴۔

"محمد عمر"۔ کسی حقیقت کو بیان کرنا جرم نہیں ہوتا کیا رب العزت نے محصنت کی صفت
وَلَا مُتَّخِذَاتِ اَخْدَانٍ نہیں فرمائی ہے کہ محصنت وہ عورتیں ہیں جو پوشیدہ یار کسی کو نہ
بنائیں اب تم مرزائی کہو کہ یہ ہم کو گالیوں کا سبق ملا ہے تو یہ غلط ہی پھر اگر کوئی غلط مسئلہ
بیان کرے کہ زوجین اگر اکٹھے ہو جائیں اور دخول سے بھی غسل وغیرہ کی ضرورت نہیں
تو کوئی مسلمان کہدے کہ بھائی تم غلط کہتے ہو دخول حشفہ ہی غسل کو واجب کر دیتا ہے تو
کوئی مرزائی کہے کہ بھائی تم نے گالی دی ہے تو مرزائی استنباط غلط ہے ایسے ہی کوئی
ڈاکٹر کسی کو سبق دے تو وہ عورت یا مرد کے ستر کی حقیقت اور رگیں اور اس کے اعصاب
وغیرہ کی ماہیت بیان کرے تو تم کہو کہ یہ بڑا بکواس ہے تو تمہاری اس بات کو کوئی تسلیم نہ
کریگا کیونکہ ڈاکٹر اس کو بحیثیت انسانی جزو ہونے کے اس کی ماہیت اور حقیقت سمجھا
رہا ہے کہ اگر کسی مریض کو اس کی جائے نفرت کی مرض ہو جائے تو وہ اس کی حقیقت کو
سمجھا چکا ہوگا وہ مرض کی جلدی تشخیص کر سکے گا ایسے ہی شرک بھی ایک مرض ہے اور مسئلہ
بھی ہے اور سب مسئلوں سے بڑا مسئلہ اور سب مرضوں سے بڑی مرض ہے تو یہی مسئلہ
مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہارے سامنے کوئی توحید کا غلط مسئلہ بیان کر یا
شرک کا بیمار ہو جائے تو وہ تمہارے سامنے جاہلیت کا شرکیہ فخر کرے تو اس کو کہو کہ اپنے
باپ کا ستر کٹواؤ یہ محاورہ ہے جیسا کہ ہمارے ہاں بھی لوگ کہتے ہیں برا کیا برے کی ماں
مرے اسی طرح یہ بھی محاورہ ہے کہ باپ کا ستر کٹواؤ تا کہ ایسے مشرک پیدا ہی نہ ہوں جو
شرکیہ فخر کریں دوسرا مطلب یہ ہے۔

کہ اب وہ زمانہ جاہلیت کا گذر گیا اب جن بتوں کے ستر کو تم چاٹتے
اور چوستے ہو اس کو کٹوا دو اب وہ قابل پرستش نہیں رہے اب زمانہ توحید کی پرستش کا آ
چکا ہے اب وہ توحید کے پرستاروں کے مقابلے میں تمہاری کچھ امداد نہ کر سکیں گے
کیونکہ ارشاد رب العزت ہے وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَالَا يَرْجُوْنَ تم اللہ تعالٰی سے امید
رکھتے جو وہ نہیں رکھتے۔

دوسرا جواب رب العزت نے اس سے بھی منع فرمایا وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدْوًا بِغَیْرِ عِلْمٍ ۔ اور جو من دون اللہ کو وہ پکارتے ہیں تم انہیں گالی نہ دو کیونکہ وہ اللہ کو بغیر علم کے گالیں دینگے۔

تیسرا جواب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام عمر میں کسی کو فحش گالی نہیں دی اگر کوئی مرزائی ثابت کردے کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو فحش گالی دی ہو تو اس شخص

مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا

چوتھا جواب اللہ تعالیٰ نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک میں اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ سے آپ کی صفائی تحریر کردی تو اب مرزا جی اور مرزائیوں کا اعتراض غلط اور قرآن کریم کی صراحتہً صفائی جو بلا تاویل و بلا استعادہ و کنایہ وغیرہ مذکور ہو چکی ہے اس کے مقابلے میں ضعیف حدیث حجۃ نہیں ہوسکتی اور یہ واقعہ تو قبل از نزول آیات کریمہ ہے۔

جب قرآن کریم نے گالیوں اور فحش کلاموں سے حکماً منع فرمایا تو بعد از نزول اس آیت کے سخت کلامی کفار سے بھی منع ہوگئی لیکن مرزا غلام احمد صاحب نے وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدْوًا بِغَیْرِ عِلْمٍ پڑھ کر بھی غیر مسلم یعنی احمدی بھائیوں کے خداؤں تک بھی سخت فحش کلامی سے نہیں رکے چنانچہ فرماتے ہیں۔

(۲۴) چشمہ معرفت ۱۰۶ ﴾ پرمیشور ناف سے دس انگل نیچے ہے (سمجھنے والے سمجھ لیں)

پھر مرزا جی نے مرزائیت کو نہ تسلیم کرنے والوں کو ایسی فحش گالیں دی ہیں جن کو کوئی انسان ذی ہوش پسند نہیں کرسکتا اور گالیں دے کر پھر تاویلیں کی جاتی ہیں سنیئے،

(۲۵) آئینہ کمالات لاہوری مطبع ۵۴۳﴾ تِلْکَ کُتُبٌ "یَنْظُرُ اِلَیْھَا کُلُّ مُسْلِمٍ بِعَیْنِ الْمَحَبَّۃِ وَالْمَوَدَّۃِ وَیَنْتَفِعُ مِنْ مَعَارِفِھَا وَیَقْبَلُنِیْ وَیُصَدِّقُ دَعْوَتِیْ اِلَّا ذُرِّیَّۃُ الْبَغَایَا ۔

یہ کتابیں جن کی طرف ہر مسلمان محبت اور دوستی کی نظر سے دیکھتا ہے، اور اس کے معارف سے نفع اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے اور میری دعوت (مرزائیت) کی تصدیق کرتا ہے، سوائے کنجریوں کے اولاد کے۔

مرزا صاحب نے اس عبارت میں محض مرزائیوں کو ہی مسلمان کہا ہے اور دوسری بات یہ کہی کہ جس نے میری دعوت کو قبول کیا، جس نے میری مرزائیت کی تصدیق نہیں کی، وہ کنجری کی اولاد ہے یعنی حرامزادہ ہے۔

مرزائیو! اس کو گالیاں کہتے ہیں، جو بلا تاویل بغیر ہیرا پھیری کے صراحتہً سمجھی جائیں،

(۱) آئینہ کمالات کی اشاعت تک تو غیر احمدیوں کو کافر بھی کہتے تھے، چنانچہ ذریۃ البغایا کہیں، حقیقۃ الوحی میں اس کا جواب موجود ہے۔

(۲)۔ اس عبارت میں حضور نے اپنی خدمات اسلامی کا ذکر کیا ہے اور فرمایا، کہ جب میں بیس ۲۰ سال کا ہوا، تب ہی سے میری خواہش یہ رہی کہ میں آریوں اور عیسائیوں کا مقابلہ کروں چنانچہ میں نے براہن احمدیہ اور سرمہ چشم آریہ اور آئینہ کمالات وغیرہ کتابیں لکھیں جو اسلام کی تائید میں ہیں (کلی مسلم) ''یعنی ہر مسلمان'' ان کتابوں کو بنظر استحسان دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے متفید ہونا اور میری دعوت اسلام کی تائید کرتا ہے مگر ذریۃ البغایا جن کے دلوں پر خدا نے مہر کر دی ہے وہ ان کے مخالف ہیں، پاکٹ بک ص ۹۰۴،

''محمد عمر''۔ وکیل صاحب! بات کہہ کر بدل جانا یا سیدھی بات کو الٹا کرنا تو مرزائی کی جبلت ہے وکیل صاحب ارشاد فرماتے ہیں، کہ مرزا صاحب نے تو قطعاً ذریۃ البغایا غیر احمدیوں کو کہا نہیں، حالانکہ عبارت صاف ہے پہلے تو قابلِ غور یہ امر ہے کہ غیر احمدی تمہاری اصطلاح میں وہ شخص ہے، جو سلسلہ مرزائیہ میں منسلک نہیں، اور جو مرزائی ہے تم لوگ اس کو احمدی کہتے ہو یعنی جو مرزا غلام احمد صاحب کو سچا سمجھتا ہے بحیثیت نبی ہونے کے سچا سمجھے تب بھی مرزائی یا بحیثیت مجدد ہونے کے مرزا جی کو سچا سمجھے تب بھی مرزائی

کیونکہ مرزاجی نے تمام عمر سچ فرمایا ہی نہیں، جو شخص جھوٹ کو سچ سمجھے وہ بھی مرزائی، دوسری بات یہ ہے کہ مرزاجی نے اسلام کے ہر نبی اللہ کی ہتک کی اور اسلام کے ہر رکن کو ٹھکرایا، تو جو شخص[4] انبیا اللہ کی ہتک جس منہ سے سنے، پھر اس کو اپنا مجدد دین سمجھے وہ بھی مرزائی اور مرزا غلام احمد صاحب نے قرآن کریم اور احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی بے دردی سے ٹھکرایا، تو جو ایسے شخص[5] کو اپنا پیشوا سمجھے وہ بھی مرزائی اور مرزا غلام احمد صاحب نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے باوجود نبوۃ کے اجراء کا مسئلہ اسلام میں ایک صریح شرک نکال دیا، تو جو[6] ایسے نئے نبی کی امت بنے وہ امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکل کر مرزائی بن گیا۔ مرزا غلام احمد صاحب نے اسلام کو ترک کر کے اور توہین کر کے ہندو مذہب کا پیشوا، نہیہ کلنک، بدھ متیا اور کرشن بن گئے، تو جو اس شخص[7] اس کرشن یا بدھ متیا یا نہیہ کلنک قادیانی کا مطیع ہوا وہ اسلام سے بعید اور مرزائی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو معاذ اللہ مُردہ جانے آسمان پر بجسد عنصری زندہ نہ جانے وہ منکر قرآن کریم اور مرزائی اور جو[8] عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نزول من السماء کا قرب قیامت قائل نہ ہو وہ مرزائی، جو[9] حج بیت اللہ کا منکر اور باوجود استطاعت کے نہ گیا اور قادیانی حج[10] یا ربوہ کا حج ہر سال کرے یا مرزا صاحب کو بیت اللہ جانے جو اپنے آپ کو احمدی کہلائے وہ[11] مرزائی، جو شخص براہین[12] احمدیہ اور حقیقۃ الوحی اور تذکرہ والبشریٰ ومکاشفات وغیرہم پر ایمان رکھے اور صحیح سمجھے وہ مرزائی، اور جو[13] مرزا غلام احمد صاحب کے عقیدے واقوال وافعال کے مقابلے میں حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاویل یا ہیرا پھیری کرے وہ مرزائی، قرآن[14] کریم کے قصے کہانیاں سمجھے وہ مرزئی جو مرزائی کو ہیرو سمجھے وہ مرزائی، جو شخص[15] نزول ملائکہ کا منکر اور مکذب قرآن ہے وہ مرزائی جو شخص[16] انبیاء اللہ کے معجزات کے مجاز یا شعبدہ بازی سمجھے اور ہر معجزے کو حقیقۃ نہ سمجھے تو منکر قرآن کریم ہے وہ مرزائی کرشن[17] وغیر ہندوؤں کے اوتاروں کو نبی اللہ کہے وہ مرزائی، جو[18] انبیاء علیہم السلام کے مثیل کا قائل ہے وہ

مرزائی، اور جو شخص[۱۹] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت الٰہی کا حصول ممکن سمجھے وہ مرزائی، اور جو انگریز[۲۰] کو اُولی الامر سمجھے وہ مرزائی اور جو عقیدہ رکھے کہ امتی بظاہر اعمال میں کبھی ترقی بھی کر جاتے ہیں، وہ مکذب قرآن وہ مرزائی، اور جو[۲۱] شخص انبیا علیہم السلام کو معصوم نہ سمجھے وہ مرزائی، اور جو[۲۲] مرزائیوں کو مسلمان سمجھے وہ بھی مرزائی اور جو شخص[۲۳] امام مہدی سید محمد عبداللہ شاہ صاحب کو عرب کا بادشاہ کنایہ نہیں حقیقۃ آخیر زمانہ میں تسلیم نہ کرے وہ مرزائی اور جو شخص[۲۵] قبر میں مُردے کو زندہ کر کے نکرین کے حساب لینے کا انکار کرے وہ مرزائی اور جو شخص طاعون[۲۸] کو دابتہ الارض متعینہ سمجھے وہ مرزائی، اور جو شخص[۲۹] حضرت عیسی علیہ السلام کا استاد یہودی سمجھے وہ مرزائی، اور جو شخص مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے شق قمر کو مجازی بجائے حقیقت جان کر ایمان نہ لائے وہ بھی مرزائی، اور جو شخص[۳۰] امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شر الامم کہے یا سمجھے وہ مرزائی، اور جو شخص اولیا[۳۱] اللہ کو گالیاں دے وہ مرزائی، اور جو شخص ہر[۳۲] بات میں جھوٹ ہی بولے وہ مرزئی،

''مرزائی''۔ ہم احمدی ہیں، تم مرزائی کیوں کہتے ہو؟

''محمد عمر''۔ کیا مرزا غلام احمد صاحب اپنے دستخط ''مرزا غلام احمد صاحب'' نہیں لکھتے، جب تمہارے مرزا غلام احمد صاحب اپنے آپ کو مرزا تسلیم کرتے ہیں، تو ی نسبت کی ملنے سے تم مرزائی بن گئے، کیا اب مرزائی ہونے سے بھی چراتے ہو، جب قیامت کو ''اے مرزائیو'' کے خطاب سے پکارا گیا، پھر کیا کرو گے؟

دوسرا جواب۔ مکاشفات ص ۲۸ میں مرزا غلام احمد صاحب کو الہام ہوا، مرزا جی کے ملہم نے مرزا جی کو خطاب کیا، ابر سَنَفرُغ یا مِرزَا البَدرُ، جلد ۲ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۳ء، پھر آگے دوسرا الہام ہے (۹۶) ۲۶ جنوری ۱۹۰۳ء دوشنبہ، فرمایا پھر میں ایک دفعہ کیا دیکھتا ہوں کہ میں کچہری میں گیا ہوں، تو اللہ تعالیٰ ایک حاکم کی صورت میں کرسی پر بیٹھا ہوا ہے، اور ایک طرف ایک سر رشتہ دار ہے ہاتھ میں ایک مثل لئے پیش کر رہا ہے، حاکم نے

مثل اٹھا کر کہا کہ مرزا حاضر ہے؟ تو میں نے باریک نظر سے دیکھا الخ،

کیوں جی مرزائی صاحب؟ اب تو تمہاری تسلی ہوگئی ہوگی کیونکہ تمہارے مرزا غلام احمد صاحب کے خدا کی طرف سے یا مرزا کا خطاب مل گیا اب تو تمہیں مرزائی کے خطاب سے خوش ہونا چاہیئے، کیونکہ احمدی مرزا جی کا عطا کردہ خطاب اور مرزائی خدا کا عطا کردہ خطاب ثابت ہوگیا، اور الہامی کچہریوں سے بھی یہی آواز سنائی دی تو فرقہ مرزائیہ جس کا خطاب مرزا غلام احمد صاحب نے احمدی مقرر کیا ہے،

تریاق القلوب ۳۴۹} اشتہار واجب الاظہار اپنی جماعت کے لیے اور گورنمنٹ عالیہ کی توجہ کے لیے۔

اور وہ نام جو اس سلسلہ کے لیے موزون ہے جس کو ہم اپنے لئے اور اپنی جماعت کے لیے پسند کرتے ہیں وہ نام مسلمان فرقہ احمدیہ ہے، اور جائز ہے، کہ اس کو احمدی مذہب کے مسلمان کے نام سے بھی پکاریں، یہی نام ہے، جس کے لیے ہم ادب سے اپنی معزز گورنمنٹ میں درخواست کرتے ہیں، کہ اس نام سے اپنے کاغذات اور مخاطبات ہیں اس فرقہ کو موسوم کرے یعنی مسلمان فرقہ احمدیہ۔

اس کے بعد مسلمان کا لفظ بھی علیحدہ کر دیا

پیغام صلح ۱۶} ہم احمد سلسلے کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق رہیں گے،

خلیفہ صاحب اور مرزا صاحب کا ارشاد کہ مرزائی مسلمانوں سے الگ ہیں

نزول مسیح ۲۴} میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں،

حقیقتہ النبوۃ ۱/۱۵۶} اے مسلمانو! اے احمدیو!

اس خطاب میں خلیفہ ثانی صاحب نے مسلمانوں کو خطاب الگ کیا اور اپنے احمدیوں کو الگ معلوم ہوا کہ احمدی جماعت مسلمانوں سے الگ ہے۔

مرزائی ایک نیا فرقہ ہے

تبلیغ رسالت ۷/۷} بحضور نواب لفٹینٹ گورنر بہادر، دام اقبالہ، مسلمانوں کا ایک نیا فرقہ جس کا پیشوا اور امام اور پیر یہ راقم ہی، عدالت برطانیہ میں مرزا جی نے اپنے فرقے کو نیا یعنی بدعتی لکھا ہے،

مرزا صاحب اور مرزائیوں کے نزدیک مسلمانان امت محمدیہ غیر احمدیہ ہیں اور احمدی مرزائی امت محمدیہ سے خارج ہیں

تبلیغ رسالت ۹/۲۱} اور لعنت ہے اُس شخص پر جو مجھے جھوٹا جانتا ہے۔

اشتہار معیا الاخبار ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء تبلیغ رسالت ۹/۲۷} جو شخص تیری پیروی نہیں کریگا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خداوند اور رسول کی نافرمانی کرنیوالا جہنمی ہے۔

چشمہ معرفت ۳۱۷} لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں، جو نہیں مانتے۔

ایک جماعت الگ بنانے کی وجہ اور مرزائی اقرار کہ موجودہ مسلمانوں سے الگ جماعت ہے

احمد اور غیر احمد میں کیا فرق ہے؟ مصنفہ مرزا غلام احمد صاحب ۲}

کل میں نے سنا تھا، کہ ایک شخص نے کہا، کہ اس فرقہ میں اور دوسرے لوگوں میں سوا اس کے کچھ فرق نہیں، کہ یہ لوگ وفات مسیح کے قائل ہیں، اور وہ لوگ وفات مسیح کے قائل نہیں، باقی سب عملی حالت مثلاً نماز۔ زکوٰۃ اور حج وہی ہے سو سمجھنا چاہیئے کہ یہ بات صحیح نہیں، کہ میرا دنیا میں آنا صرف حیات مسیح کی غلطی کو دور کرنے کے واسطے ہے۔

اگر مسلمان کو درمیان صرف یہی ایک غلطی ہوتی، تو اتنے کے واسطے ضرورت نہ تھی کہ ایک شخص خاص مبعوث کیا جاتا اور ایک الگ جماعت بنائی جاتی اور ایک بڑا شور پیا

کیا جاتا، غلطی دراصل آج نہیں پڑی، بلکہ میں جانتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھوڑے سے ہی عرصہ بعد یہ غلطی پھیل گئی تھی، اور کئی خواص اور اولیاء اللہ اور اہل اللہ کا یہی خیال تھا، اگر یہ کوئی ایسا عمل ہوتا تو خدا تعالیٰ اُسی زمانہ میں اس کا ازالہ کر دیتا، لیکن اس زمانہ میں بہت سی باتیں مسلمانوں کے درمیان ایسی داخل ہوگئی ہیں، جن کو اصلاح کی ضرورت ہے۔

احمدی اور نیم احمدی میں کیا فرق ہے؟ ۱۲ } غرض اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں، جو کہ ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں جن سے خدا تعالیٰ ناراض ہے اور جو اسلامی رنگ کے بالکل مخالف ہیں، اسی واسطے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو مسلمان نہیں جانتا جب تک کہ وہ غلط عقائد کو چھوڑ کر راہ راست پر نہ آجائیں، اور اس مطلب کے لیے خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے کہ ان سب غلطیوں کو دُور کر کے اصلی اسلام پھر دنیا میں قائم کروں یہ فرق ہے ہمارے درمیان اور ان لوگوں کے درمیان، ان کی حالت وہ نہیں رہی جو اسلامی حالت تھی، یہ مثل ایک خراب اور نکمے باغ کے ہوگئے، ان کے دل ناپاک ہیں، اور خدا تعالیٰ چاہتا ہے، کہ ایک نئی قوم پیدا کرے جو صدق اور راستی کو اختیار کر کے سچے اسلام کا نمونہ ہو، فقط۔

کلمۃ الفصل ۴۹ } حضرت مسیح موعود کی اس تحریر سے بہت سی باتیں حل ہو جاتی ہیں اول یہ کہ حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے الہام کے ذریعے اطلاع دی، کہ تیرا انکار کرنے والا مسلمان نہیں، اور نہ صرف یہ اطلاع دی، بلکہ حکم دیا کہ تو اپنے منکر و کو مسلمان نہ سمجھو۔

دوسرے یہ کہ حضرت مسیح موعود نے عبدالحکیم خان کو جماعت سے اس واسطے خارج کیا، کہ وہ غیر احمدیوں کو مسلمان کہتا تھا۔

تیسرے یہ کہ مسیح موعود کے منکروں کو مسلمان سمجھنے کا عقیدہ ایک خبیث عقیدہ ہے۔

چھوتھے یہ کہ جو ایسا عقیدہ رکھے اس کے لیے نعمت الٰہی کا دروازہ بند ہے۔

پانچویں یہ کہ جو شخص مسیح موعود کو دعوت کی رد کرتا ہے وہ قرآن شریف کی نصوص صریحہ کو چھوڑتا ہے، اور اللہ کے کھلے کھلے نشانات سے منہ پھیرتا ہے۔

چھٹے یہ کہ جو شخص مسیح موعود کے منکروں کو راست باز قرار دیتا ہے، اس کا دل شیطان کے پنجے میں گرفتار ہے۔

کلمۃ الفصل ۱۷} پس وہ جس نے مسیح موعود کا انکار کیا، اس نے مسیح موعود کا انکار نہیں کیا، بلکہ اس نے اس ایمان کے لینے سے انکار کیا جو محمد رسول اللہ ﷺ دنیا میں لائے۔

کلمۃ الفصل ۲۰} کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے، کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اُتارا۔

کلمۃ الفصل ۲۱} تم مسیح موعود کے انکار کو کوئی معمولی بات نہ سمجھو، کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے ہاتھوں سے اپنی نبوت کی چادر اس پر چڑھائی ہے، اور اس کا ظہور خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہے۔

کلمۃ الفصل ۲۸} محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہے مگر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ پکا کافر ہے۔

کلمۃ الفصل ۴۶} پس اب تم کو اختیار ہے کہ یا تو مسیح موعود کے منکروں کو مسلمان کہہ کر مسیح موعود پر کفر کا فتویٰ لگاؤ، اور یا مسیح موعود کی سچا مان کر آپ کے منکروں کو کافر جانو، یہ نہیں ہو سکتا کہ دونوں کو مسلمان سمجھو۔

کلمۃ الفصل ۵۵} اب جبکہ یہ مسئلہ بالکل صاف ہے، کہ مسیح موعود کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی، تو کیوں خواہ منخواہ غیر احمدیوں کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

کلمۃ الفصل ۴۸} اگر کوئی مسیح موعود کے الہامات کا جن میں آپ کا دعوے مسیحیت بھی شامل ہے، منکر ہو، تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔

اگر غیر احمدی مسلمان نہیں تو انہیں مسلمان کہہ کر کیوں پکارا جاتا ہے؟

کلمۃ الفصل ۵۰} اصل میں بات یہ ہے، کہ عرف عام کی وجہ سے ایک نام کو اختیار

کرنا پڑتا ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا، کہ وہ چیز اسم با مسمی ہوگئی ہے، مثلاً دیکھو اگر ایک شخص سراجدین نامی مسلمان سے عیسائی ہو جاوے تو اسے پھر بھی سراج دین ہی کہیں گے، حالانکہ عیسائی ہو جانے کی وجہ سے اب وہ سراج دین نہیں رہا بلکہ کچھ اور بنگیا ہے، لکن عرف عام کیوجہ سے اُسے اس نام پکارا جائیگا، معلوم ہوتا ہے حضرت مسیح موعود کو بھی بعض وقت اس بات کا خیال آیا ہے کہ کہیں میری تحریروں میں غیر احمدیوں کے متعلق مسلمان کا لفظ دیکھ کر لوگ دھوکا نہ کھادیں، اس لیے آپ نے کہیں کہیں بطور ازالہ کے غیر احمدیوں کے متعلق ایسے الفاظ بھی لکھدے ہیں۔

''کہ وہ لوگ جو اسلام کا دعوی کرتے ہی، تا جہاں کہیں بھی مسلمان کا لفظ ہو، اس سے مدعی اسلام سمجھا دے نہ کہ حقیقی مسلمان''۔

کلمۃ الفصل ۶۴ } ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے، اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا، وہ مسلمان نہیں ہے۔

کلمۃ الفصل ۱۱۹ } حضرت مسیح موعود نے غیر احمدیوں کی اقتداء میں نماز ادا کرنے سے اپنی جماعت کو قطعی طور پر روک دیا ہے، اور اس فعل کو حرام قرار دیا، چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

''یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے، تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے، کہ کسی مکفر یا مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو، بلکہ چاہیئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو، کیا تم چاہتے ہو، کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو، اور تمہارے عمل حبط ہو جائیں، اسی طرح مثلاً معاملات میں رشتہ ناطہ کا اشتراک ہوتا ہے، سو اس کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود نے غیر احمدیوں کو احمد لڑکی کا رشتہ'' دینے سے منع فرمایا'' چنانچہ فرماتے ہیں۔

''غیر احمدیوں کی لڑکی لے لینے میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ اہل کتاب عورتوں سے بھی تو نکاح جائز ہے، بلکہ اسی میں تو فائدہ ہے، کہ ایک اور انسان ہدایت پاتا ہے مگر اپنی لڑکی غیر احمدی کو نہ دینی چاہیئے، اگر ملے تو بے شک لے لینے میں کوئی حرج

نہیں، اور دینے میں گناہ ہے'' الحکم بابت ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء۔

ان حوالو سے صاف ظاہر ہے، کہ حضرت مسیح موعود نے صرف قولاً بلکہ عملاً بھی غیر احمدیوں کو حقیقی اسلام سے خارج قرار دیا ہے اور ان کے ساتھ دینی امور میں مسلمانوں والا خاص سلوک روا نہیں رکھا، اسی طرح جنازہ کا معاملہ ہے، کہ اس میں بھی حضرت مسیح موعود نے اپنی لوگوں کو غیروں کا جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا ہے، چنانچہ فرماتے ہیں۔

ایک صاحب نے پوچھا کہ ہمارے گاؤں میں طاعون ہے اور اکثر مخالف مکذب مرتے ہیں ان کا جنازہ پڑھا جاوے کہ نہ؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ فرض کفایہ ہے اگر کنبہ میں سے ایک آدمی بھی چلا جاوے تو ہو جاتا ہے مگر یہاں ایک طاعون زدہ ہے کہ جس کے پاس جانے سے خدا روکتا ہے، دوسرے وہ مخالف ہے، خواہ مخواہ تداخل جائز نہیں، خدا فرماتا ہے کہ تم ایسے لوگوں کو بالکل چھوڑ دو، اگر وہ چاہے گا، تو ان کو خود دوست بنا دے گا، یعنی وہ مسلمان ہو جائیں گے خدا نے منہاج نبوت پر اس سلسلہ کو چلایا ہے، مراہنہ سے ہرگز فائدہ نہ ہوگا، بلکہ اپنا حصہ ایمان کا بھی گنواؤ گے''، البدر ۱۵ مئی ۱۹۰۳ء،

کیوں جی وکیل صاحب؟ تم نے تو یار کہا ہے، کہ'' ہر مسلمان'' سے مراد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے، حالانکہ عبارات مرزائیہ سے واضح ہوا، کہ امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرزائی مسلمان سمجھتے ہی نہیں''۔

وکیل صاحب بات پہلو بدل کر ارشاد فرماتے ہیں، کہ براہین احمدیہ اور سرمہ چشم آریہ اور آئینہ کمالات وغیرہ اسلام کی تائید میں ہیں، وکیل صاحب کی یہ بڑی سخت غلط بیانی ہے، مرزا غلام احمد صاحب نے پہلا ڈاکہ اسلام پر براہین احمدیہ سے ڈالا، کہ اپنے الہامی افترار سے مسلمان کا ایمان بھی لوٹا، اور مسلمانوں کا حلال مال ناجائز طور پر بے دردی سے لوٹا۔ اس میں مرزا صاحب نے قرآن کریم اور اسلام کے بدلنے کی بطریق خاص کوشش کی، اور آئینہ کمالات میں یہ کمال دکھایا کہ اپنے الہامی افترا کو علی الاعلان شائع کیا، اور اپنے افترا کے مقابلے میں قرآن کریم کو محض قیل وقال، قصے

کہانیاں سے تعبیر کیا، اور محمدی بیگم اور اس کے خاوند کو دھمکایا اور احمد بیگ کو اپنی ہوائے نفسانی کے پورا کرنے تمام جائیداد کا جوا کھیلا، اور انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا انکار کیا، اور دعوی خدائی کر کے مسلمانوں کو برے برے خطابات سے کوساحتی کہ دیصدق دعی الا ذریة البغایا، میری مرزائیت اور دعوی خدائی کو سوائے حرامزادوں کنجری زادوں کے باقی مسلمانوں نے یعنی مرزائیوں نے تسلیم کرلیا ہے، یعنی آئینہ کمالات میں مرزا جی کا یہ کمال ظاہر ہوا کہ صرف مرزائی حلال زادے ہیں، جنہوں نے خداوند قدوس کی خدائی کو ترک کر کے مرزا صاحب کی خدائی کو تسلیم کرلیا اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے اعراض کر کے مرزا غلام احمد صاحب کا پٹہ گلے میں باندھ لیا ہے، اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی احسن تبلیغ کو چھوڑ کر اور پیارے کی پیاری باتوں کو ترک کر کے مرزا جی سے گالیوں کی تعلیم حاصل کرلی، جس تعلیم مرزائیہ نے قرآنی تعلیم سے بے نصیب کر کے اس کو محض قیل وقال سمجھ کر مرزا غلام احمد صاحب کے الھام و افتراء کو اولیٰ اور افضل من الکلام الالھیة قبول کرلیا ہے، اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کشتی شفاعت سے اُتر کر مرزا جی کی کاغذی کشتی میں سوار ہو گئے۔

وکیل صاحب نے اس تغیر وتبدل عظمیٰ کا نام آریوں اور عیسائیوں کی تردید رکھا ہے، جو یہ محض مرزائی دھوکہ ہے، کیونکہ آریوں کے بادشاہ ہونے کا دعوی مرزا جی کا جونی مثیل ہونے کا عقیدہ آریوں کا انسانیت کو چھوڑ کر دس انگل ناف کے نیچے جائے نفرت انسانی آریوں کے پرمیشور ہونے کا دعوی مرزا جی کا انگریزوں کے خودکاشتہ پودہ ہونے کا دعوی بھی کریں اور یہ بھی کہیں کہ اگر سلطنت انگریزی نہ ہوتی تو مرزائیت ختم ہو جاتی، اور جو امن سلطنت انگریزی میں مرزائیوں کو ہے وہ ممالک اسلامیہ میں نہیں، خدائی دعوی بھی کیا ہو اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم اور مسلمانوں کو منہ آئی باتیں کہی جائیں، لیکن وکیل صاحب فرمادیں، کہ مرزا صاحب نے تو آئینہ کمالات تک امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر فتوی کفر لگایا ہی نہ تھا وکیل صاحب مرزا جی نے چھوڑا کس کو؟

اسلام کی کوئی شئے نہیں جس کو مرزا جی نے ٹھکرایا نہ ہو، اس کلام سے بھی وکیل صاحب کی سادگی نمایاں ہے، وکیل صاحب کے نزدیک ان کتب میں صرف آریوں اور عیسائیوں کا رد ہے مسلمان اور اسلام کا نہیں، ہم سمجھتے ہیں، وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَکْبَرُ، لیکن اگر کوئی کسر بنے، تو وکیل صاحب آپ پوری کر دیں، گالیاں فحش دیکر پھر انکار کرنا کہ گالی نہیں سمجھنے والے سمجھ رہے ہیں کہ مرزا جی نے مسلمانوں کو فحش گالیاں دینے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی مرزا غلام احمد صاحب فحش گالیاں دیں ان کی نبوت میں فرق نہ آئے حکیم نور دین عسل مصطفےٰ ص ۶۳۸ پر لکھ دیں کہ مرزا صاحب کی والدہ پر ناگفتنی اتہام لگائے گئے جیسا کہ مرزا جی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے متعلق سمجھے ہیں ان کی خلاف میں فرق نہ آئے لیکن امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی مسلمان اگر مرزائی عبارت کو صرف پیش ہی کر دیں اور اپنی طرف سے کوئی تفسیر بھی نہ لگائے یا اس تحریر مرزائی کے عین مطلب پر آیت قرآنی جو صراحۃً مرزائی قول وفعل کے مطابق چسپاں ہو تو مرزائی فوراً طعن کو کھڑا ہو جاتا ہے کہ دیکھو ہمیں گالیاں دی جا رہی ہیں حالانکہ آنکھ تمہاری سرمہ تمہارا۔ ہم صرف اس عمل میں مجرم ہو جاتے ہیں کہ تمہارا ہی سرمہ تمہاری ہی قدرتی چشم میں لگا دیتے ہیں اب اگر وہ چبھتا ہے تو تمہارا ہی تیار کردہ ہے اچھا تیار کرتے جو نہ چبھتا ایسے ہی آئینہ بھی تمہارا کمالات بھی تمہارے ہم صرف اس بات سے ہی مجرم ہیں کہ تمہارے کمالات کے سامنے تمہارا ہی شیشہ رکھ دیتے ہیں اگر برے ہیں تو تم کمالات اچھے بیان کر دیتے پھر تمہارے ہی آئینے تمہیں اچھے دکھائی دیتے ایسے ہی عسل بھی تمہاری مصفےٰ بھی تم نے کیا ہم صرف تمہاری مصفّٰی عسل کو تمہیں نذرانہ پیش کرتے ہیں مجرم ہوتے ہیں بھئی اچھی مصفیٰ کر دیتے جو تمہیں بھلی معلوم ہوتی ایسے ہی اوہام بھی تمہارے ہم صرف ازالہ کو پورے کرنے میں ملزم بن گئے ایسے ہی مرزا جی کہدیں کہ میں آسمان سے اترا ہوں تو مجرم نہیں ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہدیں تو مجرم آؤ جی مرزا جی کی ہم حقیقت کہنے سے مجرم قلوب بھی تمہارے تریاق بھی تمہارا ہم صرف مرزائی قلوب

کو مرزائی تریاق پلانے سے ہی مجرم قرار دئے جاتے ہیں غطاء مرزائیہ کے کشف کر دینے سے بھی مجرم دعوٰی ہو کتاب البریہ کا اور ہم صرف دینا مرزائیت میں ہی پیش کریں تو مجرم کہو تم کہ مسیح ہندوستان میں ہم قرآن اور حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسیح پیش کر دیں تو گالیاں کھائیں حقیقۃ المہدی تم لکھ دو تو مجرم نہیں ہم صرف وہی حقیقۃ اسی مہدی کی لکھ دیں تو مجرم اور اگر وہ حقیقت نہ تھی گالیاں تھیں تو کیوں لکھی گئیں ایسے ہی مرزائیوں کے مہدی کی سیرت تم لکھ دو تو مجرم نہیں ہم صرف اسی مہدی مرزائی کی وہی تحریر شدہ سیرت سنا دیں تو مجرم ہم فقیر تو معذور ہی سمجھیگا کیونکہ اوتاروں کا کام ایسا ہی ہوتا ہے لیکن جے سنگھی فیصلہ کو اہل انصاف نگاہ نفرت سے دیکھتے ہیں اب جو تمہارا دل چاہے فیصلہ کر و اور کہو کہ مرزا جی اگر ست بچن اچریں تو مضائقہ نہیں ہم نہال ہو جائیں تو فتوٰی لگ جائے کہ نبیوں کو محول کیے ہی جاتے ہیں احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟ مرزا غلام احمد صاحب کتابی شکل میں اپنے مرزائیوں کو امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ کر دیں تو مجرم نہیں اور ہم صرف زبانی کہدیں تو مفسد اچھا بھائی تمہیں خداوند کریم ہدایت کی توفیق عنایت فرمائے۔

''مرزائی''۔ مرزا صاحب نے اس آئینہ کمالات کے ایک صفحہ میں ملکہ وکٹوریہ کو لکھا ہے کہ مسلمان تیرا بازو ہیں تو ان کو نظر خاص سے دیکھ اور بڑے بڑے خاص عہدے مسلمانوں کو دے۔ ''دعوتی'' سے عوت اسلام مراد ہے، ازالۃ الاوہام میں بھی لکھا ہے پاکٹ بک ص ۹۰۵۔

''محمد عمر''۔ گالیاں دے کر پھر تاویل کرنی صادقین کا شیوہ نہیں کیوں نہیں کہہ دیتے کہ یہ واقعی فحش گالی ہے جو اسلام سے بعید ہے وگرنہ میں اگر آپ کو یہی جملہ استعمال کر دوں اور بعد میں کہدوں کہ میرا یہ مطلب نہیں تو کیا تم برداشت کرو کے ہرگز نہیں اور اگر ''دعوتی'' سے مراد دعوت اسلام ہی ہے دعوت مرزائیہ مراد نہیں تو احمدی اور غیر احمدی میں فرق کیا ہے؟ لکھنے کا کیا مقصد؟ کچھ تو سوچ کر بات کیا کرو۔

''مرزائی''۔بغی کے معنی لونڈی کے بھی آتے ہیں،اور بغیہ نقیض رشد بھی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہدایت سے دور پاکٹ بک ص ۹۰۶۔

''محمد عمر''۔تم مرزائی تو اسلام کے مخالف ہو اور امت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کیا تم پر یہ جملہ بولا جائے تو تمہیں ناراضگی تو نہ ہوگی۔

''مرزائی'' جو لفظ ذو معنی ہو جس کے معنی سخت ہیں تو واقعی وہ نہ کہنے چاہئیں لیکن ایک اور بات ہے مرزا صاحب نے دوسرے مقام پر الحکم جلد ۱۱ پرچہ ۱۹۱ء ۲۴ فروری میں ابن البغاء کے معنی سرکش انسان کے کیے ہیں اور انجام آتھم کی عربی عبارت کے ماتحت مولوی عبدالکریم صاحب کا ترجمہ زیادہ معتبر ہوگا۔

''محمد عمر''۔فقیر نے پہلے عرض کیا ہے کہ فحش گالیاں دینے کے بعد میں معنی بدلنا کوئی وقعت نہیں رکھتا آئے تمہارے مرزا جی کا ترجمہ ہی عرض کردیتا ہوں۔

لجۃ النور ۶۹﴾ وَلْجَتَرُوْنَ کَا الْبَغَایَا

ومعصیت می کنند ہمچو زنان بازاری

وَاعْلَمْ اَنَّ کُلَّ مَنْ هُوَ مِنْ وَلَدِ الْحَلَالِ وَلَيْسَ مِنْ ذُرِّيَّةِ الْبَغَايَا وَنَسْلِ الدَّجَّالِ فَيَفْعَلُ اَمْراً مِنْ اَمْرَيْنِ اِمَّا كَفُّ اللِّسَانِ بَعْدُ وَتَرْكُ الْاِفْرَادِ وَالْحَيْنَ وَاِمَّا تَالِيْفُ الرِّسَالَتِهِ كَرِسَالَتِنَا ،اس کا ترجمہ مرزا صاحب نے ہی کیا ہے۔

'اور جاننا چاہیئے کہ ہر ایک شخص جو ولد الحلال ہے اور خراب عورتوں اور دجال کی نسل میں سے نہیں ہے وہ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور اختیار کرے گا یا تو بعد اس کے دروغ گوئی اور افتراء سے باز آجائے گا اور یا ہمارے اس رسالہ جیسا رسالہ بنا کر پیش کریگا۔

اس سے ثابت ہوا کہ گالیاں فحش دینا مرزا جی کا تکیہ کلام تھا اور بغایا کے معنی مرزا جی کی زبانی خراب عورتیں ثابت ہوا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ مرزا جی کا تکیہ کلام تھا اور اس کے تصور میں منہمک رہتے تھے اور سنیئے۔

خطبہ الہامیہ ۱۷﴾ وَالتَّشَوُّقُ اِلٰی رَقْصِ الْبَغَايَا۔

شوق کردن سوئے رقص زناں بازاری اور شوق کرنا بازاری عورتوں کی طرف۔

کیوں جناب مرزائی صاحب؟ تمہارے مرزائی کا دوہرا ترجمہ فارسی اور اردو جس سے بقایا کا ترجمہ بھی ثابت ہو گیا اور کنجری کا بیٹا مرزا جی کا تکیہ کلام ثابت ہوا اور یہ بھی اس لئے کہ مرزا جی کو چونکہ کنجریوں کی طرف زیادہ میلان تھا اس وجہ سے ایسے ارشاد فرماتے تھے۔

''مرزائی'' حضرت خلیفہ فرماتے ہیں مَن شَهِدَ عَلَيْهَا بِا الزِّنَا فَهُوَ وَلَدُ الزِّنَا، جو حضرت عائشہ پر تہمت زنا کی لگادے وہ حرامزادہ ہے ص ۹۰۷۔

''محمد عمر'' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ام المومنین ہیں اور جو شخص قرآن پڑھ کر اور سمجھ کر معاذ اللہ زنا کی تہمت لگائے وہ واقعی حرامزادہ ہے، یہ گالی نہیں، بلکہ حقیقۃً ہی حرامزادہ ہے، بلکہ فقیر کا تو یہ عقیدہ ہے کہ جو ایسے شخص کو جس نے توبہ نہیں کی اور اس نے قرآن میں تطہیر کی آیتیں بھی پڑھی ہیں، حرامزادہ نہیں کہتا، بلکہ اس کی نسل میں بھی تردد ہے، جیسا کہ ولید کی ماں کا واقعہ مشہور ہے،

''مرزائی''۔ امام ابوحنیفہ کی نسبت لکھا ہے، کہ ایک دفعہ لڑکے کھیل رہے تھے تو اتفاقاً گیند اچھل کر مجلس میں آپڑا کسی کو مجلس میں سے جا کر لانے کی جرات نہ ہوتی آخر ایک لڑکا گستاخانہ اندر آیا اور گیند اٹھا کر لے گیا آپ (ابوحنیفہؒ نے) دیکھ کر فرمایا، کہ شاید یہ لڑکا حلال زادہ نہیں، چنانچہ دریافت پر ایسا ہی معلوم ہوا لوگوں نے پوچھا، کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا تو فرمایا کہ اگر یہ حلال زادہ ہوتا تو اس میں ضرور شرم وحیا ہوتی ثابت ہوا، کہ جس میں شرم وحیا نہ ہو، وہ حلال زادہ نہیں، پاکٹ بک ص ۹۰۹،

''محمد عمر''۔ اس کے کئی جوابات ہیں، مرزائی صاحب اگر حقیقت بیان کی جائے، تو وہ گالی نہیں ہوتی حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے جو فرمایا، تحقیق کرنے پر وہ لڑکا حرام زادہ ہی نکلا، اگر آپ کا فرمانا غلط ہوتا، تو واقعی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمان کو غلط سمجھا جاتا اور برا کہا جاتا، لیکن انہوں نے تو اس لڑکے کی حقیقت سچی فرمادی اور جیسا

آپ نے فرمایا ویسا ہی وہ نکلا، جس کو تم بھی تسلیم کر چکے ہو، تو یہ گالی نہیں۔

کیا مرزا جی کو نہ ماننے والے اُمت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام ہی حرامزادے تھے، یہ مرزا جی نے سچی بات کہی ہے یا کہدو کہ جھوٹ بولا ہے، اور یا کہدو کہ گالی نکالی ہے؟ دو ہی صورتیں ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کے متعلق فرمایا وہ موافق فرمان ثابت ہو گیا، کانے کو کانا کہا جائے یا دجال کو دجال کہا جائے یا کانے دجال کو کانا دجال کہا جائے، تو وہ گالی نہیں، بلکہ حقیقت ہے، مرزا غلام احمد صاحب نے تمام امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو اس وقت سے قیامت تک مرزا صاحب کو نہ تسلیم کرے مرزا جی اس کو حرامزادہ کہتے ہیں، تم ہی کہدو کہ کیا یہ درست ہے؟ یا جھوٹ اور گالی ہے یا نہیں؟

دوسرا جواب یہ ہے، جو تم نے ایک قانونی نتیجہ نکالا کہ جو شخص شرم وحیا نہیں رکھتا وہ حلال زادہ نہیں، جو اس کی قسم تھی وہ بیان نہیں فرمائی کہ جو بزرگان دین کی مجلس میں گستاخانہ آجاوے تو وہ حرامزادہ ہے، اور تمہارے نزدیک بھی حرامزادہ ہے، لیکن جو اس سے بڑھ کر انبیاء اللہ پر پرزور فحش اتہام لگائے، اس پر کیا فتوی لگاؤ گے، تم خود ہی فیصلہ کرلو میں کچھ نہیں کہتا۔

اس سے بڑھ کر مرزا صاحب کی اور گہر فشانی ملاحظہ فرمایئے۔

(۲۸) نجم الہدی ۱۰۰ اور ثمین عربی ۲۹۴}

اِنَّ الْعِدَا صَارُوْ خَنَازِيْرَ الْفَلَا
وَنِسَائُوْهُمْ مِنْ دُوْنِهِنَّ الْاَكْلُبُ

بے شک دشمن جنگل کے خنزیر بن گئے اور ان کی عورتیں ان کے درکتیاں ہیں۔

مرزائی دوستو! تمہاری قادیانی نبوت کا یہ بھی ایک تہذیب اور اخلاق کا جزو اعلی ہے، اب تم سوچو۔

"مرزائی" ۔یہ عام خطاب نہیں ہے، بلکہ صرف اُن دشمنوں کو ہے، جو گندی گالیاں دیتے تھے۔

(۱)۔ دشنام دہی اور چیز ہے اور بیان واقعہ گو وہ کیسا ہی تلخ اور سخت ہو دوسری شے ہے ہر ایک حق گو کا فرض ہے، کہ سچی بات کو پورے طور پر مخالف گم گشتہ کے کانوں تک پہنچادے،(ازالہ اوہام) پاکٹ بک از ص۹۰۹ تا ص۹۱۰

''محمد عمر''۔ وکیل صاحب! یہ تو فقیر پہلے بھی عرض کر چکا ہے کہ فحش گالیاں دینا شریف انسانوں کا کام نہیں، اور نہ ہی فحش گالیوں کا جواب فحش کسی شریعت میں ہے، یہ صرف سنت مرزائیہ ہی ہے وکیل صاحب پھول سے ہمیشہ خوشبو ہی آتی ہے اور آئیگی اور گندگی سے بدبو ہی آتی ہے اور آئے گی، فحش گالیاں بازاری عورتوں کا عمل ہے، مطاع کو یہ زیبا نہیں، شاید اچھا ہی سمجھو اس لیے اس کے جواز پر اڑ رہے ہو۔

وکیل صاحب ہر بات ہی بے تکی فرمادیتے ہیں، اب فرماتے ہیں، کہ یہ واقعہ ہے، بھلا جی یہ واقعہ کس کا ہے؟ مرزائیوں کا یا کسی اور کا؟ مخالف کے سامنے کہا جائے کہ دشمن تمام جنگل کے خنزیر میں اور اُن کی بیویاں اُن سے بڑھ کر کتیاں ہیں، اور جب وہ کچھ رہید کردے، تو اس کو کہہ دیا جائے جی میں نے تو واقعہ بیان کیا ہے، تو کبھی کوئی تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔

وکیل صاحب! گالی کس کو کہتے ہیں، کیا واقعہ جھوٹا گالی نہیں؟ کسی دشمن کو کہا جائے، کہ تیری والدہ ایسی ہے، واقعہ ہی بیان کیا، اور یہ گالی بھی ہے گالی ایک بدیہی شے ہے، لیکن مرزائیہ اس کو بھی گورکھ دھندا بنا کر پیش کر رہے ہیں، سیدھی بات کرنا تو مرزائی شیوہ ہی نہیں۔

''مرزائی''۔ مرزا صاحب نے ابتداء میں سختی نہیں فرمائی بلکہ مخالفوں نے جب سخت الفاظوں میں مقابلہ شروع کر دیا، تو دو مصلحت کے سبب سے میں نے جواب دینا مناسب سمجھا تھا، اول یہ کہ تا مخالف لوگ اپنے سخت الفاظ کا جواب سختی میں پا کر اپنی روش بدل ڈالیں، اور آئندہ تہذیب سے گفتگو کریں، دوم یہ کہ مخالفین نہایت ہتک آمیز کلمات سن کر اپنی طبعیتوں کے جوش کو سنبھالیں اور وہ وحشی انتقاموں سے دست کش رہیں، پاکٹ بک ص۹۱۰،

انبیاء علیہم السلام کو تعلیم خداوندی

''محمد عمر''۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۱)۔ نَاصْبِرْ عَلٰی مَایَقُوْلُوْنَ، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبر کیجئے، جو وہ کہتے ہیں، مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو تو رب العزت نے کفار کے برا کہنے پر صبر کا ارشاد فرمایا اور ارشاد فرمایا:

(۲)۔ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَقُوْلُوْنَ وَمَا اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِجَبَّارٍ، لیکن مرزائی تعلیم گالی کا بدلہ گالی اور نیچی بات سنانے کا بدلہ فحش گالی، اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے،

(۳)۔ آل عِمْران. فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ،

تو رحمت کے ساتھ خدا واسطے ان سے نرم برتاؤ فرمایئے، اور اگر آپ سخت خواہ اور سخت دل ہو گئے، تو آپ کے گرد سے یہ لوگ چلے جائیں گے، پھر معاف فرمایئے ان سے اور ان کے لیے بخشش طلب فرمایئے۔

اس آیت کریمہ سے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کے واسطے طبیعت مبارکہ نرم کرنے کا ارشاد ہوا، اور سخت خو اور سخت دل ہونے سے روکا گیا اور سب بھی ارشاد ہوا، کہ اگر آپ نے سخت برتاؤ کیا، تو یہ لوگ آپ کے پاس نہیں آویں گے، پھر سوال ہوتا تھا، کہ اگر وہ سخت برتاؤ کریں تو وہ مجرم ہیں، آپ نبی اللہ ہیں، آپ کا کام ہے کہ فَاعْفُ عَنْهُمْ آپ اُن کو معاف فرمایئے، جرم رسالت بخشا جاوے گا اور جرم خداوندی کے واسطے خداوند کریم سے معافی دلوا دیجئے۔

مجرموں اور فاسقوں اور سخت برتاؤ کرنے والوں کے متعلق تعلیم خداوندی تو یہی ہے شاید مرزا جی کا کوئی اور خدا ہو، خود مرزا جی نے بھی دعوی خدائی کیا ہے اس لئے اپنے نفس کے خود مالک ہونگے، تب ایسا برتاؤ کیا، اور مرزا جی کا خدا تیندوے کی ہے اس لئے شاید سختی نازل ہوئی ہو۔

(۴)۔آل عمران ۴/۴ ﴿ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ

متقی وہ لوگ ہیں، جو خرچ کرتے ہیں آسانی میں بھی اور تنگی میں بھی، اور ضبط کرنے والے غصے کو اور لوگوں سے معاف کرنے والے اور اللہ دوست رکھتا ہے، (نیکی کرنے والوں کو)

رب العزت نے متقین کی تین صفات اس آیۂ کریمہ میں بیان فرمادیں۔

(۱)۔آسانی اور تنگی میں خرچ کرنا۔

(۲)۔غصہ آئے تو اس کو ضبط کرنا۔

(۳)۔لوگ کوئی جرم کریں تو ان کو خود بخود معاف کردینا اور فرمایا کہ ایسے نیکی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے، محبوب بنالیتا ہے، مرزا صاحب بیچارے تینوں سے ہی صفر ہیں، اب تم فیصلہ کرلو، کہ مرزا جی کی گالی دینا اس آیت کے کون سے حصے پر عمل ہے۔

(۵)۔اعراف ۸/۴ ﴿ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَابَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ.

فرمادیجئے اور کوئی بات نہیں، میرے رب نے ظاہری اور باطنی فواحش کو حرام فرمایا ہے، اور گناہ کو اور بغیر حق کے ظلم کو بھی۔

(۶)۔انعام ۸/۱۹ ﴿ وَلَاتَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ.

اور نہ جاؤ نزدیک برے کام کے ظاہر میں اور باطن میں، وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ یَغْفِرُوْنَ ان آیات کریمہ سے ظاہر ہوا، باطنی فحش کو حرام قرار دیا اور فواحشات سے روکا گیا، اور یہ بھی فرمایا کہ جو لوگ گناہ اور فواحشات سے اجتناب کرتے ہیں اور جب وہ کسی کے (ناشائستہ اقوال یا فعال) پر غضبناک ہوجائیں، تو وہ معاف کردیتے ہیں یہ ہے مومنین کی شان۔

[illegible] فیصلہ کرالو، کہ مرزا غلام احمد صاحب کے یہ کلمات

محاورات وتکیہ کلام فحش ہیں یا کلمات طیبات مرزائیوں کے واسطے تو " گھی کے گھونٹ ہونگے" لیکن یہ فحش گالیاں انسانوں کو زیبا نہیں ہیں، اور رب العزت نے انہی فواحشات کو حرام فرمایا ہے، اور انہیں فواحشات سے منع فرمایا، اور پھر ارشاد ہوا کہ اگر کسی کے فحش کلام یا گالی سے یا سخت گوئی سے رنج آجاوے وَاِذَا مَا غَضِبُوْا ھُمْ یَغْفِرُوْنَ مومنین کی شان یہ ہے، کہ جب وہ غصے میں آجائیں تو مغضوب علیہ کو معاف کردیتے ہیں، دل کے کانوں سے سن لو یہ ہے تعلیم قرآنی، جس کے مرزا صاحب مکذب ہیں، اور اسلام کا نام لے کر فواحشات کے مرتکب ہوکر اسلام بدنام کرتے رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ملاحظہ فرمایئے۔

(۸)۔ نحل {۱۴/۱۳} اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ

ضرور اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے، انصاف کا اور احسان کا اور ذوی القربیٰ کو دینے کا اور روکتا ہے بے حیائیوں سے اور بری باتوں اور ظلم سے تمہیں نصیحت کرتا ہے، تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

اللہ رب العزت فحشا اور بری باتوں سے اور ظلم سے روکے، لیکن مرزا جی ضد سے کریں، تو فیصلہ تم ہی کرو، کہ اچھا کام ہے یا برا؟

اللہ رب العزت اپنے بندوں کو برائی اور بے حیائی بچالیتا ہے

(۹)۔ یوسف {۱۴/۱۳} کَذٰلِکَ لِنَصْرِفَ عَنْہُ السُّوْءَ وَالْفَحْشَاءَ اِنَّہٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ

بری باتوں کی طرف شیطان رغبت دلاتا ہے

(۱۰)۔ بقرہ {۳/۳۷} اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَاءِ وَاللّٰہُ یَعِدُکُمْ مَّغْفِرَۃً مِّنْہُ وَفَضْلاً۔

شیطان تمہیں محتاجی کا وعدہ کرتا ہے اور تمہیں بے حیائی کا حکم کرتا ہے اور اللہ

تعالیٰ تمہیں اپنی طرف سے بخشش کا وعدہ کرتا ہے اور فضل کا۔

اب تمہارا دل چاہے گالی گلوچ کو پسند کرلو اور شیطان کی اتباع کرلو اور اگر چاہو تو بخشش اور فضل لے لو، اور رب العزت کی اتباع کرلو۔

معلوم ہوا، کہ فحش گالیاں نکالنے والا اور بے حیائی کی باتیں کرنے والا شیطان کا مطیع ہے، خداوند کریم کا نہیں، اور معاف کرنے والا اور درگذر کرنے والا رب العزت کا مطیع ہے۔

برائی اور بے حیائی سے کونسا عمل روکتا ہے

(۱۱)۔ عنکبوت ۲۱/۵ ﴿ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ،

قائم کر نماز کو تحقیق نماز روکتی ہے بے حیائی سے اور برے کاموں سے، اور اللہ کا ذکر بڑا ہے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا، کہ مرزا غلام احمد صاحب کا فحشاء اور منکر سے باز نہ آنا بلکہ فحشاء اور منکرات میں ترقی کرنا ان کی عبادت کے غیر مقبول ہونے کی دلیل ہے، اگر مرزا صاحب کی نماز مقبول ہوتی تو ضرور منکرات اور گالی گلوچ سے باز آجاتے اور ذکر اللہ میں مشغول رہتے، کیونکہ فواحشات اور منکرات اور لغویات جہال کا شیوہ ہے۔

جُہال سے مومنین اعراض کرتے ہیں

(۱۲)۔ قصص ۲/۶ ﴿ وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْہُ وَقَالُوْا لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَکُمْ اَعْمَالُکُمْ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ لَا نَبْتَغِی الْجَاھِلِیْنَ،

اور جب وہ لغو سنتے ہیں تو اس سے اعراض کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں، کہ ہمارے لیے ہمارے اعمال اور تمہارے لیے تمہارے اعمال، تم سلامت رہو، ہم جاہلوں کے طلب گار نہیں۔

مرزائی دوستو! رب العزت فرمادے کہ لغویات سنکر اعراض کرو اور سلام علیکم کہ کر ایسے شخص سے کنارہ کش ہو جاؤ، لیکن مرزا غلام احمد صاحب جس دن چار سن نہ لیں اور سنا نا لیں مرزا جی واسطے اوس دن پنڈ دے منڈے ای مرجانے"

کیوں جی؟ یہ قرآن کریم پر عمل ہو رہا ہے۔

(۱۳)۔سجدہ ۲۱/۳ { فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُنْتَظِرُوْنَ ،

یہ ہیں مرزائیوں کے پیشوا اور رحمۃ اللعلمین جو سچ کہنے سے گالیاں دیتے ہیں، اور جو خداوند کریم کے مقرر شدہ رَحْمَةَ الِّلْعٰلَمِيْنَ ہیں، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللّٰـه عَلَيْهِ وَسَلَّم اُن کی یہ شان ہے، کہ ابو جہل سر پر کمان مارتا ہے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے ہیں، کوئی کپڑا گلے میں ڈالتا ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو جواب دینے سے بھی روکتے ہیں، جو لوگ آپ کو سخت کلامی کرتے ہیں، ان کے لیے ہدایت کی دعا فرماتے ہیں، مکہ معظمہ کے لوگ تنگ کر کے آبائی جگہ سے نکالتے ہیں، لیکن جب قحط پڑتا ہے تو دربار رسالت میں دعا کے واسطے ملتجی ہوتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فوراً دست دُعا اُٹھاتے ہیں، تو قحط دُور ہو جاتا ہے عبداللہ ابن مکتومؓ نے کلام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں دخل دیا، تو آپ کی ذرا سا جبین شریف پر بل آیا، تو رب العزت نے گوارہ نہ فرمایا، عَبَسَ وَتَوَلّٰى اَنْ جَاءَهُ الْاَعْمٰى آیت نازل فرمادی تاکہ آپ کے رحمۃ اللعالمین ہونے میں فرق نہ آئے لیکن دنیائے مرزائیت میں مرزا غلام احمد صاحب دن رات فحش گالیوں سے دفاتر پر کردیں تو نبوت مرزائیہ میں ذرا سی کدورت نہ ہو، تو بھی ہمارے رحمۃ اللعالمین ہمیں مبارک ہوں اور کردار مرزائیہ کا ملبس کاسہ آپ کو ہی مبارک ہو، کیونکہ ہمارے اسلام تو العصو اور خذِ العصو اور وَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ کا ہی سبق دیا ہے، اور کتنا واضح ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(۱۴)۔انعام ۷/۱۳ { وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ.

اورتم ان لوگوں کو جومن دون اللہ کو پکارتے ہیں، گالی نہ دوتو وہ دشمنی سے بغیر علم کے اللہ کو گالی دینگے۔

اس آیت کریمہ سے اللہ تعالیٰ نے کفار کے بتوں کو گالی دینے سے روکا ہے۔

فَاعتبروا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ

کسی نبی کا بھی کوئی انسان اُستاد نہیں ہوا

کسی نبی اللہ کا استاد دنیا میں کسی مخلوق سے نہیں ہوتا، بلکہ صرف خداوند کریم کی طرف سے نبی اللہ کو تعلیم ہوتی ہے اور جس قوم کی طرف نبی مبعوث ہوتا ہے اس قوم سے بڑھ کر اس کو علم دیا جاتا ہے مرزاجی کا یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا استاد یہودی تھا، یہ قانون اسلام کے خلاف ہے، کوئی مرزائی یہ بات ثابت نہیں کرسکتا کہ سابقہ انبیاء علیہم السلام سے کسی نبی نے کسی انسان سے تعلیم حاصل کی ہو، مرزاصاحب نے محض نبوت کے خلاف اصول کو اپنی بریت کے واسطے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہ بہتان عظیم جڑ دیا ہے، فقیر

مبلغ پچاس ۵۰ روپیہ انعام

اُس مرزائی کو پیش کرتا ہے جس کا دل چاہے میدان میں آکر حاصل کرے، اس شرط پر کہ ماسبق سچے انبیاعلیہم السلام کا کوئی معلم استاد انسان ثابت کردے چونکہ مرزاجی کی تعلیم اساتذہ انسانوں سے حاصل ہے اس واسطے مرزاجی نے یہ بہتان حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر لگا کر مثیل مسیح بننے کی ٹھانی، حالانکہ حقیقت اپنی کا اظہار مقصود ہے کہ میرے نبی نہ ہونے کی یہ بھی دلیل ہے، کہ میری تعلیم رحمانی نہیں بلکہ انسانی ہے،

مرزاجی کے اردو، عربی، فارسی، انگریزی کے اساتذہ

مرزاجی کے مختصر حالات مرتبہ معراجدین ۶۳} پس جب آپ کی عمر چھ سال کی ہوئی تو والدصاحب نے اپنے مذاق پر تعلیم دلانے کے خیال سے آپ کے لیے

ایک فارسی خوان اتالیق ملازم رکھا، اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا، پھر جب دس ۱۰ برس کی عمر ہوئی تو ایک عرب خوان مولوی صاحب آپ کی تعلیم اور تربیت کے لیے مقرر کیے گئے، اُن کا نام فضل احمد تھا، جب آپ کی عمر سترہ سال کی ہوئی تو ایک اور مولوی صاحب آپ کو پڑھانے کے لیے بلائے گئے، ان کا نام گل علی شاہ تھا۔

سیرۃ مہدی ۳/۱۸۴} آپ کے (مرزا صاحب) کے استاد کا نام گل محمد تھا، جو بیس ۲۰ روپے ماہوار پر دونوں بھائیوں کو پڑھایا کرتا تھے۔

مرزاجی کا انگریزی استاد

سیرۃ مہدی ۱/۱۵۵} ڈاکٹر امیر شاہ صاحب جو اس وقت اسٹنٹ سرجن پنشنر ہیں اُستاد مقرر ہوئے، مرزا صاحب نے بھی انگریزی شروع کی اور دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں۔

دافع البلاء ۳} (مرزاجی کا فرمان)، میرے استاد ا ایک بزرک شیعہ تھے،

خدائی فیصلہ

نحل ۱۴/۱۴} وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِىْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِىٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِىٌّ مُّبِيْنٌ

اور یقیناً ہم جانتے ہیں، کہ وہ کہتے ہیں اور کوئی بات نہیں، مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا استاد بشر ہے جو اُن کو سکھاتا ہے جس کی طرف الحاد کرتے ہیں وہ عجمی زبان والا ہے، اور یہ زبان عربی واضح ہے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ کفار مکہ بہتان لگا کر کہتے تھے کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا استاد بشر ہے، جو ان کو سکھاتا ہے، تو رب العزت نے ایسے لوگوں کو ملحد فرمایا، اور فرمایا یہ عربی زبان واضح ہے، اور جس کی طرف وہ کجروی کرتے ہیں، وہ عجمی زبان بولتا ہے، تو رب العزت نے کفار کے کہنے یُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ کو گوارہ نہ فرمایا، کیونکہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی انسان سے پڑھا ہی نہ تھا، رب العزت نے

جواب دیا، عَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعلَمْ وَ کَانَ فَضلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْماً، آپ کو اللہ تعالیٰ نے سکھایا، جو آپ نہ جانتے تھے، اور آپ پر یہ اللہ کا بڑا فضل ہے۔

تو اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ نبی اللہ کا استاد رب العزت ہی ہوتا ہے جو انبیا کرام کو خود تعلیم دیتا ہے، اسی لئے عَلَّمَکَ کی تخصیص فرمائی، اور کفار نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کے استاد انسان ہونے کا بہتان لگایا تھا، تا کہ آپ کی رسالت الٰہی ثابت نہ ہو، تو رب العزت نے نبی اللہ پر استاد ہونے کا جھوٹا بہتان لگانے پر ان کو ملحد فرمایا، کیونکہ نبی اللہ سب انسانوں کا استاد ہوتا ہے، جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ نبی اللہ تو معلم گر ہوتا ہے، پھر فرمایا عَلَّمَہٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت طاقتور نے سکھایا۔

ثابت ہوا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا استاد اللہ ہی ہوتا ہے، تم مرزائی انکار کرو کہ مرزا غلام احمد صاحب کا استاد کوئی انسان نہ تھا، بلکہ تمہاری حدیثوں میں موجود ہے کہ مرزا جی کے وہ استاد تھے جن کا نام فقیر نے اوپر لکھا ہے۔

باقی رہا جو مرزا جی نے فرمایا ہے کہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۶، آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) علمی اور عملی قوی میں بہت کمزور تھے، یہ بھی مرزا جی نے اپنی ہی کم علمی کو ظاہر کیا ہے، تا کہ مثیل مسیح بننے میں آسانی ہو، یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وصف نہیں، جس کا جواب پہلے گذر چکا ہے، اب مرزا جی کی علمی حیثیت عرض کرتا ہوں۔

مرزا جی کی علمی طاقت

البشریٰ ۱/۴۳ { وشعنا لغا

دیہ الہام شاید عبرانی ہے، جس کے معنی نہیں کھلے

سیرۃ المہدی ۳/۱۷ { بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا، کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب کوئی نظم لکھتے اور ایسے موقع پر کسی اردو لفظ کی تحقیق منظور ہوتی، تو بسا اوقات حضرت ام المؤمنین سے اسکی بابت پوچھتے تھے، اور

زیادہ تحقیق کرنی ہوتی تو حضرت میر صاحب یا والدہ صاحبہ سے بھی پوچھا کرتے تھے، کہ یہ لفظ کس موقع پر بولا جاتا ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے، کہ حضرت والدہ صاحبہ چونکہ دہلی کی تھیں، اس لیے روز مرہ کے اردو محاورات میں انھیں زیادہ مہارت تھی، جس سے مسیح موعود فائدہ اٹھالیتے تھے۔

مرزائی صاحب یہ آپ کے سلطان القلم کا حال ہے جو اردو محاورے اپنی بیوی سے دریافت کر کے سمجھے اور کلیم امورات دنیاویہ کا ذکر نہیں، کیونکہ مرزا صاحب تو آپ کے نزدیک تارک الدنیا تھے، فقیر مرزا صاحب کے امورات دنیاویہ کے متعلق عرض نہیں کر سکتا، محض آپ کی اردو دانی کا کمال عرض کر رہا ہوں، جن کی اردو لیاقت اتنی ہے کہ بیوی کی شاگردی کی جارہی ہو، تو باقی علوم میں تو سبحان اللہ ہی کہلاتے ہیں، جب مرزائیوں کے سلطان القلم کا یہ حال ہے تو امت کے کیا ہی کہنے ہیں۔

سیرۃ المہدی {1/127} حضرت مسیح موعود کی ترقی اور کامیابی کی وجہ یہ لکھی ہے کہ ان کو بہت اچھی تعلیم ملی اور یہ کہ وہ ایک قابل مذہبی عالم اور مناظر تھے یہ غلط ہے کیونکہ ظاہری کسی علوم کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کوئی بڑے عالموں میں سے نہ تھے، اور نہ ہی علم مناظرہ میں آپ کو کوئی خاص دسترس تھی بلکہ شروع شروع میں تو آپ پبلک جلسوں میں کھڑے ہو کر تقریر کرنے سے بھی گھبراتے تھے اور طبیعت میں حجاب تھا۔

میں تو یہی کہوں گا، کہ مرزا صاحب نے بھی اپنی کم علمی کا اظہار کر کے حضرت عیسٰی علیہ السلام پر بہتان لگایا اور پھر اپنی بے علمی کو مثیل مسیح بننے کے واسطے بیان فرمایا۔

اور مرزا جی کا فرمانا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کا استاد ایک یہودی تھا، اس بات پر بڑا زور دیا، تا کہ عیسٰی علیہ السلام کی نبوت سے لوگوں کا یقین اٹھ جائے، اور پھر یہاں تک فرمایا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کا چال چلن معاذ اللہ اچھا نہ تھا، مکتوبات ۲ اور ضمیمہ انجام آتھم ۷ میں فرمایا کہ کنجریوں کی کمائی کا عطر استعمال کرنا اور کنجریوں سے زیادہ میل جول تھا یہ بھی مرزا صاحب نے اپنے کیرکٹر کو بیان فرمایا ہے تا کہ مثیل مسیح ہونے میں فرق نہ

آئے اور لوگ یہ نہ کہیں کہ کیرکٹر اچھا نہیں تو مثیل مسیح کیسے ہوسکتا ہے اس لیے مرزا جی نے پہلے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی معاذ اللہ کھاؤ پیو، شرابی کبابی انسان اور کنجریوں سے میلان رکھتا تھا تا کہ میرے اعمال پر پردہ پڑ جائے۔

مرزا جی کے نامحرمہ سے تعلقات

(۱) سیرۃ المہدی ۸۸ } بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میاں خیر دین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ مسماۃ تابی حضرت مسیح موعود کی ایک خادمہ تھی۔

(۲) سیرۃ المہدی ۳/۲۱۳ } بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مائی رسول بی بی صاحبہ بیوہ حافظ حامد علی صاحب مرحوم نے بواسطہ مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ مولوی فاضل مجھ سے بیان کیا کہ ایک زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں میں اور اہلیہ بابو شاہد دین رات کو پہرہ دیتی تھیں ایک دن کا واقعہ ہے کہ میں نے آپ کی زبان پر کوئی الفاظ جاری ہوتے سنے اور آپ کو جگایا اس وقت رات کے بارہ بجے تھے ان ایام میں عام طور پر پہرہ پر مائی فجو منشانی اہلیہ منشی محمد دین گوجرانوالہ اور اہلیہ بابو شاہد ین ہوتی تھیں۔

(۳) سیرۃ المہدی ۳/۲۴۴ } بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میرے گھر سے یعنی والدہ عزیز مظفر احمد نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ ہم گھر چند تربوز کھا رہی تھیں اس کا چھلکا مائی تابی کو جالگا۔

(۴) سیرۃ المہدی ۳/۲۴۴ } بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مائی امیر بی بی عرف کا کو ہمشیرہ میاں امام دین صاحب سیکھوانی نے مجھ سے بیان کیا۔ الخ

(۵) سیرۃ المہدی ۳/۲۴۴ } بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مائی کاکو نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میرے سامنے میاں عبد العزیز صاحب پٹواری سیکوانی کی بیوی حضرت مسیح موعود کے لیے کچھ تازہ جلیبیاں لائی۔ حضرت صاحب نے ان میں سے ایک جلیبی اٹھا کر منہ میں ڈالی اس وقت راولپنڈی کی ایک عورت پاس بیٹھی تھی، اس نے گھبرا کر حضرت صاحب سے

کہا۔حضرت یہ تو ہندو کی بنی ہوئی ہے۔حضرت صاحب نے کہا تو پھر کیا ہے۔

(۶) سیرۃ المہدی ۳/۲۴۵ } بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:

مائی کاکو نے مجھ سے بیان کیا۔الخ

(۷) سیرۃ المہدی ۳/۲۷۲ } بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ڈاکٹر سید عبدالقادر شاہ صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مجھ سے میری لڑکی زینب نے کہا کہ میں تین ماہ کے قریب حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں رہی ہوں، گرمیوں میں پنکھا وغیرہ اور اسی طرح کی خدمت کرتی تھی۔دو دفعہ ایسا موقعہ آیا کہ عشاء کی نماز سے لے کر صبح کی اذان تک مجھے ساری رات خدمت کرنے کا موقعہ ملا پھر بھی اس حالت میں مجھ کو نہ نیند نہ غنودگی اور نہ تھکان معلوم ہوئی بلکہ خوشی اور سرور پیدا ہوتا تھا۔

(۸) سیرۃ المہدی ۳/۲۱۰ } بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ام المؤمنین نے ایک دن سنایا کہ حضرت صاحب کے ہاں ایک بوڑھی ملازمہ مسماۃ بھانو تھی،وہ ایک رات جبکہ خوب سردی پڑ رہی تھی حضور کو دبانے بیٹھی،چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دباتی تھی اس لیے اسے یہ پتہ نہ لگا کہ جس چیز کو دبا رہی ہوں وہ حضور کی ٹانگیں نہیں ہیں بلکہ پلنگ کی پٹی ہے تھوڑی دیر کیبعد حضرت صاحب نے فرمایا بھانو آج بڑی سردی ہے بھانو کہنے لگی ہاں جی تد ے تے تہاڈی لتاں لکڑی وانگر ہویاں ہویاں این'' یعنی جی ہاں!جبھی تو آج آپ کی لاتیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے،کہ حضرت صاحب نے جو بھانو کو سردی کی طرف توجہ دلائی تو اس میں بھی غالباً یہ جتانا مقصود تھا،کہ آج شاید سردی کی شدت کی وجہ سے تمھاری حس کمزور ہو رہی ہے،اور تمھیں پتہ نہیں لگا کہ کس چیز کو دبا رہی ہوں مگر اس نے سامنے سے اور ہی لطیفہ کر دیا۔

کیوں جناب مرزائی صاحبؑ!ایک پٹی پر تو بھانو مرزا صاحب کی جوانی کی

خادمہ بیٹھی تھی، کیونکہ مرزا صاحب کی چارپائی کوئی غریبانہ چارپائی تو نہ ہوگی، آخر چوڑا پلنگ ہوگا تو ہاتھ تب ہی پہنچ سکتا ہے کہ جب پلنگ کی پٹی پر بیٹھے تو بھانو پلنگ کی پٹی پر بیٹھ کر اور مرزا جی کی لحاف کو اوپر سے دبا رہی تھی تو پھر وہ کونسی پٹی تھی جس کو بھانو دباتی رہی جو اس کو لکڑی کی طرح معلوم ہوتی تھی پھر مرزا جی کے صاحبزادہ صاحب تفصیلاً بیان فرماتے ہیں کہ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب نے جو بھانو کو سردی کی طرف توجہ دلائی تو اس میں بھی غالباً یہ جتانا مقصود تھا کہ آج شاید سردی کی شدت کی وجہ سے تمھاری حس کمزور ہو رہی ہے۔ اور تمھیں پتہ نہیں لگا کہ میں کس چیز کو دبا رہی ہوں تو اس سے صاف واضح ہے کہ آریوں کے پرمیشور کو ہی دبایا جا رہا ہوگا تو مرزا جی نے چشمہ معرفت ۱۰۶ پر بڑے تپاک سے یاد فرمایا ہے بھئی فقیر تاویل کرنا تو نہ قرآن کی جانتا ہے نہ حدیث کی صاف صاف صریحی اور صراحتہً معنی لیے جاتے ہیں تو یہ بھی اردو کلام ہے اس میں تاویل کی گنجائش ہی نہیں کیونکہ مرزا جی نے ایسا بھی مثیل مسیح بننے کے لیے ہی کیا ہو ہم کیوں روکیں۔

پھر مرزا جی فرماتے ہیں کہ جسم کے چھونے سے بھی زینت کا اظہار ہو جاتا ہے یہ بھی خاصہ مرزا صاحب کا ہی ہے ایسا ہی ہوتا ہوگا باقی ہمارے اسلام میں تو حضرت عیسٰی علیہ السلام ان تمام مذکورہ عیوبات سے مبرا تھے۔

حضرت عیسٰی علیہ السلام پر تو کنجریوں وغیرہ کا اتہام محض اپنی روشنائی دکھلانے کے لیے تھا کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ یہ کیا؟ تو جواب دے سکیں کہ مثل ایسا ہی ہوتا ہے ورنہ جس کو رب العزت مُبَارَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ سے متصف فرماوے دوسرا اس کو کون متہم کر سکتا ہے اور اس کی ماننا کون ہے؟ آیئے مرزا جی کا فرمان ہی عرض کرتا ہوں۔

براہین احمدیہ ۱۵ }

طعنہ برپا کاں نہ برپا کاں بود
خود کنی ثابت کہ ہستی فاجرے

مرزا صاحب نے اپنا ہی حلیہ ایسا کھینچا میں تو حضرت عیسی علیہ السلام کے متعلق مرزا جی کے فرمان کو پڑھتا ہوں تو مرزا جی کا شعر ہی مرزا جی کے لیے موزوں سمجھتا ہوں اور یہ آیت قرآنی آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے۔

جاثیہ ۲۵/۱ } وَيۡلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيۡمٍ يَّسۡمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتۡلٰى عَلَيۡهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسۡتَكۡبِرًا كَاَنۡ لَّمۡ يَسۡمَعۡهَا فَبَشِّرۡهُ بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ۔

آؤ مرزائی دوستو! خدا کے سچے انبیاء علیہم السلام کو برا کہنے والے کو اپنا ایمان سپرد کرنا ذی شعور کے لیے اچھا نہیں جن انبیاء علیہم السلام کا ذکر قرآن کریم میں نہ ہو، تو ایک علیحدہ صورت ہے خصوصاً جس کا ذکر رب العزت نے قرآن کریم لَا رَيۡبَ فِيۡهِ کتاب میں ارشاد فرمادے تو اسکو متہم بالسوء کرنا كَذٰلِكَ لِنَصۡرِفَ عَنۡهُ السُّوۡٓءَ وَالۡفَحۡشَآءَ اِنَّهٗ مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُخۡلَصِيۡنَ۔ کی تکذیب کرنا ہے، بلکہ عَلَيۡهِمۡ دَآئِرَةُ السَّوۡءِ کا مصداق کہلانا ہے مذکورہ بالاشان مرزائیہ فقیر نے اپنی طرف سے کچھ بیان نہیں کی بلکہ محض مرزا جی کی حدیث سے ہی بیان کردیا ہے اگر کوئی تسلیم نہ کرے تو مرزا جی کے اس شعر کا خود مصداق بنے گا۔

کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو

تو جو شخص مرزا جی کی ان مذکورہ حدیثوں کا انکار کرے گا تو وہ مرزا جی کے فتوے سے خبیث ثابت ہوگا اور ملاحظہ ہو۔

سیرۃ المہدی ۳/۲۵۴ } بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کئی دفعہ یہ شعر پڑھتے سنا ہے اور فرمایا کرتے تھے کہ زبان کے لحاظ سے یہ بڑا فصیح و بلیغ شعر ہے۔

یا تو ہم پھرتے تھے ان میں یا ہوا یہ انقلاب
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے لکھنؤ

خاکسار (مرزا بشیر احمد) عرض کرتا ہے کہ شعر واقعی لطیف ہے مگر میں سمجھتا ہوں کہ حضرت صاحب نے اس کو اس کی عام خوبی کی وجہ سے ہی پسند نہیں کیا ہوگا۔ بلکہ غالباً اپنے ذہن میں اس کے معانی خود اپنے پیش آمدہ حالات پر بھی چسپاں فرماتے ہوں گے۔

کیوں جی مرزائی صاحب؟ مرزا جی کا لکھنؤ کے کوچوں کو یاد کرنا اور پھر ان کے صاحبزادے کا بیان فرمانا کہ حضرت صاحب اس کو خود اپنے پیش آمدہ حالات بھی چسپاں کرتے ہوں گے کا مطلب بھی۔ خاص راز دار ہی معلوم ہوتا ہے کہ مرزا جی کو لکھنؤ کے کوچے آنکھوں سے نہیں ہٹتے شنید ہے خدا نہ دکھائے قوم لوط علیہ السلام کا اثر وہاں موجود ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو قوم لوط کی زمین سے گذرے تو جلدی اور رو کر اور مرزا جی کی آنکھوں میں تو لکھنؤ کے کوچے ہی پھرتے ہیں خدا جانے کس گل کی یاد میں لکھنؤ کے کوچے ہی آنکھوں میں بستے تھے دوسرے مقام پر مرزا صاحب فرماتے ہیں۔

سیرۃ المہدی ${\frac{۳}{۲۹۴}}$ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دن فرمایاف کہ ایک شاعر غنیمت نامی تھا اس نے ایک دن یہ مصرعہ کہا۔

صبا شرمندہ می گردد، بروئے گل نگہ کردن

پھر بہت غور و فکر کیا کہ اس کے ساتھ کا دوسرا مصرعہ بنے مگر نہ بنا اور وہ مدتوں اسی فکر میں غلطان و پیچان رہا۔ اتفاقاً ایک دن وہ تھوڑا سا کپڑا خریدنے بزار کے ہاں گیا بزاز نے بیسوں تھان اس کے سامنے کھول ڈالے مگر اسے کوئی کپڑا پسند نہ آیا جب دوکان سے چلنے لگا تو بزاز کو وہ تمام تھان نئے مرے سے تہہ کرنے پڑے اور اسے بڑی دقت ہوئی اس حالت کو دیکھ کر غنیمت بہت شرمندہ ہوا اور پھر بجلی کی طرح اس کے دل میں دوسرا مصرعہ آ گیا اور وہ شعر پورا ہو گیا چنانچہ شعر یہ ہے۔

صبا شرمندہ می گردد زروئے گل نگہ کردن   کہ رخت غنچہ را وا کردن نتوانست تہہ کردن

کیوں جی مرزائی صاحب؟ تمھارے مرزائیوں کے مثیل مسیح ہونے کے

بڑے بڑے رازوں کی حقیقت کھل گئی، استعارہ مرزائیہ اور تاویل تو مشہور ہے واللہ اعلم مرزاجی نے اس شعر و واقعہ کو کس رنگ میں اظہار فرمایا جہاں تک ہماری وسائی نہیں ہوسکتی بھئی تمھاری تم ہی جانو لیکن آج تک ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایسے اشعار تو سنے نہیں پھر خدا جانے مرزاجی نے مثیل بننے کے واسطے ہی ایسا وطیرہ کیسے اختیار فرمایا، خیر ہمارے خداوند کریم نے تو ہمیں یہ سبق دیا ہے، اَلشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ ۔لہٰذا ہم مسلمان تو ایسے اشعار کو پڑھنا ہی منع سمجھتے ہیں شاید مثیل بننے میں مفید ثابت ہو اور مرزاجی ازار بند کھولنے کی آسانی کے واسطے ایک عجیب حکمت سے کام لیتے چنانچہ مذکور ہے۔

سیرۃ المہدی ۳/۱۱۰ } بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاجاموں میں میںنے اکثر ریشمی ازار بند پڑا ہوا دیکھا ہے اور ازار بند میں کنجیوں کا گچھا بندھا ہوتا تھا، ریشمی آزار بند کے متعلق بعض اوقات فرماتے تھے کہ ہمیں پیشاب کثرت سے اور جلدی جلدی آتی ہے تو ایسے آزار بند کے کھولنے میں بہت آسانی ہوتی ہے۔

مرزاجی کے ذاتی تجربات

حقیقتہ الوحی ۳ } اور یہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ بعض عورتیں جو قوم کی چوہڑی بھنگیں تھیں جن کا پیشہ مردار کھانا اور ارتکاب جرائم کام تھا، انھوں نے ہمارے روبرو بعض خوابیں بیان کیں اور وہ سچی نکلیں اس سے بھی عجیب تر یہ کہ بعض زانیہ عورتیں اور قوم کے کنجر جن کا دن رات زنا کاری کام تھا ان کو دیکھا گیا کہ بعض خوابیں انھوں نے بیان کیں اور وہ پوری ہوگئیں۔

کیوں جی؟ ان عبارتوں سے ہی ثابت ہوگیا کہ مرزاجی کو کنجریوں کے ساتھ میلان زیادہ تھا اسی لیے آپ رموزات کنجر خانہ سے بھی بخوبی واقف تھے۔

خدائی فیصلہ

(۱) انعام $\frac{8}{19}$ } وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

اور تم فاحشات کے قریب نہ جاؤ، جو ظاہرہ بے حیائی ہو یا باطنی

(۲) اعراف $\frac{8}{4}$ } قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ۔

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کوئی بات نہیں ہے میرے رب نے ظاہر افواحش کو حرام کیا ہے اور باطنی کو بھی اور گناہ اور ناحق ظلم کو بھی حرام کیا ہے۔

(۳) انعام $\frac{8}{14}$ } وَذَرُوا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَیُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا یَقْتَرِفُوْنَ۔

اور چھوڑ و تم ظاہرا گناہ کو اور باطنی کو بے شک جو لوگ گناہ کا عمل کرتے ہیں وہ جلدی بدلہ دیئے جائیں گے جو وہ عمل کرتے ہیں۔

مجمع البحار $\frac{3}{40}$ } (الفحش) وَهُوَ كُلُّ مَا یَشْتَدُّ قُبْحُهٗ مِنْ ذُنُوْبٍ وَّ مَعَاصِیْ وَیَكْثُرُ رُوْدُهٗ فِی الزِّنَا وَّ كُلُّ خَصْلَةٍ قَبِیْحَةٍ فَاحِشَةٍ مِنَ الْاَقْوَالِ وَالْاَفْعَالِ

ذنوب اور معاصی سے جو سخت برا ہو اس کو فحش کہتے ہیں اور زیادہ یہ زنا پر مستعمل ہوتا ہے اور ہر بری خصلت اقوال اور افعال سے اس کو بھی فحش کہتے ہیں۔

غیر محرمہ عورتوں سے رات کو خلوت میں پہرہ داری کرانا اور جسم دبوانا اور مذکورہ اشعار کو پسند کرنا اور گالی گلوچ دینا اور انبیاء علیہم السلام پر ناجائز تہمتیں لگانا کیا یہ فحش نہیں تو اور کیا ہے کیا اس کو عبادت میں شمار کرو گے؟ کچھ تو سوچو! کنجریوں کے ذاتی تجربے بیان کرنا یہ کن لوگوں کا شیوہ ہے؟

اللہ رب العزت ظاہر باطن فحش کو قولی ہو یا فعلی حرام فرمادے لیکن مرزا غلام احمد صاحب دن رات اس میں منہمک رہیں تم سوچو! کہ کیا الہام ربانی ایسے ہوتے ہیں، کلا و حاشا بلکہ۔

یہ تعلیم شیطانی ہے

(۴) بقرہ ۳/۳۷ } الشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَاءِ

شیطان تمھیں محتاجی کا وعدہ کرتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔

جو شخص فواحشات اور بری باتوں کا مرتکب ہے اور افعال ناشائستہ اس سے صادر ہوتے ہیں۔ تو اس کو یہ شیطان انگیخت ہے رحمٰن ورحیم خالق و باری تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں۔

مرزائیو! اب تم خود فیصلہ کرلو کہ مرزا صاحب کے اعمال و افعال و اقوال فاحشہ تمھیں رحمانی محسوس ہوتے ہیں جو ہر عیب سے مبرا ہے یا شیطانی جس کا کام ہی ہر وقت الٹا ہے جیسا کہ وہ خود الٹا ایسا ہی اپنے مطیع کو بھی وہ الٹا چلاتا ہے اور فواحشات پر لوگوں کو اکساتا ہے۔

تعلیم خداوندی

(۵) نحل ۱۴/۱۴ } اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُکُمْ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ۔

بے شک اللہ تعالیٰ انصاف اور احسان اور ذوی القربیٰ کو دینے کا تمھیں حکم کرتا ہے اور فواحش سے منع کرتا ہے اور بری باتو اور ظلم سے بھی تم کو نصیحت کرتا ہے تا کہ تم نصیحت قبول کرو۔

اس آیت کریمہ سے تعلیم خداوندی ظاہر ہے کہ انصاف کرو اور اگر کوئی ظلم کرے تو اس کے ساتھ بھی احسان کرو اور قرابت داروں کو عطا کرو اور خصوصا رب العزت نے فواحشات اور برائیوں اور ظلم سے منع فرمایا خدائی نصیحت تو یہی ہے جس شخص نے اس خدائی نصیحت کو قبول کرلیا وہ تو سلجھا ہوا ہے ورنہ ظالم اور احسان سے بیزار اور رشتہ داروں کو بجائے دینے کے ان کے حقوق کو غصب کرنے والا اور بجائے فواحش اور بری باتوں سے رکنے کے فواحشات اور ہر قسم کی برائیوں اور ظلم کا مرتکب ہو

(۶) قصص ۲۰/۶ ﴿وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِيْنَ۔

اور جب وہ (مومنین) لغو سنتے ہیں اس سے اعراض کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں ہمارے لیے ہارے اعمال اور تمھارے لیے تمارے اعمال۔

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے مومنین و متقین کی شان بیان فرمائی کہ وہ لغو سننا بھی گوارہ نہیں کرتے اگر کوئی ان کے پاس لغو کہے تو ان سے فوراً اعراض فرماتے ہیں لیکن مرزا غلام احمد صاحب فحش گالیاں جب تک نہ کہہ لیں کھانا ہضم نہیں ہوتا تھا اور پھر فرمایا کہا گر متقین مومنین سیکوئی جاہل مخاطب بھی ہو جائے تو سلام کہہ کر نکل جاتے ہیں اور زیادہ اصرار سے کہہ دیتے ہیں کہ بھائی تمھارے اعمال تمھارے کام آئیں گے اور ہمارے اعمال ہمارے کام آئیں گے ہم جاہلوں سے ہم کلام نہیں ہوتے بس یہ ہے جناب ایمان داروں کی شان۔

ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کو اس قانون کی رو سے ایمان کی ہوا بھی نہیں چھوئی جو فواحشات ظاہری اور باطنی کے تمام عمر مرتکب رہے اور مرزا جی کے خلاف الجاؤ ڈالنے والے کے ساتھ ضروری الجھتے رہے اور گلی سڑی گالیاں انبیا علیہم السلام اور ان کی امتوں کو سناتے رہے اور پھر اس پر ہٹ دھرمی کرتیر ہے، ارشاد الٰہی اور سنیے۔

(۷) عنکبوت ۲۱/۵ ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔

آپ نماز قائم کیجیے ضرور نماز بے حیائیوں اور برے کاموں سے روکتی ہے اور ضرور اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت بڑا ہے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب تارک نماز تھے اور جو پڑھتے بھی تھے وہ ان کے لیے مفید نہ تھی جو ان کو فواحشات اور بری باتوں سے روکتی اور نہ ہی مرزا صاحب نے ذکر اللہ کو بہت بڑا سمجھا کیونکہ اگر سمجھتے تو ذکر اللہ سے فواحشات اور بری باتوں کو پسند نہ فرماتے حلوا کھانے والا نجاست کو پسند نہیں کر سکتا۔

(۸) مریم ۱۶/۴ } فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًا۔

اس آیت کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ شہوات کے متبع کی نماز بھی اکارت ہے اور ایسا شخص خداوند کریم کے نزدیک ناخلف ہے اور لائق دوزخ ہے۔

مرزائی فیصلہ

ملفوظات احمدیہ ۴۳ } قرآن کریم کی تعلیمیں تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچانا چاہتی ہیں انکی طرف کان دھرو اور ان کے موافق اپنے تئیں بناؤ قرآن شریف انجیل کی طرح تمہیں صرف یہ نہیں کہتا کہ نامحرم عورتوں یا ایسوں کو جو عورتوں کی طرح محل شہوت ہو سکتے ہیں (لونڈے) شہوت کی نظر سے مت دیکھو بلکہ اس کی کامل تعلیم کا یہ منشا ہے کہ تو بغیر ضرورت نامحرم کی طرف نظر مت اٹھا نا شہوت سے اور نہ بغیر شہوت بلکہ چاہیے کہ آنکھیں بند کر کے اپنے تئیں ٹھوکر سے بچائے تا تیری دلی پاکیزگی میں فرق نہ آئے سو تم اپنے مولیٰ کے اس حکم کو خوب یاد رکھو اور آنکھوں کے زنا سے اپنے تئیں بچاؤ اور اس ذات کے غضب سے ڈرو جس کا غضب ایک دم میں ہلاک کر سکتا ہے قرآن شریف یہ بھی فرماتا ہے کہ تو اپنے کانوں کو بھی نامحرم عورتوں کے ذکر سے بچا اور ایسا ہی ہر ایک ناجائز ذکر سے۔

مرزا غلام احمد صاحب کیان مذکورہ اعمال واقوال کے لیے یہ مرزائی فیصلہ ہی کافی ہے اور فرمان خداوندی اتنا ہی سنانا مرزاجی کے لیے سیف قاطع ہے۔ يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَفْعَلُوْنَ ۔ یہ تو ایمان والوں کو نصیحت ہے جو شخص ایمان محمدیہ سے کوسوں دور بلکہ متنفر ہو اس کو اس آیت کریمہ کا کوئی اثر نہیں۔

مرزاجی کی خوراک

سیرۃ المہدی ۱/۵۰ } بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ والدہ صاحب نے فرمایا کہ پکوڑے بھی حضرت صاحب کو پسند تھے کھانا کھاتے ہوئے روٹی کے چھوٹے ٹکڑے کرتے جاتے

تھے کچھ کھاتے تھے کچھ چھوڑ دیتے تھے کھانے کے بعد آپ کے سامنے سے بہت ریزے اٹھتے تھے۔

سیرۃ المہدی ۱/۱۸۱} میاں عبداللہ صاحب نے بیان کیا کہ حضرت صاحب اچھے تلے ہوئے کرارے پکوڑے پسند کرتے تھے کبھی کبھی مجھ سے منگوا کر مسجد میں ٹہلتے ٹہلتے کھایا کرتے تھے اور سالم مرغ کا کباب بھی پسند کرتے تھے چنانچہ ہوشیا پور جاتے ہوئے ہم مرغ پکوا کر ساتھ لے گئے تھے مولی کی چٹنی اور گوشت میں مونگرے بھی آپ کو پسند تھے گوشت کی بھنی ہوئی بوٹیاں بھی مرغوب تھیں۔

سیرۃ المہدی ۱/۵۰} بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود کھانوں میں سے پرند کا گوشت زیادہ پسند فرماتے تھے شروع میں بٹیر بھی کھاتے تھے۔ ٹہلتے ٹہلتے کھانا بھی نبوت قدنی کی علامت ہے۔

سیرۃ المہدی ۳/۵۰} بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حافظ حامد علی صاحب مرحوم خادم حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت صاحب نے دوسری شادی کی تو ایک عمر تک تجرد میں رہنے اور مجاہدات کرنے کی وجہ سے آپ نے اپنے قویٰ میں ضعف محسوس کیا اس پر دہ الہامی نسخہ جو ''زد جام عشق'' کے نام سے مشہور ہے بنوا کر استعمال کیا، نسخہ زد جام عشق یہ ہے، زعفران، دارچینی، جائفل، افیون، مشک، عقرقرا، شنگرف، قرنفل یعنی لونگ ان سب کو ہموزن کوٹ کر گولیاں بناتے ہیں، اور روغن سم الفار میں چرب کر کے رکھتے تھے، اور روزانہ ایک گولی استعمال کرتے ہیں۔

خاکسار (مرزا بشیر صاحب) عرض کرتا ہے کہ مجھ سے مولنا محمد اسماعیل صاحب فاضل نے بیان کیا، کہ روغن سم الفار کی مقدار اجزاء کی مقدار سے ڈھائی گنا زیادہ ہوتی ہے یعنی اگر یہ اجزاء ایک تولہ کی صورت میں جمع کیے جائیں، تو روغن سم الفار ڈھائی تولہ ہوگا اور حضرت خلیفہ المسیح اول روغن سم الفار اس طرح تیار کروایا کرتے تھے

کہ مثلاً ایک تولہ سم انکار کا باریک پیس کراسے دوسیر دودھ میں حل کر کے دہی کے طور پر جاگ لگا کر جما دیئے تھے، اور پھر اس دہی کو بلو کر جو مکھن نکلتا تھا اسے بصورت گھی صاف کر کے استعمال کرتے تھے۔

سیرۃ المہدی ۳/۲۸۴} بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا، کہ مفصلہ ذیل ادویات حضرت مسیح موعود علیہ وسلم ہمیشہ اپنے صندوق میں رکھتے تھے، اور انہی کو زیادہ استعمال فرماتے تھے، ایسٹرن سیرپ، فولاد، ارگٹ، وائنم اپی کاک کوکا اوکولا کے مرکسات سٹرنس وائن آف کارڈلیور آئیل، کلوروڈین کا کل پل سکاٹس ایملشن اور یونانی ادویات میں سے مشک عنبر، کافور ہینگ جدوار اور ایک مرکب جو خود تیار کیا تھا یعنی تریاق الٰہی رکھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ہینگ غربا کی مشک ہے، اور فرماتے تھے کہ افیون میں عجیب غریب فوائد ہیں ان میں سے بعض دوائیں اپنے لیے ہوتی تھیں اور بعض دوسرے لوگوں کے لیے۔

سیرۃ المہدی ۳/۱۱۱} خاکسار (مرزا بشیر احمد) عرض کرتا ہے کہ شراب کے لیے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہی فتویٰ تھا کہ ڈاکٹر یا طبیب اگر دوائی کے طور پر دے تو جائز ہے۔

جی، ڈی کھوسلہ سشن جج گورداسپور نے (۴ جون ۱۹۳۵ء) میں جو فیصلہ دیا ہے، اس میں عبارت ذیل درج ہے،

(شراب اور مرزا صاحب)

معلوم ہوتا ہے کہ مرزا ایک ٹانک استعمال کرتا تھا، جس کا نام پلومر کی شراب تھا، ایک موقعہ پر اس نے اپنے مریدوں میں سے ایک کو لکھا کہ پلومر کی شراب لاہور سے خرید کر مجھے بھیجو، پھر دوسرے خطوط میں یاقوتی کا تذکرہ ہے، مرزا محمود نے خود اعتراض کیا ہے، کہ اس کے باپ نے ایک دفعہ پلومر کی شراب دواءً استعمال کی۔

مرزا صاحب کے خط ارسال کردہ برائے طلب شراب ٹانک وائن کو ڈاکٹر

بشارت احمد صاحب مرزائی نے اپنی کتاب کشف الظنون کے ص۸۲ میں نقل فرمایا ہے، فقیر ڈاکٹر صاحب کا تہہ دل سے مشکور ہے۔

نقل خط مرزا صاحب برائے طلبی شراب

کشف الظنون ۸۳﴾ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے آپ اشیائے خریدنی خود خرید دیں اور بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دوکان سے خرید دیں، مگر ٹانک وائن چاہیے، اس کا لحاظ رہے، باقی خیریت ہے، والسلام۔

مرزائی حاشیہ:۔ سبحان اللہ (اشیائے خریدنی ڈاکٹر صاحب سے سہواً لکھا گیا ہے درحقیقتہ مرزا جی کے خط میں اشیائے خوردنی تھا، کیونکہ ساتھ ہی خوردنی چیز تحریر ہے)

خدائی فیصلہ

مائدہ ۶/۱۲﴾ قُلْ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ

فرمادیجئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لیے طیبات حلال کی گئی ہیں۔

اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ ۔آج تمہارے لیے طیبات حلال کی گئی ہیں۔

مائدہ ۷/۱۲﴾ یا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ

اور کوئی بات نہیں شراب جوا اور بتوں کے تھان اور قرعہ کے تیر پلید ہیں، شیطانی عمل ہے سو اس سے تم بچو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ شراب وغیرہ پلید ہیں، اور ان کو استعمال کرنے والا شیطان ہے مومن کا یہ فعل نہیں، مومن کو ان سے بچنا لازمی ہے ورنہ شرابی جوائے اور بت پرست کی کوئی بچت کی صورت نہیں، عذاب الٰہی اس کے لیے تیار ہے، تو جس شخص کی خوراک بھنے ہوئے مرغ اور بٹیر اور پرند وغیرہ اور پینے کو شراب اور ادویات سے افیون کیسر اور کستوری اور شراب سے مرکبات کا استعمال ہو، اور زدجام

عشق کی ایک گولی روز معمول ہو، اور رات دن غیر محرمہ سے مٹھی چاپی کرانے سے جو توقعات ہوسکتے ہیں، تم خود سمجھ سکتے ہو۔ اور بیوی نہ ہونے کے زمانے میں باوجود ان ادویات کے استعمال کے کمزور رہنا یہ خالی از عیوبات ممکن نہیں، اور جو حالت اضیوبی اور شرابی کی ہوتی ہے، وہ بھی تم سے مخفی نہیں، پھر طبیت کے مقابلہ میں جس کو رب العزت نے حرام فرمایا ہو، استعمال کر کے اس کی تعریف کرنا خطرے کا موجب ہے، اب تم سوچو کہ ایسے شخص کا کیا نتیجہ ہوسکتا ہے؟

مرزائیو! سوچو تم مرزائی مسلمانوں کا طعن دیتے ہو، کہ لوگ ہمارے مرزا جی کو شرابی اور افیونی اور غیر محرمہ سے تعلق رکھنے والا اور فحش گالیاں دینے والا کہتے ہیں، اب تم ملاحظہ فرماؤ کہ ہم کہتے ہیں، یا مرزا غلام احمد صاحب کی کتابوں اور تمہاری حدیثوں میں ان چیزوں کو سیرت مرزا جی میں فخراً بیان کیا گیا ہے، جس کے راوی بھی تم مرزائی ہی ہو۔ مرزا جی نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جھوٹ بولنے کی عادت تھی جیسا کہ ماقبل گذر چکا ہے، ضمیمہ انجام آتھم ص ۵ کے حوالے سے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب لوگوں نے مرزا جی کو پرکھا کہ مرزا جی کوئی سچی بات کرتے ہی نہیں، جو بات کرتے ہیں جھوٹ ہی ہوتا ہے محض کذب ہی کذب ہے، تو مرزا جی نے فوراً اس کا ضمیمہ انجام آتھم ص ۵ میں اس کا جواب دیا، کہ یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی، اور میں نے بھی اس لئے جھوٹ کو اپنا پیشہ بنایا ہے تاکہ مثیل بن جاؤں، اب مرزا جی کے اکاذیب مشتے از خروارے ملاحظہ ہوں۔

جھوٹوں کے ساتھ میرا موازنہ نہ کیا جائے (تحفۃ الندوہ ص ۱۷)

اکاذیب مرزا صاحب

چشمۂ معرفت ۔ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں

میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔

تحفۃ الندوہ ص ۱۷۔ اگر میں نے جھوٹ بولا ہو، تو مجھ پر بھی خدا کی لعنت ہے۔

مثیل کرشن ہونے کا دعوٰی

پہلا کذب سیرۃ المہدی اور خاص طور پر کرشن جی رودر گوپال الشرئ ۔ مثیل کرشن علیہ السلام ہونے کا دعوٰی تو آپ نے اس کے بھی بہت بعد یعنی 1904ء میں شائع کیا۔

مثیل مسیح ہونے کا دعوٰی

(دوسرا جھوٹ)

تبلیغ رسالت ۲/۲۱ } مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونے کا دعوٰی ہے۔

مرزا صاحب کا محمد علی خان کو جواب لکھنا۔

یہ سچ ہے کہ جب سے اس عاجز نے مسیح موعود ہونے کا دعوٰی بامر اللہ کیا ہے تب سے وہ لوگ جو اپنے اندر قوت فیصلہ نہیں رکھتے عجب تذبذب اور کشمکش میں پڑ گئے ہیں۔

تریاق القلوب ۳۱۱ } یہ عاجز جس کو مسیح موعود ہونے کا دعوٰی ہے،

مثیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا دعوٰی

(تیسرا جھوٹ)

ایک غلطی کا ازالہ ۳ } یہ محمد ثانی اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر ہے۔

کتاب البریہ ۱۳۴ } میرا نام غلام احمد میرے والد صاحب کا نام غلام مرتضٰی اور دادا کا نام عطا محمد، الخ معلوم ہوا کہ محمد ثانی افتراء ہے جھوٹ ہے۔

آریوں کا مسئلہ دوسرے کی جون میں روپ دھار کرانا، مرزا غلام احمد صاحب کا کا دعوٰی اور پھر اسلام کی رہنمائی کا دعوٰی دونوں سے ایک تو ضرور ہی جھوٹ ہے۔

اے فرقہ مرزائیہ! انصاف تم پر ہے کہ جھوٹ کونسا ہے کیونکہ اجتماع نقیضین محال ہے کیا کوئی مرزائی یہ ثابت کرسکتا ہے کہ از حضرت آدم علیہ السلام تا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی مثل آیا ہو جب نہیں تو اب یہ قدنی اختراع ہے کہ اصل ہونے کا بھی دعویٰ ہو اور مثیل ہونے کا بھی۔

(چوتھا جھوٹ)

تحفہ ندوہ ۱۴۔ اگر میرا نام قرآن نے ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں، قرآن خداوندی میں مرزا غلام احمد صاحب کو ابن مریم کسی جگہ بھی نہیں کہا گیا۔

اب قرآن کریم کسی ہندو، سکھ، عیسائی کو دکھاؤ، کہ کہیں لکھا ہو کہ غلام احمد ابن مریم ہے؟ جب تمام قرآنکریم میں یہ کہیں درج نہیں تو مرزا جی سرخی کی چھنیٹیں ہی ثابت ہوئے۔

(پانچواں جھوٹ)

تریاق القلوب ۳۴۸۔ اور میری بادشاہت انسانی ہے، ہر شخص کو معلوم ہے کہ مرزا جی نے کسی علاقہ میں بادشاہی نہیں کی،

(چھٹا جھوٹ)

نزول مسیح ۹۹ } ۔ آدم نیز احمد مختار

مرزا جی کا دعویٰ ہے میں ہی آدم اور میں ہی احمد مختار ہوں اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہے جس رپ قرآن نازل کیا گیا مرزا جی فرماویں کہ میں ہوں تو خدا کی بات سچی یا مرزا جی کی معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کا یہ دعویٰ بھی جھوٹا ہے۔

(ساتواں جھوٹ)

البشریٰ جلد ۲، ۲۰ نومبر ۱۹۰۵ء } اِنِّیْ مَعَکَ یَا اِبْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ،

میں تیرے ساتھ ہوں اے رسول اللہ کے بیٹے۔

اس الہام میں مرزا جی کا دعوٰی ہے کہ میرے ملہم نے مجھے کہا ہے کہ اے رسول اللہ کے بیٹے یعنی مرزا جی نے اپنے باپ کو بھی رسول اللہ فرمایا ہے حالانکہ مرزا غلام احمد صاحب کے والد صاحب تارک صلوٰۃ تھے۔

ملک ﴿۲۹/۹﴾ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ''۔

کیا پس جو شخص اپنے منہ کے بل اوندھا چلتا ہے وہ راہ راست پر ہے یا جو شخص صراط مستقیم پر سیدھا جا رہا ہو، کجا وہ جنکی شان قرآن کتاب خداوندی فرماوے، هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا۔ کجا جاپانی مال، فافہم،

فیصلہ مرزا صاحب بر مدعی نبوت	عقیدہ مرزا صاحب دعوٰی نبوت
فیصلہ مرزا صاحب بر مدعی نبوت	عقیدہ مرزا صاحب دعوٰی نبوت
	(آٹھواں جھوٹ)
انجام آتھم ۲۶ میری نسبت رائے ظاہر کرتے ہیں کہ گویا میری جماعت درحقیقت مجھے رسول اللہ جانتی ہے او گویا میں نے درحقیقت نبوت کا دعوٰی کیا ہے اگر راقم کی پہلی رائے صحیح ہے کہ میں مسلمان ہوں اور قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہوں تو پھر یہ دوسری رائے غلط ہے، جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ میں خود نبوت کا مدعی ہوں اور اگر دوسری رائے	البشرٰی، ﴿۱/۱۰﴾ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا، (۲) تبلیغ رسالت، ﴿۹/۲۱﴾ اور لعنت ہے اس شخص پر جو مجھے جھوٹا جانتا ہے۔ (۳) تبلیغ رسالت، ﴿۱۰/۱۳۳﴾ جو شخص تیری پیروی نہ کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہ ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا، وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے،

(۴) تبلیغ رسالت، ۱۰/۱۲۳

اس نے میرا نام نبی رکھا ہے، تو میں خدا کے حکم کے مطابق نبی ہوں،

(۵) حقیقۃ الوحی ۱۶۳۔ جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا،

(۶) حقیقۃ الوحی ۱۵۰۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا ہے

(۷) حقیقۃ الوحی ۱۷۹۔ دوسرے یہ کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا،

(۸) درثمین ۲۴۸ تریاق القلوب ۵۔

منم مسیح زمان ومنم کلیم خدا منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

(۹) درثمین ۲۸۷

انبیا گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفاں نہ کمترم زکسے
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہرچہ گوید دروغ ہست لعین

(۱۰) چشمۂ معرفت ۳۱۷۔ لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے،

صحیح تو پھر وہ پہلی رائے غلط ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ مسلمان ہوں اور قرآن شریف کو مانتا ہوں کیا ایسا بد بخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسول اور نبی ہوں صاحب انصاف طلب کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس عاجز نے کبھی اور کسی وقت حقیقی طور پر نبوہ یا رسالت کا دعویٰ نہیں کیا۔ اور اصل حقیقت جس کی میں علیٰ روس الاشہاد گواہی دیتا ہوں یہی ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا نہ کوئی پرانا نہ کوئی نیا ومن قال بعد رسولنا و سیلنا انی نبی او رسول علی وجہ الحقیقۃ والافتراء وترک القران و احکام الشریعۃ الغراء فھو کافر کذاب،

(۱۱) دافع البلاء ۱۱۔ سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا،	تبلیغ رسالت ، اور سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں
(۱۲) نزول مسیح ۴۸۔ میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں	وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد پر ختم ہوگئی۔

جس کا نام سرورانبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔

(۱۳)۔ حقیقۃ الوحی ۳۹۱ } نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں،

(۱۴) تتمہ حقیقۃ الوحی ۶۸ } اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔

(مرزا جی فرماتے ہیں مجھے اللہ نے فرمایا)

(۵) حقیقۃ الوحی ۱۰۷ } یٰسٓ۔ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ، اے سردار تو خدا کا مرسل ہے۔

(کیوں) جی لاہوری صاحب یہاں مرسلین سے مراد بھی ظلی ہوسکتا ہے؟

(۱۶)۔ حقیقۃ النبوۃ ۲۰۹۔ } پگٹ جو انگلستان میں ایک جھوٹا مدعی نبوت تھا، اس کے خلاف اشتہار لکھا اور اس کے آخر میں جہاں راقم مضمون کا کام لکھا جاتا ہے حضرت مسیح مصود نے لکھا یعنی النبی مرزا غلام احمد۔

آسمانی فیصلہ ۴ } :اور میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

آسمانی فیصلہ ۲۶ } اسے لوگ اے مسلمانوں کی ذریت کہلانے والو دشمن قرآن نہ ہو

اور خاتم النبیین کے بعد وحی نبوت کی نیا سلسلہ جاری نہ کرو۔

تبلیغ رسالت، ہم نبوۃ کے مدعی پر لعنت بھیجے ہیں۔

سرمہ چشم آریہ مطبوعہ لاہوری ۱۵۸: اور جو دیوار نبوت کی آخری اینٹ ہے، وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

مذکورہ بالا حوالہ جات کسی سے مخفی نہیں، مرزا صاحب کے ارشادات بلفظہ درج ہیں مرزا صاحب اپنے عقیدے اور دعوی کا اقرار فرماتے ہیں، کہ صریح طور پر میں نبی ہوں، اور مجھے نبی نہیں مانتا، وہ جھوٹا ہے شیطان ہے، لعنتی ہے، کافر ہے، پھر فیصلہ بھی مقابلے میں مرزا جی کا ہے اور کسی کی عبارت نہیں، مرزا صاحب فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت کافر ہے، کذب ہے، کیونکہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہے اور میں (مرزا صاحب فرماتے ہیں) مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں، اور مدعی نبوت آپ کے بعد مفتری علی اللہ ہے، بد بخت ہے، قرآن کا منکر ہے، دشمن قرآن ہے، تو ثابت ہوا کہ مرزا صاحب اپنے فتوے سے ہی منکر قرآن دشمن قرآن اور مفتری علی اللہ ہے، بد بخت، کافر، کذاب، تارک شریعت محمدیہ، ہوئے اور اجرائے نبوت کے قائل بھی، اور خود دشمن قرآن پاک بھی ثابت ہوئے، اور یہ خطابات مرزا جی کے فیصلہ شدہ پیٹنٹ ہی ہیں لا ازید من ہذہ ولا انقص یہ قدنی عدالت کی نقل مطابق اصل ہے، کسی مولوی نے مرزا جی کو کوئی خطبات اپنی طرف سے نہیں دیا، یہ بہتان ہے، جو مرزا صاحب نے اپنے لئے ہی انہی کے خطابات سے جو اپنی ذات کو سراہا ہے وہ بھی بطور نقل بیان کئے جاتے ہیں، نہ بطور فتوی، اگر ان کے الفاظوں کے اشاعت کرتے، تو مرزا جی کی روح ہم سے خوش ہوتی ہوگی، کہ میرے مفت کے مبلغ بنے ہوئے ہیں، تم لوگ تنخواہ سے ان کے ارشادات کو سناتے ہو، فقیر نے بلا تنخواہ مرزا جی کی ترجمانی کی ہے۔

براہین احمدیہ حصہ پنجم ۴۴﴿ شب کو معلوم ہوا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں تمام صحابہؓ کا اجماع ہو چکا ہے کہ تمام نبی فوت ہو چکے ہیں، اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے عہد میں یہی معنی آیت مَا مُحَمَّد" اِلَّا رَسُوْل" قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ کے کئے گئے ہیں یعنی سب رسول فوت ہو چکے ہیں قرآن کریم فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًا لِاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ۔

حقیقۃ الوحی ۱۴﴿ جو شخص بعد صحابہ کے کسی مسئلہ میں اجماع کا دعویٰ کرے وہ کذاب ہے

(نواں جھوٹ)

نزول مسیح ۱۲۶﴿ میں روحانی طور پر بغیر باپ اور ماں دونوں کے ہوں۔

بقیہ حاشیہ کتاب البریہ۔

میرے والد صاحب کا نام غلام مرتضےٰ

(دسواں جھوٹ)

تحفہ گولڑویہ ۵۹﴿ آنے والا عیسیٰ قادیان میں پیدا ہوا ہے۔

کتاب البریہ ۱۳۴ اب میرے سوانح اس طرح ہیں میرا نام غلام احمد۔

(گیارھواں جھوٹ)

ازالۃ الاوہام ۱۴۱﴿ اول تو یہ جاننا چاہیے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہماری ایمانیات کی کوئی جزیا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی ہو بلکہ صدہا پیش گویوں میں سے ایک پیش گوئی ہے جس کو حقیقت میں سے کچھ بھی تعلق نہیں جس زمانہ تک یہ پیشگوئی بیان نہیں کی گئی تھی اس زمانہ تک اسلام کچھ ناقص نہیں تھا اور جب بیان کی گئی تو اس سے اسلام کچھ کامل نہیں ہو گیا۔

حقیقۃ الوحی ۱۷۹﴿ دوسرے یہ کفر کہ مثلاً مسیح موعود نہیں مانتا

حقیقۃ الوحی جو مجھ کو نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔

(بارھواں جھوٹ)

براہین احمدیہ ۳۶۱ } حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص کی ناقص ہی چھوڑ کر آسمان پر جا بیٹھے۔

(تیرھواں جھوٹ)

ستارہ قیصرہ ۵ } سو اس نے اپنے قدیم وعدہ کے موافق جو مسیح موعود کے آنے کی نسبت تھا آسمان سے مجھے بھیجا ہے۔

(۱) آئینہ کمالات ۴۰ } عیسیٰ بن مریم فوت ہو چکا ہے۔

(۲) ازالۃ الاوہام ۱۳۱ } مسیح موعود سے مراد یہی عاجز ہے

(۳) تریاق القلوب ۳۱۵ } اور میں چونکہ مسیح موعود ہوں۔

دافع البلاء ۸ } اور میں بھی خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مسیح موعود میں ہوں اور وہی ہوں جس کا نبیوں نے وعدہ دیا ہے۔

اقرار کذب ایام صلح ۴۴ } میں نے براہین احمدیہ میں بھی اعتقاد ظاہر کیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھر واپس آئیں گے۔ مگر یہ بھی میری غلطی تھی جو اس الہام کے مخالف تھی۔

(پندرھواں جھوٹ)

مسیح ہندوستان میں ۸۸ } ایسا ہی بدھ کے سوانح میں ہے کہ دراصل وہ بغیر باپ کے پیداء ہوا تھا گو بظاہر حضرت مسیح کے باپ حضرت یوسفؑ کی طرح اس کا بھی باپ تھا۔

(سولھواں جھوٹ)

کتاب البریہ ۱۸۳ } اور تمام عقائد اہل سنت کے قائل ہیں

آسمانی فیصلہ ۴ } اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہلسنت والجماعت مانتے ہیں۔

(سترھواں جھوٹ)

تحفہ گولڑویہ ۱۲۳ } گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہدایت کا ذخیرہ کامل ہو گیا مگر اب بھی اشاعت ناقص ہے۔

(اٹھارھواں جھوٹ)

تحفہ گولڑویہ ۱۶۲} سو اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد حیات میں وہ تمام متفرق ہدایتیں جو حضرت آدم سے حضرت عیسیٰ تک تھیں قرآن شریف میں جمع کی گئیں لیکن مضمون آیت قل یاایھاالناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں عملی طور پر پورا نہیں ہو سکا

(انیسواں جھوٹ)

ازالۃ الاوہام مطبوعہ لاہوری ۱۴۴} اور ابھی چند روز کا ذکر ہے کہ ایک شخص کی موت کی نسبت خدا تعالیٰ نے حروف تہجی میں مجھے خبر دی جس کا ماحصل یہ ہے کہ کلب یموت علی الکلب یعنی وہ (محمد حسین بٹالوی) کتا ہے اور کتے کے عدد پر مریگا جو باون سال پر دلالت کر رہے ہیں یعنی اس کی عمر باون سال سے تجاوز نہیں کرے گی جب باون سال کے اندر قدم دھریگا تب اسی سال کے اندر اندر راہئ ملک بقا ہوگا۔

مولوی محمد حسین بٹالوی کا خط مرزا صاحب کے نام

آئینہ کمالات ۲۵۳} بے ایمان، درندہ، منہ سے جھاگ نکالنے والا کتا کلب یموت علی الکلب سفلہ کمینہ وحشی وغیرہ وغیرہ الفاظ سے (مرزا صاحب) نے یاد کیا ہے رحمت اور انسانی نوح کی ہمدردی یہی معنی رکھتی ہے۔

مرزا صاحب کا بیان

آئینہ کمالات مطبوعہ لاہوری ۲۴۷} آخر میں یہ بھی آپ کو یاد رہے کہ یہ آپ کا سراسر افترا ہے کہ الہام کلب یموت علی الکلب کو اپنے اوپر وارد کر رہے ہیں میں نے ہر گز کسی کے پاس یہ نہیں کہا کہ اس کا مصداق آپ ہیں اور جو بعض درست کلمات کی آپ شکایت کرتے ہیں یہ بھی بیجا ہے آپ کی سخت بدزبانیوں کے جواب میں آپ کے کافر ٹھہرانے کے بعد آپ کے دجال اور شیطان اور کذاب کہنے کے بعد اگر ہم نے آپ کی موجودہ حالت کے مناسب آپ کو کچھ حق حق کہدیا تو کیا برا ہوا آخر واغلظ علیہم

مولوی محمد حسین کا بیان

آئینہ کمالات ۲۵۵﴾ میں باون برس کی عمر پورا کر چکا ہوں ۱۷ محرم ۱۲۵۶ھ میں میری پیدائش ہے اور اب ۱۳۱۰ھ گذر رہا ہے۔

(بیسواں جھوٹ)

اربعین ۳/۴ ۶﴾ سو اسی طرح ان لوگوں کے منصوبوں کے خلاف خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں ۸۰ برس یا دو تین برس کم یا زیادہ تیری عمر کرونگا تا لوگ کمی عمر سے کاذب ہونے کا نتیجہ نہ نکال سکیں۔

اربعین ۳/۶۸﴾ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ دشمن میری موت کی تمنا کرینگے تا یہ نتیجہ نکالیں کہ جھوٹا تھا تب ہی جلدی مر گیا اس لیے پہلے ہی سے اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ثمانین حولا او قریبا من ذالک او تذیدہ علیہ سنینا وتری نسلا بعیداً

یعنی تیری عمر ۸۰ برس کی ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ

حاشیہ تریاق القلوب ۲۲ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ۸﴾ میں تجھے اسی ۸۰ برس یا چند سال زیادہ یا اس سے کچھ کم عمر دوں گا سو اسی طرح ان لوگوں کے منصوبوں کے برخلاف خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں ۸۰ برس یا دو تین برس کم یا زیادہ تیری عمر کروں گا، تا لوگ کمی عمر سے کاذب ہونے کا نتیجہ نہ نکال سکیں۔

ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ۱۹۱﴾ قولہ۔ حضرت کی عمر شریف اس وقت کس قدر ہے اور حضرت بشارت دیتے ہیں کہ حضرت کے ذریعے سے اسلام نہایت ترقی کرے گا۔ کیا وہ ترقی حضرت کی حین حیات میں وقوع میں آئے گی یا کیا اس کی تشریح کا امیدوار ہوں۔

اقول۔ عمر کا اصل اندازہ تو خدا تعالیٰ کو معلوم مگر جہاں تک مجھے معلوم ہے اب اس وقت تک سن ہجری ۱۳۲۳ ہے اور میری عمر ستر ۷۰ برس کے قریب ہے واللہ اعلم۔

سیرۃ المہدی ۳/۱۳۹﴾ آخر کار حضور لاہور جا کر بیمار ہو گئے اور دستوں کی بیماری سے

آخر مئی ۱۹۰۸ء میں دار فانی سے رحلت فرما گئے۔لاہور میں فوت ہوئے جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے، لہٰذا جھوٹ ثابت ہوا۔

ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ۲۹﴾ چونکہ خدا تعالی جانتا تھا کہ دشمن میری موت کی تمنا کریں گے تا یہ نتیجہ نکالیں کہ جھوٹا تھا تب ہی جلد مرگیا اس لئے پہلے ہی سے اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ ثمانین حولا اوقریباً مین ذالک اوتذید علیہ نئیًا وتری نسلاً بعیداً یعنی تیری عمر اسی ۸۰ برس کی ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ۔

(اکیسواں جھوٹ)

البشریٰ ۶/۱۰۵﴾ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔

لاہور میں مرے جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے۔

(بائیسواں جھوٹ)

تحفہ گولڑویہ ۴۴﴾ مہدی اور مسیح دونوں ایک ہی ہے۔

تیئیسواں جھوٹ حقیقۃ الوحی ۶۴﴾ علیحدہ علیحدہ ہیں جیسا کہ حصہ اول میں مفصل مذکور ہو چکا ہے لہٰذا جھوٹ ثابت ہوا۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض پیش گوئیوں میں خدا کر کے پکارا گیا ہے

چوبیسواں جھوٹ حقیقۃ الوحی ۶۷﴾ میری تائید میں اس نے دوہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ آج کی تاریخ سے جو ۱۷ جولائی ۱۹۰۶ء ہے اگر میں ان کو اعداد و شمار کروں تو میں خدا کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔

براہین احمدیہ حصہ پنجم ۵۹﴾ اور در حقیقت یہ خارق عادات نشان ہیں اور اگر بہت ہی سخت گیری اور زیادہ سے زیادہ احتیاط سے بھی ان کا شمار کیا جاوے تب بھی یہ نشان جو ظاہر ہوئے ہیں ۲۰ لاکھ سے زیادہ ہوں گے۔

(پچیسواں جھوٹ) تحفہ گولڑویہ ۶۳} کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے،۔

مرزا جی کی ان عبارتوں سے ہر اردو خوان سمجھ سکتا ہے کہ مرزا جی نے کیسا جھوٹ گھڑا ہے کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب العزت نے تین ہزار معجزات عطا کئے اور جیسا کہ مرزا جی کی دس لاکھ معجزات ہیں۔

مرزا جی کی اس عبارت سے مرزائی تو خوب اکڑتا ہے لیکن خداوند عزوجل کی طرف سے ارشاد ہے۔

البقرہ ۲/۱} وَلَئِنْ اَتَیْتَ الَّذِیْنَ اُوْتُو الْکِتَابَ بِکُلِّ اٰیَۃٍ مَا تَبِعُوْا قِبْلَتَکَ۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ عالمین کا ہر ایک معجزہ ونشان آپ کو حاصل ہے۔

''مرزائی''۔ مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں بعض مقامات پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مثنیٰ کیا ہے لہٰذا اس جگہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ممتاز ہوں گے پ ۱۰۱۵

''محمد عمر''۔ گورنمنٹ برطانیہ نے آپ کو وکالت کی سند کیسے دی ہے جس کو اتنی لیاقت بھی نہ ہو کہ کلام میں استثناء ہو تو جملہ استثناء ہوتا ہے اور اگر خبر مذکور ہو تو جملہ خبریہ ہوتا ہے حقیقہ الوحی کے حوالہ مذکورہ بالا کی پوری عبارت میں استثنا مذکور ہی نہیں لیکن وکیل صاحب فرماتے ہیں چونکہ مرزا صاحب نے دوسری جگہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مستثنیٰ فرمایا ہے، لہٰذا یہاں بھی آپ مثنیٰ سمجھے جائیں گے وکیل صاحب تو کسی دوسرے مقامات پر معجزوں کی گنتی میں مرزا صاحب نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ممتاز فرمایا ہوتو پھر تو تمہاری بات قابل سماعت ہے جب نہیں تو دوسرے مقام کے لیے مرزا صاحب نے ممتاز فرمایا ہوتو وہ اسی مقام کے لئے استثنا ہوگا نہ کہ اس جگہ پر۔ پھر جو تم نے عبادت پیش کی ہے کہ مرزا صاحب نے فرمایا ہے کہ باستثناء ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے'' تو اگر انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کو اپنے نشانات سے بالا سمجھا تھا تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کو گنتی میں کم کیوں کہا اور اپنے نشانات کی تعداد

زیادہ کیوں بتائی؟ حالانکہ مثنٰی مثنٰی منہ کا جزو ہوتا ہے لیکن وکیل صاحب چونکہ مرزائی ہیں اور مرزائیوں کی ہر بات الٹ ہوتی ہے اس لیے وکیل صاحب فرماتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کے کلام سے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں بھی مثنٰی سمجھو لیکن وکیل صاحب مثنٰی منہ مثنٰی سے کم ہو جائے گا۔

''مرزائی'' مرزا صاحب کا یہ مطلب ہے کہ جو معزات صحابہ کرام کے سامنے وقوع میں آئے وہ معجزات مراد ہیں کلی نہیں پاکٹ بک ص ۱۰۱۶۔

''محمد عمر'' مرزا صاحب کے کلام میں یہ پخر تم نے لگائی ہے مرزا صاحب نے یہ تخصیص نہیں فرمائی، لہٰذا مرزا جی کے عموم کو تمہارا تخصیص کرنا کوئی وقعت نہیں رکھتا۔

(چھبیسواں جھوٹ) کتاب البریہ ۷۸ مکاشفات ۹} میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔

مرزا صاحب کے اس افتراء کو اگر مرزائی سچا سمجھیں تو مرزائیوں کو نمرود اور فرعون وغیرہ کو بھی سچا سمجھنا پڑے گا اور اگر تاویل کریں تو ان کے کلام کی وکالت بھی کر سکتے ہیں اگر اس دعوٰی سے مرزا جی کے اسلام میں کوئی فرق نہیں لازم آتا تو مرزائیوں کے نزدیک فرعون، نمرود، وغیرہما کے اسلام میں بھی فرق لازم نہیں آسکتا بلکہ آپ کا دعوٰی مرزا جی سے کم تھا کیونکہ انہوں نے محض زبانی دعوٰی کیا مرزائی نے اپنی تصانیف میں اس کی اشاعت فرمائی انہوں نے صرف اپنے ملک میں دعوٰی کیا مرزا جی نے اپنے خدائی دعوٰی کو اپنے مبلغلوں کے ذریعے تمام ممالک میں اعلان کیا انہوں نے اپنی مملکت کے فخر میں خدائی دعوٰی کیا مرزا جی نے انگریزوں کی غلامی میں خدائی دعوٰی کیا۔

(ستائیسواں جھوٹ)(۱) دافع البلاء ۵} وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا تا تم سمجھو کہ قادیان اس لئے محفوظ رکھی گئی ہے کہ خدا کا رسول اور فرستاہ قادیان میں تھا اب دیکھو تمیں اس سے ثابت ہو رہا ہے کہ وہ دونوں پہلو پورے ہو گئے یعنی ایک طرف تمام چھاب میں طاعون پھیل گئی اور اور دوسری طرف دو دو میل

کے فاصلے پر طاعون کا زور ہو رہا ہے ہے مگر قادیان طاعون سے پاک ہے بلکہ آج تک جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیان میں آیا وہ بھی اچھا ہو گیا۔

(۲) دافع البلاء ۱۰ حاشیہ حقیقۃ الوحی ۸۴} اور پھر طاعون کے دنوں میں جبکہ قادیان میں طاعون زور پر تھا میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا۔

حقیقۃ الوحی ۲۵۳} ایک دفعہ طاعون کے زور کے دنوں میں جبکہ قادیان میں بھی طاعون تھی مولوی محمد علی صاحب ایم ،اے کو سخت بخار ہو گیا۔

اور ان کو ظن غالب ہو گیا کہ یہ طاعون ہے اور انہوں نے مرنے والوں کی طرح وصیت کی اور مفتی محمد صادق کو سب کچھ سمجھا دیا اور وہ میرے گھر کے ایک حصہ میں رہتے تھے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ جب تک اے مرزا تم انہیں ہو اللہ کو لائق نہیں کہ ان کو عذاب کرے تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہر حال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر ۷۰ برس تک دنیا رہے قادیان کو اس کو خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کی تخت گاہ ے اور یہ تمام امتوں کے لیے نشانی ہے۔

مرزا جی نے دافع البلاث میں یہ دعوی فرمایا کہ قادیان کو اللہ تعالی طاعون سے محفوظ رکھے گا، تم اپنے گریبان میں منہ ڈال کر برطانوی ایمان کو ایک طرف رکھ کر انصاف سے کہنا کہ مرزا جی نے جھوٹ بولا یا نہیں؟

''مرزائی''۔ یہ بالکل جھوٹ ہے کہ حضرت نے قادیان میں طاعون کا آنا ممنوع قرار دیا ہے، بلکہ آپ نے فرمایا ہے کہ قادیان میں طاعون آئیگی تو سہی مگر طاعون جارف یعنی جھاڑ دینے والی طاعون نہیں آئے گی، جیسا کہ حضرت صاحب نے دافع البلاء میں لکھا ہے، ہم دعوی سے کہتے ہیں، کہ قادیان میں طاعون جارف نہیں پڑے گی جو گاؤں کی ویران کرنے والی ہو، پھر فرماتے ہیں، میں قادیان کو اس تباہی سے محفوظ رکھوں گا، خصوصاً ایسی تباہی سے کہ لوگ کتوں کی طرح طاعون سے مریں دیکھو دافع البلاء ص ۱۷، پاکٹ بک ص ۸۱۶،

''محمد عمر''۔ وکیل صاحب! تھوڑی دیر کے لیے کسی غیر سے ہی فیصلہ کرائیے، یا مرزائیت کے پردے کو ذرا سا ہٹا کر سوچئے کہ مرزا صاحب کا فرمان کہ قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلے پر طاعون کا زور ہو رہا ہے، مگر قادیان طاعون سے پاک ہے، بلکہ جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیان میں آیا وہ بھی اچھا ہو گیا، اس عبارت کا کیا مطلب سمجھو گے؟ کہ تھوڑی پلیگ ہوگی، قادیان طاعون سے پاک ہے کیا مطلب؟ مثلاً اگر کہا جائے کہ یہ کپڑا پاک ہے اس کا کیا مطلب؟ کہ کچھ نجاست لگی ہو تو کپڑے کی طہارت میں کچھ فرق نہ آئے گا اگر یہی مطلب لیا جائے تو ہر ذی فہم مضحکہ اڑائے گا، کہ یہ طہارت عجیب ہے نجاست کھائی زیادہ نہیں کھائی لیکن میرے دشمن نے زیادہ نجاست کھائی، تو دونوں پر حکم یکساں عائد ہوگا، اور ایسے ہی اور بھی ذرا چیز حلق سے نیچے اُترنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، عذاب تھوڑا ہو یا بہت ہر صورت عذاب کا نزول ہو تو گیا ہے۔

''مرزائی''۔ آوی کا لفظ عربی زبان میں پناہ دینے کو کہتے ہیں، کہ جب کوئی آدمی کسی حد تک مصیبت زدہ ہو کر پھر امن میں آ جاتا ہے، اس کے یہ معنی کہ خدا تعالیٰ کسی قدر عذاب دیکر اس گاؤں کو پناہ میں لے لیگا، یہ معنی ہرگز نہیں، کہ ہرگز اس میں طاعون نہ آئے گی، جیسا کہ اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْماً فَاٰوٰی میں ہے، کہ کسی قدر تکلیف کے بعد آرام دیا گیا، پاکٹ بک ص ۸۱۷،

''محمد عمر''۔ بھئی وکیل صاحب! تم نے تو ہر بات میں اُلٹنا تو معمولی بات سمجھ رکھی ہے، باقی رہا تمہارا یہ کہنا کہ خدا تعالیٰ کسی قدر عذاب کے بعد اس گاؤں کو اپنی پناہ میں لے لیگا، کیونکہ اٰوٰی کے معنی یہی ہیں، وکیل صاحب مرزا جی کے کلام کو تو الٹ پلٹ کیا لیکن پہلے، بات کچھ کی جب جھوٹے ہوئے تب بات اُلٹ دی، کہ میں نے ایسے تو نہیں کہا تھا، میں نے یوں کہا تھا پھر ساتھ ہی قرآن کریم کو بھی الٹتے ہیں، پہلے قرآن کریم کا مطلب واضح کرتا ہوں، پھر مرزا جی کے کلام کے متعلق عرض کرونگا، اٰوٰی کے معنی قرآن

کریم میں پناہ لینے کے ہیں، یعنی جب ایک جگہ سے نکل کر دوسری جگہ پناہ لی جائے، تو اس کو کہا جاتا ہے اوٰی جیسا کہ قرآن میں مذکور ہے۔

(۱)۔ یوسف ۱۳/۹ } وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ اٰوٰی اِلَیْهِ اَخَاهُ

اور جب داخل ہوئے یوسف علیہ السلام کے بھائی یوسف علیہ السلام کے پاس یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی کو اپنے پاس جگہ دی اور جب یوسف علیہ السلام کے بھائی کنعان سے آئے اور یوسف علیہ السلام کے پاس داخل ہوئے تو یوسف نے اپنے بھائی بنیامین کو جگہ دی، معلوم ہوا کہ اوٰی کے لیے انتقال مکان آخر ضروری ہے۔

(۲)۔ یوسف ۱۳/۱۱ } فَلَمَّا دَخَلُوْ عَلٰی یُوْسُفَ اٰوٰی اِلَیْهِ اَبَوَیْهِ وَقَالَ اُدْخُلُوْ مِصْرَ اِنْشَاءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ۔

تو جب وہ یوسف علیہ السلام کے پاس داخل ہوئے، یوسف علیہ السلام نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی، یوسف علیہ السلام کے بھائی وماں باپ کنعان سے نکلے، یوسف علہ السلام کے پاس داخل ہوئے، تو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے ماں باپ کو جگہ دی، تو اس مقام پر بھی یوسف علیہ السلام کے ماں باپ نے انتقال مکانی فرمایا، یعنی کنعان سے نکل کر مصر میں داخل ہوئے، تو یوسف علیہ السلام نے جگہ دی، تب رب العزت نے جملہ اٰوٰی اِلَیْهِ اَبَوَیْهِ استعمال فرمایا،

(۳)۔ کہف ۱۵/۱ } اِذْ اَوَی الْفِتْیَةُ اِلَی الْکَهْفِ۔

جب جگہ پکڑ جوانوں نے غار کی طرف۔

اصحاب کہف بھی شہر سے بھاگ کر غار کی طرف پہنچے، تب پناہ گزین غار ہوئے، تو رب العزت نے اِذْ اَوَی الْفِتْیَةُ اِلَی الْکَهْفِ جملہ استعمال فرمایا،

(۴)۔ ھود ۱۲/۴ } قَالَ سَاٰوِیْ اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ

نوح علیہ السلام کے بیٹے نے کہا، میں جلدی جگہ اختیار کروں گا۔ پہاڑ پر جو

مجھے پانی سے بچالے گا۔

اس آیت میں رب العزت نے ثابت فرمایا، کہ بیٹے نے جواب دیا، کہ جب پانی آئیگا، تو میں پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا، وہ مجھے پانی سے بچالے گا۔

(۵)۔ھود ۱۲/۷ } قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِکُمْ قُوَّۃً اَوْ اٰوِیْ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ

لوط علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تمہارے مقابلے میں میری طاقت ہوتی، (تو میں تمہیں بتاتا) یا کسی مضبوط قلعے کی جگہ اختیار کرتا۔

اس آیت کریمہ میں بھی انتقال مکانی ہی مراد لیا گیا ہے، اور دوسری جگہ جا کر پناہ لینے کے ہی معنی میں اٰوی استعمال ہوا ہے۔

(۶)۔ضحیٰ ۳۰/۱ } اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو اللہ نے یتیم نہیں پایا، پھر اس نے آپ کو جگہ دی، اس آیت اَلَمْ یَجِدْکَ کا واقعہ ہے، جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شکم مادر میں ہی یتیم ہو گئے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو ارشاد فرمایا، کہ آپ کو رب العزت نے شکم مادر ہی میں یتیم نہیں پایا؟ جب آپ دنیا میں تشریف لائے، فاٰوٰی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو جگہ دی۔

ایسے ہی مرزا جی کے اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ کا مطلب یہی ہے، کہ جو شخص قادیان میں آیا وہ پناہ گزین ہو گیا، اُسے پھر طاعون سے ڈر نہیں رہتا، طاعون اس کے قریب نہیں بھٹک سکتا، اور اس کا سبب یہی بتایا، کہ مرزا صاحب نے اپنی صداقت کے نشانات سے ایک نشان ظاہر کیا، کہ میری برکت کی وجہ سے طاعون قادیان کے قریب بھی نہ آئے گی، جیسا کہ مرزا جی کی عبارت سے صاف واضح ہے، لیکن مرزا جی کے گھر ہی طاعون پھوٹ پڑی تو مرزا جی کو اپنے کلام کی تاویل کی تب ضرورت پڑتی ہے جب بات میں کمی ہو یا جھوٹ ہو، مرزا صاحب بھی چونکہ اپنی اس پیش گوئی میں جھوٹے ثابت ہوئے، اس لیے بجائے جھوٹ تسلیم کرنے کے اپنے کلام کو بدلنے کی کوشش فرمائی لیکن تاڑنے والے تاڑ جاتے ہیں، اس کی تشریح مرزا خود فرماتے ہیں۔

اٹھائیسواں جھوٹ حقیقۃ الوحی ۱۸ } اسی طرح ان کے (جنکو شرف مکالمہ اور مخاطبہ حاصل ہوتا ہے) رہنے کے مکانات میں بھی خدائے عزوجل ایک برکت رکھ دیتا ہے، وہ مکان بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے، خدا کے فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں، اسی طرح ان کے شہر یا گاؤں میں بھی ایک برکت خصوصیت دی جاتی ہے، اسی طرح اس خاک کو بھی کچھ برکت دی جاتی ہے، جس پر ان کا قدم پڑتا ہے۔

مرزا جی کی اس عبارت سے واضح ہوگیا، کہ مرزا صاحب کو خدا کی طرف سے شرف مکالمہ اور مخاطبہ بھی حاصل نہ تھا، مرزا جی کا دعوی کہ خدا کی طرف سے مجھے شرف مکالمہ اور مخاطبہ حاصل ہے، یہ جھوٹ ثابت ہوا۔

اسی طرح مرزا صاحب نے فرمایا، اِنَّهُ اٰوَی الْقَرْيَةَ ضرور اللہ نے بستی قادیان کو اپنی پناہ میں لے لیا، اب یا تو تم کہو کہ قریہ سے مراد مرزا جی کا مکان ہے، تو دوسرے الفاظ کا پیش کیا جاوے اور اگر قریہ سے مراد قادیان کا پورا قصبہ مراد ہے، تو طاعون کے قادیان میں آنے سے یہ الہام مرزا جی کا صاف جھوٹا ثابت ہوتا ہے، کیا خداوند کی پناہ کو تم نے ایسا ہی سمجھا ہے، کہ جب تک اس میں عذاب داخل نہ ہو، تب تک اٰوی پناہ کا مصداق ہو ہی نہیں سکتا، غور طلب یہ امر ہے کہ مرزا جی نے یہ جملہ اِنَّهُ اٰوَی الْقَرْيَةَ کس موقعہ پر فرمایا؟ طاعون اس وقت قادیان میں شروع تھی، اس وقت فرمایا، پھر تو تاویل کی گنجائش ہو سکتی ہے، لیکن مرزا جی نے یہ جملہ اس وقت فرمایا جب ایک طرف تمام پنجاب میں طاعون پھیل گئی، اور دوسری طرف باوجود اس کے کہ قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلے پر طاعون کا زور ہو رہا ہے، مگر قادیان طاعون سے پاک ہے، بلکہ جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیان میں آیا وہ بھی اچھا ہوگیا۔

کیوں جی مرزائی صاحب؟ اس عبارت سے کیا سمجھا جا رہا ہے، مرزا جی کے اٰوَی الْقَرْيَةَ سے پورا قصبہ قادیان کا مراد ہے یا یہ تمہاری تحریف بیانی ہے کہ پناہ میں وہ چیز لی جاتی ہے، جو پہلے کسی چیز میں گرفتار ہو۔

اس سے تو یہ ثابت ہوا، کہ قادیان کے چاروں طرف طاعون گھر چکی تھی، تو مرزا صاحب نے قبل از وقوع طاعون فی القادیان فرما دیا، کہ خدا نے مجھے فرمایا ہے، کہ طاعون ہر طرف مار کر چکی لیکن قادیان کو میں نے پناہ میں لے لیا ہے، اس واسطے اس کی حد میں طاعون داخل نہیں ہو سکتی، مرزا جی کا دعوی ہو، کہ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا کا، لیکن جس کو خدا نے جھوٹا کرنا ہو وہ خواہ کتی ہی ہیرا پھری کرے سچا نہیں ہو سکتا، یا تو صاف کہہ دیتے کہ مجھے خدا کی طرف سے پناہ نہ تھی میں نے محض اپنی جماعت کے بڑھانے کے لیے ایک داؤ کھیلا تھا، لیکن خدا نے چلنے نہیں دیا، مرزا جی کے گھر کو بھی گھیر لیا، مگر جس نے گمراہی کے گڑھے میں گرنا ہو، ہر صورت گر ہی جاتا ہے، اس داؤ کی مرزا جی نے خود ہی تشریح فرمادی۔

نزول مسیح ۲۰ } طاعون کا خوفناک نظارہ دیکھ کر بڑے بڑے متعصب اس سلسلے میں داخل ہو گئے ہیں، اور اس وقت تک بذریعہ طاعون دو ہزار سے بھی زیادہ مخالف ہمارے سلسلہ میں داخل ہو چکا ہے، سو یہی وہ برکتیں ہیں، جن سے بموجب پیش گوئی کے بذریعہ طاعون لوگوں نے حصہ لیا ہے۔

مرزا جی کی اس عبارت سے ثابت ہوتا ہے، کہ مرزا جی نے یہ الہام اِنَّهٗ اٰوَی الْقَرْيَةَ اسی لئے بیان کیا تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ میری وجہ سے خداوند کریم نے قادیان کو پناہ میں لیا ہوا ہے، اسی لئے قادیان کے چاروں طرف طاعون پھیلی ہوئی ہے اور قادیان میں داخل نہیں ہوگی، لیکن مسلمان بیچارے سادہ لوح کو یہ علم نہ تھا، کہ یہ ہمار ایمان بالمصطفے صلی اللہ علیہ وسلم پر ثابت قدم رہنے کا باعث ہے، کہ ہم مرزا جی کے پاس ہیں، اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ثابت قدم رہنے کا باعث ہے، کہ ہم مرزا جی کے پاس ہیں، اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو مرزا غلام احمد صاحب کے مقابلہ میں سچ سمجھتے ہیں، اور مرزا جی کو باطل، اسے لئے ہمیں خداوند کریم نے پناہ میں لیا ہوا ہے، مرزا جی یہ غلط فرما رہے ہیں، جب مرزا جی کے اس الہام کو سن کر کئی صادق الوعد

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی امت مرزائیہ میں داخل ہوئے، تو اُن سے پہلی بھی وبرکت جاتی رہی، بس مرزا جی کا لوگوں کو غلط الہام سنا کر دھوکہ دینا اور بعض مسلمان کا اس میں دھوکہ کھا کر مرزائی ہونا تھا، کہ غیرت خداوندی برداشت نہ کرسکی، کہ اب ان کا لحاظ رکھا جائے خداوند کریم نے مرزا جی کے اس الہام کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے فوراً طاعون کو حکم دیا، طاعون بحکم الٰہی قادیان پہنچ گئی، تو مرزا جی نے دعوٰی کیا تھا، کہ قادیان خدا کی پناہ میں ہے، کیونکہ قادیان اس کے رسول کا تخت گاہ ہے، جب قادیان میں طاعون داخل نہ تھی، تو مرزا جی اپنی برکت ظاہر کرتے تھے، جب داخل ہوگئی، تو ظاہر ہوا، کہ مرزا جی نے جھوٹا الہام کہا خدا کی طرف سے نہ تھا، اگر خداوند کریم کی طرف سے ہوتا تو اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَاد سے رب العزت وعدہ خلافی نہ کرتے، جب مرزا جی نے سرکردہ لوگوں کو بدظن ہوتے ہوئے دیکھا اور طاعون کا زور قادیان میں شروع ہوا، تو مرزا جی نے پھر فرمایا خداوند کریم کی طرف سے جو مجھے الہام ہوا وہ سچا ہے اور وہ یہ ہے۔

نزول مسیح ۲۳﴿ اِنِّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّار

خدا فرماتا ہے کہ میں ہر اس شخص کی حفاظت کروں گا جو مرزا جی کے گھر میں ہوگا، مرزا جی کا یہ الہام سن کر مرزائیوں کے بھی چھکے چھوٹ گئے، ک اب تو مرزا جی کے گھر کی چاردیواری کے اندر ہوگا وہی بچ سکے گا مرزائیت میں ہل چل مچ گئی، ادھر اخباروں نے شور ڈالدیا، کہ قادیان میں طاعون شروع ہوگئی، اور مرزائی الہام مَنْ دَخَلَهٗ کَانَ اٰمِنًا، کی بجائے اب تو مَنْ دَخَلَهٗ کَانَ هَالِکًا، کیونکہ اِنَّهُمْ کَانُوْا اَظْلَمَ واطغی،

کیوں جی مرزائی صاحب؟ تمہاری دنیائے مرزائیت کے نذیر نے عذاب الٰہی کو کیوں نہ روکا، فَمَا تغن النذر کا مصداق؟ یہ ہے جَزَاءُ لِمَنْ کَانَ کَاذِبًا، مرزا جی نے جب اخباروں سے اپنی تکذیب سنی تو مرزا جی سیخ پا ہوگئے اور آزبازی شروع کردی۔

نزول مسیح ۸﴿ ہمارا رسالہ دافع البلا جو طاعون کے بارے میں شائع ہوا تھا، اُس کے

مقابل پر ہمارے ظالم طبع مخالفوں نے طرح طرح کے افتراؤں سے کام لیا ہے، اور اس قدر جھوٹ کہ نجاست خور جانور اس کا مقابلہ نہ کر سکے گا، ان میں سے جھوٹ بولنے والوں کا سرغنہ بد اخبار کا ایڈیٹر ہے اپنے اور دوسرے پرچوں میں فرمایا پر فریاد کر رہا ہے کہ قادیان میں طاعون آ گئی، اگر اس کی فطرت کو ایمان داری اور انصاف اور شرم میں سے کچھ حصہ ہوتا۔ تو اس فضول بحث کا نام بھی نہ لیتا کیونکہ اگر قادیان میں بباعث عام بخار کے جو موسمی تھا، تین آدمی مر بھی گئے، تو کس ڈاکٹر نے تصدیق کی تھی کہ وہ طاعون ہے کیا قادیان کے احمق اور جاہل اور کمینہ طبع بعض آریہ یا کوئی ان کا ہم مادہ (مسلمان) جو حق سچائی سے دلی کینہ رکھتے ہیں، اور ان کی کھوپری میں یہ عقل ہی نہیں، جو طاعون کس کو کہتے ہیں ان کی شرارت آمیز کسی تحریر سے یہ ثابت ہو گیا، جو قادیان میں طاعون پھوٹ پڑی۔ ان کے ایمان اور دیانت پر خود طاعون کا پھوڑا نکلا ہوا ہے، جس سے جان بری مشکل ہے، اسوا اس کے اگر پیشہ اخبار کو دیانت اور سچائی سے کچھ غرض ہوتی ہے، تو اس کو ثابت کرنا چاہیئے تھا، کہ کس اخبار یا رسالہ میں ہم نے یہ بھی لکھا ہے کہ قادیان میں کبھی طاعون نہ آئے گی، اور کبھی ایک کیس بھی نہ ہوگا،

مرزا جی نے چونکہ قبل ازیں قادیان میں طاعون پھیلنے کے رسالہ دافع البلاء لکھ کر یہ الہام لکھے اور اعلان کیا کہ قادیان خدا کی پناہ میں ہے۔ اس مین طاعون داخل نہیں ہو سکتی یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے، دعوی کیا تھا، تو مرزا جی کے اس دعوی کو جھوٹا ثابت کرنے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے قادیان میں طاعون پھیلا دی تو اس وقت کے اس مذکورہ بالا کلام سے جو انہوں نے نزول مسیح میں درج فرمائی ہے، ہر ذی شعور سمجھ سکتا ہے، کہ کیا یہ کلام سچ پر دال ہے، یا جھوٹ پر؟ اول تو مرزا جی کو طاعون سے جو ایک عذاب الٰہی تھا ڈرنا چاہیئے تھا کہ یا اللہ ہمیں معافی دینا، ہمارے گاؤں اور ہماری جماعت کو محفوظ رکھنا کہتے، لیکن مرزا جی نے بجائے عذاب الٰہی سے خود ڈرنے کے خود پسندی اختیار کی اور لوگوں کو ڈرا دھمکا کر الٹی چال چلی اور مرزائی بنانا شروع کر

انسان خواہ کتنا بھی متکبر سے متکبر ہو وہ بھی عذاب کے نزول کے وقت خائف ہو جاتا ہے لیکن مرزا جی ایسے سخت انسان ثابت ہوئے جو اس عذاب الٰہی کے نزول کے وقت بھی متکبر ہی رہے اور اپنی مرزائیت کی دھن میں لگے رہے مگر وہ مالک بڑا بے نیاز ہے وہ کسی کے فخر برقرار نہیں رہنے دیتا بڑوں بڑوں کے فخر کو اس نے توڑ کر رکھ دیا بھلا مرزا جی اس کے سامنے کیا شے تھے جب خداوند کسی کو ذلیل کرتا ہے تو لوگ بھی گرے ہوئے کو چوٹیں لگایا ہی کرتے ہیں لیکن پھر بھی جو سمجھدار انسان ہوتا ہے وہ پھر بھی خاموشی اختیار کرتا ہے کہ ذلت خدا کی طرف سے ہے اب کسی کو کیا کہنا ہے جو کوئی کہے کہنے دو چونکہ مرزا جی دافع البلاء کے مطابق جھوٹے تھے پھر ابھرے اور مذکورہ بیان لکھا جو ہر ایک پر عیاں ہو رہا ہے کہ جھوٹ تنگ آمد بجنگ آمد پر عمل کرتا ہے چنانچہ اسی پر مرزا جی نے عمل کیا اور پھر برے کلمات استعمال کرنے کے علاوہ اپنی ہی کلام کو جھٹلایا پہلے فرماتے ہیں کہ پیسہ اخبار جھوٹ بولتا ہے ظالم ہے جھوٹ کی نجاست کھاتا ہے کہ ''قادیان میں طاعون آ گئی'' حالانکہ یہ غلط ہے ایڈیٹر پیسہ اخبار کے پاس کون سا ڈاکٹری سرٹیفکیٹ ہے قادیان پر جو طاعون کی تہمت لگاتے ہیں وہ گو مسلمان بھی ہوں ان میں مادہ آریہ کا ہے وہ طاعون کو سمجھنے کی عقل نہیں رکھتے، محض چند آدمی بخار سے فوت ہوئے ہیں ویسے ہی طاعون کا شور ڈال دیا یہ شرارتی لوگ ہیں اور پھر خود ہی اقرار کر لیا کہ دافع البلاء میں میں نے کب لکھا ہے کہ طاعون بالکل نہیں آئیگی میں نے تو اس میں لکھا تھا کہ طاعون جارف یعنی جھاڑ دینے والی جس سے جا بجا بھاگتے ہیں ایسی طاعون نہیں آئیگی اب فقیر عرض کرتا ہے کہ مرزائی صاحب مرزا جی نے اپنی پہلی تحریر کا انکار تو کر دیا یہ مرزا جی کا بائیں ہاتھ کا کام ہے دایاں پہلو پلٹا تو کچھ کہہ دیا بایاں پہلو پلٹا تو اس کے خلاف کہہ دیا اگر کسی نے سچی بات کہہ دی کہ مرزا جی نے اپنے دائیں پہلو پر کچھ فرمایا تھا اور اب بائیں پہلو پر کچھ اور اس کے خلاف فرما رہے ہیں پہلے یہ سوچ لیا ہو بات وہ کیا کرو جسے کو بعد میں بدلنا نہ پڑے کیونکہ داناؤں نے کہا ہے پہلے بات کو

تو لو پھر بولو لیکن یہ کام سکھوں کا ہے کہ بولتے پہلے ہیں اور سوچتے بعد میں ہیں مرزا جی ھی چونکہ نہیہ کلنک ہیں اس لئے ایسا کرتے ہوں گے ورنہ قوم کے لیڈر سے ایسی تبدیلی مشکل ہے لیکن مرزائی جیسا فنافی المرزائیت سے فقیر نے آج تک کسی بھنگی کو بھی نہیں دیکھا بھنگی بھی اگر کسی میں کوئی کسی اپنے پادری یا پوپ کو بھی بات پر ثابت نہ رہنے والا دیکھے گا تو وہ بھی اس کو تین طلاق دے کر علیحدہ ہو جائے گا لیکن مرزائی مرزا جی کی زنجیر میں ایسا جکڑا ہوا ہے جیسا کہ مرزا جی نے سعد اللہ کی بیوی کے رحم پر مہر لگا دی یہ تو بطور جملہ معترضہ عرض کر دیا گیا ہے اب اس مطلب کے متعلق گذارش ہے کہ مرزا جی نے اپنی کتاب دافع البلاء میں ہر ایک مذہب کو چیلنج کیا ہے۔

دافع البلاء ۱۰} اب اگر خدا تعالیٰ کے اس رسول (مرزا صاحب) اور اس نشان سے کسی کو انکا ہو اور خیال ہو کہ فقط رسمی نمازوں اور دعاؤں سے یا مسیح کی پرستش سے یا گائے کے طفیل سے یا ویدوں کے ایمان سے باوجود مخالفت اور دشمنی اور نافرمانی اس رسول کے (مرزا صاحب کے) طاعون دور ہو سکتی ہی، تو یہ خیال بغیر ثبوت کے قابل پذیرائی نہیں، پس جو شخص ان تمام فرقوں میں سے اپنے مذہب کی سچائی کا ثبوت دینا چاہتا ہے تو اب بہت عمدہ موقع ہے، خدا کی طرف سے تمام مذاہب کی سچائی یا کذب پہچاننے کے لیے ایک نمائش گاہ مقرر کیا گیا ہے، اور خدا نے سبقت کر کے اپنی طرف سے پہلے قادیان کا نام لے دیا ہے اب اگر آریہ لوگ وید کو سچا سمجھتے ہیں، تو ان کو چاہیے کہ بنارس کی نسبت جو وید کے ورس کا اصل مقام ہے، ایک پیش گوئی کریں کہ ان کا یہ مشور بنارس کو طاعون سے بچالیگا اور سناتن دھرم والوں کو چاہیے کہ کسی ایسے شہر کی نسبت جس میں گائیاں بہت ہوں، مثلاً امرتسر کی نسبت پیش گوئی کر دیں، کہ طفیل اس میں طاعون نہ آئے گی، اسی طرح عیسائیوں کو چاہیے کہ کلکتہ کی نسبت پیش گوئی کر دیں، کہ اس میں طاعون نہیں پڑیگی، کیونکہ بڑا بست انڈیا کا کلکتہ میں رہتا ہے اسی طرح میاں شمس الدین اور ان کی جماعت اسلام کے ممبروں کو چاہیے، کہ لاہور کی نسبت پیش گوئی

کر دیں کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گا، اور مناسب ہے کہ عبدالجبار اور عبدالحق امرتسر کی نسبت پیش گوئی کر دیں اور چونکہ فرقہ وہابیہ کی اصل جڑ دلی ہے اس لئے مناسب ہے کہ نذیر حسین اور محمد حسین دلی کی نسبت پیش گوئی کر دیں، کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گی، اور اگر ان لوگوں نے ایسا نہ کیا سمجھا جائے گا کہ سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا ہے اور بالآخر یاد رہے اگر یہ تمام لوگ جن میں مسلمان کے ملہم اور آریوں کے پنڈت اور عیسائیوں کے پادری داخل ہیں، چپ رہے، تو ثابت ہو جائے گا، کہ یہ سب لوگ جھوٹے ہیں، اور ایک دن آنے والا ہے جو قادیان میں سورج کی طرح چمک کر دکھلا دے گا کہ وہ ایک سچے کا مقام ہے۔

مرزاجی! سابقہ تحریری بیان میں سچی بات کہنے والوں سے اوچھے ہتھیاروں پر اترے اور جی بھر کے ان کو کوسا اور اپنے جھوٹ کو چھپانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی جو کسی ذی شعور سے مخفی نہیں، کیونکہ جو مرزاجی کو سچی بات مرزاجی کی فرمائی ہوئی کہدے، اس کو فوراً بدذات مولوی ہونے کا فتوی چسپاں ہو جاتا ہے بات اپنی جھوٹی جھوٹ کہنے والا مجرم نہیں، لیکن مولوی صرف مرزاجی کی تحریر پیش کرنے سے مجرم بن جاتا ہے۔

مرزائیو! اپنے گریبان میں منہ ڈال کر مرزاجی کی عبارت کو سوچو، کہ ہر بات میں پلٹ موجود ہے، کتنی صاف بات ہے کہ مرزاجی نے دافع البلا اسی لئے تصنیف فرمائی، اور لکھا کہ میں سچا رسول ہو، کہ قادیان میں میری برکت اور رسالت کی صداقت کی وجہ سے طاعون نہیں پھیلی، اگر طاعون یہاں داخل ہو جاتی تو میں جھوٹا رسول اسی نشان سے ثابت ہو جاتا، پھر مرزاجی نے اس فخر پر اکتفا نہیں فرمایا، بلکہ دافع البلا کے ص ۱۰ پر تمام مذاہب کو چیلنج دیا، جو اوپر لکھا گیا ہے، کہ اس وقت تمام دنیا کے مذاہب کو حتی کہ مسلمان کے ملہم سے بھی رکے نہیں اور مسلمانوں کے ملہم کون مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، کہ امت مصطفویہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اگر سچی ہے تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارے کہ لاہور کو بچالیں، ہندو بنارس کو طاعون سے بچا کر دکھائیں، عیسائی کلکتہ کو بچا

کر دکھائیں، اگر خاموش رہے تو سب مذاہب اور سب امتیں مرزا جی کے نزدیک جھوٹی سمجھی جائیں گی، صرف ایک مرزائی مذہب اور قادیانی رسول ہی سچا ہے، جس نے قادیان کو طاعون سے بچایا سب لوگ چونکہ عذاب الٰہی سے خائف تھے، عذاب الٰہی کے مقابلہ میں کسی کو دم مارنے کی طاقت نہ تھی، سوائے مرزا صاحب کے، لہذا مرزا جی کے نزدیک اس خاموشی کی بنا پر تمام مذاہب جھوٹے ہوئے، اب مرزا جی اس چیلنج کو فقیر دوسرے پہلو سے بیان کر کے سوال کرتا ہے، کہ اگر چند مسلمان یا کوئی ہندو یا عیسائی مرزا صاحب کے چیلنج کو منظور کرتے ہوئے جواب دیتے کہ ہ اس چیلنج کو منظور کرتے ہیں، کہ ہمارا فلاں شہر یا فلاں قصبہ ہماری صداقت کی بنا پر طاعون سے بفضلہ تعالیٰ محفوظ رہے گا تو بعد ازاں مرزا جی اس مقام کی تاک میں ہوتے کہ یہ مدعی اپنے دعوے میں جھوٹا ہے یا سچا، پھر بعد ازاں چیلنج منظور کرنے کے اس گاؤں یا شہر میں طاعون شروع ہو جاتی، اور وہ مدعی مرزا جی کے چیلنج کو قبول کرنے والا یہی غدر کرتا جو مرزا جی اور مرزائیوں نے بعد از قادیان میں طاعون پھرنے کے کیا ہے کہ نہیں جناب میں نے یہ نہیں کہا تھا، کہ بالکل نہیں آئے گی بلکہ میں نے کہا تھا، کہ طاعون جارف نہیں آئیگی، جو لوگ بھاگ نکلیں، اور گھروں کے گھر خالی ہو جائیں، اور شہر خالی ہو جائے، اگر چہ موتیں جیسا کہ عام شہروں میں ہوتی ہیں، ہو گئیں تو طاعون سے ہی ہو گئی ہوں، تو کیا ہوا، یہ میرے کذب کو ثابت نہیں کر سکتیں، تو کیا مرزا جی اور مرزائی ایسے ہی اس کو اچھا سمجھتا؟ ہر گز نہیں، بلکہ کہتا کہ تو نے پہلے جھوٹ کی نجاست کھائی ہے، جب طاعون تمہارے شہر میں شروع ہو گئی، تو تمہارا دعوی باطل ہو گیا، کیونکہ دعوی کی ایک جز بھی باطل ہو جائے، تو دعوی پورا باطل ہو جاتا ہے، لیکن جب تمام مذاہب عذاب خداوندی سے خاموش رہے، تو مرزا جی ہی اپنے فخر میں گرفتار ہو گئے، قادیان میں طاعون پھوٹ پڑی، طاعونی ڈاکٹر ٹیکے لگانے لگ گئے، تو مرزا جی نے اپنی امت کو چھوڑ کر الہام کو اپنے گھر کے لیے محیط کر لیا، خداوند کریم نے مرزا جی کے گھر کے احاطہ کے اندر بھی

طاعون بھیج دی، لیکن مرزا جی پھر بھی مداری کی پتلی کی طرح سچے ہی بنتے رہے۔

''مرزائی''۔ مولوی صاحب مرزا جی نے فرمایا ہے، تپ آیا اور تپ سے موتیں ہوئیں اگر مخالف کہہ دے کہ نہیں تم غلط کہتے ہو، یہ طاعون تھی، تو مخالف تو جھوٹ بول کر اپنے مقابل کو جھوٹا کرنے کی کوشش کرتا ہی ہے، جب مرزا جی فرماتے ہیں، کہ محض موسمی بخار سے موتیں ہوئیں، تو ہمیں تو مرزا جی کی باتوں پر یقین ہے، مخالف کی بات ہمارے لئے حجت نہیں ہوسکتی۔

''عمر''۔ مرزائی صاحب! بھئی تم تو طاعون سے محفوظ رہنے کا چیلنج دید وتب بھی سچے اگر طاعون پھیل جائے تو بات سے بدل جاؤ، تب بھی سچے، مرزائی صداقت کی تم نے کیا پوچھی، مرزائیت تو ایسا عجیب مذہب ہے، کہ بچے کا گیند ہے جس طرف پلٹا کھائے تو الٹا ہو، اس کا کوئی پتہ لگا ہی نہیں سکتا، کہ اس کا اُلٹا پہلو کونسا ہے اور سیدھا پہلو کون سا ہے، مرزائیت کا سیدھا پہلو کوئی ہے ہی نہیں، سب اُلٹا ہی اُلٹا ہے، بات کہہ دینگے پھر بدل جائیں گے، جب دوسرا کہہ دے کہ جناب مرزائی صاحب پہلے تو جناب نے یوں فرمایا تھا، اب اس کے خلاف فرما رہے ہو، تو فوراً جواب ملے گا، یَـا اِبْنُ البغَـایـا میں نے کب کہا تھا، کہ تو نے میرا مطلب سمجھا ہی نہیں، تم کیا علم رکھتے ہو، تم جاہل میرے کلام کو سمجھتے ہی نہیں۔

بھئی مرزائی صاحب! اپنی طرف سے اگر کوئی بات کہہ دوں تو پھر تو تمہیں کوئی اعتراض ہوسکتا ہے، لیکن مرزا جی ہی اگر اقرار فرمالیں، تب تو تمہیں مجھ پر کوئی اعتراض نہ ہونا چاہیے، مرزا جی کا فرمان تو تمہارے لئے حجت ہونا چاہیے، مرزا جی نے اقرار فرمایا ہے، کہ موسمی بخار کے کیس تھے، اب اس کے متعلق اگر اپنی بات عرض کرونگا، تو تم کہو گے جھوٹ ہے اس لئے مرزا جی کی ہی تحریر عرض کرتا ہوں۔

الانذار ۱۲ }اصل بات یہ ہے کہ طاعون بہت مہلک مرض ہے، اول سمجھ لینا چاہیے، کہ طاعون کیا ہوتی ہے! وہ ایک شدید تپ ہوتا ہے، غشی، ہتی، سر درد، نسیان ہوتا

ہے، لرزہ بہت ہوتا ہے، بے چینی اور سراسیمگی ہوتی ہی، پھر چند روز کے بعد ایک پھوڑا نکل آتا ہے، کبھی تو وہ چھوٹی پھنسی ہوتی ہے، اور کبھی زیادہ اور کبھی یہ بن ران ہی نکلتا ہے، کبھی پس گوش اور کبھی گردن میں نکلتا ہے، یہاں تک کہ سرسام ہو جاتا ہے، غالباً سب کچھ چوبیس گھنٹہ میں ہو جاتا ہے گورنمنٹ کو پتہ بہ مشکل ملتا ہے، اور بیس ۲۰ گھنٹے تک تو لوگ کچھ معمولی بخار سمجھ کر اور پھر آثار طاعون دیکھ کر اُسے چھپا لیتے ہیں، اور جب اثر ہو چکتا ہے، تو کہیں جا کر گورنمنٹ کو پتہ چلتا ہے، اب ایک دو گھنٹہ وہاں رہ کر اگر مرے نہ تو اور کیا ہو؟

کیوں جی مرزائی صاحب؟ اب تو تمہیں مرزا جی کے فرمان سے طاعونی حقیقت کھل گئی ہوگی، کہ پہلے طاعونی مریض کو بخار ہوتا ہے، جس کا پتہ گورنمنٹ کو بہ مشکل ملتا ہے، جس بخار کو لوگ معمولی بخار ہی سمجھتے ہیں، اور جب اثر طاعون کا بدن میں پھیل جاتا ہے پھر آثار طاعون دیکھ کر لوگ اُسے چھپاتے ہیں، جیسا کہ مرزا جی نے چھپایا، تو وہ گھنٹہ میں مریض الوداع ہو جاتا ہے، مرزا جی کی اس عبارت سے طاعونی مریض کو تپ ثابت ہو گیا، اور مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ طاعون نہیں کچھ موسمی بخار سے فوت ہوئے ہیں، تو مرزا جی کی زبانی ہی ثابت ہو گیا، کہ باقی مریض کو بخار سے تعبیر کرنا یہ بھی کوئی استعارہ ہوگا، کیونکہ مرزائی مذہب کی بنیاد ہی استعارات پر ہے، جیسا کہ آئندہ انشاء اللہ تعالی بیان کیا جائے گا، اور کوئی بات استعارہ سے خالی نہیں، گو رب العزت گھمنڈ کا بھانڈہ پھوڑنے کے لیے طاعون کی بیماری پھیلا دی، جیسا کہ مرزا جی نے خود فرمایا ہے۔

الانذار ۹ } جنہوں نے گھمنڈ کیا تھا، خدا نے ان کو ہی ذلیل کیا، میری غرض اس سے یہ ہے کہ خدا تعالی نے ان کے دعووں کی حقیقت کھول دی، اور بے جا شیخی کا بھانڈا پھوڑ کر دکھایا، جو دعوٰی کیا اس دعوی میں پست ہوئے، معلوم ہوا، کہ دعوٰی نہیں کرنا چاہیئے۔

خداوند کریم نے مرزا جی کا قانون پہلے مرزا جی پر ہی جاری کیا کہ مرزا جی نے دعوی کیا کہ طاعون سے میرا گاؤں محفوظ رہے گا، خداوند کریم نے مرزا جی کے گھمند کو

توڑا، اور مرزاجی کے شیخی کے بھانڈے کو پھوڑ کر رکھ دیا، اور قادیان میں طاعون بھیجدی۔

''مرزائی''۔ مولوی صاحب! مرزا صاحب کی کوئی عبارت ایسی بھی ہے جو صاف واضح ہو، کہ قادیان میں طاعون نہ آئے گی، تاہم بالکلیہ عدم دخول طاعون کا حکم لگا سکیں۔

''محمد عمر''۔ فقیر نے پہلے بعبارت صریحہ دافع البلاء کی پیش کی، اور اسی مقصد کے لئے مرزاجی نے دافع البلاء تصنیف فرمائی، جس میں فخریہ قادیان میں طاعون نہ پھیلنے کا اعلان فرمایا، اب ایک اور عبارت عرض کر دیتا ہوں، اٰمنُوا اَوْ لاَ تُومِنُوا،

ایام صلح ۱۷۸} الہام۔ جس گاؤں میں تو ہے خدا اُسے طاعون سے یا اس کی آفات لاحقہ سے بچائے گا۔

کیوں جی مرزائی صاحب؟ مرزاجی نے دافع البلاء کے الہام کی تشریح اس الہام سے صاف واضح فرمادی، اُردو کلام ہے اگر اس کو بھی تم معمہ سمجھو تو تم کو خدا سمجھے۔

''مرزائی''۔ یہ تو سمجھ میں آگیا کہ مرزاجی نے طاعون سے قادیان کو محفوظ رہنے کے متعلق دعوی کیا اور پہلے بھی تم نے دافع البلاء کی عبارت لکھ دی تھی، کہ جس میں مرزاجی نے دعوٰی کیا کہ قادیان طاعون سے پاک رہے گی، باقی عرض ہے کہ لوگوں کے کہنے کی بات نہ ہو، بخار سے جو تم نے استدلال لیا، وہ بھی کچھ صحیح معلوم ہوتا ہے، میں اپنے مرزاجی کی طرفداری کی بات نہیں کرتا، کوئی واضح عبارت ہو، جس میں مرزاجی نے قادیان میں طاعون داخل ہونے کا اقرار کیا ہو۔

''محمد عمر''۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب تم کچھ انصاف کی طرف بڑھے ہو، فقیر نے جو پہلے نزول مسیح کی عبارت ص ۹ میں بخار کا اقرار دکھایا، اور طاعون کا انکار، لیکن نزول مسیح کے ص ۱۰ پر طاعون کا ہی اقرار کر لیا اور اپنے دعوی کا انکار کر دیا، کہ ہم نیکب کہا ہے، کہ طاعون قادیان میں ہرگز نہ آئیگی، بلکہ ہمارا تو دعوی تھا، کہ طاعون جارف نہ آئیگی، طاعون کے داخل نہ ہونے کا ہم پر الزام ہے، فقیر نے تمہارے سامنے اردو کی صاف صاف عبارتیں مرزاجی کی پیش کیں، جس میں مرزاجی نے طاعون قادیان میں داخل نہ

ہونے کا صریح دعوٰی کیا ہے بعد میں فرماتے ہیں، کہ تھوڑی آ جائے تم ہم جھوٹے نہیں ہو سکتے، بہت تیزی سے گر پڑتی تو ہم جھوٹے ہوتے، اچھا طاعون کا قادیان میں زوروں پر ہونے کی عبارتیں مرزا جی کی زبانی عرض کر دیتا ہوں۔

(۱)۔ حقیقۃ الوحی ۲۵۳} ایک دفعہ طاعون کے زور کے دنوں میں جب قادیان میں بھی طاعون تھی۔

(۲)۔ حقیقۃ الوحی ۲۳۲} صرف ایک دفعہ شدت سے طاعون قادیان میں ہوئی بعد اس کے کم ہوتی گئی۔

(ہاں واقعی قیامت بھی مجرموں کی ایک ہی لمحہ میں اچک لے گئی، جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے، وَمَا اَمْرُنَا اِلَّا وَاحِدَةٌ کَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ)۔

(۳)۔ حاشیہ حقیقۃ الوحی ۸۴} اور پھر طاعون کے دنوں میں جب کہ قادیان میں طاعون زور پر تھا، میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا۔

(لڑکے کا اقرار طاعون قادیان میں)

(۴)۔ سیرۃ المہدی ۳/۲۰} بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میاں امام دین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا۔ کہ ایک روز حضرت صاحب مسجد مبارک کی چھت پر بیٹھے ہوئے کچھ گفتگو فرما رہے تھے، ان دنوں قادیان میں طاعون شروع تھا، مرزائیو اور کرشینو! مذہبی تعصب کو برطرف کر کے سوچو، کہ مرزا جی نے قادیان میں طاعون کے زور دار ہونے کا اقرار کیا ہے یا نہیں؟ اور طاعون کے قادیان میں شدت سے پھیلنے کا اقرار کیا ہے یا نہیں؟ فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ جب مرزا جی نے خود اقرار کر لیا، اب بھی اگر کوئی مرزائی کہے کہ یہ طاعون جارف نہیں آئی تو پھر ہیضہ جارف ہی کام کرے، جب مرزائی کا کانٹا نکلتا ہے......مرزائی پھر بھی ایمان نہیں لاتا، مرزا جی کے گھر کی صفائی طاعون نے کر دی، لیکن پھر بھی مرزا جی اُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ میں فرق نہ آیا، تو مرزائی ہٹ دھرمی ہی ہے، مرزا جی نے

بھی طاعون کو، بتیرا چھپایا، بخار کا بہانہ بنایا، لیکن رب کریم نے سچی بات مرزا جی کے منہ سے نکلوادی، اب مرزا جی کے اِنِیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ کے متعلق عرض کردوں۔

(۵)۔ نزول مسیح ۱۳ و ۱۴ } بعض آدمی فی الحقیقت مرے تو ہیں، مگر وہ کسی اور حادثے سے مرے ہیں، اور ایڈیٹر پیسہ اخبار تو چوکیدار کی موت کو بھی طاعون سے لکھتا ہے، حالانکہ ایک عرصہ ہوا کہ وہ غریب ایک مدت سے تپ سے بیمار رہ کر بقضائے الٰہی فوت ہوا ہے، چنانچہ سرکاری کتاب میں اس کی موت اور مولا چوکیدار کی موت کا باعث بخار ہی لکھا ہے، پھر کیا ممکن ہے کہ سرکار میں جھوٹی خبر دی گئی، اسی کثرت بخار کے سلسلے میں چند آدمی بخار سے فوت بھی ہو گئے، جن میں سے بعض چند ماہ کے بیمار تھے، اور بعض تپ محرقہ سے فوت ہوئے اور جہاں تک ہمیں علم ہے ایسے آدمی دو یا تین سے زیادہ نہیں، جو قریباً سو آدمی میں سے جو مبتلائے بخار تھے جابر نہ ہو سکے، اب کیا اس کو طاعون کہنا چاہیئے اور بعض وقت بیماروں کو پھوڑے نکلتے ہیں پھر وہ بھی طاعون نہیں ہوتی، اس لئے یہ امر بڑا مشکل امر ہے۔

گذشتہ دنوں میں یہ مشہور ہوا تھا، کہ دہلی میں طاعون پھوٹ پڑی، لیکن تحقیقات کے بعد یہی ثابت ہوا، کہ وہ ایک قسم کے محرقہ تپ ہیں، نہ طاعون، اور خود طاعون بھی دو قسم کی ہوتی ہے، ایک دبائی اور ایک غیر دبائی، وبائی وہ ہوتی ہے جو جلد از جلد پھیلتی ہے، اور متعددی ہوتی ہیں، اور موتیں تیز قدم کے ساتھ بڑھتی جاتی ہیں اور غیر وبائی طاعون میں خوفناک طور پر پھیلتی اور خطرناک پھنسیاں ہیں جو کبھی کان پر نکلتی ہیں اور کبھی چھاتی پر۔

اور کبھی سب پر اور کبھی کسی انگلی سیادر رکھی اور صدیوں اور افسوس کہ بعض امرت سر کے بلغ بھی اپنے یہاں تک جھوٹ بولا ہے کہ گو ہاہماری جماعت میں طاعون پھوٹ پڑی اور گویا قادیان میں طاعون پیدا ہوگئی ہے جو طاعون جارف کہلاتی ہے۔

مرزائیو! خدالگتی بات کسی غیر سے دریافت کرو کیونکہ تمہیں تو چشمہ مرزائیت

چڑھ چکا ہے کسی غیر کے سامنے مرزا صاحب کا یہ مضمون رکھ دو تو وہ صاف نتیجہ نکالیگا کہ پہلی عبارتوں میں یعنی حقیقۃ الوحی کی عبارتوں میں مرزا جی نے قادیان میں طاعون جارف پڑنے کا اقرار کیا ہے کیونکہ طاعون جارف کا ترجمہ شدت سے طاعون قادیان میں ہوئی ہے نہیں تو شدت اور کس بلا کا نام ہے لیکن جب مشاہدہ کرنے والوں نے مرزائیوں کی خوفناک تباہیاں طاعون سے لکھیں اور نام لے لے کر لکھیں تو مرزا صاحب نے اپنے دھرم مولا اور نھتو چوکیدار کا نام پیش کر دیا اور ساتھ یہ حکم دیا کہ ڈاکٹر کے ہاں بخار سے مرے نتیجہ لکھا ہے پھر اقرار بھی کر لیا کہ پھر کیا ممکن ہے۔ کہ سرکار میں جھوٹی خبر دی گئی ہو یہ بھی ثابت کر دیا کہ ہمارے گھر کے آدمی چوکیداروں تک طاعون نے چنے ہیں لیکن سرکاری کتابوں میں جھوٹ سے بخار لکھایا گیا پھر مرزا جی نے اقرار کیا کہ پھنسیوں کو بعض دفعہ غلطی سے طاعون کہا جاتا ہے تو مرزا جی کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ ان کی ساتھی صرف بخار سے ہی نہیں مرے بلکہ طاعونی پھنسیاں بھی نکلتی رہی ہیں۔ چلو ذرا پر کے واسطے مرزا جی کی بات کو اگر زیر غور کیا جائے تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ باقی لوگوں کو پھنسیاں جس کی مقدار چوبیں گھنٹے مرزا جی نے مقرر فرمالی ہے۔ وہ چوبیں گھنٹے کے بعد پھنسیاں نکل کر مرتے تھے لیکن مرزائیوں کو اتنی جلدی طاعون اچکتی تھی کہ طاکون بخار ہوا اور قصہ ختم اور جب مرزا جی نے اپنے گھر کی فرمائی ہے واللہ اعلم کتنے سو مرے ہونگے اصل تعداد نہیں بتائی گئی جو تر زا جی نی کی جس کی سر پرستی پر ان کا دارومرار ہے جیسے مثلاً برطانیہ کی تعریف سے مسلمان بخوبی واقف ہیں۔ پر امن پیچھے گنے اور پر ہیں گھنٹے متواتر گولہ باری اور گولی چلتی صرف ہمارا احمدی سو ہی مرا ہے اور دوسری مرتبہ ہیں اور ایک ہزار ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ سبحان اللہ یہی استعارہ مرزائیہ ہے طاعون زوروں پر ہے اور مرزائی جماعت میں داخل ہوا اور بارہ گھنٹے متواتر بخار طاعون کی گولہ بار صرف ایک سو ہی لوگ نوٹوں کی لسٹوں میں تعداد شائع کر دیں نام لکھ دیں، کہ مرزا جی اشتہار میں کسی اور کا نام لکھ کر کہ دیں کہ دیکھو جی

فلاح جماعت سے تعلق والا مر گیا ہمارا نہتا کہ ہماری جماعت کے وہ آدمی جو یہاں قادیان آنے والے ہیں تو تسلی رہے ان کو مرزا جی کی زبان پر اعتبار ہے وہ خود کہدینگے کہ ہم خود لکھا دیکھا مرزا جی لوگوں کا جھوٹ ثابت کرتے رہے ہیں لیکن اگر مرزا جی ہی اپنی جماعت کی تسلی کے لیے طاعون کو محض بخار ہی بتاتے جائیں اگر مسلمان زمانہ طاعون میں ہیں تو ان کا نام طاعونی ہو جائے اگر اس وقت طاعونی بخار ہو جائے اسی بیماری میں مرزائی مرے تو بخار کہا جائے تو یہ گورکھ دھندا مرزائی لوگ جانتے ہیں بے خبر نہیں مرزا جی بخار بھی تسلیم کرلیں پھنسیاں بھی تسلیم کرلیں طاعون کی تیزی میں پھنسیاں اور بخار کو بیان بھی فرمادیں موسم طاعون بھی ہو مرزائی تاڑ تاڑ مر بھی رہے ہوں مَنْ دَافِعَ کا اجراء ہوا اور ادھر كُلَّ من في الدار کے بعد سو آدمی کے مرنے کا اقرار بھی ہو لیکن اس کے لفظ الارض طاعون کہہ کر انکار کیا جائے مسلمان اس مرزائی استعاروں کو خوب سمجھتے ہیں سوائے اس کے حقیقت پر پردہ نہیں ڈالا جا سکتا سلطنت برطانوی ہو اور برطانوی مرزا غلام احمد صاحب مدعی نبوۃ و رسالت ہوں بھلا پھر جو جھوٹ میں کسر جائے تو ایں الرمحال است حالانکہ سرکاری کتب میں اس قوت تین سو تیرہ میتوں کی تعداد تھی جس سے صرف سو مرزائی مرزا جی نے تسلیم کیے ہیں۔ اور اس وقت قادیان کی کل آبادی جس میں ہندو سکھ عیسائی مسلمان مرزا تمام ہیں اکثریت قادیان خالی ہو چکی تھی مرزا صاحب کا سلسلہ طاعون کی وجہ سے بند ہو گیا لیکن مرزا جی طاعون کو بھی مرزائیوں کے لیے بخار ہی فرماتے رہے لیکن مسلمان مرزائی بخار کو خوب سمجھتے ہیں مرزائیہ بیچارے اس طاعون سے مرتے ہونگے اور مرزا غلام احمد صاحب ان کی طرف تاک کر جان بحق ہوتے ہونگے اور بعد ملانکہ اس ایۃ خداوندی کے تلاوت فرمائے ہونگے ہم بجدہ نَارْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَراً فِي أَيَّامٍ نَحِسَاتٍ لِنُذِيقَهُمْ عَذَابَ الخِزْ في الحيوة الذها ولهذب الاخرة اضزى وهم لا يُنْصَرُوْنَ آؤ مرزائیوں فقیر تمہیں اپنے اصلی اور حقیقی نبی اللہ کی خبر سناتا ہے۔

مسلم شریف ۴۴۴} عَنْ ابی هریرة قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِیْمنَةِ مَلَائِکته لَا یَدخَلَهَا لطَاعُوْنُ وَلَا الدَّجَالُ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مدینہ شریف کی گھاتوں میں فرشتے رہتے ہیں۔ مدینہ شریف میں طاعون داخل نہیں ہو سکتی نہ دجال ہی داخل ہو سکتا ہے تقریباً تیرہ سو سال گزرنے والے ہیں۔ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آج تک کوئی دشمن ثابت نہیں کر سکتا کہ مدینہ طیبہ میں ایک آدمی بھی طاعون سے فوت ہوا ہو خواہ کافر یا منافق ہی کیوں نہ ہو اور دجال بھی داخل نہیں ہو سکا۔ اس کا ذکر آئندہ انشاء اللہ ہوگا۔ صداقت اس کو کہتے ہیں یہ ہیں ہمارے آقا جن کو ہم کسی حالت میں چھوڑ نہیں سکتے خواہ کوئی کتنی ہی لالچ کیوں نہ پیش کرے ہم مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی عقیدوں ورسالت کے مقابلے میں کوئی کتنی بڑی سے بڑی چیز بھی پیش کرے ہم اسکو جوتے کی میل سے بھی بدتر سمجھتے ہیں۔

اے امت مرزائیہ تم پر افسوس آتا ہے کہ ایسے نبی کی بات کو جس کے دعوے میں اتنی ایسی صداقت کہ کسی استعارہ سے دعوے کو سچا کرنے کی کوشش نہیں کرنی اور اتنا مضبوط دعوے کہ کافر کو غلط کرنے کی گنجائش نہ ہو نہ یہ کہ محض استعاروں سے کام چل رہا ہے صداقت کا ذرا شبہ بھی نہیں باز آجاؤ اور مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن پاک کو تھام لو اور بعد کی باقی بنارٹوں کو ترک کر دو ورنہ مَالَکُمْ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیَ وَلَا نَصِیْرُ ہمارا کام کہہ دینا ہے یاد رہے تم آ کے چاہے مانو یا نہ مانو۔

نکتہ فرمان مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم لَایَدْخلُهَا لَطَّاعُوْنَ وَلَا الدجال کے بیان کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ طاعون اور دجال ایک ہی زمانہ میں آئینگے سو ایسے ہی ہوا اور مرزا صاحب حج کو تشریف نہیں لے گے حالانکہ اَلَیْسَ اللّٰہ بکَافِ عبده مسلهم نے بہت کہا لیکن اللہ نے فرمان مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا کر دیا اور طاعون نے بھی مرزائیوں کے گھمنڈ کو مرزا جی کے زمانے میں ہی توڑ دیا اور سچا نہیں ہونے دیا

اور مرزائی بیچارے سیئت وُجُوۃُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡ کے عین مطابق منہ برے کر کے چھپاتے پھرتے ہونگے اور مسلمان ان کو وَقِیۡلَ ہٰذَا الَّذِیۡ کُنۡتُمۡ بِہٖ تَدَّعُوۡنَ سے عذاب الٰہی میں گرفتار شدہ کو دیکھ کر توبہ استغفار پڑھتے ہوں گے خداوند عذاب سے امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو محفوظ فرمائے اور منکرین کو توبہ کی توفیق عنایت فرماوے اور امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہونے کی توفیق عنایت فرماوے بعد از دخول فی الامت ثابت قدم رکھے اور طاعونی جماعت میں شامل نہ فرماوے کیونکہ اگر کوئی مصیبت کا وقت آجائے تو وہ ظالموں کو نجات نہیں دیتا جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے وَمَا لِلظَّالِمِیۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ اس لئے مرزا جی ٹھیرا کہتے رہے خدا ایسا نہیں کہ قادیان کے احمدیوں عذاب دے حالانکہ تو ان میں سے ہے اس گاؤں کو طاعون سے بچالیگا۔ پھر بھی خداوند تعالیٰ مرزا جی کو جھوٹا ہی کر دیا اور طاعون سے مرزائیوں کی صفائی فرمائی اور بعض کو جو بچے طاعون کا شکار ضرور ہوئے سنیے۔

حقیقۃ الوحی ۲۵۳} ایک دفعہ طاعون کے زور کے دنوں میں جب قادیان میں بھی طاعون تھی مولوی محمد علی صاحب ایم اے کو بخار ہو گیا اور ان کو ظن غالب ہو گیا کہ یہ طاعون ہے اور انھوں نے سرنے والوں کی طرح وصیت کر دی اور مفتی محمد صادق صاحب کو سب کچھ سمجھا دیا اور وہ میرے گھر کے ایک حصہ میں رہتے تھے جس گھر کی نسبت خداتعالیٰ کا یہ انعام ہے۔ انی احافظ کل من فی الدار الخ۔

مرزائیو! دیانت سے کہنا کہ مرزا غلام احمد صاحب کا انعام اِنّی احافظ کل من فی الدار سچا ہوا یا جھوٹا؟ مرزا صاحب خود طاعون کا مرزا جی کے گھر میں داخل ہونا تسلیم کریں پھر بھی تم کہو کہ مرزا صاحب کا گھر محفوظ رہا اور سیاہ درخت مرزا جی کے گھر میں اُگے یا نہ؟ حقیقۃ الوحی ص ۴۳۸ اس عذاب سے بچنے کے لئے امن و پناہ سوائے جماعت احمدیہ کے نہیں جو اس کے اندر رہے گا۔ بچ جائیگا۔

قرآنی فیصلہ

الانبیا ۱۷/۵ ﴿ وَنجّیناہ وَلُوطاً اِلَی الاَرْضِ الّتی بَار کْنَا فِیْھَا لِلْعَالمِیْن ۔ اگر مرزا غلام احمد صاحب کی زمین یا گھر برکت والا ہوتا تو مولوی محمد علی صاحب کو اور مرزا صاحب کے لڑکے کو طاعون نہ لگتی بلکہ محفوظ ہی رہتے جب نہ رہے۔ اور نحوست کی دلیل ثابت ہوئی۔

انبیاء ۱۷/۶ ﴿ : ونوحا اذنادی من قبل فاستجنا لہ فنجینہ واھلہ من الکرب العظیم : کیا کوئی مرزائی ثابت کرسکتا ہے کہ نوح علیہ السلام کی کشتی میں بیٹھنے والوں سے کسی کو غوطے آئے ہوں۔

انبیاء ۱۷/۶ ﴿ قالُو احرّقُوْا وَانْصُرُوْا الِھَتَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ فَاعِلِیْنَ قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِی بَرْدًاوَّ سَلَامًا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ ۔ اگر کوئی مرزائی ثابت کردے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کپڑے کو ہی آگ نے چھوا ہو تو پانچ روپے انعام کا حقدار ہے

ھود ۱۲/۱ ﴿ وَیٰقَوْمِ اعْمَلُوْ اعَلٰی مکَانَتِکُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ سُوْفَ تعلَمُوْنَ مَنْ یَّاتِیْہِ عَذَاب" یُخْزِیْہِ وَمَنْ ھُوَ کَاذَب" وَارْ تَقِبُوْ انِیْ مَعَکُمْ رَقِیْب" ولماجاءَ اَمرُنَا نَجَّیْنَا شُعَیْبًا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْ امعَہٗ بَرحْمَۃٍ مِّنَّا وَاَخَذتِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْ االصَّیْحَۃُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دِیَارِ ھِمْ جٰثِمِیْنَ ۔ اور اے قوم میری عمل کرو تم اپنی جگہ پر بے شک عمل کرنے والا ہو میں جلدی تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ کس شخص کو عذاب آتا ہے او ذلیل کرتا ہے اوکون جھوٹا ہے اور تم بھی انتظار کرو ضرور میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں اور جب ہمارا حکم عذاب لے کر آیا تو ہم نے شعیب علیہ السلام کو بچالیا اور جو لوگ اس کے ساتھ ایمان لائے اور یہ بچانا ہماری طرف سے رحمت تھا اور ظالموں کو کڑک نے مواخذہ کرلیا تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے ہو گئے (اور مر گئے) ثابت ہوا کہ نبی علیہ السلام اور اس کو ماننے والی امت عذاب الٰہی سے بچائی جاتی

ہے یہی۔ قانون الٰہی ہے مرزا جی فرما دیں کہ مجھے خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں صرف تیرے گھر والوں کی ہی نگہبانی کروں گا۔ مرزائی بیچارے طاعون کا شکار بھی ہوئے۔ اور پھر مرزا جی کے گھر کو بھی طاعون نہ چھوڑے تو مرزا جی کے صراحتہ کذب کی دلیل ہے سمجھنے والے سمجھ جاتے ہیں تو پھر اس کی امت میں کیوں نہ داخل ہوں جو عذاب الٰہی سے تو بچا سکے جیسا کہ پہلے انبیا علیہم السلام پر ایمان لانے والوں کو رب کریم نے ہر عذاب سے نجات دی۔

(اُنتیسواں ۲۹ جھوٹ) نزول مسیح ۱۸ ﴾ خدا تعالیٰ کی کتابوں میں بہت تصریح سے بیان کیا گیا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں ضرور طاعون پڑے گی اور ان مری کا انجیل میں بھی ہے اور قرآن شریف میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِنْ مِنْ قَرْیَۃٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا۔

دافع البلاء ۱۸ ﴾ میری نسبت اور میرے زمانہ کی نسبت توریت اور انجیل اور قرآن میں خبر موجود ہے کہ اس وقت آسمان پر خسوف کسوف ہوگا اور زمین پر سخت طاعون پڑے گی اس عبارت میں مرزا جی نے کئی جھوٹ بولے۔ انجیل میں متی کا حوالہ دے دیا لیکن ایک بات وہ اس عبارت میں سہوا چھوڑ گئے۔

متی ۲۱/۱۰ ﴾ اور بہت جھوٹے نبی اٹھیں گے جو بہتوں کو گمراہ کریں گے۔ مرزائیو! اب تو مرزا جی کی بے بول دو اب تو مرزا جی کے خلاف متی بھگتی کیا عجیب موقعہ کی کہی طاعون کا ہونا اور جھوٹے نبی کا دعوےٰ کرنا۔ انجیل نے سچ ظاہر کر دیا۔ لیکن جب مرزا جی کو یہ عبارت سنائی جائے تو مرزائی کہتے ہیں۔ یہ انجیل محرفہ ہے اگر واقعی ہیں تو پھر بھی تم جھوٹے ہوئے سنو۔

تریاق القلوب ۱۳ ﴾ عرض یہ چاروں انجیلیں یونانی ترجمہ ہو کر اس ملک میں پھیلائی جاتی ہیں۔ ایک ذرہ قابل اعتبار نہیں یہی وجہ ہے کہ ان کی پیروی میں کچھ بھی برکت نہیں۔ خدا کا حلال اس شخص کو ہر گز نہیں ملتا جو ان انجیلوں کی پیروی کرتا ہے۔

تو مرزائی کے اس فرمان سے ثابت ہوا کہ یہ انجیلیں جھوٹی اور ان سے استد لال حاصل کرنے والا بھی جھوٹا۔

(۲) قرآن وحدیث میں مسیح کے وقت طاعون کا پڑنا کہیں مذکور نہیں اگر کوئی مرزائی دکھائے تو اس کو مبلغات گیارہ روپے نقد انعام پیش کیے جائیں گے۔

''مرزائی''۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ قرآن وحدیث میں طاعون کی پیش گوئی ہے۔ دیکھو وَاِذَا وقع اَلْقَوْلُ عَلَيْهِ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ کہ جب ان پر تمام حجت ہو جائیگی تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک کیڑا نکالیں گے جو ان کو کاٹے گا۔ کیونکہ لوگ خدا کی آیات پر یقین نہیں کرتے تھے۔ تکلمھم کے معنی منجد میں کاٹنے کے ہیں اور بخاری میں بھی یکلمھم زخم کے معنی میں آتا ہے چنانچہ طاعون کا کیڑا انسانوں کو کاٹتا ہے جس سے طاعون ہوتی ہے۔ پاکٹ بک ص ۸۳۵

''محمد عمر''۔ مرزائی مذہب ہی تمام استعاروں سے مرکب ہے چنانچہ اس میں بھی استعارہ مرزائیہ مضمر ہے عبارت کے مطابق ہو یا نہ

وکیل صاحب اگر طاعونی کیڑا ہوتا تو دَابَّةِ مِنَ الْاَرْضِ نہ ہوتا بلکہ اللہ تعالی فرماتے دآبة مِنَ الاجسام جسموں کا کیڑا ہوگا یا دابة من اقسام الانسان عبارت ہوتی معلوم ہوا کہ طاعون مراد نہیں ہوسکتی پھر تُكَلِّمُهُمْ کی بجائے تکلمھا ہوتا کہ جسموں کو کاٹے گا جب بجائے تکلمھا کے تکلمھم ہے تو بھی معلوم ہوا کہ یہاں طاعونی کیڑا مراد نہیں ہوسکتا تیسرا جھوٹ قرآنی معنی بدلانے کا یہ ہے کہ آگے ارشاد الٰہی ہے اَنَّ النَّاس كَانُوْا بِاٰيَاتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ جو تُكَلِّمُهم کا بیان واقع ہے تو تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ وہ دابہ کلام کریگا ان سے یہ لوگ ہماری آیتوں کے ساتھ یقین نہیں رکھتے تھے اللہ تعالیٰ عالم الغیب تھا اس کو علم تھا کہ بعد میں کئی قرآن کو بدلنے والے بھی پیدا ہو گئے اس لیے رب العزت نے تُكَلِّمُهُمْ کا بیان اِنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ دابة الْاَرْض کے کلام کا بیان بھی ساتھ ہی

شائع فرمادیا تا کہ کوئی کج طبع کلام کے معنی کاٹنے کے نہ کرے اور اگر تکلمھم کے معنے کاٹنے کے ہوتے تو بجائے کلام کرنے کے کاٹنے کے مقامات رب العزت درج فرماتے جیسا کہ مرزاجی نے مقامات طاعونی بیان فرمائے ہیں چوتھی مرزائی تعریف یہ ہے کہ اگر طاعونی کیڑا یہاں مراد ہوتا تو بجائے دابۃ کے اسم جنس استعمال کیا جاتا جو واحد اور جمع کے لیے یکساں مستعمل ہوتا ورنہ دابہ سے طاعونی کیڑا مراد لینا استعارہ مرزائیہ ہے محاورہ کے خلاف ہے کیونکہ طاعونی کیڑا ایک ہی نہیں جو تمام مریضوں کو کاٹتا ہے بلکہ ہر ایک کا کیڑا علیحدہ علیحدہ ہے تو بجائے دابۃ کے وَدَابَةً مِّنَ الْاَرْضِ چاہئے تھا جب رب العزت نے دابۃ کا لفظ واحد ارشاد فرمایا تو ثابت ہوا کہ وہ جو قرب قیامت دابہ الارض ہوگا ایک ہی جسمیت رکھتا ہوگا جس سے طاعونی مراد نہیں لی جاسکتی البتہ مرزا غلام احمد صاحب پر دابۃ الارض صادق آتا ہے کیونکہ دابۃ مایدب علی الارض کو کہا جاتا ہے مرزاجی مایدب علی الارض سے بھی ہیں اور آپ نے ہر انسان کو کاٹا بھی ہے لہٰذا تمہارا طاعون مراد لینا غلط ثابت ہوا اور مرزا غلام احمد صاحب کا دابۃ الارض ہونا صحیح ثابت ہوا جو کلام بھی کرتا ہے کاٹتا بھی ہے چلتا بھی ہے بیان کردہ تینوں صفات سے موصوف ہیں۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ مرزاجی نے فرمایا کہ دابۃ الارض مولوی ہیں۔

حمامتہ البشری ۱۰۵﴾ اِنَّ دَابَّةَ الْاَرْضِ هِيَ طَائِفَةُ عُلَمَاءِ هَا الزَّمَانَةِ کہ دابۃ الْاَرْضِ وہ اس زمانے کے علماء کا طائفہ ہے۔

ازالۃ الاوھام طبع لاہوری ۲/۲۸۹﴾ دابۃ العلماء یعنی وہ علماء واعظین جو امتحانی قوۃ اپنے اندر نہیں رکھتے۔

تو مرزاجی کے اس فرمان کے مطابق تو دابۃ الارض مرزائی مولوی ہی ثابت ہوئے جو لوگوں کو کاٹتے بھی پھرتے اب تو سوچو مرزاجی دونوں باتوں سے کونسی بات میں سچ فرماتے ہیں دابۃ الارض سے طاعون مراد لیں تو سچے ہیں یا مرزائی مولوی مراد لیں تو سچے ہیں بہر صورت مرزاجی کے ایک معنی ضرور جھوٹے ثابت ہو گئے اور مرزائی

دابۃ الارض بھی ثابت ہو گئے مرزا صاحب کی اس عبادت سے ثابت ہوا کہ مرزا جی کا فرمان قرآن میں خبر موجود ہے کہ مسیح کی آمد کے وقت طاعون پڑیگی جھوٹ ہے طاعون کا ذکر قرآن کریم کلام خدا وند میں کسی آیت میں نہیں البتہ مرزائیوں کے قرآن میں ہو تو مضائقہ نہیں اور مرزا جی کا فرمان کہ حدیث میں بھی یہ خبر طاعون کی بوقت نزول مسیح موجود ہے یہ بھی جھوٹ ہے تو مرزا جی نے ایک ہی موقعہ پر کذاب علی الکذب یعنی جھوٹ پر جھوٹ ڈبل جھوٹ بولا۔

''مرزائی''۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ مسلم شریف منعت الدجال میں مذکور ہے پس خدا کا نبی مسیح موعود اور اس کے صحابی متوجہ ہونگے اور خدا تعالیٰ ان کے مخالفوں کی گردنوں میں ایک پھوڑا دان میں ظاہر کریگا پس وہ صبح کو ایک آدمی کی موت کی طرح ہو جائیں گے اور بحار الانوار میں ہے کہ امام مہدی کے سامنے دو قسم کی موتیں ہونگی پہلی سرخ موت اور دوسری سفید سرخ موت تلوار کی اور سفید موت طاعون کی پاکٹ بک ص ۸۳۶۔

''محمد عمر''۔ بھئی مرزائی صاحب بحار الانوار تو اہل سنت جماعت کی کتاب ہی نہیں اس لئے اس کا جواب تو شیعہ حضرات سے دریافت کرنا لیکن مسلم شریف میں جو تم نے گل کھلائے ہیں وہ اظہر من الشمس ہے قیامت کے دن انشاء اللہ العزیز تمہاری پاکٹ بک اور کتب مرزائیہ کو پڑھنے والے تم پر بھکتیں گے بلکہ وکیل صاحب کی پاکٹ بک جتنی قیامت تک چھپے گی وکیل صاحب پر یہ شہادت دیگی کہ اللہ عبدالرحمٰن گجراتی نے اپنے مرزے غلام احمد صاحب قادیانی کی اتباع میں قرآن کریم کی اتنی آتیں بگاڑیں فلاں فلاں حدیثوں کا ترجمہ غلط کئے تیسرے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین کو دھوکہ دے کر اتنے مسلمانوں کو گمراہ کیا تو اس وقت وکیل صاحب کو ہوش آئے گی اور پھر پچھتائیں گے لیکن اس وقت کا پچھتایا کام نہ آئے گا وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِنَ

المتعبین وکیل صاحب واللہ جب آیات قرآنیہ واحادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیدردی سے معانی بدلاتے ہوئے دیکھتا ہوں تو تمہارے متعلق افسوس آتا ہے کہ ایسے سمجھدار انسان ہو کر کس کی مخالفت میں کمر باندھ لی جس سے کسی بات کو چھپا نہیں سکتے جس کی گرفت سے بچ نہیں سکتے اس وقت آیت ربانی آنکھوں کے سامنے آتی ہے حم سجدہ ۵/۲۴ اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْ اٰیٰتِنَا لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا اَفَمَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ خَیْرٌ'' اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ'' ٹکڑا اصل حدیث عرض کرتا ہوں کیونکہ حدیث دجال تو بڑی لمبی ہے۔

مسلم شریف ۲/۴۰۱} ابن ماجہ ۳۰۷} وَیَبْعَثُ اللّٰهُ یَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ وَهُمْ مِّنْ کُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ فَیَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰی بُحَیْرَةِ طَبَرِیَّةَ فَیَشْرِبُوْنَ مَافِیْهَا وَیَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَیَقُوْلُوْنَ لَقَدْ کَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً'' مَاءٌ وَیَحْضُرُ نَبِیُّ اللّٰهِ عِیْسٰی علیه السَّلَامُ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰی یَکُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَیْرًا مِّنْ مِائَةِ دِیْنَارٍ لِاَحَدِکُمُ الْیَوْمَ فَیَرْغَبُ نَبِیُّ اللّٰهِ عِیْسٰی وَاَصْحَابُهٗ فَیُرْسِلُ عَلَیْهِمُ النَّغَفَ فِیْ رِقَابِهِمْ فَیُصْبِحُوْنَ فَرْسٰی کَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ یَهْبِطُ نَبِیُّ اللّٰهِ عِیْسٰی السلام وَاَصْحَابُهٗ اِلَی الْاَرْضِ فَلَا یَجِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاهُ زَهْمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَیَرْغَبُ نَبِیُّ اللّٰهِ عِیْسٰی علیه السَّلَامُ وَاَصْحَابُهٗ اِلَی اللّٰهِ فَیُرْسِلُ اللّٰهُ طَیْرًا کَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَیْثُ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ یُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَایُکِنُّ مِنْهُ بَیْتُ مَدَرٍ وَبَرٍ فَیَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰی یَتْرُکَهَا کَالزُّلْفَةِ الخ.

اور بھیجے گا اللہ تعالیٰ قوم یاجوج ماجوج کو اور وہ ہر گھاٹی سے دوڑینگے ان کے اوائل بحیرہ طبریہ سے گزرے گا تو جتنا پانی اس میں ہو ختم کریں گے اور گزرے گا ان کا آخری تو وہ کہیں گے یہ پانی کڑوا تھا اور حضرت عیسیٰ نبی اللہ علیہ السلام اور اس کے ساتھی گھیرے جائیں گے حتی کہ ان کے ایک کے لیے ایک بیل کا سر تمہارے آج کے سو

دینار سے بہتر ہوگا تو رغبت کریگا نبی اللہ عیسیٰ علیہ السلام اوراس کے اصحاب خدا سے دعا مانگیں گے تو ان کی دعا فوراً قبول ہوگی برسوں کا وعدہ نہ ہوگا تو اللہ تعالی ان کی گردنوں می ایک کیڑا بھیجے گا تو ہو جائیں گے وہ مقتولین ایک نفس کے مرنے کے اندازہ میں پھر اترے گا اللہ کا نبی عیسیٰ علیہ السلام اوراس کے ساتھی اس زمین کی طرف تو اس زمین وہ ایک بالشت بھی خالی نہ جائیں گے تمام زمین یا جوج ماجوج کے مردوں سے بھری ہوگی مگران کی زہراور بو سے تمام زمین پر ہوگی تو نبی اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوراس کے ساتھ دعا کریں گے وہ ان کو اٹھائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر پرندے بھیجے گا جو بختی اونٹ کی گردن کی طرح ہوں گے تو جہاں اللہ تعالی کا ارادہ ہوا گ ان کو پھینک دیں گے پھر اللہ تعالی بارش کو بھیجے گا جس سے نہ سخت مکان رہے گا نہ نرم تو دھودے گا زمین کو حتیٰ کہ اس کی صفائی کردے گا پھر آگے حدیث لمبی ہے ماقبل سے بھی چھوڑی گئی ہے باقی علامات حدیث شریف کے سابقہ اور اس کے مابعد کا مصداق تو مرزا جی اور مرزائیوں نے کیا ہی بنا ہے ان جملوں کو مصداق بنا کر کوئی مرزائی دکھادے تو یک صد روپیہ انعام حاصل کرے اب مسطورہ جملوں سے دس امور ثابت ہوتے ہیں سنیئے اگر تمہارا ایمان خدانخواستہ اس حدیث پر ہے تو ان تمام امورات کو اس حدیث نے بیان کیا ہے تمام کو تسلیم کرو

(۱) قوم یاجوج یاماجوج کا چاروں طرف پھیلنا (جیسا کہ مرزائی)

(۲) حضرت عیسے علیہ السلام نبی اللہ کا قرب قیامت تشریف لانا (جس کے تم مرزائی پرزور منکر ہو)

(۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اللہ اوراس کے اصحاب کا قوم یاجوج ماجوج کے محاصرے میں گھرنا۔ (مرزا غلام احمد صاحب نے قوم یاجوج ماجوج انگریزوں کو کہا ہے اور وہ اس وقت مرزائی محاصرے میں ہیں۔)

(۴) اوراس دن محاصرے میں ان کا اتنا تنگ ہونا کہ گائے کا ایک سر سو دینا

رکو میسر نہ ہوگا۔

(۵) حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب ایسے مستجاب الدعوات ہونگے کہ بلا مصلحت فوراً دعا منظور ہوگی۔

(۶) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اللہ اور ان کے ساتھی دُعا فرمائیں گے تو قوم یاجوج ماجوج جنہوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب کا محاصرہ کیا ہوگا خدا کی طرف سے ایک فٹ کی خاک کے کیڑے سے ان تمام کی گردنوں کو فوراً قتل کردے گا۔

(۷) اتنی جلد وہ قوم یاجوج ماجوج مقتول ہوگی۔ جتنے وقت میں ایک آدمی مرتا ہے۔

(۸) پھر حضرت عیسےٰ علیہ السلام نبی اللہ قوم یاجوج ماجوج کے مقام پر پہنچیں گے تو ان مقتولین کی بدبو اور زہریلا گیس ٹھہرنے نہ دیگا۔

(۹) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اللہ اور اس کے ساتھی دعا فرمادینگے تو اللہ تعالی نے خود ایک ایسا پرندہ بھیجے گا جو تمام کو بحکم الٰہی اٹھا کر کہیں اور جگہ پھینک آویگا جہاں اللہ چاہیگا۔

(۱۰) پھر اللہ تعالی بارش بھیجے گا تو یاجوج ماجوج مقتولین کی تمام زمین کو دھودے گا۔

تلک عشرہ کاملہ

پہلا جواب تو یہ ہے کہ وکیل صاحب نے حدیث مسلم شریف کو فراخدلی سے قطع و برید کیا ہے اور دل کھول کر تحریف سے کام لیا ہے حالانکہ یہ مذکورہ جملے حدیث دجال میں مرزاجی کے ایک بھی مطابق نہیں جیسا کہ اوپر مذکور ہے اور دوسرا جواب یہ ہے کہ مرزا جی کے نزدیک قوم یاجوج ماجوج انگریز اور روس ہیں ملاحظہ ہو۔

الزالۃ الادھام مطبع لاہوری ۶۸۹/۲ ایسا ہی یاجوج ماجوج کا حل بھی سن لیجئے یہ دونو پرانی قومیں ہیں چونکہ ان دونو قوموں سے مراد انگریز اور روس ہیں اس لئے ایک سعادت مند مسلمان کو دعا کرنی چاہیئے کہ اس وقت انگریزوں کو فتح ہو کیونکہ یہ لوگ ہمارے محسن ہیں اور سلطنت برطانیہ کے ہمارے سر پر بہت احسان ہیں جاہل اور سخت نادان اور

سخت نالائق وہ مسلمان ہے جو اس گورنمنٹ سے کینہ رکھے اگر ہم ان کا شکریہ نہ کریں تو پھر ہم خدا تعالیٰ کے بھی ناشکر گزار ہیں کیونکہ ہم نے جو اس گورنمنٹ کے زیر سایہ آرام پایا اور پا رہے ہیں وہ آرام ہم کسی اسلامی گورنمنٹ میں بھی نہیں پا سکتے ہرگز نہیں پا سکتے۔

وکیل صاحب مرزائی سیاست سے ذرا دیر کے لیے چشم پوشی کر کے دیانتداری سے سوچو کہ فرمان مصطفےٰ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اس کے اصحاب قوم یاجوج کے محاصرے میں ہوں گے اور امت مرزائیہ کی پرورش ہی ان کے زیر سایہ ہے مرزا صاحب فرماتے ہیں جو انگریز یعنی قوم یاجوج ماجوج سے کینہ رکھے وہ سخت نادان سخت نالائق سخت جاہل ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب قوم یاجوج ماجوج کو بددعا کر کے ایک آن میں انہیں تباہ کرا دینگے جس میں کوئی استعارہ نہیں مرزا جی ان کے حق میں دست بدعا ہیں یا تو یہ کہو کہ یہ مرزا جی کی منافقانہ چال تھی یا کہو کہ جھوٹ بولا کہ فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو جھوٹ ہی ناممکن مرزا جی کے نزدیک قوم یاجوج ماجوج تباہ بھی نہ ہوئی بلکہ دعاؤں کا پانی قوم یاجوج ماجوج کو ملا اور محاصرے میں بھی نہیں ہوئے تو قوم یاجوج ماجوج یعنی انگریزوں کی گردنوں میں۔ طاعونی کیڑا کب نکلا صرف اس حدیث کے جملے کو ہی اگر دیکھا جائے تو مرزائیت کا تمام نظام ہی جھوٹ ثابت ہوتا ہے کیونکہ حدیث پاک کے فرمان سے بقول تمہارے قوم یاجوج ماجوج انگریزوں کو مری یعنی طوعون پڑنی چاہیے تھی تو تمہارے اس جملے کے معنی بگاڑے کار آمد آ سکتے لیکن جب مری پڑے قادیان میں جھگڑا قادیان کی مری کا وکیل صاحب پیش کرتے ہیں مسلم شریف کی حدیث کا جملہ جو قوم یاجوج ماجوج کی تباہی کے متعلق ہے یا یہ کہو کہ قوم یاجوج ماجوج مرزائی امت ہے اور وکیل صاحب کے استنباط پر تعجب ہے کہ حدیث شریف میں مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب ان کے لیے تباہی کی دعا کرینگے اور مرزا جی اور ان کی امت طاعون بند ہونے کی دعا کر رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

ایام صلح ص ۱۴۷ مسلمانوں کی ایک باوقار جماعت کے جلسہ میں جو زیر نگرانی شیخ رحمت اللہ خاں لاہوری بمقام قادیان منعقد ہوا بیماری طاعون کے رک جانے کے لیے دعائیں مانگی گئیں۔ ثابت ہوا کہ ہر صورت مرزا غلام احمد صاحب کا استنباط اور معانی غلط ہیں اور حدیث تو مرزا جی کے لئے عکس نقیض ہے۔ تیسرا جواب یہ ہے کہ اگر اس ایک جملے کا مطلب الٹا ہی لوگ تو پھر اس کے مصداق مرزا جی ہونگے۔ کیونکہ پھوڑا مرزا جی کو بھی نکلا تھا ملاحظہ ہو۔

سیرۃ المہدی ۲/۲۲۷ } بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ۱۹۰۴ء میں جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کرم دین کی وجہ سے گورداسپور بمع اہل وعیال ٹھہرے ہوئے تھے ایک دن آپ کی پشت پر ایک پھنسی نمودار ہوئی جس سے آپ کو بہت تکلیف ہوئی خاکسار (مرزا بشیر احمد) کو بلایا اور دکھایا اور بار بار پوچھا کہ یہ کاربنکل تو نہیں کیونکہ مجھے ذیابیطس کی بیماری ہے میں نے دیکھ کر عرض کی کہ یہ بال توڑ نا معمولی پھنسی ہے کاربنکل نہیں ہے۔ صاحبزادہ صاحب دلجوئی نہ کرتے تو اور کون کرتا لورنہ مرزا جی کو ذیابیطس یقیناً تھا جس کا اقرار مرزا جی نے کئی دفعہ کیا تو ضروری ہے کہ آپ کو کاربنکل ہی تھا تو بموجب تمہارے پیش کردہ جملے کے مرزا جی بھی پھر وہی بنے جو تم دوسروں کو کہتے ہو یعنی قوم یاجوج ماجوج اور باقی مرزائیوں کے لیے طاعون کا اقرار تو خود کر چکے ہیں۔ لہٰذا یہ جملہ حدیث بھی اس طرح تمہارے مخالف ہی بنا حقیقت یہ ہے کہ حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں تم نے تحریف سے کام لیا ہے۔ جملے جو فقیر نے بیان کئے ہیں اور ان کا جو جو مطلب صاف واضح ہے وہ بیان کر دیا گیا جو تمام کام ہی تمارے مخالف ہے لہٰذا تمہارے لئے تمہارے استدلال نے ہی سم قاتل کا کام کیا اب نغف کے معنی ملاحظہ ہوں۔

مجمع البحار ۳/۷۶۷ } یاجوج فیرسل اللہ علیہم النغف ھو با الحرکۃ دود یکون فی النوف الاہل والغنم جمع نغفہ

المنجد ۹۷۱ } النَّغَفُ دُوْدٌ یَکُوْنُ فِیْ اُنُغفِ الابل وَالْغَنَمِ ۔

مسلم شریف کی شرح نووی ۴۰۲} النغف بنون وغین معجمة مفتوحتین ثم فاء وهو دود یکون فی النوف الابل والغم الواحد نغف

(تیسواں جھوٹ ۳۰) (ڈاکٹر عبد الحکیم خاں صاحب کے مباہلہ میں مرزا جی کا جھوٹ اور موت) مرزا صاحب کی سچائی کا نمونہ ایک اور عرض کرتا ہوں ڈاکٹر عبد الحکیم خاں صاحب جو پہلے عرصہ دراز تک مرزائی رہے اور مرزا غلام احمد صاحب کے مداح رہے اچانک خدا خوفی دل میں آئی تو خدائی انعام حاصل ہوا موت یاد آ گئی تو مرزا جی کی نبوت کو چھوڑ کرامت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل ہو گئے تو اس بنا پر مرزا جی اور مرزائی اس کو مرتد کہنے لگ گئے ملاحظہ ہو۔

حقیقت الوحی ۱۲۸} اب کہاں ہے میاں عبد الحکیم خاں مرتد۔

تو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاب نے مرزا جی کی بدگوئی سے تنگ آ کر مرزا جی کے تمام پول نکالے اور دجال ثابت کیا اور اس رسالے کا نام المسیح الدجال رکھا۔ اور ایک رسالہ کا نام دجال کے نام سے لکھا چنانچہ مرزا صاحب تحریر فرماتے ہیں

حقیقۃ الوحی ۱۸۱} عبد الحکیم خاں نے اپنے دوسرے ہم جنسوں کی پیروی کر کے میرے پر یہ الزام لگائے ہیں کہ جھوٹ بولتا رہا ہوں اور میں دجال ہوں اور حرامخور ہوں اور خائن ہوں اور اپنے رسالہ المسیح الدجال میں طرح طرح کی میری عیب شماری کی ہے چنانچہ میرا نام شکم پرست نفس پرست متکبر دجال شیطان جاہل مجنوں کذاب ست حرامخور عہد شکن خائن رکھا ہے اور دوسرے کئی عیب لگائے ہیں۔

مرزا صاحب کی اس عبارت سے ثابت ہوا کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خاں نے مرزا صاحب کی مخالفت میں کوئی بقیہ نہیں چھوڑا اور مرزا صاحب کو ہر عیب میں ملبس ثابت کیا ہے۔ جس کا جواب بدلائل حل کرنے سے مرزا صاحب عاجز ہو گئے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ حقیقت صحیح ہو جس بنا پر مرزا جی جواب نہیں دے سکے آخر تاویل مرزائیہ کی طرح ہی کی اگر میں ایسا ہی ہوں جیسا کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خاں صاحب نے مجھے لکھا ہے تو میں

پچیس برس سے زندہ کیوں پھر رہا ہوں ہلاک کیوں نہیں کیا جاتا لہٰذا یہ میری صداقت کی نشانی ہے ڈاکٹر صاحب کے تحریری بیانات جس سے انہوں نے مرزا صاحب کو بقول مرزا صاحب شکم پرست نفس پرست متکبر دجال شیطان جاہل مجنون کذاب حرامخور عہد شکن ثابت کیا بجائے ان کے تحریری دندان شکن جواب دینے کے اس بہانے مذکورہ سے اس کو ٹالا کیونکہ سچے کی طرف سے خداوند جواب ایسا دندان شکن دیتا ہے کہ دشمن دوبارہ اس عیب کو منہ پر نہیں لا سکتا اور بطریق احسن ہی جوابات دے دوسری صورت یہ ہو سکتی تھی کہ مرزا صاحب ان تحریرات کی وجہ سے ڈاکٹر عبدالحکیم خاں پر اپنی سرکار برطانیہ میں مقدمہ دائر کرواتے تاکہ جھوٹے الزامات ہونے کی وجہ سے اس کو کڑی سزا ملتی کسی قوم کے لیڈر کی ایسی بے حرمتی ہو کہ نہ تو اس کا ملہم ہی اس بدلہ لے اور نہ سرکار ہی لے سکے اور دشمن ایسا بدگو جو مرزائیوں کے نبی کو ایسے ایسے سخت جملے استعمال کرے پھر ان کے ملہم کو ٹس سے مس نہ ہو تو بین بطلان کی علامت ہے کیونکہ ہمارے مسلمانوں کے نبی کو تو جس شخص نے تکلیف پہنچائی تو فوراً گرفتار عذاب ہوا۔ جیسا کہ ایک شخص کے متعلق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا۔ اِنَّ الْاَرْضَ لَا تَقْبَلُهٗ کہ اس شخص کو زمین قبول نہ کریگی۔ قَالَ انس فحدثني ابو طلحة اَنَّهٗ اَتَى الْاَرْضَ الَّتِيْ مَاتَ فِيْهَا ذَالِكَ الرَّجَلُ فَوَجَدَهٗ مَنْبُوْذاً فقال ابو طلحة مَاشَانَ هٰذَالرَّجُلِ قَالُوْا اقْدَفْنَاهُ مِرَارًا فَلَمْ تُقْبِلْهُ الْاَرْضَ بدایہ والنھایہ ۶/۱۷۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے ابو طلحہ نے بیان کیا کہ میں اس زمین میں آیا جس زمین وہ مرا تو اس کو باہر پھینکا ہوا پایا تو ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس آدمی کو کیا ہوا تو لوگوں نے کہا کہ ہم نے اس کو کئی دفعہ دفن کیا تو اس کو زمین نے قبول نہیں کیا۔

یہ ہے ہمارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا شان صداقت وہ دوسرے کہ رہے ہیں یہ نہیں کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فخر ا بیان فرمایا ہو اور حقیقت اس کے خلاف ہو یہ شیوہ مرزا جی کا ہی ہے کہ حقیقت کچھ اور ہو لیکن ہر صورت انہوں نے اپنا نشان لکھ

دینا خواہ نشان کذب ہی کیوں نہ ہوایک آدمی نے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں منہ ٹیڑھا کیا تو آپ نے فرمایا کُنْ کَذَالِکَ ایسے ہی ہو جا اس کا منہ تمام عمر ٹیڑھا ہی رہا سیدھا ہوا ہی نہیں ملاحظہ ہو البدایہ والنہایہ ۶/۱۷۰ ایسے واقعات مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزار ہا مکتوب ہیں استعارہ مرزائیہ سے نہیں بلکہ حقیقت ہے کیا قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَا اَکْفَرَہٗ کی شہادۃ قرآنی کافی نہیں؟ ادھر زبان مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے نکلا ادھر جنگل کے درندوں نے پھاڑ ڈالا اس کو کہتے ہیں۔ عدالت یہ ہے صادق کی کلام جو صادق کے مقابلے میں آئے فوراً پس جائے مجاز کا سلسلہ مرزائیت میں ہی ہے تو مرزا جی کا دعوے جھوٹا ثابت ہوا اگر سچے ہوتے تو ڈاکٹر عبدالحکیم خاں جو علی الاعلان اتنے عیوبات مرزا صاحب کے ظاہر کر کے وہ خدائی اگرفت میں نہ آئے تو مرزا صاحب کے کذب علی الکذ کی بین دلیل ہے تیسری دلیل کذب یہ کہ اخیر جب مرزا جی نے بجائے ڈاکٹر کو جواب ہی کے اور عدالتی چارہ جوئی کے اپنی صداقت کا معیار اپنی عدم و ہلاکت مقرر کریں تو ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب نے مرزا صاحب کی اس صداقت کو بھی کذب سے بدلنا چاہا اور مرزا جی کے اس غرور کو بھی توڑا اور مرزا صاحب کی اس دلیل صداقت کو بھی طشت از بام کرنے کے لئے مباہلے کا چیلنج دے دیا اب ایک طرف مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا امتی ہے کہ جس کے پاس سوائے توبہ من المرزائیت کے تمام عمر کا کوئی عمل موجود نہیں اور دوسری طرف امت مرزائیہ کا چھتہ مثیل ہے چنانچہ مرزا صاحب نے حقیقت الوحی اور تتمہ کے درمیان ایک اشتہار میں خدا سچے کا حامی ہو عنوان سے پورا واقعہ نقل فرمایا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خدا سچے کا حامی ہو آمین

حقیقت الوحی ۴۲۱} اس امر سے اکثر لوگ واقف ہونگے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب جو تخمیناً بیس برس تک میرے مریدوں میں داخل رہے چند دنوں سے مجھ سے

برگشتہ ہو کر سخت مخالف ہو گئے ہیں اور اپنے رسالہ المسیح الدجال میں میرا نام کذاب بیکار شیطان۔ دجال۔ شریر۔ حرامخور رکھا ہے۔ اور مجھے خائن اور شکم پرست اور نفس پرست اور مفسد۔ اور مفتری اور خدا پر افترا کرنے والا اقرار دیا ہے۔ اور کوئی ایسا عیب نہیں ہے جو میرے ذمہ نہیں لگایا گویا جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ان تمام بدیوں کا مجموعہ میرے سوا کوئی نہیں گزرا اور پھر اسی پر کفائت نہیں کی بلکہ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں کا دورہ کر کے میری عیب شماری کے بارہ میں لیکچر دیئے اور لاہور اور امرت سر اور پٹیالہ اور دوسرے مقامات میں انواع واقسام کی بدیاں عام جلسوں میں میرے ذمہ لگائیں اور میرے وجود کو دنیا کے لئے ایک خطرناک اور شیطان سے بدتر ظاہر کر کے ہر ایک لیکچر میں ہنسی اور ٹھٹھا اڑایا غرض ہم نے اس کے ہاتھ سے وہ دُکھ اٹھایا جس کے بیان کی حاجت نہیں اور پھر میاں عبدالحکیم خان صاحب نے اس پر بس نہیں کی بلکہ ہر ایک لیکچر کے ساتھ یہ پیش گوئی بھی صدہا آدمیوں میں شائع کی کہ مجھے خدا نے یہ الہام کیا ہے کہ یہ شخص تین سال کے عرصہ میں فنا ہو جائے گا۔ اور اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جائیگا۔ کیونکہ کذاب احد مفتری ہے میں نے اس کی ان پیش گوئیوں پر صبر کیا مگر آج جو ۱۴ اگست ۱۹۰۶ء کو خدا تعالیٰ نے اس شخص کے ہلاک ہونے کی خبر مجھے دی ہے کہ اس تاریخ سے تین برس تک ہلاک ہو جائے گا۔ اس حد تک نوبت پہنچ گئی تو اب میں بھی اس بات میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ کہ جو خدا نے اس کی نسبت میرے پر ظاہر فرمایا ہے میں بھی شائع کروں اور وہ حقیقت اس میں قوم کی بھلائی ہے کیونکہ اگر درحقیقت میں خدا تعالیٰ کے نزدیک کذاب ہوں اور پچیس ۲۵ برس سے دن رات خدا پر افترا کر رہا ہوں اور اس کی عظمت اور جلال سے بے خوف ہو کر اس پر جھوٹ باندھتا ہوں اور اس کی مخلوق کے ساتھ بھی میرا یہی معاملہ ہے کہ میں لوگوں کا مال بددیانتی اور حرامخوری کے طریق سے کھاتا ہوں اور خدا کی مخلوق کو اپنی بدکرداری اور نفس پرستی کے جوش سے دکھ دیتا ہوں تو اس صورت میں میں تمام بدکرداروں سے بڑھ کر سزا کے لائق ہوں تاکہ

لوگ میرے فتنے سے نجات پائیں۔ اور اگر میں ایسا نہیں ہوں جیسا کہ میاں عبدالحکیم خاں نے سمجھا ہے۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ خدا مجھ کو ایسی ذلت کی موت نہیں دے گا۔ کہ میرے آگے بھی لعنت ہو اور میرے پیچھے بھی میں خدا کی آنکھ سے مخفی نہیں مجھے کون جانتا ہے مگر وہی اس لیے میں اس وقت دونوں پیش گوئیاں یعنی میاں عبدالحکیم خان کی میری نسبت پیش گوئی اور اس کے مقابل پر جو خدا نے میرے پر ظاہر کیا ذیل میں لکھتا ہوں اور اس کا انصاف خدائے قادر پر چھوڑتا ہوں اور وہ یہ ہیں۔

(میاں عبدالحکیم خان اسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی میری نسبت پیش گوئی)

(جو اخویم مولوی نوردین صاحب کی طرف اپنے خط میں لکھتے ہیں ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں)

مرزا کے خلاف ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو یہ الہامات ہوئے ہیں۔ مرزا مسرف کذاب اور اعیار ہے صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا۔ اور اس کے میعاد تین سال بتائی گئی ہے۔

(اس کے مقابل پر وہ پیش گوئی ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے میاں عبدالحکیم صاحب اسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی نسبت مجھے معلوم ہوئی جس کے الفاظ یہ ہیں)

خدا کے مقبولوں میں مقبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے۔ پر تو نے وقت کو نہ پہچانا اور نہ دیکھا نہ جانا رب فَرِّقْ بین صَادِقٍ وَكَاذِبٍ اَنْتَ تَرٰی كُلَّ مُصْلِحٍ وَّصَادِقٍ۔

خدا تعالیٰ کا یہ فقرہ کہ وہ سلامتی کے شہزادہ کہلاتے ہیں یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عبدالحکیم خاں کے اس فقرہ کا رد ہے کہ مجھے کاذب اور شریر قرار دے کر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا گویا میں کاذب ہوں اور وہ صادق ہے اور مرد صالح ہے اور میں شریر، اور خدا تعالیٰ اس کے رد میں فرماتا ہے کہ جو خدا کے خاص لوگ میں وہ

سلامتی کے شہزادہ کہلاتے ہیں ذلت کی موت اور ذلت کا عذاب ان کو نصیب نہیں ہوگا ۔اگر ایسا ہو تو دنیا تباہ ہو جائے اور صادق کاذب میں کوئی امر فارق نہ رہے (منہ) اس میں میاں عبدالحکیم خاں خدا کے اصل لفظ بیان نہیں کئے بلکہ یہ کہاں کہ تین سال میعاد بتائی گئی منہ اس فقرہ میں عبدالحکیم خان مخاطب ہے اور فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار سے آسمانی عذاب مراد ہے کہ جو بغیر ذریعہ انسانی ہاتھوں کے ظاہر ہوگا (منہ)

یعنی تو نے یہ غور نہ کیا کہ کیا اس زمانے میں اور اس نازک وقت میں امت محمدیہ کے لیئے کسی دجال کی ضرورت ہے یا کسی مصلح اور مجدد کی (منہ)

یعنی اے میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا تو جانتا ہے کہ صادق اور مصلح کون ہے اس فقرہ الہامیہ میں عبدالحکیم خان کے اس قول کا رد ہے۔ جو وہ کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا پس چونکہ وہ اپنے تئیں صادق ٹھہرتا ہے خدا فرماتا ہے کہ تو صادق نہیں ہے میں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤں گا (منہ)

المشتھر

مرزا غلام احمد مسیح موعود قادیانی ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء مطابق ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ

حقیقت الوحی ۴۲۱:تبلیغ رسالت از {۱۰/۱۱۴} تا {۱۰/۱۱۶} (مرزا صاحب نے اپنی کتاب چشمہ معرفت میں اقرار کیا ہے جو ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء کو شائع فرمائی)

چشمہ معرفت ۳۲۱} ایسا ہی کئی اور دشمن مسلمانوں میں سے میرے مقابل پر کھڑے ہو کر ہلاک ہوئے اور ان کا نام ونشان نہ رہا ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام عبدالحکیم خان ہے اور ڈاکٹر ہے اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے جس کا دعوے ہے کہ میں اس کی زندگی میں ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤں گا۔ اور یہ اس کی سچائی کے لیئے نشان ہوگا یہ شخص الہام کا دعوے کرتا ہے اور مجھے دجال اور کافر اور کذاب قرار دیتا ہے پھر ایک نصیحت کی وجہ سے جو میں نے محض اللہ اس کے لیئے کی تھی مرتد ہو گیا۔

مرزا صاحب کے اشتہار اور مذکور عبارت مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے۔

(۱) ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب بیس سال تک مرزائی رہے۔

(۲) ضروری ہے کہ محرم راز ہونے کی بنا پر انہوں نے مرزا صاحب کو کذاب مکار شیطان، دجال شریر، حرامخور، خائن، شکم پرست، نفس پرست، اور مفسد اور مفتری اور خدا پر افترا کرنے والا تحریری لکھا اور تقریروں میں بھی علی الاعلان بڑے بڑے شہروں میں انہی خطابات کی حقیقت کو ثابت کیا ہے اگر غلط ہوتے بلا حوالہ یا بلا دلیل ہوتے تو گورنمنٹ برطانیہ کبھی بیان نہ کرنے دیتی اور نہ کوئی ذی شعور بے دلیل بکواس کو سننا گوارہ کرتا ہے۔ کہ یہ سب باتیں مدلل ہوتی تھیں اس لئے لوگ دلچسپی سے سنتے تھے اور جا بجا بیان کرتے تھے کیونکہ ان کا ذاتی مشاہدہ تھا جس کا جواب مرزا صاحب یا کسی مرزائی کے پاس نہ تھا جو نہ دے سکے اور مباہلہ کے سوا کوئی حیلہ نہ بنا۔

(۳) ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کا دعوی کرنا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی عرصہ تین سال میں فنا ہو جائے گا۔ کیونکہ کذاب و مفتری ہے۔ اور اس نے یہ تحریر حکیم نور دین صاحب خلیفہ اول مرزا صاحب صاحب کو بذریعہ ڈاک ارسال فرمائی۔ جو ۱۴ اگست ۱۹۰۶ء میں حکیم نور دین صاحب کو مل گیا تو ڈاکٹر صاحب نے مرزا صاحب کی آخری تاریخ عمر ۱۴ اگست ۱۹۰۹ء مقرر فرمادی۔

تغابن ﴿۲۸/۱﴾ (۴) مرزا جی نے اس کے جواب میں فرمایا کہ اگر میں ۱۴ اگست ۱۹۰۹ء سے پہلے مر جاؤں تو میں کتاب اور میری پچیس برس کی کارروائی والہامات افترا علی اللہ اور میں بددیانت اور حرام خور کردار و نفس پرست یقیناً ہونگا اور میں تمام بدکرداروں سے بڑھ کر سزا کا مستوجب ہوں اور اس میعار مقررہ سے پہلے مرنا ذلت کی موت ہے۔ میں اُمید رکھتا ہوں کہ خداوند مجھ کو ایسی ذلت کی موت نہیں دیگا۔ کیونکہ گزشتہ پچیس برس بھی میرے لئے لعنت کے شمار ہونگے۔ اور آئندہ بھی لعنت کا حقدار سمجھا جاؤں گا۔ خدا کی نظر سے میں مخفی نہیں میرے اعمال سے میرا خدا واقف ہے۔

پھر مرزا جی نے ڈاکٹر عبدالحکیم خان کی پیش کردہ پیشگوئی تحریر فرمائی جس کا مطلب صاف ہے کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو کذاب مسرف عیار سمجھتا ہوں میں صادق ہوں مرزا صاحب شریر ہیں اس لئے مرزا صاحب میرے سامنے یعنی میری زندگی میں ہی تین سال کے اندر اندر ہی مرجائیں گے۔

اس کے بعد مرزا جی نے اپنے الہام کو درج فرمایا کہ میں خدا کا مقبول ہوں (ڈاکٹر صاحب کی صداقت سے خائف ہو کر اپنی نبوت کا دعوے نہیں لکھا پھر خداوند تعالی نے نہیں چھوڑا ہلاک کر ہی دیا) ''سلامتی کا شہزادہ ہوں'' تم سلامتی کے شہزادہ کو ذلت کی موت مارنا چاہتے ہو یہ ناممکن ہے۔ فرشتوں نے تیرے قتل کے لیے تلوار نکال رکھی ہے۔ جس کو تو معلوم نہیں کرسکتا اور نہ دیکھ سکتا ہے۔ اے میرے رب (اگر میں سچا ہوں تو) صادق کو سلامت رکھ اور کاذب کو اتنے مقررہ تین سال کے عرصہ میں مار دے مجھے (یعنی یہ میعاد مجھے منظور ہے) یا اللہ تو ہر مصلح اور صادق کو دیکھ رہا ہے یعنی جو تین برس کے بعد زندہ رہے گا۔ وہ مصلح اور سچا ہے جو مر گیا وہ کذاب مفتری علی اللہ ہے اور میرے خدا نے میرے ساتھ وعدہ کرلیا کہ اے مرزا غلام احمد قادیانی تو سچا ہے مصلح تو ہی زندہ رہے گا۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خان کاذب ہے اس لئے مرجائے گا۔

یہ ہے مرزا غلام احمد صاحب مرزائیوں کے کرشن جی مثیل کے اشتہار و مباہلے کا مطلب جو مرزا جی نے ۱۶۔ اگست ۱۹۰۶ء مطابق ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ کو شائع کرادیا اور بعد ازاں اپنی کتاب حقیقت الوحی اور تتمہ کے درمیان چسپاں فرمادیا جواب تک موجود ہے۔

مرزائی مترو! اب تم ہی بتاؤ کہ بقول مرزا جی ملعون کون ہوا اور کذاب کون او مفتری علی اللہ کون اب مرزا جی کی وفات کے متعلق ان کے صاحبزادہ صاحب رقم طراز ہیں۔

سیرۃ المہدی ۱۳۹} آخر کار حضور لاہور جا کر بیمار ہو گئے اور دستوں کی بیماری سے آخر مئی ۱۹۰۸ء میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔

مکمل تبلیغی احمدیہ پاکٹ بک ۷۶۶﴾ حضور کی وفات کی یہ افسوس ناک خبر لاہور کی طرف سے آئی اور حضور ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو کفن میں لپیٹ کر قادیان لائے گئے۔

یونس ۱۱/۱۰﴾ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ فرمان الٰہی کے مطابق ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب زندہ رہے کیونکہ رب العزت کا وعدہ ہے وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ وَيُبْطِلُ الباطل اور فرمان الٰہی ھے۔ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ'' وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ

ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب گیارہ سال بعد ۱۹۱۹ء میں فوت ہوئے جیسا کہ تم نے بھی مکمل پاکٹ بک احمدیہ میں اقرار کیا ہے۔

مرزائی صاحب! اب تم اپنی مرزائیت ذرا اوپر کے لئے اکی کچہری میں رکھ کر دیانتداری سے سوچئے کہ مرزا جی کا حکم اپنے متعلق کیا تھا؟ جو فتوے مرزا صاحب نے اپنی ذات کے لئے برگزیدہ فرمایا کہ اگر میں قبل از تین سال مقررہ فوت ہو جاؤں تو میری مرزائیت بلکہ تمام مشن ہی باطل ثابت ہوگا۔ جب مرزا جی تین سال کے اندر ہی فوت ہو گئے تو مرزا جی بزبان خود سلامتی کے شہزادے ثابت ہونے کی بجائے ''در حقیقت میں خدا تعالی کے نزدیک کذاب ہوں اور پچیس برس سے دن دارت خدا تعالی پر افترا کر رہا ہوں'' سچ ہو یا نہ! بددیانتی حرامخوری نفس پرستی اور مفتری علی اللہ دجال شریر مرزا صاحب کے مقررہ اوصاف اظہر من الشمس ہو گئے اور عبدالحکیم خان نے بھی جو مرزا صاحب پر بہتان لگاتے تھے کہ مرزا صاحب کذاب مکار شیطان دجال شریر حرامخور خائن شکم پرست نفس پرست مفتری عیار ہیں۔ وہ خداوند نے صحیح ثابت کر دیئے کیونکہ ارشاد خداوندی ہے لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بعضهم ببعض لفسدت الارض وعدہ سچا ہے اگر ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب ان الزامات میں جو انہوں نے مرزا صاحب پر لگائے غلط ہوتے تو ضرور ڈاکٹر صاحب مرزا صاحب کی بددعا سے تباہ برباد ہو جاتے جب ڈاکٹر صاحب اتنے سخت بدگو کی بات کو خداوند سچا اور غالب کر رہا ہے تو بقانون لا

غلبن انا ورسلی اگر مرزا صاحب رسول و نبی ہوتے تو غلبہ مرزا صاحب کو ہوتا۔

''مرزائی'' دسمبر ۱۹۰۵ء میں اپنی وفات سے اڑھائی سال قبل حضرت اقدس نے الوصیت شائع فرمائی اس کے ص ۳ پر آپ کو الہام ہوا اَقْرُبَ اجلک المقدر (تیری وفات کا وقت مقرر آ گیا ہے) قَلَّ میعاد ربک تیرے رب کی طرف سے بہت کم وقت باقی رہ گیا ہے بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں ایسے ریویو ۱۹۰۵ء میں ایک کوری ٹنڈ میں پانی دیا گیا پانی صرف دو تین گھونٹ اس میں باقی رہ گیا ہے اس کے ساتھ الہام ہوا اب زندگی اس کے پورے ڈھائی سال بعد حضور فوت ہو گئے۔ گویا کل میعاد تین سال بتائی گئی جس کو بعد میں عبدالحکیم نے چرا کر شائع کیا۔ اور ۲ دسمبر ۱۹۰۷ء بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید الوصیت میں حضرت صاحب نے پہلے دعا فرمائی عبدالحکیم کے سات مہینے بعد ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو سہ سالہ پیش گوئی لکھی (کانا دجال ص ۵۰ واعلان حق واتمام حجه) مکمل احمدیہ پاکٹ بک از ۷۶۵ تا ۷۶۶۔

''محمد عمر''۔ مرزائی صاحب آپ تو بڑے سمجھدار ہیں۔ وکالت لوگوں کی کرتے ہوا اپنے ایمان کی وکالت بھی کرتے تو بہتر ہوتا جب تم خود مقرر ہو کر مرزا صاحب کو قبل از میعاد مباہلہ مقرر کرنے کے جب خدا کی طرف صحیح پتہ تین سال کا الہام معلوم ہو چکا تھا تو عبدالحکیم کے ساتھ مباہلہ کی میعاد تین سال مقرر کرنے کی کیا ضرورت تھی کیونکہ ان کو معلوم تھا کہ میں نے اس میعاد مقررہ کو مر تو جانا ہے ہے میں میعاد کیوں مقرر کروں کم کر دیتے ایک سال کیا ڈیڑھ سال مقرر کر لیتے کہ اے عبدالحکیم تم مجھے اپنی بددعا سے ایک سال یا ڈیڑھ سال میں فوت کر کے دکھاؤ تو میں واقعی تمہارے خیال کے مطابق کذاب وجال شریر حرام خور ہوں ورنہ یہ خطاب تم پر عائد ہوگا۔ کیونکہ ان کو اپنی موت کی میعاد مقررہ سے بذریعہ الہام خداوند کی طرف سے علم تو ہو ہی چکا تھا یا یہ کہو کہ مرزا جی کا اپنے پر یقین نہ تھا تو ملہم شیطان ثابت ہوتا وکیل صاحب یہ تو تمہارا جواب مرزا جی کے کذب علی الکذب فی الکذب کی دلیل ثابت کر رہا ہے ایک تو عبدالحکیم کی

طرف سے جھوٹا ہونا کہ میعاد مقررہ میں فوت ہو گئے۔ دوسرا جھوٹ یہ کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان تین سال کی میعاد مقرر کرتے ہیں۔ تو مرزا صاحب اس کے مقابلہ میں نہ کم کرتے ہیں اور نہ یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ میعاد مقرر کرتے کہ میری میعاد تو خداوند نے تجھ سے پہلے ہی میرے لئے مقرر کر دی ہے تو وہ یا تاریخ کی کمی کرتا یا جھوٹا ہوتا لیکن اس کے مقابلے میں مرزا صاحب نے باجود علم ہونے کے جھوٹ بولا کہ مقبولین سلامتی کے شہزادے ہوتے ہیں نہ مقبول رہے نہ سلامتی کہ شہزادے رہے تیسرا جھوٹ یہ کہ خدا فرما رہے کہ تو تین سال کے اندر مرنے والا ہے۔ جو ملہم مرزا جی بھی تین سال کی میعاد بتا رہا ہے وہی ملہم ڈاکٹر عبدالحکیم کو بتا رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے یقین کر لیا وہ سچے ہو گئے مرزا جی نے مرتے وقت اپنے ملہم کو چھوڑ دیا جھوٹے ہو گئے تو ثابت ہوا کہ مرزا جی کا فرمانا سِتُرکَ سِترِیْ تیرا بھیت میرا بھیت اور اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ اِنِّیْ اُحَافِظُکَ اور اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ سب جھوٹ ہے کیونکہ اگر یہ الہامات اور دعوے سچے ہوتے اور خدا کی طرف سے ہوتے تو باطل کے مقابلے میں ضرور غالب رہتے کیونکہ مرزا جی نے فرمایا ہے۔

حقیقت الوحی ۲۱۲﴿ کاذب صادق کی زندگی میں مرے گا۔

بدلائل مرزائیہ ہی ثابت ہوا کہ مرزا جی کذب علی الکذب فی الکذب کذب مع الکذب کے پتلے تھے۔

''مرزائی'' عبدالحکیم مرتد شجرہ خبیثہ تھا جو مالھامن قرار کے مطابق اپنی بات پر قائم نہ رہا اور اپنی ۳ سالہ پیشگوئی کو بدین الفاظ منسوخ کرتے ہوئے لکھا اللہ نے مرزے کی شوخیوں اور نافرمانیوں کی سزا میں سہ سالہ میعاد میں سے جو گیارہ جولائی ۱۹۰۹ء کو پوری ہوئی تھی دس مہینے اور گیارہ دن کم کر دیئے اور مجھے یکم جولائی ۱۹۰۰ء کو الہاماً فرمایا کہ مرزا آج سے چودہ ماہ تک بہ سزائے ہاویہ میں گرایا جائیگا پاکٹ بک ۸۶۷۔

''محمدؐ'' مرزائی صاحب عبدالحکیم کو تم شجرہ خبیثہ کیوں نہ کہو؟ جس نے بیس برس تک کی

واقفیت سے مرزا جی کے چشم دید واقعات ظاہر کیے بھلا تم اس کو شجرہ خبیثہ نہ کہو تو اور کیا کہو اور مرتد بیچارہ وہ اس لئے کہ مرزائیت کا تارک ہوا کیا تم مرزائی تو کہا کرتے ہو کہ جو مرزا جی کو نہ مانے وہ بھی مسلمان ہی رہتا ہے۔ لیکن گریبان میں منہ ڈال کر ذرا مرزا جی کو جھانکو کو وہ اپنے مفکر کو مرتد فرمارہے ہیں اور جو اصل کا قائل ہو اور نقل کا منکر ہو یعنی نقل کو چھوڑ کر اصل کی طرف آجائے وہ مرزا جی اور مرزائیوں کے نزدیک مرتد کہلاتا ہے پھر وکیل صاحب فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر عبدالحکیم اپنے الہام پر ثابت قدم نہ رہا بلکہ اس نے میعاد کو کم کر دیا مرزائی صاحب دائرے وسیع کو تنگ کرنا یعنی طبی میعاد کو کم کر دینا اور اسی میعاد میں مدعی علیہ کا مرنا یہ تو صداقت ہے اور اس کم کردہ میعاد کے اندر ہی تو مرزا جی فوت ہو گئے دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر عبدالحکیم بدل گیا تو تو مرزا جی بھی بدل جاتے جب وہ نہ بدلے بلکہ اپنی بات پر قائم رہے تو تمہارا یہ کہنا کہ عبدالحکیم بدل گیا غلط ہے بلکہ اس نے تو میعاد میں اور کمی کر دی جس میعاد کے اندر ہی مرزا جی فوت ہو گئے اس کمی میعاد کو تمہارا کہنا کہ بدل گیا غلط ہے جھوٹ ہے دھوکہ دہی ہے۔

''مرزائی'' مرزا صاحب نے جواب تو دیا ایک اشتہار ۵ نومبر ۱۹۰۷ء کو تبصرہ نامی شائع فرمایا۔ اپنے دشمن سے کہدے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لے گا اور تیری عمر کو بھی بڑھاؤں گا یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ جولائی ۱۹۰۷ء سے ۱۴ مہینہ تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھاؤں گا تا معلوم ہوا کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے (نوٹ) اس الہام میں لفظ جھوٹا کروں گا اور عمر کو بڑھاؤں گا خاص طور پر قابل غور ہیں کیونکہ بڑھاؤں گا کا لفظ بتاتا ہے کہ حضور کی تاریخ صفات تو حضرت کے اپنے الہام کے مطابق یکم ستمبر ۱۹۰۸ء سے پہلے ہی تھی مگر محض دشمن کو جھوٹا کرنے کی غرض سے خدا تعالی اس کو بڑھانے کی پیشگوئی کرتا ہے گویا عمر بڑھانا محض دشمن کو جھوٹا کرنے کی غرض سے تھا اور بس پھر عبدالحکیم مرتد نے چودہ ماہ والی پیشگوئی کو بھی منسوخ کر دیا اور لکھا مرزا

۴ اگست ۱۹۰۸ء تک فوت ہو جاؤں گا پھر مرزا صاحب نے چشمہ معرفت میں جواب دیا کہ میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔ پاکٹ بک ص ۶۸۷

''محمد عمر'' وکیل صاحب تم نے اپنی تحریر سے ہی مرزا صاحب کو جھوٹا کر دیا جب مرزا جی کے ملہم نے وعدہ کر لیا کہ میں تیری عمر کو بڑھاؤں گا تا کہ معلوم ہو کہ میں خدا ہوں جب ملہم مرزا صاحب نے اپنے وعدہ کو پورا نہ کیا مرزا صاحب کو اس میں دھوکا دیا قبل از وقت ہی مرزا صاحب مر گئے تو ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کا ملہم خداوند نہ تھا شیطان تھا کیونکہ شیطان بھی اقرار کریگا۔ اِنَّ اللّٰہَ وَعَدَکُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّکُمْ فَاَخْلَفْتُکُمْ اللہ تعالیٰ نے جو تم سے وعدہ کیا پورا کیا اور میں نے تم سے وعدہ کیا تو خلاف وعدہ کیا تو آیت قرآنی سے ثابت ہو گیا کہ جو خلاف وعدہ ثابت ہو وہ شیطان کی طرف سے ہے اور جو وعدہ خداوندی ہے وہ ہر صورت پورا ہو جاتا ہے وہ خلاف نہیں ہو سکتا لہٰذا مرزا صاحب کا یہ الہام بھی شیطانی ثابت ہوا جس نے مرزا جی کو دھوکہ دیا کیونکہ خداوند دھوکے اور وعدہ خلافی سے مبرا ہے تین دفعہ وعدہ ہوا اور اتنا زبردست وعدہ کہ تیری عمر کو بڑھاؤں گا۔ پھر مرزا غلام احمد صاحب کا یہ قول غلط ہوا اور عبدالحکیم خان کی معہودہ میعاد میں مر جانا صحیح ہو جائے تو یہ مرزا صاحب کے کاذب ہونے کی واضح دلیل ہے پھر وکیل صاحب کو مرزائیت سے ایسی آڑ ہے کہ جھوٹی بات کا تبنگڑ بناتے ہیں سیدھی طرح تسلیم نہیں کر لیتے کہ مرزا جی نے پہلے بھی جھوٹ بولا اور دوسرا بھی جھوٹ ہی بولا جس جھوٹ کو خداوند نے ظاہر کر دیا کہ میعاد کے پہلے ہی مرزا جی فوت ہو گئے ایک طرف بقول تمہارے نبی ہو اور دوسری طرف غیر نبی اور نبی کا غیر نبی کے مقابلے میں جھوٹا ہو جانا اس کے کذب کو فاش کر رہا ہے وکیل صاحب بدمعاش نے بھی اپنی بدمعاشی نمبر ۱۰ سے کٹائی ہو تو وہ بھی تھانیدار کا ملازم ہو جاتا ہے خداوند سے اپنے گناہوں کی بخشش کی امید رکھنی اور دامن ایسے شخص کا تھامنا جو غیر نبی کے مقابلے دنیا میں ذلیل ہوتا پھرے تو میدان حشر میں دربار خداوندی میں تمہیں کیسے چھڑائے گا اور جن کذبات مرزائیہ پر

اتنی وکالت چھانٹ رہے ہو کیا خداوندی ہاں میں تمہیں یقین نہیں کہ میں نے پیش ہو کر اس کو حساب دینا ہے اور وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى کے خلاف وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ کی نہی سے تم رکتے نہیں تم تو وکیل ہو اور جملہ جھوٹا کروں گا۔'' کو کیسے سجا سجا کر لکھتے ہو کیا مرزا صاحب اس میں کامیاب ہو گئے تھے؟ کہ سجا سجا کر اس شخص کے کلام اور جملے کو لکھتے ہو جو تمہارے نزدیک ہی مرتد کے مقابلے میں جھوٹا ہو رہا ہے۔ جھوٹ کا امدادی ہونا پھر معمولی ٹالنا بھی نہیں بلکہ تحریراً و تقریراً یقیناً ظاہراً و باطناً جھوٹے کی اور جھوٹ کی امداد میں تگ و دو کرنا یہ کتنا بڑا اخلاقی جرم ہے۔ بھلا مذہب کو تو تم نے مخول بنا رکھا ہے جو شی اخلاقا بری ہے اس کی اتباع میرے خیال میں تو کوئی دھریہ بھی گوارہ نہیں کر سکتا بار بار لکھتے ہو کہ عبدالحکیم مرتد نے اپنی پیشگوئی منسوخ کردی اچھی منسوخ کردی کہ جب بات کرتا ہے بغیر سختی کے بات کرتا ہی نہیں اور ایسے سخت بکواس لکھے اور تم اس کو بار بار دھراتے ہو تو یہ تمام باتیں تمہارے مرزا جی کے کذب پر تمہیں برداشت کرنی پڑے گی اگر سچے ہوتے اور وقت مقررہ کے اندر نہ فوت ہوتے بلکہ وہ عبدالحکیم مرجاتا تو کون ایسا انسان تھا جو اس بات میں مرزا جی کو سچا نہ کہتا لیکن تم مرزائی کیسے سادہ لوح ہو کہ اپنے مقتدا کے جھوٹ کے لوگوں کے سامنے افشا کر کے ان سنوں کو سناتے ہو کہ ہمارے مرزا جی ایسے جھوٹے تھے مرزا جی بھی اگر خاموش رہتے تو اتنے بدنام نہ ہوتے لیکن جھوٹے آدمی کو رب العزت نے جب ظاہر کرنا ہو تو کسی کی مدمقابل بنا دیتا ہے تو سمجھدار پھر بھی خاموشی اختیار کرتا ہے جب بولتا ہے تو بدنام ہوتا ہے مرزا جی نے تو اپنے جھوٹوں کو اپنی ہی کتابوں میں اتنا واضح کر دیا کہ لڑکا دو تین جماعت سکول پڑھا ہوا بھی مرزا جی کے اردو کی کتابیں پڑھ کر مرزا جی کو جھوٹا کر دیتا ہے تو جو لوگ تمہاری اس ہیرا پھیری کو پڑھ کر سن کر مضحکہ اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مرزا جی کیسے کج طبع ہیں کہ رات کو دن کہہ رہے ہیں جھوٹ کو سچ بنا کر رکھتے ہیں لیکن محض ریت کا ٹیلہ پتھر کی مضبوطی کب دے سکتا ہے اگر اس میں تھوڑا سا بھی پتھر پیس

کر ملا دیں تو وہ بھی سیٹ ہو کر اتنا مضبوط ہو جاتا ہے کہ اس کو لوہے کے ہتھوڑوں سے توڑا جائے تو ٹوٹتا نہیں محض ریت تو کسی وقت بھی قوت استحکام نہیں رکھ سکتی بلکہ تھوڑی سی ہوا بھی اسے بہا کر لے جاتی یا لیس یہی تمہاری مرزائیت کا حال ہے فقیر اس سے زیادہ تمہیں کیا سمجھا سکتا ہے میں تو یہی کہوں گا کہ خداوند تمہیں مرزا غلام احمد صاحب کی مضوع نبوۃ سے بچا کر محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل کرے تمہارا یہ کہنا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب نے مباھالہ منسوخ کر دیا یہ قطعاً غلط اور بے بنیاد بات ہے جب مرزا جی کی عمر تارخ معینہ سے بڑھی نہیں تو مرزا جی عبدالحکیم کے مقابلہ میں اور اپنی بات اور دعوٰی میں جھوٹے اور فوت ہو گئے تو وکیل صاحب یہ بات تمہاری کتنی کچی ہے کہ مرزا صاحب کی موت ان کے اپنے الہام کے بموجب وقوع میں آئی ہے نہ کہ عبدالحکیم کے الہام کے سبب وکیل صاحب یہ میعاد و عبدالحکیم نے مقرر کر دی۔ اور ساتھ ہی وہ یہ کہتا ہے کہ مرزا کی بیبا کی اور سرکشی میں کمی نہیں ہوئی اور مرزائیوں کا ارتداد اور فکر بے حد بڑھتا گیا جس کی تفصیل کا نادجال کے مطالعہ سے ظاہر ہو گئی ایک موقعہ پر بے اختیار میری زبان سے یہ بددعا نکلی اے خدا اس ظالم (مرزا صاحب) کو جلد غارت کر اے خدا اس بدمعاش کو جلد غارت کر اور مرزا جی ایسی گفتار والے کے مقابلے میں مرض ہیضہ سے ہلاک ہوتے ہیں اور مرزا جی کو ایسے کلمات کہنے والا مرزا جی کی موت کے بعد بقول تمہارے ہی گیارہ سال دندنا تا پھرا اور اس کا بال بیکا نہ ہوا تو اس سے مرزا جی کے کذب کی اور واضح دلیل کیا ہو سکتی ہے پھر تم نے خود اقرار کر لیا ہے کہ عبدالحکیم خان نے لکھا کہ مرزا ۱۴ اگست ۱۹۰۸ء تک فوت ہو جائے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا جو تم نے بھی سیرۃ المہدی ۱۳۹/۳ میں لکھا ہے کہ آخر کار حضور لاہور جا کر بیمار ہو گئے اور دستوں کی بیماری سے آخری مئی ۱۹۰۸ء اس دار فانی سے رحلت فرما گئے اب تم ہی سوچو! کہ مرزا جی بقول تمہارے ہی عبدالحکیم کی معہودہ میعاد میں مرے یا نہیں؟ اور جھوٹے ثابت ہوئے یا نہ؟۔

''مرزائی'' ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد نے ۱۴/ اگست والی میعاد کو بھی منسوخ کر کے کہا تھا کہ ۴ اگست کو مرض مہلک میں مرزا ہلاک ہوگا۔

''محمد عمر'' وکیل صاحب کوئی بات تو کام کی کردیا کرو جب پہلے عبدالحکیم نے شائع کردیا کہ مرزا ۱۴ اگست تک فوت ہوجائے گا تو دوبارہ اس کو اس سے بھی مختصر میعاد کرنی چاہیے تھی جب پہلے اس نے حتمی میعاد کو کم کر کے ۴ اگست تک کی میعاد مقرر کردی اور ساتھ ہی یہ کہہ دیا کہ مرزے کی شوخیوں کی وجہ سے خداوند نے مرزے کی موت کی میعاد اور کم کردی ہے کیا مرزا جی اس کی اس دھمکی کے بعد خائف ہوگئے تھے کہ عبدالحکیم نے میعاد موت کو بڑھا دیا بلکہ وہ تو مرزا جی کی بدگوئی میں اور بڑھا کہتا ہے کہ یا اللہ اس بدمعاش کو جلد عارت کر تم نے ہی اس عبارت کو اپنی پاکٹ بک ص ۷۶۹ میں لکھا ہے تو پھر میعاد کی اور کمی پر یہ جملے لکھے ہیں نہ کہ ۴ اگست کی خصوصیت پر اول تو یہ تمہارا کہنا ہی بے دلیل اور لغو ہے اگر صحیح بھی تسلیم کیا جاوے تو بھی مرزا جی کو چاہیئے تھا کہ اپنے ملہم کو کہتے کو تو نے بھی میری میعاد مقرر کردی ہے ۴ اگست کے اندر ہی اور میرا مخالف مباحل کنندہ بھی یہی تاریخ مقرر کررہا ہے اور میں تیرے کہنے سے قبل یہ پہلے کہہ چکا ہوں کہ میری تمام پچھلی نبوۃ کی عمر بدنام ہوجائیگی اگر تو نے مجھے ۴ اگست سے قبل مار دیا تو ۴ اگست گزر جانے دے خواہ ایک ہی دن گزرے ایک گھنٹہ ہی گزار دے میری تمام عمر کے اعتبار کو ضائع نہ کر اپنے وعدہ پورا کر کہ میں اس کی شر سے تجھے محفوظ رکھوں گا۔ اور عبدالحکیم کو تباہ کردے کیونکہ وہ تیرے نبی کا سخت گستاخ ہے لیکن مرزا جی کے ملہم نے ایک نہ سنی اور مرزا جی کی بروقت کوئی امداد نہ کی قبل از ۴ اگست ہی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو عزرائیل علیہ السلام نے مرزا جی چیخنے چلاتے کی روح کو قبض کرلیا اور عبدالحکیم خان کی عمر کو گیارہ سال مرزا جی کے بعد بڑھایا لیکن مرزائی کبھی بے پر اڑتا ہے کبھی نسخ کی بات بتاتا ہے بات بتانے سے نہیں بنتی جس کی خدا بنائے اس کی بنتی ہے وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ رب العزت روح کو نہیں نوازتا مرزائی ۴ اگست کے کو میں پھنسا ہوا ہے مرزا جی ان ٹائم فوت ہوچکے

ہیں لیکن مرزائی ابھی اور ٹائم کا منتظر ہے۔

''مرزائی''۔ کیا ڈاکٹر عبدالحکیم ۱۹۱۹ء میں مرض سل کی ذلت میں ہلاک نہیں ہوا کیا یہ فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار سے ہلاک نہیں کیا گیا پاکٹ بک ص ۲۷۲۔

''محمد عمر'' سل کی بیماری میں تو مرزا غلام احمد صاحب بھی بیمار رہے کیا یہ کچھی ہوئی تلوار نہیں جو مرزا جی پر چھ ماہ تک چلتی رہی اور پھر مہلت دی کر تجھے دوسری بیماری کی تلوار سے بھی ہلاک کرتا ہے۔

سیرۃ المہدی ۱/۵۵} بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ تمہارے دادا کی زندگی میں حضرت صاحب کو سل ہوگئی اور چھ ماہ تک بیمار رہے اور بڑی نازک حالت ہوگئی حتیٰ کہ زندگی سے نا امیدی ہوگئی۔

یہ ہے کچھی ہوئی تلوار عبدالحکیم کی تو ایک دفعہ ہی بیماری آئی اور لے گئی تو گیارہ سال کے بعد فوت ہوا یہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کی دلیل ہے کہ مرزا جی کی مقررہ میعاد کے بعد مرا اور تمہارے مرزا جی نے بھی تبصرہ میں ایسے ہی لکھا ہے کہ میرا دشمن میری آنکھوں کے سامنے ہی اصحاب فیل کی طرح نیست و نابود ہو جائے گا جب مرزا صاحب کے سامنے عبدالحکیم نہ فوت ہوا مگر مرزا صاحب کے فرمان کے خلاف عبدالحکیم کے سامنے بمرض موذی ہیضہ مرزا غلام احمد صاحب فوت ہوئے تو مرزا صاحب کا ذب ثابت ہوا اور ان کی تمام عمر کی نبوۃ انہی کے حکم سے باطل ثابت ہوئی۔

''مرزائی''۔ بے شک مرزا صاحب نے لکھا ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہے جیسا کہ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ میں آپ کی رویتیہ موجود ہے حالانکہ اس وقت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہ تھے ایسے رویت مرزا صاحب کی مراد ہے اور دوسرا جواب یہ ہے کہ نبی کے اجتہاد میں غلطی ہوسکتی ہے سو یہ بھی مرزا جی کا اجتہاد تھا اس لئے اگر غلطی ہوگئی تو کوئی بڑی بات نہیں پاکٹ بک ص ۱۷۷۔

''محمد عمر''۔ وکیل صاحب بھی مٹھے میاں ہی ہیں اللہ تعالیٰ کا فرمان اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ

رَبُّکَ بِاَصْحَابِ الْفِیْلِ اس میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی سال پیدا ہوئے جس سال اصحاب فیل تباہ ہوئے ہیں تو آپ والدہ کے شکم میں موجود نہ ہوں گے جب اصحاب فیل کو تباہ کیا گیا تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرما کر رب العزت نے عالمین کی بادشاہت عطا فرما دی اس میں تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آبادی حقیقۃ اور اصحاب فیل کی تباہی حقیقۃ تھی مرزا جی کی مثال تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر تب چسپاں ہو سکتی کہ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ فرما کر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا میعاد اصحاب فیل کے روبرو وصال کرتا جب اصحاب فیل ہی تباہ ہو گئے اور اسی سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طلوع ہوا تو رویتہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب فیل کی تباہی کے ساتھ مثال قائم کرنا غلط ثابت ہوا دوسری وجہ غلط ہونے کی یہ ہے کہ اصحاب فیل بیت اللہ پر چڑھائی کر کے کعبۃ اللہ کو گرانے کی غرض سے آئے تو اللہ تعالیٰ نے اصحاب فیل کی تمام فوج بمع ہاتھیوں کے تباہ کر دی اور حقیقۃ تباہ فرمائی مجازاً یا استعارہ نہیں تمہارے مرزا جی پڑ ڈاکٹر عبدالحکیم پر تباہی کی نیت سے بد دعا کی چڑھائی کی نیت سے حملہ آور ہوا جو مرزا صاحب پر وہ کامیاب ہو گی خداوند کریم نے ڈاکٹر کی سنی اور مرزا جی کو تباہ کر دیا لیکن ڈاکٹر کو کچھ نہ کہا وہ خدا جو اپنے بیت اللہ کو دشمن کے مقابلے میں بچا لیتا ہے اور ویسے کا ویسا ہی قائم رکھا ایک اینٹ نہ گرا سکا اور اس کے مقابلے میں فوج کی فوج تباہ برباد کر دی کیونکہ بیت اللہ صحیح بیت اللہ تھا اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کی صداقت کو ضائع نہ ہونے دیا اور اس کے مقابلے میں کثیر تعداد میں جانی نقصان کر دیا تمہارے مرزا جی نے دعوے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے الہام کیا ہے میرا نام بیت اللہ بھی رکھا ہے ملاحظہ ہو۔

حاشیہ اربعین {4/91} اصل بیت اللہ کے مدمقابل اصحاب فیل کو تباہ کر کے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحَابِ الْفِیْلِ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماویں لیکن یہاں مرزائیوں کا بیت اللہ گر گیا اور اصحاب الفیل گیارہ سال تک مرزائیوں کے سینے پر مونگ دلے پھر بھی مرزائیوں کے بیت اللہ ہونے میں فرق لازم

نہ آیا اور اصل بیت اللہ کی تشبیہ دینی شروع کر دی وکیل صاحب اصحاب فیل کی رویۃ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رویۃ مرزا صاحب کو تشبیہ دینا عکس نقیض ہے کیونکہ وہاں اصحاب فیل کی تباہی ہے بیت اللہ کا قیام ہے اور یہاں مرزائیوں کا بیت اللہ گر گیا اور اصحاب فیل کا بقا یعنی عبدالحکیم کا حملہ جائز سمجھا گیا معلوم ہوا کہ یہ مثال ہی غلط دی گئی ہے تمہاری مثال غلط ہونے کی تیسری وجہ یہ ہے کہ یہاں مرزا جی کا ڈاکٹر عبدالحکیم کے ساتھ مباھلہ ہے مباہلے کی حد میں مرزا جی کی رویۃ معدوم ہوئی ہے اور وہاں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مباھلہ اصحاب الفل کے ساتھ نہ تھا اور نہ ہی رویۃ مباھلہ تھی وہاں مقابلہ ہو رہا تھا بیت اللہ اور اصحاب فیل کا بیت اللہ کے سامنے اصحاب فیل تباہ ہو رہے ہیں یہ ہے صداقت بیت اللہ کی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رویۃ کا تعلق ہی اصحاب الفیل ہے کیا؟ کچھ بھی نہیں اس مقام پر رب العزت نے اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلَ سے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لئے خطاب رویۃ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ آپ ملاحظہ فرمالیجئے آپ کے سامنے کا واقعہ ہے کہ بیت اللہ کے ساتھ اصحاب الفیل ٹکرائے تو میں نے ان کو کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ کر دیا ایسے ہی برتاؤ کروں گا جس سے آپ کی صداقت اور ان کی صداقت واضح ہو جائے گی اس لیے اللہ تعالیٰ نے اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ فرمایا جب کفار نے مدینہ کا محاصرہ کر لیا تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اندفاع کے لیے خندق کھودنی شروع کر دی اللہ رب العزت نے کفار کو کس طرح بھگایا جس کا تم بھی انکار نہیں کر سکتے فقیر تو اس کو بھی پیش کرنا مناسب نہیں سمجھتا کیونکہ بات مباہلے کی ہے تو مرزائی۔ ایسی مثال پیش کرو کہ کسی نبی نے مباھلہ کیا ہو اور نبی مباھلے مخالف سے پہلے فوت ہوا ہو اگر دکھا دو تو مبلغات پانچ روپے انعام دیئے جائیں گے۔ جب ایسی کوئی مثال موجود نہیں تو ہم ایسے شخص کو کبھی بھی تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں جو شخص نبوۃ کا مدعی ہو لیکن مباھلہ جب کرے شکست کھائے اور پھر مرزا جی کا فیصلہ ہی مرزا جی کے لیے کافی ہے۔

اعجاز احمدی ۱۴﴾ اگر ایک کذاب دنیا سے کوچ کر جائے اور باقی لوگوں کو ہدایت ہو جائے تو ایسے تو مقابلے کرنے والا نبی کا اجر پائیگا۔

معلوم ہوتا ہے کہ مرزائی اسی لئے مرزا جی کو کذاب نہیں سمجھتے کہ عبدالحکیم کو کہیں نبی کا اجر نہ مل جائے ورنہ سمجھ چکے ہیں کہ مرزا جی عبدالحکیم کے مباھلہ میں شکست کھا کر فوت ہوئے ہیں لیکن کاذب اگر کذب کو تسلیم کر لے تو وہ اس پر کبھی مصر نہیں رہ سکتا کوئی نادان سے نادان بھی مرزا جی کا مرنا عبدالحکیم کی مقرر کردہ میعاد میں مرزا جی کے کاذب ہونے میں شک نہیں کر سکتا۔

باقی رہا تمہارا کہنا کہ اجتہادی غلطی تو یہ بھی غلط ہے اجتہاد مسائل میں ہوتا ہے نہ مباھلے میں اور مباھلے کا دارومدار صدق وکذب پر ہوتا ہے اور صدق وکذب کا تعلق محض خداوندی تعلق پر مبنی ہے کہ جس کا تعلق خداوند کے ساتھ صحیح ہوگا وہ صادق ہے دوسرا کاذب ہے اس میں اجتہاد کی ضرورت ہی کیا ہوتی ہے مرزا صاحب کا خود فرمان ہے کہ ملاحظہ ہو۔

حقیقۃ الوحی ص ۴۲۱ سطر ۱۷﴾ تو اب میں بھی اس بات میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ خدا نے اس کی نسبت میرے پر ظاہر فرمایا ہے میں بھی شائع کروں اور درحقیقت اس میں قوم کی بھلائی ہے کیونکر اگر درحقیقت میں خداتعالیٰ کے نزدیک کذاب ہوں اور پچیس برس سے ذات خدا پر افترا کر رہا ہوں اور اس کی عظمت اور جلال سے بے خوف ہو کر اس پر جھوٹ باندھتا ہوں اور اس کی مخلوق کے ساتھ میرا یہ معاملہ ہے کہ میں لوگوں کا مال بددیانتی اور حرامخوری کے طریق سے کھاتا ہوں اور خدا کی مخلوق کو اپنی بدکرداری اور نفس پرستی کے جوش سے دکھ دیتا ہوں تو اس صورت میں تمام بدکرداروں سے بڑھ کر سزا کے لائق ہوں تاکہ لوگ میرے فتنے سے نجات پا دیں۔

کیوں جی مرزائی صاحب؟ اس میں اجتہاد کو کیا دخل مرزا جی کا تو دعوی ہے کہ جو کچھ خدا نے مرزا پر ظاہر فرمایا ہے میں بھی شائع کروں اب یا تو مرزا جی نے جھوٹ بولا ہے یا تم جھوٹ بول رہے ہو مرزا جی کی عبادت تو صاف ہے کہ یہ فیصلہ خدائی ہے

اجتہادی نہیں اگر میں بد دیانت یا حرامخور یا مفتری علی اللہ ہوں تو تمام بدکرداروں سے بڑھ کر سزا کے لائق ہوں تا کہ لوگ میرے فتنے سے نجات پاویں چنانچہ مرزا جی اپنے فرمودہ کے مطابق تمام بدکرداروں سے بڑھ کر تھے اس لئے ان کو یہ سزا ملی کہ مرزا غلام احمد صاحب ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کے مقابلہ میں میعاد مقررہ میں اور ڈاکٹر صاحب کی موجودگی میں فوت ہو گئے اور بچنے والے مرزا جی کے فتنے سے بچ گئے اور پھنسنے والے مرزا جی کے فتنے میں پھنس گئے اور مرزا جی کو اللہ تعالیٰ نے منہ مانگی موت دیکر لوگوں کے سامنے مرزا غلام احمد صاحب کو کاذب حقیقۃً ثابت کر دیا جس کو مرزائی اب اجتہادی غلطی کا لفظ استعمال کر کے ٹالتا ہے لیکن جس کو خدا جھٹلا وے اس کو بندہ کون سچا کر سکتا ہے خواہ لاکھ کتابیں جھوٹ میں لکھ ڈالے مرزا جی فرشتوں کی پکھی ہوئی تلوار ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کے لیے تیز کرتے رہ گئے لیکن خدائی فرشتوں نے مرزا جی کی تیز شدہ تلوار سے ہی مرزا جی کو ہلاک کر دیا افسوس حرام موت خدا کسی کو نہ مارے۔

(فیصلہ خداوندی) ابراہیم ۱۳/۱۴} وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ (قیامت کو جب مرزا جی نے شیطان کو ملامت کی تو نے مجھے دھوکہ دیا تو شیطان اس کے جواب میں کہے گا) جب حکم کا فیصلہ کیا گیا ہے اللہ نے تم سے وعدہ کیا تو پورا کیا اور میں نے وعدہ کیا تو خلاف کیا اور نہیں تھا میرے لئے تم پر کوئی زور مگر میں نے جھوٹ کی دعوت دی تو تم نے قبول کر لی تو اب مجھے ملامت نہ کرو۔ اپنے نفسوں کو ملامت کرو کیا تمہیں علم نہیں۔

احقاف ۲۶/۴} فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ نہیں تباہ کی جاتی مگر قوم فاسقوں کی مرزا جی ڈاکٹر عبدالحکیم کے مقابلہ میں ہلاک کئے گئے تو تم خود فیصلہ کر لو کہ وہ کیا ثابت ہوئے اس سے بھی زیادہ واضح فیصلہ عرض کرتا ہوں ملاحظہ ہو۔

مومن ۲۴/۸} وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ

قُضِیَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ اور کسی رسول کے واسطے یہ لائق نہیں کہ کوئی نشان لائے مگر اللہ کے اذن کے ساتھ جب اللہ تعالیٰ کا امر آجائے تو فیصلہ حق کیا جاتا ہے اور اس وقت جھوٹے خسارہ میں ہوتے ہیں جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب ڈاکٹر عبدالحکیم کے مقابلہ میں کوئی نشان نہ لا سکے اور عبدالحکیم کی مقرر کردہ میعاد میں منہ مانگی موت بمرض ہیضہ ان کو پہنچی تو ان کے تمام عمر کے اعمال کے خسارے کا بل مرزا جی کو رب العزت کی طرف سے عطا ہو گیا اگر تم مرزائی اس کو بھی خدائی رپوٹ نہ سمجھو تو تم سے خدا سمجھے۔

فقیر نے تو مرزا جی کی تمام کتابوں کا مطالعہ کیا دیانتداری سے پڑھا اور سنا لیکن سوائے جھوٹ کے کچھ نہ دیکھا مرزا صاحب کی کوئی بات ہی سچی نہیں معلوم ہوا کہ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اس لیے اللہ تعالیٰ نے مرزا جی کو ڈاکٹر عبدالحکیم خان کے مقابلہ میں اِنْ يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُه، یعنی اگر جھوٹا ہو گا تو اسی پر وبال جھوٹ ہو گا تو وہاں جھوٹ پڑا اور مرزا جی کے جھوٹ کا وبال ان کی جان پر ہی پڑا کہ ہیضے سے عبدالحکیم کی موجودگی میں ہلاک ہو گئے اور اگر سچے ہوتے تو وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ کا وقوع ضرور ہوتا اس لئے نہیں ہوا کہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ "كَذَّابٌ" اور یہ کسی کا چسپاں کیا ہوا نہیں بلکہ یہ وہی بورڈ ہے جو مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے لئے اپنی دکان پر ڈاکٹر عبدالحکیم خان کے مقابلہ پر لگایا اور فقیر اس بورڈ کو پڑھنے سے مجرم نہیں ہو سکتا کیونکہ ارشاد والٰہی موجود ہے لعنة الله على الكاذبين۔

اے امت مرزائیہ ثابت ہوا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان کا خدا سچا جس نے اس کے مرزائیت کو ترک کرنے پر اور حق کو قبول کرنے پر مرزا غلام احمد خان صاحب کے مقابلہ میں نجات دی مرزا جی اس وقت اس رب کو بلاتے اگر سچے تھے ارشاد الٰہی سچا ہے۔اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا لَا يُصْحَبُوْنَ ابھی وقت باقی ہے توبہ کر لو اور فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ

اھْتَدَوْ سے امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل ہو جاؤ ورنہ جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے کذب کی وجہ سے خود ہلاک ہو گئے تمہیں بھی ہلاکت سے بچا نہ سکیں گے کیونکہ رب العزۃ کا وعدہ ہے لِیُحِقَّ اللّٰہُ الْحَقَّ وَیُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ حق کو اللہ تعالیٰ قائم و زندہ رکھتا اور باطل کو برباد کر دیتا ہے گو مجرم لوگ برا مناویں گو مرزائی لوگ برا منائیں تب بھی رب العزۃ نے باطل کو ہی ہلاک کر دیا حق کو ذلت کبھی نہیں ہو سکتی کیونکہ اس کا وعدہ ہے وَاِنْ یَّنْصُرْکُمُ اللّٰہُ فَلَا غَالِبَ لَکُمْ وَاِنْ یَّخْذُلْکُمْ فَمَنْ ذَالَّذِیْ یَنْصُرُکُمْ مِّنْ بَعْدِہٖ اور اگر اللہ تعالیٰ تمہاری امداد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں ہو سکتا اور اگر تمہیں ذلیل کرے تو تمہارا بعد ازاں کوئی مددگار نہیں۔

اب مرزا جی کے جھوٹ کا اور نمونہ ملاحظہ ہو۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے مقابلہ و مباہلہ میں مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا۔

اکتیسوا جھوٹ ۳۱

(اعجاز احمدی ۱۱) اگر یہ مولوی ثناء اللہ سچے ہیں تو قادیان میں آ کر کسی پیشگوئی کو جھوٹی ثابت کریں اور ہر ایک پیشگوئی کے لیے ایک ایک سو روپیہ انعام دیا جائے گا اور آمد و رفت کا کرایہ علیحدہ۔

اعجاز احمدی ۲۳} اور مولوی ثناء اللہ نے موضع مد میں بحث کے وقت یہی کہا تھا کہ سب پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں اس لئے ہم ان کو مدعو کرتے ہیں اور خدا کی قسم دیتے ہیں کہ وہ اس تحقیق کے لیے قادیان میں آویں اور تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کریں اور ہم قسم کھا کر وعدہ کرتے ہیں کہ ہر ایک پیشگوئی کی نسبت جو منہاج نبوۃ کے رو سے جھوٹی ثابت ہو ایک ایک سو روپیہ ان کی نذر کریں گے ورنہ ایک خاص تمغہ لعنت کا ان کے گلے میں رہے گا۔ اور ہم آمد و رفت کا خرچ بھی دیں گے .... اور اسی شرط سے روپیہ ملے گا اور ثبوت ہمارے ذمہ ہوگا۔

(مولوی ثناء اللہ صاحب کا قادیان پہنچنا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان

الہامات مرزا موئفہ ثناء اللہ امرتسری ۱۱۶} خاکسار آپ کی حسب دعوت مندرجہ اعجاز احمدص ۱۱ وص ۲۳ قادیان میں اس وقت حاضر ہے جناب کی دعوت کے قبول کرنے میں آج تک رمضان شریف مانع رہا ورنہ اتنا توقف نہ ہوتا میں اللہ جل شانہٗ کی قسم کھاتا ہوں کہ مجھے جناب سے کوئی ذاتی خصومت اور عناد نہیں چونکہ آپ بقول خود ایک ایسے عہدہ جلسلہ پر ممتاز و مامور ہیں جو تمام نبی نوع کی ہدایت کے لئے عموماً اور مجھ جیسے مخلصوں کے لیے خصوصاً ہے اس لئے مجھے قوی امید ہے کہ آپ میری تفہیم میں کوئی وقیقہ فرد گزاشت نہ کرینگے اور حسب وعدہ خود مجھے اجازت بخشیں گے کہ میں مجمع میں آپ کی پیشگوئیوں کی نسبت اپنے خیالات ظاہر کروں میں مکرر آپ کو اپنے اخلاص اور صعوبت سفر کی طرف سے توجہ دلا کر اسی عہد جلیلہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ مجھے ضرور ہی موقع دیں (راقم ابوالوفا ثناء اللہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء وقت ۳:۲۵ بجے دن کے) منقول از الہامات مرزا موئفہ مولوی ثناء اللہ۔

مرزا غلام احمد صاحب پہلے تو جوابات میں لیت ولعل کرتے رہے آخر جب سمجھا کہ مولوی ثناء اللہ قادیاں میں میری دعوت پر پہنچ کر ڈٹ گیا ہے جان نہیں چھوڑتا تو مرزا صاحب نے آخری جواب خود نہ دیا بلکہ اپنے امتیوں سے لکھوایا۔

آخری جواب مرزا صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

مولوی ثناء اللہ صاحب آپ کا رقعہ حضرت اقدس امام الزمان مسیح موعود ومہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مبارک میں سنا دیا گیا چونکہ مضامین اس کے محض عناد اور تعصب آمیز تھے جو طلب حق سے بعد المشرقین کی دوری اس سے

صاف ظاہر ہوتی تھی لہٰذا حضرت اقدس کی طرف سے آپ کو یہی جواب کافی ہے کہ آپ کو تحقیق حق منظور نہیں ہے اور حضرت انجام آتھم میں اور نیز اپنے خط مرقومہ جواب سامی میں قسم کھا چکے اور اللہ تعالیٰ سے عہد کر چکے ہیں کہ مباحثہ کی شان سے مخالفین سے کوئی تقریر نہ کریں گے خلاف معاہدہ الٰہی کے کوئی مامور من اللہ کیونکر کسی فعل کا ارتکاب کر سکتا ہے طالب حق کے لیے جو طریق حضرت اقدس نے تحریر فرمایا کیا وہ کافی نہیں لہٰذا آپ کی اصلاح جو بطرز شان مناظرہ آپ نے لکھی ہے وہ ہرگز منظور نہیں ہے اور یہ بھی منظور نہیں فرماتے ہیں کہ جلسے محدود ہو بلکہ فرماتے ہیں کہ کل قادیان وغیرہ کے اہل الرائے مجتمع ہوں تا کہ حق باطل سب پر واضح ہو جائے **السلام علی من اتبع الھدیٰ** ۱۱ جنوری ۱۹۰۳ء گواہ شد محمد سردار ابوسعید غفی عنہ خاکسار محمد آمین بحکم حضرت امام زمان۔

بتیسواں جھوٹ ۳۲} مرزا غلام احمد صاحب جب مولوی ثناء اللہ صاحب کے مقابلہ میں ہر طرح ہی ناکام رہے تو مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے متعلق مرزا صاحب نے آخری پیشگوئی فرمائی۔

اعجاز احمدی ۳۷} واضح رہے کہ مولوی ثناء اللہ کے ذریعے سے عنقریب تین نشان میرے ظاہر ہوں گے (۱) وہ قادیان میں تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کے لیے میرے پاس ہرگز نہیں آئیں گے اور سچی پیشگوئیوں کی اپنے قلم سے تصدیق کرنا ان کے لیے موت ہوگی۔ (۲) اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مر جائے تو ضرور وہ پہلے مریں گے (۳) اور سب سے پہلے اس اردو مضمون اور عربی قصیدہ کے مقابے سے عاجز رہ کر جلد تر ان کی روسیاہی ثابت ہو جائے گی۔

مرزا صاحب کے تینوں جھوٹ ثابت چکے (۱) دس جنوری ۱۹۰۳ء کو مولوی ثناء اللہ صاحب وہاں پہنچ گئے تو مرزا غلام احمد صاحب مقابلے میں نہ آ سکے (۲) مرزا غلام احمد صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے مابین مباحلہ پایا تو مرزا غلام احمد صاحب مولوی ثناء اللہ سے پہلے مر گئے (۳) مولوی ثناء اللہ صاحب نے مرزا صاحب

کے قصیدے کی صرفی نحوی عروضی غلطیاں نکالیں جس کا انکار مرزا صاحب نہ کر سکے پھر مولوی ثناء اللہ صاحب نے مقابلے میں قصیدہ لکھا جو الہامات مرزا کے ص ۱۰۳ پر موجود ہے مرزا صاحب جس کی ایک غلطی نہ ثابت کر سکے اور لطف یہ ہے کہ مرزا صاحب کی مقررہ میعاد کے اندر لکھا گیا اور اہلحدیث اخبار میں چھپا مرزا صاحب کی پیشگوئیاں اب علی الکذب فوق الکذب من الکذب ثابت ہوئیں۔

''مرزائی'' تمہارا کہنا تو ٹھیک ہے جو تمہارا دل چاہے کہو مگر مرزا صاحب نے جو خط قادیان میں مولوی ثناء اللہ کو لکھا تھا وہ تو دیکھنا چاہیے سب کچھ تو آپ نے اس میں فرما دیا تھا۔

''محمد عمر'' بھئی مرزائی صاحب تمہارے کلام سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کی یہ تمام باتیں سچی تو نہ نکلیں فقیر کا مقصد بھی پیش کرنے کا یہی تھا کہ تمہیں سچ معلوم ہو جائے ایمان لانا یا نہ اور تمہارے خط کی طلبی سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے پاس قادیان میں مولوی ثناء اللہ صاحب گئے تھے جس سے مرزا جی کی پیشگوئی اعجاز احمدی ص ۳۷ والی جھوٹی ثابت ہوئی۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کو قادیان میں پہنچنے کے بعد مرزا صاحب کا خط لکھنا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحمَدہ' ونصلی علی رسولہ الکریم

از طرف عائذ باللہ غلام احمد عافاہ' اللہ وَ اَیّد بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب آپ کا رقعہ پہنچا اگر آپ لوگوں کی صدق دل سے یہ نیت ہو کہ اپنے شکوک شبہات پیشگوئیوں کی نسبت ان کے ساتھ اور امور کیفیت بھی جو دعوے سے تعلق رکھتے ہوں رفع کرادیں تو یہ آپ لوگوں کی خوش قسمتی ہوگی اور اگرچہ میں کئی سال ہو گئے اپنی کتاب انجام آتھم میں شائع کر چکا ہوں کہ میں اس گروہ مخالف سے ہرگز بحثات نہیں کروں گا کیونکہ اس کا نتیجہ بجز گندی گالیوں اور ناشائستہ کلمات سننے کے ظاہر نہیں ہوا مگر میں ہمیشہ طالب حق کے شبہات دور کرنے کے لیے تیار ہوں

اگر آپ نے اس رقعہ میں دعوے تو کر دیا ہے کہ میں طالب حق ہوں مگر مجھے تامل ہے کہ
اس دعوٰے پر آپ قائم رہ سکیں کیونکہ آپ لوگوں کی عادت ہے کہ ہر ایک بات کو کشاں
کشاں بیہودہ اور لغو مباحثات کی طرف لے آتے ہیں اور میں خدا تعالیٰ کے سامنے
وعدہ کر چکا ہوں کہ ان لوگوں سے مباحثات ہرگز نہیں کروں گا سو وہ طریق جو مباحثات
سے بہت دور رہے وہ یہ ہے کہ آپ اس مرحلہ کو صاف کرنے کے لیے اول یہ اقرار
کر دیں کہ آپ منہاج نبوۃ سے باہر نہیں جائیں گے اور وہی اعتراض کریں گے جو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یا حضرت عیسیٰ پر یا حضرت موسیٰ پر یا حضرت یونس پر عائد
نہ ہوتا اور حدیث اور قرآن کی پیشگوئیاں پر زد نہ ہو دوسری یہ شرط ہوگی کہ آپ زبانی
بولنے کے ہرگز مجاز نہ ہونگے صرف آپ مختصر ایک سطر یا دو سطر تحریر دیدیں کہ میرا یہ
اعتراض ہے پھر آپ کو عین مجلس میں مفصل جواب سنایا جائے گا اعتراض کے لیے لمبا
لکھنے کی ضرورت نہیں ایک سطر یا دو سطر کافی ہیں تیسری یہ شرط ہوگی کہ ایک دن میں
صرف ایک ہی اعتراض آپ کریں گے کیونکہ آپ اطلاع دے کر نہیں آئے چوروں کی
طرح آگئے ہیں اور ہم ان دنوں بباعث کم فرصتی اور کام طبع کتاب کے تین گھنٹے سے
زیادہ وقت نہیں خرچ کر سکتے یاد رہے کہ یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ عوام کالانعام کے روبرو
آپ وعظ کی طرح لمبی گفتگو شروع کر دیں بلکہ آپ نے بلکل منہ بند رکھنا ہوگا جیسے صم
بکم یہ اس لئے کہ تا گفتگو میں اس کا جواب دے سکتا ہوں اور ایک ایک گھنٹہ کے بعد
آپ کو متنبہ کیا جائے گا کہ اگر ابھی تسلی نہیں ہوئی تو اور لکھ کر پیش کرو آپ کا کام نہیں ہوگا
کہ اس کو سنا دیں ہم خود پڑھ لیں گے مگر چاہیے کہ دو تین سطرے سے زیادہ نہ ہو اس طرح
میں آپ کا کچھ حرج نہیں کیونکہ آپ نے شبہات دور کرانے آئے ہیں یہ طریق شبہات
دور کرانے کا بہت عمدہ ہے میں باواز بلند لوگوں کو سنا دوں گا کہ اس پیشگوئی کی نسبت
مولوی ثناء اللہ صاحب کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوا ہے اور اس کا یہ جواب ہے اسی
طرح تمام وسواس دور کر دیے جائیں گے لیکن اگر یہ چاہو کہ بحث کے رنگ میں آپ

کو بات کا موقع دیا جائے تو یہ ہرگز نہیں ہوگا چودھویں جنوری ۱۹۰۳ء تک میں اس جگہ ہوں بعد میں ۱۵ جنوری ۱۹۰۳ء کو ایک مقدمہ پر جہلم جاؤں گا۔ سو اگرچہ بہت کم فرصتی ہے لیکن چودھویں جنوری ۱۹۰۳ء تک تین گھنٹہ تک آپ کے لیے خرچ کر سکتا ہوں اگر آپ لوگ کچھ نیک نیتی سے کام لیں تو یہ ایک ایسا طریق ہے کہ اس سے آپ کو فائدہ ہوگا ورنہ ہمارا اور آپ لوگوں کا آسمان پر مقدمہ ہے خود خدا تعالیٰ فیصلہ کر دے گا سوچ کر دیکھ لو کہ یہ بہتر ہوگا کہ آپ بذریعہ تحریر جو دو سطر سے زیادہ نہ ہو ایک ایک گھنٹہ کے بعد اپنا شبہ پیش کرتے جائیں گے اور میں وہ وسوسہ دور کرتا جاؤں گا۔ ایسے صدہا آدمی آتے ہیں اور وسوسے دور کرا لیتے ہیں ایک بھلا مانس شریف آدمی ضرور اس بات کو پسند کرے گا۔ جس کو اپنے وساوس دور کرانے میں غرض نہیں اور وہ جو خدا سے نہیں ڈرتے ان کی تو سوچ ہی اور ہوتی ہیں بالآخر اس غرض کے لیے کہ اب آپ اگر شرافت اور ایمان رکھتے ہیں قادیان سے بغیر تصفیہ کے خالی نہ جاویں دو قسموں کا ذکر کرتا ہوں اول چونکہ میں انجام آتھم میں خدا تعالیٰ سے قطعی عہد کر چکا ہوں کہ ان لوگوں سے کوئی بحث نہیں کروں گا۔ اس وقت پھر اسی عہد کے مطابق قسم کھاتا ہوں کہ میں زبانی آپ کی کوئی بات نہیں سنوں گا صرف آپ کو یہ موقع دیا جائے گا کہ آپ اول ایک اعتراض جو آپ کے نزدیک سب سے بڑا اعتراض کسی پیشگوئی پر ہو ایک سطر یا دو سطر حد تین سطر تک ہے اور پھر چپ رہیں اور میں مجمع عام میں اس کا جواب دوں گا جیسا کہ مفصل لکھ چکا ہوں پھر دوسرے دن اس طرح دوسری لکھ کر پیش کریں یہ تو میری طرف سے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں اس سے باہر نہیں جاؤں گا اور کوئی زبانی بات نہیں سنوں گا اور آپ کی مجال نہیں ہوگی کہ ایک کلمہ بھی زبانی بول سکیں آپ کو خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ آپ اگر سچے دل سے آئیں ہیں تو اس کے پابند ہو جائیں اور ناحق فتنہ و فساد میں عمر بسر نہ کریں ہم میں سے ان دونوں قسموں سے جو شخص انحراف کرے گا اس پر خدا کی لعنت ہے خدا کرے کہ وہ اس لعنت کا پھل بھی اپنی زندگی میں دیکھ لے امین سو اب میں

دیکھوں گا۔ کہ آپ سنت نبوی کے موافق اس قسم کو پورا کرتے ہیں یا قادیان سے نکلتے ہوئے اس لعنت کو ساتھ لے جاتے ہیں۔ اور چاہیئے کہ اول آپ مطابق اس عہد مذکر بقسم کے آج ہی ایک اعتراض دو تین سطر کا لکھ کر بھیج دیں اور پھر وقت مقرر کر کے مسجد میں مجمع کیا جاوے گا اور آپ کو بلایا جائے گا اور عام مجمع میں آپ کے شیطانی وساوس دور کروئے جائینگے مرزا غلام احمد بقلم خود مہر منقول از الہامات مرزا از ص ۱۱۶ تا ص ۱۱۹ مؤلفہ مولوی ثناء اللہ صاحب۔

مرزائی صاحب تمہارے مرزا جی مولوی ثناء اللہ کے مقابلے سے خوب نکلے جیسا کہ برطانیہ جرمنی کے جنگ میں بلا تکلیف ونقصان دو سو میل پیچھے ہٹ جاتے تھے لہذا ثابت ہوا کہ تمہارے مرزا جی گزشتہ تحریری پیش گوئی کے مطابق جھوٹے ثابت ہوئے کہ مولوی ثناء اللہ پیش گوئیوں کو غلط ثابت کرنے کے لیے قادیان نہیں آیگا۔ لیکن وہ آ گیا اور مرزا غلام احمد صاحب کا یہی جھوٹ پہلا ثابت ہوا اور دوسری کذب کی نشانی یہ ہے کہ بالمشافہ بات کرنے سے کذب فاش ہوتا تھا اس لئے میدان میں نہ نکلے تیسری کذب کی علامت یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب کے صم بکم بنا کر میدان میں نکلنے پر راضی تھے جس سے صاف واضح ہے کہ مرزا صاحب کے سامنے اگر مولوی ثناء اللہ ہمکلام ہوتے تو مرزا صاحب کو بھی یقین تھا۔ کہ مرزائی کذب کا پردہ میرے گھر میں فاش ہو جائیگا۔ اور چھوتھی کذب کی علامت یہ ہے کہ کاذب ہونے کی بنا پر موت مانگی سو خداوند تعالی نے ان کو موت عطا کی جس سے وہ کاذب ثابت ہو گئے جو اپنے فیصلے سے ہی کاذب ثابت ہو اس کے لئے ادلہ طلب کرنا حماقت سے خالی نہیں۔ اور پانچواں جھوٹ یہ بول دیا کہ میں نے مناظرانہ ہمکلام ہونا قسم کھا کر چھوڑ دیا ہے حالانکہ اس کے بعد کئی دفعہ ایسے موقع ہوئے جیسا کہ قبل از موت مناظرانہ ہمکلام ہوئے جو حوالہ جات طلب کرنے پر فقیر پیش کر سکتا ہے۔ (مصنف)

مرزا جی کو چونکہ یقین تھا کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان کے مباہلے کے مطابق موت

تو مجھے ضرور آہی جاتی ہے۔ لہذا اچھی موت بہتر نہیں بری موت مانگی تا کہ جیسے اعمال تمام زندگی میں کیے ہیں موت بھی ویسے ہی چاہیئے۔

مرزا غلام احمد صاحب نے مولوی ثناء اللہ صاحب غیر مقلد سے تنگ آ کر جس قسم کی موت مانگی خداوند تعالی عزیز ذوانتقام نے ویسے ہی موت دے دی

تینتیسواں ۳۳ جھوٹ: تبلیغ رسالت } مولوی ثناء اللہ (امرتسری) کے ساتھ آخری فیصلہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

یَسْتَفْتُوْنَکَ اَحَقٌّ ھُوَ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْٓ اِنَّہٗ لَحَق"

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب سلام علی من اتبع الھدی مدت سے آپ کے پرچہ اہلحدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود و کذاب دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعوی مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا ہوں مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لیے مامور ہوں اور آپ بہت سے افترا میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں اور ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہو سکتا اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تا کہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں

ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئی تو میں خدا کی طرف سے نہیں یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر نہیں محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر قدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعوے مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے آمین مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے۔ حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون وہیضہ وغیرہ سے امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے آمین یارب العالمین ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں۔ جس کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت **لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ** " پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص در حقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بداثر ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا مگر میں دیکھتا

ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہیں تہمتوں کے ذریعے سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں در حقیقت مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر آمین ثم آمین رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ آمین:

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم عبداللہ الصمد مرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایّد تومہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء مرزا صاحب کے اس آخری فیصلہ ودعا سے حسب ذیل نتائج

مرزا صاحب کی تکذیب اور تفسیق ظاہر کرنے میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے جب کوئی کسر باقی نہیں رکھی اور اپنے پرچے اہلحدیث میں مرزا جی کو مردود کذاب وجال مفتری کے خطابات سے یاد فرماتے رہے آخیر تنگ آ کر مرزا جی نے فیصلہ تحریر فرمایا اور بددعائیں کیں لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب کا ایک بال بیکا نہ کر سکے۔

اس خط سے مندرجہ ذیل مفاہیم ظاہر ہوئے۔

۱۔ اگر میں واقعی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ تم مجھے کہتے ہو تو میں آپ کی زندمیں ہلاک ہو جاؤنگا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی۔

۲۔ مفسد اور کذاب ذلت کی موت مرتا ہے جیسے طاعون وہیضہ وغیرہ۔

۳۔ طاعون یا ہیضہ وغیرہ میری زندگی میں مولوی ثناء اللہ کو وارد نہ ہوئیں اور نہ مرا تو میں تو خدا کی طرف سے نہیں۔

۴۔ میں نے یہ فیصلہ خدا سے چاہا ہے مباحلہ یا وحی نہیں۔

۵۔ خداوند تعالیٰ سے دلی دعا چاہتا ہوں۔ اور بحیثیت مسیح موعود ہونے کے دعا کرتا ہوں جس کی دعا نا منظور نہیں ہو سکتی۔

۶۔ خدائی فیصلہ یہی چاہتا ہوں کہ اگر میں مفسد اور کذاب ہوں تو ثناء اللہ کی زندگی میں طاعون یا ہیضے وغیرہ سے ہلاک ہو جاؤں گا۔ ورنہ مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں انہی طاعون ہیضہ سے ہلاک ہو جائے اور یا اللہ کاذب کو صادق کی زندگی میں اٹھائے۔

(مرزا صاحب کی دعا منظور اور کاذب صادق کی زندگی میں مرا)

نتیجہ: مرزا غلام احمد صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں منہ مانگی موت ہیضہ سے ۱۹۰۸ء میں چل بسے وَزَهَقَ الباطل ان الباطل کان زھوقا کا معنون ثابت ہو گئے۔

''مرزائی'' ۔ مرزا جی کو ہیضہ نہیں ہوا تم غلط کہتے ہو حوالہ دو۔

''محمد عمر'' مرزائی صاحب ناراضگی کیوں فرماتے ہو مرزا جی نے ہیضہ یا طاعون وغیرہ طلب فرمائی! طاعون وغیرہ تک نوبت ہی نہ پہنچنے پائی کہ ایک ہیضے نے مرزا صاحب کا خاتمہ کر کے ختم نبوت کے معنی سمجھا دیئے ملاحظہ۔

سیرۃ المہدی 1/11} خاکسار مرزا بشیر احمد نے والدہ صاحبہ کی یہ روایت جو شروع میں درج کی گئی ہے جب دوبارہ والدہ صاحبہ کے پاس برائے تصدیق بیان کی اور حضرت مسیح موعود کی وفات کا ذکر آیا تو والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں بھی سو گئی لیکن پھر کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت ہوئی اور غالباً ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کے لیے آپ پاخانہ تشریف لے گئے اس کے بعد اپنے زیادہ ضعف محسوس کیا تو آپ نے ہاتھ سے مجھے جگایا میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے کے لیے بیٹھ گئی تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا تم اب سو جاؤ

میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جا سکتے تھے۔اس لئے میں نے چارپائی کے پاس ہی انتظام کر دیا اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی مگر ضعف بہت ہو گیا تھا اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی۔

اس روائت مرزائیہ سے ثابت ہوا کہ مرزا جی کو چھ دست اور ایک قے آخری آئی جو مرزا غلام احمد صاحب کا کام ختم کر گئی یہ مرزا جی کی بددعا کا نتیجہ تھا جو ان کو بفرمان الٰہی **ان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم ان اللہ لایھدی من ھو مسرف کذّاب** ’’ مومن ۲۴/۴ وارد ہوا۔

’’مرزائی‘‘ مرزا صاحب نے مولوی ثناء اللہ کے ساتھ مباھلہ کیا اور نہ پیشگوئی کی یہ جھوٹ ہے پاکٹ بک ص ۲۷۷۔

’’محمد عمر‘‘۔وکیل صاحب تم نے تو یار مرزا جی کو جعلی یا بناوٹی خود ہی تسلیم کر لیا کیونکہ اگر مرزا جی خدا کی طرف سے تمہارے مرزائیوں کے نزدیک ہی ہوتے تو تم ان کی بات کو یوں بری طرح نہ ٹھکراتے وکیل صاحب مرزا صاحب نے مولوی ثناء اللہ کے متعلق خداوند تعالٰی سے تو آخری فیصلہ کر لیا پھر فیصلے کی دو قسمیں ہیں الہامی یا غیر الہامی پھر غیر الہامی کی دو صورتیں خداوند کی رضا سے یار ناراضگی سے اگر مرزا صاحب نے الہام سے یہ فیصلہ صادق وکاذب کی تمیز کا زندگی اور موت کا رضا الٰہی سے کیا تو بھی جھوٹے اور اگر ناراضگی سے گیا تو معتوب من اللہ فوت ہوئے لہٰذا ہر صورت مرزا جی جھوٹے ہو گئے اور دعا کے الفاظ واضح ہیں کہ اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں مجھے ہلاک کر سوا ایسا ہوا۔

’’مرزئی‘‘۔مرزا صاحب نے اپنی کتاب انجام اٰتھم میں تمام علماء و گدی نشینوں اور

پیروں کو آخری فیصلہ کی دعوت دی اس مخاطبین میں مولوی ثناء اللہ کا نمبر تھا مولوی صاحب نے اس کا کوئی جواب نہ دیا پاکٹ بک ص ۳۷۷۔

''محمد عمر'' وہ آخری فیصلہ تمام علماء سجادہ نشینوں سے جو ہوا وہ اور ہے اس سے مرزا جی کو شکست ہوئی وہ کسی سے مخفی نہیں تم بات کیا کہہ رہے ہو ۱۸۹۶ء کی آخری فیصلہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق مرزا جی نے جو خدا سے کیا اور اشتہار دیا جو ۱۹۰۷ء میں مرزا جی نے لکھا یہاں تو اس کی بات ہو رہی ہے اگر اس کے بعد کی کوئی تحریر مرزا جی کی مولوی ثناء اللہ کے متعلق ہے تو پیش کرو ورنہ مرزا جی کا فرمان کہ اگر میں مفتری اور کذاب ہوں تو ثناء اللہ کی زندگی میں ہیضے یا طاعون سے ہلاک ہو جاؤں ہمارے سر آنکھوں پر ہم نے اس امر کو صحیح سمجھا اور صحیح پایا لَا رَیْبَ فِیْہِ۔

''مرزائی'' واقعی مرزا صاحب کی اس کے بعد میں تو مولوی ثناء اللہ کے متعلق کوئی تحریر نہیں اور علاوہ ازیں ہم سننے کے لیے تیار ہی نہیں لیکن مولوی ثناء اللہ نے تو اپنے اخبار ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء میں اس مباہلے سے قرار کیا ہے پاکٹ بک ص ۷۷۷

''محمد عمر''۔ وکیل صاحب بھی بڑے سادہ لوح ہیں جب مرزا جی نے مباہلے کا چیلنج ہی نہیں کیا نہ یہ شرط مقرر کی کہ اگر تم نے مباھلہ کیا تو میر طرف سے بھی یہ وعدہ پکا ورنہ نہیں مولوی ثناء اللہ کے متعلق تو مرزا جی نے خدا سے فیصلہ کر لیا کہ یا اللہ میں ثناء اللہ کے مظالم سے تنگ آچکا ہوں اب تو کذاب اور مفتری کو صادق کی زندگی میں ہلاک کر سو خدائی فیصلے سے بالا تر فیصلہ کس کا ہو سکتا ہے مرزا جی نے سرکَ بسِرّی کے بمو جب خدا سے خود بخود زبردستی فیصلہ کر لیا اور خداوند نے مرزا صاحب کی بات کو پھینکا نہیں بلکہ اپنے بندوں کی دعا قبول کرتا ہے رب العزۃ نے مرزا صاحب کو کذاب اور مفتری ثابت کرنے کے لیے ثناء اللہ کی زندگی میں ہی بمرض ہیضہ مرزا جی کو ہلاک کر دیا پھر مرزا صاحب کے مطیعوں کا شک کرنا درست نہیں خداوند کے عذاب سے ڈرنے والا ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے مولوی ثناء اللہ عذاب الٰہی سے خائف ہو گیا وہ زندہ

رہا مرزا صاحب نے عذاب الٰہی کو بلایا تو عذاب الٰہی میں گرفتار ہو گئے یا اس میں کونسی وقیق بات ہے جو سمجھ میں نہیں آتی یہ کوئی مرزائی استعداد نہیں ہے کہ سمجھ میں نہ آئے یہ خدائی فیصلہ ہے۔

''مرزائی''۔ خدا تعالیٰ جھوٹے دغا باز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے تا کہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کرے مولوی ثناء اللہ نے بھی اس امر کو تسلیم کیا ہے پاکٹ بک ص ۷۷۷۔

''محمد عمر''۔ مولوی ثناء اللہ نے تو اس لیے کہا ہوگا کہ مرزا جی کو لیکھرام کے مقابلے میں لمبی عمر ملی تو کذاب اور مفتری ثابت ہوئے فقیر مولوی ثناء اللہ کی بات اس وقت نہیں کر رہا بلکہ مرزا جی کی صدق و کذب پر بات ہو رہی ہے فقیر تمام دنیائے مرزائیت سے کہتا ہے کہ اے مرزائیوں بتاؤ مرزا جی کا یہ فرمان جو مرزا صاحب نے مولوی ثناء اللہ صاحب (امرتسری) کے ساتھ آخری فیصلہ اشتہار کی سطر ۸ میں لکھا ہے ''اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ (ثناء اللہ) اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی۔'' یہ سچ ہے یا جھوٹ اگر سچ ہے تو مرزا صاحب مولوی ثناء اللہ کے سامنے بیٹھے سے ہلاک ہوئے اور اگر جھوٹ ہے تو مرزا صاحب تمہاری زبانی ہی بلا دلیل جھوٹے ہو گئے چلو کدھر نکلو گے مرزائیو چھوڑ و اس جھوٹے گورکھ دھندے کو اور مسلمان ہو جاؤ اور امت مرزائیہ سے نکلو امت محمد یہ میں داخل ہو جاؤ ورنہ پھر یہ وقت ہاتھ نہ آئیگا اور نہ یہ جھوٹے بہانے کام آئینگے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر مفسد کی عمر لمبی ہوتی ہے تو مرزا جی کا مباہلہ کرنا ہی جھوٹ ثابت ہوا پھر لمبی عمر کی طلب کیوں اور جھوٹے کی ہلاکت کیوں طلب کی جاتی ہے معلوم ہوا جب سلسلہ ہی جھوٹا ہے جدھر پہلو پلٹو جھوٹ ہی جھوٹ ہے۔

''مرزائی'' مولوی ثناء اللہ نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلعم باوجود سچا نبی ہونے کے مسلمہ

کذاب سے پہلے انتقال فرما گئے اور مسلیمہ باوجود کاذب ہونے کے صادق سے پیچھے مرا۔
''محمد عمر'' کیا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اگر میں سچا ہوں تو مسلیمہ میرے سامنے مریگا اور معاذ اللہ اگر میں مفتری ہوں تو مسلیمہ سے پہلے میرا وصال ہو یا فرمایا ہو کہ یا اللہ مجھے مسلیمہ نے بڑا تنگ کیا ہے۔ اس کو مار دے اور فقیر اس مرزائی کو یک صد روپیہ انعام نقد پیش کریگا۔ جو مرزائی مرزا صاحب جیسا مذکورہ خدائی فیصلہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسلیمہ کے متعلق دکھاوے۔ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْ وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُو النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ۔

''مرزائی'' مباہلہ بھی ایک آخری فیصلہ ہے۔ آنحضرت نے بھی نصاری کو مباہلہ کے واسطے طلب کیا تھا مگر ان میں سے کسی کو جرات نہ ہوئی بعینہ حضرت صاحب نے آخری فیصلہ والی دعا کے مطابق ایک اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کو محمد حسین بٹالوی کے متعلق شائع فرمایا تھا یہ بھی تو حضرت صاحب کا ایک آخری فیصلہ ہی تھا۔ اور مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ ساتھ کا لفظ بتا رہا کہ فریقین کی رضامند کا سوال ہے۔ پاکٹ بک از ص ۷۷۹ تا ص ۷۸۱

''محمد عمر'' وکیل صاحب یہ کچھ ہی نہیں کہ جو پتے مارو عوام کالانعام ویسے ہی بک دیتے ہیں یہاں تو کھری بات کہنی پڑیگی اور کھری ہی بفضلہ سننی پڑیگی۔ فقیر نے مرزا غلام احمد صاحب کے آخری فیصلہ کے جملے پر ہی صرف اکتفا نہیں کیا بلکہ عرض کیا ہے کہ مرزا صاحب کی یہ تحریر مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو جو لکھا ہوا ہے مولوی ثنا اللہ کے متعلق مرزا صاحب نے اس ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کے بعد کوئی تحریر لکھی ہے؟ اگر نہیں لکھی تو واقعی آخری ہوئی اور اگر لکھی ہے تو دکھاؤ جب نہیں دکھا سکتے اور نہ انشاء اللہ دکھا سکو گے۔ تو ادھر اُدھر کی فضول باتیں بنانے والا انسان سچا نہیں ہو سکتا اور نہ کسی کو بنا سکتا ہے۔ سو ٹھار کی یک لوہار کی بس مرزا جی بیٹھے سے مر کر جھوٹے ہو گئے تم باتوں ہی سے کیسے سچے ہو سکتے ہو یا کر سکتے ہو۔ پھر تم نے پیچھے سے ایک اور طرہ سنا دیا کہ ساتھ کا لفظ فریقین کی رضامند پر دال ہے یہ بھی تمہارا کہنا غلط ہے کیونکہ اشتہار کی جتنی

تحریر مرزا جی نے لکھی ہے اس میں مولوی ثناء اللہ کے ساتھ کوئی شرط نہیں لگائی گئی نہ مباھلے کا کوئی جملہ اس میں موجود ہے۔ بلکہ مرزا جی کے کلمات تو صاف واضح ہیں کہ انہوں نے مولوی ثناء اللہ کے متعلق خدا سے فیصلہ کر لیا اگر خدا نے مرزا جی کو ان کی منہ مانگی موت دے دی تو اب ہمارے ساتھ تمہارا جھگڑا کیوں؟ مارا اللہ تعالیٰ نے کیونکہ مرزا جی نے مولوی ثناء اللہ کی بدگوئیوں سے تنگ آ کر فیصلہ خدا سے طلب فرمایا خدا تعالیٰ نے قبول فرمالیا مانگنے والے مرزا صاحب دینے والا خدا، مارنے والا خدا، مرنے والے مرزا جی، جھگڑا ہم سے کیوں؟ مرزا صاحب کو جھوٹا کیا تو خدا نے اس سے لڑائی لو، ہمارے سامنے وکالت چھانٹنے سے کچھ نہ بن سکے گا۔ مرزا جی نے موت وحیات سے مولوی ثناء اللہ کا فیصلہ خدا سے چاہا جیسا کہ ایک تنگ شدہ آدمی کہدے کہ یا اللہ مجھے فلاں شخص نے بڑا تنگ کیا ہوا ہے۔ جو ہم سے جھوٹا ہو اس کو ہلاک کر تو اللہ تعالیٰ کہنے والے کو ہی ہلاک کر دے تو اس کے ورثا کہیں کہ جی ہمارے بزرگ نے مباھلہ کیا دوسرے نے قبول نہیں کیا تو یہ غلط بات ہے فیصلہ خداوندی موت وحیات کے خاتمے سے ختم ہو گیا۔ اب بہانوں سے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا کبھی لکھتے ہیں کہ جی مرزا صاحب نے فرمایا تھا کہ مولوی ثناء اللہ جو چاہیں نیچے لکھدیں کیا وہ لکھ دیتے کہ مرزائی سارے کے سارے ہی مر جائیں تو اُن کی بات کبھی منظور ہو سکتی تھی؟ نہیں! کیونکہ اگر وہ مرزا غلام احمد جیسے الہامی ہوتے تو ان کی بھی سنی جاتی مولوی ثناء اللہ صاحب الہامی نہ تھے اور نہ انہوں نے عذاب خدا سے مانگا مرزا جی الہامی تھے انہوں نے خدا سے عذاب مانگا خدوند تعالیٰ کو مرزا جی سے رنج تھا کہ بندا میرا اور الہام غیروں سے لیتا پھرتا ہے میں نے تجھے امت محمدیہ میں پیدا کیا تو خود نبی بنا پھرتا ہے بس مرزا جی کا دعا مانگنا کہ "یا اللہ کذاب ہاں تا چک لے رب کریم نے چک لیا"۔ اب مرزائیوں کی کون سنے۔ لیکن مرزائی پھر بھی کہتے ہیں کہ ہم سچے ہمارے مرزا جی سچے ایسے لوگوں کے واسطے رب العزۃ نے خوب فرمایا۔ وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ال عمران ۱۳/۳ اور مرزا جی کو وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَىٰ کے اصول سے

شکست کھانی پڑی۔ کیونکہ انہوں نے لَا تَفْتَرُوْا عَلَی اللّٰہِ کو نہ سنا تو فَیُسْحِتَکُمْ کا ورود خداوندی عزیز ذو انتقام کی طرف سے ہوگیا۔

اے امت مرزائیہ! سنو! انسانوں کی باتوں پر اعتماد نہ کرو خداوندی وعدہ کو تو سچا سمجھو (خدائی فیصلہ)

الصّٰفّٰت ۲۳/۵ }وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُوْنَ

اور یقیناً ہمارے بندے رسولوں کے لیے ہماری بات چیت طے ہو چکی ہے کہ بے شک ان کی ایسی شان ہے کہ وہی مدد کیے جائینگے اور ضرور ہمارا لشکر ہی غلبہ پانے والا ہے۔

جب مرزا غلام احمد صاحب کو غلبہ نہیں ہوا بلکہ مغلوب ہو گئے اور ہلاک ہو گئے تو اللہ کے بندے رسولوں سے نہ ہوئے بلکہ اللہ کے لشکر میں ہی شامل نہ ہو سکے۔ رسولوں کے واسطے قانون ہے وَسَلَامٌ" عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ اگر رسول اصلی ہوتے تو نجات ضرور ہوتی۔

مرزا جی ہر کس و ناکس کو موت کا پیغام بھیجتے تھے مرزا جی غلطی کھا گئے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان نے مرزا جی کو ہی آ گھیرا مرزا جی کی ہی منہ مانگی ہیضہ والی موت مرزا جی کو مل گئی قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ فرما دیجیے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بے شک موت جس سے تم بھاگتے ہو تو وہ تمہیں ضرور ملنے والی ہے پھر لوٹائے جاؤ گے تم عالم الغیب والشہادہ کی طرف تو بتائیگا تم کو جو تم عمل کرتے ہو۔

مرزا غلام احمد صاحب ایک تثلیثی عیسائی کے مقابلہ میں

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ڈپٹی عبداللہ آتھم صاحب عیسائی کے مابین از ۲۲ مئی ۱۸۹۳ء تا ۵ جون ۱۸۹۳ء مناظرہ امرتسر شہر میں ہوا اختتام مناظرہ پر عیسائیوں نے مرزا صاحب کو شکست دینے کا ایک عجیب حربہ استعمال کیا کہ ایک اندھا اور ایک بہرہ

اور ایک لنگڑا آدمی پیش کر دیا اور آتھم نے کہا کہ آپ مسیح ہونے کا دعوے کرتے ہیں تو ان کو درست کر دیجئے ہم جھوٹے اور تم سچے ورنہ تم جھوٹے اور ہم سچے مرزا غلام احمد چونکہ کچے مناظر تھے ان کے اس جال میں پھنس گئے اگر سچے مسیح ہوتے تو درست کر دیتے مرزا صاحب نہ تو چپ ہی کر سکتے تھے اور نہ ہی درست کر سکتے تھے۔ اگر چپ ہو جاتے اور اتنے مقامات پر ذلیل کیوں ہوتے یہ مرزا جی کی عدم خاموشی کا نتیجہ ہے جب درست کرنے کی ہمت نہ تھی تو الزامی جواب کی کیا ضرورت تھی۔ اصول مناظرہ سے بحث کرتے کہ یہ شق طے شدہ امور مناظرہ سے خارج ہے۔ اس لئے اس کی بحث فضول ہے یہ امتحان درکار ہے تو قادیان آجانا لیکن مرزا جی نے ملاں آں باشد کہ چپ نشود کے رو سے الزامی جواب دے دیا کہ عیسائیوں کا بھی ایمان ہے کہ یہ کرامت عیسائیوں میں بھی ہوتی ہے تو تم ہی کر دکھاؤ حالانکہ یہ دوسرا درجہ کی بات ہے۔ یعنی مرزا صاحب کی شکست کے بعد عیسائیوں کی شکست اس کی تشریح ہوئی کہ میں اگر ان کے درست کرنے سے سچ نہیں کہلا سکتا تو تم بھی درست کرنے سے عیسائی نہیں کہلا سکتے ایک تو اس میں مرزا صاحب کی شکست یہ ہے کہ نہ میں کر سکتا اور نہ تم دوسری شکست یہ کہ وہ عیسائی اگر نہ درست کر سکیں تو زیادہ سے زیادہ عیسائیت میں کمزور ثابت ہونگے اور مرزا جی کے درست نہ کرنے سے مرزا جی کی مسیحیت باطل ہوگئی خیر مرزا جی اس معاملہ میں عسائیوں کے برابر ہے نہ مرزا جی درست کر سکے جو مسیح کہلانے کے حقدار ہوتے اور نہ عیسائی عیسائی کہلانے کے حقدار رہے چنانچہ ارشاد فرمایا۔

سیرۃ المہدی {1/91} بیان کیا مجھ سے ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا امرتسر میں آتھم کے ساتھ مباحثہ ہوا تو دوران مباحثہ میں ایک دن عیسائیوں نے خفیہ طور پر ایک اندھا اور ایک بہرا اور ایک لنگڑا مباحثہ کہ جگہ میں لا کھڑا کر دیا۔ ایک طرف بٹھا دیئے اور پھر اپنی تقریر میں حضرت صاحب کو مخاطب کر کے کہا کہ آپ مسیح ہونے کا دعوے کرتے ہیں لیجئے یہ اندھے اور بہرے لنگڑے آدمی

موجود ہیں۔ مسیح کی طرح ان کو ہاتھ لگا کر اچھا کر دیجئے میر صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہم سب حیران تھے کہ دیکھئے اب حضرت صاحب اسکا کیا جواب دیتے ہیں۔ پھر جب حضرت صاحب نے اپنا جواب لکھوانا شروع کیا تو فرمایا کہ میں اس بات کو نہیں مانتا کہ مسیح اس طرح ہاتھ لگا کر اندھوں اور بہروں اور لنگڑوں کو اچھا کر لیتا تھا۔ اس لئے مجھ پر کوئی صحبت نہیں ہوسکتا ہاں البتہ تو یہ لوگ مسیح کے معجزے اس رنگ تسلیم کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف آپ کا یہ بھی ایمان ہے یہ جس شخص کے اندر رائی کے برابر ایمان ہو وہ وہی کچھ دیکھا سکتا ہے جو مسیح دکھاتا تھا۔ پادریوں کی ہوایاں اڑ گئیں۔ یہ بھی جھوٹ ہے کہ دوران مباحثہ میں عیسائیوں نے ایسا کیا بلکہ یہ آخری دن کا واقعہ ہے ملاحظہ ہو۔

جنگ مقدس لاہوری ۱۸۳ مضمون آخری مرزا صاحب ۵۔ جون ۱۸۹۳ء

اور مجھ سے بھی اس مجلس (۵ جون والی آخری مجلس) میں تین بیمار پیش کر کے ٹھٹھا کیا گیا حالانکہ میرا دعوی نہ تھا کہ میں قادر مطلق ہوں (ابن مریم ہونے کا دعوی غلط) نہ قرآن شریف کے مطابق مواخذہ تھا۔ بلکہ یہ تو عیسائی صاحبوں کے ایمان کی نشانی ٹھہرائی گئی تھی کہ اگر وہ سچے ایمان دار ہوں تو وہ ضرور لنگڑوں اور اندھوں اور بہروں کو اچھا کریں گے مگر تاہم میں اس کے لئے دعا کرتا رہا اور اس رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے الخ۔

تو مرزا جی کی اس عبارت جنگ مقدس سے ثابت ہوا کہ عیسائیوں کے مناظرہ کی آخری مجلس میں تین مریضوں کو پیش کر کے مرزا جی کے مسیحت کے دعویٰ کو جھوٹا ثابت کر دیا تو مرزا جی کی اس میں سخت ذلت ہوئی تو مرزا جی نے اپنا پرانا حربہ الہام والا استعمال فرمایا کہ اب ایک ایسا حربہ ہے جو اس وقت کو پاس کر سکتا ہے اور یہ نہ سوچا کہ اب تو وقت اس حربہ سے نکل جائیگا۔ لیکن بعد نہ پورے ہونے کے قیامت تک ان معاملات کو پڑھنے سننے والے کذب علی الکذب دیکھ کر **لعنت اللہ علی الکاذبین** پڑھا کریں گے تو مرزا جی نے اس معیت کے جھوٹے دعوی پر پردہ ڈالنے کے لیے کہہ دیا کہ رات مجھے یہ بشارت ہوئی ہے کہ عبداللہ آتھم پندرہ ماہ تک ہاویہ میں

گرایا جائیگا۔ پندرہ ماہ کے اندر جب یہ مرا تو یہ پیش گوئی ظہور میں آویگی۔ کہ بعض اندھے سوجاکھے کیئے جاوینگے۔اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگ گے۔یعنی عبداللہ آتھم کی موت کے بعد میں مسیح غلام احمد میں یہ طاقت اندھے کو سوجاکھے کرنے کی اور لنگڑے کو درست کرنے کی اور بہروں کو صحیح کرنے کی ہوگی پھر تمہیں میں یہ درست کر کے دکھاؤ نگا۔اور مرزا جی نے اندھوں بہروں اور لنگڑوں کو درست تو کیا ہی کرنا تھا۔مرزائی استعارہ اور مجاز تو مشہور ہے ہی خیر پھر فرمایا کہ آج کی تاریخ (یعنی ۵ جون ۱۸۹۳ء) سے پندرہ ماہ کے عرصہ میں عبداللہ آتھم بہ سزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جاوے۔روسیاہ کیا جاوے میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کریگا ضرور کریگا ضرور کریگا۔زمین وآسمان ٹل جائیں پر ان کی باتیں نہ ٹلیں گی اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے۔سُولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنیوں سے زیادہ لعنتی قرار دو۔

مرزائیو اب تم ہی اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچو کہ مرزا جی کی یہ پیش گوئی سچی نکلی یا جھوٹی اور مرزا جی کا ملہم رحمٰن باوفا ثابت ہوا یا شیطان ملعون بے وفا جس سے مرزا جی کے مقررہ ایام پندرہ ماہ کے اندر آتھم فوت ہوا؟ ہر گز نہیں آیئے فقیر تمہیں پہلے مرزا جی کی اصل عبارت پیش گوئی عرض کرتا ہے۔جو انہوں نے ۵ جون ۱۸۹۳ء کو بیان کی۔

چونتیسواں (۳۴) جھوٹ } آج رات (۵ جون ۱۸۹۳ء) جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے۔کہ جب میں نے بہت تضوع اور ابتھال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونو فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں

گرایا جائیگا۔ اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب یہ پیش گوئی ظہور میں آویگی۔ بعض اندھے سوجا کھے کئے جاوینگے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔ اسی طرح پر جس طرح اللہ تعالی نے ارادہ فرمایا ہے سوالحمد للہ والمنتہ کہ اگر یہ پیش گوئی اللہ تعالی کی طرف سے ظہور نہ فرماتی تو ہمارے یہ پندرہ دن ضائع گئے تھے انسان ظالم کی عادت ہوتی ہے کہ باوجود دیکھنے کے نہیں دیکھتا اور باوجود سننے کے نہیں سنتا اور باوجود سمجھنے کے نہیں سمجھتا اور جرأت کرتا ہے اور شوخی کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ خدا ہے لیکن اب میں جانتا ہوں کہ فیصلہ کا وقت آ گیا میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں اور اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لئے تھا میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالی کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کے تاریخ سے بہ سزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جاوے وسیاہ کیا جاوے میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کریگا ضرور کریگا ضرور کریگا۔ زمین وآسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔

اب ڈپٹی صاحب سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ نشان پورا ہو گیا تو کیا یہ سب آپ کے منشا کے موافق کامل پیشنگوئی اور خدا کی پیشنگوئی ٹھہریگی یا نہیں ٹھہریگی۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے سولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو۔ اے مرزائی دوستو! مرزا غلام احمد صاحب نے کیسے زبردست دعوے سے عبداللہ آتھم کے پندرہ ماہ کی میعاد میں مرنے کا اعلان فرمایا اور صاف کہدیا کہ زمین وآسمان ٹل جائیں پر یہ بات نہیں ٹل سکتی اور پھر یہ بھی فرمایا کہ اگر پندرہ ماہ میں

عبداللہ آتھم نہ مرا تو میرے لئے سولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں اور لعینوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو اور یہ بات بھی نہیں کہ آتھم مرزا صاحب کی میعاد مقررہ پندرہ ماہ میں پھر مرزا صاحب کو ان کے الفاظ مستعملہ کے موافق تم ان کو نہ سمجھو تو تم بھی وہی ہو جو مرزا صاحب نے اپنے لئے خطابات پسند فرمائے میعاد مقررہ کے گزر جانے کا حوالہ سُن لیجئے۔

کتاب البریہ ۲۶۰ } وہ الفاظ جو ان کی طرف سے استعمال کئے گئے ہیں اس بات کی تائید نہیں کرتے مگر میعاد متعینہ گزر چکی ہے اور اب پیشگوئی غیر متعلق ہے

انوار الاسلام ۲۶ } بعض نام کے مسلمان جن کو نیم عیسائی کہنا چاہیئے۔ اس بات پر بہت خوش ہوئے کہ عبداللہ آتھم پندرہ ماہ تک نہیں مر سکا۔

انوار الاسلام ۲۹ } ہم نے سُنا ہے کہ میاں عبدالحق اور میاں عبدالجبار اور ان کے گروہ کے آدمی اس بات پر اپنے جوش تعصب اور قلت تدبر کی وجہ سے بہت ہی خوش ہو رہے ہیں۔ کہ عبداللہ آتھم پندرہ مہینہ میں نہیں مرا اور وہ زندہ امرتسر میں آ گیا۔

حاشیہ تریاق القلوب ۱۰۷ } آتھم بوجہ پابندی شرط کے پندرہ مہینے کی میعاد میں نہ مرا بلکہ کچھ تاخیر کے بعد مر گیا۔

مرزائیو ڈھٹائی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے جو شخص عیسائی مذہب کے مقابلہ میں اپنی پیشگوئیاں جتاتا پھرے اور پھر ذلیل ہو اس سے زیادہ ذلت اور کیا ہو سکتی ہے۔ اسلام کا نام لے کر محض اسلام کو مرزائی بدنام کر رہے ہو ایک تو مرزا جی کی پیشگوئی غلط ثابت ہوئی اور پھر طرہ یہ کہ نازاں ہیں خوب جھوٹا نکلا اور مرزائی شاد ہیں کہ ہمارے مرزا جی فتح پا گئے۔

''مرزائی'' بھلا یہ بھی ممکن ہے وقت متعینہ پر نہ مرے غلط بات پر مرزا صاحب کبھی اڑ نہیں سکتے عبداللہ آتھم وقت پر مرا ہو گا

''محمد عمر'' فقیر نے مذکورہ بالا حوالہ جات سے جو مرزا جی کی تحریریں ہیں۔ ثابت کر دیا ہے کہ وقت پر نہیں مرے اور وضاحت کر دیتا ہوں۔ یہ تو تمہیں بھی معلوم ہے کہ ۵ جون ۱۸۹۳ء کو مباحلہ ہوا جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں۔

انجام آتھم: مسٹر عبداللہ آتھم ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء بمقام فیروز پور فوت ہو گئے۔

تو مرزا صاحب کے اس حوالہ سے ثابت ہوا کہ مرزا جی کا فرمان پندرہ مہینہ میں آتھم بہ سزائے موت ھاویہ میں پڑیگا۔ لیکن عبداللہ آتھم خداوند کریم نے تین سال کے بعد ہلاک کیا جو مرزا صاحب کی تحریر سے ہی ثابت ہے تو جو شخص عیسائیوں کے مقابلہ میں بھی جھوٹا ہوتا پھرے اس شخص کا باقی باتوں میں کیا اعتبار ہو سکتا ہے اور پھر کذب علی الکذب یہ ہے کہ روبرو موجود فی الخارج جھوٹے ہو رہے ہیں لیکن ھپر جھوٹ بولتے ہیں کہ میں جھوٹا نہیں غلط کہتے ہو وہ ڈر گیا تھا میرے الہام کے دو حصے تھے اس لئے وہ مرا نہیں تو اپنی سچائی کی خوشی میں روٹیاں تقسیم کرتے ہیں۔

سیرۃ المہدی ﴿ ۱ / ۱۸۴ ﴾ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حافظ نور محمد صاحب ساکن فیض اللہ چک نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ جس وقت آتھم کے متعلق یہ مشہور ہوا کہ وہ میعاد کے اندر فوت نہیں ہوا تو حضور علیہ السلام نے حکم دیا کہ دیہات میں روٹیاں پکوا کر تقسیم کرواور کہو کہ یہ روٹیاں فتح اسلام کی روٹیاں ہیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس سے حضرت صاحب کی مراد یہ تھی کہ پیشگوئی اپنی شرائط کیمطابق پوری ہو گئی اور آتھم کا میعاد کے اندر نہ مرنا بھی پیشگوئی کی صداقت کی علامت تھا کیونکہ اس نے خائف ہو کر رجوع کیا تھا پس آپ چاہتے تھے کہ اس خوشی کا دیہات میں چرچا کیا جاوے۔

(رجوع قرآن کریم سے)

اعراف ﴿ ۹ / ۱۹ ﴾ وَالَّذِيْنَ عَمِلُوْا السَّيِّاٰت ثُمَّ تَابُوْ مِنْ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ" جو لوگ عمل برا کرتے ہیں پھر انہوں نے توبہ کی بعد اس کے اور ایماندار ہو گئے بے شک اس کے بعد آپ کا رب بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ مرزائیو قرآن مجید سے ثابت ہوا کہ توبہ کا یا وجوع کا دارومدار ایمان پر ہے۔

اب تم سوچو کہ تم ایمانداروں یا مرزا جی نے جھوٹ بولا۔

۱

(مرزائی رجوع کا نمونہ)

سیرۃ المہدی ص ۱۸۷/۱ } بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم بیان کیا مجھ سے میاں فخر الدین صاحب ملتانی نے کہ جب آتھم کی پندرہ ماہی میعاد کا آخری دن تھا تو اس وقت ان کی کوٹھی کے پہرہ کا انتظام میرے سپرد تھا کوٹھی کے اندر آتھم کے دوست پادری وغیرہ تھے اور باہر پولیس کا چاروں طرف پہرہ تھا اس وقت آتھم کی حالت سخت گھبراہٹ کی تھی اور بالکل مخبوط الحواسی کی سی صورت ہو رہی تھی باہر دور سے اتفاقاً کسی بندوق کے چلنے کی آواز آئی تو آتھم صاحب کی حالت وگرگوں ہو گئی آخر جب ان کا کرب وگھبراہٹ انتہا کو پہنچ گئے تو ان کے دوستوں نے ان کو بہت شراب پلا کر بے ہوش کر دیا اور آخری رات آتھم نے اسی حالت میں گزاری صبح ہوئی تو ان کے دوستوں نے ان کے گلے میں ہار پہنا کے اور ان کو گاڑی میں بٹھا کر سارے شہر میں خوشی کا جلوس پھرایا اور اس دن لوگوں میں شور تھا کہ مرزے کی پیشگوئی جھوٹی ہو گئی۔

مرزائی عزیز و دیانتداری سے کہنا کہ اس کی شراب نوشی کو کیسے بیان کیا گیا۔
اگر کوئی شراب کا عادی نہ ہو وہ تو زیادہ شراب پلانے میں مر ہی جاتا ہے۔ شراب زیادہ وہی پی سکتا ہے جو شراب کا عادی ہو عبداللہ آتھم مرزا جی کی مقرر کردہ موت کی آخری تاریخ تمام رات شراب کا دور چلا رہا ہے اور خود بھی پی رہا ہے صبح ہوتے ہی عبداللہ آتھم کے گلے میں ہار ڈال کر گاڑی پر بٹھا کر خوشیاں منائی جا رہی ہیں اور تمام شہر میں جلوس نکالا جا رہا ہے اور جلوس میں نعرے لگ رہے ہیں۔ کہ مرزے کی پیشگوئی جھوٹی ثابت ہوئی یہ ہے مرزائی رجوع نہ خدائی رجوع اور نہ دنیاوی یہ مرزائی اصطلاح ہے کہ جی وہ ڈر کے مارے شراب پی رہا تھا کانپ رہا تھا پہرہ لگا ہوا تھا پھر کیا ہوا اگر اس نے پہرہ لگوایا تو پھر کیا ہوا! یہ بھی مرزائیوں پر بدظنی کا نتیجہ ہے اگر تمہاری طرف سے اس کی دیانتداری کی تسلی ہوتی تو وہ پہرے بھی نہ لگواتا اور پھر مرزا جی کا فرمان کہ اگر وہ نہ مرا تو مجھے پھانسی دے دینا کہاں گیا اور پھر تمہارا کہنا کہ بندوق کے آواز سے آتھم کی حالت

دگرگوں ہوگئی آتھم کی حالت تو بقول تمہارے صرف دگرگوں ہی ہوئی لیکن کرم دین کے مقدمے میں مرزا صاحب کی کیا حالت ہوئی ملاحظہ ہو۔

سیرۃ المہدی ۱/۹۷} پھر یک لخت بولتے بولتے آپ کو ابکائی آئی اور ساتھ ہی قے ہوئی جو خالص خون کی تھی جس میں کچھ خون جما ہوا تھا اور کچھ بہنے والا تھا حضرت نے قے سے سر اٹھا کر رومال سے اپنا منہ پونچھا اور آنکھیں بھی پونچھیں جو قے کی وجہ سے پانی لے آئیں تھیں.......... پھر خواجہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب اور دوسرے لوگ بھی کمرے میں آگئے اور ڈاکٹر بلوایا گیا ڈاکٹر انگریز تھا وہ آیا اور قے دیکھ کر خواجہ صاحب کے ساتھ انگریزی میں باتیں کرتا رہا جس کا مطلب یہ تھا کہ اس بڑھاپے کی عمر میں اس طرح خون کی قے آنا خطرناک ہے پھر اس نے کہا کہ یہ آرام کیوں نہیں کرتے؟ خواجہ صاحب نے کہا آرام کس طرح کریں مجسٹریٹ صاحب قریب کی پیشیاں ڈال کر تنگ کرتے ہیں اس نے فوراً ایک مہینے کے لئے سرٹیفیکٹ لکھ دیا اور لکھا کہ اس عرصہ میں ان کو کچہری میں پیش ہونے کے قابل نہیں سمجھتا۔

کیوں جی مرزائی دوستو ڈر یہ ہے کہ خونی قے شروع ہو جائے اور مہینہ تک کچہری آنے کے قابل نہ رہیں؟ یا ڈر وہ ہے کہ رات شراب کا دور چل رہا ہے دن کو گلے میں ہار پہنا کر بازاروں میں پھرایا جارہا ہے کہ عیسائی کے مقابلہ میں مرزا جی نے اپنی جھوٹی پیشگوئی بیان کر کے اسلام کو بدنام کرنا تھا یا عزت اسلام تھی؟ کچھ سوچو اور شرم کرو! پھر اگر کوئی کہہ دے کہ عیسائی کے مقابلہ میں جھوٹ بول کر اسلام کو بدنام نہ کرو۔ مرزائیت کا نام لو تو مرزا جی تیرے بولنے شروع کر دیتے ہیں کہ میرا ساتھ نہ دینے والے مسلمان نیم عیسائی ہیں حرامزادے ہیں بھلا یہ بھی کوئی شریفانہ کلام ہے ملاحظہ ہو انوار الاسلام ص ۳۴ تو ذرا سوچو! کہ پیشگوئی کا مطلب کیا ہے پیشگوئی کا مطلب اگر یہی ہوتا ہے کو جو بات قبل از وقت بیان کی جائے خارج میں اس کے خلاف وقوع ہو تب تو مرزا جی کی کوئی پیشگوئی بھی کوئی غلط نہیں اور اگر بات کہی ہوئی کے خلاف وقوع ہو

تو اس کو جھوٹ کہتے ہیں ۔تو مرزا جی کی ایک پیشگوئی بھی سچی نہیں سب جھوٹ ہی جھوٹ اور وہ جھوٹ تمہارے نزدیک تمہارے مرزا جی کی وحی ہے پکی اور ٹھوس مسلمانوں کے قرآن کی طرح جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے۔

نزول مسیح ۹۹﴾

آنچہ من بشنوم زوحی خدا بخدا پاک داغش زخطا
ہمچوں قرآن منزہ اش دانم ازخطا ہا ہمیں است ایمانم

تو آؤ مرزائیو دنیائے مرزائیت کو اکٹھا کرلو اگر کوئی مرزائی آیت جو بطور پیشگوئی نازل ہوئی اور وہ موقت بوقت بھی ہو اور منکرین کے ایمان لائے بغیر وقوع اس کے خلاف ہو تو فقیر اس کو ایک لاکھ روپیہ انعام پیش کرے گا۔اور یہ انعام مشروط بشرط اشتہار براھین احمد یہ ہے جو تمہارے مرزا غلام احمد صاحب نے مقرر فرمایا ہے ورنہ مرزا جی کے الہامات پیشگوئیوں کو قرآن کے مساوی سمجھنا قرآن کریم کی صراحۃ تکذیب کرنا ہے تو ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔کہ مرزا صاحب نے جو پیشگوئیاں مقابلہ میں اپنی صداقت کے لیے کی ہیں وہ سراسر جھوٹی گئیں خداوند تعالیٰ نے ایک بھی سچی نہیں ثابت ہونے دی جس کو مرزا جی نے مرنے کی پیشگوئی فرما رہے ہیں دعوٰے اتنا زبردست کہ اس کی موت کی میعاد مقرر رہے ہیں اور پیشگوئی جھوٹی ثابت ہونے پر سزا یہ مقرر کردی کہ اگر وہ اس میعاد تک نہ مرے تو مجھے پھانسی دے دو پھانسی تیار رکھو جلدی کرو اور بعد از انقضائے مدت موت دشمن زندہ مرزائیت کے سینے پر دوڑتا شراب پی کر گلے میں ہار ڈال کر شاہانہ گاڑی میں بیٹھ کر مرزائیوں کو جلانے کے لیے بازاروں میں جلوس نکال رہا ہے اور مرزائی ادھر دیہاتوں میں بحکم مرزا جی روٹیاں تقسیم کررہے ہیں کہ ہمارے مرزا صاحب مباہلہ میں سچے ثابت ہوئے نبی کوئی جھوٹ پر ڈھٹائی کی بھی حد ہوتی ہے مرزائی تو جھوٹ میں حدود سے ترقی کرچکے ہیں پھر جب کوئی دریافت کرتا ہے کہ مرزا جی نے جس کو موت کا پیغام بھیجا تھا وہ تو آپ کا پیغام واپس آگیا

عبداللہ آتھم نے قبول ہی نہیں کیا وہ تو جلوس نکالتا پھر رہا ہے تو تم سچے کیسے ہو گئے؟ تو مرزا صاحب کی طرف سے جواب ملتا ہے تم حلال زادے ہو جو مجھ پر ایسے سوالات کرتے ہو؟ تمہیں حرامزدے کا شوق ہے خبردار ایسا سوال مت کرو پھر کوئی مسلمان عرض کرتا ہے حضور گالیاں تو آپ کی فطرت میں داخل ہے بے شک نکالیں لیکن ایک کافر کے مقابلے میں اسلام کو تم نے بدنام کر دیا ہے اگر تمہاری اتنی ہی شیخی تھی (کہ آسمان پار تے موری دے وچکار) تو اس کو پیغام موت بھیجنے کی ضرورت ہی کیا تھی جب تم خود تسلیم کر چکے ہو کہ اگر انگریز نہ ہوتا تو یہ لوگ مجھے مار دیتے جن کے ہاتھ میں آپ کی اور آپ کی تمام قوم کے روح ہے ان کو ہی آپ نے موت کا پیغام بھیج دیا بھلا ان سے تو آپ نے جھوٹا ہونا ہی تھا۔

''مرزائی''۔تم میری امداد کیوں نہیں کرتے تم مسلمان کا ہے کے ہو تم یہودی طبع ہو تم مسلمان ہی نہیں کافر کے مقابلے میں میری ہنسی اڑاتے ہو؟

''مسلمان''۔آپ کی ہم امداد تو تب ہی کر سکتے ہیں کہ اب ہم عبداللہ آتھم کو قتل کر دیں اور یہ اسلام کے خلاف ہے کیا مرزا جی آج خدا ہیں کہ جس سے باتوں میں حقیقۃً جھوٹے ہو گئے اسی کو فوراً موت کا پیغام بھیج دیا پھر وہ واپس آپ کی طرف ہی آتا ہے ۔وہ مرتا ہی نہیں تو آپ یہ دعوے چھوڑ دیں جب آپ کے کہنے سے کسی کو موت آتی ہی نہیں آپ ایک دو دفعہ تجربہ کر چکے ہیں تو پھر آپ ایسا کام کیوں کرتے ہیں جس میں ذلت اور جھوٹے ثابت ہوتے ہو۔

''مرزا جی''۔وہ ڈر گیا تھا اس کے پندرہ ماہ جو گزرے ہیں ڈر کے مارے پہرے میں گزرے اس نے حق کی طرف رجوع کیا ورنہ وہ ضرور مر جاتا اگر وہ نہیں ڈرا تو میں نے اس کو ایک ہزار روپے کا انعامی اشتہار دیا پھر دو ہزار کا پھر تین ہزار کا پھر چار ہزار تک اشتہار دیا کہ اگر وہ حلف اٹھائے کہ میں ڈرا نہیں تھا تو میں اس کو چار ہزار انعام پیش کرتا ہوں جب اس نے حلف نہ اٹھایا یہ اس کے ڈرنے کی علامت ہے وہ جھوٹ بولتا ہے کہ میں نہیں ڈرا۔

"مسلمان"۔ مرزا صاحب پہلے تو آپ نے اس کے ساتھ مناظرہ کیا اس نے تین مریض پیش کر دیئے کہ اگر تم مسیح ہو تو کوڑی اور اندھے اور کو تندرست بنا کر دکھاؤ آپ جھوٹے ہو گئے اور الزامی جواب دے کر ٹال دیا دوسرا حربہ اپنے یہ استعمال فرمایا کہ اس کی طرف پندرہ ماہ کی میعاد کا پیغام بھیج دیا وہ بھی واپس آ گیا اس میں بھی جھوٹے ہو گئے اب آپ کا تیسرا مرحلہ یہ ہے کہ اس کو آپ حلف اٹھانے پر چار ہزار روپیہ دیے جب وہ آپ کو ہر پہلو میں جھوٹا ثابت کر چکا ہے تو اب اسے حلف اٹھانے کی کیا ضرورت اس کے نڈر ہونے کی دلیل گلے میں ہار ڈال کر جلوس نکالنا ہی کافی ہے آپ یہ بتائیں کہ اس کے ساتھ جلوس میں مرزائی تھے یا عیسائی؟ پھر تمہارا کہنا کہ رجوع کیا یہ محض غلط ہے جھوٹا اگر بہانہ بنائے تو سچا نہیں کہلا سکتا کیونکہ ارشاد الٰہی ہے انا لننصر رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا في الحيوٰة الدنيا ويوم يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ مومن ۲۴/۶ بے شک ہم تو اپنے رسولوں اور ایمانداروں کی امداد کرتے ہیں دنیا کی زندگی میں آخرت میں بھی وعدہ الٰہی سچا ہے اگر مرزا جی رسول اللہ ہوتے یا مومن بھی تو ان کو خداوند تعالیٰ عیسائی کے مقابلہ میں ذلیل نہ کرتا جب اس نے ساتھ نہ دیا تو ہم کیسے ساتھ دے سکتے ہیں۔

"مرزا جی"۔ وہاں عیسائی ہی تھے میری امت تو اس وقت خوشی کے مارے روٹیاں تقسیم کر رہے تھے کہ ہم جیت گئے۔

"مسلمان"۔ جب عیسائی نئے کپڑے پہن کر کاروں میں گاڑیوں میں بیٹھ کر جلوس نکال رہے تھے اگر مرزائی شرم والے ہوتے تو پانی میں ناک ڈبو کر مر جاتے لیکن یہ باتیں تو شرم والوں کو ہوتیں ہیں جنہوں نے شرم کو طلاق ہی دے رکھی ہوا نہیں سچے جھوٹے کی تمیز اڑ جاتی ہے بلکہ بے شرمی کا ہم جنس جھوٹ انہیں زیادہ پسند ہوتا ہے مرزا جی اگر آپ کی بات کو ہی تسلیم کیا جائے تو جیسے واقعہ ہونا تھا مطابق واقعہ بیان ہوتا تو آپ سچے ثابت ہوتے مثلاً آپ پیشگوئی فرما دیتے کہ مرنا تو تمہارا ہے ۲۷۔ جولائی ۱۸۹۶ء مگر تمہارا وقت بڑے ڈر سے نکلے گا جب پندرہ مہینہ کی میعاد میں وہ مرا ہی نہیں تو

بھی خود ہی میاں مٹھو اپنی زبان سے سچے بن گئے اور جب وہ عرصہ بعد اپنی موت مرا تو تم نے کہہ دیا کہ وہ میری بددعا سے مرا ہے چلو یہی ثابت کرو کہ تمہارے پاس کوئی تحریر ہے کہ جب آتھم آپ کی مقررہ تاریخ میں فوت نہیں ہوا تو آپ نے پھر تاریخ آگے مقرر کردی تھی کہ اب تو نہیں مرا خدا نے اس کی عمر بڑھا دی ہے لیکن آج کے بعد ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو یہ ضرور فوت ہوجائیگا۔

''مرزائی'' بھئی اس وقت یہ تو میں نے نہیں کہا تھا۔

''مسلمان'' پھر تم نے کیسے کہہ دیا کہ سال بعد میری بددعا سے دوبارہ فوت ہونا پہلا کذب بیماروں کو تندرست نہ کرسکنا دوسرا کذب پیشگوئی جھوٹی گئی تیسرا کذب کو باوجود آتھم کا میعاد مقررہ میں نہ مرنے سے بھی تم نے کہہ دیا کہ ہم سچے ہیں جو تھا جھوٹ یہ کہ عبداللہ آتھم کو مرزائی موت کا آخری وقت ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء مقرر تھا نہ مرا لیکن جب آتھم ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو خدائی موت مرا تو مرزا جی فرماتے کہ میرا مکذب تھا اس لئے میری وجہ سے آتھم کو موت آئی اور مرزائی بغلیں بجاتے ہیں کہ دیکھا ہمارے مرزا جی کی بددعا سے مرگیا حالانکہ مرزا جی کے چار جھوٹ دنیا کے سامنے اظہر من الشمس ہیں پھر مرزا جی ان اربعہ کذبات کو اپنی صداقت نبوت کے معجزات میں فخر یہ شمار کرتے ہیں اور مرزائیہ خوش ہیں کہ ہمارے مرزا جی خوب جیتے مرزائیوں نے جھوٹ کا نام سچ رکھا ہوا ہے یہ بھی ایک مرزائی معجزہ ہے فقیر یہ عرض کرتا ہے کہ جو مرزا جی اپنے ایک مدمقابل کو جھوٹ ہونے کی بنا پر پیغام موت بھیج دیتے ہیں اور پھر مدمقابل مرزا جی کا میعاد مقررہ میں مرتا بھی نہیں اس کی حقیقت کیا ہے عرض کرتا ہوں اصل یہ ہے کہ مرزا جی کا کسی کو پیغام موت سنانا دو اقسام پر مبنی ہے نمبر ایک یہ کہ مرزا جی کو غیبی علم کا دعوٰی ہے کہ جس شخص کو مرزا جی پیغام موت ارسال فرماتے ہیں مرزا جی کو اس کی اجل مقررہ عنداللہ کا علم ہوتا ہے اس بنا پر مرزا جی فوراً اس کا اظہار فرمادیتے ہیں تب بھی جھوٹ کیونکہ جس کو موت کی خبر سنائی وہی نہ مرا معلوم ہوا کہ مرزا جی کو اس کی موت کے وقت مقررہ کا علم نہیں ہوتا اور مرزا جی

لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ کو پس پشت ڈالتے ہوئے اپنے جھوٹ کو ظاہر فرمادیتے ہیں کیونکہ خداوند کا وقت موت مقرر فرمایا ہوا کبھی ٹل نہیں سکتا کہ ارشاد الٰہی ہے اِذَا جَاءَ اَجَلُھَا لَا یَسْتَاخِرُوْنَ سَاعَۃً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ خدائی وقت موت ٹلنا مشکل تب بھی مرزا غلام احمد وَمَنْ معہ جھوٹ ثابت ہوئے دوسری قسم یہ ہے کہ مرزا جی کو اپنی صداقت میں ناز ہوتا ہے کہ میں خدا کا نبی ہوں جو میرا منکر مقابلے میں آئے گا۔ کہ وہ عذاب الٰہی میں گرفتار اسی صورت سے ہوگا کہ میرے وقت متعینہ پر اس کو موت آجائے گی یعنی اگر اس کی زندگی دراز بھی ہو تو میری صداقت کو ظاہر کرنے کے لیے خداوند تعالیٰ اس کی زندگی میرے کہنے پر ختم کردے گا اور میرے مقرر کردہ وقت موت سے ہلاک ہوگا۔ یہ میری نافرمانی کے باعث اس کو عذاب الٰہی نازل ہوگا تو یہ بھی کذب علی الکذب ہے کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب نے جس کی موت کا پیغام ارسال فرمایا وہی ہلاک نہ ہوا معلوم ہوا کہ مرزا جی کے مقابلہ کرنے میں ان کی مخالفت میں ان کو برا بھلا کہنے عذاب الٰہی نازل ہوتا ہی نہیں کیونکہ عذاب الٰہی کی پہلی علامت مرزا جی کے دشمن کا مرزا جی کے مقرر کردہ وقت مرنا ہے اور وہ مرا نہیں تو مرزا غلام احمد صاحب اپنے ہر ایک ذاتی دعوے میں جھوٹے ہیں ایک یہ جھوٹ اور دوسرا اس کو عذاب الٰہی کا جھوٹا پیغام دینا یہ بھی جھوٹ تو مرزا غلام احمد صاحب کا کذب علی الکذب ثابت ہوگیا دونو پہلوؤں سے مرزا جی کا یہ ڈھنگ مباھلہ اور اس جھوٹ کو اپنی صداقت کا نشان قرار دینا تو بی ریٹ کو مکھن سمجھ کر کھالو تو یہ پسند مرزائیت ہی ہے انسانی تقاضا تو اس سے کوسوں بعید ہے حالانکہ فرمان الٰہی فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰہَ مُخْلِفَ وَعْدِہٖ رُسُلَہٗ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ" ذوانتقام یہ آیت کریمہ مرزا صاحب کے کذب کو ثابت کررہا ہے اور اگر مرزا جی مومن ہی ہوتے تو ذلیل نہ ہوتے کیونکہ خداوند تعالیٰ کا وعدہ ہے وَلَنْ یَّجْعَلَ اللّٰہُ لِلْکٰفِرِیْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا انبیاء علیہم السلام نے اپنے منکرین کو جیسے ارشاد فرمایا خداوند کریم نے ویسے ہی کردیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون اور اس کی قوم کو فرمایا۔

(۱) یونس ۹/۱۱ } رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۔ اے رب ہمارے ان کے مالوں کو تباہ کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے تو نہ ایمان لاویں یہ حتیٰ کہ دردناک عذاب دیکھیں۔ تو رب العزت نے فرمایا قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا تم دونو (موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہما السلام) کی دعا قبول کی گئی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کے لشکر پر عذاب غرق نازل فرمایا تو بوقت غرق فرعون چلاتا رہا کہ میں ایمان لایا کہ کوئی لائق عبادت نہیں سوا اس کے کہ جس معبود کے ساتھ نبو اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمانوں سے ہوں پھر بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ اِنِّىْ مَعَكُمَا کو سچا اور فرعون کو غرق کر دیا جیسا کہ مذکور ہے۔ حَتّٰى اِذَا اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا الَّذِىْ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْا اِسْرَآئِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ آٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۔ یہاں تک کہ جب فرعون کو غرق کے لئے لیا تو اس نے کہا کہ میں ایمان لایا کہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے کہ جس کے ساتھ نبو اسرائیل ایمان لائے اور میں بھی مسلمان سے ہوں (تو رب العزت نے فرعون کی ایک بھی نہ سنی اور فرمایا) اب؟ (بوقت موت) حالانکہ پہلے تو مفسدین سے تھا۔

تو اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام ہارون علیہ السلام کی مذکورہ بالا دعا کو رب العزت نے قبول نے فرمالیا تو فرعون بوقت غرق اپنا ایمان پیش کیا بہترا چلایا لیکن رب العزت نے اس کی ایک نہ سنی اور بموجب دعا موسیٰ علیہ السلام اس کو غرق کر دیا۔ رب العزت نے پہلے موسیٰ علیہ السلام سے وعدہ فرمالیا تھا کہ اِنَّنِىْ مَعَكُمَا کہ میرا ساتھ تم دونو بھائیوں کے ساتھ ہوگا۔ فرعون کے ساتھ نہ ہوگا۔ اگر فرعون نے تمہارا کہا نہ مانا تو! پھر رب العزت نے ایسے ہی کیا مرزا غلام احمد صاحب بھی اگر خدا کے سچے نبی ہوتے تو ایک تثلیثی عیسائی مرزا غلام احمد صاحب کے مقابلہ میں کبھی نجات نہ پا سکتا تھا اور جب عبداللہ آتھم بحالت تثلیثی عیسائیت ہی مرزا جی کے

عذاب سے بچ گئے تو مرزا جی اپنے دعویٰ میں کاذب ثابت ہوئے۔

''مرزائی'' وہ تائب ہو گیا تھا۔

''محمد عمر'' اگر کوئی مرزائی ثابت کر دے کہ عبداللہ آتھم عیسائی مذہب کو چھوڑ کر مرزائی ہو گیا تھا تو ایسے شخص کو ایک ہزار روپیہ انعام پیش کیا جاویگا۔ یا یہ کہدو کہ تثلیث کا عقدہ ہی رجوع کرنا ہے۔

(۲) فرقان ${۱۹ \over ۴}$ ﴿ وَقَوْمَ نُوحٍ كَمَّا كَذَّبُو الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ اور نوح علیہ السلام کی قوم نے جب رسولوں کو چھوڑ دیا تو ہم نے ان کو غرق کر دیا۔ دوسرے مقام پر فرمایا۔

نوح ${۲۹ \over ۲}$ ﴿ وَقَالَ نوح رب لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارا۔ تو رب العزت نے دعا قبول فرما کر فرمایا فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ۔

(۳) شعراء ${۹ \over ۱۷}$ ﴿ كَذَّبَتْ عَادُنِ الْمُرْسَلِيْنَ = اِذْقَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْد'' اَلَا تَتَّقُوْنَ جب ان کو ان کے بھائی ھود نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں۔ پھر فرمایا فَكَذَّبُوْنَ فَاَهْلَكْنَا هُمْ تو ہم نے ان کو ہلاک کر دیا۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

ھود ${۱۶ \over ۲}$ ﴿ يٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْ هَا تَاكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْ هَا بِسُوْءٍ فَيَاخُذَ كُمْ عَذَاب'' اَلِيْم'' فَعَقَرُوْهَا وَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ذَالِكَ وَعْد'' غَيْرُ مَكْذُوْبٍ =وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ كَاَلْ لَمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۔

(۴) شعراء ${۱۹ \over ۸}$ ﴿ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ اِذْقَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صَالِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْل'' اَمِيْن'' قوم ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا جب ان کو ان کے بھائی صالح علیہ السلام نے کہا کہ کیا تم ڈرتے نہیں جب آپ کو کوئی ہدایت نہ ہوئی اور انہوں نے صالح علیہ السلام کی تکذیب کی بے شک میں تمہارے لئے رسول امین ہوں۔ فَاَخَذَ هُمُ الْعَذَابُ تو ان کو عذاب نے پکڑ لا۔

قمر ۲۷/۱﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ انا اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْ كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ـ

(۵) شعرا ۱۹/۹﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ نِ الْمُرْسَلِيْنَ اِذْقَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ" اَلاَ تَتَّقُوْنَ قوم لوط علیہ السلام نے رسولوں کی تکذیب کی جب ان کی بھائی لوط علیہ السلام نے کہا کہ کیا تم ڈرتے نہیں اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ" اَمِيْنٌ" میں تمہارے لئے رسول امین ہوں تو بعد از تکذیب وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَراً فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ اور ہم نے ان پر (پتھروں کا) مینہ برسایا ہو برا ہے عذاب الٰہی سے ڈورائے ہوؤں کا۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

قمر ۲۷/۱﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍ با اِنَّا اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّا اٰلَ لُوْطٍ

(۶) شعر ۱۹/۱۰﴾ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ اِذْقَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ" اَلاَ تَتَّقُوْنَ اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ" اَمِيْنٌ" فَاتَّقُوْا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنَ بن والوں نے رسولوں کو جھٹلایا جب شعیب علیہ السلام نے ان کو فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں ضرور میں تمہارے لئے رسول امین ہوں سو تم اللہ سے ڈرو اور میرے مطیع بن جاؤ۔ جب ان جانگلیوں نے حضرت شعیب علیہ السلام کی اطاعت نہ قبول کی بلکہ تکذیب کی فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ اِنَّهُ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ تو سائے والے دن کے عذاب نے ان کو پکڑ لیا۔

''مرزائی'' قوم یونس علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بچا لیا حالانکہ یونس علیہ السلام نے ان کو بھی عذاب سنایا۔

''محمد عمر'' حضرت یونس علیہ السلام کی قوم تو ایمان لے آئی تھی جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔

یونس ۱۱/۱۰﴾ فَلَوْ لَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَا اِيْمَانُهَا اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ لَمَّا اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْىِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ـ تو کیوں نہ ایسا ہوا کہ کوئی بستی ایمان لائی ہو (جب ان کے نبی ان کی نافرمانی

کی بنا پر ان کے لئے بددعا فرمائی ہو) پھر ان کے ایمان نے نفع دیا ہو سوائے قوم یونس علیہ السلام کے جب وہ ایمان لائے ہم نے ان سے ذلیل عذاب ہٹا دیا دنیا کی زندگی میں اور ان کو ایک وقت تک مہلت دے دی۔

اس آیۃ کریمہ کا جملہ کَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ اس امر کی دلیل ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام کے فرمان کے مطابق عذاب الٰہی تو آ پہنچا لیکن رب العزت نے ان سے عذاب کو پیچھے ہٹا لیا اس کا سبب فرمایا۔ لَمَّا اٰمَنُوْا جب قوم یونس علیہ السلام پر ایمان لے آئے تو رب العزت نے ان سے عذاب دور کر دیا تو تمہارا یہ استدلال غلط ہے۔ کیونکہ عبداللہ آتھم کا مرزا صاحب کی بیعت کرنا اور مرزائی ہونا کوئی مرزائی ثابت نہیں کر سکتا تو مرزا غلام احمد صاحب کا تثلیثی عیسائی کے مقابلے میں جھوٹا نکلنا مرزائیوں کے لئے باعث شرم ہے۔

مرزائی عشق

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نظر میں محمدی بیگم بنت احمد بیگ پر پڑی تو محمدی بیگم پر مرزا جی لٹو ہو گئے محمدی بیگم کے متعلق الہام شروع کر دیا چنانچہ فرماتے ہیں تریاق القلوب ۱۳۹۔ اور اس زمانہ کے قریب ہی یہ بھی الہام ہوا تھا۔ بِکْر" و ثَیِّب" یعنی ایک بیوہ تمہارے نکاح میں آئیگی یہ الہام مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ کو بھی سنا دیا گیا تھا۔

پچیسواں جھوٹ البشریٰ ۱/۵۴ {ضمیمہ انجام آتھم ۱۴} اس طرح شیخ محمد حسین بٹالوی کو حلفاً پوچھنا چاہیئے کہ کیا یہ قصہ صحیح نہیں کہ یہ عاجز اس شادی سے پہلے جو دہلی میں ہوئی اتفاقاً اس کے مکان پر موجود تھا۔ اس نے سوال کیا کہ کوئی الہام مجھ کو سناؤ میں نے ایک تازہ الہام جو انہیں دنوں میں ہوا تھا اور اس شادی اور اس کی دوسری جزو پر دلالت کرتا تھا اس کو سنایا اور وہ یہ تھا کہ بکر" وثیب" یعنی مقدر یوں ہے کہ ایک بکر سے شادی ہوگی اور بعد و ایک بیوہ سے میں الہام کو یاد رکھتا ہوں مجھے امید نہیں کہ محمد

حسین نے بھلا دیا ہو مجھے اس کا وہ مکان یاد ہے جہاں کرسی پر بیٹھ کر میں نے اس کو الہام سنایا تھا اور احمد بیگ کے قصہ کا ابھی نام ونشان نہ تھا جس کا ایک حصہ کنواری کا نکاح اس نے دیکھ لیا اور دوسرا حصہ جو ثیّب "یعنی بیوہ کے متعلق ہے دوسرے وقت میں دیکھ لے گا۔

اے امت مرزائیہ تمہیں پاپائے قادیان کی قسم بتاؤ کہ مرزا غلام احمد صاحب نے کوئی رانڈ بیاہی؟ جب نہیں تو مرزا جی مفتری ثابت ہو گئے اور جو مرزائی ثابت کر دے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے رانڈ سے نکاح کیا ہو تو اس کو یکصد روپیہ انعام دیا جائے گا "مسلمان" مولوی صاحب تم نے تو انعام رکھدیا اور اگر مرزائیوں نے استعارۃً یا مجاز ثابت کر دیا تو پھر جیسا کہ وکیل صاحب نے پاکٹ بک کے ص ۵۶۷ سے تا ص ۵۷۷ لکھا ہے۔ کہ حضرت ام المومنین کے نکاح کے متعلق تھا کہ حضرت کی وفات کے بعد بھی زندہ رہے گی اور حضور کی زندگی میں فوت نہ ہوں گی۔

"محمد عمر" مرزا صاحب کے کلام مذکور بالا نے ہی وکیل صاحب کو جھوٹا کر دیا کہ بکر و ثیب یعنی مقتدریوں کے کہ ایک بکر سے شادی ہوگی اور بعدہ ایک بیوہ سے اخیر تک اسی حوالہ کو پڑھ لیں وکیل صاحب اور مرزا صاحب خود ہی جھوٹے ہو جائیں گے۔ چشمہ معرفت ۲۲۲} ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں اس پر اعتبار نہیں رہتا۔

مرزا غلام احمد صاحب کی عمر ۱۸۸۶ء میں تقریباً پچاس برس کے قریب پہنچی لیکن مرزا صاحب کو نو برس کی نو عمر حسینہ ہوشیار پوری کے دام محبت میں مقید ہیں اور ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس میں مختلف مضامین مرزا صاحب نے اپنی شان میں درج فرمائے تا کہ احمد بیگ میری اس شان کو پڑھ کر مجھے لڑکی دیدے اور اس اشتہار میں ایک جملہ اشارۃ لکھ بھی دیا اور ایک اجڑا گھر تجھ سے آباد کرے گا۔ مرزا صاحب بہت کوشاں رہے اور دن رات عشق محمدی بیگم میں غلطاں رہے بہت کوششیں کیں محمدی بیگم رشتہ داروں کو روپوں کا لالچ بھی دیا لیکن کوئی چارہ نہ چلا۔

''مرزائی''۔ روپوں کا لالچ دے کر مرزا صاحب نے کوشش کی یہ غلط ہے۔

''محمد عمر''۔ مرزائی صاحب فقیر کا ہر جملہ انشاء اللہ بغیر ثبوت نہیں ہوگا۔

سیرۃ المہدی {1/192} بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ سنوری نے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب جالندھر جا کر قریباً ایک ماہ ٹھہرے تھے اور ان دنوں میں محمدی بیگم کے ایک حقیقی ماموں نے محمدی بیگم کے حضرت صاحب رشتہ کرا دینے کی کوشش کی تھی مگر کامیاب نہیں ہوا مرزائیوں کے لیے مقام عبرت ہے کہ نبی بن کر مہینوں پرائی لڑکیوں کے پیچھے بھاگا پھرا اور ناکام رہے یہ ان دنوں کی بات ہے کہ جب محمدی بیگم کا والد مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری زندہ تھا اور بھی محمدی بیگم کا مرزا سلطان محمد سے رشتہ نہیں ہوا تھا محمدی بیگم کا یہ ماموں جالندھر اور ہوشیار پور کے درمیان یکے میں آیا جایا کرتا تھا اور وہ حضرت صاحب سے کچھ انعام کا بھی خواہاں تھا اور چونکہ محمدی بیگم کے نکاح کا عقد زیادہ تر اسی شخص کے ہاتھ میں تھا۔ اس لیے حضرت صاحب نے اس سے کچھ انعام کا وعدہ بھی کر لیا تھا۔

اے امت مرزائیہ مقام شرم ہے کہ دلالی دیکر عورتیں حاصل کرنا یہ کسی نبی کی سنت ہے یا اصول بازاری ہے خاکسار مرزا صاحب کا لڑکا عرض کرتا ہے کہ یہ شخص اس معاملہ میں بدنیت تھا اور حضرت صاحب سے فقط کچھ روپیہ اڑانا چاہتا تھا کیونکہ بعد میں یہی شخص اور اس کے دوسرے ساتھی اس لڑکی کے دوسری جگہ بیاہے جانے کا موجب ہوئے مگر مجھے والدہ صاحبہ سے معلوم ہوا کہ حضرت صاحب نے بھی اس شخص کو روپیہ دینے کے متعلق بعض حکیمانہ احتیاطیں ملحوظ رکھی ہوئی تھیں والدہ صاحبہ نے یہ بھی بیان کیا کہ اس کے ساتھ محمدی بیگم کا بڑا بھائی شریک تھا۔

مرزا صاحب کے لڑکے کی اس عبارت سے صاف واضح ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کو محمدی بیگم کے عشق نے اتنا بھانپ لیا تھا کہ مرزا جی سوائے محمدی بیگم کے دستیاب ہونے کے باقی تمام کاموں سے بیکار ہو گئے تھے گھر سے بے گھر ہو گئے

تو کام سے بیکار ہو گئے رقم چھنکہ حرام وحلال کی کمائی براھین احمدیہ کے بہانے جمع ہو ہی چکی تھی کچھ امتی کہلانے لے دعویدار بھی ہو چکے تھے عشق مجازی بری بلا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ رشتہ کرنا یا نکاح سرے سے اچھا نہیں برا یہ ہے کہ مدعی بنوۃ ہو اور کنواری لڑکیوں کے لیے دلال مقرر کر کے رقوم خرچ کرنی یہ برگزیدہ اور سنجیدہ انسانوں کے لیے موزوں نہیں ہوتا لیکن سچ ہے مال حرام بود جائے حرام رفت جو بیچارے غربا کتاب براھین احمدیہ نہ دستیاب ہونے پر چلاتے رہے اور یتیمی کا حق چھینا گیا ایسا مال کسی مسجد یا مدرسہ اسلامیہ پر تو خرچ نہ ہو سکتا ہے آخر کسی عشق مجازی کی دلالی میں نہ اڑتا تو اور اس سے بہتر مقام مرزا جی کے نزدیک تو ابھی کونسا مدرسہ اسلامیہ پر یا مسجد پر روپیہ لگے تو غربا کا حق حلال کی کمائی کا غضب مال اسی موقعہ کے لئے ہی موزوں تھا جو لگا اور آخر مرزا صاحب کی وفات تک لگتا رہا پھرتا مرگ یعنی جس کی تمام عمر محمدی بیگم کے عشق میں گزرے الہام تو اتنے ہوئے کہ کوئی ایسی کتاب نہیں جس میں محمدی بیگم کے دلائل نہ چل رہے ہو لیکن ایک دو یا تین دفعہ نہیں بلکہ ایسا سلسلہ عشق محمدی بیگم کا چلا کہ دفتروں کے دفتر اشتہارات سے پر ہیں لیکن محمدی بیگم کا قصہ ختم نہیں ہوتا! چھیڑنے والے چھیڑا ہی کرتے ہیں جب لگ گئی تو چھیڑنے والوں سے کیا اکسانا لیکن مرزا جی کی تو حالت اتنی بے بسی ہوگئی کہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی کیا مرزا جی کو یہ علم نہ تھا کہ یہ داغ قیامت تک مجھ سے نہ جائے گا مرزا جی تو خوش تھے کہ داغ لگے گا تو لگے عاشق کب ٹلتے ہیں مرزا صاحب کے صاحبزادہ صاحب نے بھی اقرار فرمایا۔

سیرۃ المہدی ۱۹۳} ایک محبت کا تقاضا ہوتا ہے کہ انسان اپنے محبوب کے ارادوں کے پورا کرنے میں اپنی طرف سے کوشش کرے اور یہ محبت کا جذبہ اس قدر طاقت رکھتا ہے کہ باوجود اس علم کے کہ خدا کو انسانی فقرہ کی ضرورت نہیں عاشق انسان نچلا نہیں بیٹھ سکتا۔

اب مرزا صاحب کی اس محمدی بیگم کی محبت میں اتنا منہمک ہونا یہ کسی نبی کی سنت نہیں البتہ کرشن جی کی سنت کو ادا کرنے کے لیے ایسا کرتے ہوں تو ممکن ہے کیونکہ بیچارے کریں کبھی اقرار کرتے ہیں کبھی پرواڈا لنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔

سیرۃ المہدی ۱۹۴} باقی رہا یہ خیال کہ محمدی بیگم میں خودکوئی خاص وجہ کشش موجود تھی جس کی وجہ سے حضرت صاحب کو یہ خیال ہوا سو جاننے والے جانتے ہیں کہ یہ بھی باطل ہے۔

صاحبزادہ صاحب کے اس کلام سے صاف واضح ہے کہ ان کے معتقدین کی زبان تو اپنے آقا مرزا صاحب کے واسطے گویا ہی نہیں باقی لوگ تو یہی کہتے ہیں کہ مرزا جی کے ان اعمال سے یہی ثابت ہو رہا ہے کہ مرزا جی نے خبر نہیں کیسا لطف اٹھایا جو تن من دھن قربان کرنے پر مجبور کر رہا ہے اور مرتے دم تک بھی محمدی بیگم کو گاتے رہے۔ چنانچہ مرزا جی کسی کی طرف منسوب کر کے اپنا دل بہلاتے ہیں۔

سیرۃ المہدی ۳/۲۹۴} بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک قصہ بیان فرمایا کہ ایک بادشاہ تھا اس کی لڑکی پر کوئی عاشق ہو گیا اور کوئی صورت وصل کی نہ تھی کہاں وہ فقیر اور کہاں وہ بادشاہزادی! آخر کار وہ فقیر اس غم میں مر گیا جب غسل دے کر اور کفن پہنا کر اسے دفن کرنے کے لئے تیار کیا گیا تو لوگوں نے دیکھا کہ اس کے ہونٹ ابھی ہل رہے ہیں کان لگا کر غور سے سنا تو یہ شعر سنائی دیئے۔

جانانِ مرا بمن بیا بیید
وین مردہ تنم بدو سپارید
گر بوسہ دہد بدیں لبانم
در زندہ شوم عجب مدارید

بادشاہ نے سن کر کہا اچھا اس کی آزمائش کر لو چنانچہ شہزادی کو کہا کہ اس مردہ کو بوسہ دو بوسہ دینے کی دیر تھی کہ وہ شخص اٹھ بیٹھا۔

مرزائیو تم نے تو یار بہت دھوکا کھایا۔ مرزا جی کا یہ فرمان حکمت سے خالی نہ تھا مرزا صاحب جو فرماتے تھے کہ میری عمر ۸۰ برس سے زائد ہوگی واقعی اگر تم بھی مرزا صاحب کی اس حکمت ارشادی پر عمل کرتے تو محمدی بیگم کو بلا کر بوسہ دلا دیتے تو مرزا

صاحب ستر سالہ نہ مرتے بلکہ پھر زندہ ہو کر ضرور اسی سال پورا کرتے تاکہ ان کا مسئلہ مشکل بھی حل ہو جاتا اور مثل مسیح سے تشبیہ بھی تام ہو جاتی یہ قصور مرزائیوں سے ہوا مرزا جی سے نہیں کیونکہ انہوں نے تو فرما ہی دیا عمل مرزائیوں نے نہیں کیا ہاں مرزائی بیچارے بھی مجبور تھے۔ وہ محمدی بیگم جس نے مرزا غلام احمد کی زندگی برباد کی اور نکاح کے لئے ایک نہ سنی مردہ کو منہ کب لگاتی خیر نہیں اسی بیچاری نے مرزا جی کا کون سا پوشیدہ عیب دیکھا جس کی وجہ سے وہ بیزار ہو گئی۔ شاید خارش کا سبب ہو کیونکہ خارش بھی ایک بری مرض ہے۔ خارش کی دوا کے لئے کاستہ المسیح تو بن ہی چکا شاید محمدی بیگم نے سوچا ہو کاستہ المسیح کے مقابلہ میں ایک کاسہ محمدی بیگم نہ بنانا پڑے خیر مرزا غلام احمد صاحب بیارے حسرت سے ہی مر گئے ایک نہ بنی خیر یہ تو جملہ معترضہ کے طور پر تھا۔ آمدم برسر مطلب مرزا جی نے ہر صورت ۱۸۸۶ء سے ۱۸۸۸ء بہت کوشش کی لیکن سوائے یاس کے کچھ ہاتھ نہ آیا لیکن جب عشق آجائے تو عقل جاتی رہتی ہے چنانچہ مرزا جی کو اسی عشق میں دوران سر اور مراق کی مرض شروع ہو گئی بس پھر ہونا کیا تھا دن ہو یا رات مرزا جی کے اندر باہر محمدی بیگم کی محبت موجزن تھی۔ رب العزت نے سچ فرمایا ہے۔ اولئک الذین اشتروا الحیوۃ الدنیا بالاخرۃ فلا یخفف عنھم العذاب فلاھم ینصرون ۔ بقر ۔ مرزا صاحب نے اس امر کو صیغہ راز میں سلجھانے کی کوشش کی لیکن کوئی چارہ نظر نہ آیا اسی دوران میں مرزا احمد بیگ والد محمدی بیگم کو مرزا جی کے متعلق ایک کام پڑا جس کا حل مرزا جی کے متعلق مشکل تھا۔

سیرۃ المہدی ۱۹۵} اس دوران میں اتفاق ایسا ہوا کہ حضرت صاحب کا ایک چچا زاد بھائی غلام حسین مفقود الخبر ہو کر میت سمجھا گیا اور اس کے ترکہ کی تقسیم کا سوال پیدا ہوا مرزا غلام حسین کی بیوہ مسماۃ امام بی بی مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی بہن تھی۔ اس لئے مرزا احمد بیگ نے اپنی بہن امام بی بی اور مرزا نظام الدین وغیرہ کے مشورہ سے یہ کوشش کی کہ غلام حسین مذکور کا ترکہ اپنے لڑکے یعنی محمدی بیگم کے بڑے بھائی محمد بیگ

کے نام کروالے مگر یہ بغیر رضامندی حضرت مسیح موعود نہیں ہوسکتا تھا اس لئے ناچار مرزا احمد بیگ حضرت صاحب کی طرف رجوع ہوا اور بڑی عاجزی اور اصرار کے ساتھ آپ سے درخواست کی کہ آپ اس معاملہ میں اپنی اجازت دیدیں قریب تھا کہ حضرت صاحب تیار ہوجاتے مگر اس خیال سے کہ اس معاملہ میں استخارہ کرلینا ضروری ہے رک گئے اور بعد استخارہ جواب دینے کا وعدہ فرمایا چنانچہ اس کے بعد مرزا احمد بیگ کی بار بار کی درخواست پر حضرت صاحب نے دریں بارہ استخارہ فرمایا تو جواب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ الہامات ہوئے جو محمدی بیگم والی پیشگوئی کا بنیادی پتھر ہیں گویا ان لوگوں کو نشان دکھانے کا وقت آ گیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ احمد بیگ کی دختر کلاں محمدی بیگم کے لئے ان سے تحریر کر۔

مرزا صاحب نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھا خدا کے بندوں کا کام خدمت خلق کرنا ہے مرزا جی کی قسمت میں اس کار خیر کی طاقت کب ہوئی اور کیسے ممکن تھا ادھر محمدی بیگم کا زمانہ شباب میں ادھر ستر سالہ بوڑھے نے آخر تنگ آ کر مرزا احمد بیگ نے ایک اشتہار شائع کردیا کہ قادیانی نبی کا کیرکٹر یہ ہے کہتا ہے کہ دستخط تب کروں گا جب لڑکی دے دو۔ کیا ایسے لوگ نبی کہلانے کے حقدار ہوسکتے ہیں پھر تو جناب مرزا جی نے دیکھا کہ پول کھل گیا اب عشق درآمد عقل برآمد، آخیر ظاہر کردیا کہ اگر محمدی بیگم مجھے دے دو میں داخل خارج کرادیتا ہوں۔ ورنہ محال اخیر انہوں نے اس سودے کو کھوٹا سمجھ کر ترک کردیا مرزا جی کو یقین ہوا کہ جنہوں نے اتنی قربانی کی ہے اور لڑکی نہیں دی اب اس عشق کو چھپانا محال! نبوۃ جائے تو جائے لیکن محمدی بیگم کا عشق چھپانا ناممکن مگر خیر! ماننے والے تسلیم کرہی لیں گے۔ اس اخفا کا اظہار علی اعلان ازروئے اشتہار کردیا اور ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کو ایک اشتہار شائع کردیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ' و نصلی علی رسولہ الکریم

یا معین برحمتک نستعین

ایک پیشگوئی پیش از وقوع کا اشتہار

پیشگوئی کا جب انجام ہوایدا ہو گا
قدرت حق کا عجب ایک تماشہ ہو گا
جھوٹ اور سچ میں جو ہے فرق وہ پیدا ہو گا
کوئی پا جائیگا عزت کوئی رسوا ہو گا

ازالہ: الاوہام مطبع لاہوری ۲۲۶﴾

تبلیغ رسالت ازا۱۱ تا ۱۱۸، از ۱۱۵﴾ اب یہ جاننا چاہیے کہ جس خط کو ۱۰ مئی ۱۸۸۸ء کے نور افشاں میں فریق مخالف نے چھپوایا ہے وہ خط محض ربانی اشارہ سے لکھا گیا تھا ایک مدۃ دراز سے بعض سرگروہ اور قریبی رشتہ دار مکتوب الیہ کے جن کے حقیقی ہمشیرہ زادہ کی نسبت درخواست کی گئی تھی نشان آسمانی کے طالب تھے اور طریقہ اسلام انحراف اور عناد رکھتے تھے اور اب رکھتے ہیں چنانچہ اگست ۱۸۸۵ء میں جو چشمہ نور امرتسر میں ان کی طرف سے چھپا تھا یہ درخواست ان کی اس اشتہار میں بھی مندرج ہے ان کو نہ فقط مجھ سے بلکہ خدا اور رسول سے بھی دشمنی ہے اور والد اس کا دفتر کا باعث شدت تعلق قرابت ان لوگوں کی رضا جوئی میں محو اور ان کے نقش قدم پر دل و جان سے خدا اور اپنے اختیارات سے قاصر و عاجز بلکہ انہیں کا فرمانبردار ہو رہا ہے اور اپنی لڑکیاں انہیں کی لڑکیاں خیال کرتا ہے اور وہ بھی ایسا ہی سمجھتے ہیں اور ہر باب میں اس کے مدار المہام اور بطور نفس ناطقہ کے اس کے لئے ہو رہے ہیں تبھی تو نقارہ بجا کر اس کی لڑکی کے بارہ میں آپ ہی شہرت دیدی یہاں تک کہ عیسائیوں کے اخبار کو اس قصہ سے بھر دیا آفرین بریں عقل و دانش ماموں ہونے کا خوب ہی حق ادا کیا ماموں ہوں تو ایسے ہی

ہوں غرض یہ لوگ جو مجھ کو میرے دعوے الہام میں مکار اور دروغگو خیال کرتے تھے اور اسلام اور قرآن شریف پر طرح طرح کے اعتراض کرتے تھے اور مجھ سے کوئی نشانی آسمانی مانگتے تھے تو اس وجہ سے کئی دفعہ ان کے لئے دعا بھی کی گئی تھی سو وہ دعا قبول ہو کر خدا تعالیٰ نے یہ تقریب قائم کی کہ والد اس دفتر کا ایک اپنے ضروری کام کے لئے ہماری طرف ملتجی ہوا تفصیل اس کی یہ ہے کہ نامبردہ کی ایک ہمشیرہ ہمارے ایک چچازاد بھائی غلام حسین نام کو بیاہی گئی تھی غلام حسین عرصہ پچیس سال کہیں چلا گیا ہے اور منفقود الخبر ہے اس کی زمین ملکیت جس کا حق ہمیں پہنچتا ہے نامبردہ کی ہمشیرہ کے نام کاغذات سرکاری میں درج کرا دی گئی تھی۔ اب حال کے بندوست میں موضع گورداسپور میں جاری ہے نامبردہ یعنی ہمارے خط کے مکتوب الیہ نے اپنی ہمشیرہ کی اجازت سے یہ چاہا کہ وہ زمین جو چار ہزار یا پانچ ہزار روپیہ کی قیمت کی ہے اپنے بیٹے محمد بیگ کے نام بطور رہبہ نقل کرا دیں چنانچہ ان کی ہمشیرہ کی طرف سے یہ ہبہ نامہ لکھا گیا چونکہ وہ ہبہ نامہ بجز ہماری رضا مندی کے بیکار تھا اس لئے مکتوب الیہ نے بتمامہ عجز و انکسار ہماری طرف رجوع کیا تا ہم اس ہبہ پر راضی ہو کر اس ہبہ نامہ پر دستخط کر دیں اور قریب تھا کہ وہ دستخط کر دیتے لیکن یہ خیال آیا کہ جیسا کہ ایک مدۃ سے بڑے بڑے کاموں میں ہماری عادت ہے جناب الٰہی میں استخارہ کر لینا چاہیے سو یہی جواب مکتوب الیہ کو دیا گیا پھر مکتوب الیہ کے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا وہ استخارہ کیا تھا گویا آسمانی نشان کی درخواست کا وقت آ پہنچا بلکہ خدا تعالیٰ نے اس پیرائے میں ظاہر کر دیا۔

اس خدا تعالیٰ حکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کے لئے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط سے کیا جائیگا اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں درج ہے لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص

سے بیاہی جائیگی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائیگا اور ان کے گھر پہ تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئینگے پھر ان دنوں میں زیادہ تفریح اور تفصیل کے لئے بار بار کی تہی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ مکتوب الیہ کی موخر الذکر جس کی نسبت کی درخواست کی گئی تھی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لا دے گا اور بیدینوں کو مسلمان بنا دے گا اور گمراہوں سے ہدایت پھیلاؤں گا۔ چنانچہ عربی الہام اس بارے میں یہ ہے کَذَّبُوا یا یاتِنَا وَ کَانُوْا بِھَا یَسْتَھْزِءُ وْن فسکفیکھم اللّٰہ وَ یَرُدُّھَا اِلَیْکَ لَا تَبْدِیْکَ لِکَلْمَاتِ اللّٰہِ اِنَّ رَبُّکَ فَعَّال " لِمَا یُرِیْد اَنْتَ سَعِی وَ اَنَا مَعَکَ عَسٰی اَنْ یَبْعَثَکَ بِکَ مُقَامًا مَحْمُوْدًا یعنی انہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے۔ سو خدا تعالیٰ ان سب کے تدارک کے لئے جو اس کام کو روک رہے ہیں تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اس کی لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے تیرا رب وہ قادر ہے جو کچھ چاہے وہی ہو جاتا ہے تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں اور عنقریب وہ مقام تجھے ملے گا جس میں تیری تعریف کی جائے گی یعنی گو اول میں احمق اور نادران لوگ بدباطنی اور بدظنی کی راہ سے بدگوئی کرتے ہیں اور نالائق باتیں منہ پر لاتے ہیں لیکن آخر خدا تعالیٰ کی مدد کو دیکھ کر شرمندہ ہونگے اور سچائی کے کھلنے سے چاروں طرف سے تعریف ہو گی۔ .... بدخیال لوگوں کو یہ واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہو سکتا............ (اور مرزا جی محمدی بیگم پر فریفتہ کب ہوئے) پہلی پیشگوئی اس زمانہ کی ہے جبکہ ہنوز وہ لڑکی نابالغ تھی اور جبکہ پیشگوئی بھی اسی شخص کی نسبت ہے جس کی نسبت اب سے پانچ برس پہلے لی گئی تھی یعنی اس زمانہ میں جب کہ اس کی یہ لڑکی آٹھ یا نو برس کی تھی تو اس پر نفسانی افترا کا گمان کرنا

اگر حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰیٰ خاکسار غلام احمد از قادیانی ضلع گورداسپور پنجاب ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء

پھر مرزا جی نے اس اشتہار کا ایک تمتہ ۱۵ جولائی کو لکھا۔

اس اشتہار میں مرزا جی نے حسب ذیل امورات کی تصریح فرمائی کہ اگر مرزا احمد بیگ اپنی لڑکی محمدی بیگم مجھے دیدے تو اسے حسب ذیل فائدے ہونگے اور انکار کی صورت میں سے نقصان یہ ہونگے۔

(۱) مرزا احمد بیگ کو دنیاوی طمع دینا کہ تیرے لڑکے کے نام مفقود الخبر غلام حسین کی جائیداد خارج کرادی جائیگی جس سے تمہیں چار پانچ ہزار کی جائیداد کا فائدہ پہنچے گا۔

(۲) تمہاری لڑکی محمدی بیگم کے متعلق ہوا تم سے سوال کرنا الہامی ہے اگر تم دیدو گے تو برکتیں اور رحمتیں ہو جائینگی۔

(۳) خدا تعالیٰ ہر صورت انجام کار اس عاجز کے نکاح میں لا دیگا۔

بصورت انکار

(۱) میں سرکاری کاغذات پر دستخط نہیں کروں گا جس سے تمہارا دنیاوی نقصان چار پانچ ہزار کا ہوگا۔

(۲) گھر پر تنگی تفرقہ بربادی اور مصیبت پیش آئیگی۔

(۳) اس لڑکی کا انجام برا ہوگا جہاں اس کی شادی ہوگی تو روز نکاح سے اڑھائی سال تک اس کا خاوند اور دختر کا والد ایسے ہی تین سال کے عرصہ میں فوت ہو جائیگا۔

(۴) اخیر بعد ازاں میری طرف واپس لادے گا۔

(۵) یہ خدائی باتیں ہیں ٹل نہیں سکتیں۔

اس اشتہار میں محمدی بیگم کا مرزا جی کے نکاح میں ہر صورت آنا جس کا نتیجہ بہی نکاح اول، نکاح آخر نکاح مرزا صاحب کا نکاح محمدی بیگم سے ہونا یقینی دعویٰ ہے۔

مرزا جی نے نکاح کا اعلان تو کر دیا لیکن صبر کہاں پھر مرزا جی کے دل میں محمدی بیگم کے عشق نے جوش مارا تو پانچ دن کے بعد ایک اشتہار شائع کر دیا جس کا نام تتمہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء رکھا جس کے چند جملے عرض کرتا ہوں۔

تبلیغ رسالت ۱/۱۲۰} پس یہ رشتہ جس کی درخواست کی گئی ہے محض بطور نشان کے ہے۔ تا خدا تعالیٰ اس کنبہ کے منکرین کو اعجوبہ قدرت دکھا دے۔

خاکسار غلام احمد از قادیانی ضلع گورداسپور پانزدھم جولائی ۱۸۸۸ء

یعنی مرزا صاحب اس دعویٰ کے مطابق محمدی بیگم کا مرزا غلام احمد صاحب کے نکاح میں آنا مرزا غلام احمد صاحب کے صدق و کذب کا ایک عجوبہ نشان ہے اگر مرزا جی کے گھر میں محمدی بیگم آباد ہوئی تو مرزا جی سچے ورنہ مرزا جی اپنے دعویٰ میں جھوٹے۔ اب مرزائیو! تم سوچو! کہ مرزا کے فیصلے کے مطابق ہی مرزا جی سچے ہیں۔ یا لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الۡكَاذِبِيۡنَ ہی کافی سمجھا جائیگا۔ باقی جو کچھ بھی مرزا صاحب فرمادیں بے شک کہتے جائیں اپنے امتیوں کو خوش کر لیں لیکن خداوند کی طرف اس امر کو منسوب کرنا کہ یہ خدا کی باتیں ہی ٹل نہیں سکتیں۔ عشق بازی عورتوں سے نفسانی خواہش ہے اور بہتانِ خداوند تعالیٰ کی طرف کیا اس کی طاقت کو مرزا جی نے معاذ اللہ ایسی کمزور ہی سمجھ رکھی ہے جو کسی سے ایک عورت دلانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ مرزا صاحب کا یہ اس پاک ذات واللّٰہ غَالِبٌ عَلٰى اَمۡرِهٖ کی تکذیب کرنا ہے۔ یاد رکھو خداوند کریم کے روبرو ہو کے تو ان باتوں کا تمہیں بدلہ دینا پڑے گا۔ خداوند اکبر پر جھوٹ بولتے ہو اور اس کو ایسا کمزور سمجھ رہے ہو۔

زمر ۱/۲۴} وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيۡنَ كَذَبُوۡا عَلَى اللّٰهِ وُجُوۡهُهُمۡ مُّسۡوَدَّةٌ ؕ اَلَيۡسَ فِىۡ جَهَنَّمَ مَثۡوًى لِّلۡمُتَكَبِّرِيۡنَ اور یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن جو اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں ان کے منہ کالے آپ دیکھیں گے کیا متکبروں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے۔

یاد رکھو مرزائیو تمہیں مرزا جی کے ان جھوٹوں کا نتیجہ قیامت کے دن بھی نظر آئیگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تبلیغ رسالت ۲/۹ } لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَھْرَ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَ کَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا

اشتہار نصرت دین وقطع تعلق از اقارب مخالف دین

عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا

چوں بدنداں تو کرے اوفتاد
آں ندانی بکن اے اوستاد

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اس عاجز نے ایک دینی خصوصیت کے پیش آ جانے کی وجہ سے ایک نشان کا مطالبہ کے وقت اپنے ایک قریبی مرزا احمد بیگ ولد گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں کی نسبت بحکم والہام الٰہی یہ اشتہار دیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مقدر اور قرار یافتہ ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح میں آ جائے گی۔ خواہ پہلے ہی باکرہ ہونے کی حالت میں آ جائے اور یا خدا تعالیٰ بیوہ کر کے اس کو میری طرف لے آوے۔ چنانچہ تفصیل ان کل امور مذکورہ بالا کی اس اشتہار میں درج ہے۔ اب باعث تحریر اشتہار ہذا یہ ہے کہ میرا بیٹا سلطان احمد نام جو نائب تحصیلدار لاہور میں ہے اور اس کی تائی صاحبہ جنہوں نے اس کو بیٹا بنایا ہوا ہے وہی اس مخالفت پر آمادہ ہو گئے ہیں اور یہ سارا کام اپنے ہاتھ میں لے کر اس تجویز میں ہیں کہ عید کے دن یا اس کے بعد اس لڑکی کا کسی سے نکاح کیا جائے اور اگر یہ اوروں کی طرف سے کارروائی ہوتی تو ہمیں درمیان میں دخل دینے کی کیا ضرورت اور کیا غرض تھی امر ربی تھا اور وہی اس کو اپنے فضل وکرم سے ظہور میں لاتا مگر اس کام کے مدار الہام میں وہ لوگ ہو گئے جن پر اس عاجز کی اطاعت فرض تھی اور ہر چند سلطان احمد کو سمجھایا اور بہت تاکیدی خط لکھے کہ تو اور تیری والدہ اس کام سے الگ ہو جائیں ورنہ میں تم سے جدا ہو جاؤں گا اور تمہارا

کوئی حق نہیں رہے گا۔ مگر انہوں نے میرے خط کا جواب تک نہ دیا اور بکلی مجھ سے بیزاری ظاہر کی اگر ان کی طرف سے ایک تیز تلوار کا بھی مجھے زخم پہنچتا تو بخدا میں اس پر صبر کرتا لیکن انہوں نے دینی مخالفت کر کے اور دینی مقابلہ سے آزار دے کر مجھے بہت ستایا اور اس حد تک میرے دل کو توڑ دیا کہ میں بیان نہیں کر سکتا اور عمداً چاہا کہ میں سخت ذلیل کیا جاؤں سلطان احمد۔ ان دو بڑے گناہوں کا مرتکب ہوا اول یہ کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی مخالفت کرنی چاہی اور یہ چاہا کہ دین اسلام پر (مرزائیت پر) تمام مخالفوں کا حملہ اور یہ اپنی طرف سے اس نے ایک بنیاد رکھی ہے اس امید پہ کہ یہ جھوٹے ہو جائیں گے اور دین (مرزائیت) کی ہتک ہو گی اور مخالفوں کو فتح اس نے اپنی طرف سے مخالفانہ تلوار چلانے میں کچھ فرق نہیں کیا اور اس نادان نے نہ سمجھا کہ خداوند قدیر و غیور اس دین (مرزائیت) کا حامی ہے اور اس عاجز کا بھی حامی وہ اپنے بندہ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا اگر سارا جہان مجھے برباد کرنی چاہے تو وہ اپنی رحمت کے ہاتھ سے مجھ کو تھام لے گا کیونکہ میں اس کا ہوں اور وہ میرا دوم سلطان احمد نے مجھے جو میں اس کا باپ ہوں سخت ناچیز قرار دیا اور میری مخالفت پر کمر بندھی اور قول اور فعل طور پر اس مخالفت کو کمال تک پہنچایا اور میرے دینی (مرزائیت) مخالفوں کو مدد دی اور اسلام (مرزائیت) بدل و جان منظور رکھی سو چونکہ اس نے لفظ طور کے گناہوں کو اپنے اندر جمع کیا اپنے خدا کا تعلق بھی توڑ دیا اور اپنے باپ کا بھی اور ایسا ہی اس کی دونو والدہ نے کیا سو جبکہ انہوں نے کوئی تعلق مجھ سے باقی نہ رکھا اس لئے میں نہیں چاہتا کہ اب ان کا کسی قسم کا تعلق مجھ سے باقی رہے اور ڈرتا ہوں کہ ایسے دینی دشمنی سے پیوند رکھتے میں معصیت نہ ہو لہٰذا میں آج کی تاریخ کہ دوسری مئی ۹۱ء ہے عوام اور خواص پر بذریعہ اشتہار ہذا ظاہر کرتا ہوں کہ اگر یہ لوگ اس ارادے سے باز نہ آئے اور وہ تجویز جو اس لڑکی کے ناطہ اور نکاح کرنے کی اپنے ہاتھ سے یہ لوگ کر رہے ہیں اس کو موقوف نہ کر دیا اور جس شخص کو انہوں نے نکاح کے لئے تجویز کیا ہے اس کو رد

نہ کردیا بلکہ اس شخص کے ساتھ نکاح ہوگیا تو اسی نکاح کے دن سے سلطان احمد عاق اور محروم الارث ہوگا اور اسی روز سے اس کی والدہ پر میری طرف سے طلاق ہے اور اگر اس کا بھائی فضل احمد جس کے گھر میں مرزا احمد بیگ والدلڑکی کی بھانجی ہے اپنی اس بیوی کو اسی دن جو اس کو نکاح کی خبر ہو اور طلاق نہ دیوے تو پھر وہ بھی عاق اور محروم الارث ہوگا اور آئندہ ان سب کا کوئی حق میرے پر نہیں رہے گا اور اس نکاح کے بعد تمام تعلقات خویشی وقرابت و ہمدردی دور ہو جائے گی اور کسی نیکی بدی رنج وراحت شادی اور ماتم میں ان سے شراکت نہیں رہے گی کیونکہ انہوں نے آپ تعلق توڑ دیئے اور توڑنے پر راضی ہوگئے سو اب ان سے کچھ تعلق رکھنا قطعاً حرام اور ایمانی غیوری کے برخلاف اور ایک دیوثی کا کام ہے مومن دیوث نہیں ہوتا۔

چوں نبودد خویش را دیانت و تقویٰ

قطع رحم بہ از مووت قربیٰ

والسلام علی من اتبع الھدیٰ

المشتہر مرزا غلام احمد لودھیانہ ۲مئی ۱۸۹۱ء حقانی پریس لدھیانہ

اس اشتہار میں مرزا غلام احمد صاحب نے حسد کا اظہار فرمایا

(۱) اقرار کیا کہ میں نے واقعی پہلے یہ پیشگوئی کی تھی یہ محمدی بیگم میرے نکاح میں آئیگی۔

(۲) مرزا جی نے اپنے بڑے لڑکے کو وارننگ کی کہ تم محمدی بیگم مجھے لا کہ نہ دو تو میں تمہیں مرزائی نہ ہونے کی وجہ سے اپنی جائیداد سے لاوارث لکھ دوں گا۔

(۳) اگر تمہاری والدہ فجو نے بھی کوشش کر کے نہ لادی تو اس کو بھی تین طلاقیں۔

(۴) اگر سلطان احمد کے بھائی کے بھائی فضل احمد نے محمدی بیگم کا رشتہ میرے سوا کسی اور سے سن کر اپنی بیوی کو طلاق دی تو وہ بھی عاق اور محروم الارث ہوگا کیونکہ فضل احمد کی بیوی احمد بیگ محمدی بیگم کے باپ کی بھانجی ہے۔

(۵) مجھے میرے بیٹے اور میری بیوی تلواروں سے زخمی کرلیں لیکن میرے مرزائی مذہب کو داغ لگنے سے بچالیں کیونکہ اگر محمدی بیگم کا رشتہ دوسری جگہ ہوگیا تو پیشگوئی جھوٹی ہوگی۔

(۶) جس شخص نے مرزا جی کے متعلق محمدی بیگم کے حصول میں رکاوٹ ڈالی تو وہ مرزا جی کا دینی دشمن ہے۔

عشق بڑی بری بلا ہے۔ را نجھا کو ہیر کا عشق لگا۔ را نجھا ہیر کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ مہنوال سوہنی پر عاشق ہوا کامیاب ہوا وہ سر سیتا کا عاشق ہو کر کامیاب ہوگا۔ کرشن رادھی پر عاشق ہوا کامیاب ہوا۔

افسوس، کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی دنیا کے مراتب کا دعویٰ کر کے محمدی بیگم پر عاشق ہوئے بیوی قربانگی دو جوان بیٹے قربان کردیئے۔ اپنی تمام جائیداد قربان کرنے کا اعلان بھی کردیا لیکن خداوند نے پھر بھی ناکام رکھا کیوں نہ ایسا ہوتا مرزا جی نے تو عذاب الٰہی کو مداری کا سانپ بنائے رکھا جیسا کہ مداری گلیوں میں سانپ دکھا کر بچوں سے پیسے بٹورتا ہے ایسے ہی مرزا جی فرماتے ہیں۔ لڑکی دے دو ورنہ تباہ کردوں گا۔ زبردستی لڑکی کسی سے چھیننی اور ڈرانا دھمکانا کہ میں نذیر ہوں یاد رکھو عذاب اوتاردوں گا تمام کو تباہ کردوں گا۔ بھلا یہ بھی کوئی شرافت کا تقاضا ہے کسی سے رشتہ مانگا کسی کا ارادہ ہوا اس نے نہ دیا نہ ارادہ ہوا نہ سہی۔

مرزائیو! ذرا یہ تو بتاؤ کہ یہ کس نبی کی سنت ہے بغیر رضامندی والدین کسی کی لڑکی چھیننے کی کوشش کرنے اور ان کے انکار کرنے پر ان کا نذیر بننا۔

ایک ہزار روپیہ انعام

اس مرزائی کو دیا جائے گا جو قرآن وحدیث شریعت صحیح سے ثابت کردے کہ کسی سچے نبی نے لڑکی کے والدین کو اسے ان کے لڑکی نہ دینے کی صورت میں عذاب الٰہی کی سزا سنا کر تباہ کردیا ہو ورنہ توبہ کرو اور ایسے شخص سے علیحدگی اختیار کرو۔ فرمان

الٰہی یادرکھو۔ یَطْبَعَ اللّٰہ عَلٰی کُلِّ قَلْبِ مُتَکَبِّر متکبر جبار کوصحیح سمجھ کر یقین کرو کہ مرزا غلام احمد صاحب کوان کے تکبر کرنے پر اور جبرو اکرا کی وجہ سے رب العزۃ نے ہدایت نہیں دی بلکہ دل پر مہر لگادی کہ مرزائیت کا تمام دارو مدار حسن پرستی اور شہوت پرستی ہے خدا پرستی سے کوئی دور کا واسطہ بھی نہیں۔

مرزا احمد بیگ نے اپنی لڑکی محمدی بیگم کو مرزا سلطان محمد پٹی والے کے ساتھ نکاح کر دیا جب مرزا جی نے سنا کہ میری محبوبہ کا نکاح خداوند حقیقی نے سلطان محمد کے ساتھ کر دیا ہے اور مرزا جی کو اپنے ملہم کا بطال ہونا ثابت ہوا کہ سِرُّکَ سِرّیْ اور خدا تیری ساری مرادیں پوری کر دے گا اور اَلَیْسَ اللّٰہ بِکَافٍ عَبْدَہٗ سب جھوٹ ہی تھا اور جھوٹ ہی ہے اور یہ مرزا جی کے ساتھ وہی بات بنی جو حقیقت الوحی میں لکھا ہے ص ۲۴۸ بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے۔ مرزائیو! مرزا جی نے تو تمام اپنی کتابیں اپنی شان اور فخر وتکبر اور اپنے سلسلے میں ہی بھر دیں کاش اتنی کتابیں اگر اللہ جل شانہ کی تعریف وصفات کے بیانات میں یا مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور باقی انبیاء علیہم اسلام کی شان میں لکھتے تو ان کی تمام کتابیں محض عبادت ہی ہوتیں مرزا صاحب کی جو کوئی کتاب کھولو سوائے اَنَـا خَیْـرٌ مِنْـہُ کے اور کچھ ہے ہی نہیں۔ محمدی بیگم یا عبداللہ آتھم ڈوئی وغیرہم کے جھگڑے چھیڑے اور برطانیہ کی تعریف سے کتابیں پر کیں۔ مرزائیو! کیا مرزا جی نے قبر یا حشر کے لئے بھی کوئی کتاب لکھی سب کتابیں بار بار انہیں کے متعلق سوالات وجوابات سے پر ہیں اس طرف احمد بیگ والد محمدی بیگم اپنی لڑکی محمدی بیگم کا نکاح کر چکے تو مرزا جی نے بھی فوراً اعلان کر دیا کہ مجھے بھی الہام ہوا کہ محمدی بیگم کا نکاح خدا نے میرے ساتھ پڑھ دیا ہے۔

انجام آتھم ۶۰ } فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَیَرُدُّھَا اِلَیْکَ اَمْرٌمِّنْ لَّدُنَّا اِنَّا کُنَّا عٰلِیْنَ زَوَّجْنَاکَھَا اَلْحَقُّ من رَّبِّکَ فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ اَنَا رَادُّوْھَا اِلَیْکَ

اربعین ۲/۳۴ } فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَیَرُدُّھَا اِلَیْکَ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ وَاِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ وَاِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّہٗ لَحَقٌّ وَلَا تَکُنْ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ اَنَا زَوَّجْنَا لَھَا اَمْرُنَا اذا اراد شیئًا ان نقول لہ کُنْ فَیَکُوْنَ اِنَّمَا نؤخرھم الی اجل مسمی اجلٍ قریب ۔

جب مرزا جی اس الہام میں جھوٹے ہوئے تو ایک اور جھوٹ حاشیے استعار ے والوں یہ پیشگوئی اس نکاح کی نسبت ہے جس پر نادان مخالف جہالت اور تعصب سے اعتراض کرتے ہیں کہ زوجناک کے کیا معنی ہوئے حالانکہ فقرہ یَرُدُّھَا اِلَیْکَ سے صاف ظاہر ہے کہ ایک مرتبہ اس عورت کا جانا اور پھر واپس آنا شرط ہے اور بعد اس کے مرتبہ زَوَّجْنَاکَ ہے کیونکہ لعل وہ عورت قرابت قریبہ کی وجہ سے قریب تھی پھر دور چلی گئی اور پھر واپس آئیگی اور یہی معنی رد کے ہیں۔

البشری ۲/۱۰ } ۱۷۔اپریل ۱۸۹۲ء کو اس لڑکی کا دوسری جگہ نکاح ہو گیا اور ۳۱ ستمبر ۱۸۹۲ء کی احمد بیگ ہوشیار پوری فوت ہو گیا۔

تتمہ حقیقت الوحی ۱۳۲ } اور یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت احمدی بیگم کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے یہ درست ہے۔

(مرزا جی کا دعوٰی کہ میرے نکاح کا اہتمام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا)

ضمیمہ انجام آتھم ۵۳ } اس پیشگوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے کہ وَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ یعنی ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور ہونگی منہ۔

مرزائیو! سوچنے کا مقام ہے جس کا دعویٰ ہو کہ میرا نکاح خداوند تعالیٰ نے پڑھایا ہے اور نکاح کا اشتمام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا۔ اور پھر منکوحہ مرزا غلام آحمد صاحب کی چلی جائے کسی اور کے نکاح میں تو یقینی امر ہے کہ یہ مرزا جی کا دعویٰ محض بناوٹ وکذب پر مبنی تھا اگر خدائی ارشاد ہوتا تو بھلا تاویل وبلا استعارہ حقیقۃ محمدی بیگم مرزا جی کے نکاح میں مرزا جی کے گھر آباد ہوتی اور پھر مرزا کا کہنا کہ جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائیگی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک فوت ہو جائے گا حکم الٰہی کبھی نہیں ٹلتا مرزا جی نے ہر ممکن کوشش کی لیکن ناکام رہے۔

مرزائی صاحب ذرا ایک سوال تو حل کرتے جایئے تم تو ہمیشہ سناتے ہو وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا خداوند تعالیٰ پہلے رسول بھیجتا ہے انکار کی صورت میں وہ عذاب نازل فرما دیتا ہے محمدی بیگم کے اقرار کا تو مرزا جی کو ایک پیغام بھی نہ ملا وہ کیوں نہ عذاب میں گرفتار ہوئی کسی مہلک مرض میں ہی گرفتار ہو جاتی حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا سے ایک درجہ اوپر نَکَحْتُکَهَا کے درجہ پر مرزا جی کے ملہم نے الہام کر دیا۔ لیکن بصورت انکار محمدی بیگم کا کچھ نہ بگڑا ہر ایک قربانی کی اور کسی شخص کے لئے تو بعثت مرزائیہ کیا ہی ہوئی تھی محمدی بیگم کے لیے تو خصوصاً ہی تھی جو کچھ رائی بھر بھی موثر نہ ہوئی محمدی بیگم کو سردرد کبھی نہ ہوا بچے جنتی رہی آباد رہی اس کا خاوند ملازمت پر قائز رہا اب تک سلطان محمد کی اولاد محمدی بیگم کے پیٹ سے جنی ہوئی مرزائیوں کے سینے پر دندناتی پھر رہی ہے اور مرزا جی حسرت سے ہی بمع اپنے خشک الہام کے دنیا سے کچھ نہ کما سکے دنیا میں مرزا جی نے ایک کے ساتھ عشق لگایا اس میں بھی ناکام رہے حالانکہ ارشاد الٰہی موجود ہے۔ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ تو معلوم ہوا کہ مرزا جی ایمان اور عمل صالح دونو سے کورے تھے جو محروم رہے اور وَيَرُدُّهَا محض مرزائی گپوڑ تھا جو نہ چل سکا بھلا جس کی طاقت اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ہو وہ کیسے وعدہ خلافی کر سکتا ہے وہ ذات باری اس وعدہ

خلافی سے مبرا اور مرزا غلام احمد صاحب کا جھوٹھو جھوٹ چوتھا سونکلا کیونکہ نہ ملک الموت نے مرزا جی کا کہا مانا جو سلطان محمد کو دنیا سے اڑھائی سال میں ہلاک کر دیتا اور نہ خیراتی نے دستگیری کی جو محمدی بیگم کا مرزا جی سے وصل کرا دیتا مرزائیوں نے تو خداوند عالمین کو اتنا کمزور سمجھا ہے جو احمد بیگ کی رضا کو مرزا غلام احمد کے موافق نہ کر سکا وہاں یہ ہو سکتا ہے کہ شاید مرزائیوں کے خیال میں مرزا غلام احمد کے متعلق رب العزۃ کو بدظنی ہو چکی ہو کاش اگر مرزا جی ظل و بروز کی نقل کو چھوڑ اکر اصل غلام احمد بن جاتے تو تمام عمر کبھی ذلت کا منہ نہ دیکھتے جو شخص اس بے نیاز کے محبوب کے ظل ہونے یا مثیل ہونے کا دعوٰی کرے تو ایسے شخص کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف وصل کیسے کرا سکتا ہے اور پھر مرزا غلام احمد صاحب اتنے متکبر ہوں کہ کہدیں کہ احمد بیگ نے اپنی بڑی لڑکی مجھے نہیں دی لہذا فضل احمد کو چاہیئے کہ اس کی بھانجی چھوڑ دے اور اگر وہ طلاق نہ دے تو وہ بھی محروم الازت ہوگا۔ اتنا ظلم! بھلا جرم احمد بیگ کا اور بیٹے کی بیوی کو طلاق دلوانا کتنا ظلم عظیم ہے۔

مرزائیو! یادرکھو اِنَّ اللّٰہَ لَایُحِبُّ الظَّالِمِیْنَ اور محمدی بیگم کا مرزا غلام احمد کے پاس آنا بھی محال تھا کیونکہ سہ سنگھ اور کرشن کے نکاح میں خداوند کیسے دے دیتا اتنے مسلمانوں کی موجودگی میں خداوند تعالٰی ہندو یا سکھ کو کیسے محمدی بیگم سپرد کر دیتا ہاں البتہ مرزا جی کسی ہرنام کور یا گوراندیوی کے منڈو کے متعلق ارشاد فرما دیتے تو صحیح ہو سکتا تھا محمدی بیگم کی شادی جب سلطان محمد پٹی والے سے ہوگئی تو مرزا جی نے الہام پلٹا اور لکھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تبلیغ رسالت ﴿$\frac{3}{111}$﴾ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری اور اس کے داماد سلطان محمد کی نسبت جو پیشگوئی کی تھی اس کی حقیقت چونکہ بہت سے لوگ دریافت کرتے ہیں کہ اس پیشگوئی کی میعاد پوری ہوگئی اور ابھی پیشگوئی کے پورے ہونے کا اس لئے ان کو اصل

حقیقت پر مطلع کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے کہ اس پیشگوئی کے دو حصے تھے پہلا اور بڑا حصہ مرزا احمد بیگ کی وفات معہ اس کی دوسری مصیبتوں کے تھی اور دوسرا حصہ اس کے داماد کے وفات کی نسبت تھا جو سلطان محمد ساکن پٹی ہے یہ دونوں حصے ایک ہی پیشگوئی اور الہام میں داخل تھے چنانچہ مدت دوسال گزر چکی جو مرزا احمد بیگ میعاد کے اندر فوت ہوگیا.........دوسرا حصہ جو احمد بیگ کے داماد کی وفات ہے یہ اگر میعاد مقررہ میں پورا نہ ہوا اگر میعاد کے بعد پورا ہوا تو اس پر وہی لوگ اعتراض کریں گے جس کو خدا تعالیٰ کی ان سنتوں اور قانوں سے بے خبری ہے جو اس کی پاک کتاب میں پائی جاتی ہیں ہم کوئی بار لکھ چکے ہیں جو تخویف اور انداز کی پیشگوئیاں جس قدر ہوتی ہیں جن کے ذریعے سے ایک بے باک قوم کو سزا دینا منظور ہوتا ہے ان کی تاریخیں اور میعادیں تقدیر مبرم کی طرح نہیں ہوتیں.........خدا تعالیٰ نے چاہا کہ ان کو وہ نشان دکھلاوے جس سے ذلیل ہوں پس اس نے اس تمام ملحد گروہ کے حق میں مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَيَرُدُّهَا اِلَيْكَ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ یعنی ان لوگوں نے ہمارے لوگوں کی تکذیب کی اور ان سے ٹھٹھا کیا سو خدا ان کے شر دور کرنے کے لیے تیرے لئے کافی ہوگا اور انہیں یہ نشان دکھلائیگا کہ احمد بیگ کی بڑی لڑکی ایک جگہ بیاہی جائے گی اور خدا اس کو پھر تیری طرف واپس لائے گا یعنی آخر وہ تیرے نکاح میں آئے گی اور خدا سب روکیں درمیان سے اٹھا دے گا خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں تیرا رب ایسا قادر ہے کہ جس کام کا وہ ارادہ کرے اس کام کو وہ اپنے منشا کے موافق ضرور پورا کرتا ہے سو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ اس قوم کے لیے نشان تھا جو بے باکی اور نافرمانی اور ٹھٹھے میں حد سے زیادہ بڑھ گئے تھے اور اس الہام کی تفصیل یعنی فقرہ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ کی شرح دوسرے الہاموں سے یہ معلوم ہوئی تھی کہ خدا تعالیٰ احمد بیگ کو نکاح سے تین سال کے اندر بلکہ بہت قریب موت دے گا اور اس کے داماد کو اڑھائی سال کے اندر

روز نکاح سے وفات دے گا اور جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں احمد بیگ میعاد کے اندر یعنی روز نکاح سے چھ ماہ بعد وفات پا گیا اور اس نے اس ڈرانیوالے الہام کی کیفیت دیکھ لی جو اس کو سنایا گیا تھا ویسا ہی اس کے بیدین اقارب کو اس کے مرنے کا صدمہ کامل طور پر پہنچ گیا لیکن اس کا داماد جو اڑھائی سال کے اندر فوت نہ ہوا تو اس کی یہی وجہ تھی جو اس عبرت انگیز واقعہ کے بعد جو احمد بیگ اس کے خسر کی وفات تھی ایک شدید خوف اور حزن نے گھیر لیا......لیکن نفس پیشگوئی یعنی اس عورت کا اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی کیونکہ اس کے لیے الہام الٰہی میں یہ فقرہ موجود ہے کہ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ یعنی میری یہ بات ہرگز نہیں ٹلے گی پس اگر ٹل جائے تو خدا تعالیٰ کا کلام باطل ہوتا ہے۔

یعنی مرزا غلام احمد صاحب کے پاس اگر محمدی بیگم نہ آئی تو مرزا جی کا الہام رحمانی نہ ہوگا بلکہ شیطانی ہوگا اور انہوں نے اس ڈھیل اور مہلت کا قدر نہ کیا یعنی سلطان محمد نے محمدی بیگم کو طلاق نہ دی اور وہ میرے گھر نہ آئی جو چند روز تک ان کو دی گئی تھی تو وہ اپنی پاک کلام کی پیشگوئی پوری کرنے کے لیے متوجہ ہوگا اور اسی طرح کرے گا جیسا کہ اس نے فرمایا یعنی سلطان محمد مر جائے گا کیونکہ تقدیر مبرم ہے اور محمدی بیگم میرے گھر آئے گی کہ میں اس عورت کو اس کے نکاح کے بعد واپس لاؤں گا اور تجھے دوں گا اور میری تقدیر کبھی نہیں بدلے گی اور میرے آگے کوئی بات ان ہونی نہیں اور میں سب روکوں کو اٹھادوں گا جو اس کے حکم کے نفاذ سے مانع ہوں...........یادرکھو کہ عورت مذکورہ کے نکاح کی پیشگوئی اس قادر مطلق کی طرف سے ہے جس کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔

راقم غلام احمد از قادیان ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء

اس اشتہار ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء میں مرزا صاحب نے فرمایا ہے کہ دس جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں جو مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری والی پیشگوئی بیان کی گئی تھی اس پیشگوئی کے دو حصے تھے پہلا اور بڑا حصہ مرزا احمد بیگ کی وفات مع اس کی دوسری

مصیبتوں کے تھی دوسرا حصہ داماد کی نسبت تھا مدت دو سال گزر چکی مرزا احمد بیگ میعاد کے اندر فوت ہو گیا مرزا غلام احمد صاحب کی کوئی بات یا کوئی پیشگوئی یا کوئی الہام بھی جھوٹ سے خالی نہیں چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب کا یہ فرمان کے میرے سابقہ اشتہار میں میری پیشگوئی کے وہ حصے ہیں یہ صراحۃً جھوٹ ہے اور بڑا حصہ احمد بیگ کا تھا یہ دوسرا جھوٹ ہے مرزا احمد بیگ کا مرزا صاحب کی پیشگوئی کے موافق فوت ہونا یہ بھی تقریباً یہ دوسرا جھوٹ ہے۔ اب دس جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار کی الہامی عبارت عرض کرتا ہوں گو پہلے بھی فقیر عرض کر چکا ہے لیکن دوبارہ عرض کر دیتا ہوں۔

تبلیغ رسالت ۱/۱۱۶ } اس خدائے قادر و حکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کے لئے سلسلہ جنانی کر اوران کو کھدے کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط سے کیا جائیگا او یہ نکاح موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں درج ہے۔

لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائیگی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائیگا۔ اوران کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑیگی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئینگے''۔

مرزا غلام احمد صاحب نے بصورت انحراف نکاح کی پیشگوئی فرمائی جس کے پانچ حصے ہیں۔

(۱) نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا۔

(۲) اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائیگی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک مر جائیگا۔

(۳) اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائیگا۔

(۴) اوران کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑیگی۔

(۵) اور درمیانے زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کراہت اور غم کے امر پیش آئینگے۔
(۱) نکاح سے انحراف کیا لڑکی کا انجام بھی بہت اچھا رہا خداوند کریم نے اولاد بھی رزق بھی عام دیا اور تندرستی بھی عطا کی مرزا صاحب کی پیش گوئی (۱) غلط نکلی۔
(۲) مرزا صاحب کو محمدی بیگم نہ ملی دوسرے شخص سلطان محمد پٹی والے سے بیاہی گئی وہ روز نکاح سے اڑھائی برس تک فوت بھی نہ ہوا بلکہ صاحب اولاد ہوا مرزا بھی مہلک مرض ہیضہ سے ہلاک ہوئے سلطان محمد بعد میں بھی عیش اڑاتا رہا مرزا غلام احمد صاب کی یہ بھی پیشگوئی جھوٹی نکلی جس کو مرزا صاحب خود بھی مرتے دم تک اقرار کرتے رہے اور جوان کو کہتا تھا کہ مرزا صاحب آپ کی پیشگوئی جھوٹی نکلی تو اس کے جواب میں مرزا صاب ہرامزداہ اور یہودی کی نسل وغیرہ وغیرہ تحریری فحش گالیاں نکالتے بھلا کوئی شریف آدمی یہ کہے کہ مرزا جی آپ کی منکوحہ لے جائے سلطان محمد اور گالیاں سے صرف کہنے والا عیش مرزا جی کا لطف اٹھائے سلطان محمد پٹی والا اگر کوئی مولوی کہدے کہ مرزا صاحب جناب حضور کی پیشگوئی جھوٹی نکلی تو سوائے گالی نکالنے اس کا جواب اور کچھ نہیں باوجود یہ کہ مرزا صاحب محمدی بیگم کے ہجر میں صرف شعر ہی پڑھتے پھریں۔

جانان مرا بمن بیارید دین مردہ تخم بدو سپارید
گر بوسہ دھد لبانم! ورزندہ شوم عجب مدارید

اور محمدی بیگم کے بوسے اڑائے سلطان محمد پٹی والا اور فحش گالیوں کا شکار بنے والا یہ مرزائیوں کا اور مرزا جی کا انصاف ہے اور لطف یہ ہے کہ پھر مرزا جی اپنی پیشگوئی میں سچے بنتے ہیں اور ان کی امت ان کو سچا کہہ رہی ہے اگر سچ اسی کا نام ہے تو دنیا میں جھوٹ مقصود ہے۔

تیسرا حصہ پیشگوئی کا بھی تقریبا جھوٹا ثابت ہوا کیونکہ مرزا جی کی پہلی پیشگوئی محمدی بیگم کے متعلق دوسری اس کے خاوند کے متعلق تیسری احمد بیگ کے متعلق حق یہ تھا کہ پہلے مرزا جی کی پیشگوئی دونو صحیح ہوتیں تب تیسری کی باری آتی ایک تو پیشگوئی کا

حصہ تیسرا بیان میں ہے اگر پہلے احمد بیگ کی موت مرزا صاحب کے نزدیک یقینی ہوتی تو پہلے ان کے متعلق ذکر ہو باقی کا بعد میں اور پیشگوئی جھوٹی نکلنے کی دوسری دلیل یہ ہے احمد بیگ کی میعاد موت تین سال مقرر فرمائی اور سلطان محمد اس کے داماد کی اڑھائی سال اگر مرزا جی کو احمد بیگ کے پہلے مرنے کا یقین ہوتا یا جزو اعظم پیشگوئی کا احمد بیگ ہوتا تو اس کا میعاد موت کم بیان کی جاتی اور اس کے داماد اسلطان احمد کی زیادہ بیان کی جاتی جب مرزا جی نے مرزا سلطان احمد بیگ کے داماد کی میعاد ڈھائی سال فرمائی اور احمد بیگ کی تین سال تو احمد بیگ کا قبل از مدت مرنا تقدیر الٰہی کا ثبوت ہے۔ نہ مرزا جی کی پیشگوئی کا نتیجہ تو مرزا جی کی پیشگوئی کا تیسرا حصہ بھی جھوٹا نکلا مرزا جی کی پیشگوئی کا چوتھا حصہ بھی جھوٹا نکلا کیونکہ محمدی بیگم اور سلطان احمد اخیر تک اتفاق رہا اور اولاد ہوتی رہی لہذا یہ چوتھا حصہ بھی جھوٹا نکلا اور پانچواں حصہ پیشگوئی کا بھی صاف سیاہ جھوٹ ثابت ہوا کیونکہ محمدی بیگم اور ان کے خاوند خوش ہی رہے غم و رنج درمیان تھا تو صرف مرزا جی کو یا مرزائیوں کو جو لوگ ہر کہ دمہ طعنہ زد ہے کہ مرزا غلام کی عرشی منکوحہ سلطان محمد پٹی والا لے گیا اور مرزا جی مرتے دم تک واحسرتاہ میں ہی رہے کیونکہ اس پانچ حصوں والی پیشگوئی کا اصل مقصد مرزا غلام احمد صاحب کا حصول محمدی بیگم تھا جو کامیاب نہ ہو سکا ۔ جب مرزا جی تمام عمر محبوب پر ہی نہ کام رہے تو نبوۃ و رسالت کا ظل و بروز بھی ضائع گیا اور محمدی بیگم کا ذکر خیر مرزا جی کی کتابوں میں یہ بھرپور رہا یہ سب نبوت کا پلندا محمدی بیگم کے عشق کا تھا جو کامیاب نہ ہوا اور محمدی بیگم اور اس کے خاوند کا خداوند کے فضل سے ایک بال نہ بیکا ہو سکا کیونکہ ارشاد الٰہی ہے۔

صف ۲۸/۲ {فَاَیَّدۡنَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا عَلٰی عَدُوِّہِمۡ فَاَصۡبَحُوۡا ظٰہِرِیۡنَ تو ہم نے ایمان والوں کی مدد کی ان کے دشمنوں پر تو وہ مومنین غالب ہو گئے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مومنین کو امداد خداوندی ملتی ہے تو وہ غالب ہوتے ہیں لہذا محمدی بیگم اور مرزا سلطان محمد پٹی والا مومنین تھے اس لیے ان کو امداد

خداوندی پہنچی تو وہ اپنے دشمن مرزاجی پر غالب ہو گئے۔اور مرزاجی کا مغلوب ہونا گمراہی اور جھوٹ کا باعث ہے جو مرزاجی نے اپنی ھفوات کو الہام خداوندی کہا۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰى اِلَى الْاِسْلَامِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ اور کون زیادہ ظالم ہے اس شخص سے جو خداوندتعالیٰ پر جھوٹ کا افتری کرتا ہے حالانکہ وہ اسلام کا مدعی ہو اور اللہ تعالیٰ ظالموں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

''مرزائی'' حضرت صاحب نے فرمایا میرے ساتھ اس کا نکاح ضرور ہوگا۔ جیسا کہ پیشگوئی میں ہے وہ سلطان محمد سے بیاہی گئی جیسا کہ پیشگوئی میں تھا.......... ایک وقت آتا ہے کہ عجیب اثر پڑے گا پیشگوئی کے الفاظ سے معلوم مرنے اور خاوند کے مرنے کی پیشگوئی شرط تھی اور شرط توبہ اور رجوع الی اللہ تھی لڑکی کے باپ نے توبہ نہ کی اس لئے وہ بعد نکاح چند مہینوں کے اندر مر گیا پیشگوئی کی دوسری جزو پوری ہو گئی اس کا خوف اس کے خاندان پر پڑا خصوصاً شوہر پر پڑا جو پیشگوئی کا ایک جزو تھا انہوں نے توبہ کی چنانچہ اس کے رشتہ داروں کے خط آئے عورت اب تک زندہ ہے پاکٹ بک از ص ۴۵۷ تا ص ۱۶۷۔

''محمد عمر''۔ وکیل صاحب آپ ملاحظہ فرمائیں آپ کے مرزا غلام احمد صاحب کے الفاظ یہ ہیں۔لیکن نفس پیشگوئی یعنی اس عورت کا اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ تقدیر برم ہے کہ کسی طرح ٹل نہیں سکتی پھر آگے فرماتے ہیں یاد رکھو کہ عورت مذکورہ محمدی بیگم کے نکاح کی پیشگوئی اس قادر مطلق کی طرف سے ہے جس کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔ ملاحظہ ہو ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء۔

وکیل صاحب تم مرزائی تو قرآن کریم کے نام سے لے کر تکذیب کرتے ہو ہر آیت آیت کو جھٹلاتے ہو تمہیں تو قرآن خداوندی کا نام ہی نہیں لینا چاہیئے۔ قرآن کریم کے ہر قانون کو تمسخر سے اڑاتے ہو مرزا غلام احمد صاحب محمدی بیگم کا مرزاجی کے نکاح میں آنا تقدیر مبرم کہیں کیا فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ تقدیر مبرم نہیں؟ اور یہ امر ہے کہ محمدی بیگم مرزا غلام احمد صاحب کے نکاح میں خانہ آباد نہیں ہوئی بلکہ بجائے مرزا غلام

احمد کے مرزا سلطان محمد پٹی والا اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر کی طاقت سے؟ محمدی بیگم کے ساتھ نکاح کر کے لے گیا اور سلطان محمد پٹی والے کی زوجیت میں محمدی بیگم کو اس سے اولاد بھی ہوئی تو مرزا غلام احمد کا کہنا کہ اس عورت محمدی بیگم اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ تقدیر مبرم خاص تزوج ہے یعنی محمدی بیگم جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے کہ یہ مرزا جی کا کذب علی الکذب نہیں؟ لیکن تم مرزائی اور مرزا صاحب قرآن کریم آ آیت مذکورہ بالا کی تکذیب کر رہے ہو اور اپنی اور اپنے مرزا جی کے کلام کو بتاؤں سچا کر کے دکھلا رہے ہو اور ہیرا پھیری کرتے ہو کہ جو مرزا جی نے لڑکی کے باپ کے مرنے اور خاوند کے مرنے کی پیشگوئی شرطی فرمائی تھی اور شرط توبہ رجوع الی اللہ تھی لڑکی کے باپ نے توبہ نہ کی وہ مر گیا ہے اور بیوی مر گئی۔ شوہر نے توبہ کی وہ فوت ہوا تمہاری بات تو یہ ایسی ہے جیسا کہ رام تھمن جو ہندوں کا ایک تیرتھ ہے ضلع لاہور میں تو وہاں ہندو عورتیں جاتیں اور کہتیں کہ ہے بابا تھمنا پتر دئیں' ہزار کو کہہ یا قدرت الٰہی سے ایک کو ہو ہی جاتا ہے جس کو ہو گیا اس نے ہی کہہ دینا کہ بس جی بابا تھمن بلا کے پتر دیندا ہے لیکن اس بے وقوف کو اتنا ہوش نہ آیا کہ سالملات سے ہم تمام شریک تھیں اگر بابا تھمن موت تو تمام کو دیتا یا اکثر کو دے دیتا جب عام کو نہیں دیا مجھے ایک کو ہوا ہے تو یہ قدرت الٰہی ہے بابے تھمن کی کرامت نہیں ایسی ہی مرزائی صاحب تمہارے مرزا جی کی کرامت سے مرزا احمد بیگ فوت ہوتے تو کیا ان کی نبوۃ ایک پر ہی چل سکی باقی پر نہ تھی۔ حالانکہ مرزا جی کی تقدیر مبرم کی پیشگوئی میں پانچواں امور یکساں تھے۔

(۱) لڑکی کا انجام ہونا (۲) اڑھائی سال تک سلطان محمد کا مرنا (۳) احمد بیگ کا سال میں فوت ہونا (۴) محمدی بیگم کے گھر پر تفرقہ اور تنگی کا آنا (۵) محمدی بیگم کا درمیان زمانہ میں امور مہمہ کا در پیش آنا اس کا کیا مطلب کہ مرزا جی تقدیر مبرم کو پانچ اموارت کے لیے یکساں بھیجیں لیکن تقدیر مبرم ایک پر ہی وار کرے باقی کو چھوڑ دے معلوم ہوا کہ احمد بیگ کا مرنا یہ مرزا جی کی بھیجی ہوئی تقدیر کا کام نہیں تقدیر الٰہی نے اپنے

ارادے سے کیا دوسرا جواب یہ کہ مرزا جی کی تقدیر اگر دوڑتی تو پہلے محمدی بیگم کو کسی برھے گڑھے میں ڈالتی اس کو تو رنگ چڑھا گئی خاوند بہتر عطا کر دیا یہ بھی مرزا جی کی تقدیر نے مرزا جی کے خلاف کام کیا چلو خیر ایک کام مرزا جی کے خلاف ہی سہی اگر محض تقدیر مبرم صرف موت کے لئے ہی مرزا جی کی طرف کام کرنے آئی تھی تو پہلے اڑھائی سال والے سلطان محمد کو ہلاک کرنی پھر بعد والے تین سالہ احمد بیگ کے پاس پہنچتی جب سلطان محمد کو چھوڑ گئی تو معلوم ہوا کہ یہ تقدیر مبرم احمد بیگ پر مرزا غلام احمد کی ارسال کرو نہیں پہنچی بلکہ احمد بیگ کی عمر عنہ اللہ تو لوح محفوظ میں ختم ہو چکی تھی کیونکہ ارشاد الٰہی ہے۔ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ بے شک اللہ کی ایس جب آجائے پیچھے نہیں ہوتے ہیں یا حق باطل باطل ثابت ہوا چوتھا جواب نہیں یا معلوم ایک قلیل بھی نہیں بلکہ ہے کہ المعد وم ثابت ہوا اور پیشگوئی پوری غلط ثابت ہوئی پانچواں جواب تمہارے مرزا غلام احمد صاحب کا قانون ہے ملاحظہ ہو۔

اعجاز احمدی ۲۷} دو جزوں میں سے جب ایک جز باطل ہو جائے تو وہ اس بات کی مستلزم ہوئی کہ دوسرا جز بھی باطل ہے (تو مرزا جی کے اس محمدی بیگم وغیرہ کی پیشگوئی میں چار جز باطل ثابت ہوئے تو ایک بھی ضروری باطل ثابت ہوا)۔

چھٹا جواب تمہارے مرزا غلام احمد صاحب کا قانون ہے۔

چشمہ معرفت ۲۲۲} جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔

اب مرزائیو تم ہی دیانتداری سے دیکھو کہ مرزا غلام احمد صاحب کی پانچ باتوں میں بقول تمہارے ہی چار جھوٹی ہوں تو پھر مرزا جی کہیں کہ میں سچا ہوں تو کیا ان پر انکا قانون قریب سے جاری نہیں ہوتا اپنے منہ پر اپنا طمانچہ قریب سے خوب لگتا ہے جیسا کہ لگا اب منہ چھپائے ہے منہ کی سرخی چھپنے نہیں دیتی ساتواں جواب مرزا جی کا اپنا قانون ان پر ہی جاری ہے سنیے۔

تریاق القلوب ۳۱۶} ایک سال کے اندر میرے نشان تمام دنیا پر غالب ہوں تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں میں راضی ہوں کہ اس جرم کی سزا میں سولی دیا جاؤں اور میری ہڈیاں توڑ دی جائیں ...... اسی کی روح ہے جو میرے اندر بولتی ہے ...... میں اپنی طرف سے نہیں بلکہ اس کی طرف سے کہتا ہوں۔

مرزا غلام احمد صاحب کی محمدی بیگم والی پیشگوئی مرتے دم تک صحیح نہ ہوئی یہ ثابت ہوا تو مرزائیوں کو چاہیئے تھا کہ ان کی اخیر پسلیاں ہی توڑ دیتے کہ ان کی روح خوش ہو جاتی کہ واقعی میرے متبعین نے میرے کہنے پر عمل کیا ہے تو ایسا نہ کرنے میں مرزا صاحب کا جھوٹ ثابت ہوتا ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب کے اس فرمان کے مطابق بھی مرزا صاحب کی پیش گوئی جھوٹی ثابت ہوئی۔

ایک رنگریز تھا اس نے کسی سے بینگنی رنگ کرنا سیکھ لیا کوئی شخص اسے کوئی ایک کپڑا رنگنا دے جائے تو وہ بینگنی رنگ کر دے گا گاہک کی ناراضگی کے اظہار پر انگریز جواب دے کہ کوئی بھی رنگ ہو اخیر بینگنی ہی ہو جاتا ہے اس لئے میں پہلے ہی بینگنی کر دیتا ہوں تو گاہک بیچارہ اپنی شرم کا مارا خاموش ہو جائے کہ بے علمی میں میں نے اس کو دے دیا اب تو بینگنی رنگ ہو گیا جس سے سفید ہونا محال ہے اب قصہ چھوڑ دو تو رنگ ریز کہہ بیٹھا کہ بس میں رنگریز ہوں یہی واقعہ مرزا غلام احمد صاحب اور مرزائیوں کا ہے کہ مرزا جی کی جو بات جھوٹی جو الہام جھوٹا جو پیشگوئی جھوٹی تو مرزائیوں نے سمجھ لیا ہے۔ کہ بس یہی سچ ہے اسی کو الٹ پلٹ کر کے صحیح کرنا ہے جہنم میں جائیں یا ہاویہ میں گریں اس کے سوا کوئی اور سچ ہی نہیں۔ اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُکِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤى اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ" کیا پھر جو شخص اوندھا منہ کے بل چلتا ہے وہ حق پر ہے یا جو سیدھا چلتا ہے صراط مستقیم پر۔

مرزائی دوستو صراط مستقیم کو چھوڑ کر اوندھے چلنے والوں کی اتباع نہ کرو اور یہ تو

بتاؤ کہ آخر پیشگوئی کا مطلب کیا ہے۔ یعنی پیش گوئی ایسی بات کو کہتے ہیں جو قبل از وقوع بتائی جائے اور بعد میں کہنے کے موافق وقوع میں آئے لیکن مرزائیوں کے برعکس کا نام پیشگوئی رکھا ہوا ہے اور جب کہا جاتا ہے کہ تمہارے مرزا جی کی فلاں پیشگوئی جھوٹی نکلی تو مرزا جی تو فحش گالیوں کے سوا اور کچھ جواب دینا جانتے ہی نہ تھے لیکن ان کے چیلے بیچارے ایسے سادہ لوح ہیں کہ ان کی جھوٹی پیش گوئیوں کو ہیرا پھیری سے درست کرنے کی کوشش کرتے ہیں بھلا ایسے کیسے درستی ہو سکے اب محمدی بیگم کا نکاح سلطان محمد پٹی والا سے پڑھ دیا گیا تو مرزا جی اور ان کے ملہم فرمانے لگے کہ اس سے لوٹ کہ میرے پاس آ ویگی اچھا ایسے ہی سہی کہ سلطان محمد کی مہر لگ کر ہی تمہارے پاس آ جائے کسی نہ کسی طرح اپنی اس محبوبہ کو حاصل کر ہی لینگے۔ جو پھر بھی ہماری ہی ہے پاس نہ آ سکی تو نا امیدی کی بنا پر جب سیاہ جھوٹ کے سوا کچھ نہ بنا تو پھر بہانہ بنا دیا کہ سلطان محمد نے توبہ کر لی خوف زدہ ہو گیا بھلا مرزائیوں یہ بھی کوئی بات بننے والی ہے سلطان محمد نے کس بات سے توبہ کر لی توبہ کے معنی حسب ذیل ہیں۔

(۱) کیا اسلام کو ترک کر کے مرزائی ہو گیا؟ نہیں۔ بلکہ مرتے دم تک اسلام پر قائم رہا۔

(۲) مابہ النزاع مابین مرزغلام احمد و سلطان محمد قصہ محمدی بیگم کا تھا کیا اس نے محمد بیگم کو طلاق دے کر مرزا جی کے نکاح میں دے دی تاکہ مرزا جی سچے ہو جائیں؟ نہیں بلکہ اس کے مرنے کے بعد بھی اسی کے حق میں ہے۔

(۳) کیا محمد بیگم سے صحبت ترک کر دی کہ محمدی بیگم مرزا غلام احمد صاحب کی امانت ہے میں ہاتھ نہ لگاؤں نہیں بلکہ اتنی صحبت کی کہ سلطان محمد کی محمدی بیگم سے اولاد کافی ہوئی۔

پھر وکیل صاحب فرماتے ہیں کہ اس کے رشتہ داروں نے توبہ نامے کے خط ارسال کئے تب زندہ رہا وکیل صاحب آپ کی یہ بات کیسی بودی ہے اس کے رشتہ داروں کے خط بھیجنے سے سلطان محمد کو کیا مطلب سلطان محمد جب محمدی بیگم سے ایک دفعہ

ہمبستری کرتے ہونگے تو رشتہ داروں کا خطرستے میں ہی بیرنگ ہو جاتا ہو گا کیا مرزجی بیرنگ ہی وصول کرتے رہے کچھ سوچ کر بات کیا کرو یہ تو مرزا غلام احمد صاحب کی پیش گوئی جھوٹی نکلنے کے بہانے ہیں تو توبہ کے مطلب کا فیصلہ قرآن کریم سے کرالیں۔

(۱) مائدہ ۶/۶ } فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِه وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهِ غَفُوْرُ رَحِيْم۔ تو جس شخص نے بعد ظلم کرنے کے توبہ کی اور اصلاح کی تو ضرور اللہ تعالی سے رجوع کرتا ہے اس پر بے شک اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۲) انعام ۷/۲ } كُتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْءً بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِه وَاَصْلَحَ فَاِنَّهُ غَفُوْرُ رَحِيْم"

(۳) مریم ۱۶/۴ } فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِ هِمْ خَلْفٌ" اَضَاعُو الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْاً۔ تو ان کے بعد نا خلف جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور شہوتوں کے پیچھے لگ گئے تو یہ لوگ جلدی دوزخ میں ڈالے جائیں گے مگر جس شخص نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل اچھا کیا اس نے تو یہی ہیں جو جنت میں داخل ہونگے اور کچھ ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ توبہ کرنے والے کی توبہ تب منظور ہوتی ہے جب ایمان دار بھی بنے اور عمل بھی صالح کرے تو یہی لوگ جنت کے حقدار ہو سکتے ہیں تو اس آیت کریمہ میں توبہ کے لیے ایمان اور عمل صالح شرط ٹھہرائی بغیر ایمان اور عمل صالح کے تائب نہیں کہلا سکتا۔

(۴) طٰہٰ ۱۶/۴ } وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ" لِمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى اللہ تعالی فرماتے ہیں اور بے شک میں ضرور بخشنے والا ہوں اس شخص کو جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل صالح کیا اور ہدایت الٰہی پر چلا۔ اس آیت کریمہ میں رب العزۃ نے تائب کیلئے ایمان عمل صالح اور ہدایت الٰہی پر چلنا مقرر فرما دیا ورنہ تائب نہیں کہلا سکتا۔

(۵) نسا ۱۶/۴ } اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ بے شک منافقین دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ہونگے اوران کیلئے آپ کوئی مددگار نہ پائیں گے سوئے ان لوگوں کے جنہوں نے توبہ کی اور اصلاح کر لی انہوں نے اور اللہ تعالی کے ساتھ انہوں نے وثوق کرلیا اواللہ کے لئے انہوں نے دین کو خالص کرلیا تو یہی مومنین کے ساتھ ہیں۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ توبہ کے لئے تین شرطیں ضروری ہیں اصلاح اعتصام باللہ اور خالص اللہ کے دین کو قبول کرنا۔اور ایمانداروں کی معیت اب اسے فرقہ مرزائیہ تم بتاؤ کہ کیا سلطان محمد اور محمدی بیگم یا عبداللہ آتھم نے توبہ کی کونسی شرط کو قبول کیا تم مرزائی جو بار بار کہتے ہو اور تمہارے مرزا جی جھوٹ کو ٹالنے کے لئے یہی جواب دیتے رہے کہ وہ ڈر گئے توبہ کر لی اور مرزائی بیچارے کیا جانے توبہ کس بلا کا نام ہے فقیر نے اب قرآن کریم سے توبہ کے شرائط پیش کئے ہیں ایمان اصلاح۔اعتصام باللہ خالص دین اللہ کو قبول کرنا اور ایمانداروں کی معیت میں سے کونسی شرط کے وہ عامل بنے جب نہیں تو مرزا جی کا توبہ کا بہانہ محض اپنے جھوٹ پر پردہ ڈالنا ہے جو چھپ نہیں سکتا خداوند رب العزۃ نے توبہ بغیر اصلاح کے اور ایمان کے تو تمام قرآن کریم میں منظور فرمائی ہی نہیں پھر کسی مقام پر ایمان وغیرہ کی تفصیل کا نام ہی اصلاح رکھا اور صالحیت کو توبہ سے تعبیر کیا۔

(۶) فرقان ۱۹/۴ } وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا

(۷) بقرہ ۲/۹ } اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

(۸) آل عمران ۲/۹ } اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ"

مرزائیو اب تم بتاؤ کہ کیا سلطان محمد و محمدی بیگم نے مرزائیت کو قبول کرلیا؟ جب نہیں تو مرزاجی کا یہ کہنا اس نے توبہ کرلی یہ محض جھوٹ، اور افتراعلی اللہ ہے تو مرزاجی کا کذب علی الکذب ثابت ہوا ایک کذب تو مرزاجی کی پیش گوئی جھوٹی دوسرے جھوٹ یہ بولنا کہ اس نے توبہ کرلی اس لئے ان پر میری پیشگوئی نہیں چلی اور ایسا جھوٹ بول کر مرزائی اور مرزاجی سادے لوگوں کی آنکھوں میں دھول ڈالنا چاہتے ہیں۔ اور ملاحظہ ہو۔

(۱۰) توبہ ۱۰/۱ } وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ"

(۱۱) توبہ ۱۰/۲ } فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ

مرزائیو۔ مرزاجی کی پیش گوئی سلطان محمد و محمدی بیگم کے متعلق جھوٹی نکلنے کا سبب مرزاجی اور مرزائی کہتے ہیں کہ انہوں نے توبہ کرلی کیا مرزاجی کو انہوں نے چندہ دینا شروع کردیا تھا یا محمدی بیگم مرزاجی کے گھر آگئی جو توبہ کا اظہار ہو گیا کچھ جھوٹ کی بھی حد ہوتی ہے۔ مرزاجی اور مرزائی تو جھوٹ بول بول کر حد سے تجاوز کر گئے ہیں۔

(۱۲) نحل ۱۴/۱۵ } ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ" رَّحِيْمٌ" ۔ پھر آپ کا رب ان لوگوں کے لئے جنہوں نے جہالت سے اعمال برے کئے پھر بعد اس کے انہوں نے توبہ کی اور نیک ہو گئے تو بے شک بعد اس کے آپ کا رب ضرور بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

پہلی آیتوں سے ثابت ہوا کہ توبہ کے لئے ایمان شرط ہے اور ایماندار جب توبہ کرے تو پھر عمل صالح کرنے کے بعد توبہ صحیح ہوتی ہے ورنہ نہیں تو اللہ تعالیٰ لغفور رحیم ہیں اگر پھر بعد از برائیوں کو ہی شروع رکھے تو ایسے شخص کی توبہ منظور نہیں اور ملائکہ بھی ایسے تائبین کے لئے ہی دعا فرماتے ہیں جو بعد از توبہ ایماندار بن کر اعمال درست کرلیں۔

(۱۴) مومن ۲۴/۱ { الَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۔ وہ ملائکہ جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو فرشتے عرش کے اردگرد ہیں۔ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتے ہیں۔ اور خداوند پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان داروں کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں۔ کہ اے ہمارے رب ہر شئی کو تیری رحمت اور علم وسیع ہے تو تو ان لوگوں کو بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور انہوں نے ترے صراط مستقیم کی اتباع کی اور دوزخ کے عذاب سے ان کو بچالے

تو اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ ملائکۃ المقربین بھی ان تائبین کے لئے بخشش مانگتے ہیں جو توبہ کر کے صراط مستقیم پر چلیں تو توبہ کے لئے صراط مستقیم پر چلنا شرط ثابت ہوا سو عذاب الٰہی سے عاجز کر توبہ تو یہی ہے بلاوجہ کہہ دینا کہ اس نے توبہ کر لی تو حقیت یہ ہے کہ یہ وعید مرزائیہ تھی جو مومن کو چھو نہ سکی اگر جرم کی بنا پر وعید الٰہی ہوتی تو کبھی ٹل نہ سکتی۔

اے فرقہ مرزائیہ اب فقیر نے قرآن کریم کی ۱۴ آیتوں سے بلا تاویل ومجاز وبلا استعارہ صراحتہ النص سے ثابت کر دیا کہ توبہ کے لئے ایمان شرط ہے اور توبہ موقوف ہے اس بات پر کہ بعد از توبہ صراط مستقیم پر گامزن ہو اور اعمال صالح کرے ورنہ توبہ منظور نہیں جو عذاب الٰہی کو روک سکے اب قرآنی توبہ کے علاوہ مرزاجی شائد کوئی مرزائی توبہ یا انگریزی توبہ کہیں تو ممکن ہے اس کا بھی ثبوت نہیں جو شخص مرزاجی کی پیش گوئی کے مطابق نہ فوت ہو کہہ دیا کہ جی توبہ کر گیا کونسی کسی کے پاس ہمت ہے کہ جھوٹے کو اسی ۸۰ اسی ۸۰ کوڑے لگائے جائیں تو مرزاجی ایک سانس زندگی بسر نہ کر سکتے کیونکہ مرزاجی ایک سانس میں کئی کئی جھوٹ بولتے رہتے تھے مرزاجی کے دوسو جھوٹ کا تو فقیر کو علم ہے جس مرزائی کا دل چاہے فقیر سے ان کے متعلق تحقیق کر سکتا

ہے۔ جن کذبات سے ایک جھوٹ محمدی بیگم کے متعلق وسلطان محمد کا ہے۔ جس سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اظہر من الشمس جھوٹے ثابت ہوئے خبر جھوٹ کا گوہ کھانے کے لئے کہہ دیا کہ اس نے توبہ کرلی تھی تو قرآن کریم سے ثابت کیا گیا کہ محمدی سگم اور سلطان محمد مرزا جی کے فرمان کے مطابق بھی تائبین سے نہ تھے کیونکہ انہوں نے نہ تو مرزائی مذہب قبول کیا اور نہ ہی انہوں نے مرزائی مذہب کے کسی اصول کو تسلیم کیا جب جھوٹ نہیں بولا تو مرزائیت کا کچھ بھی قبول نہیں کیا کیونکہ مرزائیت رکن اعظم جھوٹ ہی ہے وکیل صاحب اب فقیر چیلنج کرتا ہے کہ اگر کوئی مرزائی محمدی بیگم یا سلطان محمد پٹی والے کی توبہ ثابت کردے تو اس مرزائی کو مبلغات

یک صدروپیہ انعام

فقیر پیش کریگا ورنہ توبہ الی اللہ کرو اور مرزا غلام احمد صاحب کے اس جھوٹ کو سچ کہہ کر خود جھوٹ نہ بولو بلکہ کُونُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ

قرآنی فیصلہ

اے میرے ہموطنی بھائیو مرزائیو خداوند کریم نے جس نبی اللہ کے ساتھ وعدہ کرلیا اس کے مقابلہ میں خواہ کتنی زبردست طاقت کیوں نہ ہو وقت ہلاکت خواہ وہ کتنا ہی کیوں نہ چلائے اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے احتراز نہیں فرماتے بلکہ مدمقابل کو ہی ہر صورت تباہ کردیتے ہیں ملاحظہ ہو قرآن کریم

طٰہٰ {۱۶/۲} حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت ہارون علیہ السلام کو رب العزۃ نے جب نبوت عطا فرمائی تو ارشاد الٰہی ہوا اِذْهَبَا اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰی تم دونوں فرعون کی جاؤ سرکش ہو گیا ہے تو دونو نے عذر پیش کیا کہ رَبَّنَا اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَا اَوْ اَنْ یَّطْغٰی اے ہمارے رب ہم ضرور خائف ہیں کہ کہیں ہم پر زیادتی نہ کرے یا سرکشی نہ کر تو رب العزت نے حضرت موسیٰ و ہارون علیہ السلام کو تسلی دی اور فرمایا کہ لَا تَخَافَا اِنَّنِیْ مَعَکُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰی تم دونو نہ ڈرو ضرور میں تمہارے دونوں کے

ساتھ ہوں، سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔

جب رب العزت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام سے وعدہ معیت فرمالیا تو بہ تعمیل حکم الٰہی دونوں بھائی فرعون کے پاس گئے تو اس نے جادوگروں کو جمع کر لیا تو اس وقت بھی رب العزت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کو ہی غالب رکھا اخیر جب فرعون نے دونوں کے قتل کا ارادہ کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام دریا کی طرف دوڑے تو اس وقت موسیٰ علیہ السلام نے خداوند کو پکارا کہ پیچھے فرعون وَمَنْ مَّعَہ ہیں اور آگے دریا ہے اب کیا کریں تو ارشاد الٰہی ہوا اِضْرِبْ بِّعَصَاکَ الْبَحْرَ تو جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی دریا کو ماری فَانْفَلَقَ تو دریا پھٹ گیا اس انعام کا ذکر رب العزت نے فرمایا وَجَاوَزْنَا بِبَنِیْ اِسْرَائِیْلَ الْبَحْرَ ہم نے بنی اسرائیل کو دریا پار کر دیا تو فرعون بھی ان کے پیچھے دریا عبور کرنے لگ گئے تو رب العزت نے پھر ارشاد فرمایا فَاَتْبَعَھُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُہٗ بَغْیًا وَّعَدْوًا تو بنی اسرائیل کے پیچھے فرعون اور ان کا لشکر سرکشی اور دشمنی سے لگ گیا اس وقت بھی رب العزۃ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کی ہی امداد فرمائی فرمایا حَتّٰی اِذَا اَدْرَکَہُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا الَّذِیْ اٰمَنَتْ بِہٖ بَنُوْا اِسْرَائِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ حتی کہ جب فرعون وَمَنْ مَعَہٗ غرق ہونے لگا تو اس نے کہا کوئی معبود نہیں سوا اس کے کہ جس کے ساتھ بنو اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں بھی مسلمانوں سے ہوں۔ تو رب العزت نے اس وقت بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کی ہی امداد فرمائی کیونکہ پہلے ارشاد ہو چکا تھا اِنَّنِیْ مَعَکُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰی تو باوجودیکہ فرعون کہ رہا ہے اٰمَنْتُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا الَّذِیْ اٰمَنَتْ بِہٖ بَنُوْا اِسْرَائِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ لیکن رب العزت نے چونکہ حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام سے وعدہ کیا ہوا تھا فرعون کو صاف جواب دے دیا فرمایا آلْئٰنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَکُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ اب ایمان لاتا

ہے حالانکہ قبل ازیں تو نافرمان ہی رہا اور مفسد تھا۔ اب تیری کوئی شنوائی نہیں تو فرعون اور اس کے ساتھیوں کو رب العزت نے غرق کر دیا۔

کیوں جی! مرزائی صاحب یہ ہے خدائی بیعت جو کسی طرح رب العزت سے منقطع ہوتی ہی نہیں یہ مرزا جی نہ تھے کہ ''جھوٹھو جھوٹھ چوتا لسو'' ویسے ہی بن بنائے نبوت کی بھرتی بند ہو لیکن مرزا جی نبی کہلا رہے ہیں سلطان احمد اور محمد بیگم کے مقابلہ میں میعت الٰہی کا دعویٰ کر کے ان کو تقدیر مبرم کا اعلان کر دیا مرزائی دعوی کے پانچ جزووں سے ایک بیچارہ احمد بیگ جو مرزا جی کے دعوے کے سترے نمبر پر موت کا پیغام پہنچنا تھا۔ اس کی اجل نے بھی مرزا جی کو جھوٹا کرتے ہوئے پہلے نمبر پر ہی آلیا باقی چار باتوں کے متعلق مرزا غلام احمد جی کا ہاتھ اندھیرے میں ہی رہا شور مچا دیا کہ ٹانگ ٹوٹ گئی مرزائی صاحب! جہاں چار ٹانگیں موجود ہوں اس کا کیا بگڑا پانچویں ٹانگ کوئی وقت نہیں رکھتی چار ٹانگیں باقی رہ جائیں اس کا کیا بگڑتا ہے۔ آدمی کی تین ٹانگوں سے ایک ٹانگ ٹوٹ جائے تو پھر بھی صاحب اولاد ہو جاتا ہے مرزا جی اصل ٹانگ تو تقدیر مبرم نکاح محمدی بیگم تھا جو تقدیر نہ چل سکی اگر سچے ہوتے اور وعدہ خداوندی ہوتا اور تقدیر مبرم بقوم مرزا صاحب صحیح ہوتی تو ضرور کام ہو کر رہتا اور سلطان محمد ضرور مرتا یا عمر تنگی میں گزارتا جو تمہارا کہنا کہ توبہ کر چکا تھا یہ تقدیر مبرم کے خلاف ثابت ہوا جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے مقابلہ میں فرعون اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کہتے ہوئے کو خداوند تعالیٰ نے غرق کر دیا مرزائی صاحب یہ ہے تقدیر مبرم جو ٹلتی نہیں جو نہ ٹلی اور نہ ہی ٹل سکتی تھی لیکن مرزائی تقدیر چونکہ جعلی تھی چل نہیں سکی خود بھی جعلی اور جعلیوں کی تقدیر سب سلسلہ ہی جعلیوں کا جو حق باطل میں ملانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انشاءاللہ حق اسلام تمہارے باطل مرزائیہ میں نہ ضائع ہو سکیگا۔ کیونکہ ارشاد الٰہی وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ سچ ہے کہ یہاں جھوٹوں کو ہی خسارہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

عذاب الٰہی کے رکنے کی صورت

نسا ۵/۲۱ } مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا اور اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دے کر کیا کریگا اگر تم سچ قبول کرلو اور ایمان لے آؤ اور بیشک اللہ تعالیٰ حق قبول کرنے والے کو جاننے والا ہے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ عذاب الٰہی کو حق قبول کر لینا اور ایمان لانا روک سکتا ہے۔ اس کے سوا کوئی صورت نہیں۔ تو جب محمد بیگم اور سلطان محمد پٹی والا اور عبداللہ آتھم ایمان بھی نہیں لائے اور نہ ہی انہوں نے مرزائیت کو سچا کہا تو باوجود ایمان نہ لانے کے جب محمدی بیگم اور سلطان محمد پٹی والے کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی سیاست پیش گوئیاں جھوٹی نکلیں۔

۱۔ نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا۔

جھوٹ نکلا۔ محمدی بیگم کا انجام اچھا ہوا۔

(۱) صاحب دولت کے گھر گئی (۲) صاحب اولاد ہوئی (۳) مسلمان امت محمدی کے ایک فرد کے گھر آباد ہوئی (۴) امت محمدیہ کی ترقی ہوئی (۵) تمام عمر اپنے خاوند سے کبھی ناچاقی نہیں ہوئی (۶) زوجین کی صحت بدستور رہی مرزا جی کی بددعا کا اثر انکے اجسام میں کسی قسم کی خرابی نہ کر سکا۔

(۲) اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک مر جائے گا۔

جھوٹ اڑھائی سال تو کجا مرزا جی کے مرنے کے بعد بھی سلطان محمد خاوند محمدی بیگم کی محمدی بیگم سے اولاد ہوتی رہی۔

(۳) اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائیگا جھوٹ ثابت ہوا

کیونکہ مرزا جی کے فرمان کے مطابق اجل کا پیغام دو پیشگوئیوں کے بعد پہنچنا چاہیے تھا لیکن اس کو پہلے ہی آ گیا کیونکہ مرزا جی نے اس بنا پر اس کی اجل کا وقت موخر رکھا کہ وہ محمدی بیگم مصائب مذکورہ کو دیکھ کر فوت ہو گی قبل از وقت مرزا جی فوت ہو گئے اور محمدی بیگم گرفتار مصائب بھی نہ ہوئی لہذا مرزا جی جھوٹے ثابت ہوئے۔

(۴) اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑ یگی۔

(جھوٹ) محمدی بیگم کے گھر میں نہ تفرقہ نہ تنگی نہ مصیبت پڑی۔

(۵) درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کراہت اور غم کے امر پیش آوینگے۔

(جھوٹ) مرزا غلام احمد صاحب کے ناجائز جال و پھندے سے بچ کر خداوند کریم کی شکر گزار رہی اور عیش اڑاتی رہی۔

(۶) (اس عورت (محمدی بیگم) کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ ہوگا (جھوٹ) بلکہ سلطان محمد پٹی والے کے ساتھ نکاح ہوا اور اسی سے صاحب اولاد ہوئی ورنہ دکھاؤ کہ کسی نبی کا نکاح خداوند تعالی نے آسمان پر پڑھا ہو اور پھر اس نبی کے گھر نہ آئی کوئی اور لے گیا ہو۔ ایسا کبھی نہیں ہوا لہذا مرزا جی کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

(۷) شیب کے ساتھ نکاح کروں گا کیونکہ میرے ملھم نے وعدہ کیا ہے۔ اِنَّا رَادُّھَا اِلَیْکَ

(جھوٹ) تمام عمر مرزا غلام احمد صاحب اسی مرض میں ہلاک ہوئے لیکن خداوند صادق الوعد نے نُنْسِخَ الْمُؤْمِنِیْنَ کے رو سے محمدی بیگم کو مرزا جی کے نکاح میں نہیں جانے دیا مسلمان ہی رکھا۔

(۸) باوجود اس کے کہ ان ساتوں پیشگوئیوں کے جھوٹ ثابت ہونیکے جھوٹ بولا کہ سلطان محمد نے توبہ کر لی اور یہ بھی جھوٹ بولا کہ میں محمدی بیگم والی

پیشگوئیوں میں سچا ہوں اور حالانکہ وہ مرزائی نہیں ہوا جھوٹ کو سچ کہا جا رہا ہے لہذا یہ اٹھواں جھوٹ۔ تجربہ کی حقیقت قرآن کریم سے بیان کی گئی۔ تو مرزا غلام احمد صاحب نے ایک محمدی بیگم کی پیشگوئی میں آٹھ جھوٹ بولے۔ امت مرزائیہ تم ہی دیانتداری سے راہ انصاف کو قبول کرو کہ کوشش سچ تک پہنچا سکتی ہے بشرطیکہ حق کا طالب ہو لیکن کوشش جھوٹ کو سچ نہیں بنا سکتی جھوٹ ہر صورت جھوٹ ہی ہوتا ہے اور رہے گا جھوٹ کا سچ ہونا ناممکن ہے۔

انبیاء اللہ کے دلی ارادہ کو اللہ تعالیٰ پورا کرتا ہے

بقرہ ۲/۱۷ } قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِکَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ضرور ہم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرما رہے ہیں آپ کے رخ انور کے آسمان کی طرف پلٹنے کو تو ضرور پلٹ دینگے ہم قبلے کو جس کو آپ پسند فرماتے ہیں تو آپ مسجد حرام کی طرف اپنے رخ کو پھیر لیجئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رادہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہمارا قبلہ یہود ونصاری سے الگ کر دے تو اچھا ہے اور اپنے رخ انور کو آسمان کی طرف اٹھایا تو اللہ تعالیٰ نے فوراً یہ آیت نازل فرمائی اور آپ کی خواہش کے مطابق ہی قبلے کا رخ پھیر دیا مرزا غلام احمد صاحب ۱۸۸۶ء سے تا ۱۹۰۸ء از سرتا پا متوجہ رہے دعائیں کرتے رہے الہام سناتے رہے جان ومال واولاد و بیوی سابقہ کی قربانی کی لیکن بائیس سال کے عرض میں مرزا غلام احمد صاحب کی اللہ تعالیٰ نے ایک نہ مانی صراحتہ ہر بات میں جھوٹا کر دیا اور مرزا جی ای حسرۃ محمدی بیگم میں منہ مانگی موت ہلاک ہو گئے خداوند نے منہ مانگی موت دے دی مگر معشوق نہ دیا اے امت مرزائیہ کیا حال ہو گا محشر کے دن اِذْ تَبَرَّءَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا وَرَءَ وَالْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ کیونکہ کَذٰلِکَ یُرِیْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَیْهِمْ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنَ النَّارِ۔ تو اے فرقہ مرزائیہ ارشاد الٰہی کو یاد رکھو وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ

لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ اِنَّمَا یَاْمُرُکُمْ بِالسُّوْءِ وَالْفَحْشَاءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اور جس شخص کی زندگی زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِیْنَ وَالْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَیْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِکَ مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا میں گزری ہو تو اس کی اور آپ کی مثال یوں سمجھئے کہ وَمَثَلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَاءً وَّنِدَاءً صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ اسی لئے مرزائی کو چونکہ آواز مرزائیت ہی کان میں پڑ رہی ہے سوائے اس کے اور کچھ نہیں تو وہ بیچارہ کَالَّذِی اسْتَهْوَتْهُ الشَّیٰطِیْنُ مِنَ الْمَسِّ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰی وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ کا سودا کر رہا ہے اور خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِکَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ میں پڑا ہوا ہے۔ اور وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ سے خوش ہو رہے ہیں اور مرزائیت کا جھوٹا پراپیگنڈا کر کے وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا میں مغرور ہیں اس کا سبب یہ ہے۔ ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ کے منکر ہیں۔ اور حالانکہ وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِی الْکِتٰبِ لَفِیْ شِقَاقٍ بَعِیْدٍ کے فرمان کے مطابق قرآن کریم سے بعد المشرقین کے مساوی ہیں کیونکہ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْغَافِلُوْنَ اور یہ نتیجہ محض وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا کا ہے بھلا جس قوم کا راہبر مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ کا مرتکب ہو تو اس قوم کا کیا حال اس لئے یہ فرقہ یَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوَاتِ میں سرشار ہیں اور یہ لوگ چاہتے ہیں وَیُرِیْدُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِیْلُوْا مَیْلًا عَظِیْمًا تو اے قوم تم ان سے اپنے ایمانوں کو محفوظ کر لو۔

مرزائیو! اس کو کہتے ہیں بے جا شیخی کا بھانڈا پھوٹے، دیکھا جو دعوی (مرزا نے) کیا آسی میں پست ہوئے دیکھو الانذار ص ۹

چھتیسواں ۳۶ جھوٹ ﴿ پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا تا خیر میں پڑ گیا کیا آپ کو خبر نہیں کہ **یَمْحُوا اللّٰہُ مَایَشَاءُ وَیُثْبِتُ** نکاح آسمان پر پڑھا گیا یا عرش پر مگر آخر وہ سب کاروائی شرطی تھی۔

مثال مشہور ہے جھوٹے کے پاؤں نہیں ہوتے یعنی جھوٹے کی بات پائیدار نہیں۔ مرزا جی چونکہ اپنے دعوی میں جھوٹے نکلے اس لئے فرماتے ہیں انہوں نے توبہ کر لی تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ طرہ یہ ہے کہ توبہ انہوں نے کر لی اور نکاح مرزا جی کا فسخ ہو گیا کیا آسمانی نکاح ایسا کچا ہی ہوتا ہے زمین کا نکاح خواں نکاح پڑھ دے تو جب تک خاوند طلاق نہ دے تب تک دوسرا نکاح جائز ہی نہیں ہو سکتا۔ مرزا جی کے نکاح کا قاضی بقول مرزا صاحب خود رب العزت پڑھے اور نکاح سلطان محمد نے توڑ دیا اور اپنا بحال رکھا یا تو مرزا جی کی قوت مردمی جاتی رہی تب قاضی نے نکاح فسخ کر دیا ہو جیسا کہ مرزا جی نے اقرار فرمایا ہے۔

تریاق القلوب ۶۸ ﴿ میری حالت مردمی کا عدم تھی اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی۔ لیکن پھر بھی مرزا جی نے قاضی کے نکاح فسخ کرنے کے بعد بھی تعاقب نہیں چھوڑا مرزا جی نے پہلے آسمانی نکاح کا گھوڑی مارا تھا تو مرزا جی نے محمدی بیگم کے معاملہ میں کئی پلٹے پہلے فرمایا میرے ساتھ اس کا نکاح ہو گا پھر جب دوسرے سے بیاہی گئی تو فرمایا ۱۸۸۶ء سے ہی میرا نکاح ہو چکا ہے مجھے اللہ تعالی نے جو براہین احمدیہ میں خطاب فرمایا آدم اسکن **اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ** ۔ یامریم اسکن انت وزوجک الجنۃ یا احمد اسکن انت وزوجک الجنۃ اس جگہ میں زوج کا لفظ آیا ہے اور تین نام اس عاجز کے رکھے گئے پہلا نام آدم یہ دوسرا ابتدائی نام جب کہ خدا تعالی نے اپنے ہاتھ سے اس عاجز کو روحانی وجود بخشا اس وقت پہلی زوجہ کا ذکر فرمایا دوسری زوجہ کے وقت میں میرا نام مریم رکھا کیونکہ اس وقت مبارک اولاد دی گئی جس کو مسیح سے مشابعت ملی اور نیز اس وقت مریم کی طرح ابتلا پیش آئے جیسا کہ

مریم کو حضرت علی علیہ السلام کی پیدائش کے وقت یہودیوں کی بدظنیوں کا ابتلا پیش آیا یہ تو مَا سَبَقَ اور مَا بَيْنَ يَدَيْهِ کا ذکر ہے اب آئندہ کا الہام شروع ہوتا ہے۔

سینتیواں ۳۷ جھوٹ } اور تیسری زوجہ (محمدی بیگم) جس کا انتظار ہے اس کے ساتھ احمد کا لفظ شامل کیا گیا اور یہ لفظ احمد اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ اس وقت حمد اور تعریف ہوگئی یہ ایک چھپی ہوئی پیش گوئی ہے جس کا سر اس وقت خدا تعالیٰ نے مجھ پر کھول دیا غرض یہ تین مرتبہ زوج کا لفظ تین مختلف نام کے ساتھ جو بیان کیا گیا ہے وہ اسی پیش گوئی کی طرف اشارہ تھا۔

اے مرزائی متر ودھرم سے کہنا کہ کیا یہ مرزا جی کی پیش گوئی تیسرے نکاح والی جس کا متر مرزا جی پر خصوصا کھولا گیا پوری ہوئی؟ نہیں! بلکہ تو ستے ہوئے بلبلاتے ہوئے یہ کہتے فوت ہوئے۔

جاناں مرا بمن بیارید وین مردہ تنم بدو سپارید
گر بوسہ دھد لبا نم ورزندہ شوم عجب مدارید

مرنے کے بعد بھی آرزوئے محمدی بیگم کی لیکن مردہ بھی نامراد دفن ہوا اب تم اے مرزائیو اس میں مرزا جی کو جھوٹا نہ کہو تو یاد رکھو مرزا جی کا فتوی تم پر بھی چسپاں ہوگا کہ جھوٹ بولنا اور گھوہ کھانا ایک برابر ہے۔

مرزا صاحب کی اس عبارت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مرزا جی کے ملہم نے مرزا جی کا نام احمد محمدی بیگم کے ساتھ شامل کیا ہے۔ جب محمدی بیگم گئی تو مرزا جی کا احمد بنا بھی واپس چلا گیا۔ اس سے مرزا جی کے دو جھوٹ ثابت ہوئے تیسری زوجہ محمدی بیگم کا نہ ملنا ایک جھوٹ اور اس کے ملے بغیر احمد بنا دوسرا جھوٹ۔

اڑتیسواں ۳۸ جھوٹ } محمدی بیگم کے مشمولہ نام (احمد) بغیر محمدی بیگم کے ملنے کے کہلانا تو جھوٹ تھا ہی علاوہ ازیں بھی مرزا جی نے محمدی بیگم کے متعلق جھوٹ بولے اور وہ جھوٹ محمدی بیگم کے نکاح میں استعمال فرمائے لیکن پھر بھی محمدی بیگم دستیاب نہ

ہوئی پھر اور پہلو بدلا جب کوئی چارہ نہ چلا تو لوگوں نے کہا کہ مرزا جی آپ کی آسمانی منکوحہ تو سلطان محمد کے ہاں آباد ہو رہی ہے بچے جن رہی ہے تمہارا نکاح کیسے رہا تو محمدی بیگم کے عشق میں ایسے مستغرق تھے کہ منہ سے کوئی بات صحیح نہ نکل سکتی تھی فرماتے ہیں۔ نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا یعنی محمدی بیگم کا سلطان احمد کے ساتھ شادی ہونے نے مرزا صاحب کو ایسا مرغوب کر دیا کہ منہ سے بات بھی صحیح نہ نکل سکی اکھڑنے لگ گئے الہام سب بھول گئے مرزا جی کو مرزا جی کا ملہم دھوکہ دے گیا نکاح کے فسخ یا تاخیر کی کسی بات پر یقین نہ رہا کہ اب کیا کہوں جو بات بنے بچ ہے مندے کہیں نا نکا جد کد مندا ہو۔ خداوند کسی بشر کو عورت کے عشق میں ذلیل نہ کرے یہ ذلت بری ہے جیسا کہ مرزا جی کا حال پڑھا عورتوں کے عاشق پہلے بھی گزرے لیکن جتنا مرزا جی کو حریص عورت دیکھا وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ میں ان کا کوئی ثانی نہیں اور پھر عورت کے عشق میں ذلت اٹھانا مرزا جی نے پھر ایک پیش گوئی فرمائی۔

ضمیمہ انجام آتھم ۵۴} یاد رکھو کہ اس پیشگوئی کی دوسری جز (محمدی بیگم کی) پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ اے احمقو یہ انسان کا افترا نہیں یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں۔

یہ مرزا غلام احمد صاحب کا محمدی بیگم کے متعلق تیرھواں جھوٹ ہے جو مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی ذات پر خود فتوی لگا لیا تا کہ کسی پر طعن نہ ہو اپنے متعلق خود ہی بدتر ہونے کا فتوی کیا تھا یہ تو محض محمدی بیگم کے ہجر میں اپنے نفس کو مطعون فرما رہے ہیں۔ کہ اے نفس تو تمام مخلوق سے بدتر ہے جس کو محمدی بیگم نصیب نہ ہوئی اے نفس تو خبیث مفتری ہے جس کو محمدی بیگم سے محروم رکھا گیا اور سچے خدا نے مرزا جی کے ملہم کو سراسر جھوٹا ثابت کر دیا لیکن مرزا جی اور مرزائی پھر بھی جھوٹ کو سچ سنا رہے ہیں۔

''مرزائی'' مرزائی صاحب کا مطلب نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ اگر سلطان محمد توبہ پر قائم رہا اور تکذیب کا اشتہار نہ دیا اس صورت میں

وہ حضرت کی زندگی میں نہیں مریگا۔ اور محمدی بیگم کا نکاح حضرت سے نہیں ہوگا (فسخ ہو گیا) اور اگر سلطان محمد نے اشتہار دے دیا تو پھر خدا کی مقررہ معیاد کے اندر جائیگا اور محمدی بیگم حضرت کے نکاح میں آجائیگی اندریں صورت نکاح تاخیر میں پڑا متصور ہوگا۔ سلطان محمد کی توبہ سے کلی طورر معاملہ ختم نہیں ہوگیا۔ بلکہ اب بھی اس کے سر پر تھی کھڑی ہے۔ جس وقت وہ تکذیب کرے گا۔ اسی وقت خدا تعالی کی مقررہ میعاد کے اندر پکڑا جائیگا پاکٹ بک ص۴۶۷

''محمد عمر'' وکیل صاحب تم نے مرزا صاحب کی وکالت تو فرمادی لیکن مدعی ست گواہ چیت کی بات ہوئی تم نے تو یارا ایسی تحریر لکھ دی کہ مرزا غلام احمد صاحب کے تمام اثرات کو جھوٹا ثابت کردیا جناب نے ارشاد فرمایا کہ مرزا صاحب کی عبارت فسخ ہوگیا کا مطلب یہ ہے کہ اگر سلطان محمد توبہ پر قائم رہا تو مرے گا نہیں اور محمدی بیگم مرزا جی کے نکاح میں نہیں آئیگی۔ سبحان اللہ مرزائی مطلب ایسا بیان کرتا ہے کہ اپنے منہ پر خود ہی طمانچہ لگالیتا ہے کسی دوسرے کو بولنے کی ضرورت ہی نہیں کیا سلطان محمد پٹی والے کی توبہ یہ ہے کہ وہ محمدی بیگم آسمانی منکوحہ مرزا صاحب کو اپنے گھر خوب آباد کرے؟ پھر تو وہ ہر روز ہی کرتا ہوگا اور اگر توبہ کا مطلب یہ ہے کہ جس کام میں مرزا جی کی اور سلطان محمد کی مخالفت تھی یعنی نسبت حکمیہ اس سے رجوع کرے یعنی مرزا جی کے الہام کو سچا کرنے کے واسطے محمدی بیگم مرزا جی کے حوالے کردے پھر یہ تو اس نے کیا ہی نہیں اس توبہ سے تو وہ محروم ہی گیا اور اس توبہ کو مرزا جی ترستے ہی مر گئے۔ مرزا غلام احمد صاحب ان حیلوں کے علاوہ مرنا سلطان محمد کو پیغام اجل بھی موثر نہ ہوا اس کا بہانہ یہ بنایا جاتا ہے کہ مرزا جی نے اجل کو سلطان محمد کے لئے بھیجا تو سہی لیکن اس کے سر پر تھی رہی تو وکیل صاحب وہ اجل سلطان محمد پٹی والے کی نہ ہوگی جو سلطان محمد کو نہ مار سکی ڈر کے سے سر پر کھڑی رہی کسی اور کی ہوگی مرزا جی نے غلطی سے بھیج دی ہوگی تو وہ سلطان مار سکی کہ کہیں خدا کی طرف سے میں عتاب الہی میں نہ آجاؤں مرزا جی نے غلطی کی

اب اس غلطی کا خمیازہ مجھے نہ اُٹھانا پڑے اس لئے موت تھمی رہی ہوگی یا یہ کہ سلطان محمد کی اجل مرزا جی کو جھوٹا کرنے کے درپے ہوگی کہ مرزا جی نے مجھ سے دریافت کئے بغیر کیوں کہ دیا کہ جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائیگی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک فوت ہو جائیگا لہذا میں بھی سلطان محمد کے سر پر ہی تھمی رہونگی محمدی بیگم کے عیش سلطان محمد کو ہی اڑانے دونگی اگر مرزا جی زیادہ گھبرائے تو میں مرزا جی کو ہی ختم کردونگی سو اجل نے ایسے ہی کیا کہ سلطان محمد کے سر پر تھمی رہی جیسا کہ تم نے بھی تسلیم کرلیا ہے جب مرزا جی کو محمدی بیگم کی فرقت نے زیادہ گھبرایا تو وہ اجل جو سلطان محمد کے سر پر تھمی ہوئی تھی اس نے جوش میں آکر مرزا جی کو بمرض ہیضہ ختم کردیا۔ مرزا جی نے اجل کو سلطان محمد کی طرف بھیجنے کی بہت کوشش کی لیکن اس نے الٹا مرزا جی کا ہی کام ختم کردیا تو مرزا جی کو چاہیے تھا کہ پہلے اجل سے مشورہ کرکے اپنی بنا کر سلطان محمد کی طرف بھیجتے جو مرزا جی کا نقصان نہ کرتی پھر تمہارا کہنا کہ اگر سلطان محمد تکذیب کرتا تو مرزا جی کے وقت مقرر کردہ اڑھائی سال میں ضرور مار دیتی سبحان اللہ تمہارا یہ اجتہاد بھی نرالا ہے مرزا جی کے خلاف پہلے سلطان محمد نے کون سا اشتہار نکالا تھا؟ نکاح کے بعد اشتہار بازی سے تائب ہوگیا سلطان محمد نے تو مرزا جی کے سر پر ایسی تلوار کا وار کیا کہ ایسا وار تو فجے اور بجے کی ماں نے بھی نہ کیا ہوگا جناب کو یاد ہونا چاہیے کہ مرزا جی نے اپنے اشتہار ۲ مئی ۱۸۹۱ء میں فجے اور بجے کی ماں کو فرمایا تھا کہ اگر ان کی طرف سے ایک تیز تلوار کا بھی مجھے زخم پہنچتا تو بخدا میں اس پر صبر کرتا لیکن انہوں نے دینی مخالفت کرکے (یعنی محمدی بیگم کو میرے پاس نہ لانے میں) اور دینی مقابلہ سے مجھے بہت ستایا"۔ ملاحظہ و۔ تبلیغ رسالت ۱۰/۲ مرزا جی کو شخص یا عورت خواہ اپنا بیٹا ہو بیوی تو مطلقہ اگر بیٹا ہو تو محروم الارث اس جرم میں کہ انہوں نے مرزا جی کے نکاح میں محمدی بیگم کو نہ لانے میں کوشش کی اور وہ لڑکا اپنا فضل محمد سے فجا بن جائے اور فضل بی بی سے فجو بن جائے اور ہمیشہ کے لیے گھر سے محروم ہو جائے لیکن وہ شخص جو تاحین وحیات مرزا جی

کے نکاح میں محمدی بیگم کے آنے کو ہی حرام کر دے اور خود اپنے نکاح میں لے کر مرزا جی کی الہامی منکوحہ سے ان کو محروم کر دے کیا وہ فجو اور فجے کے زخم سے کم ہے بلکہ ایسے شخص کو کہا جائے کہ وہ توبہ پر قائم نہ رہا تو مر جائے گا اور محمدی بیگم اس کو ہاں سے چلی جائے گی ورنہ نہیں وکیل صاحب سلطان محمد پٹی والے نے مرزا جی کے ساتھ ایسی مخالفت کی اور دن رات مرزا جی کی مخالفت میں ایسا ڈٹا کہ جس نے مرزا جی کے الہام اشتہار کو پھاڑ کر مرزا جی کے بے حرمتی تمام جہانوں میں کر دی اور ذلیل کر ڈالا اسی کو کہتے ہیں۔ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ لیکن مرزائی ایسا اڑا ہوا ہے کہ ذلت میں اپنی عزت سمجھتا ہے اور سلطان محمد کو تائب سمجھے بیٹھا ہے کیونکہ مرزا جی نے کہہ دیا ہے یہ نہ سوچا کہ جتنی مخالفت مرزا سلطان محمد پٹی والا تمام عمر کرتا رہا ہے ایسی مخالفت تو کسی نے کی ہی نہیں لیکن یہ باتیں شرم والے کے لیے ہیں اگر مرزا جی اور مرزائی با شرم ہوتے یا ہوں تو یہ سلطان محمد کا نام لینا ہی مرزا جی کے لیے گناہ کبیرہ سمجھیں بلکہ جب سلطان محمد کا نام لیا جاتا ہے تو اَعُوْذُ پڑھتے کہ ایسا شخص جس نے مرزا جی کے الہامی اشتہار کو پھاڑ دیا مرزا جی جو فارسی الاصل خاندان کے مشہور و معروف معجون مرکب انگریز کے سر کا ٹوپ جس کو سلطان محمد نے راکھ میں ملایا وکیل صاحب سلطان احمد نے مرزائیت کے درخت کو جڑ تک اکھاڑ دیا تم اس فصل کو توبہ سے تعبیر کرتے ہوئے تم بیچارے مجبور ہو کیونکہ مرزائی استعارہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ تمہارے بس کی بات نہیں بر مدل کو تائب سے تعبیر کر رہے ہوں تمہارے مرزا غلام احمد صاحب تو اس سلطان محمد سے تنے مخبوط الحواس ہو گئے کہ ان کو ایسا جملہ نہیں ملا جو ان کی ترجمانی کر سکے بلکہ اپنی بے حواسی میں ہی چلا اٹھے کہ نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا جس کا نکاح ایسا ہو وہ ایسے ہی حواس باختہ ہو جاتا ہے وکیل صاحب تم نے ڈائری کا صفحہ کامل مرزا جی کی صفائی میں پر کر دیا لیکن جس کا خدا بگاڑے اس کو کون سوار ہے اگر دیانتدار ہوتی تو مارے شرم کے ان منہ پر نہ لاتے اب بھی وقت ہاتھ نہ آئے گا کیونکہ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں ابھی

وقت ہے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن تھائے جس کا وظیفہ خود رب العزت بھی پڑھ رہے ہیں جس نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر عیب سے مبرا رکھا ہے۔

''مرزائی''۔ تم نے مرزا جی کے الہام زَوَّجْنَا کَھَا کو بیان کیا ہے اور تمخول اڑایا ہے حالانکہ یہ جملہ قرآن کریم کی آیت کا ہے۔ فَلَمَّا قَضٰی زَایْدٌ مِنْهَا وَطَراً زَوَّجْنَا کَھَا کہ ہم نے آنحضرت کا نکاح زینب کے ساتھ اس کے مطلقہ ہونے کے بعد کر دیا حضرت مرزا صاحب کو یہی الہام محمدی بیگم کے متعلق ہوا اس کا مطلب یہ ہے کہ سلطان محمد کی بیوی ہونے کے بعد ہم نے آپ سے اس کا نکاح کر لیا چنانچہ خود مسیح موعود نے اس الہام کو انجام آتھم میں بعد واپسی کے ہم نے نکاح کر دیا بیان کیا ہے۔ یعنی سلطان محمد کی موت پر یَرُدُّھَا کا دوسرا مفہوم جب پورا ہوگا تو اس وقت خدا تعالیٰ نے نکاح پڑھ دیا ہے مرزا صاحب نے بھی اس کو حقیقۃ الوحی میں واضح کر دیا ہے پاکٹ بک ص ۴۷۔

''محمد عمر'' مرزائی صاحب تمہارا کہنا کہ مرزا جی کے زَوَّجْنَا کَھَا کا تم نے تمخول اڑایا حالانکہ جملہ قرآنی ہے وکیل صاحب تمہارے مرزا جی کو رب العزت نے اسی واسطے تو جھوٹا کر دیا کہ میں نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح زَوَّجْنَا کَھَا سے کیا تو تم میرے شریک بنتے ہو اور اپنی محبوبہ پر وہی میرا مستعملہ جملہ استعمال کرتے ہو یاد رکھو تم اس میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے اسی واسطے مرزا جی بیچارے ترستے فوت ہو گئے لیکن رب العزت نے محمدی بیگم کو مرزا جی کے گھر تک نہیں پہنچنے دیا یہ ہم نے تمخول نہیں کیا خداوند رب العزت نے مرزا صاحب سے تمخول کرایا کہ مرزا صاحب کے ملہم نے بہتر زَوَّجْنَا کَھَا فرمایا لیکن خداوند نے ایک نہ ہونے دی اور نہ ہی مرزا جی کو اس کی محبوبہ دینے دی اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا پاس کیا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پھوپھی زادہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو بچپن سے نظر فرماتے رہے لیکن ایک دن ہی دل میں خیال آیا کہ زید اس کو اچھا نہیں سمجھتا اور طلاق دینا چاہتا ہے اگر اس نے چھوڑ دی

تو میری پھوپھی زادہ قریشیہ ہے اس کو میں ہی نکاح کرلوں گا۔ تو حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ دن بعد میں بھی چھوڑنی تھی رب کریم اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر فوراً اس کے دل میں ڈال دیا کہ اس کو چھوڑ دو تو حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے کہ حضور میں اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہوں۔ تو اپنے فرمایا اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ طلاق نہ دے بلکہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھ تو باوجود آپ کے سمجھانے کے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طلاق دے دی اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ نے بھی مرزاجی کا رد کردیا کہ اگر تمہارا کسی عورت سے کا نکاح کا ارادہ ہو تو تمہیں یہ حق حاصل نہیں کہ تم اس کا اظہار قبل از طلاق کرو جیسا کہ مرزا جی نے قبل از طلاق محمدی بیگم اپنے نکاح کا حکم سنانا شروع کردیا اگر ایسا جائز ہوتا تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور پہلے اظہار فرمادیتے بلکہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ ہی فرماتے رہے لیکن فرق یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات مقدسہ پر کنٹرول تھا مرزاجی بیچارے اپنے نفس امارہ پر قابض نہ تھے مرزاجی کا نفس امارہ مرزاجی سے بے قابو تھا جب حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طلاق دے دی عدۃ گذر گئی تو پھر بھی اپنے ارادے کا اظہار نہیں فرمایا تا کہ ایسا نہ ہو لوگ طعنہ دیں کہ متبنیٰ کی بیوی سے نکاح کرلیا مرزائیو حالانکہ متبنی رشتے کے لحاظ سے کوئی متعلق نہیں لیکن چونکہ زمانہ جاہلیۃ میں متبنیٰ کو لڑکا ہی سمجھا جاتا تھا اور حقیقی ورثاء کے حق کو کم کرکے ناجائز طور پر دیا جاتا تھا اس لیے آپ نے جہلاء کے اعتراض سے بھی بچنے کے لیے اظہار نہ فرمایا اور مرتبہ نبوت بھی آپ کو مانع تھی جو نبی نہ ہو۔ سے اپنی عزت بیعزتی ہے کیا تعلق جو ہو سو ہوا ورب العزت نے عدۃ گزرنے کے بعد آیت نازل فرمائی فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ" مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰکَهَا جب زید اپنی حاجت اس عورت (زینب سے) پوری کرچکا ہم نے اس عورت (زینب کا) نکاح آپ سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کردیا۔ تو ارشاد باری فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ" مِنْهَا وَطَرًا سے صراحۃ واضح ہو گیا کہ عدۃ طلاق بھی گزر چکی [illegible]

اور جب طلاق دے دے تب بھی طلاق پائنہ سے بنکاح رجوع کر سکتا ہے جب طلاق مغلظہ کی عدۃ بھی گزر جائے تو خواہش حاجت ختم ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے عدۃ گزر جانے کی اس جملہ سے وضاحت فرمادی فَلَمَّا قَضٰی زَیْد" مِنْهَا وَطَراً جب زید اپنی حاجت پوری کر چکا اب اسے رجوع کی بھی کسی قسم کی حرص نہیں رہی تو فرمایا زَوَّجْنَا كَهَا ہم نے اس کا نکاح آپ سے کر دیا دیکھو مفسرین نے بھی اس کی تصریح ایسے ہی فرمائی ہے جیسا کہ فقیر نے عرض کیا ہے۔

تفسیر کبیر ۶/۷۸۵﴿ فَلَمَّا قَضٰی زَیْد" مِنْهَا وَطَراً زَوَّجْنَا كَهَا اے لَمَّا طلقها زيد وانقضت عدتها وَذالک لان الزوجة مادامت فی نکاح الزوج فهی تدفع حاجتة وهو محتاج اليها فلم يقض منها الوطر بالكليه ولم يستغن وكذالک اذا كان فی العدة له بها لا مكان شغل الرحم فلم يقض منها بعد وطره واما اذا طلق وانقضت عدتها استغنى عنها ولم يبق له معها تعلق فيقضى منها الوطر وهذا اموافق لما فی الشرع لان التزوج بزوجة الغير او بمعتد ته لا يجوز فلهذا قال فلما قضى زَيْد مِّنْهَا وَطَراً زجنكهَا۔

ابن کثیر ۳/۴۹۱﴿ فَلَمَّا قَضٰی زَیْدَ مِّنْهَا وَطَراً زَوَّجْنَا كَهَا الوطر هو الحاجة والارب اے لما فرغ منها وفارقها زوجنا كها۔

تفسیر بیضاوی ۳/۱۰۳﴿ زَوَّجْنَا كها وقيل قضاء الوطر كناية عن الطلاق مثل لاحاجة لی فيک

اور کہا گیا ہے حاجت کا پورا ہونا طلاق سے کنایہ ہے جیسا کہ خالق کہتا ہے میرے لئے تیرے وجود میں کوئی حاجت نہیں تو نیت طلاق سے یہ الفاظ کہے تو طلاق واقعہ ہو جاتی ہے اور قَضٰی زَیْد" مِنْهَا وَطَراً کے صریحی الفاظ بیان کرنے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ طلاق زید کا اثبات ہے دوسری وجہ ان الفاظ صریحہ کے بیان کرنے کا یہ ہے کہ ثابت ہو جائے کہ متبنٰی کی محض منکوحہ سے ہی نکاح جائز نہیں بلکہ موطوہ بھی ہو تب بھی

جائز ہے مرزائی صاحب نے زَوَّجْنَا کَهَا صرف بیان کر کے مخلوق خدا کو دھوکہ دیا اور اپنے مرزائیوں کو خوش کر لیا لیکن ماقبل آیت کے جملہ چھوڑ دیا کیونکہ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَا كَهَا اگر پوری آیت پڑھ دیتے تو مرزا جی کے خلاف ثابت ہوتی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے تو بعد از طلاق زَوَّجْنَا كَهَا فرمایا مرزا جی کا ملہم قبل از طلاق ہی مرزا جی کا نکاح پڑھتا پھرتا ہے پھر نکاح پڑھ کر دھوکہ دیا کہ محمدی بیگم ولائی بھی نہ مرزا جی ترستے ہی فوت ہو گے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اور مرزائی اَمْسِكْ عَلَيْكَ" زَوْجَكَ بھی تلاوت نہیں کرتا کیونکہ اگر یہ آیت پڑھ دیں تو یہ بھی مرزا جی کے خلاف ہے کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے گھر آباد کرنے کی تاکید فرماتے ہیں اور مرزا جی سلطان محمد پٹی والے کو مصائب اور موت کی دھمکی دے کر عورت چھیننا چاہتے تھے پھر تمہارا کہنا کہ زَوَّجْنَا كَهَا رب العزت نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق فرمایا ایسے ہی مرزا جی کے ملہم نے مرزا جی کو محمدی بیگم کے متعلق کہہ دیا سبحان اللہ مرزائی صاحب یہ تو بتاؤ کہ کسی نبی کی منکوحہ غیر نبی کے قبضہ استعمال میں آئی ہو جب نبی سے نکاح ہو جائے پھر وہ غیر کے لیے حرام ہو گئی اگر کوئی مرزائی ثابت کر دے کہ فلاں نبی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور دوسرے امتی نے اسے نکاح کر لیا ہو تو ایسے شخص ثابت کنندہ کو مبلغات

یک صد روپیہ انعام

پیش کر دوں گا اگر ایسا نہیں ہوا تو مرزا جی کی بیوی دوسرے امتی کے نکاح میں کیسے چلی گئی یہ جواب ہے حقیقۃ الوحی کا جس کی طرف تم نے اشارہ اپنے سوال میں کیا ہے تو مرزا جی کا نکاح فسخ ہو کر غیر کی طرف جانا محض مرزا جی کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہے۔

"مرزائی"۔ نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی جو اسی وقت شائع کی گئی تھی اور یہ ہے اَيَّتُهَا الْمَرْءَةُ تُوْبِىْ تُوْبِىْ فَاِنَّ الْبَلَاءَ عَلٰى عَقِبِكِ پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں گیا یا پاکٹ بک ص ۴۷۰۔

''محمد عمر'' اس کے کئی جوابات ہیں پہلا جواب تو یہ ہے کہ مرزا جی کے ملھم نے شرطی نکاح پڑھایا وہ عالم الغیب نہ تھا اگر وہ عالم الغیب ہوتا تو اسے علم ہونا چاہیے تھا کہ یہ توبہ کر جائیں گے پہلے نکاح ہی نہ پڑھتا ثابت ہوا کہ یہ شیطانی بات تھی کیونکہ خداوند عالم عالم الغیب ہے اسے کسی بات میں تو دو ہے ہی نہیں۔

دوسرا جواب نکاح مرزا جی سے پڑھا جا رہا ہے اور محمدی بیگم کے والدین سلطان احمد کے ساتھ نکاح کر کے بھیج رہے تھے تو معلوم ہوا کہ خدائی نکاح نہ تھا اگر خدائی نکاح ہوتا تو دوسرے کی طرف جانے ہی نہ دیتا۔

تیسرا جواب تُوبِی تُوبِی خطاب کس کو ہے مرزا صاحب نے خود لکھا ہے کہ یہ خطاب محض ایک عورت کو جو محمدی بیگم کی نانی ہے اسے کہا گیا ہے جیسا کہ انہوں نے براھین احمدیہ حصہ پنجم میں لکھا ہے۔

براھین احمدیہ حصہ پنجم ۱۹۵} اور بعض نادان کہتے ہیں کہ احمد بیگ کے داماد کی نسبت پیشگوئی پوری نہیں ہوئی وہ نہیں سمجھتے کہ یہ پیشگوئی بھی عبداللہ آتھم کے متعلق کی پیشگوئی کی طرح شرطی تھی اور اس میں خدا تعالیٰ کی وحی اس کی منکوحہ کی نانی کو مخاطب کر کے یہ تھی تُوبِی تُوبِی فَاِنَّ الْبَلَاءَ عَلٰی عَقِبِکِ یعنی اے عورت توبہ کر توبہ کر کہ تیری لڑکی کی لڑکی پر بلا آنے والی ہے سو جب خود احمد بیگ اس پیشگوئی کے مطابق جس کی یہ پیشگوئی کی ایک شاخ ہے معیاد کے اندر فوت ہو گیا تو جیسا کہ انسانی سرشت کا خاصہ ہے سب متعلقین کے دلوں میں خوف پیدا ہوا اور وہ ڈرے اور تضرع کیا اس لئے خدا نے اس پیشگوئی کے ظہور میں تاخیر ڈال دی اور یہ تو شرطی پیشگوئی تھی۔

چوتھا جواب تُوبِی تُوبِی فَاِنَّ الْبَلَاءَ عَلٰی عَقِبِکِ میں محمدی بیگم کا ذکر ہی نہیں لہٰذا سلطان محمد اور محمدی بیگم کے محفوظ رہنے کا یا ہلاکت کا ذکر ہی نہیں۔

پانچواں جواب مرزا جی کے توبی توبی سے مراد لیا جائے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اے عورت توبہ کر تیری لڑکی کی لڑکی پر بلا آنے والی ہے تو اس کی دو صورتیں

ہیں یا تو یہ کہ اے محمدی بیگم کی نانی تو توبہ کر یعنی تو مرزائیں ہو جا اگر تو مرزائیں نہ ہوئی تو بلا تیری لڑکی پر پڑے گی تو یہ قانون خداوندی کے رو سے بھی محال کیونکہ خدائی قانون ہے۔ لھلعا کسبت ولکم کسبتم . لھاما کسبت وعلیھاما اکستبت .

جو نفس عمل کرے اس کا معاوضہ اسی نفس کو ملے گا دوسرے کو نہیں مل سکتا

مرزائیں نانی ہو جائے اور نواسا نواسی عذاب الٰہی سے بچ جاوے تو اس صورت میں بھی محمدی بیگم کا مرزا جی کے نکاح سے کوئی تعلق نہیں لہٰذا اس کو محمدی بیگم کے نکاح کی شرط ٹھہرانا عقل ونقل سے بعید ہے اور اس میں بھی مرزا جی جھوٹے نکلے نہ وہ مرزائیں بنی اور نہ محمدی بیگم اور سلطان محمد مغلوب ہوئے اور یا تُوبِی تُوبِی کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ توبہ کر توبہ یعنی مجھے اپنی بیٹی سے لڑکی دلوا دے یعنی لڑکی کی لڑکی دیدے ورنہ تو کسی دوسرے سے نکاح کرنے کے بعد عذاب الٰہی میں گرفتار ہو جائے گی تو اس میں بھی مرزا جی کا کذب درکذب ثابت ہوا کہ نہ محمدی بیگم کی نانی نے محمدی بیگم دلوائی اور نہ ہی مرزا جی عذاب بھیج سکے ان دو صورتوں کے علاوہ مرزا جی کے تُوبِی تُوبِی کا اور مطلب بن ہی نہیں سکتا باقی رہا فان البلاء علی عقبک .... کے بھی تین معانی ممکن ہیں ایک تو عذاب الٰہی جو بیان کیا گیا کہ نہ آسکا دوسرا مطلب .... کہ توبہ کر توبہ کر کیونکہ بلا تیری نواسی کے پیچھے پڑی ہوئی ہے وہ آنے کو ہے تو محمدی بیگم کے پیچھے پڑے ہوئے تھے مرزا جی جنہوں نے محمدی بیگم پر اپنی خاندانی عورت بمع دو بیٹیوں اور دو بہوؤں اور پوتوں پوتیوں کے قربان کر دیئے اور ساتھ ہی اپنے بھائی غلام قادر کی جائیداد بھی قربان کر دی پھر بھی مرزا جی کی مراد پوری نہ ہوئی یہ مراد صحیح کیسے ہو سکتی تھی کونکہ محمدی بیگم کی نانی نے خداوند حقیقی کے دربار میں توبہ کی کہ یا مولیٰ میری لڑکی کی لڑکی تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے ہے اور کرشن قادیانی جو ہندوؤں کا نہیہ کلنک اور بشر کی جائے نفرت ہندوؤں کا معبود بلا عظیم میری نواسی کے پیچھے پڑا ہوا ہے اس کے نکاح کے عذاب دینوی ودینی سے بچالے سو خداوند تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے سے محمدی بیگم کی نانی کی دعا قبول فرمائی اور مرزائی جال سے محمدی بیگم کو بچالیا ہاں اگر مرزا جی کے اس الہام کا مطلب یہ لیا جائے تو مرزا جی چاروں طرف کے طعنہ سے بچ جاتے ہیں لیکن مرزائیت سرے سے ہی جھوٹ کا گوہ ثابت ہو جائیگی تو یہ بھی تمہارے خلاف معنی ثابت ہونگے۔

اور یا تو اس الہام.......... کے معنی یہ ہیں کہ سلطان محمد لے جانے والا جو بلا ہے جلدی کر توبہ کر توبہ کر یعنی مرزائی ہو جاتا اور وہ نہ لے جاتا تو مرزا جی کی اس شرط پر بھی ماس نے عمل نہ کیا اور سلطان محمد محمدی بیگم کو لے گیا لیکن بلا ہونا ثابت نہ ہوا بلکہ مرزا جی کا جھوٹ ہی نکلا سلطان محمد محمدی بیگم کے لئے رحمت بن گیا یہ بھی مرزا جی کے الہام کا سراسر الٹ ثابت ہوا۔

تو تو اس الہام.......... کے جو سے معنی بھی مراد لے کر اس کو شرط ٹھہرایا جائے تو مرزا جی جھوٹے ہی ثابت ہوتے ہیں کوئی مرزائی فقیر کے روبرو مرزا جی کے الہام..........کو شرط بنا کر محمدی بیگم اور سلطان محمد کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب کے ۱۲ جھوٹوں کو سچا ثابت کر دے تو ایسے شخص کو پانچ روپے نقد انعام نقد دیئے جائیں گے۔

تو ثابت ہوا کہ تو اس الہام کو شرط بنا کر محمدی بیگم اور سلطان محمد کے متعلق مرزا جی کے ۱۲ جھوٹوں کو سچ کہنا یہ بھی انصاف کا خون کرنا ہے اور جھوٹے کو سچا کہنا سچ کو جھوٹ کہنے کے مساوی ہے۔

تو مرزائی دوستو! تمہارے مرزا جی کو سچا کہنے سے محمدی بیگم مرزا جی کے پاس نہ آسکے گی اور مرزا جی حقیقتہ سچے نہیں کہلا سکتے کانا کانا ہی ہے خواہ کتنا ہی سرمہ لگا لے تیل منہ پر مل لے بھینگا بھینگا ہی رہے گا خواہ کتنی ہی زیبائش بنا لے۔

چھٹا جواب یہ ہے کہ مرزا جی کا فرمان محمدی بیگم کی نانی کی شرط سے مشروط ہے کیونکہ توبی توبی امر حاضر کا صیغہ واحد مونث ہے ایک نانی کو ہی مخاطب کیا گیا ہے اس لئے باقی رشتہ داروں کے خطوط لکھنے کارگر نہیں ہونگے کیونکہ مرزا جی نے ان کی شرط نہیں

لگائی لہٰذا از وجد الشرط وجد المشر و.......... کے لحاظ سے مرزا جی جھوٹے ثابت ہوئے کہ نانی نے توبہ بھی نہ کی اور محمدی بیگم اور اس کا خاوند سلطان محمد فوت بھی نہ ہوئے اور نہ ہی مصائب میں گرفتار ہوئے۔ لہٰذا مرزا غلام احمد صاحب محمدی بیگم و سلطان محمد اس کے خاوند کی پیشگوئی میں ۱۲ نمبر جھوٹے ثابت ہوئے۔ مرزائیوں کی شرط بھی جھوٹی اور مشروط بھی جھوٹا گرو جہاندے ٹپنے چلے جان چھڑپ مرزائی دوستو! خدارا سوچو اور اپنے دماغ کو درست کرو اور دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبول کرلو کیونکہ جعلی ظِلّی دین تمہارے کام نہ آسکے گا وما علینا لاالبلاغ المبین

''مرزائی'' حدیث میں آتا ہے۔ طبرانی اور ابن عساکر کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا کہ تو نہیں جانتی کہ مریم عمران کی بیٹی اور کلثوم موسیٰ علیہ السلام کی بہن اور فرعون کی عورت آسیہ کا نکاح اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ کر دیا ہے۔ تجھے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا مبارک ہو آپ کو تو اس حدیث میں زَوَّجَنِی صیغہ ماضی کے ساتھ ہے جیسا کہ مرزا صاحب کے کلام میں زوجنا کھا صیغہ ماضی ہے. پاکٹ بک نمبر ۴۷ ....

''محمد عمر'' مرزائی صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تینوں کے متعلق ارشاد فرمایا ہمارا چونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان ہے اس لئے ہمیں یقین ہے تمہیں یقین نہیں کیونکہ ایمان نہیں شرعاً اس میں ممانعت نہیں کیونکہ تینوں کے خاوند فوت ہو چکے تھے۔ وہ تینوں اپنے خاوندوں کے گھروں میں آباد نہ تھیں جیسا کہ محمدی بیگم سلطان محمد کے گھر آباد تھی تو تمہارا یہ استنباط بعید از عقل ہے اور وہ تینوں عورتیں عالم برزخ میں ہیں اور پھر آپ نے قیامت کا ذکر فرمایا کہ جنت میں میرے نکاح میں ہونگی میرا نکاح رب العزت نے ابھی سے پڑھ دیا ہے لیکن یہ نہیں فرمایا کہ دنیا میں ان سے اولاد ہو گی یا رادھا الیک.......... نہیں فرمایا کہ عالم برزخ سے نکال کر تیرے پاس ہم لائینگے جیسا کہ مرزا جی نے کہا کہ رادھا الیک.......... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دوسرے جس

شخص سے بیاہی جائیگی وہ اڑھائی سال میں مر جائیگا اور محمدی بیگم میرے نکاح میں ہو گی یہ مرزائی ہو چکا ایسے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ میں نے آپ کا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تینوں سے نکاح پڑھ دیا ہے ان کو میں ان کے خاوندوں سے چھین کر آپ کے پاس واپس لاؤں گا تمہارا یہ استنباط ہی لایعنی ہے کیونکہ کجا برزخی زندگی کا واقعہ اور کجا عالم دنیا کا واقعہ کجا دوسرے خاوند سے واپس لانے کا وعدہ اور پھر جھوٹا ہونا اور کجا جنت میں جا کر ان کو حاصل کرنا بون بعید ہے اور ان سے نکاح بھی ان کی وفات کے بعد ہی ہو لہٰذا تمہارا استدلال ہی غلط ثابت ہوا۔

''مرزائی'' جلالین میں ہے کہ آنحضرت نے ارادہ فرمایا کہ زینب کا نکاح زید کے ساتھ کر دیں لیکن پہلے حضرت زینب نے کراہت کی پھر بعد میں راضی ہو گئیں پس ان دونوں کی شادی ہو گئی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ زینب آپ کی بیویوں سے ہے پس آنحضرت شرماتے تھے اس بات سے کہ زید کو حکم دیں کہ وہ زینب کو طلاق دے اور اس عرصہ میں زینب اور زید میں میاں بیوی کے تعلقات قائم رہے پس آنحضرت نے زید کو حکم دیا کہ وہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھے اور آپ ڈرتے تھے کہ لوگ آپ پر الزام نہ لگائیں لہٰذا اس سے ثابت ہوا کہ آنحضرت کو علم ہونے کے باوجود بھی کہ زینب آپ کی بیوی ہے پھر بھی وہ ایک عرصہ تک زید کے پاس رہیں۔ پاکٹ بک ص ۴۸۷ تا ص ۴۸۹

''محمد عمر'' وکیل صاحب یہ تمہارا استدلال پورا تمہارے مخالف ہے اس لئے تمہارا اس سے استدلال صحیح نہیں فقیر ایک ایک جملہ کر کے ثابت کرتا ہے۔

تمہارا کہنا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زینبؓ کا نکاح زید کے ساتھ کر دیں، مرزا جی نے فرمایا کہ نہیں میرے ساتھ کر وحتی کہ جائیداد احمد بیگ کے لڑکے کے نام داخلی خارج کا سوال ہوا تو مرزا جی نے کہا کہ تب داخل خارج کراتا ہوں کہ محمدی بیگم کا رشتہ مجھے دے دو۔ لہٰذا یہ بھی تمہارا استدلال عکس نقیض ثابت ہوا۔ پھر آگے لکھا ہے حضرت زینب حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کراہت کرتی تھیں

لیکن آپ نے دونو کو خوش کر کے شادی کرادی۔ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے
باوجود حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حسن و جمال سے باخبر ہونے کے حضرت
زینب حضرت زید کو پسند بھی نہیں فرماتیں لیکن پھر بھی راضی کر کے نکاح کردیا۔ مرزا جی
کی حالت یہ تھی کہ محمدی بیگم سلطان محمد کے ساتھ خوش ہے۔ لیکن مرزا جی انہیں دھمکی
دیتے ہیں کہ رشتہ نہ ہو۔ فرماتے ہیں لڑکی سلطان محمد کو نہ دو مجھے دے دو اگر مجھے نہ دو
گے تو دوسرے جس شخص سے بیاہی جائیگی وہ اڑھائی سال میں مر جائیگا۔ محمدی بیگم
مصائب کا منہ دیکھے گی وغیرہ وغیرہ دھمکیاں دیں کہ کسی نہ کسی طرح درمیاو درلو
یفرقون بین المرء وزوجه .... پر مرزا جی عامل ہو جائیں تو یہ تمہاری بات بھی
مرزا جی کے لئے عکس نقیض کا حکم رکھتی ہے اور پھر تمہارا کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے بتادیا کہ
زینب آپ کی بیویوں میں سے ہے پس آنحضرت شرماتے تھے اس بات سے کہ زید کو حکم
دیں کہ وہ زینب کو طلاق دے یہ بھی مرزا جی کے خلاف واقعہ ہے لہٰذا استدلال تمہارا صحیح
بھی نہیں کیونکہ مرزا جی شرمائے نہیں بلکہ علی اعلان اشتہار بازی شروع کردی اور دھمکیاں
بھی شروع کردیں اور تحریری اشتہارات کہ محمدی بیگم کا خاوند اڑھائی سال میں فوت ہو
جائیگا اور محمدی بیگم یعنی رنڈی ہو جائیگی پھر تین سال میں اس کا باپ بھی فوت ہو جائیگا
اس کو کوئی خرچ دینے والا نہ ہوگا مصائب کے منہ دیکھے گی تو پھر میرے نکاح میں آوے
پھر مرزا جی جھوٹے نکلے تو یہ تمہارا واقعہ بھی مرزا صاحب کے عین مخالف ہے۔ لہٰذا
تمہارا استدلال غلط ثابت ہوا پھر آگے تمہارا کہنا کہ "پس آنحضرت نے زید کو حکم دیا کہ
اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھے" یہ بھی بالکل خلاف ہے کیونکہ مرزا جی کوشاں رہے کہ
سلطان محمد جلدی مرے تو محمدی بیگم میرے پاس آوے اور میری پیشگوئی صحیح ثابت ہو۔
پھر بھی باوجود اس الٹی کوشش کے مرزا جی جھوٹے نکلے پھر تم نے خود ہی لکھا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ڈرتے تھے کہ لوگ آپ پر الزام نہ لگائیں' مرزا جی محمدی
کی اشتہاری کرتے تھے تاکہ محبوب کے متعلق بدنامی بھی نیک نامی ہے۔ چنانچہ خدا

نے بدنام ہی کیا کامیاب نہ ہونے دیا لہٰذا اپنے تمام امورات میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سچے اور صحیح رہے اور مرزا جی اپنے واقعات میں جھوٹے ہوئے اور غلط رویہ اختیار کرتے رہے مرزا جی کے اس ناموافق واقعہ کو پیش کر کے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ چسپاں کرنا جو نہ شرعاً اور نہ اخلاقاً نا درست ہو یہ وکیل صاحی کی دیانتداری سے بعید ہے پھر نتیجہ نکالتے ہیں وہ بھی مرزا جی کے مخالف کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو باوجود علم ہونے کہ میری بیوی ہے ایک عرصہ تک زینب زید کے پاس رہی۔ وکیل صاحب جلالین کے کون سے جملہ سے تم نے یہ نتیجہ نکالا افسوس۔ پھر افسوس تم پر تو درست ہی نہیں کیونکہ جھوٹ تمہارا پیشہ ہو چکا ہے اور یہ جلالین پر بہتان ہے اتنا جھوٹ جب مرزا جی جھوٹ کے پلندے باندھ کر دس لاکھ دو سو پچیس جھوٹ بنائے یہ تو تمہارے نزدیک تھوڑا سا ہی جھوٹ قلیل ہے۔ از آدم علیہ السلام تا ہنوز کوئی شخص جھوٹوں کی اس تعداد کو نہ پہنچا ہوگا۔ وکیل صاحب نے یہ جھوٹ بولا تو مرزا جی کے مقابلہ میں پھر بھی معمولی بات ہے۔ وکیل صاحب کی پیش کردہ عبارت حالانکہ وکیل صاحب کے نتیجہ کے خلاف لکھا ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو حکم دیا کہ وہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھے اور جلالین میں بھی وکیل صاحب کے مدعی کے خلاف ہی لکھا ہے۔

جلالین ۲۶۲} ارید فراقھا قھال امسک علیک زوجک ....حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرض کیا کہ میں زینب کو طلاق دینے کا ارادہ رکھتا ہوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اپنی بیوی کو اپنے نکاح میں ہی رکھ طلاق نہ دے۔ وکیل صاحب نے جلالین کی کون سی عبارت سے نکال لیا کہ آپ نے قبل از طلاق فرمایا کہ بیوی میری ہے لیکن میں نے ظاہر نہیں کیا پھر آگے لکھا ہے لو بسالھا زید والتصت عدتھا قال تعالی ثم قضی زید منھا وطوا زوجنا کتھا ....یعنی پھر زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طلاق دے دی اور اس کی عدت پوری

اس کا نکاح کر دیا مرزائی صاحب سوچ کر بات کرنی چاہیے۔ مرزا غلام احمد کا جتنا مرضی
چاہے جھوٹ بنالو دوسری کتاب کو جھوٹ کون گھڑنے دیتا ہے تو وکیل صاحب نے جتنا حوالہ
جلالین کا پیش کیا سب کا سب مرزا جی کے خلاف ہے جو مرزا جی کا پشتیبان نہ بن سکا۔

پیشگوئی کے نتائج کا جھوٹ

''مرزائی'' اس پیشگوئی کے بعد گیارہ آدمی اس خاندان سے احمدیت میں شامل ہو
گئے۔(۱) اہلیہ احمد بیگ (۲) ہمشیرہ محمدی بیگم (۳) مرزا محمد احسن بیگ، احمد بیگ کے
دوسرے داماد (۴) عنایت بیگم ہمشیرہ محمدی بیگم (۵) مرزا محمد بیگ پسر مرزا احمد بیگ
(۶) مرزا محمود بیگ صاحب پوتا مرزا احمد بیگ (۷) دختر مرزا نظام الدین اور ان کے
گھر کے سب افراد احمدی ہیں (۸) مرزا گل محمد پسر مرزا نظام الدین (۹) اہلیہ مرزا
غلام قادر (۱۰) محمودہ بیگم ہمیشرہ محمدی بیگم (۱۱) مرزا محمد اسحاق بیگ ابن مرزا سلطان محمد
پٹی والا یہ سب اس نکاح کی پیشگوئی کے بعد داخلہ سلسلہ ہوئے ہیں اگر کوئی اعتراض
ہوتا تو یہ زیادہ غیرت مند تھے احمدی کیوں نہیں ہوئے۔ مرزا سلطان محمد کہتے ہیں'' میں
ایمان سے کہتا ہوں یہ پیشگوئی میرے لئے کہی تھی کہ شک و شبہ کا باعث نہیں ہوئی
ص ۷۵۰ ان حالات میں ان مخالف مولویوں کا اس پر اعتراض کرنا کہ صاف طور پر
ویبقی منه کلاب متعددة کے الہام کو پورا کرنا ہے اور اس کے سوا ان لوگوں کا اور
کوئی مقصد نہیں۔ پاکٹ بک از

''محمد عمر'' ان لوگوں کا مرزائی ہونا مرزا جی کی سزا کا نتیجہ ہے۔ ملاحظہ ہو۔

سیرۃ المہدی ۳۰﴾ خدا نے الہام فرمایا کہ احمد بیگ کی لڑکی محمدی بیگم کے لئے
سلسلہ جنبانی کر اگر انہوں نے منظور کر لیا اور اس لڑکی کی شادی تیرے ساتھ نہ کر دی تو
پھر یہ لوگ برکتوں سے حصہ پائینگے اور اگر انہوں نے انکار کیا تو پھر ان پر اللہ کا عذاب
نازل ہوگا اور ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائینگے۔

وہ عذاب الٰہی میں گرفتار ہو گئے کیونکہ انہوں نے لڑکی دے دیتے تو پھر ان پر مرزائیت کا عذاب کبھی نازل نہ ہوتا اور مرزا جی کے الہام کے مطابق اگر لڑکی دے دیتے تو مرزا جی کو ایک لڑکی کے عشق میں ہی اتنے مخمور ہو جاتی کہ ایک لڑکی ہی جہنم میں جاتی۔ باقی خاندان کے آدمی بچ جاتے تو برکتوں کا حصہ پاتے اسلام پر ہی قائم رہتے۔ انہوں نے لڑکی دی اور نہ مرزا جی کے پول اور اکاذیب سے وہ خبردار ہوئے تو مرزائیت کے عذاب میں پھنس گئے پھر وکیل صاحب فرماتے ہیں کہ اعتراض ان کا ہوتا وہ غیرت مند تھے وکیل صاحب غیرت تمہیں چاہیے تھی کہ جن لوگوں نے تمہارے آقا کی منکوحہ چھین لی ان سے تعلق نہ کرتے ان کا نام ہی نہ لیتے۔ پھر مرزائی ایسے غیرت مند ہیں۔ ان کو گودی بٹھا کر ناز کرتے ہیں شرم شرم پھر محمدی بیگم کی اولاد جو سلطان محمد سے ہوئی ان کا نام فخریہ بیان کرتے ہیں کہ وہ بھی مرزائی ہو گئے مرزا محمد اسحاق بیگ ابن سلطان محمد پٹی والے کا نام لیتے ہوئے آپ کو شرم تو نہ آئی کہ لڑکی جو کبھی اس کی ماں کہلاتی ہے جو بیٹا وہ باہر سے لے آوے اس کو بھائی بنا کر ساتھ لانے والوں کو شرم چاہیے نہ کہ ملنے والے کو۔

پھر وکیل صاحب فرماتے ہیں کہ سلطان محمد نے کہا تھا ''میں ایمان سے کہتا ہوں یہ پیشگوئی میرے لئے کسی قسم کے شک وشبہ کا باعث نہ ہوئی''۔ مرزا صاحب سلطان محمد کو اگر شک ہوتا تو وہ محمدی کو اپنے نکاح میں ہی نہ لاتا سلطان محمد نے مرزا جی کے الہاموں کو شیطانی سمجھ کر ہی تو نکاح کر لیا......کی محمدی بیگم سے اس کے بچے ہوئے پھر اس کا نقصان نہ ہوا دینی دنیاوی نہ بدنی نہ مالی، اس کو کاہے کا فی رہے تو مرزا جی کہیں کہ بیوی میری تھی لیکن خدا جانے سلطان محمد کے پاس کیسے چلی گئی اور تمام مرزا احمد صاحب کا ہی شک فک نہ ہوا جو محمدی بیگم کی ہوس میں وابستہ رہے خداوند تعالیٰ کے کاموں کو دیکھتے ہونگے تو جھوٹ سمجھتے ہونگے اور جب اپنے عشق کا زور پڑتا ہوگا تو شک ضرور گزرتا ہوگا۔ بھلا سلطان محمد جو مرزا جی کی آسمانی منکوحہ کو بیاہ کر تمام عمر عیش اڑاتا رہا۔ اس کے شک تو خداوند تعالیٰ نے ہی رفع کر دیئے باقی رہا مرزا جی کا الہام یموت ویبقی منہ کلاب متعددۃ تو واقعی یہ لوگ ان کے ساتھ ہو ہی چسپاں رہے۔

انتالیسواں جھوٹ حقیقۃ الوحی ۱۸۷} الہامی عبارت کا ترجمہ کرنے وا
عورت توبہ کرتوبہ کر کیونکہ تیری لڑکی اور لڑکی کی لڑکی پر ایک بلا آنے والی ہے۔

محمدی بیگم وغیرہ کے متعلق یہ مرزا غلام احمد صاحب کا چودھواں جھوٹ ہے اس
الہام کا مطلب یہ کہ محمدی بیگم کی نانی کو مخاطب ہو کر کہا جاتا ہے کے متعلق مرزا جی ۔
ملہم نے ان کو الہام کیا کہ اے عورت توبہ کرتوبہ کر کیونکہ تیری لڑکی اور لڑکی کی لڑکی
بلا آنے والی ہے لڑکی کی لڑکی کے متعلق تو مرزا جی تمام عمر ہی ناکام رہے جو تمام دنیا بمہ
ملائکہ اور حشرات الارض بھی اس کے گواہ موجود ہیں مرزا جی بھی تسلیم کرتے رہے ک
ایک ٹانگ نہیں حالانکہ چھ ٹانگوں سے پانچ باقی رہیں جو کارگر تھیں اور ایک ٹانگ خلاف
الہام کوئی تو کیا رہی باقی رہا لڑکی کے متعلق یعنی محمدی بیگم کی نانی کے متعلق اس میں بھ
مرزا جی جھوٹے ہی رہے محمدی بیگم کی نانی نے بھی توبہ نہ کی۔

''مرزائی'' ۔محمدی بیگم کی ماں مرزائین ہوگئی تھی جیسا کہ ماقبل گزر چکا ہے۔

''محمد عمر'' ۔بھئی مرزائی صاحب تم اپنے مرزا کے الہام کو دیکھو کہ اس کے ملہم مرزا
کو الہام کیا کیا ہے الہام تو یہ ہے کہ محمدی بیگم کی نانی کو مخاطب ہو کر کہا جاتا ہے توبہ کرتو
کر یعنی اے نانی تو توبہ کر یہ خطاب توبہ کا تو محمدی بیگم کی نانی کو ہے پھر آگے ۔
۔کیونکہ تیری لڑکی اور لڑکی کی لڑکی پر بلا آنے والی ہے نانی نے توبہ نہ کی وہ بحالت اسلا
فوت ہوئی اس کی ذات پر کوئی بلا نہیں آئی کیونکہ کسی مرزائی کتب میں اس پر بلا ناز
ہونے کا ذکر نہیں اگر ہوتا تو ذکر ضرور ہوتا باقی رہی لڑکی تو اس پر مرزائیت کی بلا نزا
ہوئی تو اس میں بھی مرزا جی جھوٹے ثابت ہوئے کیونکہ مرزائیت ایک بلا ثابت ہو
ورنہ یہ کہا جاتا کہ تو توبہ کر کیونکہ تیری لڑکی مرزائیہ ہونے والی ہے۔اس کی لڑکی کو تو تو
کا حکم ہی نہیں ہوا اس پر تو بلا کے نزول کا حکم جاری ہوا اور وہ بلا سوائے مرزائیت کے ا
کوئی نازل ہوئی نہیں لہذا مرزائیت جب بلا ثابت ہوئی تو مرزا جی خود بخود جھو۔
ثابت ہوئے باقی رہا پیشگوئی کی تیسری جز لڑکی کی لڑکی پر یعنی محمدی بیگم پر بھی بلا نہ ناز

ہوئی کیونکہ وہ اسلام میں رہی اور صاحب اولاد ثروت اور جسمانی حالت میں بھی تندرست رہی کیوں جی؟ وکیل صاحب کیسی گزری! اس الہام میں بھی مرزا جی کے ملہم نے ساتھ نہ دیا اور خداوند تعالیٰ قادر وقیوم نے اس الہام کے تینوں اجزا سے مرزا جی کو جھوٹا کر دیا۔

پیشگوئی کی غرض کا جواب اور مرزائیوں کا کرشنی پہلو

''مرزائی'' مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی نفسانی نہ تھی جیسا کہ حاسد مولوی کہتے ہیں ان لوگوں نے تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان لگائے جیسا کہ جلالین میں ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت نے زینب کو دیکھا اس وقت اس کا زید سے نکاح ہو چکا تھا پس آپ کے دل میں ان کی محبت پیدا ہو گئی اور فرمایا کہ پاک ہے وہ اللہ جو دلوں کو پھیر دیتا ہے پاکٹ بک ص ۱۵۷۔

''محمد عمر'' وکیل صاحب اب سیوطی رحمۃ اللہ علیہ پر برسے۔

(مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان مرزائیہ کا جواب)

جواب: (۱) مرزائی صاحب یہ تمہارا ہی خاصہ ہے کہ جس کو بوقت ضرورت اپنا بزرگ بناؤ پھر اسی کو برا کہتے ہو کیوں نہ ہو مرزائیت کیسے پوشیدہ رہے یہ تو بتائے کہ کیا تم نے کبھی سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو حجت نہیں بنایا؟ ابھی گزشتہ صفحے پر ہی پاکٹ بک ص ۴۸۷۔ پر ہی تم نے حوالہ پیش کیا کئی مقامات تم نے جلالین اور در منشور کے حوالے پیش کئے کیا وہ سب جھوٹ ہی تھا داناؤں کی کہاوت پہلے بات کو تو لو پھر منہ سے بولو پہلے سوچ تو لیتے کہ کس کو برا کہہ رہے ہیں تمہاری مرزائیوں کے دروغ گوئی یہاں تک تجاوز کر گئی تمام انبیاء علیہم السلام کی تم نے بدگوئی کی جب تم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم اور حدیث شریف کی توہین سے باز نہیں آئے اور بعینہ یہی اعتراض مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ پر آریوں نے رنگیلا رسول کے ص ۳۱۔ پر کیا ہے کیوں نہ ایسے کر کے آریوں کے بادشاہ جنہوں نے خداوند کریم کی ذات سے زبان کو بدگوئی سے یعنی شرک سے نہیں روکا تو سیوطی ان کے مقابلے میں شی ہی کیا ہیں۔

جواب: (۲) ایک عالم کا قول تمام کے لئے حجت نہیں ہوتا کیونکہ نہ وہ قال اللہ میں داخل

نہ وہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل نہ اجماع سنت میں نہ ہمارے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا قول جو ہمارے لیے حجت ہو۔

جواب: (۳) جو تم نے طعن کیا ہے یہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ پر نہیں بلکہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر براہ راست تو تم نے اتھام لگایا نہیں لیکن بواسطہ سے رکے نہیں کیونکہ جس فعل کے مرتکب تمہارے مرزا جی ہوئے ہیں تو تم نے اپنے مرزا جی کے ارتکاب عشق محمدی بیگم کے جواب میں علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ و کے قول میں طعن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو لپیٹ کر مسلمانوں کے منہ مارا ہے جس سے مسلمان خاموش نہیں ہے اس کا بھی انشاء العزیز جواب عرض کرتا ہوں مرزائی صاحب کے اس واقعہ نے تو مرزا جی کے محل کی جڑ اکھاڑ دی اور یہ ثابت کیا کہ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اَمۡسِکۡ عَلَیۡکَ زَوۡجَکَ نے ثابت کر دیا کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے دعوٰی نبوت میں جھوٹے ہیں کیونکہ نبی کی یہ شان نہیں کہ کسی کی بیوی کو اپنی آسمانی منکوحہ بناتا پھرے بلکہ اس کا حق یہ ہے کہ اَمۡسِکۡ عَلَیۡکَ زَوۡجَکَ کہے کہ اے مرد تو اپنی منکوحہ بیوی کو اپنے پاس ہی رکھ اس کو چھوڑ نہیں اور اَمۡسِکۡ عَلَیۡکَ زَوۡجَکَ اس بات پر دال ہے حضرت زید کا حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے چھوڑنے کا ارادہ تھا۔ جس بنا پر آپ نے اَمۡسِکۡ عَلَیۡکَ زَوۡجَکَ فرمایا کیونکہ یہ جواب ہے سوال کا ویسے بغیر سوال کے اَمۡسِکۡ عَلَیۡکَ زَوۡجَکَ صحیح ہی نہیں بنتا تو یہ معاملہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ والا مرزا جی کے بالکل برعکس ہے کہ حضرت زید فرماتے ہیں۔ میں زینب کو طلاق دیتا ہوں۔ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَمۡسِکۡ عَلَیۡکَ زَوۡجَکَ تو اپنی بیوی کو اپنے نکاح میں رکھ اور یہاں سلطان محمد پٹی والا کہتا ہے کہ محمدی بیگم کے والد احمد بیگ نے میرے ساتھ نکاح کر دیا لہذا منکوحہ بیوی میری ہے لیکن مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں کہ محمدی بیگم کے باپ نے نکاح کر دیا ہے تو کیا میرا نکاح محمدی بیگم سے خداوند تعالیٰ نے آسمان پر پڑھ دیا ہے لہٰذا

آسمانی نکاح دنیاوی نکاح سے زیاد معتبر ہے مرزائیوں خدارا سوچو کیا وکیل صاحب کا کہنا مماثلت رکھتا ہے ہرگز نہیں بلکہ بالعکس پھر آگے سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا وَذَالِکَ اَنَّہٗ رَءَاھَا بَعْدَمَا اَنْھَازَیْدًا اور یہ آپ کا ارشاد اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ اس سبب سے تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کے نکاح کے بعد جب اس کو دیکھا یعنی حضور اکرا صلی اللہ علیہ وسلم نے عصمت انبیاء علیہم السلام کو ثابت فرمایا کہ میری نگاہ زینب پر پڑی ہے۔ لیکن انبیاء علیہم السلام چونکہ نفس امارہ سے مبرا ہوتے ہیں اس لئے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو سبق سکھایا کہ نبی کی عصمت یہ ہے کہ اگر کسی عورت پر نبی اللہ کی اچانک نظر پڑھ بھی جائے تو وہ اس کو یہ نہیں کہتا کہ میرا نکاح آ مان پر ہو چکا ہے تو اس کو چھوڑ دے تا کہ میں اپنے عشق کو پورا کرلوں جیسا کہ تمہارے مرزا غلام احمد صاحب نے کہا اور سچا نبی اللہ اس عورت منظورہ کے خاوند کو یا اس عورت کو اور اس کے اقارب کو ذلیل نہیں کرتا یا نفسانیت اصل پر غلبہ نہیں کرتی کہ وہ شور مچادے کہ میں اس کا عاشق ہوں جیسا کہ مرزا غلام احمد جی نے فرمایا۔

سیرۃ المہدی ۳/۲۴۳ ﴾ ہاں کیوں ہجر کے الم میں پڑے کسی صورت سے وہ صورت دکھاوے کرم فرما کہ آ او میرے جانی بہتِ روئے ہیں اب ہم کو جنس دے کبھی نکلے گا آخر تنگ ہو کر ولا اک بار شور وغل مچاوے۔

سیرۃ المہدی ۳/۲۵۳ ﴾ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کئی دفعہ یہ شعر پڑھتے سنا ہے اور فرمایا کرتے تھے کہ زبان کے لحاظ سے یہ بڑا فصیح و بلیغ شعر ہے۔

یا تو ہم پھرتے تھے ان میں یا ہوا یہ انقلاب
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہائے لکھنؤ

یہ شعر خبر نہیں کس کی جدائی میں ہر وقت مرزا صاحب کی زبان سے نکلتا تھا آخر اس میں کوئی معرفت الٰہی تو مضمر نہیں کسی محبوب کی جدائی میں ہی پڑھا جا رہا ہے کہ

کہا یہ نبیوں کا شیوہ جو نفس امارہ کا عشق پورا کر کے دل بہلایا جا رہا ہے۔
اب تم بتاؤ اے مرزائیو کیا مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود زینب کے بھی
اپنی زبان سے اپنی نفسانیت کے غلبہ کی کوئی بات ارشاد فرمائی بلکہ اپنے ارشاد فرمایا جس
کو سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے آگے ارشاد فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان
پاک سے دیکھتے ہی ارشاد فرمایا وَقَالَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ اور فرمایا پاک
ہے دلوں کو پھیرنے والا اور یہ اس وقت فرمایا کہ وَقَعَ فِيْ نَفْسِهٖ آپ کے جی میں کچھ
خیال آیا زبان اس کو باہر نکالتی ہے جو دل میں ہوتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت زینب رضی اللہ عنہ کے دل میں جو آیا اس کو بھی پہچان لیا تو ضوری جا کہ اس
کے دل میں یہ نہ آئے کہ میں نے اس کو زوجیت کی نظر سے دیکھا ہے اگر میرے دیکھے
سے اس کے دل میں خیال آیا بھی ہو تو اس کو رفع کرنا چاہتے رفع کرنے کیلئے روعا کی یا
یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْب اے دلوں کے پھیرنے والے اس کو میری جانب سے پھر دے
فرمایا کہ اے دلوں کے پھیرن والے اس کو میری جانب سے پھیر دے لیکن چونکہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ حضرت زینب پر پڑ چکی تھی رب العزۃ نے گوارا نہ فرمایا کہ جس
پر میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ پڑ جائے پھر وہ غیر کے نکاح میں رہے فوراً رب
العزت نے حضرت زید کے دل میں ڈال دیا کہ اس کو طلاق دے دے چنانچہ فوراً اس
نے دربار رسالت میں پہنچ کر عرض کیا کہ حضور میں زینب کی تیز زبان کو برداشت نہیں
کر سکتا اتنا عرصہ مشکل گزارا اب ساتھ فیھاح کی صورت نہیں لہٰذا میں اس کو طلاق
دیتا ہوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں چونکہ کسی قسم کا خیال نہ تھا اس واسطے
فرمایا اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ تو اپنی بیوی اپنے قبضے میں ہی رکھ تو اس نے فوراً
طلاق دے دی یہ اس کی طرف سے نہ تھا بلکہ ارادہ خداوندی تھا جو پورا ہو رہا تھا جب
اس نے طلاق دے دی اور عدۃ گزری تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال شریف آیا کہ
میں نے ہی اس کا نکاح کیا تھا اس کو اب اگر میں نہ متحمل ہوں گا تو کون ہوگا۔

مرزائیوں کا کرشنی پہلو

ان مرزائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام پر بھی بہتان لگایا حالانکہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بریت کے لئے ایک سورۃ قرآن مجید میں نازل ہوئی ان کے متعلق لکھتے ہیں۔

مرزائی۔ لکھتے ہیں: وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ قَصَدَتْ مُخَالِطَتَهٗ وَهَمَّ مُخَالِطَهَا لَمَّا الشَّهْوَةُ اَقْسَرِ الْاَخْتِيَار (جامع البیان وجالین) کہ نعوذ باللہ حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی زلیخاں سے زنا کا ارادہ کیا۔

اور حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق ان مفسرین نے لکھا ہے۔ طَلَبَ اَمْرَءَ ةَ شَخْصٍ بَيْنَ لَهٗ عَلَيْهَا وَتَزَوَّجَهَا وَدَخَلَ بِهَا جلالین حضرت داؤد نے ایک شخص یاد نامی کی بیوی لے لی اور اپنی سو بیویاں پوری کیں نعوذ اللہ من شرورھم

اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق اسی جالین میں لکھا ہے۔ کہ آپ ایک عورت پر عاشق ہو گئے اور پھر اس سے نکاح کر لیا (معاذ اللہ) جب انبیا کے متعلق بھی یہی بے ھودگوئی رہی ہے اگر مسیح موعود کے متعلق معاندین وہی شیوہ اختیار کریں تو انہیں معذور سمجھنا چاہئے۔ پاکٹ بک ص ۵۲۷۔

''محمد عمر''۔ پنجابی مثال مشہور ہے ''بھوں چوں کے کھوتا بوہڑ ریٹھاں'' اپنی کرشنی اصولوں سے باز نہ آئے مرزا نے ناک سے کرشن جی کا نام عادی ہو چکا بلکہ آریوں کے بادشاہ بن چکے ہیں تو پھر آریوں جیسے حملے وفات انبیاء علیہم السلام پر نہ کریں تو پھر کرشنی کیسے ثابت ہوں آریہ لوگ ہی ستارحروں میں سینہ ہیہ اعتراضات کرتے ہیں۔ کَذٰلِكَ وَالَّذِيْنَ بِنَكَاتِبِهٖ مُتَرْمِثْلُ لَهُوَ لِهُزْ ثَانَتْ اَبْهَتْ قُلُوْبُهُمْ جو وکیل صاحب نے اپنی پاکٹ بک میں درج فرمائے ہیں۔ لیکن یاد رکھو وکیل صاحب فقیر پہلے بھی عرض کر چکا ہے۔ کہ جس بات کا رد کوئی لکھ دے تو پھر ایسی بات کو منہ پر لانا یا قلم سے لکھنا دیانتداری پر مبنی نہیں جب بعض نے اس کو لکھا تو اس کا جواب بھی علما نے پرزور

دیا ہے۔ جیسا کہ فقیراب تمہاری تحریر کا جواب دے رہا ہے لیکن کل کو کوئی مرزائی ...رائے تو کیا عقل تصور ہوگا

یوسف علیہ السلام پر افترا کا جواب

...رخازن ۳/۲۲۵ } کان الالائل قدلت علی عصمة الانبیاء علیہ ...صلواة والسلام اِنَّ یُوْسُفَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسلام کان بریئا من عمل ...طل والھم المحرم وَھٰذَا قَوْ الْمُحَقَقِیْنَ مِنَ الْمُفَسِّرِیْنَ وَالْمتکلمِیْنَ اولا ...تفتُ اِلیٰ مَانَقعلَ بَعْضَ اَلْمُفَسِرِیْنَ ضرور یوسف علیہ السلام عمل باطل سے اور مجرم ...ے سے بری تھے اور یہی قول محققین مفسرین اور متکلمین کا ہے، اور یہی عقد اہل سنت ...عت کا ہے اور جو بعض مفسرین نے نقل کیا ہے اس کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔

...ر کبیر ۵/۱۷۵ } علام رزای رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ لَا نَسَلَّمَ اَنْ یُوْسُفَ ...یہ السلام ھَمَّ بِھَا ہم نہیں مانتے کہ یوسف علیہ السلام نے اس عورت کے ساتھ ...کیا ہو وَالدلِیلَ عَلَیْہِ اَنَّہٗ تَعَالیٰ قَالَ وَھَمَّ بِھَالُو لَا اَنْ رَّایٔ بُرْ ھَانَ رَبِّہٖ ...واب" لَوْلَا ھٰھُنَا مُقَدِم" اور اس پر دلیل یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَھَمَّ بِھَا ...اَنْ رَیٔ ابُرْھَانَ رَبِہٖ اس کے ساتھ یوسف علیہ السلام بھی ارادہ کرتے اگر اپنے ...کی برھان نہ دیکھتے تو جواب لولا کا اس جگہ مقدم ہے اور اس لولا کے جواب کے ...کی مثال قرآن کریم سے فرماتے ہیں باز اور قریب تھا کہ آنحضرت موسیٰ علیہ السلام ...ن ظاہر کر دیتی اگر ہم اس کے دل کو نہ تھامے رکھتے۔

علامہ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے زجاج کے قول کو پرزور رد کیا ہے اور جب ...ت دیتے ہیں جو بوجہ طوالت ذکر نہیں کئے جاتے ہو ہمارے اہل سنت و جماعت ...ارے جب ایسے مفسر کا جسے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ارادے کو منسوب کیا روا نہ تھا تو ...سلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے اور اپنے بھائی آریوں کو خوش کرنے کے لئے

حضرت یوسف علیہ السلام پر طعن دیں اور مرزا غلام احمد صاحب کو برے ارادے بھی میرا سمجھیں تو تشابھت قُلُوْبَهُمْ ہے تم نے صرف ایسے قول کو مخول کیا لیکن ء رازی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ خازن نے رد کیا ہے جن کا تم نے عمداً ذکر نہیں کیا۔

داؤد علیہ السلام کے بہتان کا جواب

باقی رہا تمہارا کہنا داؤد علیہ السلام کے متعلق تو یہ اسرائیلیات سے ہے پہلے تاریخ یہود و نصاریٰ کے قبضہ میں تھی۔ اس لئے یہود انصاریٰ نے اپنے مطلب لئے انبیاء علیہم السلام پر انہوں نے بہتانات لگائے ہیں۔ تو اس اسرائیلی روایت کسی نے بیان کر دیا تو یہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتی پہلی بات تو یہ ہے کہ اس قرآن کریم نے کر دیا ہے جو صفات داؤد علیہ السلام کی رب العزۃ نے بیان فہیں۔ یہ فعل ان کے خلاف ایک جملہ اَنَّہٗ اَوَّاب ہی اس روایت کی تکذیب کر رہا دوسرا جواب یہ ہے کہ ہمارے متقدین و متاخرین نے اس تہمت کا پورا رد فرمایا۔

جامع البیان ۳۸۷ } لَیْسَ لَهٗ اُصْل"

تفسیر خازن ۶/۱۴۱ } رَوَى سَعِيْد" بْنُ الْمُسَيَبِ وَالحوتُ الْاَعْوَرُ عِنْ ء بِنْ اَبِىْ طَالِبْ رضى الله عنه اَنَّهٗ قَالَ مَنْ حَدَثُ كم بحَدِيْثِ دَائود مَايَرْوِيْهِ القصاصَ جَلَّدْتُهٗ مِائَةَ وَّسِتِيْنَ جلدة وهو حد الفريه على نبياء وقال القاسى عياض لايجوز ان يلتفت الى ماسطره الاخبار من اهل الكتاب الذين بدلوا او غير وا ونقله بعبض المفسرين ولم ي الله تعالىٰ على شيء من ذلك ولا حَرَثِ صحيح وَالَّذِىْ نُصَّ عل فِىْ قِصَّةِ دَاوٗدُ اَنَّمَا فتناهُ وَلَيْسَ فِىْ قِصَّةِ دَاوٗدَ اوريَا خَبر" ثَابِت" او

بن سیب اور حدیث الاعود نے علی من ابی کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نے فرمایا کہ جو شخص تمہیں حضرت داؤد علیہ السلام کے قصاص کے متعلق روایت میں اس کو ایک سو ساٹھ کوڑے ماروں گا اور وہ انبیاء علیہم السلام پر بہتان لگانے کی

...ی عیاض نے کہا ہے کہ اہل کتاب سے جن لوگوں نے بعض خبروں کو تغیر و تبدل کر
...ھا ہے توجہ نہیں کرنی چاہیے اور بعض مفسروں نے بھی نقل کیا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ
...س کو کچھ بھی ارشاد نہیں فرمایا اور نہ ہی حدیث شریف میں مذکور ہے اور داؤد علیہ
...م کے قصے میں جو اللہ تعالیٰ سے منصوص ہے وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنَّاهُ اور داؤد علیہ
...لام اور اوریا کے واقعہ میں خبر ثابت نہیں ہے۔

...یر کبیر ۱۸۷/۷ } فَثَبَتُ بِهٰذِهِ الْوُجُوهِ بِالَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا اَنَّ الْقِصَّةَ الَّتِيْ
...رُوْ هَا فَاسِدَة" بَاطِلَة" .... وَاماَ بِتَقْدِيْر كَونُهَا بَاطِلَة" فَاِنَّ عَلَيْنَا
...ذِكْرِهَا اَعْظَمُ الْعِقَابِ فَقَالَ عليه السلام اِذَ عَلِمْتَ مِثْلَ الشَّمْسِ
...ھَدُوْا هٰهُنَا وَلَمْ يَحْصَلِ الْعِلْمُ وَلاَ الظَّنُّ فِيْ صِحَّةِ هٰذِهِ الْحَكَايَةِ بَدْ
...لاَئِلُ الْقَاصِرَة التى ذكرنا هاكلة فوجب انلاتبحوز السهادة بها
...ضا كل المفسرون الم يتخقوا على هذا القول بل الاكرون كُلُّ
...حققُوْنَ مِنْهُمْ يَرُوْنَهُمْ وَيَحْكُمُوْنَ عَلَيْهِ بِالْكِذْبِ وَالْفَسَادِ ۔

دس اولہ سے داؤد علیہ السلام کے اس واقعہ کو باطل اور جھوٹا ثابت کر دیا پھر
...یا تم ان وجوہات بیان کنندہ سے ثابت ہوا اور وہ قصہ جس کو لوگوں نے ذکر کیا فاسد
...ل ہے اور اس کی اطالت کے باعث اس کے ذکر کرنے سے ہم پر بڑا عذاب ہے تو
...یا علیہ السلام نے جب طرح کی طرح معلوم ہو گیا تو اس مقام پر تم شہادت دو اور
...حکایت کی صحت میں علم وظن ہی صرف نہیں بلکہ زبردست دلائل قائم ہیں جن کو ہم
...ذکر کیا واجب ہے کہ اس کے ساتھ شہادت جائز نہیں اور تمام مفسرین نے بھی اس
...فاق نہیں کیا بلکہ زیاد محققین نے ان سے انکا کیا ہے۔ اور اس واقعہ پر کذاب اور
...ہونے کا فتویٰ دیتے ہیں۔

کیوں جی مرزائی صاحب ہمارے مفسرین نے اگر کسی واقعہ اسرائیلیہ کو نقل
...یا تو صداقت یہ ہے کہ اس کا کسی نے لحاظ نہیں کیا ان کے غلط واقعہ بیانی پر پردہ کی

نے نہیں ڈالا جیسا کہ تمہارا مرزائیوں کا شیوہ ہے بلکہ اس کا پرزور رد کر دیا تا کہ یہ واقعہ کسی کو گمراہ نہ کر دے اور اگر مرزائی مفسرین کی اصل بات بیان کر دہ کو چھ کر اسرائیلات کے درپے ہو جاؤ تو مرزائی کو اپنی عادت سے مجبور سمجھوں گا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی تہمت کا جواب

تمہارا اعتراض حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق۔

جامع البیان ۳۸۸} اِعْلَمْ اَنَّهٗ لَمْ يَصِحَّ حَدِيْث" فِي تَفْصِيْلِ تِلْكَ الْقِصَّةِ وَمَا نُقِلَ عَنِ السَّلَفِ فَالظَّاهِرُ اَنَّهٗ مِنَ الْاِسْرَائِيْلِيَّاتِ ۔ سمجھ لے کہ قصہ (سلیمان علیہ السلام) کی تفصیل میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہے۔ اور سلف صالح سے منقول ہے کہ اس قصہ کا اسرائیلیات سے ہونا ظاہر ہے تو مفسرین نے ہی اس قصہ کو بھی صاف رد فرما دیا تا کہ کوئی مغالطہ سے اپنے ایمان کو ضائع نہ کرے۔ اب تم مرزائی اگر عمداً محض اپنے مرزا غلام احمد صاحب کے ایسے واقعات ہائلہ پر پردہ پوشی کرنے کے لئے اسرائیلی واقعہ پیش کرو تو تم بھی اسرائیلی فرقہ سے کم نہ سمجھے جاؤ گے۔ آؤ جیسا ہمارے مفسرین نے صداقت کے اظہار کے لئے اپنے ہی آدمیوں کا رد کیا تم بھی مرزا جی کا ایسے ہی رد کرو تو شاباش کہلانے کے حقدار بن جاؤ گے۔

مرزا جی کا لڑکے سے بہو کو طلاق دلوانا

"مرزائی" تمہارا یہ اعتراض کہ مرزا صاحب نے بہو کو لڑکے سے طلاق دلوائی تو یہ جائز جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے لڑکے سے بہو کو طلاق دلوائی ص ۵۴ "محمد عمر" اس کے کئی جوابات ہیں۔ فقیر مختصر عرض کرتا ہے۔ (۱) كَانَ اَبِيْ يَكْرَهُ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ میرا باپ میری بیوی ہمیشہ برا سمجھتا تھا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود اپنی بیوی کو اس بنا پر طلاق دی کہ اس کا باپ اس کی بیوی کو ہمیشہ برا سمجھتا تھا نہ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بہو کو طلاق دلوائی جیسا کہ تم نے کہا ہے کہ جرم رشتہ داروں کا اور طلاق دلوادی بہو کو جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب کو رنج تو احمد بیگ یا اس کی بیوی یا اس کی بیٹی محمدی بیگم پر یا سلطان محمد پر جو مرزا جی کی آسمانی منکوحہ لے گیا بہو کا کیا قصور تھا تو وکیل صاحب یہ تمہارا استنباط ہی غلط ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے خود اقرار کیا کہ میری بیوی کے ساتھ میرے والد صاحب حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو ناراضگی تھی اور یہاں تو اس کے خلاف ہے کہ ناراضگی کسی سے اور طلاق بہو کو اور یہ لَهَا مَا كَسَبَتْ کے رو سے ظلم عظیم ہے۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے خود طلاق دی نہ کہ حضرت عمرؓ نے دلوائی جیسا کہ تمہارا مرزا صاحب نے کیا۔ جس میں مرزا جی کا شرعاً ظلم ثابت ہوتا ہے ہاں اگر بہو سے ناراضگی ہوتی تو کسی کو موقع اعتراض نہ تھا اور بہو پر مرزا جی کو کوئی رنج نہیں بے گنا کو طلاق دلوادی جس کا گناہ مرزا جی کے ذمہ ہے۔

''مرزائی'' مشکوۃ شریف کی حدیث ہے کہ الطلاق لرضاء الوالدین فھو جائز'' کہ والدین کی رضا کے واسطے طلاق دینا جائز ہے پاکٹ بک ص ۷۵۳

''محمد عمر'' وکیل صاحب تمہیں یار بات الٹنے کی کیا عادت ہے کیا ہمارا جھگڑا نفس طلاق ہے؟ کہ واقع ہوئی یا نہیں جھگڑا تو یہ ہے کہ بیٹا باپ کے کہے پر طلاق دے سکتا ہے یا نہیں؟ محمدی بیگم کے واقعہ میں نہ یہ سوال ہے کہ بیٹے نے طلاق کیوں دی اور نہ ہی یہ اعتراض ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ باپ نے دلوائی ہے فقیر نے تو محمدی بیگم کے متعلق تمہارے مرزا غلام احمد صاحب کے چودہ ۱۴ جھوٹ مرزا جی کی کتب سے باصلہ وبصینہ بلا تاویل عرض کیے جس میں سے اس معاملہ عشق محمدی بیگم میں مرزا جی کے مظالم کو بھی بیان کیا گیا اور باقی باتیں مرزا جی کے مظالموں پر نکتہ چینی فرمائی البتہ ایک بات کو تم نے الٹ بیان کرنے کی کوشش فرمائی اور دلیل پیش کی کہ باپ بیٹے سے بہو کو طلاق دلوا سکتا ہے۔ جس کے قبل ازیں تمہاری تسلی کی گئی کہ حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر سسر بہو سے ناراض ہو تو بیٹے سے طلاق دلوا سکتا ہے یہ نہیں کہ جرم کسی کا اور

گرفت بہو کو یہ سسر کا ظلم عظیم ہے۔ پھر تم نے دلیل پیش کر دی کہ رضا والدین سے طلاق جائز ہے بھئی یہاں طلاق کے جواز کی بحث نہیں پہلے دماغ کا علاج کرایئے مسئلہ تو یہ ہے کہ مَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا کہ جس نے برا کیا برائی کا وبال اسی برے پر ہے نہ دوسرے پر درد پیٹ میں اور چہرا سر کو جائے تو ایسے شخص کو دیوانہ قرار دیا جائیگا جھگڑا تو یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے بلا جرم بہو کو طلاق دلوادی مرزا جی اس کے مجرم ہیں یا نہیں؟ وکیل صاحب یہ بات تو کسی غیر کے سامنے بھی بیان کرو کہ اپنی عشق پرستی میں بہو کو طلاق دلوانا کیسا ہے تو وہ اخلاقی مجرم بھی ضرور کہیگا شرعاً واخلاقاً مرزا صاحب مجرم ثابت ہوئے اور تمہارا یہ جواز کا استعمال غلط ثابت ہوا کیونکہ طلاق کے جواز میں تنازعہ نہیں مرزا جی کے طلاق دلوانے پر اعتراض ہے کہ اپنی عشق بازی میں سسر اپنی بہو کو طلاق دلوا سکتا ہے یا نہیں یہ جواز کسی کتاب حدیث یا قرآن کریم سے نکال کر دکھاؤ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْ افَاتَّقُوْا النَّارَ الَّتِىْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ اور جس کو رب العزۃ پسند نہ فرماوے اس کو تم پسند کرو تو تمہاری پسند کوئی معتبر نہیں کیوں قانون الٰہی اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِيْنَ مرزا جی کے اس فعل کو شنیع اور ظلم ثابت کر رہا ہے۔

''مرزائی'' حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرمان کے مطابق اپنی بیوی کو طلاق دے دی ثابت ہوا کہ باپ کے کہنے پر بیٹا طلاق دے سکتا ہے۔ ص ۲۵۳

''محمد عمر'' مرزائی چور تو مشہور ہے اور چوری بھی قرآن حدیث کی کرتے ہیں کہ ایمان ہی نہ رہا۔ تو وہ بات لکھ گئے کہ کیوں۔

بخاری شریف ﴿۱/۴۷۵﴾ فَجَاءَ اِبْرَاهِيْمُ بَعْدَ مَاتَزَوَّجَ اِسْمٰعِيْلَ يُطَالِعُ تَرِكَتَهٗ فَلَمْ يَجِدْ اِسْمَاعِيْلَ فَسَأَلَ اِمْرَءَتَهٗ عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ يَبْتَغِىْ لَنَا ثُمَّ سَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ نَحْنُ بِشَرٍّ نَحْنُ فِىْ ضِيْقٍ وَشِدَّةٍ فَشَكَتْ اِلَيْهِ

قَالَ فَاِذَاجَاءَ زَوْجُکِ اِقْرَئِی عَلَیْهِ السَّلَام وَقُوْلِیْ لَهٗ یُغَیِّرُ عَتَبَةَ بَابِهٖ فَلَمَّا جَاءَ اِسْمَاعِیْلُ کَاَنَّهٗ اٰنَسَ شَیْئًا فَقَالَ هَلْ جَاءَ کُمْ مِنْ اَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ جَائَنَا شَیْخٌ" کَذَا وَ کَذَا فَسَاَلَنَا عَنْکَ فَاَخْبَرْتُهٗ وَسَاَلَنِیْ کَیْفَ عَیْشُنَا فَاَخْبَرْتُهٗ اِنَّهٗ فِیْ جُهْدٍ وَشِدَّةٍ قَالَ فَهَلْ اَوْصَانِیْ بِشَیْئٍ قَالَتْ نَعَمْ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَءَ عَلَیْکَ السَّلَامُ وَیَقُوْلُ غَیِّرْ عَتَبَةَ بَابِکَ قَالَ ذَالِکَ اَبِیْ وَقَدْ اَمَرَنِیْ اَنْ اُفَارِقَکِ اَلْحِقِیْ بِاَهْلِکِ فَطَلَّقَهَا وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ اُخْرٰی

تو ابراہیم علیہ السلام اسمعیل علیہ السلام کے نکاح کرنے کے بعد تشریف لائے تا کہ اپنے ترکہ کا مطالعہ فرمائیں تو اسماعیل علیہ اسلام سے آپ کی ملاقات نہ ہوئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسماعیل علیہ السلام کے متعلق اس کی عورت سے سوال کیا تو بہو نے خواب دیا کہ ہمارے لیئے روزی کی تلاش میں تشریف لے گئے ہیں پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بہو سے ان کے روزگار معاش اور صورت روزگار کے متعلق سوال کیا تو آپ کی بہو نے جواب دیا ہماری بری حالت ہے ہم زمانے کی سختی اور تنگی میں ہیں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا پھر جس وقت تیرا خاوند آئے اس کو السلام علیکم کہنا اور اس کو کہنا اپنے دروازے کی دہلیز بدل دے تو جب اسماعیل علیہ السلام تشریف لائے گویا کہ آپ کسی چیز کسی تلاش میں ہیں تو اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کیا کوئی تمہارے پاس آیا تو آپ کی بیوی نے کہا کہ ہاں ایسا ایسا ایک بوڑھا ہمارے پاس آیا تو اس نے آپ کے متعلق دریافت کیا تو میں نے آپ کا ان کو بتادیا اور انہوں نے مجھے دریافت کیا کہ ہمارا معاش کیسا ہے تو میں نے ان کو بتایا کہ وہ بھی اور تکلیف میں ہیں حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا انہوں نے کوئی تجھے پیغام دیا بیوی نے عرض کی کہ ہاں آپ کو السلام علیکم کہا اور فرماتے تھے کہ اپنے دروازے کی دہلیز کو بدل دے اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ میرا باپ تھا اور مجھے آپ نے تاکیدی حکم کیا ہے کہ میں تجھے علیحدہ کردوں تو اپنے اہل کے پاس چلا جا تو آپ نے اسے

طلاق دے دی اور ان سے دوسری عورت کے ساتھ آپ نے نکاح کر لیا الخ۔

یہ ہے مرزائی صاحب اصل وجہ طلاق دلوانے کی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بہو نے رزق کی تنگی اور تکلیف کی شکایت کرتے ہوئے آپ کے سامنے ملتجی ہوئی تو چونکہ آپ کی بہو نے خدا کا شکر یہ نہ ادا کیا بلکہ شکائت کی اور اس امر کو انبیا کرام برداشت نہیں کر سکتے بلکہ شرک سمجھتے ہیں تو بانی بیت اللہ کے گھر ایسی خدا کی ناشکری کرنے والی بہو کو آپ نے پسند نہیں فرمایا جس شخص کو آگ جلتی ہوئی میں ڈالا گیا لیکن اس نے توکل میں فرق نہیں آنے دیا شکائت نہیں کی وہ ایسا شرکیہ کلام اپنی بہو سے کیسے گوارہ کر سکتے تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنے بیٹے سے طلاق دلوائی مرزا جی کی طرح اپنے پرائی عورت کے عشق میں زندگی برباد نہیں کی یہ نہیں کہ مرزا جی کا لڑکا اور بیوی مرزا جی کی مرزائیت کو قبول نہ کرے تو کافر نہیں دوسرا کوئی غیر مرزائی ہو تو وہ مرزا جی کے کفر میں مبتلا ہو جائے اور بیوی بچے غیر مرزائی ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن جب پرائی عورت کے عشق میں بحر ذخار جوش مارے تو بیوی مطلقہ ہو جائے اور بہو بلا گناہ فرمانبردار بھی مطلقہ کرا دیں کیا یہ ظلم عظیم نہیں بھائی سچ ہے اپنی آنکھ پر شہتیر ہو تو مضائقہ نہیں اور دوسرے کی آنکھ میں تار بھی نظر میں ہوتی ہے پھر نبیوں کی مثالیں دینا اور عبارتیں کانٹ چھانٹ کر پیش کر کے لوگوں کو دھوکا دیتے ہو خداوند سے ڈرو اور پھر ایسے نبی کی مثال پیش کرتے ہو کہ جس کی شان میں اللہ تعالیٰ فرمادیں وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا۔

اے امت مرزائیہ اسرائیلی روایات سے انبیاء علیہم السلام کی ہتک کر کے تم اپنے مرزا غلام احمد صاحب کے جھوٹ کو سچا کرنا چاہتے ہو تو ایسی باتوں سے سچا ہونا محال جبتک کہ کچھ اصلیت بھی نہ ہو جب اصلیت ہی غلط ہے تو تمہارے بنائے سے جھوٹ سچ نہیں ہو سکتا اور مرزا جی کا ظلم دنیا میں مشہور ہو چکا ہے انہوں نے اپنی کتابوں میں خود لکھ دیا ہے ان کے اعمال نامے میں لکھا جا چکا ہے۔ وہ اپنے ظلموں کا خمیازہ بھگت رہے ہیں خدا کے و

اسے اب بھی وقت ہے سمجھ جاؤ اور وَكُوْنُوْ مَعَ الصّٰدِقِيْنَ پر عمل کرو۔

''مرزائی'' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لَاتَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ کہ ظالم لوگوں کے ساتھ تعلقات نہ رکھو ورنہ تم کو بھی عذاب پہنچیگا۔ پس حضرت مسیح موعود نے اگر اپنے بیٹے کو انبیاء گزشتہ کی سنت پر عمل کر کے ان لوگوں سے قطع تعلق کرنے کی ہدایت کی جو خدا اور اس کے رسول کے دشمن اُدھر ہو تھے تو اپنے فرض کو ادا کیا ص ۴۵۴۔

''محمد عمر'' وکیل صاحب ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ ظالموں کی طرف تم مائل نہ ہو وہ مرزا جی نے چونکہ بڑے بڑے ظلم کئے ہزاروں کے حقوق ناجائز ہضم کر گئے۔ ڈکار بھی نہ لیا اور عذر کرنے والوں کو گالیاں سنائیں بلکہ لکھیں جن کو آج بھی مرزائی پڑھ کر خوش ہوتے ہیں کہ ہمارے مرزا جی نے خوب گالیاں نکالیں خداوند تعالیٰ ان کو برا کہے جوان کے ساتھ شر کریں اس کے کلام کو جھوٹا کہیں اور مرزا جی اس کو گالیاں نکالیں جوان کو ناجائز کھانے کا عذر کرے اور جو اپنی امانت مانگے اور امام دین گورداسپور جائے تو مرزا جی اپنی امت کی امداد سے اس کی جگہ پر ناجائز قبضہ کر کے احاطہ کر لیں براھین احمدیہ کے پچاس حصوں کی قیمت لے کر پانچ پر کفائت کریں اور حق طلب کرنے والوں کو فحش گالیاں سنائیں غیر مسلموں کے مقابلے میں عذاب الٰہی نازل کرنے کی میعاد مقرر کر دیں اور جھوٹے ہونے کی صورت میں گالیاں مسلمانوں کو نکالیں کہ تم میری امداد کیوں نہیں کرتے پھر کہہ دیں کہ جی ہم اس خدا کے قائل نہیں جو عذاب کنندہ ہو اور معاف نہ کرنے والا ہو ہم تو معاف کرنے والے اور توبہ قبول کرنے والے کی خدائی کے قائل خداوند کریم کو بھی اس پر رحم آتا ہے جس پر مرزا جی کی نظر عذاب پڑے اور عذاب کا نزول اس پر فرماتا جس پر مرزا جی کو رحم آجائے ہم تمہیں مرزائیوں کو اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ کی طرف مدعو کرتے ہیں۔ اور ایسے خداوند کی طرف بلاتے ہیں جو عدل کا احسان کا اور ذی القربیٰ کو حق دینے کا ارشاد فرماتا ہے اور فحشاء اور منکر سے روکتا ہے

کیونکہ جو شخص خود دوسروں کی عصمت بیویوں کو ناجائز طور پر کوشاں رہتا ہے اور انکار کرنے پر موت کی دھمکی دیتا ہے اور اسلامی اخلاق پیش کرنے پر اپنی نسوانی عشق میں مرکوز ہو کر معصومین انبیاء علیہم السلام پر حملہ کرے اور اپنی عشق بازی میں عمر گزارے تو وہ تمہیں پرستش خداوندی کا سبق کب سکھا سکتا ہے وکیل صاحب فقیر اب تمہیں ظالم کی طرف جھکنے سے روکتا ہے پھر تمہارا کہنا کہ سنت انبیاء علیہم السلام پر عمل کرنے کیلئے اپنے بیٹے کو قطع تعلق کرایا کیا قطع تعلق کرانے کا معاملہ محمدی بیگم کا عشق تھا نہ کچھ اور۔

لہٰذا مرزا صاحب نے اپنے لڑکے سے قطع تعلق کرایا تو دینی معاملہ نہ تھا اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ کا معاملہ نہ تھا بلکہ عشق محمدی بیگم موجزن تھا۔ اگر وصل دائمی محبوبہ سے ہو جاتا تو سب صلہ رحمی میں شامل رہتے جب وصل دائمی محمدی بیگم کا نہ ہوا تو خدائی حکم صلہ رحمی کے بدلہ میں قطع رحمی شروع کر دی اور مسلمانوں کو دہریہ اور کافر کہہ کر رشتہ داری سے قطع تعلق کر دیا گیا اور کرایا گیا اگر دینی بغض حائل ہوتا تو قبل از عشق محمدی بیگم دینی بغض حائل کیوں نہ ہوا شرن پت اور ملاوامل کشن سنگھ کنگھی گھاڑا جوالا سنگھ نمبردار مرزا جی کے اصحاب اور خاص یاد ہوں گے ان سے قطع تعلق کیوں نہ کیا گیا دشمن اسلام کو مرزا جی گود میں بٹھائیں انگریزوں کی تعریف میں پچاس الماریاں بھرنے کا دعویٰ رکھیں اور اپنے رشتہ دار کسی سے بھی محمدی بیگم کے عشق سے ملیں اپنوں کو بیگانہ کر دیں وَیَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ کا عین مصداق ہوں تو قبر و حشر میں وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ کا کیا جواب دینگے مرزا غلام احمد صاحب سے یہ سوال ضرور ہوگا مرزا جی کے عشق کو پرانہ ہونے دینا یہ اقربا کی طاقت سے باہر بندہ کسی کا کیا بگاڑ سکتا ہے مرزائیو! بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید بنا دے مرزئی مولوی اس واسطے جھوٹے نکلتے ہیں کہ خواہشات نفسانی کے متعلق ہوتے تھے اور ہوتے ہیں تمہارا کہنا غلط کسی نبی نے اپنے اقربا سے بگاڑ نہیں کیا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ یاد کرو اللہ تعالیٰ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو

ارشاد فرماتے ہیں فَاقْتُلُوْ هُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ان کفار کو جہاں پاؤ قتل کرو میں نے آپ کو اختیار دے دیا ہے لیکن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رحمتہ اللعالمین ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے باوجود اختیار ملنے کے بھی جم فرماتے ہیں لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّحِمِيْنَ لیکن مرزا جی کی مثال ایسے ہے جیسے کسی نے کہا پنجابی مثال مشہور ہے۔ اماں جے میں سپاہی ہوواں تاروز تیرے ای چتڑ کٹاں ماں نے اگوں اکھیا بچاتوں ایہو جیاں نیتاں والا شالا سپاہی ہوویں ای ناں اچھی نبوۃ کا دعویٰ کیا کہ لوگوں کی لڑکیاں زبردستی چھیننے لگ گئے قطع رحمی کرنی شروع کر دی کیا یہ چال چلن نبی اللہ کا ہوتا ہے کلا وحاشا رب العزت نے سچ فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ضرور اللہ تعالیٰ مفسدین کے عمل کی اصلاح نہیں کرتا ہمارا کام کہہ دینا ہے یار و تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو اٰمِنُوْا اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا

''مرزائی''۔ حضرت مسیح موعود کو اس کے متعلق خصوصاً الہام ہوا اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَطَعُوْا تَعَلُّقَهُمْ مِنْهُمْ وَبَعُدُوْا مِنْ مَجَالِسِهِمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنَ الْمَرْحُوْمِيْن پس حضرت مسیح موعود وَقَطَعُوْا تَعَلُّقَهُمْ مِنْهُمْ پر عمل کرنا چاہتے تھے پاکٹ بک ص ۷۵۴۔

''محمد عمر'' کیوں نہ ہو مرزا جی کو مسلمانوں کے قرآن مجید کے خلاف اگر الہام نہ ہوتا اور کیا ہو چونکہ قرآن کریم میں صلہ رحمی کا حکم ہے تو مرزا جی کو قطع رحمی کا الہام ہوا یہ بھی مرزائی قرآن کی آیت ہے اب اسلامی قرآن کا حکم ملاحظہ ہو۔

محمد ۲۶/۳ } فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ . اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ تو کیا تمہارے لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے یہ کہ زمین میں فساد پھیلاؤ تم اور تعلق قطع کرو تم اپنے رشتہ داروں سے یہی ہیں ایسے لوگ جن کو اللہ نے لعنت کی ہے تو بہرا کر دیا اس نے ان کو اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا اس نے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تمہارے کچھن ایسے نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت دے دیجائے تو وہ کام ناجائز شروع کروگے (۱) زمین میں فساد کرنا (۲) اور قطع رحمی تو رب العزۃ نے ایسے لوگوں پر تین سزائیں مقرر فرمائیں (۱) دونوں کے مرتکب کو لعنت کا انعام دیا (۲) بہرہ کر دیا کہ وہ حق کو کسی طرح سماع قبول نہیں کر سکتے۔ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ (۳) حق دیکھنے سے اندھا کر دیتا ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب نے دونو جرم قطع رحمی کے متعلق مرزا جی کے ملہم نے ہی خلافت قرآن سبق دے دیا کہ قَطَعُوْا تَعَلُّقَهُمْ مِنْهُمْ وَبَعَدُوْ کہ مرزا جی کا ایمان مرزائیہ تب صحیح ہو سکتا ہے کہ جنہوں نے مرزا جی کو بستر عیش پر لطف بہار لوٹنے نہیں دیا ان سے قطع تعلق کیا جائے لیکن خداوند زمین وسماوات وخالق کل نے قرآن کریم یں فتوی جاری فرما دیا کہ جو شخص زمین میں فساد کرے یا قرابت مندوں سے انقطاع یا دوری کرے تو وہ ملعون ہے۔

مرزائی دوستو! اب فیصلہ قرآنی ملاحظہ فرما کر خود سوچو کہ مرزا غلام احمد صاحب پر ان رشتہ داروں کو قطع تعلقی جو بوجہ محمدی بیگم کے نہ دینے کی بنا پر ہوئی ان تینوں سزاؤں کے مستحق ہوئے یا نہ؟۔

کوشش کیوں کی گئی؟

''مرزائی'' تمہارا یہ کہنا کہ اگر وعدہ خدا کی طرف سے تھا تو پھر اس کو پورا کرنے کے لئے کوشش کیوں کی گئی تو یہ شرعاً ممانعت نہیں دیکھو آنحضرت کے ساتھ فتح کا وعدہ تھا مگر کیا حضور نے جنگ کے لیے تیاری نہیں کی کیا لشکر تیار نہیں کیا حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ان کو کامیاب کرے گا پھر بھی حضرت یوسف علیہ السلام نے جیلخانہ سے ایک مشرک شخص کی سفارش کرائی اور آنحضرت نے وعدہ تھا کہ تمام عرب میں مسلمان ہوگا پھر کیا حضور نے تبلیغ کا کام بند کر دیا پس رعایت اسباب ضروری ہوا ایسے ہی مرزا صاحب کا ان ان کو خط لکھنا ضروری کیونکہ اگر بصورت عدم توبہ

ان پر عذاب آتا تو وہ کہہ سکتے تھے کہ ہمیں اس پیشگوئی کا علم ہی نہ تھا اس لئے ہم بے قصور ہیں ۔اس لئے ضمیمہ براھین احمدیہ میں مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ پیشگوئی کے پورا کرنے کے لیے کوئی جائز کوشش کرنا حرام پ ۵۴ ۔

کوشش کیوں ضائع گئی

''محمد عمر'' وکیل صاحب اپنے تو یاردنیا اور دین کو ایک سمجھ لیا جھاد فی الدین بالسیف جس میں مالی قربان بدنی قربانی خرچ اسواری بردی وغیرہ سب عبادات میں شمار ہوتی ہیں جھاد بالسیف اور جھاد بالزوجہ کو مساوی سمجھنا مرزائی قانون ہی ہے پھر کوشش اور مقصد میں فرق ہوتا ہے مرزا غلام احمد صاحب نے تمام عمر عیش دنیاوی کو دین پر مقدم رکھا پلاؤ زروہ مرغ کامل بھنا ہوا شراب جس کی خوراک ہو ریشمی لنگی یا غرارو یا چست پاجامہ ململ کا باریک کرتہ گرمیوں میں اور کئی کئی کرتے سردیوں میں زرین کلاہ اور دس گز پگڑی جس کا لباس ہو بھلا یہ تمام لوازمات شہوت نفسانی کے نہیں تو اور کیا ہے تمام لوازمات موصل الی المحبوب ضرور ہیں چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب کی تمام عمر کا اکثر حصہ مقدمات اور عدلتی شہادتوں میں گزرا اور باقی حصہ محمدی بیگم کے عشق میں گذرا جیسا کہ مرزا صاحب خود ارشاد فرماتے ہیں ۔

محمدی بیگم کے عشق کی ابتداء

تبلیغ رسالت $\frac{1}{118}$} پہلی پیشگوئی اس زمانہ کی ہے کہ جب کہ حضور وہ لڑکی نابالغ تھی اور جب کہ یہ پیشگوئی بھی اسی شخص کی نسبت ہے جس کو نسبت اب سے پانچ برس پہلے کی گئی تھی یعنی اس زمانہ میں جس کو اس کی یہ لڑکی آٹھ یا نو برس کی تھی ۔

خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء مرزا جی کے اس کلام سے ثابت ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کو محمدی بیگم کا عشق کم از کم ۱۸۸۳ء سے دامنگیر ہوا ۔

مرزا جی کا دوسرا فرمان

ضمیمہ انجام آتھم ۵۴} براہین احمدیہ میں بھی اس وقت سے سترہ برس پہلے اس پیشگوئی کی طرف اشارہ فرمایا گیا............ یا اَحمد اسکُن اَنتَ وَزوجُکَ الجَنّۃَ۔

مرزا جی کی اس تحریر سے ثابت ہے کہ مرزا جی کو براہین احمدیہ کی تصنیف کے زمانہ سے عشق محمدی بیگم تھا ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں مرزا غلام احمد صاحب نے اقرار کیا کہ اب سے پانچ برس پہلے لڑکی کی عمر آٹھ یا نو برس کی تھی کم از کم نو برس ہی مرزا جی کی زبانی شمار کیے جاویں تو بقول مرزا صاحب ابتدائے عشق ۱۸۸۳ء بنتی ہے تو ۱۸۸۳ء میں محمدی بیگم کی عمر نو برس کی اگر شمار کی جائے اور براہین احمدیہ کی اشاعت کا سال ۱۸۸۰ء ہے تو محمدی بیگم کی عمر ۶ سال بنتی ہے تو محمدی بیگم کی چھ سالہ عمر میں ہی مرزا غلام احمد صاحب محمدی بیگم کے عاشق بنے اور۔

مرزا جی کی عمر

ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ۱۹۱} میری عمر ستر برس کے قریب ہے۔ اور مرزا غلام احمد صاحب کا یہ فرمان ۱۹۰۸ء کا ہے تو ۱۹۰۸ء سے اگر ستر کو منہا کیا جائے تو ۱۸۳۸ء کی پیدائش مرزا غلام احمد صاحب بقول مرزا صاحب ثابت ہوئی ۱۸۸۳ء میں محمدی بیگم پر فریفتہ ہوئے ۳۸ء میں اگر ۴۵ کو جمع کیا جائے تو ۸۳ء بنتے ہیں تو بحساب تحریر مرزا صاحب مرزا غلام احمد صاحب کے عشق محمدی بیگم کی ابتدا ہوئی تو آپ کی عمر اس وقت ۴۵ برس کی تھی اور محمدی بیگم کی عمر اس وقت بقول تحریر مرزا صاحب چھ برس کی تھی تو ۴۵ برس کے بوڑھے کو چھ برس کی لڑکی کا عشق بھڑکا اور مرزا صاحب کا اپنی عمر کا یہ حساب لگانا بھی جھوٹ ہی ثابت ہوا جیسا کہ مذکورہ حوالہ ثابت ہے۔

مرزائیو! دیانت کو سامنے رکھو اور انصاف سے کہنا کہ جس شخص کی ۴۵ برس کا حصہ جس حصہ کو وہ برکت والا اور الہام سمجھتا ہو محمدی بیگم کے عشق میں گزرے اور طرح

طرح کے اخراجات کا متحمل بھی اسی عشق کی خاطر ہوتا رہے اور باقی تمام ورثاء کو محروم کر کے جائیدادان کے نام منتقل کرا دینے کا چکمہ بھی دیتا رہے کیا یہ کوشش ہے یا نبوۃ کا دار و مداری ہی عشق محمدی بیگم میں فنا ہونا اصل مقصد تھا کیونکہ عیسیٰ بننے کا دعویٰ بھی ۱۸۸۰ء سے ہی شروع کیا اور ابتدائے عشق محمدی بیگم بھی اس سال سے مرتے دم تک مرزا غلام احمد صاحب اسی آس میں لگے رہنے کہ۔

محمدی بیگم کا نکاح

کہ یاد رکھو اس پیشگوئی کی دوسری جز پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ (انجام آتھم ۵۴) تو مرزا غلام احمد صاحب بقول وفتویٰ خود بدتر ہو گئے یا نہ ؟ فیصلہ تم خود کر لو فقیر کچھ عرض نہیں کرتا فتویٰ نہیں دیتا دعویٰ تمہارے مرزا غلام احمد صاحب کا ہے اور اولہ بھی تمہارے مرزا غلام احمد صاحب کے اور فتویٰ بھی مرزا غلام احمد صاحب کا یعنی مدعی بھی مرزا غلام احمد صاحب اور حکمی فیصلہ بھی بدتر ہونے کا مرزا غلام احمد صاحب کا ہی ہے ایمان تم نہ لاؤ تو تم مرزائی بھی بروزی ہو اصلی نہیں۔

قانون مرزا غلام احمد صاحب

تبلیغ رسالت $\frac{1}{118}$} ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لیے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہو سکتا۔

میعادوں کے ارشاد مرزا صاحب

شہادۃ القرآن مطبع لاہور ۶۴} پھر ماسوا اس کے بعض اور عظیم الشان نشان اس عاجز کی طرف سے معرض امتحان میں ہیں جیسا کہ منشی عبداللہ آتھم صاحب امرتسری کی نسبت پیشگوئی جس کی میعادہ جون ۱۷۹۳ء سے پندرہ مہینہ تک اور پنڈت لیکھرام پشاوری کی موت کی نسبت پیشگوئی جس کی میعاد ۱۸۹۳ء سے چھ سال تک ہے اور پھر

مرزا احمد بیگ ہوشیاری کے داماد کی موت کی نسبت پیشگوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے
۔جس کی میعاد آج کی تاریخ سے جو ۲۱ ستمبر ۱۸۹۳ء ہے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئی ہے
یہ تمام امور جو انسانی طاقتوں سے بالکل بالاتر ہیں ایک صادق یا کاذب کی شناخت کیلئے
کافی ہیں کیونکہ احیاء اور اماتت دونوں خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور جب تک کوئی
شخص نہایت درجہ کا مقبول نہ ہو خدا تعالیٰ اس کی خاطر سے کسی اس کے دشمن کو اس کی دعا
سے ہلاک نہیں کرسکتا خصوصاً ایسے موقع پر کہ وہ شخص اپنے تئیں منجانب اللہ ہونا قرار
دیوے اور اپنی اس کرامت کو اپنے صادق ہونے کی دلیل ٹھہراوے سو پیشگوئیاں کوئی
معمولی بات نہیں کوئی ایسی بات نہیں جو انسان کے اختیار میں ہو بلکہ محض اللہ جل شانہ
کے اختیار میں ہے سو اگر کوئی طالب حق ہے تو ان پیشگوئیوں کے وقتوں کا انتظار کرے
یہ تینوں پیشگوئیاں ہندوستان اور پنجاب کے تینوں بڑی قوموں پر عادی یعنی ایک
مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہیں اور ایک ہندوؤں سے اور ایک عیسائیوں سے اور ان میں
سے وہ پیشگوئی جو مسلمان کی قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اس
کے اجزا یہ ہیں۔(۱) کہ مرزا احمد بیگم ہوشیار پوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو
(۲) اور پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کی میعاد کے اندر
فوت ہو (۳) اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو (۴) اور پھر یہ
کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو (۵) اور پھر یہ کہ اس
عاجز سے نکاح ہو جائے اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔

مرزا صاحب کی اس تحریر کے مطابق ۱۵ پندرہ مہینہ تک مرنے کی خبر جھوٹی نکلی
لیکھرام کی موت والی بھی خبر جھوٹی نکلی بلکہ وہ مقتول ہوا احمد بیگ کی کے داماد جس کے
متعلق مرزا غلام احمد صاحب نے ۲۱ ستمبر ۱۸۹۳ء تک پیغام اجل بھیجا تھا وہ بھی نہ مرا سو
یہ بھی جھوٹ ہی نکلا یہ تو جملہ معترضہ کے طور پر تھا تاکہ عبارت پوری لکھی جاوے میں
بیان کیا گیا آخری اس موقعہ پر زیر بحث مرزا جی کی اخراجات کے دو نمبر ہیں (۵)'' اور
یہ عاجز ی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہوا'' جھوٹ نکلا (۶) اور

پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے گا اور پہلے مرزا صاحب نے وضاحت فرمائی کہ جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہیں۔ ایک صادق یا کاذب کی شناخت کے لئے کافی ہیں کیونکہ احیا اور امانت دونو خدا تعالی کے اختیار میں ہیں۔'' اور اخیر فرمایا اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں'' سو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان واقعات میں انسانی دخل نہیں محض خدا تعالی کا اختیار ہے پھر اگر میرا کہا سچا ہو جائے سلطان محمد پٹی والا احمد بیگ کا داماد اڑھائی سال میں مرجائے اور میری زندگی میں ہی میرے نکاح میں محمدی بیگم آئے تو میں خدا کی طرف سے ہوں ورنہ نہیں تو جب خداوند تعالی نے اپنی طاقت اگر کہے کے مطابق ہو تو میں خدا کی طرف سے ہوں ورنہ نہیں۔ کیونکہ خداوند تعالی نے اپنی طاقت وقدرت کو احیا اور امانت کو مرزا جی کے کہے کے مطابق استعمال نہ کیا بلکہ نہ سلطان احمد مرزا جی کی زندگی میں مرا اور نہ محمدی بیگم بیوہ ہو کر مرزا جی کے نکاح میں آئی تو مرزا جی جھوٹے ثابت ہوئے اور ثابت ہوا کہ خدا کی طرف سے نہیں اور اللہ تعالی کسی نیکی کرنے والے کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا کیونکہ اِنَّ اللّٰـهَ لَا يُضِيعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ارشاد الٰہی سچا ہے اور دنیا دار نامراد ہی جاتا ہے جیسا کہ مرزا صاحب نے ۲۵ برس عشق محمدی بیگم میں ایسے گزارے کہ دن رات اسی دھن میں لگے رہے کبھی احمد بیگ والد محمدی بیگم کو دھمکی دی اور ہزار ہا اشتہارات اور ٹریکٹ چھپ رہے ہیں کبھی مسلمانوں کو محمدی بیگم اور اس کے خاوند سلطان محمد کی اجل کے اشتہارات چھپ رہے ہیں کبھی ان کو انعامات سنائے جا رہے ہیں کیا یہ پلندا نبوۃ کا مظہر ہے یا عیاشی کا۔

مرزا غلام احمد صاحب کا محمدی بیگم کے باپ کو منت سماجت کا خط لکھنا اور دھن من قربان کرنے کا وعدہ کرنا

آئینہ کمالات مطبع لاہوری ۵۷۴ } والحق الحق اقول انی اکتب هذا المکتوب بخلوص قلبی وجنانی فان قبلت قولی وَبیانی فقد صنعت لطفا اِلَیَّ وَکان لی احسانا عَلَیَّ وَمعروفا لدیٔ فاشکرک وادعو

ازيادة عمرک من ارحم الراحمين وافي اقيم معک عهدي انی اعطی بنتک ثلثا من ارضی ومن کل ما ملکتهٔ يدی ولا تسئلني خطة الا اعطيک اياها و انی من الصادقين ولن تجد مثلی فی رعاية الصلة ومؤده الاتارب وحقوق الوصلة وتجد فی ناصر نوائبک وحامد اثقالک فلا تضيح وقتل فی الاباء ولا تسغکر حبک ولا تکونن من المهترين خدا کی قسم میں سچ کہتا ہوں کہ میں یہ خط خلوص دل کے ساتھ اور ولی راز لکھ رہا ہوں پھر اگر تو نے (احمد بیگ نے) میری بات مان لی اور میرا بیان قبول کرلیا تو ضرور مجھ پر تیری بڑی مہربانی ہوگی اور خصوصاً مجھ پر احسان ہوگا اور میرے نزدیک نیکی ہوگی پھر میں آپ کا نہایت مشکور ہوں گا۔ اور ارحم الرحمین سے دعا کروں گا کہ تیری عمر زیادہ کرے اور میں تیرے ساتھ ایک عہد قائم کرتا ہوں کہ میں اپنی تمام زمین اور تمام جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کا تیسرا حصہ تیری بیٹی کو مفت دے دوں گا ارو جونسا خط تو میر پسند کرے گا وہی میں تم کو دے دوں گا اور میں صادقین سے ہوں اور میرے جیسا صلہ رحمی اور مودۃ قربی اور حقوق رسی میں تجھے ہرگز نہیں مل سکے گا اور تیرے تمام اہل وعیال کی امداد کروں گا اور تیرے تمام اخراجات کا متحمل ہوں گا پس تو انکار میں پانے اس قیمتی وقت کو ضائع نہ کر اور اپنی محبت کو برا نہ منا اور تو شک کرنے والوں سے نہ ہو۔

مرزا صاحب کی اس عبارت سے ثابت ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی تمام جائیداد کی تقسیم محمدی بیگم پر قربان کردی گئی اور باقی ورثاء سے پہلی بیوی اور اس کے بیٹے کو پہلے ہی محمدی بیگم کی بدولت جواب دے کر محروم کردیا اور باقیوں کو محمدی بیگم اور اس کے والد اس کے اہل وعیال پر محمدی بیگم کے بشر عیش کی بدولت پیش کردیا جیسا کہ ارشاد ہے۔

(۱) اپنی تمام جائیداد منقولہ وغیرہ منقولہ کا تیسرا حصہ تیری بیٹی محمدی بیگم کو دے دوں گا۔ (۲) اور جونسا خط تو احمد بیگ محمدی بیگم کا والد پسند کرے گا وہی میں اس کو دے دوں گا۔ اگر تمام پسند کرے تو تمام ہی دے دوں گا۔

(۳) اور تیرے تمام اہل وعیال کی امداد کروں گا اور تیرے تمام اخراجات کا متحمل ہوں گا مثلاً تمام کی خوراک ولباس و دیگر اخراجات خانگی مرزا صاحب کے ذمہ ہونگے۔ (۴) تو شک کرنے والوں سے نہ ہو یہ یقینی امر ہے جو کہا گیا اس میں کسی قسم کا شک نہیں۔

مرزائیو! جو شخص ایک نفسانی عشق و شہوت نفسانی کو پورا کرنے کی خاطر گھر وبر کو ہی قربان کر رہا ہے کیا یہ انصاف ہے اور یہ عشق بازی ہے یا بقول تمہارے محض کوشش ہے تو مرزا غلام احمد صاحب کی اس جان ومال کی فدائی کا کام! اگر محض کوشش ہی رکھو تو یہ مرزائی تعصب کے سوا اور کیا کچھ کہا جا سکتا ہے خدارا سوچو اور محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بے داغ نبوۃ کے قائل ہو جاؤ کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب کے اعمال کی وجہ سے تم جب دنیا سے روپوش ہو تو میدان حشر میں کب منہ دکھانے کے قابل ہو گے وَمَا عَلَيْنَا الا البلاغ المبين۔

خدائی فیصلہ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماویں:

طٰہٰ ۱۶/۸ ﴿وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ

اور آپ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی آنکھیں نہ اٹھایئے طرف اس چیز کی جو ہم نے نفع دیا ہے ساتھ اس کے ان کو قسم قسم کی دنیا کی آرائش سے تاکہ ہم آزماویں ہم ان کو اس میں ثابت ہوا کہ دنیاوی مال و دولت کی طرف توجہ دینا ہی انبیاء کرام کی شان کے خلاف ہے بلکہ بجائے اس کے فرمایا۔ فاذكروا الله كثيراً لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ تمہاری خلاصی تب ہوگی جب تو اللہ کا ذکر تم نے بہت کیا۔

وَالَّذِينَ امنوا بالله وَاعْتَصَمُوا ولذكر اللهِ اكبر به ليدخلهم فی رحمة و ...... فضل وليهديهم اليه صراط مستقيما تو لیکن وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ ایمان لائے اور اللہ کے ساتھ مضبوط ہو گئے تو ان کو اللہ تعالیٰ جلدی اپنی رحمت روز

فضل میں داخل کرے گا اور جلدی ہدایت دے گا ان کو اپنی طرف سیدھے راستے کی۔

مرزائیو! اللہ کے ساتھ ایمان لانا اس لیے ہے کہ معتصم باللہ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت وفضل میں جلدی ان کو داخل کرے گا اور ان کو صراط مستقیم کی طرف ہدایت بھی دے گا۔ لیکن مرزا غلام احمد صاحب بجائے اعتصام باللہ کے اعتصام بمحمدی بیگم ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے نہ ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا اور نہ فضل میں اور اللہ تعالیٰ نے نہ ہی مرزا غلام احمد صاحب کو صراط مستقیم کی ہدایت فرمائی اسی عورتوں کے پیچھے تمام عمر پھرتے رہے دوسرے مقام پر رب العزۃ نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِیْلًا ۔

بے شک منافقین اللہ تعالیٰ کو دھوکا دینا چاہتے ہیں اور وہ ان کو دھوکے کا بدلہ دے گا۔ اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں سستی سے کھڑے ہوتے ہیں دکھاوا کرتے ہیں وہی لوگوں کو اور اللہ تعالیٰ کا نہیں ذکر کرتے وہ مگر تھوڑا۔

اس آیہ کریمہ سے ثابت ہوا کہ خداوند کریم کا تھوڑا ذکر کرنے والا منافق ہے اور جس کا عمر بھر وہ تیرہ ہی حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِیْنَ وَالْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ رہا اور محمدی بیگم اور برطانیہ کی تعریف کے بیانات سے کتب کثیرہ بھر دیں خدا کے ذکر وعبادت کے متعلق ایک کتاب بھی نہیں لکھی نہ کبھی ذکر الٰہی میں مشغول ہوئے بلکہ ایسے لوگوں کو برا سمجھتے رہے مرزا صاحب کی تمام عمر کا اکثر حصہ تو بقول مرزا صاحب برطانوی عدالتوں کے مقدمات وشہادات کاذبہ میں گزرا اور باقی عمر کے پچیس برس محمدی بیگم کے عشق میں اور برطانیہ کی چاپلوسی میں گذارے ذکر سے تمام عمر اعراض رکھا تو ایسے شخص کے لیے رب العزت فرماتے ہیں۔

فَاَعْرِضْ عَمَّنْ تَوَلّٰى عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس شخص نے ہمارے ذکر سے اعراض کیا اور اپنی ہوا

نفس کی اتباع کی تو آپ بھی اس سے روگردانی فرمایئے کیونکہ اس کا کام زیادتی کرنا ہے۔

یہ آیت کریمہ بعینہ مرزا صاحب پر منطبق ہے کہ ذکر الٰہی سے اعراض کر کے اپنی نفسانی خواہش کی اتباع میں لگے رہے اور مرزا جی کا کام زیادتی کا تھا۔ کیونکہ مرزا جی کو ذکر الٰہی کا تو موقعہ ہی نہ ملتا تھا۔ دن رات ناول نویسی میں لگے رہتے۔ جس میں کوئی احکام الٰہی مذکور نہیں خداوند کریم کی شان یا انبیاء کرام کی شان مذکور نہیں اپنے ذاتی عشق قصے کہانیاں اور جھگڑے اور برطانیہ کی تعریف اور محمدی بیگم کی محبت سے ہی فارغ نہ ہوئے اور جو وقت فرصت کا ملتا وہ پیشاب میں گزر جاتا کیونکہ دن میں سو سو دفعہ پیشاب کی کثرت بھی۔ آپ کو بعض دفعہ ایک سیڑھی بھی نہ چڑھنے دیتی تھی۔ اسی لئے محمدی بیگم نے بھی پسند نہ کیا ہوگا کہ جس کو بول کی حاجت اتنی دفعہ ہو جس سے تشنج قلب بھی ہو جاتا ہو اور بدن پر خارش چین نہ لینے دے ہر وقت کھجلاتا ہی رہے یا ایک آدمی نوکر کھجلانے والا ساتھ ہو اور لوٹے والی نوکرانی ساتھ ہو۔ مرزا صاحب نے جتنا وقت محمدی بیگم کے جھگڑوں میں گزارا اتنا وقت ذکر الٰہی میں ہی گزارتے تو ہمیں بھی ثابت ہوتا کہ واقعی خدا کے بندے ہیں سابقہ انبیاء کرام کا عمل کثرۃ عبادۃ رہا ہے لیکن مرزا جی کا وظیفہ محمدی بیگم میں گزرے اتنا ہی ذکر الٰہی میں مشغول ہوتے اور کچھ نہیں تو ولی اللہ تو ضرور ہی ہو جاتے درخت پتھر نباتات ذکر الٰہی میں مشغول ہوں جن کی شہادت اللہ کریم فرماویں۔ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ لیکن مرزا جی کو عشق محمدی ہی نہیں چھوڑتا اور جب کہا جائے تو کہتے ہیں۔ کہ جی جائز کوشش کرنا کب منع ہے محمدی بیگم کی طرف جتنا نفس رغبت کرتا ہے اتنا ہی خداوند کریم کی عبادت کی طرف منتقل کیوں نہیں ہوتا تو ازن میں کونسی بات اچھی ہے۔ تم خود ہی فیصلہ کر لو پھر انمبردار بن جائے لوکا ندیاں کندھاں ٹپدا پھرے۔"

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی کثرت سے عبادت میں لگے رہے کہ تمام رات کھڑے کھڑے گزر جاتی حتیٰ کہ رب العزت نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی

مشقت نہ اٹھائے۔ یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا نِّصْفَہٗ اَوِ انْقُصْ مِنْہُ قَلِیْلًا اَوْزِدْ عَلَیْہِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا اے کملی پوش آپ رات کو کھڑے رہو۔ مگر تھوڑا قیام فرمایئے آدھی رات یا کم کیجئے اس سے تھوڑا یا اس پر کچھ زیادہ وقت بڑھا لیجئے اور آہستہ آہستہ قرآن پڑھیئے ترتیل سے۔ پھر آگے فرمایا۔ اِنَّ نَاشِئَۃَ الیل ھِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِیْلًا بے شک رات کو اٹھنا بڑی سخت کوفت ہے نفس کے لئے اور وہ پکی بات کرنے کا وقت ہے۔ اِنَّ لَکَ فِی النَّھَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا بیشک آپ کو دن میں شغل طویل ہے۔ وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا اور اسم ذات کا ذکر فرمایئے اور علیحدگی اختیار فرمایئے اللہ کی طرف جیسا کہ حق ہوتا ہے علیحدگی اختیار کرنے کا۔ کیوں جی مرزائی صاحب یہ ہے رب العزت کا حکم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس پر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل فرمایا۔ اب تم سوچو تمہارے مرزا جی نے وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا پر کب عمل کرتے رہے ایک وقت نہیں دو وقت نہیں اس وقت جب مرزا جی نے رب العزت کو اتنا بھی یاد نہیں فرمایا جتنی دفعہ محمدی بیگم کو یاد کرتے تھے۔ مرزائی دوستو متقدمین انبیاء کرم سے یا اولیا کرام سے کسی نبی اللہ یا ولی اللہ تم بیان کر سکتے ہو۔ کثرت سے عبادت ذکر اللہ میں مشغول نہ رہا ہو یا کوئی ایسا شخص ثابت کر سکتے ہو کہ جس کو محض دنیاوی عیش میں ہی نبوت یا ولایت گزری ہو اور اس نے ذکر اللہ میں کثرت نہ کی ہو جب تمام صالحین کی صالحیت کثرت ذکر اللہ پر قائم رہی اور ان کا اتقاء رزق حلال پر ہی رہا تو مرزا جی کو تم کیسے صالحین میں شامل کر سکتے ہو جس نے لوگوں کے حقوق غضب سے ہضم کر لئے ہوں اور جھوٹے پھیلے دے کر رزق جمع کیا ہو اور بلا ذکر اللہ عیش دنیاوی اڑاتا رہا ہو مرزا صاحب تو بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَۃَ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَۃَ کے اور بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا کے عامل و معنون رہے جب مرزا جی کا معاش زندگی صرف رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً ہی رہا تو وَمَالَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنْ خَلَاقٍ ہی ان کا حصہ مقرر ہے تم اس شخص سے کیا امید رکھ سکتے ہو جس نے اپنے دل میں یہی ٹھان لی ہو اِنْ ھِیَ

اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا بس دنیا کی زندگی کے سوا ہے ہی کچھ نہیں اور قُلْ تَمَتَّعْ بِکُفْرِکَ اِنَّکَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ سے جواب الٰہی ملا۔ تمہارے استدلال کے پہلے حصے کو فقیر نے ھَبَاءً مَنْثُوْرًا کر دیا اور بدلائل قرآنیہ وعقلیہ غلط ثابت کر دیا اور ثابت کر دیا۔ کہ تمہارا خواہشات نفسانیہ کے لئے ہی ہمیشہ زندگی بسر کرنا یہ عبادت نہیں بلکہ عیاشی کو جائز کوشش کہنا غلط ہے اور جہاد معشوقی کو جہاد خداوندی کہنا نابینا کو بینا کہنے کے مساوی ہے۔

اب تمہارے استدلال کے۔ دوسرے جزء کا جواب عرض کرتا ہوں جو تم نے کہا ہے کہ یوسف علیہ السلام نے جیل میں، بری ہونے والے کو اپنی بریئت کی کوشش کرنے کے لئے کہا تھا اُذْکُرْنِیْ صاحب خداوند کریم نے اس کا جواب بھی تو ساتھ ہی سنا دیا فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِیْنَ کئی سال تک ان کو جیل میں ہی گزارنے پڑے دوسرا جواب یہ ہے کہ تمہارے اس استدلال سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جیسا کہ یوسف علیہ السلام کو ایک منٹ کے لئے دنیاوی کوشش میں مشغول ہونے سے اتنی تکلیف اُٹھانی پڑی تو مرزا جی کے پچیس ۲۵ برس تو محمدی بیگم کے عشق میں گزرے اور باقی عمر برطانوی عدالتوں میں ضائع گئی تو ان کی تمام عمر ہی اکارت گئی ثواب کا کام مرزا جی کی عمر میں کوئی ہوا ہی نہیں اب تمہارے تیسرے استدلال کو فقیر حل کرتا ہے۔ تمہارا کہنا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے رب العزت کا فتح مکہ کا وعدہ تھا تو آپ نے کوشش کیوں فرمائی۔

جواب اول تو یہ ہے کہ بیت اللہ کو کفار کے قبضے سے پاک کرنا یہ عبادت ہے یا نہیں اگر نہیں تو بیت اللہ تمہارا کہنا غلط اور جب عبادت ہے تو عبادت میں کوشش کرنا عبادت ہے اور مرزا جی نے محمدی بیگم کو بیت اللہ سمجھ کر اتنی کوشش کی؟ وکیل صاحب فتح مکہ کی جنگ میں تو ایک مہینہ بھی نہ لگا ہوگا۔ اور مرزا جی نے تو محمدی بیگم کے حصول کے لئے پچیس ۲۵ برس پر قربانی کرتے رہے۔

دوسرا جواب خداوند کریم نے فتح مکہ کا وعدہ فرمایا تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حملہ کیا تو فوراً فتح ہوگئی جس کے متعلق رب العزت نے فرمایا۔ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلَہٗ

الرُّؤيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامِ ضرور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب سچا دکھایا کہ ساتھ سچ کے ضرور تم مسجد حرام میں داخل ہو گئے تو ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بارشاد الٰہی ہر کام فرماتے تھے کہ فتح مکہ آپ کی خواب کے مطابق ہوئی اور آپ کی خواب فتح والی رب العزت نے سچا کر دکھایا اور تمہارے مرزا صاحب کر تو پچیس ۲۵ برس ان کا ملہم جھوٹے وعدے کرتا رہا آخیر مرزا جی نامراد ہی دنیا سے گئے وہ محمدی بیگم کو بھی ختم نہ کر سکے اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ ایسا فتح فرمایا اور پاک کر دیا کہ قیامت تک اس میں بفضلہٖ اب عبادت ہوتی رہیگی۔ بت پرستی نہیں ہوسکتی تو تمہارا یہ استدلال بھی غلط ثابت ہوا کیونکہ بیت اللہ کو پاک کرنے کی کوشش کرنا اور بیوی کی موجودگی میں دوسری بیوی کے لیے اپنی زندگی ہی اکارت کر دینی یہ مساوی نہیں فتح مکہ کی کامیابی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی نشانی ہے جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب کو پچیس برس کی کوشش کے باوجود بھی ناکام رہنا مرزا غلام احمد صاحب کے کذب کی دلیل ہے۔ بیت اللہ کی فتح اور اس کو پاک کرنا خداوند کریم کے متعلق ہے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے متعلق نہیں۔ لہٰذا تمہارا یہ استدلال قیاس مع الفارق ہے اس کی تائید میں فقیر مرزا جی کے الہام سے بھی فیصلہ کر دیتا ہے۔ کہ مرزا جی کی یہ تحریک جدوجہد صرف عیش پرستی پر مبنی ہے یا عبادت خداوندی میں شامل ہے ملاحظہ ہو۔

البشریٰ ۲/۸۸ }بستر عیش{ محمدی بیگم کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب کا یہ پندرھواں جھوٹ ہے مرزا جی کو ملہم الہام کرتا کہ تمہارا بستر عیش...... پائندہ باد اور تمہیں عیش کا بستر دیا گیا یعنی محمدی بیگم سے بستر پر عیش اڑاؤ مرزا جی کے ملہم نے کچھ دیکھا تو الہام کیا ورنہ صرف ذات ہی کے لیے کیا تھا تو مرزا جی و الْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَاءِ کے قانون الٰہی سے حرام کے مرتکب ہوئے پھر مرزا جی نے کسی کو ظاہر نہیں فرمایا تو شور ڈالنا ہے کہ لوٹ گیا لوٹ گیا پہلے مرزا جی کو محمدی بیگم کے عشق میں مبتلا کر دیا جب

مرزا جی کا پردہ فاش کر دیا کہ بستر عیش یعنی مرزا غلام احمد بستر پر عیش اُڑا رہے ہیں اور الہام پہلے کیا۔ (ا) وَاللّٰہُ مُخْرِجٌ مَا کُنْتُمْ تَکْتُمُوْنَ کہ جو کچھ کہ تم چھپاتے ہو اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے والا ہے یعنی جلدی کر اور بس کر ورنہ اللہ تعالیٰ تیرا پردہ فاش کرنے والا ہے پھر تمہاری نبوت بدنام ہو جائیگی عین بروقت ہی مرزا جی کے ملہم نے اطلاع دیدی پھر دوسرا جملہ الہام کا فرمایا (ب) بَلاءٌ وَّاَنْوَار" تکلیف تو ضرور ہے لیکن لطف کے انوار بھی تم حاصل کر رہے ہو یعنی اگر لطف کو دیکھو تو تکلیف برداشت کر و اور انوار وصل لوٹو اور پھر تیسرا جملہ فرمایا (ج) "بستر عیش" کہ بستر پر عیش لوٹ گیا۔ عیش لوٹ گیا شور ڈالدیا پھر چوتھا جملہ علیحدہ فرمایا (د) خوش باش کہ عاقبت کو خواہد بود۔ یعنی تو خوش ہو کہ میں نے تیرا راز فاش کر دیا تو تیری کامیابی ہوگی کیونکہ اخیر اچھا ہے محمدی بیگم کو تیری واقفیت ہوگئی۔

مرزائیو یہ ہے تمہارے مرزا غلام احمد صاحب کا الہام جوان کے پول خود ہی ظاہر کر دیتا ہے اب اگر تم کہو کہ یہ آئندہ کی اطلاع ہے آئندہ تم بستر پر عیش کروں گے۔ تو مرزا جی کا الہام جھوٹا نکلتا ہے کیونکہ بڑا عیش محبت کا ہوتا ہے جس پر مرزا جی سے آئندہ کے لئے تو بستر کا عیش سلطان محمد لوٹ کر لے گیا اب دو ہی صورتیں ہیں یا تو مرزا جی کے اس الہام کو واقعہ حقیقی بنالو تو مرزا جی حرمت کے مرتک ہوتے ہیں اور اگر نتیجہ سمجھو تو یہ مرزا جی کا الہام جھوٹا ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کے عیش کا بستر تو لٹ گیا۔ اب تمہاری مرضی پر موقوف ہے جو چاہو دونو پہلوؤں سے جونسا پہلو تمہیں پسند ہوا اختیار کرلو۔

"مرزائی" مرزا صاحب کا یہ الہام یہ محمدی بیگم کے متعلق نہیں تم نے غلط بیانی سے کام لیا ہے اور یہ دنیاوی نہیں بلکہ آخرت کے متعلق ہے چنانچہ یہ الہام پورا یوں ہے بلا وانوار بستر عیش خوش باش کہ عاقبت کو خواہد بود فبشر لِلْمُؤْمِنِیْنَ وپس مومنین کے لیئے بشارت ہے فارسی کا الہام بتا رہا ہے کہ یہ الہام عاقبت کے متعلق ہے اور عیش بھی ہمارا موید ہے جیسا کہ حدیث میں ہے لَاعَیْشَ اِلَّا عَیْشَ الاخوۃ قرآن مجید میں

ہے مُتَّکِئِیْنَ عَلٰی فُرُشٍ بَطَائِنُھَامِنْ اِسْتَرقٍ مُنجد میں الفرا شی ما یُفْرش دِینا عَلَیْہِ گویا جنت کی عیش ہے پاکٹ بک ص ۴۵۶

"محمد عمر" پہلا جواب یہ ہے کہ الہام کے علیحدہ علیحدہ اجزا ہیں جیسا کہ وَاللّٰہُ مخْرِجٌ مَا کُنْتُمْ تَکْتُمُوْنَ کے ماقبل (ا) لکھا ہوا ہے پھر بلاء ... ار کے ماقبل (ب) لکھا ہے بستر عیش کے ماقبل (ج) لکھا ہے اور خوش باش کے ماقبل (د) لکھا ہے اور ... گے جو تم نے فبشری لِلْمُوْمِنِیْنَ کو اس کے ساتھ گانٹھا ہے۔ اس کو تمام علیحدہ لکھا ہے کتاب اصل دیکھ لیں ماقبل کا (۲۸۸) ہے اور فبشری للمومنین کا الہام (۱۸۹) لکھا ہے لیکن وکیل صاحب نے سب کو غلط ملط کر دیا ہے خیر! یہ بھی مرزا جی کے بچپن کا ثبوت ہے بچوں کا کام ہے ان کے سامنے جو چیزیں رکھ دی جائیں ملا دیتے ہیں یہ مرزائی ہے ورنہ الہام علیحدہ علیحدہ ہیں اور پہلے الہام کے اجزا علیحدہ علیحدہ ہیں۔

دوسرا جواب: یہ ہے کہ وکیل صاحب کیا مرزا جی کا ملہم ایسا بے علم ہے کہ پہلے جملہ عربی بولا پھر فارسی استعمال کیا ایک بات بھی پوری عربی کلام سے نہیں کر سکتا اس کے نزدیک غلط ہے تو اس الہام کو اگر ایک بتاؤ گے تو ملہم کی جہالت ثابت ہوتی ہے اعتراض تم پر ہی وارد ہوا اگر ان تمام کو ایک ہی بناؤ تو سب کی جہالت ثابت ہوتی ہے۔ اور وکیل صاحب تمہاری دیانتداری کے بھی خلاف ہوگا یا بستر عیش کو علیحدہ ہی بناؤ گے تو بھی ایک جزو دوسری جزو کی شرح ہوگی جیسا کہ فقیر نے پہلے عرض کیا ہے اور اگر فَبُشْرٰی لِلْمُوْمِنِیْنَ کو ساتھ ملاؤ گے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تمہارے مرزا غلام احمد صاحب نے بستر پر عیش اڑایا۔ اے مرزائیو! تمہیں مبارک ہو تو وکیل صاحب تمام الہام کا مطلب واضح ہو گیا کہ مرزا جی کا خداوند تمہارے راز کو فاش کرنے والا ہے۔ اس میں تکلیف بھی ضرور ہے لیکن لطف کے انوار اٹھاؤ گے اور بستر عیش اڑاؤ گے اور بستر عیش لوٹ کر خوش ہو جاؤ اخیر اچھا ہوگا یعنی تمہارے لوگ تمہاری بات کی تاویل کرینگے اور مرزائیوں کو مبارک ہو کیونکہ ان کے مرزا جی نے بستر پر عیش اڑایا

کیوں جی؟ وکیل صاحب مرزا جی کا الہام بھی درست ہو گیا اور تمہارا سب کو غلط کرنا بھی کھچڑی کا لطف بن گیا اور مرزا جی کا جھوٹ بھی ظاہر ہوا کہ وہ بستر عیش نہ لوٹ سکے حالانکہ ان کے ملہم نے وعدہ کرلیا تھا تو محمدی بیگم کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب کا یہ پندرھواں جھوٹ ثابت ہو گیا۔

وعید کا ٹلنا

''مرزائی'' ہم پہلے بھی کہہ چکے ہیں کہ محمدی بیگم والی پیش گوئی میں توبہ شرط تھی (۱) چنانچہ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ خدا تعالیٰ استغفار کرنے والوں پر عذاب نازل نہیں کرتا (۲) حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا۔ اِنَّ اَجَلَكُمْ اَرْبَعُوْنَ لَيْلَةً'' کہ تمہاری زندگی ۴۰ راتیں ہیں۔ فَتَضَرَّعُوْا اِلَى اللّٰهِ فَرَحِمَهُمْ وَكَشَفَ عَنْهُمْ (۳) روح المعانی میں ہے کہ خداوند تعالیٰ خلف وعید کر سکتا ہے علامہ رازی کا بھی یہی عقیدہ تا کہ خلف وعید ممکن ہے تفسیر بیضاوی میں بھی خلف وعید کو جائز لکھا ہے۔ مسلم الثبوت میں بھی ان الایعاد فی کلامہٖ تعالیٰ مقید لِعَدَمِ العَفُوِ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عدم عفو کی شرط ہوتی ہے پاکٹ بک ص ۷۵۷ تا ص ۷۵۹

''محمد عمر'' مرزائی صاحب تم تو ولایتی آدمی ہو لندن میں سنا گیا ہے کہ ایک ہی بات کرتے ہیں کم وبیش یا ہیرا پھیری نہیں کرتے تم نے انگریزوں کی ولایت ایک بات کرنا نہیں سیکھا انسان بات سے انسان صالح کہلا سکتا ہے جو بات سچی نہ کرے اس کو کوئی انسان اچھا نہیں سمجھتا تمہیں انگریزوں نے خبر نہیں کیسے گلے لگایا ہوا ہے شاید انہوں نے اپنے حصے کا جھوٹ بھی تمہیں ہی سپرد کر دیا ہے کہ ہمارے تمام یورپ کے حصے کا جھوٹ تم مرزائی اپنے لئے ہی بول دیا کرو یا یہ کہ جھوٹ تم مرزائیوں نے اچھا سمجھ رکھا ہے تمہاری خوراک ہی جھوٹ ہو چکی جب جھوٹ کی حقیقت دریافت کی جائے تو قرآن کریم یا حدیث پاک میں ردو بدل شروع کر کے اپنے موافق کرنا شروع کر دیتے ہیں

بنے یا نہ بنے کیسی سیدھی سادی بات ہے کہ مرزا جی محمدی بیگم کے متعلق ہر قربانی کے بعد بھی ہاتھ خالی ہی رہے آیئے آپ کو قرآن کریم اور حدیث شریف سے ثابت کردیں کہ اللہ تعالی واپسی کے وعدوں کو کیسے پورا کرتا ہے۔

قصص ۲۰/۱ } وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَلَا تَخَافِىْ وَلَا تَحْزَنِىْ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی طرف وحی کی کہ تو اس کو دودھ پلا تو جب تجھے اس پر خوف ہو (کہ فرعون اسے پکڑ لے گا) تو اس کو دریا میں ڈال دے اور نہ ڈر تو اور غمگین نہ ہو میں تیری طرف اس کو واپس لاؤں گا اور اس کو رسولوں سے بنانے والا ہوں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دریا میں ڈال دیا تو فرعونیوں نے اس کو دریا سے پکڑ لیا پھر اس کے لیے دایہ کی کوشش شروع کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کسی دایہ کا دودھ قبول ہی نہیں فرماتے آگے اللہ تعالی فرماتے ہیں۔ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ ہم نے موسیٰ علیہ السلام پر تمام دایوں کا دودھ پینا حرام کردیا۔ یعنی جو بھی دایہ دودھ منہ میں ڈالتی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام گود میں پڑے ہیں لیکن دایہ کے دودھ کو پیتے نہیں تو پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کھڑی تھی بول اٹھی هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ کیا میں تمہیں ایک گھر والے بتاؤں وہ اس کے کفیل بن سکیں گے تمہارے لئے تو رب العزت فرماتے ہیں تو ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ سے جو لوٹانے کا وعدہ کیا تھا اس کو پورا کیا فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ" وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ تو ہم نے واپس لادیا موسیٰ علیہ السلام کو تاکہ اس کی ماں کی آنکھ ٹھنڈی رہے اور غمگین بھی نہ رہے اور تاکہ اسے معلوم ہو جائے ضرور اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن بہت لوگ نہیں جانتے ہیں۔

رب العزت نے موسیٰ علیہ السلام کی والدہ سے ان کے لڑکے موسیٰ علیہ السلام کے واپس دلانے کا وعدہ فرمایا تو اپنی قدرت کا کرشمہ دکھایا (۱) بچے کو ڈبے میں بند کر کے

دریا میں ڈال (۲) ظالم بادشاہ جس کو دعویٰ ربوبیت ہے اور اس کا عقل ہے یُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآئَکُمْ وَیَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَکُمْ اسی کے قبضے میں دیا جو ایسا ظالم ہے جو لڑکوں کو قتل کر دیتا ہے لیکن موسیٰ علیہ السلام کی پرورش پر تل چکا ہے اور دایہ کو بلوا کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خوراک کا انتظام کر رہا ہے وہ رب جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دریا میں ڈلوایا پھر اپنی قدرت سے نکلوایا بھی تو جانی دشمن سے پھر اس جانی دشمن سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو تنخواہ دلوا کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی والدہ کو واپس دلا کر اپنے وعدہ وَلَا تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ اِنَّا رَادُّوْہُ اِلَیْکِ کو سچا فرمایا تا کہ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ" ثابت ہو جائے۔

مرزائی صاحب سوچو خداوند تعالیٰ صادق الوعد کی تکذیب نہ کرو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ صاحبہ جو نبیہ بھی نہیں ان سے بچے واپس دلانے کا ایک ہی دفعہ وعدہ فرمایا ہے۔ دریا سے جانی دشمنی کے ہاتھوں نکلوا کر اپنے وعدوں کو پورا فرمایا اور وَیَزِیْدُھُمْ مِنْ فَضْلِہٖ کے قانون سے مائی یوحانذ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو فرعون سے تنخواہ دلاتا رہا حالانکہ مائی آسیہ مومنہ موجود تھیں ان کے ذریعے حضرت موسیٰ کی پرورش ہو سکتی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ اِنَّا رَادُّوْہُ اِلَیْکِ کو سچا کیا ہے وعدہ اصدق الصادقین احسن الخالقین کا جو جس سے عدہ فرمالے پورا کرتا ہے تو کیا مرزا غلام احمد صاحب مدعی نبوت ہوں اور محمدی بیگم قریبی رشتہ دار ہو اور مرزا جی بار بار پکاریں صرف زبانی دعوی ہی نہیں بلکہ اشتہاری الہامی دعوی کریں کہ مجھے میرے رب نے وعدہ کیا ہے کہ یردھا اِلَیْکَ تیری طرف محمدی بیگم کو واپس دلائیگا لیکن واپس نہ دلایا بلکہ اخیر تنگ آکر مرزا جی کو منہ مانگی موت دے دی اور مرزا جی کو محمدی بیگم سے ترسا کر مارا معلوم ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب کا دعوی نبوت ہی جھوٹا نہیں تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کا مرزا صاحب کو ذلیل کرنا مقصود تھا کیونکہ اس کا فرمان ہے وَاِنْ یَّخْذُلْکُمْ فَمَنْ ذَالَّذِیْ یَنْصُرُکُمْ مِّنْ بَعْدِہٖ جب مرزا جی کو رب العزت نے ذلیل کر دیا اور محمدی

بیگم کو نہ دلوایا تو مرزا جی کے تمام دعووں کو رد کر دیا کم از کم مرزا جی کے پاس کچھ بھی ایمان کی رتی ہوتی تو رب العزت وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ مرزا غلام احمد صاحب کی ضرور امداد فرماتے آج اگر مرزائی یوں یاں کر کے مرزا جی کو سچا کرنا چاہیں تو سچے کیسے ہیں خداوند کے بندے کا محض ارادہ کسی کام کا ہو جائے تو رب العزت اپنے بندے کے اسی ارادے کے مطابق ہی کر دیتے ہیں جیسا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ کو ہجرت کر کے جانے لگے تو حد مکہ کو عبور کرنے کے وقت دل میں خیال آیا کہ مقام پیدائش کو چھوڑ رہا ہوں تو رب العزت نے ارشاد فرمایا اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْآنَ لَرَادُّکَ اِلٰی مَعَادٍ جس ذات نے آپ پر قرآن فرض کیا ہے وہ آپ کو آپ کی جائے پیدائش کی طرف واپس لائیگا۔ چنانچہ رب العزت نے اسی وعدہ کو پورا کرتے وقت فرمایا اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ سے رب العزت نے اِنَّا رَادُّوْهُ اِلَیْکَ سے وعدہ فرمایا تو فَرَدَدْنٰهُ سے وعدہ سچا فرمایا اس مقام پر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے لَرَادُّکَ اِلٰی مَعَادٍ وعدہ فرمایا تو اِنَّا فَتَحْنَاکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا سے وعدہ پورا کر دیا ایسے ہی مرزا جی نے بھی دعوی کیا تھا کہ میرے ملہم نے یَرُدُّهَا اِلَیْکَ کا وعدہ کر لیا ہے پھر سچا کیوں نہ نکلا معلوم ہوا کہ مرزا جی سے خداوند تعالیٰ نے وعدہ ہی نہ کیا تھا ورنہ قرآن کریم سے نکال کر ایک حوالہ دیکھا دو کہ اللہ تعالیٰ نے کسی شے کے لوٹانے کا وعدہ کیا ہو اور پھر وہ شے اس کو نہ دلائی جیسا کہ فقیر نے دو مثالیں واپس دلانے کی قرآن کریم سے پیش کی ہیں۔ اب حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتا ہوں۔

لوٹانے کی حقیقت حدیث شریف سے

بخاری شریف ص 1/417 {وَقَالَ بَیْنَا هُوَ ذَاتَ یَوْمٍ وَسَارَةُ" اِذَاتٰی عَلٰی جَبَّارٍ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِیْلَ لَهُ اِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَّعَهُ امْرَءَةٌ" مِّنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ فَسَاَلَهُ عَنْهَا فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَ اُخْتِیْ فَاَتٰی سَارَةَ فَقَالَ یَا سَارَةُ

لَيْسَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مُؤمِنٌ" غَيْرِى وَغَيْرُكِ وَاِنَّ هٰذَا سَأَلَنِي فَاَخْبَرْتُهٗ اِنَّكِ اُخْتِيَ فَلَا تُكَذِّبِيْنِي فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَلَمَّا دَخَلَتْ عليه وَذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهٖ فَاُخِذَ فَقَالَ اِدْعِيَ اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَاُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا ثَانِيَةً فَاُخِذَ مِثْلَهَا اَوْ اَشَدَّ فَقَالَ اِدْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكِ فَدَعَتْ اللهَ فَاُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهٖ فَقَالَ اِنَّكَ لَمْ تَاْتِنِي بِاِنْسَانٍ اِنَّمَا اَتَيْتَنِي بِشَيْطَانٍ فَاَخْدَمَهَا هَاجَرَ فَاَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَاَوْمَأَ بِيَدِهٖ مَهْيَا قَالَتْ رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ

اور ایک دن کا واقعہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام (اور ان کی زوجہ) حضرت سارہؓ ایک جابر کے ایک علاقے میں آ گئے تو اس ظالم بادشاہ کو کہا گیا کہ یہاں ایک آدمی آیا ہے جس کے ساتھ سب سے زیادہ حسینہ ایک عورت ہے تو اس ظالم بادشاہ نے ابراہیم علیہ السلام کی طرف ایک قاصد بھیجا تو قاصد نے حضرت سارہ کے متعلق ابراہیم علیہ السلام سے سوال کیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہ میری (اسلامی) بہن بھی ہے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت سارہؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اے سارہ اس زمین میں اب میرے سوا اور تیرا سوا کوئی مومن نہیں اور اس قاصد نے تیرے متعلق مجھ سے سوال کیا تو میں نے اس کو بتایا ہے کہ یہ میری اسلامی بہن بھی ہے تو تو بھی میری تکذیب نہ کرنا حضرت سارہؓ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھیج دیا پھر جب وہ ظالم بادشاہ حضرت سارہؓ کی طرف اس نے ہاتھ کیا تو ظالم کا ہاتھ شل ہو گیا تو ظالم نے حضرت سارہؓ کو دربار الٰہی میں دعا کی التجا کی اور وعدہ کیا کہ آپ کو کسی قسم کی دست وسازی نہ کریگا تو حضرت سارہؓ نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی تو رب العزت کی طرف سے بری کیا گیا پھر دست درازی کے لئے ہاتھ بڑھایا تو پھر ایسے ہی پکڑا گیا یا اس سے بھی زیادہ پکڑا گیا پھر ظالم نے عرض کی کہ میرے لیے دعا فرمایئے اور آپ کے کسی قسم کی حرکت نہ کریگا تو پھر حضرت سارہؓ نے دعا فرمائی تو رب العزت کی طرف

سے بری کیا گیا تو ظالم بادشاہت اپنے بعض دربانوں سے بلایا تو کہا کہ تم کسی انسان کو نہیں لائے تم (معاذ اللہ) شیطان کو لائے ہو تو ظالم بادشاہ نے ھاجرہ لڑکی حضرت سارہؓ کی خدمت کے لئے عطا کر دی تو حضرت سارہؓ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے تو آپ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اپنے ہاتھ کے اشارے سے حال دریافت فرمایا تو حضرت سارہؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے کافر کے مکر کو توڑ دیا۔

وکیل صاحب! سنا یہ ہے لوٹانا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ مطہرہ کی طرف ظلم نے ہاتھ لمبا کیا تو ہاتھ ہی شل ہو گیا اور آپ کی زوجہ مطہرہ کو حضرت ابراہیم کی طرف صاف ہی واپس کیا گا مرزا غلام احمد صاحب نبی ہوتے تو مرزا صاحب کی آسمانی منکوحہ کو لے جانے والا سلطان احمد جو مرزا غلام احمد صاحب کی آسمانی منکوحہ سے ہمبستری کرتا رہا اور اس کے ہاں سلطان احمد کے اولاد ہوتی رہی چاہیئے تھا کہ بوقت اول ہی شل ہو جاتا اور محمدی بیگم مرزا غلام احمد صاحب کو بالکل میرا واپس لوٹائی جاتی تو جب مرزا سلطان احمد صاحب کا رب العزت نے ایک بال بھی بیکا نہ کیا تو ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب نبی اللہ بھی نہیں اور محمدی بیگم منکوحہ خداوندی بھی نہیں محض افترا تھا جو جھوٹ ثابت ہو گیا۔

''مرزائی'' مرزا صاحب نے یَرُدُّھَا اِلَیْکَ کے معنی کیے ہیں۔ دیکھو حاشیہ اربعین ص ۳۴ میں یہ پیش گوئی اس نکاح کی نسبت ہے جس پر نادان مخالف اور تعصب سے اعتراض کرتے ہیں کہ زَوَّجْنَاکَ کے کیا معنی ہوئے حالانکہ فقرہ یَرُدُّھَا اِلَیْکَ سے صاف ظاہر ہے کہ ایک مرتبہ اس عورت کا جانا اور پھر واپس آنا شرط ہے اور بعد اس کے مرتب زَوَّجْنَاکَ ہے کیونکہ اول وہ عورت قرابت لی وجہ سے قریب تھی پھر دور چلی گئی اور پھر واپس آئیگی اور یہی معنی رو کے ہیں۔ تو تمہارا کہنا کہ محمدی بیگم واپس مرزا صاحب کے پاس کیوں نہیں آئی اس رو سے مراد ام المومنین ہی ہے۔

''محمد عمر'' مرزائی صاحب تم نے ایک اور مرزا صاحب کا کذب ظاہر کر دیا رد کے معنی مرزا صاحب نے تب کئے جب پہلے معنوں سے جھوٹے ہوئے فقیر پہلے معنی عرض کرتا ہے۔

تبلیغ رسالت ۳/۱۱۴} اشتہار ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء } یَسْتَهْزِءُوْنَ فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَیَرُدُّهَا اِلَیْکَ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰهِ اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ یعنی ان لوگوں نے ہمارے لوگوں کی تکذیب کی اوران سے ٹھٹھا کیا سو خدا ان کے شر دور کرنے کیلئے تیرے لئے کافی ہوگا اورانہیں یہ نشان دکھلائیگا کہ احمد بیگ کی بڑی لڑکی ایک جگہ بیاہی جائیگی اور خدا اس کو پھر تیری طرف واپس لائے گا یعنی اخیر وہ تیرے نکاح میں آئیگی اور خدا سب روکیں درمیان سے اٹھا دیگا خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔ بے شک تیرا رب جوارادہ کرتا ہے کردیتا ہے۔

کیوں جی مرزائی صاحب یَرُدُّهَا کے معنی اب تو تم نے مرزا جی کی زبانی سن لئے اب فیصلہ تم پر ہے چاہے تو مرزا جی کے اس ترجمہ کو جھوٹ سمجھ لو یا اس کو پڑھ کر مرزا جی کو جھوٹا کہہ دو کہ مرزا جی نے جھوٹ بولا تھا ارے مرزا جی کی کس کس جھوٹی بات پر وہ پردہ پوشی کرو گے یہاں تو سوائے جھوٹ اور افترا اور تحریف سے اور کچھ ہے ہی نہیں ترکیب مرزائیہ کے تو اجزا ہی تین ہیں جھوٹ اور گالی اور تحریف اس سے زیادہ واضح عبارت اور عرض کردیتا ہوں

حاشیہ کمالات مطبع لاہوری ۵۳۱} نوٹ .... ایک شخص احمد بیگ نام ہے اگر وہ اپنی بڑی لڑکی اس عاجز کو نہیں دے گا تو تین برس کے عرصہ تک بلکہ اس سے قریب فوت ہو جائیگا اور وہ جو نکاح کریگا وہ روز نکاح سے اڑھائی برس کے عرصہ میں فوت ہوگا اور آخیر وہ عورت اس عاجز کی بیویوں میں داخل ہوگی اس جگہ اجڑے ہوئے گھر سے وہ اجڑا ہوا گھر مراد ہے۔

وکیل صاحب اپنے جھوٹ پر ذرا سی نگہ فرمایئے کہ محمدی بیگم مراد ہے یا ام المرزائیہ مرزا صاحب کیا صاف فرمارہے ہیں اور وکیل صاحب کو کیسے جھوٹا کر رہے ہیں کہ آخر وہ عورت محمدی بیگم جس کا خاوند اڑھائی برس کے عرصہ میں فوت ہوگا جو احمد بیگ کی بڑی لڑکی ہے اب تم خود سمجھ لو اس عاجز کی بیویوں میں داخل ہوگی۔ وکیل صاحب فقیر آپ

کو شرمندہ کرنے کے لیے عرض نہیں کر رہا شرمناک نہ ہو جانا مرزا صاحب کے جملے کو ملاحظہ فرمایئے کہ محمدی بیگم ہی مراد ہے یا جو تم مراد لے رہے ہو ام المرزائیہ وہ ہیں حقیقت کو ملاحظہ فرمایئے اور اپنے فرمان سے توازن فرمایئے کہ کہاں تک آپ کی بات سچی ہے اور سنیئے۔

آئینہ کمالات ۲۶۳ } مرزاجی نے اس پیشگوئی میں چھ دعوے کیے جس سے صرف دو عرض کرتا ہوں پنجم اس وقت تک کہ میں اس سے نکاح کروں اس لڑکی کا زندہ رہنا ششم پھر آخر یہ کہ بیوہ ہونیکی تمام رسموں کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اس کے اقارب کے میرے نکاح میں آ جانا۔

میرے خیال میں تو تفہیم کے لئے اتنے حوالے ہی کافی زیادہ حوالہ جات سے طوالت مضمون کا خوف ہے اور اگر ان حوالہ جات مرزا صاحب کو پڑھ کر بھی کوئی ہیرا پھیری کرے تو یہ مرزائیات سے ہے۔

شرط وعید و توبہ کا باب

پھر تمہارا کہنا کہ محمدی بیگم والی پیشگوئی شرطی تھی سو شرط بھی اسی کی نہ تھی بلکہ اس کو تو عذاب کی ہی دھمکی دی گئی تُوبِی تُوبِی کھا گیا یہ تو اس کی نانی کو کہا گیا جیسا کہ پہلے مرزا صاحب کی کتاب سے عرض کر چکا ہوں جس کا مطلب یہ ہے کہ توبہ کر اور اپنی لڑکی کی لڑکی مجھے دے دے اس نے تو اپنی نواسی محمدی بیگم مرزاجی کو نہ دی یہ بھی اس کی توبہ نہ ہوئی اور محمدی بیگم کی نانی مرزائن بھی نہ ہوئی جب توبہ کی دونو شرطوں سے ایک بھی نہ پائی گئی تو محمدی بیگم کا مرزا غلام احمد صاحب کے پاس آنا ضروری تھا اور پھر مرزاجی اور مرزائیوں کا یہ کہنا کہ محمدی بیگم والی پیشگوئی شرطی تھی بے تکی اور عقل سے بعید بات ہے کہ مرزاجی نے بات کو الٹایا تو سہی لیکن کسی بچے کے سامنے بھی اگر اس بات کو بیان کیا جائے تو وہ مرزاجی کے اس الٹنے پر ہنسی اڑائیگا کہ محمدی بیگم کی نانی کو مرزاجی نے کہا کہ توبہ کر تیری لڑی اور لڑکی کی لڑکی کے پیچھے عذاب ہے مطلب تو اس کا واضح ہے کہ

نہ آیا تو مرزا جی جھوٹے ہوئے اب لگے بات کو پلٹنے کہ نہیں جی میرا مطلب یہ تھا کہ توبہ کر توبہ کر تیرے پیچھے عذاب اس نے توبہ کی تو عذاب ٹل گیا کیسی غلط بات پلٹی اگر صرف عذاب کا ٹلنا اس کی توبہ پر ہی موقوف تھا جو پورا ہو گیا تو اس پیشگوئی کا محمدی بیگم سے کیا تعلق رہا پھر تو یہ محمدی بیگم کے متعلق پیشگوئی ہی بے تعلق ہو جاتی ہے۔ حالانکہ یہ بھی جھوٹ ہے کیونکہ اصل بات محمدی بیگم کی ہے عذاب اور موت کا پیغام بھیجنا محض محمدی بیگم کے دے دنے پر موقوف تھا جب وہ ملی ہی نہیں تو شرط کیسے پوری ہوگئی اور اگر یہ مطلب لیا جاوے جو تم نے لیا ہے کہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ یہ بھی غلط ہے کیونکہ شریعت محمدیہ کے موافق محمدی بیگم اور اس کا خاوند وغیرھما تو پہلے بھی استغفار پڑھتے ہی تھے تو جب مرزا جی کو یہ علم تھا کہ یہ لوگ پہلے استغفار پڑھتے ہیں تو پیش گوئی ہی نہ کرتے اور نہ جھوٹے ہوتے۔

دوسرا جواب: وکیل صاحب اس آیۃ کے بعد والی آیت نے اس کا فیصلہ کر دیا وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور کیا ہے ان کو یہ کہ نہ عذاب کرے ان کو اللہ تعالیٰ حالانکہ وہ مسجد حرام سے روکتے ہیں تو معلوم ہوا کہ جو لوگ مسجد حرام سے مسلمانوں کو جانے سے روکتے ہیں وہ استغفار بھی کریں تو اللہ تعالیٰ ان کے استغفار کی وجہ سے ان سے عذاب نہیں ٹالتا تو ثابت ہوا کہ استغفار بھی شرط ہے اگر مسجد حرام سے مسلمانوں کو روکیں تو ان کا استغفار بھی منظور نہیں تو جب محمدی بیگم نے مرزا غلام احمد سے نکاح نہ کیا تو مرزا جی کی تکذیب کی تو یہ بھی ایک مرزائی مذہب کے لئے بڑی بھاری رکاوٹ تھی کہ جو مسلمان ان کی طرف پھنسنے کا ارادہ رکھتا ہو تو جب اس کو محمدی بیگم کا واقعہ سنایا جاتا تو اس معاملے میں مرزا جی کا کاذب سمجھ کر پیچھے ہٹ جاتا تو جیسے وہ لوگ مسجد حرام سے جانے کے لئے مسلمانوں کو حائل تھے ایسے ہی محمدی بیگم بھی مرزائیت کے لئے حائل تھی تو یہ مسجد حرام کے روکنے سے بھی زیادہ جرم ثابت ہوا ویسے ہی محمدی بیگم کا خاوند سلطان محمد جس نے محمدی بیگم کو مرزا غلام احمد کی طرف نہ جانے دیا اور

خود نکاح کر لیا تو اس میں مرزا جی محمدی بیگم کے متعلق پندرہ الہاموں میں جھوٹے نکلے تو مرزا جی کی تکذیب کا دوسرا سبب سلطان محمد ہوا یہ بھی وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سے زیادہ جرم ہے۔ کیونکہ مسجد حرام سے روکنے سے تو نبوت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی خرابی نہ لازم آتی تھی سلطان محمد نے تو محمدی بیگم آسمانی منکوحہ مرزا غلام احمد صاحب کو لے جا کر مرزا جی کی نبوت کا ستیاناس کر دیا کہ بجائے قدنی نبوت کے افشا کے مرزا جی کی تمام عمر محمدی بیگم کے عشق میں ہی گزری بہتری دھمکیاں دیتے رہے کچھ نہ بنا اخیر فَاَمَّا مَنْ طَغٰى وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا پر عمل کرتے ہوئے فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى کے مستوجب بن گئے اس کا اصل سبب بھی سلطان محمد پٹی والا تھا جو محمدی بیگم کو لے گیا تو اس آیۃ قرآنی سے ثابت ہوا کہ استغفار بھی ان کا تب مقبول ہوتا جب سلطان محمد محمدی بیگم کو مرزا غلام احمد صاحب کی زندگی میں طلاق دے دیتا تو مرزا جی گھر لے جاتے اور محمدی بیگم کا استغفار تب درست ہو سکتا تھا جب وہ سلطان محمد سے طلاق حاصل کر کے مرزا غلام احمد صاحب کے گھر چلی جاتی اور مرزا جی کی نبوۃ کی مصدقہ بنتی جب تمام عمر محمدی بیگم اور سلطان محمد مرزا جی کے غیر احمدیوں میں شامل رہے جس سے مرزا جی کے پندرہ الہاموں کی تکذیب لازم آتی رہی۔ تو مرزا جی یا مرزائیوں کا یہ کہنا کہ وہ استغفار پڑھتے رہے ہیں اس لئے وعید سے بچ گئے وہ کذب علی الکذب ثابت ہوا کیونکہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ابھی مرزا غلام احمد صاحب کی تکذیب کا ہی سبب بنا کیونکہ وہ بغیر استغفار کے ہی عذاب مرزائیہ سے بچ گئے جب مرزا جی کی تکذیب کے سبب بنے تو مرزائیوں کو اب وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ پڑھتے وقت خود شرمندہ ہونا چاہیے۔

تیسرا جواب: وکیل صاحب اگر محمدی بیگم اور سلطان محمد مرزا صاحب کے مکذبین میں شامل ہو کر صرف استغفار سے بغیر تصدیق مرزا صاحب وعید مرزائیہ سے بچ نکلے تو اب جتنے تمہارے نزدیک محمدی مسلمان ہیں وہ سب جنتی اور وعید مرزائیت سے بری ہیں

کیونکہ امت محمدیہ سے کوئی مسلمان برے سے برا بھی ہو وہ بھی ایک دفعہ ضرور استغفار پڑھتا ہے اور اس کو بھی خشتیہ الٰہی ضرور ہے تو تمہارے اس قاعدے سے امت مرزائیہ کی جڑ کٹ گئی کیونکہ امت محمدیہ جب استغفار سے ہی جنتی ہو گئے تو مرزا غلام محمد صاحب تان جھونگے وچ ہی گئے اور امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرزائیوں کو جنت میں گھسنے نہیں دینا جو دنیا میں استغفار پڑھ کر تم کو علیحدہ کر کے جنتی ہیں وہ آگے تمہیں جنت میں کب گھسنے دینگے ذرا سوچ کر تو آیت پڑھا کرو وکیل صاحب یہ مسلمانوں کا قرآن ہے اس میں تمہاری کوئی تاویل نہیں چل سکتی بائبل پڑھا کرو قرآن کریم تمہارے خلاف ہی ہے اس کو تو بھول کر بھی ہاتھ نہ لگایا کرو کیونکہ نہ ہاتھ لگاؤ اور نہ تمہارے خلاف ہو۔

چوتھا جواب: وکیل صاحب آیت کے پہلے بھی ایک جملہ ہے جس کو تم نے عمداً چھوڑ دیا ہے۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ ان میں موجود ہیں اللہ تعالیٰ ان کو عذاب کرنے والا نہیں وکیل صاحب محمدی بیگم اور سلطان محمد کو مرزا جی کا وعید کیا کچھ بگاڑ سکتا تھا جن کے دل اور زبان میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ محمد رسول اللہ موجود ہے جن کے دلوں اور زبان پر کلمہ جاری ہو ان کو جب عذاب الٰہی نہیں آتا چہ جائیکہ عذاب مرزائیہ میں معذب ہوں کلا و حاشا تو تم کیسے نہ اقرار کرتے کہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وہ استقغار کے سبب عذاب سے بچ گئے۔ کیونکہ وہ امت محمدیہ میں سے تھے ان کو عذاب مرزائیہ دور سے بھی نہ مس کر سکتا تھا اس پیشگوئی میں تو مرزا جی نے جھوٹا ہی نکلنا تھا کیونکہ دوسری جانب وَهُم يَسْتَغْفِرُوْنَ پر عمل ہو رہا تھا تو مرزا غلام احمد صاحب کو جب علم تھا کہ یہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افراد ہیں مجھے ان کے متعلق وعید کی پیشگوئی کرنی ہی نہ چاہئے تھی کیونکہ ان کے نزدیک عذاب الٰہی نہیں آ سکتا مرزا صاحب پیشگوئیوں پر پیشگوئیاں سناتے رہے لیکن کچھ نہ بنا سخت غلطی کی کہ استغفار پڑھنے والے امت محمدیہ کے نفروں کے مقابلے میں وعید کی منادی شروع کر دیں جو عیسائیوں کے مقابلے میں سچا نہیں ہو سکا وہ استغفار

پڑھنے والوں کے مقابلے میں کیسے سچا ہو سکتا تھا لیکن صاحب شاباش ایسے ہی امتی ہونے چاہیں جو اپنے نبی کی تکذیب اپنی حجہ سے ہی کر دیں واقعی تمہارے مرزا جی نے سخت غلطی کی کہ محمدی بیگم کے معاملہ میں پندرہ پیشگوئیاں کر کے جھوٹے نکلے استغفار پڑھنے والے والوں سے انہیں ٹکر ہی نہ لینی چاہیئے تھی میرے خیال میں آپ جیسا وکیل سمجھانے والا مرزا صاحب کو کوئی ملا ہی نہیں اگر پہلے آپ ہوتے تو ان کے لئے ضرور ایسی پیشگوئیوں کا دروازہ بند کر دیتے استغفار پڑھنے والوں سے ٹکر ہی نہ لینے دیتے سلطان محمد کو استغفار بڑا سستا پڑا کہ مرزا جی کی آسمانی منکوحہ چھین لی جب مرزا جی نے اجل بھیجی اور عذاب بھی تو سلطان محمد نے فوراً استغفار پڑھنا شروع کر دی مرزائی اجل بھی گئی اور عذات بھی تو سلطان محمد کو تو استغفار سستا پڑا۔

پانچواں جواب: وکیل صاحب لاحول پڑھنے سے تو شیطان بھاگتا ہے اور لاحول پڑھنے والا خدا تعالی کی پناہ میں ہو جاتا ہے تو تمہارے اس استدلال سے ثابت ہوا ہے جیسا کہ شیطان لاحول سے بھاگتا ہے استغفار پڑھنے سے مرزائی یا مرزائی عذاب بھاگتا ہے تو یا یہ دونوں کوئی ایک جماعت کے بندے تو نہیں وکیل صاحب تم نے تو یار اپنا علاج خود ہی بتا دیا پہلے شیطان کا علاج سنا ہوا تھا کہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھنے سے بھاگ نکلتا ہے اور انسان خدا کی پناہ میں آ جاتا ہے اب تم نے مرزا جی اور مرزائیت کا علاج بھی بتا دیا کہ جب مرزایت چمٹنے لگے تو استغفار پڑھ دیا پس مرزائیت کافور ہو جاتی ہے اور خدا کی پناہ میں انسان بنتا ہے وکیل صاحب فقیر آپ کا بڑا شکریہ ادا کرتا ہے کہ اپنا علاج تم نے خود ہی بتا دیا جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک جن نے اصحابی کو آیت الکرسی جنوں کا علاج بتا دیا تھا جزاک اللہ من ھذ الاخبار۔ تو جیسا کہ محمدی بیگم اور سلطان محمد صاحب استغفار پڑھ کر مرزا جی کی مرزایت سے بچ گئے اب ہم بھی مرزایت کو دیکھ کر استغفار پڑھ دیا کریں گے تا کہ خداوند تعالیٰ کی پناہ میں ہو جائیں اور مرزائیت سے محفوظ ہو جائیں اور یہ تمہارا مرزائیوں کا ہی علاج ہے اسلام

میں یہ قانون نہیں اسلام میں تو استغفار کے لیے ایمان بالنبوت شرط ہے اگر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی شخص ایمان نہ رکھتا ہو تو بغیر اسلام اس کا استغفار کارگر نہیں ہو سکتا تو اگر استغفار پڑھے تو امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم کا آدمی نہیں بھاگ سکتا کیونکہ وہ مرزائی ہے محمدی نہیں۔ کیونکہ امت محمدیہ میں استغفار کے لئے شرط ہے

یونس علیہ السلام کی امت کا عذاب ٹلنے سے مرزائی کا غلط استنباط

تمہارا کہنا کہ یونس علیہ السلام کی امت سے وعید ٹل گیا حالانکہ انہوں نے اپنی امت کو کہا تھا کہ تمہاری زندگی چالیس رات ہے اُمت عاجز ہوگئی تو عذاب ٹل گیا۔

مرزائی صاحب تمہارا یہ استنباط غلط ہے اس کے کئی جوابت ہیں۔

جواب اوّل: اللہ تعالیٰ رب العزت فرماتے ہیں۔

یونس 11/10} اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَا اِيْمَانُهَا اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ لَمَّا اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ۔

بے شک جن لوگوں پر آپ کے رب کی بات ثابت ہو چکی ایمان لائینگے اگر چہ ان کے پاس تمام نشانیاں آئیں حتی کہ وہ دردناک عذاب دیکھیں تو کوئی بستی ایسی نہیں گزری جو ایمان لائی ہو تو اس کے ایمان نے اس کو نفع دیا ہو سوائے قوم یونس کے جب ایمان لائے وہ ٹالدیا ہم نے ان سے ذلت کا عذاب دنیا کی زندگی میں اور موت تک ہم نے ان کو نفع دیا۔

فرمان خداوندی ہے جب کسی کو بے ایمانی کا حکم لگادے تو وہ تمام نشانات الہیہ حتی کہ عذاب الیم بھی دیکھ لیں تو وہ ایمان نہیں لاتے پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

کسی قوم کے ایمان نے بوقت نزول عذاب نفع نہیں دیا جب وہ عذاب دیکھ کر ایمان لاویں سوائے قوم یونس علیہ السلام کے یعنی قوم یونس عذاب دیکھ کر ایمان لائی تو اس کے ایمان نے اسے فائدہ دیا کہ ان سے عذاب ٹل گیا تو اس کے کئی اسباب ہیں مرزائی کا استدلال اس سے کسی صورت سے نہیں بن سکتا کیونکہ اللہ تعالی نے قوم یونس علیہ السلام سے عذاب ٹلنے کی ایک وجہ فرمائی لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا جب وہ ایمان لائے تو ہم نے ان سے دنیاوی زندگی میں عذاب ٹال دیا سلطان محمد اور محمدی بیگم مرزائی نہیں بنے اگر کوئی مرزائی ثابت کر دے کہ محمدی بیگم اور سلطان محمد مرزائی بن گئے تھے تو ایسے شخص کو

ایک ہزار روپیہ انعام

دیا جاجائے گا جب اظہر من الشمس بات ہے کہ وہ مرزائی نہیں بنے بلکہ مسلمان ہی رہے ہیں اور مسلمان ہی مرے تو ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد اور مرزائیوں کا قوم یونس علیہ السلام کے عذاب ٹلنے کی مثال پیش کر کے مرزا جی کے جھوٹ کو سچ دکھلا کر مسلمان کو دھوکا دینا یہ بھی کذب علی الکذب ہے کیونکہ قوم یونس علیہ السلام کا عذاب الٰہی کو دیکھ کر حضرت یونس علیہ السلام پر ایمان لائے اور کفر کو چھوڑ کر خداوند کریم کو تسلیم کر لینے کی شہادت رب العزت نے دی ہے اور محمدی بیگم اور سلطان محمد کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب کا عذاب کی پیش گوئی سنانا محض جھوٹ ثابت ہوا کیونکہ نہ وہ دونو محمدی بیگم اور سلطان محمد مرزائی ہوئے اور مرزا جی کا مرسلہ عذاب بھی نہ آیا جو بینگنی رنگ نکلتا تھا وہی نکلا مرزائیوں اور مرزا جی کے استدلال غلط ہونے کی پہلی وجہ تو یہ غلط ہوئی کیونکہ قوم یونس علیہ السلام کے ایمان لانے کی شہادت رب العزۃ نے دے دی اور سبب نجات مقرر کر دیا جو یہاں مفقود ہے۔

دوسرا جواب: یہ ہے کہ محمدی بیگم اور سلطان محمد صاحب نے تمام عمر عیش اڑائے دینی و دنیاوی حالتیں ان کی صحیح رہیں انہوں نے کوئی کسی قسم کا عذاب دیکھا ہی نہیں اور

حضرت یونس علیہ السلام کے فرمان کے مطابق قوم پر عذاب آیا جس کو وکیل صاحب عمداً چھوڑ گئے کیونکہ جھوٹے ہوتے تھے ملاحظہ ہو۔

تفسیر کبیر ۵/۴۲} وَکَانَ یُونُسُ قَالَ لَهُمْ اِنَّ اَجَلَکُمْ اَرْبَعُوْنَ لَیْلَةً'' فَقَالُوْا اِنْ رَئَیْنَا اَسْبَابَ الْهِلَاکِ اٰمَنَّا بِکَ فَلَمَّا مَضَتْ خَمْسٌ'' وَّثَلَاثُوْنَ لَیْلَةً ظَهَرَ فِی السَّمَاءِ غَیْمٌ'' اَسْوَدُ شَدِیْدٌ'' السَّوَادِ فَظَهَرَ مِنْهُ دُخَانٌ'' شَدِیْدٌ'' وَهَبَطَ ذَالِکَ الْدُخَانُ حَتّٰی وَقَعَ فِی الْمَدِیْنَةِ وَسَوَّدَ سُطُوْحَهُمْ فَخَرَجُوْا اِلَی الصَّحْرَاءِ وَفَرَّقُوْا بَیْنَ النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ وَبَیْنَ الْدَوَابِ وَاَوْلَادِهَا فَحَنَّ بَعْضُهَا اِلٰی بَعْضٍ فَعَلَتِ الْاَصْوَاتُ وَکَثُرَتِ التَّضَرعَاتُ وَاَظْهَرُو الْاِیْمَانَ وَالتَّوْبَةُ وَتَضَرَّعُوْا اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی فَرَحِمَهُمْ وَکَشَفَ عَنْهُمْ اور حضرت یونس علیہ السلام نے ان کو کہا تھا کہ چالیس راتوں تک تمہیں مہلت ہے (یعنی اگر تم ایمان لاتے تو عذاب الٰہی سے محفوظ رہتے چونکہ تم خدا اور اس کے رسول پر ایمان نہیں لائے تم کو چالیس راتوں کی مہلت دی جاتی ہے یعنی چالیس راتوں کے اندر اندر تم ہلاک ہو جاؤ گے) تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے اگر ہلاکت کے اسباب دیکھ لئے تو فوراً تیرے ساتھ ایمان لے آئینگے تو جب پنتیس ۳۵ راتیں گزر گئیں تو بلندی میں سخت سیاہ بادل نمودار ہوا (مجاز انہیں حقیقت) پھر اس سے سخت دھواں نکلا اور یہ دھواں نیچے اُتر احتی کہ شہر میں داخل ہو گیا اور تمام سطحوں کو اس نے سیاہ کر دیا تو وہ جنگل کی طرف نکلے اور عورتوں سے بچوں کو جدا کر دیا اور چوپائیوں سے ان کی اولادوں کو علیحدہ کر دیا تو بعض بعض کی طرف رویا اور آواز بلند کئے اور عاجزیاں زیادہ کیں اور کلمہ توحید ورسالت یونس علیہ السلام کا پڑھا اور کفر سے توبہ کی اور دربار الٰہی میں دل سے عجز وانکساری کی تو رب العزۃ نے ان پر رحم کر دیا اور ان سے عذاب ٹال دیا۔ کیوں جی مرزائی صاحب اپنے بدھ تیا کی قسم کھا کر کہنا کہ محمدی بیگم اور سلطان محمد پر یہ باتیں منطبق ہیں اور وَاَظْهَرُ وَالْاِیْمَانَ وَالتَّوْبَةَ کا مصداق ہوئے جو وکیل

صاحب بیچارے ''سہوا'' چھوڑ گئے ہیں کہ میری پاکٹ بک کوئی مرزائی پڑھ کر ایمان دار نہ بن جائے۔ لیکن وکیل صاحب تفسیر اصل کتاب سے تو عبارت نہ چاٹ سکتے تھے علامہ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے وکیل صاحب کا پول ظاہر کر دیا تو علامہ رازی کی اس عبارت سے ثابت ہوا کہ قوم یونس علیہ السلام پر عذاب آیا اور قوم یونس علیہ السلام نے پہلے ہی حضرت یونس علیہ السلام کو عرض کر دیا تھا اِنْ رَئَیْنَا اَسْبَابَ الْھَلَاکَ اٰمَنَّا بِکَ اگر ہم نے اسباب ہلاکت دیکھ لئے تو فوراً آپ کے ساتھ ایمان لائینگے ان کا تو یہ دعویٰ ہی نہ تھا کہ تو ہمیں معذبین بنا سکتا ہی نہیں بلکہ انہوں نے صداقت یونس علیہ السلام کے لئے یہ شرط ٹھہرائی تھی کہ ہم آپ کے ساتھ ایمان لاتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ قبل از ایمان ہمیں عذاب الٰہی دکھا دے جب اسباب ہلاکت ہی دیکھیں گے تو قبل از نزول ہلاکت ہی ہم تجھے سچا رسول تسلیم کرلیں گے چنانچہ ایسا ہوا کہ جب عذاب الٰہی سے محض دھواں ہی ان کے مکانوں میں داخل ہوا تو وہ بدل و جان وزبان تائب ہو گئے اور کلمہ پڑھنے لگ گئے اور خدا کے سامنے عاجزی شروع کر دی کہ ہم تیرے رسول حضرت یونس علیہ السلام کی رسالت کو قبول کرلیا کیوں جی! (۱) مرزائی صاحب حضرت یونس علیہ السلام کے فرمان کے موافق عذاب نازل ہوا یا نہ ہوا! (۲) قوم یونس علیہ السلام نے اپنے وعدے ایمان لانے کو سچا کیا یا نا؟ کیا یونس علیہ السلام کے ساتھ ایمان لے آئے خدوند کریم کو انہوں وحدہٗ لا شریک تسلیم کرلیا تو اِذَا وُجِدَ الشَّرطُ وُجِدَ الْمَشْرُوْطُ وَاِذَا فَاتَ الشَّرطُ فَاتَ الْمَشْرُوْطُ کے لحاظ سے عذاب ٹل گیا کیونکہ رب العزت کا فرمان ہے فَھَلْ یُھْلَکَ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ۔

احقاف $\frac{۲۶}{۴}$} تو یہ تمہارے استدلال اِنَّ اَجَلَکُمْ اَرْبَعُوْنَ لَیْلَۃً'' کا جواب ہے جس میں تم نے خیانت کر کے استدلال بنا لیا حالانکہ تمہارے خلاف ہے کیونکہ وہاں عذاب کا نزول کفر کی شرط پر تھا جب وہ قبل از نزول عذاب اسباب عذاب کو ہی دیکھ کر ایمان دار بن گئے اور حضرت یونس علیہ السلام کے امتی بن گئے تو ان کو عذاب کیسے نہ ٹلتا

(۱) تو محمدی بیگم اور سلطان محمد پر کون سے اسباب عذاب نازل ہوئے (۲) پھر انہوں نے مرزایت کو بھی قبول نہ کیا (۳) اور یہاں نزول عذاب محمدی بیگم کے نہ لوٹانے پر تھا ایمان شرط نہ تھی بلکہ مرزائی عذاب کے نزول کا سبب اصل سلطان محمد کا مرزا غلام احمد صاحب کی آسمانی منکوحہ محمدی بیگم کا مرزا جی کے چیختے چلاتے لے جانا تھا جب اذا وجد الشرط کا وجود فی الخارج ہوتا وجد المشر وط عذاب کا ٹلنا چاہیئے تھا جب فات الشرط ہے محمدی بیگم کو سلطان محمد نے مرزا جی کو واپس لوٹائی ہی نہیں اور محمدی بیگم مرزا جی کے گھر آئی ہی نہیں پھر وجد المشر وط یعنی محمدی بیگم اور سلطان محمد پر عذاب مرزائیہ کا نام ونشان ہی نہیں بلکہ مرزا جی اور مرزائی عذاب الٰہی میں گرفتار ہیں کہ مرزا جی کی منکوحہ گئی مرزا جی ترستے دنیاں سے ہلاک ہوئے تمام پیشگوئیاں جھوٹی ہوگئیں جس ذلت کو مرزا جی روز حشر بھی بھول نہیں سکتے خواہ کتنی ہیرا پھیری کریں لیکن باتوں میں کیسے بات بن جائے مرزا جی نے تمام عمر باتیں بنائی لیکن مسلمانوں کے خداوند نے مرزا جی کی دال گلنے ہی نہ دی تو مرزائیوں کو اس سے اور زیادہ ذلت کیا ہوسکتی ہے مرزائیو کو تو چاہیئے کہ مارے شرم کے محمدی بیگم اور سلطان محمد کا نام نہ لیکن شرم کسی شرم والے کو آتی ہے جو پرائی عورتوں سے عشق بازی کھیلیں ان کا شرم سے تعلق ہی کیا۔

تیسرا جواب: مرزائی صاحب اس آیۃ سے استدلال غلط ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس آیۃ سے آپ کا استدلال عکس نقیض کا حکم رکھتا ہے۔ یعنی وہاں قوم کے توبہ کرنے پر قوم ہلاک نہ ہوئی تو حضرت یونس علیہ السلام خداوند کریم سے ہی ناراض ہو جاتے ہیں جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔ وَذَاالنُّوْنِ اِذْذَّھَبَ مُغَاضِباً وَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَقْدِ رَعَلَیْہِ

انبیا ﴿ع ۱ / ۶﴾ اور یہاں یہ حال ہے کہ مرزا جی کی پیشگوئی کے نہ پورے ہونے پر جان واموال قربانی کئے جارہے ہیں مرزائیو! وہ سچے نبی تھے تو ان کو قوم کے نہ ہلاک ہونے پر رنج ہوا اور یہ جعلی ہیں اس لئے مالی جانی قربانی کر کے سچے بننے کی کوشش کی جارہی تھی حضرت یونس علیہ السلام نے اپنے سچے ہونے کی کوشش کیوں نہ کی۔

چوتھا جواب: وکیل صاحب یہ ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام کو تو ان کی ناراضگی کے سبب سے ان کو مچھلی کے پیٹ میں ڈالا گیا پھر حضرت یونس علیہ السلام نے اپنے غصے کی پشمانی کی اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھا تو اللہ تعالی نے پھر اس قوم کی طرف ہی بھیجا چنانچہ ارشاد الٰہی ہے فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ کہ اگر حضرت یونس علیہ السلام لَآ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کا اقرار نہ کرتے اور وظیفہ نہ پڑھتے تو قیامت تک میں ان کو مچھلی کے پیٹ میں رکھتا حضرت یونس علیہ السلام کا خداوند کریم سے ناراض ہو کر تشریف لے گئے تو قوم کے توبہ کرنے سے انہیں نجات دے دی اگر حضرت یونس علیہ السلام ہی نہ بھاگتے تو قوم کے بچنے کی کوئی صورت ہی نہ تھی۔

مرزائیو! اب فقیر تم سے کہتا ہے کہ مرزا جی نے اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کا اس موقع پر اقرار کرنا ہی نہیں بلکہ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى وَ اٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا کو ہی بہتر سمجھا تو بجائے محمدی بیگم اور سلطان محمد کے عذاب نازل کرنے کے رب العزت نے مرزا جی کو ہی فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰى کا حکم سنا دیا اور پھر یونس علیہ السلام کے متعلق تو رب العزت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہیں وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مچھلی والے یعنی حضرت یونس علیہ السلام کی طرح نہ ہو جانا یعنی اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا یعنی وہ مجھ سے ہی ناراض ہو گئے تھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان کی طرح مجھ سے ناراض نہ ہونا وکیل صاحب تمہارے مرزا جی نے حضرت یونس علیہ السلام کی طرح خداوند کریم سے ناراض ہو کر محمدی بیگم کو کب چھوڑا اور اس کے عشق سے کب دستبردار ہوئے کہ تم نے ان سے مثال دے دی مرزا صاحب تو اس محمدی بیگم کے معاملہ میں باقی عمر کا حصہ خدا کے سامنے محمدی بیگم کے عشق میں رو رو کر تضرع سے گزاری جب عاجزی مفید نہ ہوئی تو نزاکت کیسے کرتے۔ لیکن خدا نے ایک نہ سنی کیونکہ دعوی نبوۃ جھوٹا تھا اور یہ بھی مرزا جی کے لئے عذاب من اللہ تھا جیسا

کہ ارشاد الٰہی ہے۔ وَلَا یُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ اگر مرزا جی کو اللہ تعالیٰ کا اس کذب کے عذاب سے نجات دلانا مقصود ہوتا تو ضرور مرزا جی کو امداد خداوندی پہنچتی جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔ حَتّٰی اِذَا اسْتَیْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ کُذِبُوْا جَاءَهُمْ نَصْرُنَا حتی کہ جب رُسُل بے امید ہو جاتے ہیں (کہ وعید میرے دشمنوں سے ٹل رہا ہے) اور وہ گمان کر لیتے ہیں کہ ہم جھٹلائے گئے (اب قوم ہمیں جھوٹا کہہ دیگی) تو ہماری امداد ان کو فوراً پہنچتی ہے وَلَا یُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ پھر ہمارا عذاب مجرموں کی قوم سے واپس نہیں ہو سکتا تو اگر مرزا جی خداوند تعالیٰ کے سچے رسول ہوتے تو آخر جب مرزا جی بہت ذلیل ہو رہے تھے اور رب العزت کے دربار میں تضرع بھی ضرور کرتے ہونگے تو مرزا جی کی صداقت کے اظہار کے لئے خداوند تعالیٰ کی امداد کا پہنچنا ضروری تھا جو محمدی بیگم اور سلطان محمد کو مرزا جی کے فرمان کے مطابق تباہ و برباد کرتی اور خداوند تعالیٰ کو چونکہ مرزا غلام احمد صاحب کی تکذیب مقصود تھی اس لئے ان کی امداد نہ فرمائی اور انہیں جھوٹا کر کے مارا اور ان کی کوئی بات نہ سنی اور حضرت یونس علیہ السلام چونکہ سچے رسول اللہ تھے پھر ان کی سنی اور فرمایا فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ

انبیا ۱۷/۶ } کیا یونس علیہ السلام کے چالیس دن مچھلی کے پیٹ میں لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ پڑھنے سے فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ کا ارشاد ہوگیا وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ سے ایسی نجات دی اور پھر ایسا مقبول بنالیا کہ فرمایا وَاَنْبَتْنَا عَلَیْهِ شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ مچھلی کو حکم دیا کہ میرے رسول کو دریا کے باہر ڈال دے تو مچھلی کے باہر ڈال دیا اللہ تعالیٰ نے کدو کے بیج کو ان کے قریب ڈالا اور کن کا ارشاد فرمایا کدو کی بیل تیار ہوئی اور فوراً یونس علیہ السلام کے تمام وجود مبارک پر سایہ کر دیا اور پھر ان کو تیار کر کے اسی امت کا مقبول بنا دیا وہی قوم جو منکر تھے اس کے مقتدی ہو گئے لیکن مرزا غلام احمد صاحب تو بجائے چالیس دن کے پچیس ۲۵ برس روتے رہے اور سارا قرآن پڑھتے رہے لیکن خداوند

تعالیٰ مرزا جی کے ایک دن آنسوں نہ پونچھے قوم یونس علیہ السلام نے صرف ایک دن ایمان سے دعا مانگی تو عذاب الٰہی سے بچ گئے معلوم ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب کا دارو مدار دنیاوی عشق پر مبنی تھا اور حضرت یونس علیہ السلام کا محض خداوندی اطاعت پر تھا اس لئے مرزا صاحب ناکام رہے اور حضرت یونس علیہ السلام کامیاب ہو گئے۔

پانچواں جواب: یہ ہے کہ یہ خصوصیت قوم یونس علیہ السلام کو ہی ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے ورنہ قانون خداوندیہی ہے کہ بروقت عذاب تو یہ بھی کام گر نہیں ہو سکتی ملاحظہ قرآن کریم مومن ۲۴/۹} فَلَمَّا رَءَ وُا بَاسَنَا قَالُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَ كَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ فِیْ عِبَادِهٖ وَ خَسِرَ هُنَا لِكَ الْكٰفِرُوْنَ تو جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا انہوں نے کہا ہم اللہ وحدہٗ کے ساتھ ایمان لائے اور اس کے ساتھ جو ہم شرک کرتے رہے اس کا انکار کرتے ہیں اور جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو ان کا ایمان اُن کو نفع نہ دے سکتا تھا سنت اللہ کی اس کے بندوں میں اب گزر چکی اور اس جگہ کفار کو خسارہ ہے اس آیتہ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اب یونس علیہ السلام کی قوم کے واقعہ کو یاد دلانا غلط ہے اور افترا علی اللہ ہے کیونکہ یہ سنت اللہ گزر چکی اب تو منکرین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خسارہ ہے اور عذاب کا پیغام دے کر کوئی کہے کہ واپس ہو گیا یہ افترا علی اللہ ہے۔

اور مرزا جی کا عذاب تو ایسا ہے کہ بروقت ایک پر بھی حقیقتاً وارد نہ ہوا اور مرزا جی کہ اخیر تنگ آ کر عذاب مجاز آیا تاویلا ہی کہنا پڑتا مرزا جی کسی سے نہیں ٹلے خواہ مجازا ہی عذاب کیوں نہ آتا آپ نے ہر طرح عذاب الٰہی کا پیغام سنا دیا پھر اس پر گزارہ نہیں میعاد بھی مقرر کر چھوڑتے وہ قادر قیوم ہے جھوٹوں کی وہ گت بناتا ہی ہے اس نے بھی مرزا جی کے کسی پیغام اجل کو سچا نہیں ہونے دیا آخیر مرزا غلام احمد صاحب چونکہ ایک نرالا دعویٰ مجازیت رکھتے تھے اس لئے ناکام مجازی عذاب کہہ کر جان چھوڑاتے جیسی نبوت ویسا ہی عذاب۔

چھٹا جواب: تمہارا کہنا کہ وعید کے خلاف اللہ تعالیٰ رحم کر سکتا ہے یہ غلط ہے رب العزت کے کر سکنے کی بات ہے یہ اس کی طاقت کا اظہار ہے سوال یہ ہے کہ وہ کرتا ہے یا نہیں اس کا قانون وعید کو ٹالنے کا ہے یا نہیں اس کی خصوصیات کا سوال نہیں ہر جگہ کسی خصوصیات کا استعمال نہیں ہوتا بلکہ ہر جگہ قانون استعمال ہوتا ہے۔

کیونکہ مرزا صاحب نے جو محمدی بیگم کے پہلے نکاح میں آنا جھوٹ نکلا پھر رنڈی ہو کر واپس آنا یہ بھی جھوٹ نکلا جب مرزا صاحب کی دو باتیں جھوٹی ثابت ہوئی یعنی وعدہ وعدہ خدائی ہی نہ رہا بلکہ شیطان ثابت ہوا تو وعید کیسے خدائی ہو سکتی تھی وہ وعید بھی شیطانی ہوئی یا مرزا صاحب کی من گھڑت بات اور جھوٹ ہی تھا جس کو جعلی وعید سے دھمکایا گیا تو پھر مرزا جی کا محمدی بیگم کا وعدہ جب جھوٹا تھا۔ تو محمدی بیگم کی وعید بھی جھوٹی ثابت ہوئی تو وعید کے ٹلنے پر آیات قرآنی پیش کر کے ایک بات کا بتنگڑ بنانا یہ مرزائی گورکھ دھندا ہونے کے سوا اور کچھ نہیں مثال ہے۔ پیران کذابوں نے پرندند بلکہ مریداں مے پرانند کے رو سے خادم صاحب نے مرزا صاحب کے اس جھوٹ پر وعید کے قوانین کتب سے پڑھنے شروع کر دیئے لیکن خادم صاحب پر افسوس ہے کہ حقیقت مسئلہ اور استدلال اور محمدی بیگم و سلطان محمد اور مرزا غلام احمد کی حقیقت تو یہ ہے کہ محمدی بیگم اور سلطان محمد مرزا جی کے مجرم ہیں جس جرم کی تشریح پہلے گزر چکی تو نزول عذاب موت کی میعاد اڑھائی برس کی سلطان محمد کے واسطے اور مصائب مختلفہ کا نزول وغیرہ محمدی بیگم کی ذات کے واسطے مرزا جی نے مقرر کر دی جب ان کا کچھ نہ بنا نہ کچھ بگڑا تو مرزا جی نے وعید کے ٹلنے کا مسئلہ شروع کر دیا حق تو یہ تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب یا خادم صاحب یا کئی اور مرزائی کسی ہماری کتاب سے یا حدیث شریف یا آیت سے ایسی مثال پیش کرتے کہ قبل ازیں منذر کے کسی منذرین کو وعید کا حکم سنایا ہو اور منذرین اپنے جرموں پر بدستور قائم رہے ہوں پھر وعید کے خلاف واقع ہوا ہو جیسا کہ مرزا صاحب کے مقابلہ میں مرزا غلام احمد صاحب کے مقصد کے خلاف محمدی بیگم اور

سلطان محمد مرزا جی کے تمام عمر مجرم رہے یعنی جرم مرزائیہ کو ترک بھی نہیں کیا اور پھر مرزا جی کے وعید کا ایک شمہ یا علامت بھی ان کی نگاہ سے نہ گزرے تو یہ سراسر جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے اور وکیل صاحب کا حضرت یونس علیہ السلام کی مثال پیش کرنا یہ تو وکیل صاحب کے مرزا جی کے مطابق ہے ہی نہیں کیونکہ ادھر محمدی بیگم و سلطان محمد میں مرزایت کا مشابہ بھی نہیں اور قوم یونس علیہ السلام کے لئے اٰمَنَتْ شَهَادَةُ الٰہی موجود ہے کہ قوم یونس علیہ السلام کے صحیح ایمان نے نفع دیا ان کو کہ رب العزت نے عذاب ٹال دیا اور ادھر حالت یہ ہے کہ محمدی بیگم اور سلطان محمد کا مرزا جی کے مقصد کے خلاف اور مرزایت کے خلاف تو مرزا جی کو جھوٹا ہونا پڑا اور اولٹا یہ سنایا جاتا ہے کہ جی وعید ٹل سکتی ہے مرزائیوں میں کوئی ایسا دیانتدار نہیں اپنے پہلے ایمان و اسلام اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ثابت قدم رہے اَلَیْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ" رَّشِيْدٌ" جو یہ دریافت کرے کہ جناب مرزائی صاحب وعید تھا کس بات پر اور ہٹایا ٹلا کس بات پر وعید کا کوئی سبب بھی ہوتا ہے بغیر سبب وعید نہیں آتا اور نہ ٹلتا ہے تب بھی کسی سبب سے بلاوجہ ٹلتا ہی نہیں وعید ٹل گئی وعید ٹل گئی۔ ہر مرزائی یہی کہہ رہا ہے لیکن یہ نہیں بتا سکتے کہ محمدی بیگم اور سلطان محمد نے مرزا صاحب کے کونسے جرم کو ترک کر دیا جس سے وعید ٹل گئی اور کیا کیا تھا جو آتی اور کیا کیا جو ٹل گئی کوئی مرزائی اس کی تشریح نہیں کر سکتا اڑھائی سال کے بعد مرزا جی کی آسمانی منکوحہ سے بچہ نکل آیا یہ ترک جرم ہو گیا بلکہ یہ تو اجرائے جرم شروع رہا اور اجرا کے قائلوں نے یہاں اجرا کو بھی عقل سے نکال دیا جہاں نبوت ختم تھی مرزائی وہاں اجرا کہنے لگے اور یہاں جرم کا اجرا ہو رہا ہے اور مرزائی کہتا ہے نہیں جی توبہ کر گئے کیوں جناب مرزائی کا بستر گرم ہونے لگ گیا سلطان محمد کا بستر ٹھنڈا پڑ گیا؟ ہرگز نہیں! تو معلوم ہوا کہ مرزائی صاحب کا وعید کی باتیں بنا بنا کر اور وعید کے ٹلنے کے قوانین سنانا فضول ہے ورنہ قبل از وعید محمد بیگم اور سلطان محمد اور بعد ازاں انکی تفریق وہی جرم ان کا بدستور۔ ہاں تو مرزائی وعید کے ٹلنے کے مسئلے سنا کر مرزا صاحب کے کذب کو چھپا نہیں

سکتے وعدہ محمدی بیگم کذب اور اس کا مصائب میں گرفتار ہونا کذب علی الکذب اور سلطان محمد کا وعید سنانا کذب علی الکذب فی الکذب اور پھر یہ جھوٹ بولنا کہ وعید ٹل گیا ہے یہ کذب علی الکذب فی الکذب من الاکاذیب الباطلۃ اور خلف وعید کے حوالے پیش کرنا بے محل اور محض نمائش کے طور پر یا اپنے مرزائیوں کو خوش کرنے کے واسطے اور مسلمانو کو دھوکہ دینے کے واسطے جس کو مسلمان خوب سمجھتا ہے کہ جھوٹ سے وعید نہ آتا ہے اور نہ جھوٹ سے ٹلتا ہے وعدہ اور وعید الٰہی دونو ہی جھوٹ سے متعلق نہیں۔ اے امت مرزائیہ محمدی بیگم کیوعدے کو پہلے وعدہ خداوندی ثابت کر کے دکھاؤ پھر وعید بھی خداوندی بن سکتی ہے تو اس کے ٹلنے کے دلائل کی ضرورت محسوس ہو گی جب وعدہ خداوندی نہیں تو وعید بھی خداوندی نہیں تو وعید الٰہی کے متعلق خلف وعید کے دلائل کی طرف جانا ہی فضول محمدی بیگم کے نکاح کا وعدہ کو تم مرزائی وعدہ خداوندی سچا ثابت کرو تو فقیر انشاء اللہ العزیز تمہارے وعید کے دلائل کو ایک ایک کر کے جواب دینے کے لیے تیار ہے جھوٹ پر سچ کو چسپاں کرنا شیطانی خواب پر وعید خداوندی کو چسپاں کرناہ جس کو ذی شعور گوارہ نہیں کر سکتا۔

(۳) روح المعانی کی عبارت تم نے پیش کی وہ بھی تمہارے خلاف ہے کیونکہ اس میں صاف لکھا ہے جس کو تم نے بھی نقل کیا ہے اِنَّ اللّٰہ تعالی عزوجلَ یجُوزُ اَنْ یَّخلِفَ الوَعِیدُ وَاِنِ امتَغَ اَنْ یُخلِفَ الوَعْدَ الخ تو محمدی بیگم کے نکاح کا وعدہ جب خلاف ہوا اور صاحب روح المعانی لکھ رہے ہیں اَنِ امتَغَ اَنْ یُّخلِفَ الوَعْدَ رب العزت خلاف وعدہ نہیں کر سکتا تو محمدی بیگم کے نکاح میں وعدہ خلافی ہونا یہ دلیل اس امر کی ہے کہ وعید بھی خداوند کی طرف سے نہیں جب وعید خداوندی ہی نہیں تو وعید کے خلاف کے جواز کا مسئلہ تلاش کرنا ہی عبث ثابت ہوا اور دوسرا جواب یہ کہ یَجُوزَ اَنْ یَخلِفَ الوَعِیدَ کی دلیل تم نے علامہ رازی سے اور بیضاوی سے نقل کی ہے خود نقل فرماتے ہی کہ عِندِی جمِیعُ الوَعِیدَات مَشرُوطَۃ" بعدَم عفوِہٖ

تمام تمام وعیدات مشروط ہیں عدم عفو پر تو ثابت ہوا کہ جب وعید مشروط ہوئی عدم عفو پر عفو سے وعید کا ٹلنا ثابت ہوا حالانکہ علامہ رازی کا یہ قول بھی تمہارے خلاف ہے کیونکہ یہ خلف وعید کی دلیل ہے اور خلف وعید تب مستحق ہوسکتا ہے۔ جب عدم عفو کی نفی ہو یعنی عفو سے خلف وعید کا اثبات ہوسکتا ہے اور عفو مشروط ہے ترک جرم کو جب مجرم نے جرم ترک ہی نہیں کیا بلکہ جرم کا اجرا ہے تو عفو کا سوال ہی نہیں جب عفو نہیں تو بقانون اذا وجد الشرط وجد المشروط تو خلف وعید کا امکان ہی نہیں جب خلف وعید کا امکان ہی نہیں تو اس کے دلائل پیش کرنا عبث ہے تو اس کی مثال یوں سمجھئے کہ کوئی کسی کو کہہ دے کہ کھالو! تو مجیب اشارہ کرے کہ منہ ہی نہیں تو دوسرا کہے کہ بغیر منہ کے کھالو تو ایسے شخص کو لوگ بیوقوف ہی کہیں گے اور تمہارا قول مسلم الثبوت کو پیش کرنا بھی غلط ثابت ہوا کہ ان لا یعادفی کلامہ تعالیٰ مقید بعدم العفو کیونکہ جب کلام اللہ کا ہی پہلے ثابت نہیں بلکہ مرزا غلام احمد صاحب کی عشق بازی کے کلمات تھے جس بنا پر وہ جانی مالی قربانی کرتے رہے تو نہ کلام باری ثابت ہوئی اور نہ وعید کا سوال پیدا ہوا کیونکہ وعدہ محمدی بیگم والا پورا ہوجاتا تو وعید کا سوال ہوسکتا تھا اور اگر تم کہو کہ وعید وعدے پر مقدم تھی تو یہ بھی تمہارے خلاف ہے کیونکہ تم خود تسلیم کرچکے ہو روح المعانی کی عبارت اَنْ امْتَنَعَ اَلَمْ یُخْلِفَ الْوَعْدَ ذات باری تعالیٰ کے لیے خلاف وعدہ ممتنع ہے اور اس کی تائید تم نے پیش کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے قول سے تو ممتنع کا امکان محال لہٰذا خلاف وعدہ عذاب باری تعالیٰ سے محال تو جو وعید وعدہ کے خلاف کو مستلزم ہو اس وعید کا ٹلنا بھی محال کیونکہ خلاف وعدہ باری تعالیٰ ممتنع ہے جب خلاف وعدہ ممتنع تو خلاف وعدہ کا مستلزم بھی بطریق اصولی ممتنع ثابت ہوا تو ثابت ہوا کہ جو وعید وعدہ کو خلاف کرے اس وعید کا ٹلنا بھی ممتنع اور جو وعدہ کو مستلزم نہ ہو اس کا وقوع ممکن تو یہ وعید یعنی سلطان محمد کے مرنے کی اس لئے بھی ممتنع ہوئی کہ محمدی بیگم کے نکاح کے وعدے خلافی کو ثابت کرتی ہے تمہارا یہ کہنا کہ خلف وعید ممکن ہے یہ بھی غلط ثابت ہوا۔

کیونکہ یہ خلف وعید خلاف وعدہ کو مستلزم ہے اور خلاف وعدہ عیب ہے اور عیب سے ذات باری تعالیٰ پاک ہے تو یہ کہنا خدا تعالیٰ نے سلطان محمد کو وعید سنا کر پھر ٹال دیا یہ رب العزت پر افترا ہے بلکہ یہ مرزا غلام احمد صاحب کا جھوٹ سمجھا جاوے گا یا اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُ کُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَاءِ پر محمول ہوگا کیونکہ شان الٰہی یہ ہے کہ آلا اِنَّ وعدَ اللّٰہِ حَق" وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَایَعْلَمُوْنَ تو مرزا جی کا جھوٹ ثابت ہوا اور خداوند تعالیٰ کا وعدہ سچا ہی رہا ہے اور سچا ہی رہے گا آخری جواب ایک اور عرض کرتا ہوں کہ مسئلہ خلف وعید بھی تم نے غلط بیان کیا کیونکہ اس وعید سے مراد دنیاوی وعید نہیں بلکہ اخری وعید مراد ہے جیسا کہ قرآن کریم کی جس آیت کے ماتحت تم نے بیان کیا ہے کہ وہ قیامت کے متعلق ہے رَبَّنَا اِنَّکَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ اِنَّ اللّٰہَ لَایُخْلِفُ الْمِیْعَادِ تفسیر خازن ص ۲۷۲۔ پر بھی درج ہے لَاشَکَّ انَّہ' کَائِنَ وھو یوم القِیمہ تو تمہارا دنیاوی وعید مراد لینا بھی کذب باری تعالیٰ کو ثابت کرنا ہے کیونکہ یہاں خلف سے مراد آخروی محققین نے مراد لیاہ جس میں تم نے تحریف سے کام لیا ہے تا کہ مرزا غلام احمد صاحب کے جھوٹ کو کسی طرح چھپالیں تو مرزا جی کا محمدی بیگم کے متعلق سترہ جھوٹوں کا مجموعہ اظہر من الشمس ہے تمہارے چھپادینے سے چھپ نہیں سکتا شب پرہ کی آنکھ اگر جھوٹ کو نہ دیکھ سکے تو آنکھ کا قصور ہے نہ بتانے والے کا جس کی نظر ہے وہ جو دیکھے گا صحیح کہیگا اور جس کو نظر نہیں آتا وہ معذور ہے اگر دنیا کا فیصلہ الٰہی چاہتے ہو تو سنو۔

دنیا میں وعید خدائی فیصلہ

ص {۲۳/۱} اِنْ کُلّ" کَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ

نہیں تھے یہ سب مگر سب نے رسولوں کو جھٹلایا تو عذاب ان پر واقع ہوگیا۔

ق {۲۶/۲} کُلّ" کَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِیْد"

سب نے رسولوں کو جھٹلایا تو عذاب الٰہی نازل ہوگیا ثابت ہوا کہ عذاب خداوندی نیکی وعید رُسل کے مکذبین سے نہیں ٹلا۔

''مرزائی''۔ یونس علیہ السلام سے وعید ٹل گیا۔

''محمد عمر''۔ وہ خدا کی طرف سے وعید آچکا تھا لیکن جس کی طرف سے وعید آچکا تھا اور جس کی وجہ سے ان پر وعید آیا بھاگ گئے جیسا کہ ارشاد والٰہی ہے۔

صفت ۲۳/۵ } اِذْ اَبَقَ اِلَی الْفُلْکِ الْمَشْحُوْنِ فَسَاھَمَ فَکَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ

اور جس کو خداوند کریم کے وعید سے خوف نہیں اسی پر بھروسہ رکھے یا لوگوں کو تعلیم دے تو قرآن کریم کی نصیحت اس کے واسطے کوئی مفید نہیں جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔

ق ۲۶/۱ } فَذَکِّرْ بِالْقُرْآنِ مَنْ یَّخَافُ وَعِیْدِ

آپ قرآن کے ساتھ نصیحت فرماتے جو وعید سے ڈرتا ہے معلوم ہوا کہ جس کو وعید الٰہی سے خوف نہیں بلکہ حضرت یونس علیہ السلام کے واقعہ کو یاد کر کے دل بہلاتا ہے اسے قرآن کریم کوئی مفید نہیں اور نہ قرآن کریم کی نصیحت اسے فائدہ پہنچا سکتی ہے اس لئے مرزائیوں کو کوئی اثر نہیں۔ یونس علیہ السلام کے متعلق تمہارا بار بار اجتہاد کہ ان سے عذاب ٹل گیا تو یہ اس موقع پر تمہارا چسپاں کرنا ہی مرزائی حربہ ہے کیونکہ یہ قیاس مع الفارق ہے قوم یونس علیہ السلام نے کونسی کسی کی منکوحہ نکالی تھی کہ جس میں گرفتار ہوئے اور بعد از استعمال ان سے عذاب ٹل گیا وہاں معاملہ اور ہے کہ قوم یونس علیہ السلام نے یونس علیہ السلام کی رسالت وتوحید الٰہی کا انکار کیا جب عذاب نازل ہوا تو انہوں نے توحید خداوندی کا اقرار کر لیا اور رسالت یونس علیہ السلام پر ایمان لے آئے اور حضرت یونس علیہ السلام کا کلمہ پڑھ لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے وعید کو ٹال دیا وہاں بیجا عورت لے جانے کا تو معاملہ ہی نہیں تو اس سے تمہارا استدلال محض مرزایت سے ہے اور ایسی ہی اس تائید میں یونس علیہ السلام کی وعید پر تفاسیر کا حوالہ دینا بھی محض غلطی ہے حقیقت

یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب پہلے بیان فرماتے رہے کہ خدا نے محمدی بیگم کا میرے ساتھ آسمان پر نکاح کر دیا ہے اشتام مدینہ طیبہ میں لکھا گیا جب مرزا جی کو اس میں رب العزت نے جھوٹا کیا اور مرزا صاحب کی آسمانی منکوحہ مرزا سلطان صاحب کو نکاح میں دے دی تو مرزا جی نے بہانہ بنایا کہ خداوند نے مجھ سے وعدہ کر لیا ہے کہ محمدی بیگم تمہیں واپس دلاؤ نگا مطلقہ کر کے یا سلطان احمد کے عذاب سے مرنے کے بعد تو مرزا غلام احمد صاحب نے مرزا سلطان احمد صاحب کو اور محمدی بیگم وغیرہ کو عذاب الٰہی کی پیشگوئی کی جب مرزا جی کی کوئی دال بھی نہ گلی وعید کے ٹلنے کی بحث شروع کر کے اپنی نبوۃ مرزائیہ کی طرح ان کا ظل تائب ہونا کہہ دیا تو مرزا جی کے ملہم نے کسی وعدہ کو نہ پورا کرتے ہوئے مرزا جی اور مرزائیوں کو ایک عجیب گورکھ دھندے میں پھنسا دیا کبھی وعید کے ٹلنے کے بہانے تلاش کرتے ہیں کبھی یونس علیہ السلام کی مثال پیش کرتے ہیں لیکن ان بھلے مانسوں سے یہ پوچھنے والا کوئی رہا نہیں! کہ مرزائیو ایسی مثال پیش کرو کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کی عورت اس کی موجودگی میں دوسرے ہاں آباد کرائی ہو یا ایسے مجرم کو بحیثیت جرم عذاب کا چیلنج دے کر ارتکاب جرم میں ہی اس کو تائب قرار دیا ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو مرزا صاحب غلط چسپاں کر کے خود جھوٹے ہو گئے۔

''مرزائی''۔ مرزا صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی یتزوج ویولدلہ کے متعلق فرمایا تھا کہ محمدی بیگم کے نکاح کے متعلق ہے سو محمدی بیگم کا نکاح سلطان محمد کی موت بصورت عدم توبہ کے ساتھ مشروط تھا۔ لہٰذا آنحضرت کی پیشگوئی کو بھی شرائط بالا کے ساتھ مشروط تسلیم کرنا پڑے گا۔ پس بوجہ عدم تحقق شرائط آنحضرت کی یہ پیشگوئی محمدی بیگم کے نکاح کے ساتھ پوری ہونے کی بجائے دوسرے رنگ میں پوری ہو گئی یعنی وہ موعود اولاد حضرت اقدس کو اس دوسرے نکاح سے عطا کی گئی جو حضرت ام المومنین کے

ساتھ ہوا چنانچہ مرزا صاحب نے خود تحریر فرمایا ہے کئی برس پہلے خبر دی گئی تھی یعنی مجھے بشارت دی گئی تھی کہ تمہاری شادی خاندان سادات میں ہوگی اور اس میں اولاد ہوگی تا کہ پیشگوئی حدیث یتزوج ویولدلہ پوری ہوجائے یہ حدیث اشارہ کررہی ہے مسیح موعود کو خاندان قیامت سے تعلق دامادی ہوگا کیونکہ مسیح موعود کا تعلق جس سے وعدہ ویولدلہ کے موافق صالح اور نیک اولاد پیدا ہو، اعلی اور طیب خاندان سے چاہیے اور وہ خاندان سادات ہے دار بعین نمبر ۲ ص ۳۶ پاکٹ بک ص ۳۶۰۔

''محمد عمر'' مرزائی کا جب رنگ نکلتا ہے ان کے بس کی بات نہیں کپڑا ہی ایسا ہے کہ اس پر چڑھتا ہی بینگنی ہے اور کسی رنگ کو کپڑا قبول کرتا ہی نہیں مرزائی صاحب یہ تو بتائیے کہ مرزا احمد اصاحب محمدی بیگم سے بے امید ہوگئے تب ہی تو ام المرزائین و مرزائیات پر ہی اکتفا کیا مرزا صاحب نے محمدی بیگم کو بھی یہی بات یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ کا مصداق بنایا اور ام لمرزئین اور المرزئیات کے متعلق بھی یہی کہا تو اسے مرزائیو مرزا صاحب کے جھوٹ کا تم خود فیصلہ کرلو کہ کس بات کو سچ کہا جائے اور کونسی بات کو جھوٹ کہا جائے ہر صورت ایک تو جھوٹ ضرور ہے کیونکہ ایک ہی تزویج کی تخصیص دونو کے لئے مانعۃ الجمع کا حکم رکھتی ہے چاہے اپنی مذکورہ عبارت مرزا جی کی بحوالہ حاشیہ اربعین ص ۳۶ سے مرزا جی کو جھوٹا کہ دو اور چاہے حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۳ والی کو جھوٹ کہ دو فقیر کا بھی مدعا یہ ہے کہ مرزا جی محمدی بیگم کے واقعہ میں جھوٹے ہوگئے سو وکیل صاحب تم نے تسلیم کرلیا اربعین والی بات صحیح نکلی اور ضمیمہ انجام آتھم والی جھوٹی نکلی ھذا ھو المقصود اور ایک بار تم نے بڑی تکلیف فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی محمدی بیگم کے نکاح کے ساتھ پوری ہونے کی بجائے دوسرے رنگ میں پوری ہوگئی فرمایا اگر اس سے دوسرا رنگ ہی مراد لینا تھا اصل رنگ مراد نہیں پوری کرسکا تو دوسرا رنگ مرزا صاحب کے حمل والا جو انہوں نے کشتی نوح میں فرمایا کہ دس مہینے حمل مجھے غلام احمد کو بھی رہا تھا اور پھر حمل سے فارغ ہوئے تو خود ہی عیسیٰ خود ہی مریم کے پیٹ سے پیدا ہوگئے تو ساتھ ہی

کام یہ بھی تم کردینا کہ یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُلَہ، بھی اسی رنگ میں اسی حمل سے پورا ہو گیا فقط قصہ قریب ہی ختم ہو جاتا۔

مرزاجی بھی بس جس کو رات کا پرندہ بناویں دن کو دیکھنے سے وہ محروم ہو جاتا ہے نہ دیکھنے اور نہ سچ جھوٹ کی تمیز کر سکے تو سلطان محمد نے اپنے جرم کے اجرا کو بند نہیں کیا اور نہ ہوا بلکہ جاری رہا مرزاجی محمدی بیگم کے ہجر فراق میں دنیا سے منہ مانگی موت سے ہلاک ہو گئے اور باتیں ہی باتیں محض لے گئے اور باتیں ہی چھوڑ گئے اور مرزائی بیچارے محض باتوں کے پتلے ہی رہتے ہیں مقصد اصل کو نہ مرزا صاحب نے توجہ دی تمام عمر حصول رقم و فراق محمدی بیگم نے ان کو قبل از وقت ہی ہلاک کر دیا افسوس! افسوس!

دوسرا جواب: وکیل صاحب یہ تو فرمایئے؟ کہ اگر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُلَہ، کوام المرزائین والمرزائیات سے اپنی پیشگوئی کو پورا کر چکے تھے تو بعد از نکاح ام المرزائین والمرزئیات پھر محمدی بیگم پر سردھڑ اور جائیداد کلی عطا کرنے کی بازی کیوں لگاتے تھے کیا پھر مرزاجی کا یہ کہنا تمہارے نزدیک محض جھوٹ اور دھوکہ ہی ثابت ہوا؟ یا عشق بازی ہی تھی؟ ایسی جھوٹی تاویلیں کر کے کیوں مرزاجی کی روح کو تنگ کرتے ہو شاید بھئی ان کی امت مرزاجی کی طرف سے محمدی بیگم کے متعلق جھوٹ موٹ کہہ کر ہی مرزاجی کے روح کو ہی بہلاتے ہوں ممکن ہے وکیل صاحب! مرزاجی کے روح کو نہ بہلاؤ دنیا میں روشنی کا زمانہ جارہا ہے سچ کہہ دیا کرو خواہ اپنی بات کیوں نہ ہو ایسے جھوٹوں کو لوگ طرفداری سمجھتے ہیں اور تعصب مذہبی سے تعبیر کرتے ہیں انصاف اچھا ہوتا ہے خداوند کریم سب کو انصاف کی توفیق عنایت فرماوے اور اللہ اور اس کے رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان قائم رکھنے کی توفیق عنایت فرماوے اور تمام بدعتوں سے بچا کر اہل اللہ کی غلامی نصیب فرماوے امین ثم امین۔

ایک سوال

"مرزائی" ایک سوال تم نے پیچھے کیا ہے جس کا حل کرتا ہوں کہ مرزا صاحب نے مرزا

احمد بیگ کی موت تین سال کی میعاد اور سلطان محمد کے لیے اڑھائی سال کی میعاد مقرر فرمائی تو تم نے کہا تھا کہ مرزا صاحب کی اس پیشگوئی کے مطابق مرزا سلطان محمد کو پہلے مرنا چاہیئے تھا یہ غلط ہے کیونکہ اس سے تو مرزا صاحب کی صداقت ظاہر ہوتی ہے کہ مرزا صاحب اگر اپنی طرف سے یہ جھوٹ گھڑتے تو مرزا احمد بیگ عمر میں بڑا تھا اس کو عقلا موت پہلے آنی چاہیئے تھی اس لئے مرزا صاحب اس کو پہلے اڑھائی سال کی میعاد فرماتے اور سلطان محمد کو تین سال کیونکہ وہ عمر میں چھوٹا تھا لیکن الہام میں ایسا نہیں بلکہ احمد بیگ کے لیے تین سال اور سلطان محمد کے لئے اڑھائی سال فرمائے پاکٹ بک ص ۶۱۷۔

احمد بیگ کے متعلق ایک سوال کا جواب

''محمد عمر'' مرزائی صاحب اس کے کئی جوابات ہیں بخوف طوالت مختصراً عرض کرتا ہوں۔

جواب اول: یہ ہے کہ جس شخص کو اپنے جوتے سیدھے اور الٹے پہننے کی تمیز نہ ہو وہ بات کرتے وقت اتنا دماغ کب رکھتا ہے کہ بات کو گھڑا بھی جائے تو افتراع میں رفت ہوگی اگر مرزا صاحب کا اتنا دماغ ہوتا تو وہ مدعی نبوت کیوں ہوتے خود مدعی نبوت بننے والا ایسے ہی کرتا ہے۔

جواب دوم: یہ کہ مرزا صاحب تم سے زیادہ سمجھدار تھے کیونکہ ان کی دو چادروں سے آپ کو تو کچھ حصہ ملتا تھا اس کے پاس سالم دو چادریں تھیں بھلا تم ان کا مقابلہ کیسے کر سکو وکیل صاحب مرزا صاحب کا مقصد حقیقی حصول محمدی بیگم تھا گو پہلا عاجز احمد بیگ تھا لیکن جب نکاح ہو گیا تو اس وقت مرزا جی کے حصول مقصد کی پہلی روکاٹ سلطان محمد تھا پھر احمد بیگ کا اختیار ہی نہ رہا تھا جب تک کہ سلطان محمدی بیگم کو نہ طلاق دیتا اس لیے مرزا صاحب نے حصول مقصد کی پہلی رکاوٹ کو دور کرنے کے لیے پہلا وعید اڑھائی سال کا سلطان محمد کا سنایا اور دوسرا احمد بیگ کو تا کہ وہ خائف ہو کر طلاق دے دے تو احمد بیگ اپنی لڑکی کی ذلت کو دیکھ مجھے خود بخود محمدی بیگم سپرد کر دے گا۔ احمد بیگ کو پہلے

تھوڑی دھمکی نہ دینے کا مقصد یہی تھا کہ احمد بیگ کے سامنے جب سلطان محمد فوت ہوگا تو یہ میری صداقت کو سمجھ جائے گا ان بیچاروں کو یہ کیا خبر تھی کہ خداوند تعالیٰ کی ذات صادق ہے اور صادقین کی ہمیشہ فتح ہوتی ہے زبانی نہیں باتوں سے نہیں بنانے سے نہیں لکھنے سے نہیں بلکہ ہر صادقین کے نشانات لکھنے کے بغیر ہی لوگ سمجھتے ہیں اور آنے والے لوگ صادقین کے نشانات لکھا کرتے ہیں۔ انبیاء کرام جو انبیاء اللہ ہوتے ہیں وہ اپنے نشانات خود لکھ کر فخراً تصانیفیں نہیں کرتے ورنہ کسی نبی اللہ کے نشانات کی خود تصنیف کردہ کوئی کتاب دکھاؤ ورنہ جھوٹ ہی جھوٹ واضح ہے۔

''مرزائی'' مولوی صاحب یہ تو تم نے بات غلط سمجھی لیکن ایک اور عرض کرتا ہوں کہ اس میعاد کے تعین سے معلوم ہوتا ہے وہ یہ کہ یہ پیشگوئی جذبات انسانی کے نتیجہ میں نہیں کی گئی تھی کیونکہ زیادہ قصور احمد بیگ کا تھا اور وہ مستھزین اور مکفرین کے گروہ میں شامل تھا نیز رشتہ کے لیے اس کے ساتھ سلسلہ جنبانی کیا گیا تھا اور یہ سب کچھ اس کے انکار کا نتیجہ تھا او راگر جذبات انسانیہ کا کوئی اثر ہوسکتا تھا تو یہی کہ حضرت مسیح موعود طبعاً احمد بیگ کی میعاد کم مقرر فرماتے مگر واقعہ اس کے خلاف ہوا جس سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ یہ پیشگوئی جذبات کا نتیجہ نہ تھی بلکہ جس طرح خدا نے فرمایا آپ نے فرمایا پاکٹ بک ص ۶۱۷۔

''محمد عمر'' وکیل صاحب آپ مرزا صاحب کی اھواۓ نفسانی کو سمجھتے ہوئے ہیرا پھیری کرتے ہو اگر جذبات نفسانی نہ ہوتا تو عورت کی محبت پر وعید نہ سنائی جاتی اس کے مقابلہ میں ہوتی اور جب عورت کو دین اسلام سے ہی سمجھا گیا تو اس سے زیادہ اور کیا ہوا نفس ہوسکتا ہے۔

احمد بیگ کا قصور کم تھا کیونکہ لڑکی والا جسے چاہے دے دے اس پر جبر نہیں دوسرا سبب یہ ہے کہ جب تک احمد بیگ کے گھر رہی مرزا صاحب کو اس کا کوئی نقصان نہ تھا جب سلطان محمد نے نکاح کر لیا تو مرزا صاحب پر محمدی بیگم حرام ہوگئی تو زیادہ جرم تو سلطان محمد کا تھا جس نے مرزا صاحب پر محمدی بیگم حرام کردی یا مرزا صاحب کے آسمانی

نکاح پر نکاح کر لیا اور پھر تمہارا کہنا کہ مکفرین کی جماعت میں تھا تو محمدی بیگم بھی تو غیر احمدی تھی سلطان احمد بھی غیر احمدی تھا اس میں تو تینوں یکساں تھے اس میں بھی احمد بیگ کی کوئی زیادتی نہ تھی سلسلہ جنبانی اس کے ساتھ تھی تو کیا ہوا شرعاً اس میں اس کا کوئی قصور نہیں اس کی اپنی لڑکی جسے چاہے دے اور جسے چاہے نہ دے اس کے انکار پر شرعاً کوئی جبر واکراہ نہیں لہٰذا اس میں بھی احمد بیگ کی کوئی زیادتی نہیں سا میں مرزا غلام احمد صاحب قصور وار تھے جو جبر پر تلے رہے اور جبر واکراہ سے کام لیتے رہے جو کسی سے پوشیدہ نہیں اور یہ سب مرزا غلام احمد صاحب کے خواہشات نفسانیہ کا نتیجہ تھا اگر مرزا صاحب اپنے نفس پر قابو پاتے اور ان کا نفس امارہ انہیں اتنا مجبور نہ کرتا تو اتنا جبر واکراہ بھی نہ کرتے اور اتنے ذلیل بھی نہ ہوتے اور مرزا صاحب نے پھر بھی بموجب اقتضائے طبع احمد بیگ کو میعاد زیادہ بتائی اور سلطان محمد کو کم کیونکہ پھر بھی احمد بیگ رشتہ دار تھا لحاظ کیا کہ شاید میرے ورغلانے میں آجائے مگر رب العالمین نے مرزا جی کے مقتضاء کے سب کچھ خلاف کیا جس سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ سب کچھ مرزا جی کی بناوٹی کہانی اور خواہش نفسانی تھا ورنہ خداوند بموجب قانون اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مرزا جی کو ضرور کامیاب کر دیتا مرزا غلام احمد صاحب چونکہ اس زمرہ سے خارج تھے اس لئے اِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كِذْبُهٗ کے مصداق بن گئے اور مرتے دم تک خداوند تعالیٰ نے توبہ کا موقعہ بھی نہ دیا کیونکہ قانون الٰہی ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِىْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ "كَذَّابٌ" اللہ تعالیٰ مسرف اور کذاب کو ہدایت نہیں دیتا تیسرا یہ کہ قَالَ اُوْحِىَ اِلَىَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ" اور چوتھا یہ کہ نہ خدا کے لیے مال صرف کیا نہ دین کے لئے زکوۃ دی بلکہ عورت کے پیچھے تمام جائیدا خرچ کرنے کے در پے رہے تو اللہ تعالیٰ اس مذکورہ آیت میں مرزا جی کا نقشہ کھینچ دیا۔

وکیل صاحب کے دوسرے پہرے کی عبارت سامنے رکھ کر فقیر کا یہ تمام جواب پڑھتے جائیے فقیر نے وکیل صاحب کی عبارت کا جواب من وعن دے دیا ہے۔

"مرزائی"۔ پیشگوئی میں زیادہ سے زیادہ موت بتائی گئی تھی پس اگر احمد بیگ اور سلطان محمد اپنی حالت پر بدستور قائم رہتے جس حالت میں کہ وہ پیشگوئی بیان کرنے کے وقت تھے تو ان کی موت کی میعاد علی الترتیب تین اڑھاء سال ہوتی مگر احمد بیگ اپنی پہلی حالت پر قائم نہ رہا اور لڑکی کا نکاح کر دینے کے بعد اور زیادہ شوخ ہو گیا اس لئے وہ میعاد مقررہ کے اندر بہت ہی جلد پکڑا گیا بخلاف سلطان محمد کے کہ اس نے اصلاح کی اور توبہ واستغفار کی طرف رجوع کیا کَمَا مَرَّ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے احمد بیگ کی میعاد تین سال مقرر کر کے ساتھ ہی یہ بتا دیا تھا کہ زیادہ سے زیادہ مہلت ہے جو احمد بیگ کو دی جاتی ہے اگر وہ اس سے زیادہ فائدہ نہیں اٹھائے گا تو تین سال سے بہت پہلے جلدی مر جائے گا۔ جیسا کہ مرزا صاحب نے آئینہ کمالات ۱۳۰۴ کے خط میں لکھا کہ آخری مصائب تیرے اوپر موت تین سال ہوگی بل موتک قریب فرمایا اور احمد بیگ کے متعلق ۲۰ اپریل ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں لکھا خدا نے اس عاجز کے مخالف اور منکر رشتہ داروں کے حق میں نشان کے طور پر یہ پیشگوئی ظاہر کی ہے کہ ان میں سے جو ایک شخص احمد بیگ ہے اگر وہ اپنی لڑکی اس عاجز کو نہیں دے گا تو تین برس کے عرصہ تک بلکہ اس سے قریب فوت ہو جائے گا۔ لہٰذا ان دونوں حوالوں سے مرزا صاحب نے احمد بیگ کو زیادہ سے زیادہ تین سال مہلت دی ہے اور یہ بھی فرمایا کہ اگر وہ شوخی کرے گا تو جلدی فوت ہو جائے گا چنانچہ ایسے ہی ہوا پاکٹ بک ص ۶۲۷۔

"محمد عمر" مرزائی صاحب اپنی عبارت کو سامنے رکھ کر لفظ بلفظ اس کا جواب سنئے مرزا صاحب سلطان محمد اور احمد بیگ کی زیادہ سے زیادہ پیشگوئی بتا کر جھوٹے ہوئے کیونکہ احمد بیگ کی موت سلطان محمد کے بعد تھی وہ پہلے فوت ہو گیا اور سلطان محمد کی میعاد زیادہ نہ بتا سکے کیونکہ مرزا صاحب کی مرسلہ و مقررہ موت کے بعد موت مرزا سلطان محمد زندہ رہا لہٰذا مرزا صاحب زیادہ مدت موت بتانے کی پیشگوئی میں جھوٹے ہوئے احمد بیگ بوڑھا اور پہلے ہی کمزور انسان تھا اس لئے وہ اپنی موت سے مرا مرزا جی کے فرمان کے

مطابق سلطان محمد کے بعد نہ مرا اور سلطان محمد بھی جیسا کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی کو عموماً ہر شب یا گاہے بگاہے دن کو بھی جھوٹی کرتا رہا اور اسی دھن میں لگا رہا کسی رات یا دن اس نے فرق نہ کیا تو وکیل صاحب تمہارا کہنا کہ وہ بدستور اسی حالت پر قائم رہتے تو ترتیب نہ ٹوٹتی تم کہتے ہو بدستور سلطان محمد تو دستور کے مرتبہ علو میں قیام پذیر رہا جس کو تمہارے مرزا جی ترستے تھے رشتہ کر دینے کے بعد لڑکی کے باپ کو فکر زیادہ لاحق ہو جاتا ہے کہ خدا میری لڑکی کو اپنے گھر آباد رکھے اور حقیقت یہ ہے کہ احمد بیگ مرزا غلام احمد صاحب سے ڈر گیا تو مر گیا جیسا کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ پہلے بھی وہ میرا معتقد تھا لوگوں نے اس کو میرے بڑھاپے کی وجہ سے رشتہ کرنے سے روک دیا جیسا کہ مرزا صاحب خود تحریر فرماتے ہیں آئینہ کمالات مطبع لاہوری ص ۴۵۸۔ وَکَانَ یَعْلَمُ صِدْقِی وعفتی وباللّٰہِ ثقتی ومقتی وّ لکنْ غَلَبَتْ عَلَیْہِ الشقوۃ تو معلوم ہوا کہ احمد بیگ حقیقتاً مرزا غلام احمد کو سچا سمجھتا تھا تو مرزا صاحب کی ارسال کردہ موت نے مرزا صاحب سے اعتقاد والے کو جلدی پکڑ لیا سلطان محمد اسلام پر ڈٹا رہا تو مرزا جی کی ارسال کردہ ہلاکت سلطان محمد کا کچھ بگاڑ نہ سکی اور محمدی بیگم کا بھی کہ کچھ نہ بگاڑ سکی ۔سلطان محمد جوانمرد تھا جو اسلام پر تلا رہا اور خدا پر متوکل رہا مرزا جی اس کا کچھ بگاڑ نہ سکے بوڑھے آدمیوں کے بعد کمزور دل میں مستورات ہوتی ہیں لیکن اللہ تعالی نے مرزا غلام احمد صاحب کو جھوٹا ثابت کرنا تھا اس لئے محمدی بیگم کو بھی اسلام پر قائم رکھا اور اس کے ایمان کو اللہ نے مضبوط رکھا اور مرزا جی کی پیشگوئی کے مطابق ایک مصیبت کا منہ بھی نہ دیکھ سکی یہ بھی مرزا جی کے کذب کے لئے کاری ضرب تھی اور مرزا سلطان محمد جیسا کہ قبل از پیشگوئی استغفار اور توبہ الی اللہ کرتا ہوگا ویسے ہی کرتا رہا نہ وہ پہلے دلی تھا نہ وہ بعد میں استغفار پڑھنے سے دلی ہو گیا نہ وہ پہلے مرزائی تھا نہ وہ بعد میں مرزائی ہوا اسلام پر ہی فوت ہوا البتہ قبل از پیشگوئی محمدی بیگم کا خاوند نہ تھا اور نہ ہی محمدی بیگم سے اس کے ہاں کوئی اولاد تھی بعد از پیشگوئی مرزا جی آسمانی منکوحہ سے سلطان محمد نے نکاح کیا اور

اس سے اللہ تعالیٰ نے اولاد دی اور وہ کرتا رہا جو کرتا رہا خود سمجھ لو ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ چونکہ سلطان محمد مرزا غلام احمد صاحب کے جھوٹ سے ڈرا نہیں اسی لئے مرزا صاحب کی پیشگوئی کے مطابق مرا نہیں اور مرزا صاحب کا کذب بھی اس کی زیادہ سے زیادہ عمر کو کم نہیں کر سکا اور احمد بیگ کی عمر کو بھی مرزا صاحب سلطان محمد سے زیادہ بتانے میں جھوٹے رہے وکیل صاحب مرزا صاحب کے خط کے جملے یَکُ مَوْتُکَ قَرِیْب" پر نظر نہیں پڑی اس خط کے اس جملے کو کیوں ترک کر گئے جو مرزا صاحب نے آگے فرمایا ہے وَکَانَ یَعْلَمُ صِدْقِیْ وَعِفَّتِیْ وَبِاللّٰہِ ثِقَتِیْ کہ وہ احمد بیگ میرے صدق کو جانتا تھا اور مری پارساء کو بھی جانتا تھا اور یہ بھی جانتا تھا کہ خداوند تعالیٰ کے ساتھ اس کا تعلق مضبوط ہے۔ مرزا صاحب نے احمد بیگ کے مرزائی ہونے کا اقرار کر لیا تو ثابت ہوا کہ احمد بیگ مرزائی ہونے کی وجہ سے جلدی مر گیا باقی رہا اس کا محمدی بیگم کا رشتہ نہ دینا تو مرزا صاحب نے خود اسی خط میں تحریر فرمایا کہ اسے رشتہ دارں نے نہیں کرنے دیا کیونکہ ان کا عذر تھا کہ یہ بوڑھا ہے پہلے بھی اس کی ایک عورت ہے جیسا مرزا جی فرماتے ہیں وَمَعَہٗ عَادَانِیْ قَوْمُہٗ وَعَشِیْرَتُہٗ اَلَّذِیْنَ کَانُوْا اَقْرَبِیْنَ وَکَانُوْا یُعَافُوْنَ اَنْ یُزَوِّجُوْا بَنَاتَہُمْ اَقَارِبَ مِثْلِیْ اَوْیُزَوِّجُوْا اِمْرَءَ تَحْتَہٗ اِمْرَءَۃٌ اُخْرٰی وَکَانَتْ بِنْتُہٗ ھٰذِہِ الْمَخْطُوْبَۃ" جَارِیَۃ" حَدِیْثَۃُ السِّنّ عَذْرَاءَ وَکُنْتُ حِیْنَئِذٍ جَاوَزْتُ الْخَمْسِیْنَ

تو احمد بیگ بقول مرزا صاحب بحیثیت اعتقاد مرزائی ہونے کے مرزائی موت نے اسے ہلاک کر دیا تو ہمارے اسلام پر کوئی دھبہ نہیں اور مرزا صاحب کی صداقت کا نشان نہیں کیونکہ جلدی مر گیا تو مرزائی مرا پھر کیا ہوا مرزا جی کی صداقت کا نشان تب ہوتا جب ان کی پیشگوئی کے موافق سلطان محمد کے بعد احمد بیگ فوت ہوتا !تمہارا کہنا کہ مَوْتُکَ قَرِیْب تو یہ قریب سلطان محمد کی موت کے بعد کا حکم رکھتا ہے اگر اقرب ہوتا تو سلطان محمد سے مقدم ہو سکتا تھا تو محمدی بیگم کا مرزائی مصائب میں نہ گرفتار

ہوتا اور مرزا سلطان محمد صاحب کا مرزائی مقررہ موت سے نہ مرنا مرزا غلام احمد صاحب کے کذب کی زبردست دلیل ہے۔ جس کو آج تک مرزائی حل نہ کر سکا اور نہ خدا کے فضل وکرم سے کر سکتا ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب کے ان تمام کذبات کو مرزائی بھی خوب جانتا ہے اور پڑھتا بھی ہے لیکن لطف دنیا مرزائی کو مرزا صاحب کے صادق کہنے پر مجبور کرتا ہے مرزائی صاحب اخیر مرنا ہے یہ لطف نہ مرزا جی ساتھ لے گئے بلکہ جس حالت سے دنیا سے تشریف لے گئے وہ تم سے بھی مخفی نہیں اور اخیر یہ لطف تم سے بھی ختم ہونے والا ہے قبر وحشر میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی پرسش ہوگی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باعث ہی انسان کی نجات ہوگی اور قرآن کریم سے متمسک کو ہی قبر حشر میں قرآن کریم رہبری کرے گا مرزا غلام احمد صاحب وہاں نجات کا باعث نہ ہوں گے اور نہ مرزا جی کی براھین احمدیہ اور تذکرہ اور حقیقت الوحی وغیرہ ھم تمہاری رہبری کرسکیں گی بلکہ ہر جگہ ان تمام کا بوجھ تمہارے گلے میں ہوگا جو تمہیں لے ڈوبے گا اگر اپنی نجات چاہتے ہو تو ابھی زندگی دنیا میں ہی مرزا جی کے دامن کو چھوڑ کر دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تھام لو اور رقرآن کریم اور احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا مشعل راہ بنالو تاکہ تمہاری دنیاوی و برزخی واخروی زندگی سدھر جائے۔

وَمَا عَلَینا الا البَلاغُ المُبِینَ

مرزا غلام احمد صاحب کی صداقت پر مرزائیوں کے دلائل کی حقیقت

''مرزائی''۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

(دلیل اول) فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُراً مِّنْ قَبْلِہٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (یونس)

کہ میں نے تم میں دعویٰ نبوۃ سے قبل ایک لمبی گزاری ہے کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے اگر میں پہلے جھوٹ بولتا تھا تو اب بھی بولتا ہوں پاکٹ بک ص ۵۳۰۔

''محمد عمر'' وکیل صاحب تم نے یار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدسہ زندگی کے دعویٰ کو اپنے مرزا غلام احمد صاحب قادیان کے سابقہ کریکٹر پر قیاس کر کے دعویٰ تو کر دیا لیکن اس دعویٰ میں تمہیں خسارہ ہوگا کیونکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی زندگی میں بھی کسی قسم کا نقص نہ تھا ابتدا ہی سے تمام عیوبات سے مبرا تھے اور تا آخر مبرا رہے لیکن قبل از دعویٰ مرزا غلام احمد صاحب کی زندگی کا اکثر حصہ جھوٹ میں ہی بسر ہوا جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے خود اقرار فرمایا ملاحظہ ہو۔

سیرۃ المہدی ۱/۱۲۱} میرے والد صاحب اپنے بعض آباؤ اجداد کے دیہات کو دوبارہ لینے کے لئے انگریزی عدالتوں میں مقدمات کر رہے تھے انہوں نے ان ہی مقدمات میں مجھے بھی لگایا اور ایک زمانہ دراز تک میں ان کاموں میں مشغول رہا مجھے افسوس ہے کہ بہت سا وقت عزیز میرا ان بیہودہ جھگڑوں میں ضائع ہو گیا۔

اس عبارت سے واضح ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی عمر کا اکثر حصہ مقدمات میں گذرا اور انگریزی عدالتوں میں سوائے جھوٹ کے کچھ نہ تھا اور اکثر مقدمات جھوٹے تھے اس لئے مرزا غلام احمد صاحب ناکام رہے کسی مقدمہ میں کامیاب نہ ہو سکے اور مقدمہ بازوں کا اصول ہے کہ دن رات جھوٹی باتیں گھڑنے میں لگے رہتے ہیں کم از کم ۱۸۶۸ء تک تو اس جھوٹ اور افترا میں گزاری یعنی سیالکوٹ کی ملازمت سے قبل جیسا کہ سیرۃ المہدی میں ہے۔

سیرۃ المہدی ۱/۴۴} خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملازمت ۱۸۶۴ء تا ۱۸۶۸ء کا واقعہ ہے۔

۱۹۶۴ء میں مرزا غلام محمد صاحب باپ کی پنشن لیکر بھاگ گئے اور سیالکوٹ میں ادنیٰ تنخواہ پر ملازم ہو گئے۔

۱۸۶۴ء تک تو جھوٹ کی ہی زندگی گزری اور ۱۸۶۸ء تک پھر گندی زندگی بسر ہوئی یعنی چار سال کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب نے فرمایا ہے کہ۔

سیرۃ المہدی ۱/۱۲۲} تجربہ سے مجھے معلوم ہوا کہ اکثر نوکری پیشہ نہایت گندی زندگی بسر کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرزا جی کی ابتدا

مرزا غلام احمد صاحب کو ہزار برس تو کیا بلکہ سو برس بھی نہیں گزرے واقعات تحریر کرنے میں اس وقت کوئی اسباب بھی غیر معقول نہ تھے۔ مثلاً پہلے انبیاء علیہم السلام کو زمانوں کی طرح کاغذات کی کمی نہ تھی کہ پتوں اور ہڈیوں پر یادداشتیں لکھیں جائیں کاغذات قلم ودواتیں زمانہ کے موافقین کا آسان وسیلہ سے میسر ہے مثلاً ریلیں ہوائی جہاز مرزا جی اس کے قبل کی بات ارشاد فرماتے ہیں۔

حاشیہ کتاب البریہ ۱۳۴} اور میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات سے جواب تک محفوظ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں قند سے آئے تھے اور ان کے ساتھ قریباً دوسو آدمی ان کے توابع اور خدام اور اہل وعیال میں سے تھے اور وہ ایک معزز رئیس کی حیثیت سے اس ملک میں داخل ہوئے اور اس قصبہ کی جگہ میں جو اس وقت ایک جنگل پڑا ہوا تھا جو لاہور سے تخمیناً بفاصلہ پچاس کوس بگوشہ شمال مشرق واقعہ ہے فروکش ہوگئے جس کو انہوں نے آباد کر کے اس کا نام اسلام پور رکھا جو پیچھے سے اسلام پور قاضی ماجھی کے نام سے مشہور ہوا اور رفتہ رفتہ اسلام پور کا لفظ لوگوں کو بھول گیا اور قاضی ماجھی کی جگہ پر قاضی رہا اور پھر آخر قادی اور پھر اس سے بگڑ کر قادیان بن گیا۔

حاشیہ کتاب البریہ ۲۲۵} احادیث میں یہ بھی بیان فرمایا گیا ہے۔ کہ وہ مہدی موعود ایسے قصبے کا رہنے والا ہوگا۔ جس کا نام کدعہ یا کدیہ ہوگا اب ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ لفظ کدعہ دراصل قادیان کے لفظ سے مخفف ہے۔

مرزائیو! ایک ہی کتاب میں مرزا جی کے گاؤں کی اصلیت نام میں کتنا تناقض

یا جھوٹ بین ہے خود ہی قادیان کی اصل وجہ تسمیہ بیان کر دی اور خود ہی اس کے خلاف ایک وجہ تسمیہ مقرر کر دی مرزا جی کی ہر بات میں سوائے جھوٹ کے اور کچھ ہے ہی نہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب کے والد غلام مرتضیٰ صاحب کو خواب آنا

سیرۃ المہدی ۱۲۳ حصہ اول } ایک مرتبہ حضرت والد صاحب (غلام مرتضیٰ نے یہ خواب بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک بڑی شان کے ساتھ میرے مکان کی طرف پہلے آتے ہیں جیسا کہ ایک عظیم الشان بادشاہ آتا ہے تو میں اس وقت آپ کی طرف پیشوائی کے لئے دوڑا جب قریب پہنچا تو میں نے سوچا کہ کچھ نذر پیش کرنی چاہیے۔ یہ کہ کر جیب میں ہاتھ ڈالا جس میں صرف ایک روپیہ تھا اور جب غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ بھی کھوٹا ہے یہ دیکھ کر میں چشم بہ آب ہوگا اور پھر آنکھ کھل گئی۔ مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کے دو بیٹے ایک کا نام مرزا غلام قادر صاحب دوسرے کا نام مرزا غلام احمد صاحب، مرزا غلام قادر صاحب تو لاولد رہے مرزا غلام احمد صاحب کی اولاد آگے بڑھنے والی تھی تو مرزا غلام مرتضےٰ صاحب کی جیب میں ایک ہی روپیہ رہا یعنی مرزا غلام احمد صاحب تو آپ نے فرمایا کہ مجھے خواب میں خیال آیا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے لئے آپ کی نذر کر دوں دیکھا تو روپیہ کھوٹا تو مرزا غلام احمد صاحب کے والد صاحب مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کو رونا آیا کہ ایک روپیہ چلنے والا تھا وہ بھی کھوٹا ہی نکلا لہٰذا ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے لئے بڑھایا لیکن وہ بھی کھوٹا نکلا یعنی بجائے اس کے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کرتے خود ہی نبوت کا دعویٰ کر بیٹھے تو کھوٹے ثابت ہو گئے یہ مرزا صاحب کے کھوٹے ہونے کا ماں کے پیٹ میں پہلا نشان ہے جس کا ذکر مرزا صاحب ارشاد فرمایا ہے۔

حقیقۃ الوحی ۱۶۷} اب میں بموجب آیت کریمہ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اپنی نسبت بیان کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس تیسرے درجہ میں داخل کر کے وہ نعمت بخشی ہے کہ جو میری کوشش سے نہیں بلکہ شکم مادر میں ہی مجھے عطا کی گئی میری تائید میں اس نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ آج کی تاریخ سے جو ۱۶ جولائی ۱۹۰۶ء ہے اگر ان کو فرداً فرداً شمار کروں تو میں خدا کی قسم کھا کر کہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب کے والد صاحب بے نماز تھے

سیرۃ المہدی ۱/۲۴۳ مسیح موعود کے مختصر حالات مصنفہ معراج دین ۶۷}

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد صاحب نے بواسطہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔اے، کہ ایک دفعہ قادیان میں ایک بغدادی مولوی آیا دادا صاحب نے اس کی بڑی خاطر و مدارات کی اس مولوی نے دادا صاحب سے کہا مرزا صاحب آپ نماز نہیں پڑھتے ؟ دادا صاحب مرزا غلام مرتضیٰ والد مرزا صاحب نے اپنی کمزوری کا اعتراف کیا اور کہا کہ ہاں بیشک میری غلطی ہے مولوی صاحب نے پھر بار بار اصرار کے ساتھ کہا اور ہر دفعہ دادا صاحب یہی کہتے گئے کہ میرا قصور ہے آخر مولوی صاحب نے کہا آپ نماز نہیں پڑھتے اللہ آپ کو دوزخ میں ڈال دے گا۔ اس پر دادا صاحب کو جوش آ گیا اور کہا تمہیں کیا معلوم ہے وہ مجھے کہاں ڈالے گا میں اللہ تعالیٰ پر ایسا بدظن نہیں ہوں میری امید وسیع ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ تم مایوس ہو گئے میں مایوس نہیں ہوں اتنی بے اعتقادی میں تو نہیں کرتا پھر کہا اس وقت میری عمر ۷۵ سال کی ہے آج تک خدا نے میری پیٹھ نہیں لگنے دی تو اب وہ مجھے دوزخ میں ڈال دے گا۔

مرزائی دوستو! مرزا صاحب کے والد صاحب کا دینی پہلو اپنے ملاحظہ فرما

اب مرزا غلام احمد صاحب کی والدہ ماجدہ کا حال ملاحظہ ہو۔

مرزا صاحب کی والدہ صاحبہ کے حالات

عسل مصفّٰی ۱/۴۲۸} جس طرح مسیح کے اہلبیت یعنی والدہ پر اتہام ناگفتنی لگائے گئے تھے اسی طرح حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب) کے اہلبیت پر نہایت جگر خراش اتہام لگائے گئے۔

ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب کی والدہ صاحبہ پر بھی ناگفتنی باتوں کا اظہار ہوتا رہا جن کو خلیفہ اول صاحب بیان نہیں کر سکتے لیکن اشارہ فرما گئے سمجھنے والا سمجھ لیں۔ کیونکہ جو باتیں مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خاندان پر کی ہیں۔ اگر وہ اتہام ہیں تو مرزا صاحب صراحۃً جھوٹے ہوئے اور اگر وہ تمہارے نزدیک سچی ہیں تو مرزا صاحب نے اپنے گھر کا نقشہ کھینچا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ وغیرہ مبرا تھیں۔

مرزا جی معجون مرکب تھے

تریاق القلوب ۱۲۷} (پیشگوئی) اور خود تمہاری نسب کو شریف بنایا فارسی خاندان اور سادات سے معجون مرکب ہے۔

مرزا جی ایک نسل سے نہ تھے

درثمین سائز چھوٹا ۱۰۰}

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

مرزا جی آدم زاد نہ تھے

درثمین ۹۴}

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

اس شعر میں مرزا صاحب نے بشر کی جائے نفرت یعنی شرم گاہ ہونے کا اس لئے دعویٰ فرمایا کیونکہ آپ کو دعویٰ کرشن ہونے کا بھی ہے اور مرزا جی کو کرشن خطاب ان کے ملہم کی طرف سے حاصل ہے تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۸۵۔ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہے آریوں کا بادشاہ اور دوسرا خطاب مرزا جی کو آریوں کے بادشاہ ہونے کا بھی ان کے ملہم کی طرف سے ان کو مل چکا ہے۔ جیسا کہ البشریٰ ۱/۵۶ میں دونو الہام موجود ہیں تو جیسا کہ مرزا جی نے مسلمانوں کے مقامات متبرکہ کے خود مدعی بنے مثلاً حجرا سود ہونے کا اور بیت اللہ اور خدائی کا بھی دعویٰ کیا اور دعویٰ کیا کہ رسول بھی میں ہوں نبی بھی مجدد بھی ایسے ہی ہندوؤں کے مراتب کو طے فرماتے ہوئے آخری مرتبہ تک پہنچے یعنی ہندوؤں کے پرمیشور ہونے کا اس شعر میں دعویٰ فرمایا اور ہندوؤں کے آریوں کے میشور کا تعین مرزا جی نے فرمایا ہے۔

چشمہ معرفت ۱۰۶﴾ آریوں کا پرمیشور ناف سے دس انگلی نیچے ہے (سمجھنے والے سمجھ لیں) اس شعر میں آریوں کے پرمیشور ہونے کی ترجمانی ہوں بشر کی جائے نفرت سے دعویٰ فرمایا

''مرزائی'' کیا جائے نفرت یہی مقام ہے۔

''محمد عمر''۔ ہاں والدہ بچے کے ہر عضو کو چومتی ہے سوائے دو مقاموں کے زیر پشت و ناف۔

''مرزائی'' تم نے زیر ناف کی تعین کیوں فرمائی۔

''محمد عمر'' ہیٰ مرزائی صاحب چونکہ تمہارے مرزا جی نے آریوں کے مراتب کا بھی اقرار کیا اور پرمیشور ہونے کا دعویٰ بھی کیا اور خود ہی فرما دیا کہ آریوں کا پرمیشور دس انگل زیر ناف ہے اور خود ہی پھر اقرار فرمایا ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار۔

''مرزائی'' یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا نہیں ہے بلکہ دراصل یہ شعر حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے یہ مناجات زبور میں ہے پر میں کیڑا ہوں نہ انسان آدمیوں کا ننگ ہوں اور قوم کی عار اسی کا ترجمہ حضرت صاحب نے کیا ہے۔

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت ہوں اور انسانوں کی عار

اور زبور کا حوالہ محبت ہے رسول کریم کی سنت ہے کہ جب تک تورات یا زبور کے کسی فرمودہ کے خلاف اللہ تعالیٰ کا تازہ حکم نازل نہ ہوتا اس کو درست اور واجب العمل سمجھتے اور شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی ایسے ہی فرمایا ہے پاکٹ بک ص ۹۹۵ تا ص ۹۹۶۔

''محمد عمر'' جواب اول تو یہ ہے کہ تمہارے مرزائیوں کے نزدیک مرزاجی کا کلام قرآن کے مساوی ہے جیسا کہ مرزاجی کا فرمان ہے۔

نزول مسیح ۹۹}

ہچو قرآن منزہ اش دانم
از خطا ہا ہمیں است ایمانم

اور تمہارے مرزائیوں کے نزدیک تمہارے مرزاجی کے الہام کے مقابلہ میں حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حجت نہیں جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے کہا کہ جو میرے الہام کے معارض ہو وہ حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ردی کی ٹوکری میں ڈال دو ملاحظہ ہو اعجاز احمدی ص ۳۰ تو مرزاجی کا الہام کہ تمہارے مرزائیوں کے نزدیک حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کرشن جی مستند اور حجتہ ہوگا لہٰذا مرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ آریوں کے پرمیشور ہونے کا صحیح ثابت ہوا۔

دوسرا جواب: یہ کہ مرزاجی نے صاف ارشاد فرمایا ہے کہ یہ کتابیں محض انسانی تالیف ہیں۔ ملاحظہ ہو کتاب البریہ ص ۵۲۔

پھر مرزاجی نے تریاق القلوب ص ۳ میں ارشاد فرمایا ''غرض یہ چاروں انجیل جو یونان سے ترجمہ ہو کر اس ملک میں پھیلائی جاتی ہیں ایک ذرہ قابل اعتبار نہیں۔ لہٰذا بائبل کی اقتدار میں'' نہ آدم زاد ہوں کو حمل کرنا یا اس سے استنباط کرنا مرزا غلام احمد صاحب کے اصول سے ہی غلط ثابت ہوا اور فرمان مرزا صاحب کہ میں آدم زاد نہیں

ہوں مرزا صاحب کی پسندیدہ حقیقت ثابت ہوئی۔

تیسرا جواب: جو بات دشمن کے منہ سے نکلے وہ قابل اعتبار نہیں۔ اعجاز احمدی ص ۲۵۔ لہٰذا بائبل سے تمہارا استدلال ہی ناجائز ہے۔ تو مرزا صاحب کے اس قول کو بائبل کی طرف منسوب کر کے استدلال بنانا غلط ثابت ہوا۔

چوتھا جواب: یہ کہ قرآنی تعلیم زبور کے اس محرفہ قول کے خلاف ہے اللہ تعالیٰ فرماویں وَصَوَّرَکُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ پھر انسان کہے کہ میں انسان کا تخم ہی نہیں بلکہ ہندوؤں کا پرمیشور ہوں تو یہ قرآنی تعلیم انسانوں کے لئے ہی تو ہے اور انسان حسن کی مداح ہے اور مرزا صاحب کا کلام اس کے خلاف ہے انسان کو کہنا پڑے گا کہ میں انسان ہوں یہ علیحدہ امر ہے کہ خدا کے سامنے عاجزی کر کے اپنے آپ کو کمزور انسان ثابت کرے پھر بھی انسانی دائرے کو انسان چھوڑ کر خدا کے روبرو ایک غیر انسان بننا یہ مرزا جی کا ہی پہلا قول ہے ہاں مرزا جی اگر اپنی حقیقت کو خود اپنی زبان سے ارشاد فرماویں تو کوئی مانع نہیں تو ثابت ہوا کہ چونکہ زبور کا یہ مسئلہ قرآن وحدیث کی تعلیم کے خلاف ہے لہٰذا حجت نہیں اور یہی حدیث شریف کا مطلب ہے ورنہ قرآن وحدیث سے ایسی مثال پیش کرو۔ بلکہ قرآن وحدیث میں جتنی دعائیں موجود ہیں جو اسلاف انبیاء علیہم السلام نے مانگیں وہ انسانی دائرے میں رہ کر انہوں نے دعائیں مانگیں اور اگر مرزا جی کو ضرور ہندوؤں کا پرمیشور بننے کا ہی شوق تھا! اور تم نے دلائل سے ان کو ضرور بنانا ہی ہے تو تمہیں مرزائیوں کو مبارک ہم کب انکاری ہیں کہ نہ تھے اور کیوں بنے؟ ہم نے تو اس خفیہ مقام کے تعین کا نام سنتے ہی مرزا جی کے اس کلام کو سراہا کہ واقعی مرزا جی نے اپنی حقیقت بیان فرمائی ہوگی باقی حدیث شریف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ ایسے کلمات ہیں اور نہ ایسے ہیر پھیر کرو کہ جی اہل کتاب کی بات حجت ہوتی ہے جب تک اس کے خلاف قرآن وحدیث میں نہ ہو حالانکہ قرآن وحدیث میں اس مثال کو بعید کا تعلق بھی نہیں تو تمہارا استدلال غلط ثابت ہوا۔

''مرزائی'' حدیث نبوی ہے حَدِّثُوْا عَنْ بَنِی اِسْرَائِیْل وَلَاحَرَجَ توریت وانجیل سے صحابہ کرام نے بھی روائتیں لی ہیں۔

''محمد عمر'' اگر تمہارے نزدیک یہ حدیث صحیح ہے تو رافع الی اسماء عیسیٰ علیہ السلام پر بھی ایمان لانا چاہیئے اس حدیث کے مطابق مرزائیوں کو متی ۲۴ پر بھی ایمان لانا چاہیئے۔ کہ لکھا ہے اگر تم سے کوئی کہے مسیح یہاں ہے یا وہاں ہے تو یقین نہ کرنا کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہونگے۔''

کیوں جی مرزائی صاحب مرزا جی کو جائے نفرت انسانی یعنی ہندوؤں کے پر میشور بنانے کے لیے ہی بائبل کو صحیح جاننے کی ضرورت پڑی اگر تمہارے نزدیک یہ حدیث حَدِّثُوْا عَنْ بَنِی اِسْرَائِیْل صحیح ہے پھر تو تمہارے مرزا جی جھوٹے نبی اور جھوٹے مسیح یقیناً ثابت ہو گئے جیسا کہ بائبل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اگر وہ عبارت پیش کی جاوے اس وقت تو تم کہہ دیتے ہو کہ جی ہمارے مرزا جی تریاق القلوب ۱۳ میں لکھتے ہیں کہ جو ان نجیلوں کی پیروی کرتا ہے اس شخص کو خدا کا جلال ہرگز نہیں ملتا کیونکہ ان کا ایک ذرہ قابل اعتبار نہیں۔ تم نے زبور کی اس عبارت کو صحیح سمجھ کو مرزا جی کو ہندوؤں کا پرمیشور زیر ناف والا بنالیا اور خدا کے جلال سے بھی محروم رہے۔ رفع اور حیات مسیح کے اقول اور جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی پیدا ہونے کے اقوال جو بائبل سے ملتے ہیں اور قرآن وحدیث کے مطابق بھی ہیں ان کو تو مرزا جی اور مرزائی صاحب قابل قبول نہیں سمجھتے کیونکہ مرزا جی کے کلام کے مخالف ہیں اور جو قرآن وحدیث کے مخالف لنگ پوجا کی بات آجائے تو وہ مرزا جی اور مرزائی کے نزدیک حجت ہیں اچھا بئی مرزائی صاحب فقیر تو یہی کہے گا کہ مرزا جی کی اگر اس حقیقت کو جو مرزا جی نے فرمائی ہے کہ ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار دلیل تسلیم کرتا ہے کہ میں مرزا جی کو انسان کی جائے نفرت اور جائے عار بلا دلیل مانتا ہوں اگر اس میں تردد ہے تو مرزائیوں کو ہو تو مجھے تو کوئی تردد نہیں۔

دوسرا جواب: یہ ہے کہ کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے کبھی اس جملہ کو پسند فرمایا ہو۔

تیسرا جواب: یہ ہے کہ حَدِثُوا عَنْ بنی اِسْرائیل والی حدیث تو اس کا ایک راوی ہے عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبانی تو یہ قابل اعتبار نہیں ملاحظہ ہو۔

عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان

تقریب التہذیب ۲۲۶} رُمِیَ بالقدر وتغیر باخرہِ

میزان الاعتدال ۲/۹۹} وَقال احمد احادیثه مناکیر وقال النسائی لیس باالقوی روی عن الاوزاعی انه کتب رسالة الی ابن ثوبان یقول فیها وقد کنت قبل وفاة ابیک تری ترک الصلوة فی جماعة حراماً وقد اصحب تری ترک الجمعه والجماعة حلاله

سبب ضعف

۔ وری العباس بن الولید بن مزید عن ابیه قال لما کانت السنة التی تناثرت فیها الکواکب خرجنا لیلاً الی الصحراء مع الاوزاعی وَاصحابنا وَمعنا ابن ثوبان قال فَسَلَّ سیفَه' وَ قال ان اللّٰه تعالیٰ قد حد فحدوا فجعلو یسبونَه' یو ذونَه' فقال الاوزاعی ان عبدالرحمٰن قدرفع عنه القلم ای انه' جُنَّ

اس روایت کا دوسرا راوی بو کشبہ سلوی مجہول ہے۔

دیوانوں کی روایت حجت نہیں ہو سکتی اور اگر تم نے ضرور مرزا جی کو ہی انسان کی جائے نفرت کرنا ہے تو بخوشی ثابت کرو باقی رہا تمہارا کہنا کہ صحابہ نے روائتیں اسرائیلیات سے روایت کی ہیں ان کونا قابل قبول بھی تو کہا جاتا ہے کون قبول کرتا ہے۔ ''مرزائی'' یہ الفاظ انسانوں کو مخاطب کر کے نہیں بطور مناجات کہے گئے ہیں۔

جیسا کہ اگلے پچھلے شعروں سے ثابت ہو رہا ہے پس یہ دعا انتہائی تذلل اور انکساری سے کہی گئی ہے اس دعا کا مفہوم یہ ہے کہ اے خدا دشمن مجھے نگاہ نفرت سے دیکھتے ہیں گویا میں انسان ہی پاکٹ بک ص ۹۹۷ تا ص ۹۹۸۔

''محمد عمر'' مرزائی صاحب بڑے افسوس کی بات ہے کہ اگر کسی کمزور سے کمزور انسان کو کہا جائے کہ تم میری جائے نفرت ہو تو کیا کوئی گوارہ کر سکتا ہے ایسے ہی اگر کوئی چھوٹا دوسرے بزرگ کو کہے کہ میں انسانوں کی شرم گاہ ہوں تو کیا وہ گوارہ کرے گا سننے والا ضرور کہے گا کہ ایسے گستاخ کو باہر نکال دو اور یہ محاورہ کسی شریف آدمی نے کبھی استعمال نہیں کیا پھر یہ جملہ بطور مناجات خدا کو کہا جائے تو رب العزۃ کی بڑی ہتک ہے۔

''مرزائی'' ۔حضرت ایوب علیہ السلام نے خداوند سے دعا کی الٰہی اَنَا عَبْد'' ذَلِیْلٌ حضرت ایوب علیہ السلام کو کون بد بخت اور ذلیل کہہ سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی قُلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْف'' فَقُوْلِیْ وَاِنِّیَ ذَلِیْل فَاعَزَّنِیْ وَاِنِّیْ فَقِیْر'' فَارْزُقْنِیْ یعنی اے خدا میں کمزور ہوں تو مجھے طاقت دے میں ذلیل ہوں مجھے عزت دے اور خلبہ عطا فرمائے اور فقیر ہوں مجھے رزق دے اور جامع صغیر میں ہے وَابْتَھِلُ اِبْھَالَ الْمُذْنَبِ الذَلِیْلِ وَادْعُوْکَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الْعَزِیْز حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اور حضرت داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت داؤد طائی کے متعلق لکھتے ہیں کہ وہ امام جعفر رضی عنہ کے پاس آئے اور کہا اے رسول اللہ کے بیٹے میرا دل سیاہ ہو گیا ہے کوئی نصیحت فرماؤ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک اعرابی آیا اس نے کہا انت خلیفہ رسول اللہ تو آپ نے فرمایا لَا اَنَا الْخَلِیْفَۃُ بَعْدَہ' لہٰذا ان تمام عبارتوں سے ثابت ہوا کہ صالحین لوگ بطور انکساری اور تذلل دربار الٰہی میں دعا کریں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ویسا ہی ہیں کچھ خدا کا خوف کرو مختصر از پاکٹ بک از ص ۹۹۸ تا ص ۱۰۰۱۔

''محمد عمر'' وکیل صاحب گزارش ہے کہ آپ ایک ہزار اسلاف کی دعاؤں کا حوالہ دیں

لیکن مرزا جی والی دعا کہ میں انسان کی شرم گاہ ہوں۔ کسی اسلامی کتاب سے آپ نہیں دکھا سکتے کیسی بھولی باتیں بناتے ہو حضرت ایوب علیہ السلام نے مثلاً دعا فرمائی کہ یا اللہ میں کمزور ہوں مجھے طاقت دے میں ذلیل ہوں عزت دے فقیر ہوں غنی کر تو یہ انسان کے لائق دعا ہے دعا فحش تو نہیں مثلاً مرزا جی نے فرمایا کہ ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار۔ لفظ بشر مذکر و مؤنث دونوں کو شامل ہے اگر بشر سے مراد مذکر ہو تو مرزا صاحب کے کلام کے یہ معنی ہونگے کہ میں آدمی کا جائے نفرت ہوں جس کی شرح دوسری جگہ مرزا صاحب نے فرمادی کہ ہندوؤں کے پرمیشور ہونے کی کہ وہ زیر ناف ہے (تم خود سمجھ لو یعنی مرزا صاحب بہ تشریح مرزائیہ خداوند کے دربار اطہر میں نہایت عاجزی اور ذلت سے التجا کر رہے ہیں کہ یا اللہ میں آدمی کا فلاں .... ہوں اور اگر بشر سے مراد مرزا جی کی تانیث ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ یا اللہ میں عورت کی شرم گاہ ہوں جس کی تشریح کشتی نوح میں فرمادی کہ میں نے دو برس تک صفت مریمیت میں پرورش پائی ار و صفت مریمیت یعنی تانیث رحم ہے اور اوصاف رحم کا بھی مرزا جی نے اقرار فرمایا کہ مجھے خون حیض آیا یہ بھی متعلق رحم ہے کسی مرد کو کبھی خون حیض نہیں آیا پھر فرمایا کہ مجھے درد زہ ہوا یہ اوصاف رحم سے ایک وصف خاصہ ہے تو کیا مرزا جی بمعنی اول خداوند تعالیٰ سے دعا کر رہے ہیں کہ یا اللہ میں آدمی کا شرم گاہ ہوں میری باہ بڑھا دے یا مسمن مطول کر دے کیونکہ آدمی کی جائے نفرت کے متعلقہ دعائیں تو یہی ہیں اور اگر مونث کی شرم گاہ مراد لے کر خداوند تعالیٰ سے دعا کریں کہ یا اللہ میری شرم گاہ کی قوت شہوانی بڑھا دے کہ قصہ ختم ہی نہ ہو یا کم کر دے تا کہ حمل جلدی ہو جائے۔

افسوس مرزائی صاحب صاف ہی کیوں نہیں کہہ دیتے کہ شعر عیارانہ ہے مرزا صاحب چونکہ انہی کاموں میں مشغول رہے اس لئے ایسے اشعاروں سے ہی آپ کا سروکار رہا اگر ایسے عشق مجازی وغیرہ سے پرکیف اشعار ملاحظہ کرنے ہوں تو دوسرے مقام پر ملاحظہ فرمالیں از سرتا پا مرزا غلام احمد صاحب چونکہ شہوانی جسم تھے اس لئے

انہوں نے اپنی حقیقت کو واضح فرما دیا جو کسی غیر جانبدار سے بھی مخفی نہیں از خروار مرزا غلام احمد صاحب کی جوانی کے اشعار آپ کی خدمت میں پیش کر دیتا ہوں۔

مرزا غلام احمد صاحب بلوغت سے ہی شاعر تھے اور شعر آپ کی گھٹی تھی

سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۲۴۴} بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ مرزا سلطان احمد صاحب سے مجھے حضرت مسیح موعود کی ایک شعروں کی کاپی ملی ہے جو بہت پرانی ہوتی ہے غالباً جوانی کا کلام ہے حضرت صاحب کے اپنے خط میں ہے جسے میں پہچانتا ہوں بعض بعض شعر بطور نمونہ درج ذیل ہیں۔

عشق کا روگ ہے کیا پوچھتے ہو اس کی دوا ۔۔۔ ایسے بیمار کا مرنا ہی دوا ہوتا ہے

کچھ مزا پایا مرے دل! ابھی کچھ پاؤ گے ۔۔۔ تم بھی کہتے تھے کہ الفت میں مزا ہوتا ہے

ہائے کیوں ہجر کے الم میں پڑے ۔۔۔ مفت بیٹھے بٹھائے غم میں پڑے

اس کے جانے سے صبر دل سے گیا ۔۔۔ ہوش بھی ورطہ عدم میں پڑے

سبب کوئی خداوند بنا دے ۔۔۔ کسی صورت سے وہ صورت دکھا دے

کرم فرما کے آ او میرے جانی ۔۔۔ بہت روئے ہیں اب ہم کو ہنسا دے

کبھی نکلے گا آخر تنگ ہو کر ۔۔۔ دلا اک بار شور و غل مچا دے

نہ سر کی ہوش ہے تم کو نہ پا کی ۔۔۔ سمجھ ایسی ہوئی قدرت خدا کی

میرے بت اب سے پردہ میں رہو تو ۔۔۔ کہ کافر ہو گئی خلقت خدا کی

نہیں منظور تھی اگر تم کو الفت ۔۔۔ تو یہ مجھ کو بھی جتلایا تو ہوتا

مری دل سوزیوں سے بے خبر ہو ۔۔۔ مرا کچھ بھید بھی پایا تو ہوتا

یہ ہیں مرزا جی کی نوجوانی کے حالات اور اشعار جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔ اَلشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ثابت ہوا کہ مرزا صاحب ابتداء سے ہی شاعر تھے

مجازی عشق کے رنگ و بو میں مخمور تھے اور از روئے قرآن کریم ابتدا سے ہی مرزا صاحب گمراہی کے گھڑے میں گرے ہوئے تھے تو تمہارا استدلال فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر قیاس کرنا قیاس مع الفاروق ہے اور افترا ہے اور شاعری اور رسالت نقیضین ہیں اور اجتماع نقیضین محال ہے جیسا کہ رب العزت نے دعویٰ فرمایا ہے اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ

اور نوجوانی میں مرزا غلام احمد صاحب اپنے والد صاحب کے کاروبار کے پیش پیش تھے اس لئے آپ کا میلان طبع بھی کنجریوں کی طرف زیادہ تھا شاید اس لیے ہو۔

سیرۃ المہدی ص ۱/۴۴} بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد صاحب نے بواسطہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے کہ تایا صاحب کی شادی بڑی دھوم دھام سے ہوئی تھی اور کئی دن رات جشن رہا تھا اور ۲۲ طائفے ارباب نشاط کے جمع تھے مگر والد صاحب کی شادی نہایت سادہ ہوئی تھی اور کسی قسم کے خلاف شریعت رسوم نہیں ہوئیں۔

مرزائی دوستو! ذرا غور سے اپنے مرزا غلام احمد صاحب کی زندگی کے ابتدائی حالات اپنی اپنی حدیثوں سے ملاحظہ فرما کر انصاف کرو کہ کیا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی میعاد زندگی میں بھی کوئی کنجریوں کا طائفہ آپ کے اختیار میں بلایا گیا؟ افسوس کہ اب بھی تمہیں سمجھ نہ آئے تو!

سیرۃ المہدی ص ۱/۴۴} کتاب البریہ ۱۳۴ اب میرے سوانح اس طرح پر ہیں کہ میرا نام غلام احمد میرے والد صاحب کا نام غلام مرتضیٰ...... ہماری قوم مغل برلاس ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب المعروف سندھی

سیرۃ المہدی ۴۵ حصہ اول} بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہا کہ تمہاری دادی ایمہ ضلع ہوشیار پر کی رہنے والی تھی حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ہم اپنی والدہ کے ساتھ بچپن میں کئی دفعہ ایمہ گئے ہیں والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ وہاں حضرت صاحب

بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے اور چاقو نہیں ملتا تھا تو سرکنڈ سے ذبح کر لیتے تھے والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ایک ،دفعہ ایمہ سے چند بوڑھی عورتیں آئیں تو انہوں نے باتوں باتوں میں کہا کہ سندھی ہمارے گاؤں میں چڑیاں پکڑا کرتا تھا والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں نہ سمجھ سکی کی سندھی سے کون مراد ہے آخر معلوم ہوا کہ ان کی مراد حضرت صاحب سے ہے والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ دستور ہے کہ کسی منت ماننے کے نتیجے میں بعض لوگ خصوصاً عورتیں اپنے کسی بچے کا عرف سندھی رکھ دیتے ہیں چنانچہ اسی وجہ سے آپ کی والدہ اور بعض عورتیں آپ کو بھی بچپن میں کبھی اس لفظ سے پکار لیتی تھی۔

جملہ معترضہ کے طور پر چڑیوں پر مرزا غلام احمد صاحب کا فتوٰی

سیرۃ المہدی ۱/۱۹۲} بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، بیان کیا کہ مجھ سے میرا اسماعیل صاحب نے کہ ایک دفعہ میاں (یعنی خلیفہ المسیح ثانی دالان کے دروازے بند کر کے چڑیاں پکڑ رہے تھے کہ حضرت صاحب نے جمعہ کی نماز کے لئے باہر جاتے ہوئے ان کو دیکھ لیا اور فرمایا میاں گھر کی چڑیاں نہیں پکڑا کرتے جس میں رحم نہیں اس میں ایمان نہیں۔

مرزائیو! اب تو سوچ لو کہ اپنے گھر کی چڑیاں پکڑنے سے ایمان جاتا ہے اور ننھیال کے گھر سے چڑیاں پکڑنے سے اور کھانے سے ایمان باقی رہتا ہے خصوصا جس کا کب ہی عرصہ تک چڑیاں پکڑنا رہا ہو اس میں کتنا ایمان باقی رہ گیا ہو گیا جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے۔ کہ سندھی ہمارے گاؤں میں چڑیاں پکڑا کرتا تھا ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب کی ابتدائی زندگی بھی ایمان سے خالی تھی۔

"مرزائی"۔ سندھی کا لفظ ہندی الاصل ہے جس کے معنی مناسب وقت یا صلح یا جوڑ کے ہیں خدا کی طرف سے یہ اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ یہی وہ شخص ہے جو عین وقت پر آنے والا ہے یا کہ یہ شخص لوگوں کو خدا کے ساتھ ملانے والا ہوگا یا یہ کہ یہ خود اپنی پیدائش میں جوڑا یعنی توام پیدا ہونے والا ہوگا باقی رہا کسی معاند کا یہ مذاق اڑانا کہ گویا حضرت مسیح موعود کا

نام ہی سندھی تھا اصولا اس کا جواب یہ ہے گزشتہ انبیاء کے جو نام ہیں وہ بھی آخر کسی نہ کسی زبان کے لفظ ہیں اور کم از کم بعض ناموں کے متعلق ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان کے کیا کیا معنی ہیں پھر اگر بالفرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کوئی ہندی الاصل نام پالیا تو اس میں حرج کونسا ہوگا۔ سیرۃ المہدی ۲/۴۶۔

''محمد عمر'' مرزا صاحب کے اسماء شہورہ سے ایک نام سندھی بھی تھا اور اس نام سے مرزا صاحب شروع سے مشہور تھے۔ جیسا کہ پہلے سیرۃ المہدی ۴۵/۱ مرزا صاحب کے صاحبزادے کی کتاب سے سندھی نام ثابت ہے اور سندی پنجابی زبان کی اصطلاح ہے اور جو تم نے سندھی کے معنی بیان کئے ہیں وہ پنجاب کے کسی علاق میں نہیں بولے جاتے اور نہ سمجھے جاتے ہیں حقیقت سندھی کا لفظ بفتح سین سندھیوے سے مخفف ہے سندھیو اس آلے کو کہتے ہیں جس سے چور نقب زنی کرتا ہے اور یا نسبت چونکہ مرزا صاحب کو بھی بچپن میں چوری کی عادت تھی اس واسطے اس کا پنجابی ترجمہ ہوگا۔ (سنہ لادن والا) یعنی نقب زنی کرنے والا اسی لئے مذکورہ مرزائی حدیث میں ذکر کیا گیا ہے۔ کہ آپ کو والدہ بھی اور عام عورتیں (جن کو مرزا صاحب کی چوری کا علم تھا) آپ کو بھی بچپن میں بھی اس لفظ (سندھی) سے پکار لیتی تھیں۔ اس واسطے آپ کے والد مرزا غلام مرتضیٰ صاحب اس نام کے بلانے سے آزردہ خاطر ہوتے تھے لیکن مرزا صاحب بھی اس نام سے چڑے نہ تھے۔ دوسری حدیث مرزائیہ ملاحظہ ہو۔

سیرۃ المہدی ۳/۲۵۲ ﴿ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ والدہ صاحبہ عزیز مرزا رشید احمد صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنی پھوپھی صاحبہ سے سنا ہوا ہے کہ اگر کبھی کوئی عورت بچپن میں حضرت صاحب کے متعلق سندھی کا لفظ استعمال کرتی تھی تو دادا صاحب بہت ناراض ہوتے تھے کہ میرے بیٹے کا نام بگاڑ دیا ہے اس طرح نہ کہا کرو بلکہ اصل نام لے کر پکارا کرو۔

اس حدیث مرزائیہ سے تین امور ثابت ہوئے۔

(۱) مرزا صاحب کا نام بچپن میں سندھی سے پکارا جاتا تھا۔

(۲) مرزا صاحب کے والد صاحب کا ناراض ہونا ثابت ہوتا ہے کہ اس نام سے مرزا صاحب کی حقیقت واضح ہوتی ہے۔

(۳) والد صاحب کا مقررہ نام غلام احمد تھا لیکن آپ کی والدہ چراغ بی بی کے متعلقین مرزا صاحب کو سندھی کے نام سے بلاتے تھے تو معروف نام سے پہچان جلدی ہو جاتی ہے۔

''مرزائی''۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ سراسر افترا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کا نام سندھی تھا اور اگر کسی مخالف یا معاند کے پاس اس کی کوئی دلیل ہے تو وہ مرد میدان بن کر سامنے آئے اور اسے پیش کرے ورنہ خدائی وعید سے ڈرے جو لعنت کی صورت میں مقرر ہے سیرۃ المہدی ۱/۴۷۔

''محمد عمر'' فقیر کا دعویٰ الہام خداوندی ہونے کا نہیں آپ کی کتابوں سے جو مرزائیہ کے مذہب کی مستند کتب احادیث ہیں ان سے دو حدیثیں مرفوعہ پیش کر دی ہیں کسی غیر سے نہ سنا نہ کسی غیر کی کتاب دیکھی تاکہ نقل غلط ہونے کا احتمال ہو تمہاری ہی حدیث مرزائیہ سے پڑھا اور لکھ دیا کہ مرزا صاحب کا نام معروف بچپن میں سندھی بھی تھا بچپن کے علم معروف سے تو آپ رنجیدہ خاطر ہوئے ہیں لیکن مرزا جی کے الہامی نام سے پکار کر بھی کبھی سنت پر عمل کیا ہے مثلاً مرزا صاحب نے دودھر گوپال یا کرشن اور جے سنگھ بہادر یا مریم وغیرہ اپنے نام الہامی بتائے ہیں پھر تیسری عرض یہ ہے کہ مرزا صاحب نے بھی اور مرزائیوں نے بھی مرزا صاحب کے والد صاحب کے مقررہ نام کو بگاڑ کر تم نے صرف احمد بنا لیا ہے اور یَاتِی مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ کو مرزا صاحب پر چسپاں کرتے ہو کیا اس وقت یہ حدیث اپنی بھول جاتی ہے۔

''مرزائی'' ''سیرۃ المہدی ۱/۴۳'' حقیقت یہ ہے جسے ساری دنیا جانتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام مرزا غلام احمد تھا۔ چنانچہ (۱) یہی نام آپ کے

والدین نے رکھا اور (۲) اسی نام سے آپ کے والد صاحب آپ کو ہمیشہ پکارتے تھے اور (۳) اسی نام سے سب دوست و دشمن آپ کو یاد کرتے تھے اور (۴) میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیالکوٹ کی ملازمت از ۱۸۶۴ء تا ۱۸۶۸ء کے بعض سرکاری کاغذات دیکھے ہیں جو اب تک محفوظ ہیں ان میں بھی یہی نام درج ہے اور (۵) اسی نام کی بنا پر دادا صاحب نے اپنے ایک آباد کردہ گاؤں کا نام احمد آباد رکھا اور (۶) دادا صاحب کی وفات کے بعد جو حضرت صاحب کے دعویٰ مسیحیت سے چودہ سال پہلے ۱۸۷۶ء میں ہوئی جب کاغذات میں ہمارے تایا اور حضرت صاحب کے نام جائیداد کا انتقال درج ہوا تو اس میں بھی غلام احمد نام ہی درج ہوا اور (۷) کتاب پنجاب چیفس میں بھی جو حکومت کی طرف سے شائع شدہ ہے یہی نام لکھا ہے اور (۸) دوسرے بھی سارے کاغذات اور دستاویزات میں یہی نام درج ہوتا رہا ہے اور (۹) دوسرے عزیزوں اور قرابت داروں کے ناموں کا قیاس بھی اس نام کو مؤید ہے اور (۱۰) خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر عدالت ہائے انگریزی میں جتنے مقدمات ہوئے ان سب میں حکام اور مخالفین ہر دو کی طرف سے یہی نام استعمال ہوتا رہا اور (۱۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے پہلے جب اول المکفرین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے براھین احمدیہ پر ریویو لکھا تو انہوں نے اس میں بھی یہی نام لکھا اور (۱۲) اشد المعاندین مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنی جملہ مخالفانہ تصنیفات میں ہمیشہ یہی نام استعمال کیا اور (۱۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر جن بیسیوں ہندو سکھ عیسائی مسلمان اخباروں نے آپ کے متعلق نوٹ لکھے انہوں نے بھی اسی نام سے آپ کا ذکر کیا لَعْنَتُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ سیرۃ المہدی ۱/۴۸۔

''محمد عمر'' اس مرزائی حدیث سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کا نام صرف غلام احمد ہی ہے صرف احمد یا ابراہیم یا موسیٰ یا عیسیٰ یا آدم یا محمد یہ سب جھوٹ ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ مرزائی صاحب نے اکثر دلائل مرزا صاحب کے غلام احمد نام پر پیش کیے

لیکن نمبر ۲ میں فرمایا والد صاحب آپ کو غلام احمد پکارتے تھے لیکن یہ نہیں کہا کہ والدین ہی مرزا صاحب کو غلام احمد کے نام سے پکارتے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کی والدہ صاحبہ مرزا صاحب کو سندھی کے نام سے بلاتی تھیں جیسا کہ پہلے دو حدیثوں میں بھی گزر چکا ہے اور خصوصاً والدہ اپنے بچے کو پیارے نام سے یہ ہی یاد فرمایا کرتی ہیں اور مشہور بھی والدہ کا موسومہ نام ہوتا ہے جب بچہ بلوغت کو پہنچ جائے تو بزرگ لوگ اسی نام سے پکارتے ہیں تو فقیر نے بھی مرزا صاحب کو اسی نام سے پکارا نہیں اگر کوئی پکارے تو مرزائی اس محبوب نام سے پکارے ہمیں کیا ضرورت ہے فقیر نے تو صرف مرزا صاحب کی ابتدائی زندگی کو بیان کرتے ہوئے جو کچھ تمہاری کتب سے صحیح صحیح ثابت ہوا اس کا لکھنا درست ہوگا جرم نہ ہوگا جو بات فقیر اپنی طرف سے بہتان لگا دے اس کو فقیر بھی اخلاقی ودینی وایمانی جرم سمجھتا ہے اور نہ اسلام اس کی اجازت دیتا ہے۔

''مرزائی'' تم نے کہا ہے کہ بہتان لگانا ایمانی جرم ہے لیکن تم نے مرزا صاحب پر چوری کا بہتان نہیں لگایا کیا قوم کا راہبر ایسا فعل شنیع کا مرتکب ہوسکتا ہے۔

''محمد عمر'' بغیر دلیل انشاء اللہ کوئی بات نہ کہوں گا جس بات میں تمہیں شک ہو تحریراً دریافت فرماؤ فقیر انشاء اللہ العزیز ہر بات کی دلیل تمہاری کتاب سے پیش کرے گا۔ اب تم نے فرمایا ہے کہ مرزا صاحب کی چوری کرنا تو اس کا حوالہ تمہاری کتاب سے ہی عرض کرتا ہوں۔

مرزا غلام احمد صاحب کا بد چوری کرنا

سیرۃ المہدی $\frac{1}{244}$} بسم اللہ الرحمن الرحیم، بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب سناتے تھے کہ جب میں بچہ ہوتا تھا تو ایک دفعہ بعض بچوں نے مجھے کہا کہ جاؤ گھر سے میٹھا لاؤ میں گھر میں آیا اور بغیر کسی سے پوچھنے کے ایک برتن میں سے سفید بورا اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا۔ اور راستہ میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال لی بس پھر کیا تھا میرا دم رک گیا اور بڑی تکلیف ہوئی کیونکہ معلوم ہوا کہ جسے میں

نے سفید بورا سمجھ کر جیبوں میں بھرا تھا وہ بورا نہ تھا بلکہ پسا ہوا نمک تھا۔

یہ تو مرزا جی کی بچپن کی چوری ہے یہ تو فطری طور پر چوری وقوع میں آئی ہے ابتداء میں خانگی چوری نے ایمانوں کی چوری کا حاذق بنا دیا ہے اب جوانی کی چوری ملاحظہ ہو۔

مرزا غلام احمد صاحب کا جوانی میں بھی چوری پیشہ ہی رہا

سیرۃ المہدی ۱/۴۳} بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام دین بھی چلا گیا جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا (خبر نہیں قادیان کے باہر کسی شہر میں لے گیا اور کہاں کہاں پھراتا رہا) پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا اور آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا حضرت مسیح موعود اس شرم سے گھر نہیں آئے اور چونکہ تمہارے دادا کا منشا رہتا تھا کہ آپ کہیں ملازم ہو جائیں اس لئے آپ شہر سیالکوٹ میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے اور کچھ عرصہ تک وہاں ملازمت پر رہے پھر جب تمہاری دادی بیمار ہوئیں تو تمہارے دادا نے آدمی بھیجا کہ ملازمت چھوڑ کر آجاؤ جس پر حضرت صاحب فوراً روانہ ہو گئے .... قادیان پہنچے تو پتہ لگا کہ واقعی وہ (والدہ مرزا صاحب) فوت ہو چکی تھیں والدہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ہمیں چھوڑ کر پھر مرزا امام دین ادھر ادھر پھرتا رہا آخر اس نے چائے کے ایک قافلہ پر ڈاکہ مارا اور پکڑا گیا .... خاکسار (مرزا بشیر احمد صاحب) عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیالکوٹ کی ملازمت ۱۸۶۴ تا ۱۸۶۸ع کا واقعہ ہے۔

اس حدیث مرزائیہ سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب اپنے والد صاحب کی پنشن گھر نہ لائے باپ کو نہ دی قادیان کے علاوہ کسی اور شہر میں مرزا امام دین کے ساتھ عیش اڑاتے رہے خبر نہیں کہاں کہاں پھرتے رہے جوانی کا زمانہ تھا کوئی بچے تو تھے عی

نہیں کہ کسی دھوکے میں آتے پھر گھر نہ آئے کہ باپ کچھ کہے نہیں کیونکہ والدین کا گذارہ محض پنشن پر ہی تھا اور پورے مہینے کی پنشن مرزا غلام احمد صاحب باپ سے چوری مرزا امام الدین کے ساتھ تباہ کر گئے آخر کوئی جگہ نہ تھی جو مرزا جی کو تنگ آکر شہر سیالکوٹ میں قلیل تنخواہ پر ملازمت کی جو چار سال تک گھر والدین سے مفرور رہے والدہ کی فوتیدگی کے بعد قادیان پہنچے اپنی والدہ سے مرزا جی گناہ بھی نہ بخشا سکے والد پہلے ہی ناراض تھا والدہ بھی ناراضگی میں ہی فوت ہوئی۔

قرآنی فیصلہ

بنی اسرائیل ۱۵/۳ } وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا کیا بوڑھے والدین سے احسان ایسے ہی ہوتا ہے کہ ان کی ماہواری رقم بھی سرقہ کی جائے۔

مرزائیو! آؤ آپ کو فقیر عرض کرتا ہے کہ انبیاء کرام کا شان اور والدین سے تعلق ان کا کیسا ہوتا ہے جس کی شان رب العزۃ بیان فرماتے ہیں۔

مریم ۱۶/۱ } یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ وَاٰتَیْنٰہُ الْحُکْمَ صَبِیًّا وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَکٰوۃً وَکَانَ تَقِیًّا وَبَرًّا بِوَالِدَیْہِ وَلَمْ یَکُنْ جَبَّارًا عَصِیًّا۔ اے یحییٰ کتاب کو مضبوطی سے لے اور دیا ہم نے اس کو حکم بچپن میں اور رقت قلبی اپنی طرف سے اور پاکیزگی اور پرہیزگار تھے اور اپنے ماں باپ کے خدمتگار رہتے اور متکبر نافرمان نہ تھے۔

کیوں صاحب مرزائی صاحب یہ ہے شان نبی اللہ کا اور یہ ہے فرمانبرداری والدین کا عاق اور ان کو چھوڑ کر بھاگنے والا اور ان کا مال ان کی تنگ حال میں کھا جانے والا آدمی بھی بخشش خداوندی کی امید نہیں رکھ سکتا اب مرزا۔ غلام احمد صاحب کے ساتھی جن کے ساتھ مل کر والد صاحب کا چوری روپیہ برباد کیا ان کے متعلق سنئے۔

مرزا جی دے گوٹھی یارا اور سادی حالت

سیرۃ المہدی ۳/۱۸ ص } مرزا امام الدین اور نظام الدین صاحبان کا چال چلن ٹھیک نہ تھا۔

سیرۃ المہدی ۳/۱۸۵ } مرزا نظام الدین اور امام الدین تمام دنیا کے عیبی تھے۔

مرزا غلام احمد صاحب جب مرزائیوں کے ہیرو بنے تو ڈاکہ زنی شروع کردی

مرزا غلام احمد صاحب مرزائیوں کے ہیروں اور نبیہ گلنگ کرشن قادیانی صاحب نے عرصہ تک سرکار برطانیہ کی عدالتوں میں لوگوں کے مقبوضہ دیہات پر مقدمات کئے لیکن سوائے نقصان کے کچھ ہاتھ نہ آیا ہر عدالت میں دیہاتی مقدمہ میں خارج ہوتے رہے بہت زور لگایا کہ جتنے گاؤں ہماری ریاست وملکیت ہیں سوادست افسوس ملنے کے کچھ حاصل نہ ہوا بعد ازاں تنگ دستی زیادہ بڑھ گئی اپنے والد صاحب کی پنشن برطانیہ سے حاصل کر کے باہر ہی ہضم کر جاتے اس سبب سے مرزا غلام مرتضٰی صاحب والد مرزا غلام احمد صاحب اکثر ناراض رہتے ۱۸۶۴ء سے لے کر ۱۸۶۸ء تک یعنی چار سال قلیل تنخواہ پر گزارہ کیا لیکن تھوڑے پیسوں سے کب گزر ہوتا تھا۔ تقدیر الٰہی مرزا صاحب کی والدہ چراغ بی بی کی فوتگی کا وقت قریب پہنچا تو والد صاحب نے مرزا جی کو واپس بلایا جب واپس قادیان پہنچے تو خیال آیا برطانوی عہدوں میں تو برطانوی تعلیم کی ضرورت ہے کیوں نہ ہو کہ ایسا کام کیا جائے جس سے فائدہ زیادہ ہو اور تعلیم کی سند ہی نہ دکھانی پڑے تو یہ سوچا مسلمانوں میں مجدد نبوۃ وغیرہ ایک مراتب ہیں جو بغیر تحقیق کے لوگ مطلع ہو ہی جاتے شاطران چالیں تو عدالتہائے برطانوی اور مقدمات کی توضیع اور تزئین اور ان کا بڑھانا چڑھانا تو جانتے ہی تھے ایک کتاب تصنیف کرنے کا ارادہ کیا جس کے متعلق چندہ حاصل کرنے کا اشتہار شائع کر دیا۔

تبلیغ رسالت ۱/ب} اشتہار بغرض استعانت واستظہار از انصار دین محمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ الابرار اخوان دیندار مومنین غیرت شعار وحامیان دین اسلام ومتبعین سنت خیر الانام پر روشن ہو کہ اس خاکسار نے ایک کتاب متضمن اثبات حقانیت قرآن وصداقت دین اسلامی ایسی تالیف کی ہے ....اب ہم نے اس کتاب میں اس کا اوران کے اشتہاروں کا کام تمام کردیا ہے اور صداقت قرآن نبوت کی بخوبی ثابت کے نو حصے اور زیادہ کہ دیئے جن کے سبب سے تعداد کتاب ڈیڑھ سو جزو ہوگئی ہر ایک سے اس کا ایک ایک ہزار نسخہ چھپے تو چورانوے روپیہ صرف ہوتے ہیں پس کل حصص کتاب نو سو چالیس روپے سے کم میں نہیں چھپ سکتی از انجا کہ ایسی بڑی کتاب کا چھپکر شائع ہونا بجز معاونت مسلمان بھائیوں کے بڑا مشکل امر ہے اور ایسے اہم کام میں اعانت کرنے میں جس قدر ثواب ہے وہ ادنی اہل اسلام پر بھی مخفی نہیں لہذا اخوان مومنین سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں شریک ہوں اور اس کے مصارف طبع میں معاونت کریں اغنیا لوگ اگر اپنے مطبخ کے ایک دن کا خرچ بھی عنایت فرمائیں گے تو یہ کتاب بسہولت چھپ جائے گی ورنہ یہ مہر درخشاں چھپا رہے گا یا یوں کریں کہ ہر ایک اہل وسعت بہ نیت خریداری کتاب پانچ پانچ روپیہ مع اپنی درخواستوں کے راقم کے پاس بھیج دیں جیسے جیسے کتاب چھپتی جائیگی ان کی خدمت میں ارسال ہوتی رہے گی ۔عرض انصار اللہ بن کر اس نہایت ضروری کام کو جلد تر بسر انجام پہنچاویں اور نام اس کتاب کا براھین الاحمدیہ علی حقیقت کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیہ رکھا گیا ہے خدا اس کو مبارک کرا اور گمراہوں کو اس کے ذریعہ سے اپنے سیدھے راہ پر چلا و آمین ۔المشتہر: خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ملک پنجاب مئی ۱۸۷۹ء

(۱) اس اشتہار کے ذریعہ مرزا جی نے ہر شخص سے دست سوال دراز فرمایا اور چندہ طلب کیا۔

(۲) مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان نو سو چالیس روپے کی رقم بھی

کتاب کی طباعت پر خرچ کر کے طبع کرانے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔

(۳) اگر کتاب کی قیمت کے طور پر ہی پانچ پانچ روپے بھیج دیں تو بھی کتاب چھپ سکتی ہے ورنہ نہیں جس طرح کوئی چاہے خداواسطے یا کتاب کی قیمت سمجھ کر بہر صورت رقم ضرور ملنی چاہیے۔

''مرزائی''۔ مرزاصاحب نے اللہ واسطے کب مانگا ہے یہ تمہارا بہتان ہے۔

''محمد عمر''۔ غرض انصار اللہ بن کر اس نہایت ضروری کام کو جلد تر بسر انجام پہنچادیں۔ کیا مطلب ہے؟ اور پھر فرمایا اور ایسے اہم کام میں اعانت کرنے میں جس قدر ثواب ہے اور وہ ادنی اہل اسلام پر بھی مخفی نہیں اس سے صاف ظاہر ہورہا ہے مرزائی صاحب آپ ناراض نہ ہوویں فقیر اوراس سے واضح الفاظ کردیتا ہے۔

تبلیغ رسالت $\frac{1}{8}$} لیکن بباعث اس کے جو قیمت کتاب کی نہایت ہی کم تھی اور جبر ونقصان اس کا بہت سی اعانتوں پر موقوف تھا جو محض فی سبیل اللہ ہر طرف سے کی جاتیں طبع کتاب میں بڑی توقف ظہور میں آئی مگر اب کہاں تک توقف کی جائے ناچار بصد اضطرار یہ تجویز سوچی گئی جو قیمت کتاب کی جو بنظر حیثیت کتاب کے بغائت درجہ قلیل اور ناچیز ہے دو چند کی جائے لہٰذا بذریعہ اعلان ھذا کے ظاہر کیا جاتا ہے جو من بعد جملہ صاحبین باستثناء ان صاحبوں کے جو قیمت ادا کر چکے ہیں یا ادا کرنے کا وعدہ ہو چکا ہے قیمت اس کتاب کی بجائے پانچ روپیہ کے دس روپیہ تصور فرماویں .... یہ کتاب جنوری ۱۸۸۰ء میں زیر طبع ہو کر اس کی اجراس مہینہ یا فروری میں شائع اور تقسیم ہونی شروع ہو جائے گی۔ ....مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۷۹ء المعلن

مرزاغلام احمد رئیس قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

کیوں جی مرزائی صاحب پہلا اشتہار برائے چندہ مئی ۱۸۷۹ء کو شائع کیا اور قیمت پانچ روپے پیشگی یا خداواسطے طلب کئے جب لوگوں نے پانچ پانچ روپے عام بھیج دیئے کچھ فی سبیل اللہ بھی چندہ وصول ہو گیا تو مرزاجی نے پھر دوسرا اشتہار سات مہینے

کے بعد شائع کرایا جس میں بجائے پانچ کے قیمت کتاب دس روپے مقرر کی تاکہ جولوگ پہلے پانچ دے چکے ہیں اور پانچ بھیجیں تو کتاب ملے گی جو پہلے دے چکے ہیں مجبوران کوزائد دینے پڑیں گے کیونکہ پہلے ارسال کردہ بھی جاتے ہیں اورتم نے کہا تھا فی سبیل اللہ نہیں مانگے پہلے اشتہار سے بھی واضح کرچکا ہوں اب اس اشتہار کو ملاحظہ ہو مرزاجی نے صاف الفاظ میں زیادہ رعائتیں محض فی سبیل اللہ ہر طرف سے کی جاتیں قادیان کی رئیس ہیں اس سے زیادہ واضح الفاظ اور کیا ہوں اور تیسری بات یہ ثابت ہوئی کہ مرزاجی نے اس اشتہار میں خریداروں کو جنوری ۱۸۸۰ء یا فروری میں پوری کتاب دے دینے کا وعدہ کردیا پھر مرزاجی کو چندہ اورروپے پہنچنے شروع ہوگئے چنانچہ لکھتے ہیں۔

تبلیغ رسالت $\frac{1}{17}$ عالی جناب خلیفہ سید محمد حسن خان صاحب بہادر وزیراعظم ودستور معظم ریاست پٹیالہ پنجاب کہ جنہوں نے مسکین طالب علموں کو تقسیم کرنے کے لیے پچاس جلدیں اس کتاب کی خریدیں اور جو قیمت بذریعہ اشتہار (دس روپے) شائع ہوچکی تھی وہ سب بھیج دی اور نیز فراہمی خریداروں میں بڑی مدد فرمائی۔ قیمت کتاب میں اور زیادتی کردی۔

تبلیغ رسالت $\frac{1}{24}$ اور اس جگہ یہ امر بھی واجب الاطلاع کہ پہلے یہ کتاب صرف تمیں انتیس جزوتک تالیف ہوئی تھی اور پھر سو جزوتک بڑھا دی گئی اور دس روپیہ عام مسلمانوں کیلئے اور پچیس روپیہ دوسری قوموں اور خواص کے لئے مقرر ہوئی مگراب یہ کتاب بوجہ احاطہ جمیع ضروریات تحقیق وتدقیق واتمام حجت کے تین سو جزوتک پہنچ گئی ہے۔

گزارش ضروری

چونکہ کتاب اب تین سو جزوتک بڑھ گئی ہے۔ لہٰذا ان خریداروں کی خدمت میں جنہوں نے اب تک کچھ قیمت نہیں بھیجی یا پوری قیمت نہیں بھیجی التماس ہے کہ اگر کچھ نہیں تو صرف اتنی مہربانی کریں کہ بقیہ قیمت بلاتوقف بھیج دیں کیونکہ جس حالت میں اب اصلی قیمت کتاب کی سوروپیہ اوراس کے عوض دس یا پچیس روپیہ قیمت قرار

پائی پس اگر یہ ناچیز قیمت بھی مسلمان لوگ بطور پیشگی ادا نہ کریں تو پھر گویا وہ کام کے انجام سے آپ مانع ہوں گے۔

خاکسار مرزا غلام احمد

تبلیغ رسالت ۱/۴۴ } نواب اقبال الدولہ صاحب حیدرآباد نے اور ایک رئیس نے ضلع بلند شہر سے جس نے اپنا نام ظاہر کرنے سے منع کیا۔ ایک نسخہ کی قیمت میں سو سو روپیہ بھیجا ہے اور ایک عہدہ دار محمد افضل خان ایک سو دس اور نواب صاحب کوٹھل مالیر نے تین نسخہ کی قیمت میں سو روپیہ بھیجا اور سردار ٭ عطر سنگ صاحب رئیس اعظم لدھیانہ نے جو ایک ہندو رئیس ہیں اپنی عالی ہمتی اور فیاضی کی وجہ سے بطور اعانت بھیجے ہیں۔

تبلیغ رسالت ۴۸/ض } اس کار خیر میں آج تک سب سے زیادہ حضرت خلیفہ سید محمد حسن خان صاحب بہادر وزیر اعظم و دستور معظم ریاست پٹیالہ سے اعانت ظہور میں آئی یعنی حضرت ممدوح نے اپنی عالی ہمتی اور کمال محبت دینی سے مبلغ دو سو پچاس روپیہ اپنی جیب خاص سے اور پچھتر روپیہ اور دوستوں سے فراہم کر کے تین سو پچیس روپیہ بوجہ خریداری کتابوں کے عطا فرمایا عالیجناب سیدنا وزیر صاحب ممدوح الاوصاف نے اپنے والا نامہ میں یہ بھی وعدہ فرمایا کہ تا اختتام کتاب فراہمی چندہ اور بہم رسانی خریداروں میں اور بھی سعی فرماتے رہیں گے اور نیز اسی طرح حضرت فخر الدولہ نواب مرزا محمد علاء الدین احمد خان بہادر فرمان روائے ریاست لوہارو نے مبلغ چالیس روپیہ کی جن میں سے بیس روپیہ محض بطور اعانت کتاب کے ہیں مرحمت فرمائے اور آئندہ اس بارہ میں مدد کرنے کا اور بھی وعدہ فرمایا۔

(دس برس گزر گئے مرزا جی براھین احمدیہ جس کا تین سو اجز لکھ چکے تھے وہ چھپ نہ سکا حالانکہ وعدہ ایک یا دو ماہ کا فرمایا۔ معلوم ہوا کہ اتنی لمبی کتاب لکھنا جھوٹ ہی تھا اور جھوٹ سے ہی تمام رقم جمع کی گئی محض چند اجزا لکھ کر لمبی کتاب مکتوبہ کہہ کر رقم جمع کر لی دس سال کے عرصہ میں لوگوں نے گالیاں لکھ لکھ بھیجیں چور ڈاکو لکھ لکھ کر بھیجا

لیکن مرزا جی جب عرصہ دس سال کتاب کی قیمت وصول کر کے شکم پری کر لی پھر سانس لیا کہ اور ہو بڑا عرصہ گزر گیا افسوس۔

تبلیغ رسالت ۳/۳﴾ اور اگر چہ معلوم تھا کہ بعض جلد باز لوگ جو خریدار کتاب ہیں وہ طرح طرح کے ظعنوں میں مبتلا ہوں گے اور اپنے چند درم کو یاد کر کے موئف کو بد دیانتی کی طرف منسوب کریں گے چونکہ دل پر ہی غالب تھا کہ یہ کتاب رطب دیابس کا مجموعہ نہ ہو۔ (کتاب ابھی لکھی گئی نہیں لیکن جھوٹ بول کر رقم پہلے جمع کر لی پھر فرماتے ہیں کہ لوگ جلد باز ہیں عجلت سے کام لیتے ہیں کئی بیچارے رقم دینے والے کتاب کی انتظار کرتے کرتے فوت بھی ہو گئے ان کا بوجھ مرزا صاحب کے سر پر جو حقوق۔ العباد کسی صورت بخشانہ جائیگا مرزا جی کو قیامت میں دینا پڑے گا۔

تبلیغ رسالت ۳۱﴾ یہ سچ ہے کہ اس دس برس کے عرصہ میں کئی خریدار دینا سے گزر بھی گئے اور کئی لمبے انتظاروں میں پڑ کر ناامید ہو گئے لیکن ساتھ اس کے ذرا انصاف سے یہ بھی سوچنا چاہیے کہ کیا وہ لوگ کتاب کے دیکھنے سے بکلی محروم گئے اور کیا انہوں نے ۳۶ جزو کی کتاب پر از حقائق و معارف نہیں دیکھ لی .... کیا یہ سچ نہیں کہ براھین کا حصہ جس قدر طبع ہو چکا وہ بھی ایک ایسا جواہرات کا ذخیرہ ہے کہ جو شخص اللہ جل شانہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہو بلا شبہ اس کو اپنے پانچ یا دس روپیہ سے زیادہ قیمتی اور قابل قدر سمجھے گا۔

چوری اور قزاقی کا اقرار

تبلیغ رسالت ۳/۴﴾ لیکن مجھے ان مسلمانوں کی حالت پر نہایت افسوس ہے کہ جو اپنے پانچ یا دس روپیہ کے مقابل میں ۳۶ جزو کی ایسی کتاب پا کر جو معارف اسلام سے بھری ہوئی ہے ایسے شرمناک طور پر بدگوئی اور بد زبانی پر مستعد ہو گئے کہ گویا ان کا روپیہ کسی چور نے چھین لیا انہیں کوئی قزاق پڑا .... اس عاجز کو چور قرار دیا مکار

یا دس روپے کے غم میں وہ سیاپا کیا کہ گویا تمام گھران کو لوٹا گیا اور باقی کچھ نہ رہا .... آخران جوانمردوں اور پر جوش مسلمانوں کو دیکھنا چاہیے کہ جنہوں نے براھین کے ان حصوں کو دیکھ کر بغیر خریداری کی نیت کے صرف حقائق معارف کو مشاہدہ کر کے صدہا روپیہ سے محض للہ مدد کی۔

مرزا جی نے جب دیکھا کہ روپیہ بھی کافی جمع ہو گیا ہے اور اس عرصہ دراز میں کئی رقم دینے والے مر بھی گئے ہیں اور یہ بھی سمجھ لیا کہ کتاب براھین احمدیہ کو پڑھ کر گئی لوگ مطیع ہو گئے ہیں اور ضعیف الایمان کئی مرزا جی کے معتقد ہو گئے اور مرزا جی کی اس چال سے ذی شعور طبقہ یا رقم دھندگان لوگ سخت متنفر ہو کر مرزا جی سے متنفر ہو گئے اور لعنتیں بھیجتے تو مرزا جی نے اس سیاہی کو دھونے کے لیے فرمایا۔

تبلیغ رسالت ۳/۳۵} نہایت تعجب انگیز یہ امر ہے کہ اگر کسی صاحب کو براھین کے نکلنے میں دیر معلوم ہوئی تھی اور اپنا روپیہ یاد آیا تھا تو اس شور وغوغا کی کیا ضرورت تھی اور دغا باز اور چور اور حرام خور نام رکھ کر اپنے نامہ اعمال کے سیاہ کرنے کی حاجت تھی ایک سیدھے معاملے کی بات تھی کہ بذریعہ خط کے اطلاع دیتے کہ براھین کے چاروں حصے لے لو اور ہمارا روپیہ ہمیں واپس کرو............ اصل مدعا میرا اس تحریر سے یہ ہے کہ اب میں ان خریداروں سے تعلق رکھنا نہیں چاہتا جو سچے دردمند اور معتقد نہیں ہیں اس لئے عام طور پر یہ اشتہار دیتا ہوں .... وہ برائے مہربانی اپنے ارادے سے مجھ کو بذریعہ خط مطلع فرماویں اور میں ان کا روپیہ واپس کرنے کے لئے یہ انتظام کروں گا۔ کہ ایسے شہر میں یا اس کے قریب اپنے دوستوں میں کسی کو مقرر کردوں گا۔ کہ تا چاروں حصے کتاب کے لے کر روپیہ ان کے حوالے کر دے۔

دیباچہ براھین احمدیہ حصہ پنجم

پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا لیا گیا اور یہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اس لئے پانچ حصوں سے دو پر

اکتفا ہو گیا دوسرا سبب اس التواء کا جو تیس برس تک حصہ پنجم نہ لکھا گیا یہ تھا کہ خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ ان لوگوں کے دلی خیالات ظاہر کرے۔

مرزائی صاحب موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے جب خداوندی انعام ماننے سے اعراض کیا اور دل کے رائے کو رب العزۃ پسند کیا اور کہا لن نصبر علی طعام واحد العق رنے فرمایا جاؤ اس شہر میں چلے جاؤ لیکن دروازے کو جھک کر سجدہ کرتے ہوئے گزرنا وَقُولُوْ حِطَّةٌ نَغْفِرْ لکم خطٰیٰکُم وسنزید المحسنین اور دعا مانگنا حِطّۃ کہ کر تو ہم تمہار گناہ بخش دیں گے اور نیکی کرنے والوں کو زیادہ بھی دینگے فبدل الذِیْنَ ظَلَمُوْا قَوْلاً غَیْرَ الذی قیل لھم تو ظالموں نے بات کو بدل کر بدل دیا جو ان کو کہی گئی تھی یعنی حِطَّةٌ کی بجائے ظالموں سے حِطَّة" کہنا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ فانزلنا علی الذین ظلموا رجزا من السماء بما کانُوْیَفْسِقُوْن تو ظالموں پر ان کی بدکاری کے لیے ہلاکت اتاری تو یہودیوں نے بھی ایک نقطے کا ہی فرق ڈال دیا اور بجائے انعام کے ہلاک ہوئے اور ظالم بنے ایسے ہی مرزاجی نے ۱۹۰۸ء میں ایک نقطے کا فرق ڈالدیا پچاس کے پانچ پر اکتفا کیا تو رب العزۃ نے اسی سال ہی مرزاجی کا ظالم قرار دے کر ہلاکت ہیضہ بھیج کر ہلاک کر دیا اب انصاف تم پر ہے ایک نقطے کا ہی تمام کام ہے کسی کو کہدو کہ ایک نقطہ ڈال لینے دو یا نکال لینے دو سنو تو سہی کیا جواب ملتا ہے مرزاجی آرام سے ایک نقطے کا فرق ڈال کر تین لاکھ روپیہ کھا گئے اور پھر کہ دیا کہ پچاس کے عدد میں صرف ایک نقطے کا فرق پانچ سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔ ایک نقطہ کا فرق ڈال کر ہلاکت خریدی بسما اشتروا به انفسهم۔

مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی کتاب براھین احمدیہ کی قیمت پانچ روپے مقرر فرمائی اشتہار دیا کہ پہلے یہ کتاب تیس پینتس جزو تک تالیف ہوئی تھی اور پھر سو جزو تک بڑھادی گئی اور دس روپیہ عام مسلمانوں کے لئے قوموں اور خواص کیلئے مقرر ہوئی مگر اب بوجہ احاطہ جمیع ضروریات تحقیق و تدقیق اور پچیس روپیہ دوسری اور اتمام حجت

کے تیس سو جزو تک پہنچ گئی ہے جس کے مصارف پر نظر کر کے یہ واجب ہوتا کہ آئندہ قیمت کتاب سو روپیہ رکھی جائے مگر بباعث پست ہمتی الخ۔ (دیباچہ براھین احمدیہ حصہ دوم مسلمانوں کی حالت) ایسے ہی تبلیغ رسالت ۸/۱ میں لکھا اور ساتھ ہی یہ بھی تحریر فرمایا یہ کتاب (تین سو اجزاء کی) جنوری ۱۸۸۰ء یا فروری میں شائع اور تقسیم ہونی شروع ہو جائے گی۔

(۱) پہلا جھوٹ پہلے پانچ مقرر کر کے دس روپے اور پچیس روپے کر دی۔

(۲) یہ دھوکہ دیا کہ تین سو جزووں کی قیمت سو روپے بنتی ہے۔ لیکن میں رعائیۃً دس یا پچیس لے رہا ہوں جلدی خرید لو اور پیشگی رقم ادا کر دو چنانچہ دس روپ اور پچیس روپ والے گاہکوں نے اس رعائیۃً کی لالچ میں عام روپیہ ارسال کر دیا۔

(۳) جھوٹ یہ بولا کہ تین سو جزوں کے نہ تیار ہونے کے باوجود اعلان تیار ہونے کا بلکہ طبع کرا کرا جرا کا بھی وعدہ کر لیا۔

(۴) گو رعایۃً ہی تھی رقم پچاس جلدوں کی وصول کر لی اور جز پانچ دیں اور دھوکہ پر دھوکہ یہ کیا کہ صرف ایک نقطے کا فرق دکھا کر ایک ہی نقطے کہ پھیرے سے پنتالیس کہ کتابیں ہضم کر گئے۔

(۵) دس سال تک کتاب کی وصول شدہ رقم ناجائز استعمال کی جب صاحب رقم ناراضگی کا اظہار کرتے تھے تو مرزا جی کو فوراً ان کی رقم واپس کر دینی چاہیے تھی کیا مرزا جی کا ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کے روپے ناجائز طور پر بنا راضگی صاحب مال استعمال فرماتے رہے جن کا استعمال کرنا شرعاً حرام ہے۔ جو شخص برسوں لوگوں سے گالیاں سنے اور دن دہاڑے ان کا مال ناجائز طور پر استعمال کرے ایسے شخص کو نبی یا مجدد سمجھنا اخلاقاً و مذھباً نبوت الہیہ و مجددیت دین الٰہی کو ذلیل کرنے کے درپے ہونا ہے کیا تمہارے پاس اس کے متعلق کوئی دلیل قرآنی ہے ہاں! مرزائیوں کو قرآن کریم سے کیا تعلق آیئے فقیر قرآن خداوندی عرض کرتا ہے۔

نساء 4/1 } وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۔

اور نہ کھاؤ تم لوگوں کے مالوں کو اپنے مالوں میں ملا کر ضرور یہ گناہ کبیرہ ہے۔

مرزا صاحب نے کچھ خدا واسطے مانگ لیا باقی ہزاروں روپے اس دھوکہ سے کہ سو روپے کی کتاب دس یا پچیس روپے فروخت کر رہا ہوں خلط ملط کر کے موافق اس آیۃ کریمہ گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوئے مذہب تو خیر مرزائیوں کو ضرورت نہیں کیا اخلاقی جرم بھی نہیں سمجھتے کیا ایسے کھانا حلال طیب ہے۔

نساء 5/5 } يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ اے ایمان والو مسلمان کے مالوں کو باطل طریق سے نہ کھاؤ (اگر کسی سے مال کھانا ہو تو سوا اس کے اور کوئی طریقہ باطل نہ ہو) مگر یہ کہ تجارت سے باہمی رضامند ہو کر۔

مرزا جی نے بھی بلا رضامند تجارت کا دھوکہ دے کر باطل طریق سے علی الاعلان ہزاروں روپے کھا گئے اور ایسا کرنے والے کے لئے آگے اللہ تعالی فرماتے ہیں۔

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا اور جو شخص حد سے تجاوز کر کے یہ فعل کرے گا ظلما تو جلدی اس کو ہم جہنم میں داخل کرینگے اور یہ جہنم میں داخل کرنا خداوند کے لئے آسان ہے۔

اے فرقہ مرزائیہ اب فیصلہ تم پر ہے کہ جو شخص تجارت کے بہانے رقم وصول کرے اور صاحب مال کے چیخنے چلانے کے باوجود بھی مال ظلما کھاتا رہے اور منافعہ اٹھاتا رہے کہ وہ جہنم کے لائق ہے یا نہیں اور ایسا شخص واجب الاطاعت ہے یا نہیں؟ ہاں شاید قادیانی نبوت کو یہ صفت بھی مستلزم ہے جو فقیر کے علم سے ماوراء ہو تو کچھ کہہ نہیں سکتا۔

خدائی فیصلہ

(۱) ال عمران 3/8 } وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ذٰلِكَ

بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيِّيْنَ سَبِيْلٌ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ۔

(۲) ۔نساء ۵/۸} اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم کرتا ہے کہ امانتوں کوتم ان کے مالکوں کو پہنچا دو۔

۳۔مومنوں ۱۸/۱} وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمَانٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ اور ایماندار وہ لوگ ہیں جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت رکھنے والے ہوں۔

۴۔معارج ۲۹/۱} اب جو شخص امانت میں خیانت کرنے والا اور عہد کا ایفانہ کرنے والا ہو تو وہ اس لائق نہیں کہ اسے بفرمان الٰہی ایماندار ی سے خطاب کیا جا سکے۔اب تم خود سوچ لو۔

(۵) بقرہ ۳/۴۰} فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ تو چاہیے کہ ادا کرے وہ شخص جس کو میں جانا گیا ہے اس کی امانت کا اور چاہیئے کہ ڈرے اللہ سے جو اس کا رب ہے۔اور جن لوگوں نے مرزا جی کو رقم ارسال کی اور وہ اس عرصہ دراز میں فوت ہو گئے اور ان کے بچے یتیم رہ گئے ان یتیموں کا حق مرزا جی ہضم کر گئے تو اس کے متعلق رب العزت فرماتے ہیں۔

خدائی فیصلہ

۶۔نساء ۴/۱} اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا

۷۔مومن ۲۴/۲} يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِى الصُّدُوْرُ وَاللّٰهُ يَقْضِىْ بِالْحَقِّ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَىْءٍ اللہ تعالیٰ تمہاری خیانتوں کی بھی جانتا ہے اور جو تم تاویل کر کے جائز کرتے ہو اس کو بھی جانتا ہے اب تم سوچو کہ خیانت کا مرتکب عہد کا پورا نہ کرنے والا جھوٹ بولنے والا لوگوں کا مال ظلم سے کھانے والا کیا ناجی ہوسکتا ہے؟

حقیقت الوحی ۲۱۱} میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آچکا ہے اور شاید اس سے زیادہ ہو (کیوں جی نبوت وئی یا ڈاکہ زنی) جھوٹ کی کمائی خدا کس کو دے۔

خدائی فیصلہ

توبہ ۱۰/۵} یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّھْبَانِ لَیَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اے ایمان والو بے شک کئی اجار اور رھبان لوگوں کا مال کھاتے ہیں۔ باطل کے ساتھ اور اللہ کے راستے سے لوگوں کو ہٹاتے ہیں۔ کیوں جی مرزائی صاحب تمہارے مرزا جی نے تو باطل سے مال کھانے میں پوپوں اور پادریوں کو بھی مات کر دیا ہے ہمیں تو خداوند کریم کی طرف سے نصیحت ہے۔

نساء ۵/۵} یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوْا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ۔

"مرزائی" حدیث شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات آنے کا وعدہ کر گئے مگر حسب وعدہ نہ آئے دوسرے دن جب آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ لَقَدْ کُنْتَ وَعَدْتَنِیْ اَنْ تَلْقَانِیْ فِی الْبَارِحَۃِ قَالَ اَجَلْ وَلٰکِنَّا لَا نَدْخُلُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ" وَلَا صُوْرَۃٌ"۔ آپ تو کل آنے کا وعدہ کر گئے تھے انہوں نے جواب دیا کہ ہاں وعدہ تو کر گئے تھے مگر ہم ایسے مکان میں داخل نہیں ہوا کرتے جس میں کتا یا صورت ہو۔ مکمل احمدیہ پاکٹ بک ص ۸۶۲ تا ص ۸۶۳۔

"محمد عمر" جواب نمبر ۱: مرزائی صاحب حدیث شریف کی کیسی صاف عبارت ہے کہ جس میں تاویل کی گنجائش نہیں اور نہ ہی استعارہ کی ضرورت ہے جبرائیل علیہ السلام حسب وعدہ تشریف لائے لیکن کتی کا بچہ ہونے کی وجہ سے جبرائیل علیہ السلام واپس تشریف لے گئے اگر وہ نہ آئے ہوتے تو وعدہ خلافی کرنے کا کوئی بہانہ بنا دیتے جبرائیل علیہ السلام جھوٹے تب ہوتے کہ مرزا جی کی طرح مجازی جواب دیتے یا کوئی بہانہ بناتے جب سچی بات فرمادی کہ تصویر آپ کے ہاں آویزاں تھی اس لئے داخل مکان شریف نہیں ہوسکا ورنہ حاضری کے لئے ضرور آیا تھا تو جبرائیل علیہ السلام کے عہد

کے عدم ایفا کے موجب تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ عہد کے عدم ایفا کا باعث ہوں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو جبرائیل علیہ السلام پر مرزائیوں کا بہتان لگانا عدم ایفا کا نا مناسب ہے جیسا کہ مرزا صاحب اگر کسی کو براہین احمدیہ کامل پچاس حصے ہی وی پی کر دیتے اور وہ بندہ واپس کر دیتا یا گھر پر موجود نہ ہونے کی وجہ سے وی پی واپس آجاتی تو مرزا جی پر عدم ایفا کا الزام نہ لگتا اور جب کتاب بنائی ہی نہیں بھیجی ہی نہیں۔ تو عہد شکنی کا جرم مرزا صاحب کے ذمہ ہے اور فیصلہ الٰہی ملاحظہ ہو۔

بنی اسرائیل ${15 \over 14}$ { وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا۔

جواب نمبرا: کیا مرزائی صاحب تمہارا مرزائیوں کا اس حدیث پر ایمان ہے اس حدیث کو تم صحیح سمجھتے ہو تو مرزا جی کا گھر تو رحمت کے فرشتہ سے خالی ثابت ہوا کیونکہ مرزا جی کے تو دروازے پر ہی شیرو کتا ہر وقت بندھا رہتا تھا ملاحظہ ہو۔

سیرۃ المہدی ${2 \over 278}$ } بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے گھر کی حفاظت کے لئے ایک دفعہ ایک گدی کتا بھی رکھا ہوا تھا وہ دروازے پر بندھا رہتا تھا اور اس کا نام شیرو تھا اس کی نگرانی بچے کرتے تھے یا میاں قدرت اللہ خان صاحب مرحوم کرتے تھے جو گھر کے دربان تھے۔

کیوں جی؟ مرزائی صاحب! میاں قدرت اللہ خان دربان آدمی کی ہر وقت موجودگی کے باوجود گدی کتے کی کیا ضرورت تھی اس لئے مرزا جی کے پاس قادیان ظلی مجازی فرشتہ خیراتی یا پیٹی وغیرہ گھر آجاتے تو آجائے خدائی فرشتہ رحمت کا پیغام لے کر مرزا جی کے دولت خانہ میں نزول نہیں کر سکتا باقی رہا اس وعدہ خلافی کے متعلق تو تمہارا وعدہ خلافی کا استنباط غلط ہے۔ کیا مرزا جی وعدہ خلافی کریں تو تم نے اب وعدہ خلافی ہی اجرا شروع کر دیا۔ قرآن کریم کی آیتوں کے منکر مرزائی نہ ہوں تو اور کون ہو! جس کا رہبر وعدہ خلافی کا سبق سکھائے اور خود عامل ہو تو مطیعین کیوں نہ ایسے اچھے فعل

استدلال قرآن وحدیث سے تلاش کریں جب تمہارے مرزا جی کا قانون ہے کہ جو حدیث قرآنی آیت کے خلاف ہو وہ ردی کی ٹوکری میں ڈال دو کیا وہ بھول گیا ہے۔

تیسرا جواب: یہ ہے مرزائی چور تو مشہور ہی ہے۔ حدیث کی چوری نہ کرے تو اور کیا کرے مرزائی صاحب اس حدیث شریف سے تو ایفا وعدہ پر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل کو زور دے رہے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر ایفاء وعدہ فرشتہ بھی بنکرے تو اس کو پھر باز پرس ہوگی جیسا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ وسلم کو فرمایا۔

چھوتھا جواب: مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر کیا مرزائی ایمان درست نہ ہوگا تو باقی مسلمانوں کا بھی نہیں؟ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان وَاللّٰہِ مَا اَخْلَفَنِی قسم خدا کی جبرائیل علیہ السلام نے میرے ساتھ خلاف وعدہ کیا ہی نہیں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جملہ حدیث کو مرزائی چھوڑ گیا کیونکہ مرزائی پول نکلتا تھا۔

پانچواں جواب: حضرت جبرائیل علیہ السلام کا تشریف لانا بشرائط تھا لیکن مرزا صاحب نے وعدہ ایسے سودے کے متعلق کیا تھا جس کے متعلق فرما چکے تھے کیا تین سو جزوں کی کتاب تیار ہو چکی ہے اور جنوری یا فروری تک شائع ہو کر اسکی ترسیل شروع ہو جائیگی حالانکہ کتاب تیار ہی نہ تھی۔ مرزا جی نے کذب علی الکذب فی الکذب بول کر پھر وعدہ کو پورا نہیں کیا ایک تو کتاب مکمل تیار نہ تھی اور کہہ دیا کہ تین سو جزو تک بڑھ گئی ہے تیار ہو چکی ہے دوسرا جھوٹ یہ کہ تجارتی دھوکہ تیسرا جھوٹ کہ جنوری یا فروری کو ترسیل کتاب شروع ہو جائیگی پھر اس کا ایفا نہ کرنا حضرت جبرائیل علیہ السلام کے تشریف لانے پر وعدہ کرنے کو قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے کیونکہ تشریف لانے میں کئی رکاوٹیں ہو سکتی ہیں اور پھر جبرائیل علیہ السلام نے آنے کا انکار نہیں فرمایا بلکہ عدم دخول فی البیت کا عذر عرض کیا ہے تاکہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار اطہر میں معذرۃ جبرائیلی ثابت ہو حکم ثابت نہ ہو کہ مجھے فرماتے ہیں آیا کیوں نہیں میں آیا تھا تو مجھے واپس ہونا پڑا کیونکہ آپ کے ہاں کتی کا بچہ چارپائی کے نیچے تھا اپنے کتے کا بچہ کیوں بٹھا رکھا

تھا جبرائیل علیہ السلام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر معترض نہیں ہوئے اور نہ اپنے توضیح اوقات کا سوال کیا بلکہ اپنے عدم دخول فی البیت کی معذرت عرض کی کہ حضور وعدہ کے مطابق حاضر تو ہوا اور وعدہ کو پورا کرنے کے لئے داخل فی البیت بھی ہو سکتا تھا لیکن جس گھر میں کتا ہو اس میں میں داخل نہیں ہو سکتا اس لئے مجھے واپس جانا پڑا اور جبرائیل علیہ اسلام نے ایسا بھی نہیں کیا کہ پھر کسی دن تشریف لے آتے بلکہ اسی دن ہی مغرب کو دوبارہ تشریف لائے اس وعدہ کو پورا کرنے کے لئے پھر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے تو رات کا وعدہ کیا تھا تمام دن گزر گیا اب آ گئے تو جبرائیل علیہ السلام نے معذرت پیش کی کہ حضور آپ کے دربار اطہر میں کتا چارپائی کے نیچے تھا اس لئے میں داخل بیت نہ ہو سکا ورنہ ضرور آ جاتا۔

چھٹا جواب: یہ ہے کہ اس عدم دخول فی البیت سے کسی کے حق میں خیانت نہ لازم آتی تھی اور نہ کسی کا حق کھایا جارہا تھا کہ جبرائیل علیہ السلام جلدی کرتے کہ حقوق العباد ضائع ہو رہے ہیں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے کا حق حرام کھا رہے ہیں جلدی روک دوں جیسا کہ مرزا جی بیس برس کھاتے رہے اور کئی یتیموں کی رقم ہضم کر گئے جن میں اب بھی انشاء اللہ گرفتار ہونگے اور اس حدیث میں صاف ایفاء وعدہ کی تاکید کے واسطے ہی تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل فرشتے سے باز پرس کر رہے ہیں جس کا تم بھی اقرار کر رہے ہو جو جبرائیل علیہ السلام کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آتے ہی دریافت فرمایا کہ قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِيْ اَنْ تَلْقَانِيْ الْبَارِحَة ضرور تم نے مجھ سے وعدہ یہ کیا تھا کہ میں گزشتہ رات کو آؤں گا تم نے اتنی دیر کیوں لگائی کہ تمام دن گزر گیا میں تمہاری انتظار میں رہا ہوں تم نے ایفاء وعدہ کیوں نہیں کیا تو جبرائیل علیہ السلام نے اقرار کیا کہ اَجَلْ وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ " وَلَا صُوْرَةٌ " ہاں وعدہ ضرور کیا تھا لیکن ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو اور نہ اس گھر میں داخل ہوتے ہیں جس میں تصویر ہو اگر حضرت جبرائیل علیہ السلام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

وسلم کو معقول عذر نہ عرض کرتے تو آپ ضرور جبرائیل علیہ السلام کو سرزنش فرماتے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اقرار کرانا دوعلتوں پر دال ہے ایک تو اس لئے کہ لوگوں کو واضح ہو جائے اگر جبرائیل بھی وعدہ خلافی بلا عذر کرتا تو میں اس کو بھی سرزنش کرتا اور دوسرا تاکہ یہ قانون واضح ہو جائے کہ جس گھر میں کتا ہو یا تصویر اس گھر میں رحمت کا فرشتہ نہیں داخل ہوتا تو مرزا جی کے گھر یا مرزائی کے گھر رحمت کا فرشتہ داخل نہیں ہوسکتا کیونکہ مرزا جی کے دروازے پر کتا بندھا رہتا تھا اور مرزائیوں کے مکانوں میں مرزا غلام احمد صاحب کی تصویریں رہتی ہیں جس کے جواز پر مرزا جی نے بھی فتویٰ دیا ہے تو تصویر مکان میں رکھنی یا بنانی گناہ کبیرہ ہے تو جتنا گناہ مرزائیوں کو اتنے لاکھ حصہ گناہ کبیرہ مرزا جی کو فتویٰ دینے پر کیونکہ انہوں نے فتویٰ تصویر جاری فرمایا ہے۔

ضمیمہ براھین احمدیہ حصہ پنجم ۱۹۲ } قولہ احادیث میں کسی جاندار کی تصویر کھینچے میں سخت وعید آئی ہے مگر حضور کی مرزا صاحب کی عکسی تصویریں جو شائع کی گئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اس کو جائز رکھتے ہیں۔ اقول میں اس بات کا سخت مخالف ہوں کوئی میری تصویر کھینچے اور اس کو بتوں کی طرح اپنے پاس رکھے شائع کرے میں نے ہرگز ایسا حکم نہیں دیا کہ کوئی ایسا کرے اور مجھ سے زیادہ بت پرستی اور تصویر پرستی کا کوئی دشمن نہیں ہوگا۔ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ آج کل یورپ کے لوگ جس شخص کی تالیف کو دیکھنا چاہیں اول خواہشمند ہوتے ہیں جو اس کی تصویر دیکھیں کیونکہ یورپ کے ملک میں فراست کے علم کو بہت ترقی ہے اور اکثر ان کی محض تصویر کو دیکھ کر شناخت کر سکتے ہیں کہ ایسا مدعی صادق ہے یا جھوٹا دیکھ سکتے ہیں لہٰذا اس ملک کے اہل فراست ذریعہ تصویر میرے اندرونی حالات میں غور کرتے ہیں کئی ایسے لوگ ہیں جو انہوں نے یورپ یا امریکہ سے میری طرف چٹھیاں لکھی ہیں۔ اور اپنی چٹھیوں میں تحریر کیا ہے کہ ہم نے آپ کی تصویر کو غور سے دیکھا اور علم فراست کے ذریعہ سے ہمیں ماننا پڑا کہ جس کا یہ تصویر ہے وہ کاذب نہیں ہے اور ایک امریکہ کی عورت نے میری تصویر کو دیکھ کر کہا

کہ یہ یسوع یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر ہے پس اس غرض سے اور اس حد تک میں نے
اس طریق کے جاری ہونے میں مصلحتاً خاموشی اختیار کی وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ اور
میرا یہ مذہب نہیں کہ تصویر کو حرمت قطعی ہے۔

کیوں جناب مرزائی صاحب تو تم ایسی حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے
بات کر رہے ہو کہ جو تمہارے مرزا جی کی مرزا پرستی کو جڑ سے کاٹ رہی ہے کیونکہ یہ
حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کتے اور تصویر کی حرمت قطعی ثابت کر رہی ہے اور تم مرزا
جی کے فوٹو آنکھوں پر لگا کر مکانوں میں رکھتے ہو تم خود اس کے پابند نہیں لہذا کتے اور
تصویر کے تم قائل تمہارے مرزا جی قائل اور اعتراض جبرائیل علیہ السلام پر کہ انہوں
نے وعدے کو پورا کیوں نہیں کیا حالانکہ وہ وعدہ کو پورا کرنے کے لئے دوبارہ تشریف
لائے اور اسی دن تشریف لائے۔

ساتواں جواب: اور اَجَل فرمایا کہ ہاں میں آیا تھا تو جبرائیل علیہ السلام کا وعدے
موافق آنا ثابت ہو گیا اس کو تمہارا عدم ایفاء کہنا غلط ہوا۔ اور پھر کسی کی حق کشی نہ ہوئی
تمہارے مرزا جی نے عمداً وعدہ وفائی نہ کی اتنے عرصہ میں کئی کتابیں اور لکھیں براہین
مکمل نہ کی تا کہ لوگوں کے ناجائز روپے ہضم ہو جائیں سو کر گئے تو مرزائی صاحب ایسی
حدیثیں پیش کرنے سے عہد کے عدم ایفاء کا جواز نکالنا یہ محض دھوکہ دہی ہے اور
حدیث تمہاری پیش کردہ بھی تمہارے مخالف ہی ثابت ہوئی اور کیا وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا قرآنی فیصلے کو بھول گئے کہ۔

''مرزائی'' مجاہد سے روائت ہے کہ ایک دفعہ یہودیوں نے قریش سے کہا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے روح اور اصحاب کہف اور ذوالقرنین کے متعلق سوال کرو تو
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کل آنا میں تم کو بتاؤں
گا اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انشاء اللہ نہ فرمایا پس آنحضرت صلی اللہ
وسلم سے قریباً عشرہ تک وحی رکی رہی یہانتک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ امر

گزرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش نے جھوٹا آدمی قرار دیا یا پاکٹ بک ص ۸۶۳
''محمد عمر'' مرزائی صاحب تم ایک سچے نبی کو مرزا صاحب پر قیاس کر لیتے ہو کہ شاید
مرزا جی ہر بات میں بناوٹ سے کام لیتے تھے اور جو بات فرماتے جھوٹی نکلتی تھی تم سمجھتے
ہو کہ شائد تمام انبیاء علیہم السلام کا بھی یہی حال رہا حالانکہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
بغیر روحی الٰہی کے کسی کا جواب نہ ارساد فرماتے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ
الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ '' يُّوْحٰى'' مرزائیو کچھ تو دماغ سے کام لو کجا عدم ایفا میں
لوگوں کے ہزار رہا کی رقم ہضم کر جانا اور کجا ایک بات کا امتحاناً تاخیر کرنا اور پھر ظاہر
کرنے کا حکم دینا۔ کسی ایک نبی اللہ کے متعلق تو ثابت کرو کہ کسی نبی اللہ نے کسی کی نا
جائز رقم خورو برد کی ہو جیسا کہ تمہارے مرزا جی سینکڑوں کے حقوق مال ہضم کر گئے پھر
کہتے ہیں کہ جی یہ خدا کی طرف سے لکھی گئی ہے ایسے لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے
ہیں فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
يَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَوَيْلٌ '' لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ '' لَّهُمْ مِّمَّا
يَكْسِبُوْنَ تو ہلاکت ہے ان لوگوں کے لئے جو کتاب کو اپنے ہاتھوں سے لکھتے ہیں
(جیسا کہ مرزا جی براہین احمدیہ وحقیۃ الوحی وتذکرہ غیرھم لکھیں) پھر کہتے ہیں وہ اللہ کی
طرف سے ہے تاکہ خرید میں وہ اس کے ساتھ قیمت تھوڑی (دنیا کا مال قُلْ مَتَاعُ
الدُّنْيَا قَلِيْلٌ '') سے قلیل ہی شمار ہوتا ہے خواہ لاکھوں کیوں نہ ہوں، تو ہلاکت ہے ان
کے لئے اس سبب سے جو ان کے ہاتھوں نے لکھا اور ہلاکت ہے ان کے لئے اس
سبب سے جو عمل کرتے ہیں وہ۔

قرآنی فیصلہ برائے ایفاء وعدہ

نساء ۵/۱۸ { وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا

ال عمران ۳/۸ { وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ بَلٰى مَنْ

اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَلَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَكِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِیْقًا یَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ وَیَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَیَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ.

اور اللہ تعالیٰ پر وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ حالانکہ وہ جانتے ہیں ہاں جس شخص نے پہلے وعدے کو پورا کیا اور ڈر گیا تو ضرور اللہ تعالیٰ متقیوں کو دوست رکھتا ہے۔ بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور قسموں کے ساتھ دام تھوڑے لیتے ہیں یہی ہیں ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ ان کو اللہ تعالیٰ کلام کرے گا قیامت کے دن اور نہ اس کی طرف نظر عنایت کرے گا اور نہ ہی ان کو پاک صاف کرے گا اور ان کے لئے تکلیف دینے والا عذاب ہے اور بے شک بعض ان سے ایسا فرقہ ہے جو کتاب اللہ کے ساتھ اپنی زبانوں کو الٹ لیتے ہیں تا کہ اس الٹ کو تم کتاب اللہ سے سمجھو حالانکہ وہ الٹ کتاب اللہ سے نہیں ہے اور کہتے ہیں وہ کہ یہ بھی اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں اور وہ اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں اور وہ جانتے ہیں۔

کیوں جناب! مرزائی صاحب! رب العزت نے مرزا صاحب کا اور مرزائیوں کا تمام نقشہ کھینچ دیا (۱) کہ خداوند تعالیٰ پر وہ جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ انہیں علم ہے کہ (یہ خدا کا حکم نہیں مرزا جی کا خود ساختہ ہے) (۲) جس شخص نے اپنے وعدہ کو پورا کیا وہ متقین سے ہے اور جس نے وعدہ پورا نہ کیا اور تھوڑے پیسوں کے عوض عہد شکنی کی اور وعدہ بھی حلفیہ کیا پھر بھی عہد شکنی کی تو آخرت میں اس کو کوئی نیکی نہ ملے گی سب اعمال ضائع ہو جائیں گے اور ایسے لوگوں کے ساتھ رب العزت کلام بھی نہ فرمادے گا بلکہ توجہ بھی نہ کرے گا اور نہ ہی گناہ سے پاک کریگا۔ پھر فرمایا کہ ان سے ایک فرقہ مبلغین کا ایسا ہے جو قرآن کریم سے زبان پلٹ کر تمہارے سامنے قرآن پیش کرتے

ہیں تا کہ تم اس کو قرآن سمجھو حالانکہ وہ ان کی قرآن کریم میں زیادتی ہوتی ہے وہ خدا کی طرف سے نہیں ہوتا وہ محض اللہ تعالیٰ پر بہتان لگاتے ہیں حالانکہ انہیں علم بھی ہے کہ یہ ہمارا مجاز یا استعارہ یا ظل گھڑا ہوا ہے یہ مطلب قرآنی نہیں ۔تو عہد شکنوں کی ان مذکورہ افعال کرنے والوں کا نقشہ بعینہ مرزائیوں کا نقشہ ہے جس کو مرزائی بھی سمجھ سکتا ہے۔

انفال ۱۰/۱۷} اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ بدترین چلنے والے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور بے ایمان ہیں وہ لوگ جن سے اپنے وعدہ لیا پھر وہ توڑ دیتے ہیں اپنے وعدے کو ہر بار اور وہ ڈرتے نہیں۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ

بخاری شریف ۱/۴۵۱} حدثنا قتية بن سعيد ثنا جرير عن الاعمش عن عبدالله بن مرة عن سروق عن عبدالله بن عمر وقال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم اَرْبعُ خِلالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا اِذَاحَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ خَلَفَ وَاِذَ عَاهَدَ غَدَرَو اِذَا خَاصَمَ فَجَرَ من كَانَ فِيْهِ خَصْلَةً" مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلة" مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں ہیں جس میں وہ پائی جائیں وہ پکا منافق ہے جب بات کرے جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے عہد شکنی کرے اور جب معاہدہ کرے غداری کرے اور جب جھگڑا کرے بکواس کرے جس شخص میں ان سے ایک خصلت ہو جب تک ترک نہ کرے وہ منافق کی خصلت پر رہے گا۔

مرزائی صاحب اب تم ہی فیصلہ کرو! کہ جو شخص ان تمام خصلتوں کا عادی ہو اس کو کس درجہ پر فائز سمجھو گے بینوا و توجروا۔

ایک ہزار روپیہ انعام

اس شخص کو دیا جائے گا جو ثابت کرے کہ کسی نبی اللہ نے جھوٹ بول کر لوگوں

سے رقمیں بٹوری ہوں ورنہ ایسے شخص کو جو جھوٹ سے لوگوں کے مال دن دہاڑے لوٹتا ہو اور پھر اس کے جواز پر جعلی استدلال بے تعلق پیش کر کے لوگوں کو دھوکہ دیتا ہو تو ایسے شخص کی اقتداء سے اجتناب لازمی ہے یا بصورت عدم اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَاءٌ عَلَیْهِمْ أَ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ کے مصداق ثابت ہوں گے اور سنئے پھر جن لوگوں سے مرزا جی نے رقمیں بٹوریں ان کی دلجوئی فرماتے کہ بغیر کتاب کے باقی حصے لے کے ہی راضی ہو جائیں فرماتے ہیں۔

مرزا جی کا اپنے مقروضوں کی دلجوئی کرنا

تبلیغ رسالت $\frac{2}{32}$} اور مجھے اللہ جل شانہ کی قسم ہے کہ جو نور اور برکت اس کتاب کی نثر اور نظم میں مجھے معلوم ہے اگر اس کا مولف کوئی اور ہوتا اور میں اس کے اسی قدر کو ہزار روپیہ کی قیمت پر بھی خریدتا .... اس وقت صرف مطلب یہ ہے کہ اگرچہ یہ سچ ہے کہ بقیہ کتاب کے دینے میں معمول سے بہت زیادہ توقف ہوا لیکن بعض خریداروں کی طرف سے یہ بھی ظلم صریح ہے کہ انہوں نے اس عجیب کتاب کو قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھا اور ذرہ خیال نہیں کیا کہ ایسی اعلیٰ درجہ کی تالیفات میں کیا کچھ مولفین کو خون جگر کھانا پڑتا ہے اور کس طرح موت کے بعد وہ زندگی حاصل کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایک لطیف اور آبدار شعر کے بنانے میں جو معرفت کے نور سے بھرا ہوا ہو اور گرے ہوئے دلوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اوپر کو اٹھالیتا ہو کس قدر فضل الٰہی درکار ہے اور کس قدر وقت خرچ کرنے کی ضرورت ہے پھر اگر ایسے آبدار اور پر معارف اشعار کا ایک مجموعہ ہو تو ان کے لئے کس قدر زمانہ درکار ہو گا ایسا ہی نثر کا یہی حال جاندار کتابیں بغیر جانفشانی کے طیار نہیں ہوتیں اور بعض متقدمین ایک ایک کتاب کی تالیف میں عمریں بسر کرتے رہے ہیں امام بخاری نے سولہ برس میں اپنے صحیح کو جمع کیا حالانکہ صرف کام اتنا تھا کہ احادیث صحیحہ جمع کی جائیں۔

کیوں جناب مرزائی صاحب ذرا دیر کے لئے مرزا جی کے اس کلام کی طرف

توجہ مبذول فرمایئے کہ اپنی کتاب براھین احمدیہ کی رقم کثیر کے ہضم کرنے میں قسم کھا کر اور بات کو کیسے آبدار بنا کر مقروضوں کی دلجوئی فرماتے ہیں اور اپنی کتاب کو اتنا بڑھایا کہ بخاری شریف سے بھی بڑھا دیا اور اپنی کتاب کی نثر کو کیسے مزین ظاہر فرمایا اور اپنے اشعار کے مجموعہ کو کیسے اڑایا۔

مرزائی پرواز کا ایک شعر تمثیلاً

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

مرزا جی کی شاعری کی بین دلیل ہے اور مرزا جی کی اس عبارت سے سید عبدالمجید منصوری کا جواب بھی مرزا اصاب نے خود ہی دے دیا جو انہوں نے اپنی کتاب نورھدایت ص ۹۴ میں لکھا ہے'' کہ حضرت صاحب واقعی شاعر نہ تھے'' مرزا جی نے اپنی شاعری کی تعریف کر کے منصوری صاحب کو بھی جھوٹا کر دیا۔

تو مرزائیو جوش مرزا جی نے اس مقام پر کتاب کی قیمت ہضم کرنے کے لئے اختیار فرمائی کیا یہی رویہ بازاری دھوکے باز دکانداروں کا نہیں؟ جو ایک بات کرنے والے دکاندار اور صحیح تول والے اور صحیح سودے رکھنے والے ہوتے ہیں ان کو اتنی چاپلوسیوں کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی اور پھر اتنا فخر کرنا یاد رکھو اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ تمہیں بھول چکا ہے اور مرزے جی کے سودے کا یہ حال ہے کہ لینا پورا اور دینا کم قیمت پچاس کی لینی اور دینے کے وقت پر کفائت کرنا کیا یہ وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ پر یا وَیْلٌ '' لِلْمُطَفِّفِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا کْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ وَاِذَا کَالُوْھُمْ اَوْ وَّزَنُوْھُمْ یُخْسِرُوْنَ اور سیدھا رکھو تو لو کو انصاف کے ساتھ اور کم نہ تولو پھر فرمایا کم تولنے والوں کے لئے ویل ہے جب وہ لوگوں سے ماپ کر لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں اور جب ان کو ماپ کر یا تول کر دیتے ہیں کم کر دیتے ہیں رب العزت نے کیا سمجھایا ہے پر جو نہ سمجھے اس کا کیا علاج۔

قرآنی فیصلہ متعلقہ ادائیگی امانت

یونس ۱۱/۶} قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ فرمادیجئے بتاؤ تم جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے رزق نازل فرمایا تو تم اس سے حرام اور حلال بنالیتے ہو۔ فرمادیجئے کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں اذن دیا ہے یا اللہ تعالیٰ پر بہتان باندتے ہو اور ہمیں اس بات میں مرزاجی پر اعتراض بھی چنداں نہیں کیونکہ وَاِنْ یُّرِیْدُوْا خِیَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ اور اگر وہ آپ کی خیانت کا ارادہ کریں تو ضرور خیانت کی انہوں نے اللہ کی پہلے۔ تو جو شخص رب العزت کا خائن ہو وہ اگر اس کے بندوں کی خیانت کرے تو اس کے لئے کوئی بڑی بات نہیں جب مرزاجی نے قرآن کریم کی ہر آیت کی خیانت کی تو پھر حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خیانت کی اسلام کی خیانت کی ذات الوہیت کے متعلق خیانت کی رسالت کے متعلق خیانت کی تو پھر لوگوں کے ناجائز روپے ہضم کرنا تو ان کے لئے کوئی بڑی بات نہیں کیونکہ ہاضمہ تیز ہو چکا تھا۔

''مرزائی'' کیا تجارت کرنا حرام ہے شریعت نے جس کو حلال بنایا تمہارا مولویوں کا کام ہے کہ ضد سے بھی اس کو حرام ثابت کردیتے ہو کیا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تجارت نہیں کرتے رہے باقی انبیاء تجارت نہیں کرتے رہے۔

''محمد عمر'' فقیر نے عرض کیا ہے کہ مرزاجی نے تجارت حلال کی یا حرام؟ اور پہلے انبیاء علیہم السلام نے تجارت حرام کی یا حلال؟ سابقہ انبیاء علیہم السلام کے متعلق کوئی دھوکہ اور انہوں نے حرام تجارت کی ہو ثابت کردو۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تجارت کی لیکن آپ کی دیانتداری سے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح کرنا ہی اسی سبب سے تھا کہ انہوں نے دیکھا کہ مال میں ایک کوڑی کی بھی خیانت نہیں کرتے تو آپ سے اسی دیانت داری پر نکاح کرلیا اور مرزاجی کے اس داؤ پیچ کو اور لوٹ مار کو دیکھ کر محمدی بیگم نے نکاح نہ کیا حالانکہ مرزاجی نے ہر قربانی پیش کی بددیانتی بہت بری

چیز ہے اپنوں کو بیگانہ بنادیتی ہے اور دیانتداری ایسی بہتر شے ہے کہ بیگانوں کو اپنا بنا دیتی ہے اور انبیاء کرام نے تو دنیاوی مال کی تجارت فرمائی لیکن مرزاجی نے دین مرزائیت کے دام لئے اور فروخت کیا مرزائیو! انصاف سے کہنا کسی نبی نے آج تک دینی علم کی اجرت حاصل کی قرآن کریم سے ملاحظہ ہو۔

تبلغی نبوت واجرت

(۱) الذاریت ۲۷/۲ ﴿مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ﴾ میں ان سے روزی کا ارادہ نہیں رکھتا اور نہ ہی میرا یہ ارادہ ہے کہ وہ میری دعوتیں کریں ضرور اللہ ہی وہ بڑا رزق دینے والا زبردست طاقت والا ہے۔

(۲) طور ۲۷/۲ ﴿اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ﴾ کیا آپ ان سے مزدوری مانگتے ہیں تو وہ تاوان سے دباؤ میں ہیں۔

نبوی تجارت کا قرآنی فیصلہ

(۳) ال عمران ۴/۱۷ ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ﴾ نبی کی شان نہیں کہ کھوٹ کرے اے امت مرزائیہ! نبی مخلوق کے لئے نمونہ عمل ہوتا ہے جس امت کے نبی کی شان مذکورہ بالا ہو تو اس کی امت سے تو خداوند محفوظ رکھے بھائی ناراض نہ ہونا الحق مرٌ ہوتا حق کڑوا ہی ہے خداوند ہدایت کی توفیق عنایت فرمائے۔

مرزا غلام احمد صاحب کا برادری کے معاملات کو بھی تم بخوبی جانتے ہو ہیرا پھیری سے اگر سیدھا کر والٹا کب سیدھا ہوسکتا ہے پہلے بھی کافی سن چکے ہو پھر کچھ عرض کر دیتا ہوں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے لڑکے سلطان احمد کو اپنے لا دلد بھائی غلام قادر کا متبنیٰ بنا کر غلام قادر کی جائیداد اپنے لڑکے سلطان احمد کے نام درج کرا کر باقی ورثا کا حق چھینا۔

مرزا جی کا حرام کھانا بھی اور اولاد کو کھلانا

سیرۃ المہدی 1/21 } بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ جب تمہارے تایا (مرزا غلام قادر صاحب مرزا غلام احمد صاحب کے بڑے بھائی) لاولد فوت ہو گئے تو تمہاری تائی حضرت صاحب کے پاس روئیں اور کہا کہ اپنے بھائی کی جائیداد سلطان احمد کے نام بطور متبنیٰ کرادو وہ ویسے بھی اب تمہاری ہے اور اس طرح بھی تمہاری رہے گی چنانچہ حضرت صاحب نے تمہار تایا کی تمام جائیداد مرزا سلطان احمد کے نام کرادی خاکسار نے والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ حضرت صاحب نے متبنیٰ کی صورت کس طرح منظور فرمالی (حالانکہ از روئے قرآن کریم منع ہے) والدہ صاحبہ نے فرمایا یہ تو یونہی ایک بات تھی ورنہ وفات کے بعد متبنیٰ کیسا مطلب تو یہ تھا کہ تمہاری تائی کی خوشی کے لئے حضرت نے تمہارے تائے کی جائیداد امرزا سلطان احمد کے نام داخل خارج کرادی اور اپنے نام نہیں کرائی کیونکہ اس وقت کے حالات کے ماتحت ویسے بھی سلطان احمد کو اپنی جائیداد سے نصف حصہ جانا تھا اور باقی نصف مرزا فضل احمد کو پس آپ نے سمجھ لیا کہ گویا آپ نے اپنی زندگی میں ہی مرزا سلطان احمد کا حصہ الگ کر دیا۔

اور مرزا فضل احمد کا حصہ ظلماً کھا گئے۔

مرزا غلام احمد صاحب کا ظلماً متبنّٰی بنا کر داخل خارج کرانے کا بیان

سیرۃ المہدی 1/135 } بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، خاکسار عرض کرتا ہے کہ کتاب پنجاب چیفس میں ہمارے خاندان کے حالات مابعد وفات حضرت غلام مرتضیٰ صاحب کے متعلق ذیل نوٹ لکھا ہے۔

مرزا غلام مرتضٰی جو ایک مشہور اور ماہر طبیب تھا ۱۸۷۶ء میں فوت ہوا اور اس کا بیٹا غلام قادر اس کا جانشین ہوا............ اس کا اکلوتا بیٹا صغر سنی میں فوت ہو گیا تھا اور اس نے اپنے بھتیجے سلطان احمد کو متبنّٰی بنا لیا تھا۔

متبنّٰی کے متعلق خدائی فیصلہ

(۱) احزاب ۲۱/۱ ﴿وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاءَ كُمْ اَبْنَاءَ كُمْ ذَالِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِى السَّبِيْلَ اور نہیں بنایا اس نے تمہارے پالکوں کو تمہارے بیٹے یہ تمہاری مونہوں سے کہنے کی بات ہے اور اللہ تعالٰی سچ فرما دیتا ہے اور سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔

خازن ۵/۱۹ ﴿وَفِيهِ نَسْخُ التَّبَنِّى وَذَالِكَ ان الرجل كان فى الجاهلية يتبنى الرجل فيجعله كا لابن المولود يدعده اليه النَّاس وَيَرِثُ ميراثهٗ...... فَاَنْزَلَ اللّٰه هذهِ الاية وَنَسَخ به البنى

حرام کھلانا اور کھانا یکساں جرم ہے۔

(۲) مائدہ ۶/۱ ﴿وَتَعَاوَنُوْ اعَلَى الْبِرِّوَ التَّقْوىٰ ولا تَعَاوَنُوْ اعَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ اور ایک دوسرے کی نیکی پر امداد کرو اور تقوی پر گناہ اور ظلم پر ایک دوسرے کی امداد نہ کرو۔

واتِ ذى القربىٰ حَقَّهٗ کے صراحتاً خلاف ہے نافهم وتدبر انكنت عادلا قال اللّٰه تبارك وتعالى.

انعام ۸/۱۹ ﴿وَاِذَاقُلْتُمْ فَاعْدِ لُوْا وَلَوْ كَانَ ذاقُرْبىٰ

اور جب بات کرو تو انصاف کرو اور اگر چہ قریبی رشتہ دار ہو۔

اور ارشاد الٰہی ہے۔

(۳) نساء ۵/۸ ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَا مُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا وَاِذَا

حَکَمْتُم بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمْ بِہٖ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا

(۴) حج ١٧/۵ ﴿اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ خَوَّانٍ کَفُوْرٍ

(۵) نساء ۵/١٦ ﴿اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ خَوَّانًا اَثِیْمًا یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰہِ وَھُوَ مَعَھُمْ

اے امت مرزائیہ! جس شخص کی ابتدائے زندگی یعنی قبل از دعویٰ بھی مخدوش اور تھوڑی مقدار بھی نہ ہو بلکہ ہر شرعی واخلاقی عیوبات کا حامل ہو بھلا اس کی وکالت میں ابتدائی زندگی کے حالات کے ورق الٹنے کا چیلنج دے تو آ بیل مجھے مار والا حساب ہے یعنی بچپن میں چوری کرنے والا اور ظلماً چڑیوں کے شکار میں زندگی گزاری ہو اور ہوش سنبھالی تو جھوٹے مقدمات میں عمر کثیر کا حصہ ضائع کیا پھر نوکری میں گندی زندگی بسر فرمائی پھر مجرویت کا دعویٰ کیا تو برطانی عدالتوں میں جھوٹی شہادتوں کا کام شروع کیا جب اس کام سے حقوق سرنہ ہوئے تو براھین احمدیہ کی پچاس جلدوں کی تصنیف کرنے کا دھوکہ دے کر دس سال تک خوب روپیہ بٹورا جب رقم خوب جمع ہوگئی تو بقول دانایان پنجاب ''رج آن تے کدآن'' کسی کا ورثہ چھین کر اسے جائیداد سے محروم کر دیا کسی کی مکانی زمین جبراً چھین لی اور بے جا قبضہ کرلیا جب اتنے پتن تیر لئے تو مجدد ہونے کا دعویٰ خود سجا کیونکہ جھوٹ تمام عمر سے گھر کر چکا تھا اور حرام مال سرائت کر چکا تھا پھر سوچا کہ خواہ کوئی بھی دعویٰ کیا جائے۔ لوگ اقتدا کر ہی لیتے ہیں تو مثیل کی لائن اختیار کی ہر کہ ومہ کی مثیل ہونے کا دعویٰ کئے جب جماعت مصلین تیار ہوگی تو مستقل نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا اب مرزائی کہیں کہ جی مرزا غلام احمد صاحب کی ابتدائی زندگی کو دیکھو تو بھئی جو مرزا صاحب سے یا ان کی کتب سے ناواقف ہو اس کو فریب میں لے آوَ تو کچھ بعید نہیں لیکن جس نے مرزائی لٹریچر پڑھا ان کی زندگی کے حالات سے خوب واقف ہو وہ کب مصطفوی جنت کو چھوڑ کر مرزائی جہنم کے گڑھے میں گرتا ہے جب مرزا غلام احمد صاحب کا خیال عروج کی طرف بڑھا تو اصل سے نقل کی طرف قدم رنجہ فرمایا۔

حصول درجات مرزا غلام احمد صاحب

مرزا غلام احمد صاحب کی ترقی درجات

ہر عہدہ دار کو عہدے کا خطاب پہلے دیا جاتا ہے اور بعد میں وہ اپنی ڈیوٹی کے ضروریات کا چارج لیتا ہے۔ ایسے ہی ہر نبی کو نبوت کا خطاب پہلے حاصل ہوا اور کتاب بعد میں دی گئی لیکن مرزا غلام احمد صاحب کو کتاب پہلے دی گئی اور قادیانی ملھم نے نبوت کا خطاب بعد میں دیا باقی انبیاء علیہم السلام کو ایک ایک صحیفہ یا کتاب ایک ہی مل سکی لیکن مرزا جی کو کئی کتابیں ملیں پہلے خدائی انبیاء علیہم السلام کتب سماوی مفت سناتے اور لکھاتے اور تقسیم کرتے لیکن مرزا جی ایک ایک آنے سے لے کر پچیس پچیس روپے اور سو سو روپیہ تک اپنی کتابیں فروخت کرتے رہے مرزائیوں کے نزدیک مرزائی الہاموں کی قیمت خاصی پڑی جو پہلے کسی نبی کو نصیب نہ ہوئی۔

مرزا غلام احمد صاحب کی جب ہر بات ہر پہلو اور ہر فعل نرالا تھا تو مرزا صاحب کو بوقت دعوئی نبوت بڑے بڑے منازل طے کرنے پڑے چنانچہ مرزا جی کے ملھم مرزا جی کو پہلے مرد سے عورت بنایا قدنی نبوت چونکہ نرالی تھی جو ایسی نبوت کسی نبی کو میسر نہیں ہوئی اس لئے نبی تیار کرنے کا بھی نیا ڈھنگ تھا۔

وہ الٹے بات الٹی یار الٹا

کشتی نوح چھوٹا سائز } اول میرا نام مریم رکھا گیا۔

پھر مرزا مریم کو خاوند دیا گیا

حقیقت الوحی ۱۷۶ } یمریم اسکن انت وزوجک الجنۃ

کشتی نوح ۸۸ } یامریم اسکن انت وزوجک الجنۃ

''مسلمان'' یہ تو عبارت عربی قوانین سے غلط ہے۔

''محمد عمر'' ارے! ایسے الفاظ یہاں استعمال نہ کرو گالیاں کھاؤ گے یہ قادیانی نبوت ہے یہاں سب کچھ ایسا ہی ہے۔

پھر دو برس تک مرزا مریم نے عورتوں والے عیش اڑائے

کشتی نوح ۹۰} دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردے میں نشو ونما پاتا رہا۔ (مونث کی علامت تانیث اس کے لئے صفت اور اس کی مفعولیت کا وقوعہ بھی صفات تانیث سے ہے۔

مرزا مریم کو حیض آنا شروع ہوا

البشریٰ $\frac{۲}{۶۵}$} یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّرَوْا طَمْثَکَ بابوالٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے (لیکن تم مرزا صاحب کو پٹی خوب باندھا لینا ظاہر نہ ہونے دینا۔

تتمہ حقیقت الوحی ۱۴۳ } یہ چاہتے ہیں کہ تیرا حیض دیکھیں۔

مرزا مریم صاحبہ کا لطیفہ

سیرۃ المہدی $\frac{۳}{۲۲۰}$} بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی اللہ تعالیٰ نے صدیقہ کے لفظ سے تعریف فرمائی ہے اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے .... اس جگہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت توڑنے کے لئے ماں کا ذکر کیا ہے اور صدیقہ کا لفظ اس جگہ اس طرح آیا ہے جس طرح ہماری زبان میں کہتے ہیں ''بھر جائی کا نئے سلام آکھناں واں'' جس سے مقصود کانا ثابت کرنا ہوتا ہے نہ کہ سلام کہنا۔

صدیقہ کا حقیقی خطاب تو قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ بن مریم السلام کی والدہ کے متعلق صحیح ہے لیکن یہ محاورہ مرزا جی کو مریم کے خطاب کرتے وقت استعمال کیا گیا ہوگا اس لئے مرزا صاحب کو مریم صدیقہ کے خطاب سے ''بھر جائی کا نئے سلام آکھناں اور کانا ثابت کرنا مقصود ہے نہ مریم حقیقۃ۔

مناظر اعظم جنید زمان رازی دوراں پیر طریقت

حضرت مولانا **محمد عمر صدیقی** رحمۃ اللہ علیہ

کا ایک نایاب مناظرہ

جو 1946ء میں بمقام کنری، ضلع تھرپارکر صوبہ سندھ میں مرزائیوں کے ساتھ ہوا، اور مناظر اعظم نے مرزائیوں کو شکست فاش دیکر ان سے پانچ سو پاؤنڈ انعام حاصل کیا

اس کی روئیداد رئیس المناظرین، پیر طریقت، شیخ الحدیث

حضرت علامہ محمد عبد التواب صدیقی
سجادہ نشین مناظر اعظم

کے قلم سے عنقریب چھپ کر جلد منظر عام پر آرہا ہے۔

مرزا مریم میں خواہش نسوانی کا معجزانہ غلبہ

مکاشفات ۲۰} ملا مولویوں وغیرہ کے متعلق یہ تھا کہ ان میں سے اکثر کی قوۃ مسلوب ہوگئی ہے۔

مرزا مریم صاحبہ کو وقت حمل آ پہنچا

کشتی نوح ۹۰} مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا۔

کشتی نوح ۸۸} مریم کے پیٹ میں عیسیٰ کی روح جا پڑی۔

''مرزائی'' مولوی صاحب یہ دیانتداری کے خلاف ہے۔ مرزا صاحب کا پہلا جملہ تم نے کیوں نہیں بیان کیا اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا۔

''محمد عمر'' بھئی مرزائی صاحب خداوند کسی مرد کو عورت کی طرف منتقل نہ فرمائے وحاملہ ہونے کا اقرار تو تمہارے مرزا صاحب نے خود کیا حمل کا استعارہ یہی ہوتا ہے کہ مانگو احمل تمہاری مرضی جیسے ہو فقیر ویسے ہی کہہ دیتا ہے چلو مرزا مریم صاحبہ کو مانگواں حمل ہوا یعنی حمل مستعار۔

مدت حمل مرزا مریم صاحبہ

کشتی نوح ۹۰} اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں اب تم خود سمجھ لو کہ دس ماہ کون بچہ جنتی ہے شاید گ ہو۔

مرزا مریم کو بعد از انقضاء مدت حمل دس ماہ دردزہ ہوا

کشتی نوح ۹۱} پھر مریم کو جو مراد اس سے عاجزہ دردزہ تنہ کھجور کی طرف لے آیا۔

کیوں جی مرزائی صاحب تم ہی فیصلہ کر لو دردزہ کس مقام میں ہوتا ہے اور وہ مقام کس کو مخصوص ہے۔

مرزا مریم کی فراغت از حمل

کشتی نوح ۸۷} گویا مریم ہونے کی صفت نے عیسیٰ ہونے کا بچہ دیا اور اس طرح پر وہ ابن مریم کہلائے گا۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی عیسیٰ بننے کا عجیب واقعہ فرمایا اور مرزا جی بیچارے کو بڑے بڑے اشکال کا منہ دیکھنا پڑا چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ خدا نے پہلے مجھے مرزغلام احمد کو مریم عورت بنایا اور دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور صفت تانیث جس سبب سے کہ مونث کی علامت تانیث بنتی ہے اور جس سے وہ صفت رجولیت سے ممتاز ہوتی ہے بعینہ وہی صفت مرزا صاحب کو دی مریم بنایا پھر خون حیض بھی آنا شروع ہو گیا اور مرزا جی کے ملہم نے پرزور الفاظ میں اس کے پوشیدہ رکھنے کا ارشاد فرمایا کہ ایسا نہ ہو کہ مولوی لوگ اس خون آلود کپڑے کو دیکھ لیں خوب باندھ کر رکھنا مرزا جی نے باوجود اتنی تاکید کے پھر بھی اپنے ملہم کا کہنا نہ مانا بلکہ اس تمام واقعہ کو صرف بیان ہی نہیں فرمایا بلکہ اپنی کتابوں میں درج فرمایا کہ قیامت تک مولوی لوگ اس کو پڑھ کر قادیانی معجزہ سے حیرانی میں رہیں لیکن یہ نہ سوچا کہ میں اس انشاء میں اپنے ملہم کا منکر لکھا جاؤں گا خیر! مرزا مریم صاحبہ کو حمل بھی ہوا پھر انسانی عورت کو آٹھ ماہ حمل رہتا ہے۔ لیکن مرزا مریم صاحبہ کو اپنے ملہم کے خلاف ورزی کرنے کی بنا پر مدت حمل بڑھادی بجائے نو ماہ کے دس ماہ کر دیا پھر دردزہ بھی ہوئی اور دردزہ بھی علامت خاص مؤنث کے جوف میں ہوتی ہے (تم خود سمجھ لو) جب پیدائش ہوتی تو اچانک ہی اتنے بڑے انسان عیسیٰ موجود! یعنی مرد سے خود ہی عورت پھر حمل کی دس مہینے مدۃ حمل کے بعد خود ہی پیدا ہو کر عیسیٰ بنا یہ ایک قادیانی معجزہ جس کو سوائے قادیانی یا لاہوری مرزائی کے دوسرا نہیں سمجھ سکتا۔ اور نہ کسی اور کا دماغ اس اہل ہے کہ سمجھ سکے اور خداوند تعالیٰ کسی کو سمجھنے کی توفیق بھی نہ دے۔

مرزا غلام احمد صاحب کی پیدائش وید کے اصول کے موافق ہوئی

سرمہ چشم آریہ مطبع لاہوری ۱۰۸} وید میں یہ بھی لکھا ہے کہ اندر نے ایک رشی کی لڑکی کو حمل کر دیا بلکہ آپ ہی اس کے پیٹ سے پیدا ہو گیا۔ جب مرزا غلام احمد کو نزالا عیسیٰ تیار کیا تو ان کے ملہم نے انہیں ملائکہ بھی نرالے ہی عطا کئے جو مَـالَا اُذُنٌ سَـمِعَتْ کی صفات سے متصف تھے نبی قادیانی ساخت کے تو فرشتے بھی قادیانی وضع کے عطا ہوئے۔

فیصلہ خداوندی

روم ۲۱/۴} فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا لَاتَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ مضبوط وہ خداتعالیٰ کی پیدائش ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا فرمایا اللہ کی پیدائش کے واسطے بدلنا نہیں تو ثابت ہوا کہ مرزا جی کا مرد سے عورت ہو جانا یہ قوم بنی اسرائیل کی طرح عذاب میں گرفتار کئے گئے جیسا کہ ان کے متعلق وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِیْرَ فرمایا۔

فرشتگان مرزا غلام احمد صاحب

مکاشفات ص ۴ } تین فرشتے آسمان سے آئے ایک کا نام ان سے خیراتی تھا۔

تریاق القلوب ۱۹۲} تین فرشتے آسمان سے آئے ایک کا نام خیراتی تھا۔

مکاشفات ص ۴ تریاق القلوب ۱۹۲} میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ ایک شخص جو مجھے فرشتہ معلوم ہوتا ہے مگر خواب میں محسوس ہوا کہ اس کا نام شیر علی ہے۔

مکاشفات ص ۳۸ } (۱۵۲) ۳ مارچ ۱۹۰۵ء رؤیا کوئی شخص ہے اس سے میں کہتا ہوں کہ تم حساب کر لو مگر وہ نہیں کرتا اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے ایک مٹھی بھر کر روپے مجھے دیئے ہیں اس کے بعد ایک اور شخص آیا جو الٰہی بخش کی طرح ہے مگر

انسان نہیں بلکہ فرشتہ معلوم ہوتا ہے اس نے دونو ہاتھ روپوں کے بھر کر میری جھولی میں ڈال دیئے ہیں تو وہ اس قدر ہو گئے ہیں کہ میں ان کو گن نہیں سکتا۔ پھر میں نے اس کا نام پوچھا تو اس نے کہا میرا کوئی نام نہیں (ودا وٹ ہے) دوبارہ دریافت کرنے پر کہا کہ میرا نام ہے ٹیچی۔

البشریٰ ۲/۴۸} ضمیمہ حقیقۃ الوحی ۱۴۴ میرا نام ٹیچی ہے۔

تو مرزا جی کے تین نرالے فرشتے قاصدین فقیر کو ان کی کتابوں سے ثابت ہوئے ہیں۔ شاید زیادہ ہوں میں کہہ نہیں سکتا۔ خیراتی، شیر علی۔ ٹیچی۔

خداوند تعالیٰ معبود کل کی تمام مخلوق ارضی وسماوی سے ممتاز انبیاء علیہم السلام ہیں۔ اور بقانون تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ہر ایک کو مرتبہ ہر ایک کے لائق عطا فرمایا۔ نبوۃ چونکہ عطا الٰہی ہے کسبی نہیں اس لئے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ نے خود مراتب عطا فرمائے ایک مرتبہ ایسا بھی تھا جس کو کوئی حاصل نہ کر سکا اور ایک قوم ایسی تھی جس میں سے کوئی نبی آج تک نہ ہو سکا وہ قوم کنجروں اور بھنگیوں کی ہے تو مرزا جی کے ملہم نے ایسا نرالا قادیانی وضع کا نبی بھی کنجروں اور بھنگیوں کی سنت کا مقرر فرما دیا اور ان کے موافق الہام مرزا جی کو نازل کرنے شروع کر دیئے مگر یہ کنجروں نے بھی بدقسمتی سے قبول نہ کیا۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پیدائش کے مسیح کو قدنی وضع کی نبوۃ عطا ہوئی،

حقیقۃ الوحی ص ۱۰} ایسی خوابوں اور الہامات میں (جیسے مرزا غلام احمد صاحب کو ہوئے) ہر ایک فاسق وفاجر اور کافر اور ملحد یہاں تک کہ زانیہ عورتیں بھی شریک ہوتی ہیں۔

حقیقۃ الوحی ص ۳} اور یہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ بعض عورتیں جو قوم کی چوہڑی یعنی بھنگن تھیں جن کا پیشہ مردار کھانا اور ارتکاب جرائم کام تھا انہوں نے ہمارے روبرو بعض

خوابیں بیان کیں اور وہ سچی نکلیں اس سے بھی عجیب تر یہ کہ بعض زانیہ عورتیں اور قوم کے کنجر جن کا دن رات زنا کاری کا کام ان کو دیکھا گیا کہ بعض خوابیں انہوں نے بیان کیں اور وہ پوری ہوگئیں اور بعض ایسے ہندوؤں کو دیکھا کہ جو نجاست شرک سے ملوث اور اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ بعض خوابیں ان کی جیسا کہ دیکھا تھا ظہور میں آ گئیں۔

تریاق القلوب ص ۱۳۳} ایک شخص جو (تم خود سمجھ لو کہ وہ ایک کون ہے) قوم کا چوہڑہ یعنی بھنگی ہے اور ایک گاؤں کے شریف مسلمانوں کی تیس ۳۰ چالیس سال سے یہ خدمت کرتا ہے دو وقت ان کے گھروں کی گندی نالیوں کو صاف کرنے آتا ہے اور ان کے پاخانوں کی نجاست اٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چوری میں بھی پکڑا گیا ہے (تم خود سمجھ لو) اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہو کر اس کی رسوائی ہو چکی ہے اور چند سال جیل خانہ میں قید بھی رہ چکا ہے۔ (مجازاً) اور چند دفعہ ایسے برے کاموں پر گاؤں کے نمبرداروں نے اس کو جوتے بھی مارے ہیں اور اس کی ماں اور دادیاں اور نانیاں ہمیشہ سے ایسے ہی نجس کام میں مشغول رہی ہیں اور سب مردار کھاتے اور گوہ اٹھاتے ہیں (شاید جھوٹ کا گوہ اور مردار ہو) اب خدا تعالیٰ کی قدرت پر خیال کر کے ممکن تو ہے کہ وہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا فضل اس پر ہو کہ وہ رسول اور نبی بھی بن جائے اور اسی گاؤں کے شریف لوگوں کی طرف دعوت کا پیغام لے کر آوے اور کہے کہ جو شخص تم میں میری اطاعت نہیں کریگا خدا اسے جہنم میں ڈالیگا (تم خود سمجھ لو)

''مرزائی'' مرزا صاحب کی اگلی عبارت کیوں نہیں پڑھتے آگے مرزا صاحب نے لکھا ہے ''لیکن باوجود اس امکان کے جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کبھی خدا نے ایسا نہیں کیا کیونکہ ایسا کرنا اس کی حکمت اور مصلحت کے خلاف ہے''۔

''محمد عمر'' مرزا صاحب نے صیغہ ماضی استعمال فرمایا حال یا استقبال کی وضاحت نہیں فرمائی کہ خداوند نے پہلے ایسا کبھی نہیں کیا حالانکہ مرزا صاحب کا یہ فرمان بھی جھوٹ ہے کیونکہ مرزا صاحب دوسرے مقام پر فرما چکے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین

دادیاں اور نانیاں زنا کار اور کیسی عورتیں تھیں ملاحظہ ہو ازالۃ الاوہام ص ۷ اور پھر یہ نہیں کہا اب بھی ایسے ہو نہیں سکتا فرمایا پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا کہ مرزاجی کے نزدیک اب ممکن ہے یعنی اب ایسا نبی بن سکتا ہے۔ ورنہ مرزاجی کا پہلا مذکورہ حوالہ حقیقۃ الوحی ص ۳ وص ۱۰ اجھوٹا ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ حقیقۃ الوحی ص ۳ وص ۱۰ کی عبارت کا مطلب اور تریاق القلوب ص ۱۳۲ کا مطلب مساوی ہے کوئی فرق نہیں لہٰذا مرزا غلام احمد صاحب کی عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ تشابہت قلوبھم کی بنا پر ایسے ہی لوگوں کے لئے نبی ہونے کا دعویٰ ہے گو وہ نہ تسلیم کرے اور آپ کو مماثلت بھی ہے یعنی جیسا کہ ان کو ہر قوم گالی نکالتی ہے مرزاجی نے فرمایا کہ مرزاجی کو بھی ہر قوم گالیاں نکالتی ہے۔

پیغام صلح ص ۲۰} مگر افسوس کہ اس صلح کے نبی کو ہر ایک قوم گالی دیتی اور حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے۔

اگر تمہیں تریاق القلوب کے کسی جملے میں شک ہو تو گو پہلے بھی اس کے مؤید دو حوالے عرض کر چکا ہوں مرزاجی کا ایک اور بیان عرض کر دیتا ہوں جو تجلیات الٰہیہ مرزائیہ میں درج ہے اور یہ بھی مرزاجی کا مذکورہ بالا تجربات سے ایک تجربہ ہے۔

تجلیات الٰہیہ ص ۱۶} ہمارا تجربہ تو یہاں تک ہے کہ بعض وقت ایک کنجری کو بھی جسکا دن رات زنا کاری پیشہ ہے سچے خواب آسکتے چور بھی جسکا پیشہ بیگانہ مال کا سرقہ ہے بذریعہ خواب کسی سچے واقعہ پر اطلاع پا سکتا ہے۔

یہ ہے مرزاجی کی عبارت جس میں صیغہ حال استعمال فرمایا ہے۔ یہاں ماضی نہیں استعمال فرمایا کہ ایسا پہلے بھی ہوتا رہا ہو نہیں! بلکہ وہاں پہلے زمانہ گزشتہ کی نفی فرمائی اور حال کے زمانہ کے الہامات کے مرکز کو واضح فرمایا اور اس تجلیات الٰہیہ میں بھی زمانہ حال کے الہامات کے مراکز مفتوحہ کی تعین اور ذاتی تجربہ بیان فرمایا اب اگر مرزائی صاحب کی اس عبارت میں ہیرا پھیری اور تغیر و تبدیل کرے تو یاد رکھو مرزائیو مرزاجی کی روح تمہاری غلط ترجمانی پر لعنت برسائیگی اور فقیر کی صحیح ترجمانی پر آفرین کہیگی

کیونکہ فقیر مرزا جی کے کلام کا بلا تاویل صحیح ترجمان ہے جیسا کہ مرزا جی کو فرمایا کہ تو معجون مرکب ہے۔ تریاق القلوب ص ۱۲۷ فقیر اس کو صحیح سمجھتا ہے۔

کیونکہ مرزا صاحب نے جیسا کہ تجلیات الٰہیہ اور تریاق القلوب اور حقیقۃ الوحی کے مذکورہ صفحات میں الہامی مراکز ذکر فرماتے ہوئے اپنی مشابہت کا اصل ظاہر فرمایا ہے۔ ایسے ہی معجون مرکب ہونے میں بھی آپ کو مشابہت نامہ تھی جیسا کہ ہر قوم کے گالیاں دینے میں بھی مشابہت کلی ہے۔ اب اس حقیقی مشابہت کا کون ذی شعور منکر ہو سکتا ہے۔

مرزائی دوستو! اگر تم مرزا جی کے کلام کو ہی عقلی توازن سے ملاحظہ فرماؤ تو مرزا جی کی حقیقت کبھی مخفی نہیں رہ سکتی۔ ہر ایک نبی پر خداوند تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوئی لیکن افسوس کہ مرزا جی کے حصے میں کنجروں اور بھنگیوں جیسی وحی نصیب ہوئی ہم تو بھئی ایسے کے سامنے سرخم کرنے کے لیے تیار نہیں جو اپنی وحی کی حقیقت کا خود اقرار کرے کہ میری وحی کنجروں اور بھنگیوں جیسی ہے تو جس کو یہ سودا منظور ہو وہ اس کو خریدے اور جس کو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سودا وحی الٰہی والا منظور ہو قبول کرے جس کے متعلق ارشاد الٰہی ہے قل اعوذ برب الناس ملک الناس الٰہ الناس من شر الواسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس ۔

مرزا جی کو بھنگوں کا سا علم غیب پاخانہ کا ہی ہوا

مکاشفات ص ۲۶ ۱۹۰۲ء ۳۱ دسمبر } چار شنبہ حضور نے فرمایا کہ ایک دفعہ ایک خاکروبہ نے ایک جگہ سے میلا اٹھایا اور اس کا ایک حصہ چھوڑ دیا میں جو مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا مجھے نظر آیا کہ اس نے ایک حصہ چھوڑ دیا ہے۔ تو میں نے اس خاکروبہ سے کہا وہ سن کر حیران ہوئی کہ میں نے اندر بیٹھے کیسے دیکھ لیا میں نے اس پر خدا کا شکر ادا کیا کہ یہ باوجود میلے کے سر پر موجود ہونے کے نہیں دیکھ سکتی حالانکہ مجھے خدا نے اس قدر دور دراز فاصلہ سے دکھلا دیا (مرزا جی کے تمام مکاشفات غلط اور جھوٹ ثابت ہوتے رہے تمام عمر میں ایک الہام مرزا جی کی زبان ہی سے سچا نکلا وہ بھی میلے کا جو نصف بھنگن کے سر اور نصف بیت الخلا میں تھا۔ جس کا نبی اس کا ہی علم)۔

مکاشفات ۱۷٦ جولائی ۱۸۸۹ء } حضرت ابراہیم علیہ السلام نبی اللہ تھے ان کے متعلق فرمایا۔ کَذٰلِکَ نُرِی ابراھیم ملکوت السمٰوات والارض لیکن مرزا جی بھنگی نبی بن بیٹھے اس لئے ان کو ملھم نے انہیں پاخانہ کا ہی علم دیا۔ پھر دوزخ دکھایا گیا وہ سخت مکروہ اور پاخانہ کی شکل تھا اتنے میں الہام زبان پر جاری ہوا الولا فضل اللہ ورحمۃُ علی لا لقی راسی فی ھذہ الکیف۔

مرزا جی کے اہلبیت

مکاشفات ص ۳۵ } ایک مکان دیکھا جو کہ میرا اپنا سکونتی مکان معلوم ہوتا ہے لیکن چاروں طرف سے بند پاتا ہوں اس کا دروازہ نہیں ملتا اور جہاں دروازہ تھا وہاں ایک پختہ عمارت کی دیوار معلوم ہوتی ہے فَجّو (مرزا صاحب کی بیوی) سفید کپڑے پہنے بیٹھی ہے اور اس کے ساتھ فَجّا (مرزا صاحب کا بیٹا) بھی ہے لیکن فجے کی ایک انگلی پر خفیف سا زخم ہے جس سے وہ روتا ہے فجے نے آکر ایک ستون جیسی دیوار کو صرف ہاتھ ہی لگایا ہے کہ وہاں ایک دروازہ بڑی پھاٹک کی طرح ایسے کھل گیا ہے۔ الخ

سیرۃ المہدی ۳/۹٦ } بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ شکل کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کے دو ٹائپ ہیں۔ ایک سلطانی اور دوسرا فضلی

درثمین ۴۴ } میری اولاد سب تیری عطا ہے۔ ہر ایک تیری بشارت سے ہوا ہے یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہیں یہی ہیں پنجتن جن پر بنا ہے۔

یہ ہیں امت مرزائیہ کے پنجتن جن پر مرزائی امت کا دارومدار ہے۔

قادیانی مسیح کا ابتدائی حلیہ

سیرۃ المہدی ۳/۱۸۵ } مرزا صاحب بوقت کلام تھوڑا سا رک جاتے تھے یعنی معمولی سی لکنت تھی۔

سیرۃ المہدی ۳/۱۹۵} بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ بعض اوقات گرمی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پشت پر گرمی دانے نکل آتے تو سہلانے سے ان کو آرام آتا تھا بعض اوقات فرمایا کرتے تھے کہ میاں ''جلون'' کرو جس سے مراد یہ ہوتی تھی کہ انگلیوں کے پوٹے بالکل آہستہ آہستہ اور نرمی سے پشت پر پھیرو آپ کی اصطلاح تھی۔

سیرۃ المہدی ۳/۲۱۱} حضرت صاحب کو کچھ پھنسیوں وغیرہ کی تکلیف جو ہوئی تو آپ نے ایک نسخہ جس میں منڈی بوٹی مہندی عناب شاہترہ چرائتہ اور بہت سی اور مصنوعی خون ادویات تھیں اپنے لیے تجویز کیا اوویہ کاستہ المسیح میں شام کو بھگوئی جاتیں اور صبح مل کر اور چھان کر آپ اس کے چند گھونٹ پی لیتے.......... حضور خود اس کو مدت تک پیتے رہے۔

سیرۃ المہدی ۳/۵۴} بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو غالباً ۱۸۹۲ء میں ایک دفعہ خارش کی تکلیف بھی ہوئی تھی اس واقعہ کے بہت عرصہ بعد ایک دفعہ ہنس کر فرمانے لگے کہ خارش والے کو کھجانے سے اتنا لطف آتا ہے کہ بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ ہر بیماری کا اجر انسان کو آخرت میں ملے گا سوائے خارش کے کیونکہ خارش کا بیمار دنیا میں ہی اس سے لذت حاصل کر لیتا ہے۔

ایام صلح ص ۱۳۳} مجھے ایک روحانی طریق سے معلوم ہوا ہے کہ اس مرض (طاعون) اور خارش کا مادہ ایک ہی ہے اور میں گمان کرتا ہوں کہ غالباً یہ بات صحیح ہوگی۔

سیرۃ لمہدی ۳/۴۹} قاضی صاحب نے بیان کیا ہے۔ کہ حضرت صاحب نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ سے سہارا دیتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ جوانی کے زمانہ میں آپ کا دایاں ہاتھ ایک چوٹ لگنے کی وجہ سے کمزور ہو گیا تھا اور اسے سہارے کی ضرورت پڑتی تھی۔

سیرۃ المہدی ۱/۲۱۶} بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد

صاحب نے بواسطہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے کہ ایک دفعہ والد صاحب اپنے چوبارے کی کھڑکی سے گر گئے اور دائیں بازو پر چوٹ آئی چنانچہ آخر عمر تک وہ ہاتھ کمزور رہا خاکسار عرض کرتا ہے کہ والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ آپ کھڑکی سے اُترنے لگے تھے سامنے سٹول رکھا تھا وہ الٹ گیا اور آپ گر گئے۔ اور دائیں ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی اور یہ ہاتھ آخر عمر تک کمزور رہا اس ہاتھ سے آپ لقمہ وت منہ تک لیجا سکتے تھے مگر پانی کا برتن وغیرہ منہ تک نہیں اُٹھا سکتے تھے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ نماز میں بھی آپ کو دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے سہارے سے سنبھالنا پڑتا تھا۔

سیرۃ المہدی {2/16} حضورؑ نے فرمایا کہ شاہ صاحب ہمارے مونڈھے پر بھی ضرب آئی تھی۔ جس کی وجہ سے اب تک وہ کمزور ہے ساتھ ہی حضور نے مجھے اپنا شانہ ننگا کر کے دکھایا۔

قرآنی فیصلہ

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتَابَهٗ بِشِمَالِهٖ فَیَقُوْلُ لٰیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ کِتٰبِیَهْ کے مصداق رب العزہ نے دنیا میں ہی کہنے کے قابل ہو گئے وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ یٰلَیْتَهَا کَانَتِ الْقَاضِیَهْ مَآ اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَهْ هَلَکَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ تو رب العزت نے دنیا میں ہی ارشاد فرمادیا۔ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ۔

الحاقہ {30/1} مرزا جی کو یہ انکار سزا ملی جیسا کہ ارشاد ہے۔ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ عَلَیْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ۔

سیرۃ المہدی {3/119} ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب کی آنکھوں میں مائی اور پیا تھا اس وجہ سے پہلی رات کا چاند نہ دیکھ سکتے تھے مگر نزدیک سے آخر عمر تک باریک حروف بھی پڑھ لیتے تھے اور عینک کی حاجت محسوس نہیں کی اور آپ کی آنکھوں کی یہ حالت حضرت صاحب کی تمام اولاد میں آئی ہے کہ دور کی نظر کمزور ہے۔

قادیانی کرشن جی کا عام لباس

سیرۃ المہدی ۳/۲۱۱} بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت تھی کہ امامہ کا شملہ لمبا چھوڑتے تھے۔ یعنی اتنا لمبا کہ سرین کے نیچے تک پہنچتا تھا۔

سیرۃ المہدی ۳/۲۱۹ تا ۲۲۰} بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا۔.......... حضرت خلیفہ اول کے دوسرے نکاح کے وقت حضور بھی (مرزا غلام احمد صاحب) شامل مجلس ہوئے تھے اور اس وقت آپ کے سر پر زری کا کلاہ تھا۔ اور گورداسپور کے مقدمہ میں زری دار لنگی تھی خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت خلیفہ اوّل کا دوسرا نکاح خود پیر صاحب کی ہمشیرہ سے ہوا تھا نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ عام طور پر حضرت صاحب کے سر پر سفید ململ کر پگڑی ہوتی تھی جس کے اندر نرم رومی ٹوپی ہوا کرتی تھی۔

(مرزا جی کے سر پر رومی ٹوپی اور سرین کے نیچے تک شملہ اور لمبی داڑھی کا توازن تو عجیب بجتا ہوگا)

سیرۃ المہدی ۳/۶۶} بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب معتدل موسم میں بھی کئی مرتبہ پچھلی رات کو اُٹھ کر اندر کمرہ میں جا کر سو جایا کرتے تھے اور کبھی کبھی فرماتے تھے کہ ہمیں سردی سے متلی ہونے لگتی ہے بعض دفعہ تو اُٹھ کر پہلے کوئی دوا مثلاً مشک (کستوری) وغیرہ کھا لیتے تھے اور پھر لحاف یا رضائی اوڑھ کر اندر جا لیٹتے تھے غرض یہ سردی سے آپ کو تکلیف ہوتی تھی اور اس کے اثر سے خاص طور پر اپنی حفاظت کرتے تھے چنانچہ پچھلی عمر میں بارہ مہینے گرم کپڑے پہنا کرتے تھے خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ حضرت صاحب بالعموم گرمی میں بھی جراب پہنے رکھتے تھے اور سردیوں میں تو دو دو جوڑے اُوپر تلے پہن لیتے تھے مگر گرمیوں میں کرتا عموماً ململ کا پہنتے تھے۔

سیرۃ المہدی ۱/۲۲۳ } بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد صاحب نے بواسطہ مولوی رحیم بخش ایم اے کہ والد صاحب عموماً غرارا پہنا کرتے تھے مگر سفروں میں بعض اوقات تنگ پاجامہ بھی پہنتے تھے۔

سیرۃ المہدی ۳/۱۱۰ } بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاجاموں میں میں نے اکثر ریشمی ازار بند پڑا ہوا دیکھا ہے اور ازار بند میں کنجیوں کا گچھ بندھا ہوتا تھا ریشمی ازار بند کے متعلق بعض اوقات فرماتے تھے کہ ہمیں پیشاب کثرت سے اور جلدی جلدی آتا ہے تو ایسے ازار بند کے کھولنے میں بہت آسانی ہوتی ہے۔

سیرۃ المہدی ۱/۶۶ } بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود عام طور پر سفید ململ کی پگڑی استعمال فرماتے تھے جو عموماً دس ۱۰ گز لمبی ہوتی تھی۔ پگڑی کے نیچے کلاہ کی جگہ نرم قسم کی رومی ٹوپی استعمال کرتے تھے۔

سیرۃ المہدی ۱/۶۷ } ایک دفعہ کوئی شخص آپ کے لئے گرگابی لے آیا آپ نے پہن لی مگر اس کے الٹے سیدھے پاؤں کا آپ کو پتہ نہیں لگتا تھا کئی دفعہ الٹی پہن لیتے تھے اور پھر تکلیف ہوتی تھی۔ بعض دفعہ آپ کا الٹا پاؤں پڑ جاتا تو تنگ ہو کر فرماتے ان کی کوئی چیز بھی اچھی نہیں ہے۔

سیرۃ المہدی ۳/۲۹۵ } جب حضرت صاحب مباحثہ سے فارغ ہو کر شہر میں آئے اور ہال بازار میں آپ جا رہے تھے اور تمام جماعت پیچھے پیچھے جا رہی تھی تو اس وقت حضرت صاحب نے سفید کپڑے کا چوغہ پہنا ہوا تھا۔ جو چوغہ نیچے سے کچھ پھٹا ہوا تھا۔ مرزا صاحب کے سر پر رومی ٹوپی اور پر دس گز کی پگڑی بندھی ہوئی سرین کے نیچے تک شملہ لٹکتا ہوا اور منہ میں پان ہو چست پاجامہ یا غرارہ پہنا ہوا ریشمی نالا اور ایک پلے میں کنجیوں کا کچھ لٹکتا ہا جو بن زان صلصلۃ الجرس کی آواز دیتا ہوا اور الٹی گرگابی پہنی ہوئی جس کے اوپر نشانات لگے ہوں اور اوپر پھٹا ہوا سفید چرغہ بھی سجا ہوا دایاں بازو خشک

فیصلہ قرآنی

بنی اسرائیل ١٥/٣﴾ وَاٰتِ ذِی الْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمِسْكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ وَكَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا۔

سیرۃ المہدی ٣/١٠٣﴾ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب کو سخت کھانسی ہوئی ایسی کہ دم نہ آتا تھا البتہ منہ میں پانی رکھ کر قدرے آرام معلوم ہوتا تھا اس وقت آپ اس حالت میں پان منہ میں رکھے رکھے نماز پڑھی تاکہ آرام سے پڑھ سکیں۔

مرزا غلام احمد صاحب کا انصاف

تبلیغ رسالت ٢/١١﴾ میں آج کی تاریخ کہ دوسری مئی ۹۱ء ہے۔ عوام اور خواص پر بذریعہ اشتہار ہذا ظاہر کرتا ہوں کہ اگر یہ لوگ اس ارادہ سے باز نہ آئے اور وہ تجویز جو اس لڑکی کے ناطہ اور نکاح کرنے کی اپنے ہاتھ سے یہ لوگ کر رہے ہیں اس کو موقوف نہ کر دیا اور جس شخص کو انہوں نے نکاح کے لئے تجویز کیا ہے اس کو رد نہ کیا بلکہ اسی شخص کے ساتھ نکاح ہو گیا تو اسی نکاح کے دن سے سلطان احمد عاق اور محروم الارث ہوگا اور اسی روز سے اسکی والدہ پر میری طرف سے طلاق ہے اور اگر اس کا بھائی فضل احمد جس کے گھر میں مرزا احمد بیگ والد لڑکی کی بھانجی ہے اپنی اس بیوی کو اسی دن جو اس کو نکاح کی خبر ہو اور طلاق نہ دیوے تو پھر وہ بھی عاق اور محروم الارث ہوگا اور آئندہ ان سب کا کوئی حق میرے پر نہیں رہیگا اور اس نکاح کے بعد تمام تعلقات خویشی و قرابت و ہمدردی دور ہو جائیگی۔ اور کسی نیکی بدی رنج و راحت شادی اور ماتم میں ان سے شراکت نہیں رہے گی۔

سیرۃ المہدی ١/٢٨﴾ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب محمدی بیگم کی شادی دوسری جگہ ہو گئی اور قادیان کے تمام رشتہ داروں نے حضرت صاحب کی سخت مخالفت کی اور خلاف کوشش کرتے رہے اور سب نے احمد بیگ والد محمدی

بیگم کا ساتھ دیا اور خود کوشش کر کے لڑکی کی شادی دوسری جگہ کرادی تو حضرت صاحب نے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد دونو کو الگ خط لکھا کہ ان سب نے میری سخت مخالفت کی ہے۔ اب ان کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں رہا اور ان کے ساتھ اب ہماری قبریں بھی اکٹھی نہیں ہوسکتیں لہذا اب تم اپنا آخری فیصلہ کرو اگر تم نے میرے ساتھ تعلق رکھنا ہے تو پھر ان سے قطع تعلق کرنا ہوگا اور اگر ان سے تعلق رکھنا ہے۔ تو پھر میرے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں رہ سکتا میں اس صورت میں تمہیں عاق کرتا ہوں والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ مرزا سلطان احمد کا جواب آیا کہ مجھ پر تائی صاحبہ کے احسانات ہیں ان سے قطع تعلق نہیں کرسکتا مگر مرزا افضل احمد نے لکھا کہ میرا تو آپ کے ساتھ ہی تعلق ہے ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں حضرت صاحب نے مرزا افضل احمد کو جواب دیا کہ اگر یہ درست ہے تو اپنی بیوی بنت مرزا علی شیر کو جو سخت مخالف تھی اور مرزا احمد بیگ کی بھانجی تھی طلاق دے دو مرزا افضل احمد نے فوراً طلاق نام لکھ کر حضرت صاحب کے پاس روانہ کر دیا۔

مرزائیو! مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا انصاف تم خود ہی ملاحظہ فرمالو۔ اور مرزا جی کے حالات قبل از دعویٰ اور ابتدائی ترقی کے ہیں جو تمہاری ہی کتب سے منقول ہیں اب فیصلہ تم پر ہی ہے کہ کیا جس کو سوانح حیات کسی دشمن کی تیار کردہ نہیں بلکہ خود ان کے اہلبیت اور مرزا غلام احمد صاحب کی ذاتی کتب سے درج کی گئی ہے۔ ایسا شخص نبی ہے؟ یا محض مسلمانوں کو دھوکہ دے کر دنیا کا اسباب جمع کرنے کا ڈھنگ ہے فقیر اپنی طرف سے کچھ کہنے کو تیار نہیں اور یہ حالات کسی ذاتی شعور سے مخفی بھی نہیں رہے۔

فقیر نے اپنی طرف سے کسی فتوے سے کام نہیں لیا بلکہ صرف مرزائی کتب سے ہی مرزائی تحریروں کو پیش کر دیا تاکہ منصف خود انہی کی حقیقت کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھ کر خود فتویٰ لگالے کہ آیا مرزا غلام احمد صاحب نبی مرزائیہ کیسے ہیں۔

مرزائی حضرت قطب الاولیا فرماتے ہیں۔ جو شخص جوانی میں اللہ تعالی کا فرمانبردار ہوگا۔ وہ بڑھاپے میں بھی اللہ ہی کا تابعدار رہیگا (تذکرہ الاولیا) پاکٹ بک ص ۵۳۰

''محمد عمر'' حضرت قطب الاولیا رحمۃ اللہ علیہ نے ٹھیک فرمایا جب ماسبق مرزا جی کے جوانی کے حالات خطرناک ثابت ہوئے چوری اور بستر عیش ومقدمہ بازی میں اور گندی زندگی بسر کی اسی لئے بڑھاپے میں بھی محمدی بیگم کے عشق میں عمر گزاری جسکا عنوان مرزائیوں نے نبوت سے تعبیر کیا ہے جیسا کہ مذکور ہو چکا اور باقی انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔

''مرزائی'' حضرت داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

جو پیشرو حق یا امام ہوئے لوگوں نے بعد از ظہور ان پر زبان درازی کی بعض نے کاہن کہا بعض نے شاعر کہا بعض نے دیوانہ بعض نے جھوٹ کا الزام دیا ایسے ہی اور گستاخی جائز رکھی۔ پاکٹ بک ص ۵۳۰

''محمد عمر'' مرزائی صاحب ہر بات کو الٹ لیتے ہیں اگر اس بات کو تم نے یونہی الٹنا ہے تو تمہارے نزدیک پاگل خانے کے پاگل تمام انبیاء مرزائیہ ہونگے کیا کی کو اتنا معلوم نہیں کہ مرزا جی کو لوگ شاعر کہتے ہیں یا مرزا جی حقیقتاً شاعر تھے۔ مرزائی صاحب مرزا غلام احمد صاحب کی شاعری کا نمونہ ابھی تک درثمین موجود ہے۔ اور مرزا جی کی جوانی شعروں کا نمونہ مرزا جی ابتدا میں گزر چکا ہے تو ثابت ہوا کہ مرزا جی حقیقتاً شاعر تھے محض لوگوں کی بناوٹی بات نہیں۔ یا اتہام نہیں اور جو شخص یہ ثابت کر دے کہ مرزا جی شاعر نہ تھے ان کے خود تیار کردہ کوئی اشعار یا اشعار کی کتب موجود نہیں تو اس کو مبلغات

دس ہزار ۱۰۰۰۰ روپیہ نقد انعام

دیا جائے گا اور مرزائی صاحب کے اس حوالہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ شاعر ہونا نبوت کے لئے عکس نقیض ہے جو شاعر ہو نبی نہیں ہوسکتا ورنہ کوئی مرزائی اگر کسی نبی کے شعروں کی تصنیف دکھا دے تو اس کو بھی

دس ہزار ۱۰۰۰۰ روپیہ نقد انعام

دیا جائے گا۔ مرزائی صاحب اب تو تم اس مصرعہ کے مصداق ہو۔

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا۔ یا تو مرزا غلام احمد صاحب کی بناوٹی نبوت کو ترک کر کے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے اور خالص امتی بن جاؤ اور یا مرزا غلام احمد

صاحب کو شاعر نہ ہونا ثابت کر کے انعام حاصل کرو ورنہ تمہاری ہٹ دھرمی واضح ہے اور مرزا جی کا شاعر ہونا کسی سے مخفی نہیں تمہاری دوسری بات کہ لوگوں نے پیشرو کو بعد از ظہور زبان درازی کر کے کاہن کہا اب اس کا فیصلہ مرزا جی سے ہی کرا لیتے ہیں کہ ہے مرزا غلام احمد جی آپ کاہن ہیں یا نہیں۔

کہانت مرزا غلام احمد صاحب

تذکرہ ۱۸۴} اور یہ جو میں نے مسمریزی طریق کا نام عمل الترب نام رکھا جس میں حضرت مسیح بھی کسی درجہ تک مشق رکھتے تھے یہ الہامی نام ہے اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا کہ یہ علم الترب ہے اور اس عمل کے عجائبات کی نسبت یہ بھی الہام ہوا ھذا ھو الترب الذی لا یَعْلَمُوْن

مرزائی دوستو! اب تمہیں خود انصاف کرنا چاہیئے کہ تمہارے مرزا غلام احمد صاحب خود مسمریزی (کہانت) دسترس رکھنے کا اقرار فرماتے ہیں اور تم کہتے ہو کہ مرزا جی کو منکرین متھم بالکھانت کرتے ہیں۔ اَلَیْسَ مِنْکُمْ رَجُل" رَّشید کیا تم مرزائیوں سے کوئی صاحب رُشد نہیں جو مرزا جی کے علم مسمریزی کے عالم ہونے کے طلسمی شعبدہ بازی کے اقرار کے باوجود بھی مرزا غلام احمد صاحب کو متہم بالنبوۃ بنادے تو اس سے اور زیادہ بدنصیبی کی کیا علامت ہو سکتی ہے خدارا موت کو یاد کرو اور حساب زندگی کے درست کرنے کی طرف راغب ہو جاؤ مسمریزی علم علم لدنی کے مقابلہ میں کوئی وقعت نہیں رکھتا بلکہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور اس کو پڑھنا یا یقین رکھنا شرک ہے۔ اور تمہارا کہنا کہ بعض نے رسولوں کو دیوانہ کہا یہ بھی تمہاری سادگی کو ظاہر کر رہا ہے تندرست عقلمند کو جو شخص دیوانہ کہے وہ اس کی بے ایمانی کی علامت ہے اور حقیقی دیوانہ اگر رسالت کا دعویٰ کرے تو اس کے متبعین بھی دیوانے کے مثیل ہی کہلاتے ہیں اور مرزا غلام احمد صاحب کا مرض دیوانگی لوگوں کا کہنا ہی نہیں بلکہ خود مرزا صاحب کا اقرار ہے اور ان کے گھر کی شہادت یہ حقیقت ہے نہ الزام۔

مرزا صاحب کا خود اقرارِ دیوانگی

۱۔ سیرۃ المہدی {۱/۱۹} بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ اوائل میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سخت دورہ پڑا کسی نے مرزا سلطان احمد اور مرزا افضل احمد کو بھی اطلاع دے دی اور وہ دونو آ گئے پھر ان کے سامنے بھی حضرت صاحب کو دورہ پڑا والدہ صاحبہ فرماتی ہیں اس وقت میں نے دیکھا کہ مرزا سلطان احمد تو آپ کی چارپائی کے پاس خاموشی کے ساتھ بیٹھے رہے مگر مرزا افضل احمد کے چہرہ پر ایک رنگ آتا تھا اور ایک جاتا تھا اور وہ کبھی ادھر بھاگتا تھا اور کبھی اُدھر کبھی اپنی پگڑی اُتار کر حضرت صاحب کی ٹانگوں کو باندھتا تھا اور کبھی پاؤں دبانے لگ جاتا تھا اور گھبراہٹ میں اس کے ہاتھ کانپتے تھے۔

۲۔ سیرۃ المہدی {۱/۱۶} بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹریا کا دورہ بشیر اول (ہمارا ایک بڑا بھائی ہوتا تھا جو ۱۸۸۸ء میں فوت ہو گیا تھا) کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا رات کو سوتے ہوئے آپ کو اتھو آیا اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہو گئی مگر یہ دورہ خفیف تھا پھر اس کے کچھ عرصہ بعد آپ ایک دفعہ نماز کے لئے باہر گئے اور جاتے ہوئے فرما گئے کہ آج کچھ طبیعت خراب ہے والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے بعد شیخ حامد علی (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک پرانے مخلص خادم تھے اب فوت ہو چکے ہیں) نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ جلدی پانی کی ایک گاگر گرم کر دو والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ حضرت صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی ہو گی چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت کو کہا کہ اُس سے پوچھو میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے شیخ حامد علی نے کہا کہ کچھ خراب ہو گئی ہے میں پردہ کرا کے مسجد میں چلی گئی تو آپ لیٹے ہوئے تھے میں جب پاس گئی تو فرمایا کہ میری طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی لیکن اب افاقہ ہے میں نماز پڑھا

رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اُٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی ہے پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہوگئی والدہ صاحبہ فرماتی ہیں اس کے بعد سے آپ کو باقاعدہ دورے شروع ہو گئے خاکسار نے پوچھا دورہ میں کیا ہوتا تھا والدہ صاحبہ نے کہا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے اور بدن کے پٹھے کھچ جاتے تھے خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا اور اس حالت میں آپ اپنے بدن کو سہار نہیں سکتے تھے شروع شروع میں یہ دورے بہت سخت ہوتے تھے پھر اس کے بعد کچھ تو دوروں کی ایسی سختی نہیں رہی اور کچھ طبعیت عاوی ہوگئی خاکسار نے پوچھا اس سے پہلے تو سر کی کوئی تکلیف نہیں تھی والدہ صاحبہ نے فرمایا پہلے معمولی سر درد کے دورے ہوا کرتے تھے خاکسار نے پوچھا کیا پہلے حضرت صاحب خود نماز پڑھاتے تھے والدہ صاحبہ نے کہا کہ ہاں مگر پھر دوروں کے بعد چھوڑ دی خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ یہ مسیحیت کے دعویٰ سے پہلے کی بات ہے۔

۳۔ حقیقۃ الوحی ۳۶۳} مجھے دو بیماریاں مدت دراز سے تھیں ایک شدید درد سر جس میں نہایت بیتاب ہو جاتا تھا اور ہولناک عوارض پیدا ہو جاتے تھے اور یہ مرض قریباً پچیس برس تک دامنگیر رہی اور اس کے ساتھ دوران سر بھی لاحق ہو گیا اور طبیبوں نے لکھا کہ ان عوارض کا آخر نتیجہ مرگی ہوتی ہے۔

مرزا صاحب کو یہ مرض ہسٹریا دوران سر اور غشی اور چلا چلا کر زمین پر بے ہوش ہو کر پر گرنا اور اس مرض کا اکثر دورہ پڑنا مرزا غلام احمد صاحب کو یہ

مرض جنون خدا کی طرف سے انعام ہوا

۴۔ اربعین ۱۱۳} وہ دو زرد چادریں جن کے بارے میں حدیثوں میں ذکر ہے کہ ان دو زرد چادروں میں مسیح نازل ہوگا وہ دو زرد چادریں میرے شامل حال ہیں۔ سو ایک چادر میرے اوپر کے حصہ میں ہے کہ ہمیشہ درد سر اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے۔

یہ مرض دیوانگی مرزا غلام احمد صاحب کی خاندانی ورثہ ہے

سیرۃ المہدی ۱/۱۲۵} بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ حضرت صاحب کے ایک حقیقی ماموں تھے (جن کا نام مرزا جمعیت بیگ تھا) ان کے ہاں ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہوئے اور ان کے دماغ میں کچھ خلل آ گیا تھا۔

سیرۃ المہدی ۱/۲۲۶} حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دادی یعنی تمہارے دادا صاحب کی والد بہت عرصہ تک زندہ رہیں حضرت مسیح موعود نے ان کو دیکھا تھا مگر بوجہ درازی عمر ان کے ہوش وحواس میں کچھ فرق آ گیا تھا۔

مخبوط الحواسی

حقیقۃ الوحی ۱۸۴} ہر ایک کو سوچنا چاہئیے کہ اس شخص کی حالت ایک مخبط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب کے کلام کا تناقض پہلے مذکور ہو چکا ہے۔

ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب کا مرض دیوانگی وغیرہ میں مبتلا ہونا حقیقت ہے الزام نہیں تو تمہارا اس دیوانگی کو بھی صداقت مرزا صاحب کی اس دلیل کو پیش کرنے کے بجائے صداقت کے تم نے مرزا غلام احمد کے کذب کی دلیل پیش کر دی۔

تمہاری تیسری پیش کردہ بات کہ جھوٹ کا الزام لگایا گیا۔ جواب اصل تو یہ ہے کہ تمہارا ان تینوں اقوال کے مجموعہ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُراً مِنْ قَبْلِهِ کی تائید میں پیش کرنا خلاف دعویٰ ہے کیونکہ دعویٰ عُمُراً مِنْ قَبْلِهِ کا اور اقوال ایسے پیش کرنا جو دعویٰ کے بعد سے تعلق رکھتے ہیں خیر! یہ بھی وکیل صاحب کے ذہولات سے سمجھتے ہوئے عرض گزار ہوں کہ مرزا صاحب پر جھوٹ کا الزام نہیں بلکہ مرزا غلام احمد صاحب تمام عمر میں قبل یا اوسط یا اخیر ہو سچی بات ایک بھی نہ کہی۔

سنئے از خروار ان کی کتب سے ان کے جھوٹے دعوے مختصراً عرض کرتا ہوں

مرزا غلام احمد صاحب کے نرالے دعوے

۱۔ میں خدا ہوں..................تذکرہ ص ۱۹۱ آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴ مکاشفات ص ۹

۲۔ میں خالق آسمان و زمین ہوں................مکاشفات ص ۱۰ کتاب البریہ ص ۷۹ تذکرہ ص ۱۹۴

۳۔ میں نے غور دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ایک خالی کرسی پڑی ہے مجھے اس پر بیٹھنے کا ارشاد کیا۔ تذکرہ ص ۱۳۴

۴۔ میں اللہ کا بیٹا ہوں...............تذکرہ ص ۲۶۶ دافع البلاء ص ۶ حقیقۃ الوحی ص ۸۶ مکاشفات ص ۱۳ البشریٰ ص ۱/۴۹

۵۔ میں خدا کا باپ ہوں.............حقیقۃ الوحی ص ۱۱۳

۶۔ میں خدا کا عرش ہوں..............تذکرہ ص ۳۷۴ حقیقۃ الوحی ص ۱۸۶

۷۔ عرش اصل میں مخلوق اور غیر مخلوق سے باہر ہے.............تذکرہ ص ۴۷۴ البدر جلد ۳ ص ۱۶ و ۱۷ پرچہ ۲۴۔ اپریل ۱۹۰۴ء

۸۔ میں خدا کا بروز ہوں اَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَۃِ بُرُوْزِی..............تذکرہ ص ۵۴۵

۹۔ (خداوند نے مجھ سے کہا) تیرے لئے میرا نام چمکا..............تذکرہ ص ۵۹۷

۱۰۔ خدا میرے اندر اُتر آیا............کتاب البریہ ص ۸۶ مکاشفات ص ۲ تذکرہ ص ۲۰۴

۱۱۔ خدا نے مجھ سے کہا اَنْتَ مِنْ مَاءِ نَا وَھُمْ مِنْ فَشْلٍ تو میرے پانی سے ہے اور لوگ نطفے سے..............تذکرہ ص ۲۶۶ و ص ۳۶۱

۱۲۔ خدا میرا بیٹا اور میں خدا کا بیٹا ہوں...........تجلیات الٰہیہ و تذکرہ ص ۷۷۴ و ص ۵۷۳

۱۳۔ بعض احکام قضاوقدر میں نے اپنے ہاتھ سے لکھے ہیں..............تذکرہ ص ۱۳۱ و سرمہ چشم آریہ ص ۱۰۴

۱۴۔ میرا خدا روزہ بھی رکھتا ہے اور افطار بھی کرتا ہے (کبھی بھوکا رہتا ہے اور کبھی سیر ہوتا ہے)..............حقیقۃ الوحی ص ۱۰۴ دافع البلاص ۱۷ تذکرہ ص ۴۲۴

۱۵۔ میرا خدا خطا بھی کرتا ہے اور صواب بھی..................تذکرہ ص۴۳۶ حقیقۃ الوحی ص۱۰۳

۱۶۔ ہمارا خدا ہاتھی دانت کا ہے..................براہین احمدیہ ص۵۵۵

۱۷۔ قرآن پہلوں کی قصے کہانیاں ہیں..................آئینہ کمالات مطبع لاہوری ص۲۹۴

۱۸۔ قرآن میں صرفی ونحوی غلطیاں ہیں..................حقیقۃ الوحی ص۳۰۴

۱۹۔ قرآن کریم اور میری وحی میں کوئی فرق نہیں..................نزول مسیح ص۹۹

۲۰۔ میرے منہ کے لفظ خدا کے لفظ تھے..................تذکرہ ص۲۰

۲۱۔ میں محمد ہوں اور احمد مختار میں ہوں..................تریاق القلوب ص۵ درثمین ص۸۴ نزول مسیح ص۹۹

۲۲۔ میں سب نبیوں سے اچھا ہوں اور اونچا مرتبہ رکھتا ہوں جو کچھ مجھے دیا گیا پہلے کسی نبی کو نہیں ملا۔ سب نبیوں سے میرا تخت اونچا ہے..................تذکرہ ص۳۴۰ حقیقۃ الوحی ص۱۸۹ اعجاز احمدی ص۶۹ درثمین ص۱۵۰ حقیقۃ الوحی ص۱۰۷ حاشیہ حقیقۃ الوحی ص۱۲۸ اربعین ۳/۷۶ حاشیہ متعلقہ خطبہ الہامیہ (د)۔

۲۳۔ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کئی ہزار یہودیوں کو قتل کر کے فعل حرام کے مرتکب ہوئے (معاذ اللہ)..................حقیقۃ الوحی ص۱۱۱

۲۴۔ روضہ اطہر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم (معاذ اللہ) نہایت متعفن اور حشرات الارض کی جگہ ہے..................حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص۱۱۲

۲۵۔ مسجد اقصیٰ جسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا وہ میری مسجد قادیان والی ہے..................تذکرہ ص۳۴۵ خطبہ الہامیہ۔

۲۶۔ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا..................ازالۃ الاوہام ص۹۴

۲۷۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دین کی مکمل اشاعت نہ ہوسکی میں نے پوری کی ہے..................حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص۱۶۵

۲۸۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی غلطیاں ہوئیں کئی الہام سمجھ نہ آئے ....ازلۃ الاوہام مطبع لاہوری ۶۳ ۲/۳

۲۹۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تین ہزار معجزے ظہور میں آئے تحفہ گولڑویہ ص ۶۳

۳۰۔ اور در حقیقت یہ خارق عادت نشان ہیں اور اگر بہت ہی سخت گیری اور زیادہ سے زیادہ احتیاط سے بھی ان کا شمار کیا جائے تب بھی یہ نشان جو ظاہر ہوئے دس لاکھ ۱۰۰۰۰۰۰ سے زیادہ ہوں گے براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۹

۳۱۔ تمام متفرق ہدائتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مضمون اِنِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعاً کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں پورا نہ ہوسکا تحفہ گولڑویہ ص ۱۶۲

۳۲۔ میری وحی کے مقابلے میں حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ شے نہیں، اعجاز احمدی ص ۵۶

۳۳۔ جو حدیث میرے خلاف ہے ورردی کی ٹوکری میں ڈال دو۔ اعجاز احمدی ص ۳۰

۳۴۔ مسلم شریف پر ایمان لانے والا کمینہ ہے اور بخاری شریف سے مالیخولیا ہوتا ہے یہ محض ہڈیاں بے مغز ہیں ....نزول مسیح ص ۱۰۲

۳۵۔ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رحمۃ للعالمین مجھے خداوند تعالی نے خطاب فرمایا۔ ....تذکرہ ص ۸۱ حقیقۃ الوحی ص ۸۲

۳۶۔ میں مثیل محمد ہوں.............. تحفہ گولڑویہ ص ۱۶۵ ایک غلطی کا ازالہ ص ۳

۳۷۔ سو ۱۰۰ حسین میرے جیب میں ہیں ....نزول مسیح ص ۹۹

۳۸۔ میری اولاد سب تیری عطا ہے۔ ہراک تیری بشارت سے ہوا ہے۔ یہ پانچوں جو کہ نسل سیّد ہیں۔ یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے ....درثمین ص ۴۵

۳۹۔ عیسی علیہ السلام بغیر باپ پیدا ہوئے تو کونسی خصوصیت ہے برسات میں ہزار ہا کیڑے مکوڑے بغیر ماں باپ کے پیدا ہو جاتے ہیں ....براہین احمدیہ

ص ۳۹

۴۰۔ عیسیٰ علیہ السلام بُدھ کا بیٹا تھا.................مسیح ہندوستان میں ص ۸۶

۴۱۔ عیسیٰ علیہ السلام یوسف نجار کا بیٹا تھا.................مسیح ہندوستان میں ص ۸۸

۴۲۔ عیسیٰ علیہ السلام کی نانیاں دادیاں بدکار تھیں اور کیسی عورتیں تھیں جس کے خون سے پیدا ہوئے.................ضمیمہ انجام آتھم ص ۷

۴۳۔ عیسیٰ علیہ السلام کی عقل بہت موٹی تھی.................ضمیمہ انجام آتھم ص ۵

۴۴۔ عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ضمیمہ انجام آتھم ص ۵

۴۵۔ عیسیٰ علیہ السلام کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی.................ضمیمہ انجام آتھم ص ۵

۴۶۔ عیسیٰ علیہ السلام کا علم مسمریزم تھا۔ ازالۃ الاوھام ص ۳۰۲ تذکرہ ص ۱۸۴
.................ازالۃ الاوھام ص ۱۹۷ مطبع لاہوری

۴۷۔ عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل طاعود سے چرا کر لکھی ہے۔ضمیمہ انجام آتھم ص ۶

۴۸۔ عیسیٰ علیہ السلام کا استاد ایک یہودی تھا جس سے آپ نے توریت کو سبقا سبقا پڑھا.................ضمیمہ انجام آتھم ص ۶

۴۹۔ عیسیٰ علیہ السلام شیطان کے پیچھے پھرتے تھے.................ضمیمہ انجام آتھم ص ۶

۵۰۔ حق بات یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام سے کوئی معجزہ نہیں ہوا.................ضمیمہ انجام آتھم ص ۶

۵۱۔ حضرت عیسی علیہ السلام کے ہاتھ میں سوائے مکروفریب کے اور کچھ نہیں تھا۔ضمیمہ انجام آتھم ص ۷

۵۲۔ حضرت عیسی علیہ السلام نے کوئی حقیقی مردہ زندہ نہیں کیا۔.................نورالحق ۱/۹

۵۳۔ مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیو شرابی نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار متکبر خودبین خدائی کا دعویٰ کرنے والا.................مکتوبات احمدیہ ۳/۲۳

۵۴۔ مسیح موعود سے مراد یہی عاجز ہے.................دافع البلاء ص ۸ ازالۃ الاوھام ص ۱۳۱

۵۵۔ عیسیٰ بن مریم فوت ہو چکا............ آئینہ کمالات ص ۴۰

۵۶۔ حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص کی ناقص ہی چھوڑ کر آسمان پر جا بیٹھے۔ براہین احمدیہ ص ۳۶۱

۵۷۔ مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے............ تبلیغ رسالت ۲/ ۲۱

۵۸۔ اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے............ کشتی نوح ص ۹۴

۵۹۔ سو اس نے اپنے قدیم وعدہ کے موافق جو مسیح موعود کے آنے کی نسبت تھا آسمان سے مجھے بھیجا ہے............ ستارہ قیصریہ ص ۵

۶۰۔ میں روحانی طور پر بغیر باپ اور ماں دونوں کے ہوں............ نزول مسیح ص ۱۲۶

۶۱۔ مسلمانوں کے اعتقاد میں حجر اسود ایک ایسا پتھر ہے جو آسمان سے گرا تھا استعارہ کے رنگ............ استعارہ کے رنگ میں بعض یہ روائتیں ہیں مگر قرآن شریف سے یہ ثابت ہے کہ بہشت میں کوئی پتھر نہیں ہے۔ چشمہ معرفت ص ۹۱

۶۲۔ سنگ اسود منم حجر اسود میں ہوں............ تذکرہ ص ۳۵ الاستفساء عربی ص ۴۱ البشریٰ ۱/۴۸

۶۳۔ انا انزلناہ قریباً من القادیان واقعی طور پر قرآن درج ہے۔ تذکرہ ص ۷۵ ازالۃ الاوھام ص ۱۰۱ مطبع لاہوری

۶۴۔ میرا نام بیت اللہ بھی رکھا ہے............ اربعین ۴/۹۱ تذکرہ ص ۳۸۳

۶۵۔ کرشن کا بروز میں ہوں............ تذکرہ ص ۳۶۴ سیرۃ المہدی ۱/۳۹

۶۶۔ (خدوند نے مجھے خطاب کیا) غلام احمد کی جے............ مکاشفات ص ۶ البشریٰ ۱/۱۳۲

۶۷۔ (// // // //) ہے کرشن جی رودر گوپال............ البشریٰ ۱/۲۴ و تذکرہ ص ۲۹۴ ص ۴۶۴

۶۸۔ (// // // //) جے سنگھ بہادر............ البشریٰ ۱/۱۱۸

۶۹۔ آریوں کا بادشاہ کرشن میں ہوں............ تذکرہ ص ۴۸۴

۷۰۔ دو دفعہ ہم نے رویا میں دیکھا کہ بہت سے ہندو ہمارے آگے سجدہ کرنیکی طرح جھکتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ اوتار ہے اور کرشن ہے مکاشفات ص ۲

۷۱۔ گوتم بدھ نے ایک آنے والے بدھ کی نسبت پیشگوئی کی تھی جسکا نام میتا بیان کیا جاتا ہے۔ میتا لاکھوں مریدوں کا پیشوا ہوگا (میتا سے مرزا غلام احمد مراد ہے مسیح ہندوستان ص ۷۸

۷۲۔ میرا نام میرم رکھا گیا۔ یا مریم اسکن انت وزوجک الجنة ...... کشتی نوح چھوٹا سائز ص ۸۸

۷۳۔ دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردے میں نشو ونما پاتا رہا۔ .... کشتی نوح ص ۹۰

۷۴۔ استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا (مانگواں حمل ہو گیا) اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زائد نہیں (گرا) کشتی نوح ص ۹۰

۷۵۔ تب مریم میں سے عیسیٰ نکل آیگا .... کشتی نوح ص ۸۷

۷۶۔ خود تمہاری نسب کو شریف بنایا جو فارسی خاندان اور سادات سے معجون مرکب ہے۔ تریاق القلوب ص ۱۲۷

۷۷۔ میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں۔ نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار، درثمین ص ۱۰

۷۸۔ کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں۔ ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار، درثمین ص ۹۴

۷۹۔ نفخ صور سے مراد قیامت نہیں .... شہادۃ القرآن ص ۵۲

۸۰۔ صور کے لفظ سے مراد مسیح موعود ہے پھونک لگانے کی سمت میں التباس ہے۔ چشمہ معرفت ص ۷۷

۸۱۔ ذابة الارض علماء اور واعظین ہیں۔ ازالۃ الاوہام ۲/۲۸۹ و حمامة البشریٰ ص ۱۰۵

۸۲۔ سو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی آئندہ پیش گوئی کے مطابق وہ ذوالقرنین میں ہوں۔ ضمیمہ براھین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۴۵

۸۳۔ میں نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہوں............ آئینہ کمالات ص ۳۹۴

۸۴۔ وہ قوم جن کے لیے دیوار بنائی گئی وہ میری جماعت ہے۔ ضمیمہ براھین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۴۵

۸۵۔ قل یاایھا الکفار انی من الصادقین حقیقۃ الوحی ص ۹۲

۸۶۔ ایک زمین خریدی ہے کہ اپنی جماعت کی میتیں وہاں دفن کیا کریں تو کہا گیا کہ اس کا نام بہشتی مقبرہ ہے یعنی جو اس میں دفن ہوگا وہ بہشتی ہوگا۔

۸۷۔ ہم مکہ میں مرینگے یا مدینہ میں.......... البشریٰ ۱۰۵ /۱ وتذکرہ ص ۵۳۶ (مرے لاہور میں)

۸۸۔ جو میری مسجد قادیان والی میں داخل ہوا وہ پرامن ہو........... تذکرہ ص ۴۷۲

۸۹۔ مہدی اور مسیح دونوا ایک ہیں............ تحفہ گولڑویہ ص ۴۴

۹۰۔ جو مجھے نہیں مانتا خدا اور رسول کو نہیں مانتا............ حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳

۹۱۔ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہماری ایمانیات کی جز ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو بلکہ صدہا پیش گوئیوں میں سے ایک پیشگوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ ازالۃ الاوھام ص ۱۳۱

۹۲۔ آسمان مٹھی بھر رہ گیا................ تذکرہ ص ۶۷۵

۹۳۔ تحصیلدار.......... (مرزا جی نے تحصیلدار ہونیکا دعویٰ کیا)...... تذکرہ ص ۵۲۸

۹۴۔ گورنر جنرل کی پیشگوئیوں کے پورا ہونیکا وقت آ گیا۔ (گورنر جنرل ہونے کا دعویٰ کیا) تذکرہ ص ۳۳۵ الحکم جلد ۳ نمبر ۴۰ ص ۶ پرچہ ۱۰

۹۵۔ مختلف ملکوں کے بادشاہ مرزائیت میں داخل ہونگے...... تذکرہ ص ۵۴۶ تذکرہ ص ۳۴۱ لجتہ النور ص ۳۰۳

۹۶ نور کے چشمے میرے اندر بہ رہے ہیں.............. تذکرہ ص ۲۱۲

۹۷۔ مقام ابراہیم سے اخلاق مرضیہ ومعاملہ باللہ مراد ہے.......... تذکرہ ص ۸۶

۹۸۔ میں نے دیکھا کہ زارروس کا سونٹا میرے ہاتھ میں آ گیا ہے............تذکرہ ص ۴۲۹

۹۹۔ سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کریگا..................تذکرہ ص ۵۴۶

۱۰۰۔ ایک انڈا میرے ہاتھ میں ہے جو کہ ٹوٹ گیا...........تذکرہ ص ۶۴۵

۱۰۱۔ ایک دانہ کس کس نے کھانا (مرزائیوں کو اللہ نے مرزا جی کا دانہ کھلایا) ذکرہ ۵۳۹

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل کسی شخص نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا ہی نہیں اس لئے ان کا انبیاء اللہ کو کہنا الزام تھا اور مرزا غلام احمد صاحب نے بے حد جھوٹے دعوے کئے جن سے مشتے از خروار یکصد دعوے عرض کر دئے ہیں۔ لہٰذا تمہارا استدلال غلط ثابت ہوا۔

''مرزائی'' ابولہب وغیرہ نے قبل از دعویٰ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ماجر نیا عَلَیْکَ الاصدقا کہتے تھے جب آپ نے دعویٰ نبوۃ کیا فَاِنِّی نَذِیر'' بَیْنَ یَدَیْ عَذَاب شَدِیْدٍ فرمایا کہ میں خدا کی طرف سے نبی ہو کر آیا ہوں اور یہ کہ ایک خطرناک عذاب آنے والا ہے تو انہی مصدقین نے انکار کیا اور ابولہب نے تَبًّا لَکَ کہہ دیا پس ثابت ہوا کہ نبی کی قبل از دعویٰ نبوت زندگی دوست دشمن کے تجربہ کے رو سے پاک ہوتی ہے اور بعد از دعویٰ تو دشمنی کی وجہ سے دشمن بات کرے انہوں کے مطابق کیا کرتے ہیں تو مدعی نبوت کی صداقت کو پرکھنے کے لئے قبل از دعویٰ کی زندگی پر نظر ڈالنی چاہئیے۔ چنانچہ مرزا صاحب نے بھی ایسے ہی فرمایا ہے۔ پاکٹ بک ص ۵۳۱

''محمد عمر'' مرزا غلام احمد صاحب کے قبل از نبوت کے واقعات بھی ان کی تحریروں سے ثابت ہو چکے جو کسی دشمن کا کلام نہیں ہے اگر ان اظہر من الشمس گھر کے اپنے تحریری واقعات کو دیکھ کر سنکر بھی کوئی مرزائی کہے کہ دشمن کی بات ہے تو پھر اس کا مطلب یہ ہوگا کہ مرزا جی قبل از دعویٰ بھی اپنی جان کے دشمن رہے اور بعد از دعویٰ بھی ایسے انہوں نے دعویٰ کئے کہ مَالَا اُذُن'' سَمِعَتْ پھر تمہارے مرزا غلام احمد صاحب دعوے کریں اور جھوٹے ہوں تو کوئی دوسرا صرف الٰہی دعووں کو دھر رہی دے تو مرزائیہ

کہ دین کہ دشمن بات کرے انہونی تو پھر مرزا جی تمہارے ہی ایسے لکھ گئے ان کے روح کو بددعائیں دو جنہوں نے اپنے خود صحیح واقعات اپنی کتابوں میں لکھ کر مرزائی مذہب کو ذلیل کیا اور اپنے ذاتی پول دشمنوں کے ہاتھوں میں دے گئے۔ جس سے وہ خود جھوٹے ثابت ہو رہے ہیں۔ اور پھر تم نے خود تحریری اقرار کر لیا کہ اب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی قبل از قیامت تمام مخلوق کے لئے نذیر رسول ہیں قیامت تک اور کوئی رسول پیدا نہیں ہو سکتا پھر اس اقرار کے بعد انکار سے دنیا کو گمراہ کرنا انصاف کے خلاف ہے۔

"مرزائی" محمد حسین بٹالوی نے مرزا صاحب کی بچپن کے زمانہ کی شہادت دی مؤلف براھین احمدیہ کے حالات وخیالات سے جسقدر ہم واقف ہیں ہمارے معاصرین سے ایسے واقف کم نکلیں گے مؤلف صاحب ہمارے ہموطن ہیں بلکہ اوائل عمر کے ہمارے ہم مکتب بھی اشاعت السنۃ جلد نمبر ۷ پھر فرماتے ہیں مؤلف براھین احمدیہ مخالف وموافق کے تجربے اور مشاہدے کی رو سے شریعت محمدیہ پر قائم وپرہیزگار وصداقت شعار ہیں اشاعت السنۃ جلد ۷

"محمد عمر" وکیل صاحب نبوت کی شہادت مولوی محمد حسین بٹالوی کی زبانی جس کو مرزا صاحب بھی بطالوی لکھتے ہیں بلکہ کَلْب" یَمُوْتُ عَلَی الْکَلْبِ کا مرزائی الہام مولوی محمد حسین بٹالوی پر وارد ہوا آئینہ کمالات مطبع لاہوری ص ۲۴۷

مرزائی دوستو!: جس کو مرزائی الہاماً کتا کہیں اور محمد حسین بٹالوی مرزا جی کو دجال اور کافر لکھیں اور تم مرزائیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد صاحب کی نبوت کا مؤید مولوی محمد حسین ہو تو سبحان اللہ پھر تو مرزا جی دجال پکے ثابت ہونگے کیونکہ معتبر آدمی کی ہر بات معتبر ہوتی ہے۔ دوسرا جواب لطف کی بات یہ ہے۔ کہ براھین احمدیہ جب مرزا غلا احمد صاحب قادیانی نے تصنیف فرمائی تو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اسی براھین احمدیہ پر ہی ایک ریویو لکھا جس میں مرزا غلا احمد صاحب کو محرف قرآن اور مدعی نبوت ثابت کر کے فتویٰ کفر لگایا اور مرزا غلام احمد صاحب کے پہلے مکفر براہین احمدیہ پر مولوی

محمد حسین صاحب بٹالوی ہی ہیں لیکن وکیل صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ مولوی محمد حسین صاحب مرزا صاحب کی براھین احمدیہ کے مداح ہیں اور مرزا صاحب کی ابتداعمر کے بھی واصف ہیں شاید مولوی محمد حسین صاحب کے مرزا غلام احمد صاحب سے کوئی اندرونی تعلقات ہوں تو وہ خداوند کریم بہتر جانتے ہیں اور نہ وہ قابل شہادۃ نبوت ہی ہو سکتے ہیں اور اگر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا مرزا جی کو کافر دجال کہنا ہی حجت ہے تو سبحان اللہ ایسے ایسے مؤید کے مقابلہ میں اور کسی رد کی ضرورت ہی نہیں پڑتی مولوی محمد حسین صاحب براھین احمدیہ کا علی الاعلان رد لکھکر چھپوا کر مرزا غلام احمد صاحب ہر قسم کے ارتداد و کفر کے فتویٰ لگانے کی کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں لیکن وکیل صاحب ایسے سادہ لوح ہیں کہ انہیں کو اپنا مؤید فرماتے ہیں یہ وکیل صاحب کا سادہ لوح ہونا ثابت کرتا ہے۔

''مرزائی''۔ مولوی سراج الدین صاح جو مولوی ظفر علی صاحب آف زمیندار کے والد تھے نے شہادت دی کہ مرزا غلام احمد صاحب ۱۸۶۰ء و ۱۸۶۱ء کے قریب ضلع سیالکوٹ میں محرر تھے اس وقت آپ کی عمر ۲۲ سال کی ہوگی اور ہم چشم دید شہادت سے کہتے ہیں کہ جوانی میں نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے پاکٹ بک ص ۵۳۶۔

''محمد عمر''۔ مرزا غلام احمد صاحب نے محرر ہونے کی حیثیت سے مولوی سراج الدین کا کوئی کام کر دیا ہوگا لہٰذا اس وقت ایسے مرزا غلام احمد صاحب کو کہ دیا ہوگا۔

مرزائی دوستو! آپ کے نزدیک مرزا غلام احمد صاحب قادیانی زیادہ معتبر ہیں یا مولوی سراج الدین فقیر تمہارے سامنے مرزا صاحب کے متعلق خود مرزا غلام احمد صاحب کی عبارت پیش کرتا ہے تم کہتے ہو کہ مولوی سراج الدین صاحب مرزا صحب کے اتقاء کی صفائی پیش کرتے ہیں مرزا صاحب کی چوری ان کے صاحبزادہ صاحب نے بیان فرمادیں مرزا صاحب کی دن دہاڑے ڈاکہ زنی خود مرزا صاحب کے اشتہارات و کتابوں میں موجود ہو عشق محمدی بیگم میں تمام عمر کے واقعات اور مساعی کثیرہ

اور اس میں ناکامی مرزا صاحب خود لکھیں علی ھذا القیاس مرزا جی کے عشقیہ اشعار مرزا جی کی کتب وجیبی ڈائری میں موجود لیکن وکیل صاحب فرماتے ہیں کہ مولوی سراج الدین صاحب نے چونکہ مرزا صاحب کی صفائی کردی ہے۔ لہٰذا مرزا غلام احمد صاحب ہر عیب سے مبرا ہو گئے مرزائی صاحب کیا مولوی سراج الدین صاحب مرزا جی کے خدا ہیں کہ اگر وہ کہہ دیں تو مرزا اپنے تمام حقیقی واقعات سے مبرا ہو جائیں گے۔ مرزائی صاحب ایک مرزا جی پر کراماً کاتبین کی تحریری شہادت اور دوسرا مرزا جی کو خود اپنے متعلق اپنی تحریر ان پر شہادت دے رہی ہے اور قیامت کو دے گی مولوی سراج الدین صاحب مرزا جی کی مشکلشائی نہیں کر سکتے اور نہ کر سکیں گے اور مرزا جی کی ابتدائی زندگی کے حالات جو ان کی کتب میں موجود ہیں وہ زیادہ معتبر ہیں مولوی سراج الدین صاحب مرزا جی سے زیادہ معتبر نہیں لہٰذا تمہارا یہ استدلال مرزا جی کی تحریر مقابلہ کالعدم ثابت ہوا۔

دوسری مرزائی دلیل: وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ الحاقه (۲)

"دوسری مرزائی دلیل" اگر یہ جھوٹا الہام بنا کر میری طرف منسوب کرتا اور کہتا کہ یہ الہام مجھے خدا کی طرف سے ہوا ہے تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ کر اس کی شاہ رگ کاٹ دیتے مرزا صاحب ۲۳ سال دعویٰ وحی الہام کے بعد زندہ رہے جھوٹا مدعی نبوت اتنا عرصہ کبھی زندہ نہیں رہ سکتا پس ہمارا دعویٰ ہے کہ ماقبل ازیں کسی جھوٹ نبی کو اتنا عرصہ مہلت نہ مل سکی پاکٹ بک ص ۵۳۹

"محمد عمر" وکیل صاحب اس آیۃ کریمہ نے تو مرزا غلام احمد صاحب کی قدنی نبوت کو کاٹ دیا سنئے رب العزت نے جھوٹے الہام بنانے والے کی دو سزائیں سنائیں ایک تو جھوٹا الہام گھڑے رب العزت فرماتے ہیں ہم اس کا دایاں بازو پکڑ لیتے ہیں اور دوسری سزا کہ ہم جھوٹے الہام بنانے والے کی شہ رگ کاٹتے ہیں اب دیکھنا ہے کہ مرزا

غلام احمد صاحب قادیانی کو یہ دونو سزائیں پہنچیں یا نہ! مرزا صاحب ان دونوں سزاؤں کے حابل ہوئے ملاحظہ ہو۔

(۱) سیرۃ المہدی ۱/۲۱۶ } بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد صاحب نے بواسطہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے کہ ایک دفعہ والد صاحب اپنے چوبارے کی کھڑکی سے گر گئے اور دائیں بازو پر چوٹ آئی چنانچہ آخر عمر تک وہ ہاتھ کمزور رہا خاکسار (مرزا بشیر احمد صاحب) عرض کرتا ہے کہ والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ آپ کھڑکی سے اُترنے لگے تھے۔ سامنے سٹول رکھا تھا وہ الٹ گیا اور آپ گر گئے اور دائیں ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی اور یہ ہاتھ آخر عمر تک کمزور رہا اس ہاتھ سے آپ لقمہ تو منہ تک لے جا سکتے تھے مگر پانی کا برتن وغیرہ منہ تک نہیں اُٹھا سکتے تھے خاکسار عرض کرتا ہے کہ نماز میں ابھی آپ کو دایاں ہاتھ بائیں کے سہارے سنبھالنا پڑتا تھا۔

(۲) سیرۃ المہدی ۳/۱۶ } ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں گھوڑی سے گر پڑا اور میری داہنی کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی اس لئے یہ ہاتھ کمزور ہو گیا تھا کچھ عرصہ بعد میں قادیان میں حضور کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ حضور نے پوچھا شاہ صاحب آپ کا کیا حال ہے میں نے عرض کیا کہ کلائی کی ہڈی ٹوٹنے کی وجہ سے میرے ہاتھ کی انگلیاں کمزور ہو گئیں ہیں اور اچھی طرف مٹھی بند نہیں ہوتی حضور دعا فرما دیں کہ پنجہ ٹھیک ہو جائے مجھ کو یقین تھا کہ اگر حضور نے دُعا فرمائی تو شفا بھی اپنا کام ضرور کریگی لیکن بلا تامل حضور نے فرمایا کہ شاہ صاحب ہمارے مونڈھے پر بھی ضرب آئی تھی جس کی وجہ سے اب تک کمزور ہے ساتھ ہی حضور نے اپنا شانہ ننگا کر کے دکھایا اور فرمایا کہ آپ صبر کریں بس اس وقت سے وہی ہاتھ کی کمزوری مجھ کو بدستور ہے اور میں نے سمجھ لیا کہ اب یہ تقدیر ٹلنے والی نہیں۔

کیوں جی؟ مرزائی دوستو دھرم سے کہنا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کے دائیں ہاتھ کو رب العزت نے پکڑا یا نہ؟

اور جب مرزا جی کے داہنے ہاتھ کو رب العزت کا گرفت کرنا مرزا کے دعویٰ نبوت کو جھوٹا ثابت کر رہا ہے۔

اب دوسری سزا ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب کی حالت سنیے۔

سیرۃ المہدی ۳/۲۲ { ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ۱۹۰۴ء میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مقدمہ کرم دین کی وجہ سے بمعہ اہل وعیال ٹھہرے ہوئے تھے ایک دن آپ کی پشت پر ایک پھنسی نمودار ہوئی جس سے آپ کو بہت تکلیف ہوئی خاکسار کو بلایا اور دکھایا اور بار بار پوچھا کہ یہ کاربنکل تو نہیں کیونکہ مجھے ذیابیطس کی بیماری ہے میں نے دیکھ کر عرض کی کہ یہ بال توڑ یا معمولی پھنسی ہے کاربنکل نہیں۔

مرزائیو! مرزا جی کا میرے رب کریم نے گو ودھانا نکالا جس سے شہ رگ پکڑی گئی تو خداوند قہار نے مرزا غلام احمد صاحب کو از روئے قرآن کریم مقررہ دونوں سزاؤں کا حامل بنایا جو بقانون قرآنی مرزا غلام احمد صاحب کی نبوت جھوٹی ثابت ہوئی اور ان کے گھڑے ہوئے الہام بھی قرآن نے ثابت کر دیے بیٹے کا کاربنکل کو معمولی پھنسی کہہ کر دلجوئی کرنا لازماً ذیابیطس بدل نہیں سکتا جو مرزا صاحب کا کذب صریح ثابت کرتا ہے۔

''مرزائی'' شرح عقائد میں لکھا ہے۔ فَاِنَّ الْعَقْلَ يَجْزِمُ بِاِمْتِنَاعِ اجْتِمَاعِ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ فِیْ غَيْرِ الْاَنْبِيَاءِ فِیْ حَقِّ مَنْ يَّعْلَمُ اَنَّهٗ يَفْتَرِیْ عَلَيْهِ ثُمَّ يُمْهِلُهٗ ثَلَاثًا وَّعِشْرِيْنَ سَنَةً کہ مفتری ۲۳ سال عمر نہیں گزار سکتا پاکٹ بک ص ۵۲۹

''محمد عمر'' شرح عقائد میں علامہ نسفی نے یہ بات نبی اکرم نور مجسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل لکھی ہے کہ معاذ اللہ مفتری ۲۳ برس صحیح نہیں گزار سکتا ضرور سزا ملتی ہے جیسا کہ مرزا جی کا دایاں بازو پکڑ لیا جس سے پانی نہ پی سکتے تھے گدھ ھانا (یعنی کاربنکل) پھوڑا نکلا جس سے شہ رگ کو کاٹا اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بفضلہٖ بعد از دعوے نبوت ۲۳ سال عمر گزاری اور آپ کو خداوند کریم کی طرف سے کوئی مذکورہ

بالا سزا سے کوئی سزا نہ ملی تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل ہے نہ کہ ہر سچے نبی کا معیار ۲۳ برس ہے یہ تم نے غلط سمجھا ہے۔ اور مرزا جی کو دو سزائیں ان کے افتراپر یہ ملیں اور منہ مانگی موت سے بھی ہلاک ہوئے حالانکہ مرزا جی نبوت کے دعویٰ میں لگے رہے کبھی صریح نبی بن گئے کبھی ظل بروزی کبھی نبوت کا انکار کر دیا مرزا جی نے صاف اقرار رسالت کا ایک سال پورا نہیں گزارا ایک جگہ اگر رسالت کا دعویٰ کیا ہے تو دوسرے مقام پر فوراً انکار کر دیا حتی کہ سال ہلاکت میں بھی یہی وطیرہ اختیار کیا لیکن سچ کے مقابلے میں ہلاک ہو گئے۔

نصرۃ الحق ۴۴ } سب کو معلوم ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقت میں تمام صحابہ کا اجماع ہو چکا ہے۔ کہ تمام نبی فوت ہو چکے ہیں۔

اور اسی کتاب کے صفحہ ۵۶ کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ میری دعوت کے مشکلات میں سے ایک رسالت اور وحی الٰہی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا۔

گو مرزا جی اپنے دعویٰ رسالت میں لَا اِلٰی هٰؤُلَاءِ وَلَا اِلٰی هٰؤُلَاءِ بنے رہے لیکن پھر بھی رب العزت نے مرزا جی کو سزا میں گرفتار کر ہی لیا تو مرزا غلام احمد صاحب کے خالص دعوے میں کوئی سال نہ گزرا لیکن مرزائی صاحب مرزا صاحب کے ۲۳ برس کے مختلف اکاذیب پر ڈٹا ہوا ہے۔

''مرزائی'' نیز اس میں علامہ عبدالعزیز نے سلیمہ یمامی اور اسود عنسی وغیرہما کا جھوٹے مدعی نبوت کا کام ایام معدودات سے زیادہ نہ چلا پاکٹ بک ص ۵۴۰

''محمد عمر'' مرزائی صاحب ایام معدودات تو قیامت تک اطلاق ہو سکتا ہے کیونکہ وہ بھی گنتی کے دن ہی ہیں۔

''مرزائی'' علامہ رازی نے لکھا ہے کہ جھوٹا فوراً پکڑا جاتا ہے اس کی شہ رگ پکڑی جاتی ہے۔ یاد ایاں بازو لہٰذا مرزا صاحب نے اتنا عرصہ گزارا اگر جھوٹے ہوتے تو ضرور بغیر مہلت فوراً گرفت ہوتی۔ پاکٹ بک ص ۵۴۱

''محمد عمر'' فقیر پہلے ثابت کر چکا ہے کہ مرزا جی کے دائیں بازو کو بھی رب العزت نے توڑ دیا جو پانی کا برتن اُٹھا کر ہاتھ سے نہ پی سکتے تھے فقیر پہلے بھی عرض کر چکا ہے دوبارہ عرض کر دیتا ہوں ملاحظہ ہو۔

سیرۃ المہدی ۱/۱۱۶} بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد صاحب نے بواسطہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے کہ ایک دفعہ والد صاحب اپنے چوبارے کی کھڑکی سے گر گئے اور دائیں بازو پر چوٹ آئی چنانچہ آخر عمر تک وہ ہاتھ کمزور رہا خاکسار عرض کرتا ہے کہ والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ آپ کھڑکی سے اُترنے لگے تھے سامنے سٹول رکھا تھا وہ اُلٹ گیا اور آپ گر گئے اور دائیں ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اور یہ ہاتھ آخر عمر تک کمزور رہا اس ہاتھ سے آپ لقمہ تو منہ تک لے جا سکتے تھے مگر پانی کا برتن وغیرہ منہ تک نہیں اُٹھا سکتے تھے خاکسار عرض کرتا ہے کہ نماز میں بھی آپ کو دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے سہارے سے سنبھالنا پڑتا تھا۔

سیرۃ المہدی ۱/۱۶} ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا۔

بلا تامل حضور نے فرمایا کہ شاہ صاحب ہمارے مونڈھے پر بھی ضرب آئی تھی جس کی وجہ سے ابتک کمزور ہے ساتھ ہی حضور نے مجھے اپنا شانہ ننگا کر کے دکھایا۔

اور وکیل صاحب ہذا ہوا لواجب کے پہلے جملے کو چھوڑ گئے جس سے مرزا صاحب کی شاہ رگ بھی بمطلب تفسیر امارازی اللہ تعالیٰ نے کاٹی ملاحظہ ہو۔

تفسیر کبیر ۸/۲۹۱} بِاَنْ نَّسْلِبَ عَنْهُ الْقُدْرَةَ عَلَى التَّكَلُّمِ بِذَالِكَ الْكَلَامِ هَذَا هُوَا لُوَاجِبُ فِيْ حِكْمَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى لِئَلَّا يَشْتَه الصَّادِقُ بِالْكَاذِبِ کہ ہم جھوٹے نبی سے اس کلام کی قدرۃ سلب کر لیتے ہیں یہی اللہ تعالیٰ کی حکمت میں واجب ہے تاکہ صادق کاذب شبہ نہ ہو جائے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب کی بھی اللہ تعالیٰ نے صحیح بولنے کی توفیق سلب کر لی تھی ملاحظہ ہو۔

سیرۃ المہدی ۳/۱۸۵} مرزا صاحب بوقت کلام تھوڑا سا رک جاتے تھے یعنی

معمولی سی لکنت تھی۔

جب مرزا غلام احمد صاحب کی سوانح حیات میں معمولی لکنت خود تسلیم کی جارہی ہے ممکن ہے کہ زیادہ ہو تو یہ بھی مرزا صاحب کو ثم یقطعنا منه الوتين کے قانون الٰہی کے موافق سزا تھی تو اس سے جلدی اور کیا گرفت ہوتی ہے اور علامہ رازی نے اس آیت کا یہی مطلب بیان فرمایا ہے جس کو وکیل صاحب نے اپنی طرف سے پاکٹ بک ص ۵۴۱ سطر ۱۵ میں لکھ دیا کہ اس کا مطلب علامہ رازی نے یہ بیان کیا ہے۔ (کہ جھوٹے کو جلدی برباد کر دیا جائے) وکیل صاحب نے اپنی دیرینہ عادت کے موافق علامہ رازی کے مطلب کو غلط بیان کر کیا ہے اور علامہ رازی کے پہلے جملے کو کھا گئے جس نے یہ مذکورہ مطلب بیان کر دیا کہ شاہ رگ پکڑنے کا مطلب خداوندی یہ ہے کہ خداوند صحیح بولنے سے زبان کی طاقت صلب کر لیتا ہے جیسا کہ مرزا صاحب کو لکنت تھی تو یہ بھی مرزا غلام احمد صاحب کے جھوٹے دعوئ نبوت کی سزا قرآنی کی گرفت ہے۔ اور علامت کذب ہے۔

''مرزائی'' کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لکنت نہ تھی۔

''محمد عمر'' مرزائی صاحب جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ربّ العزت نے نبوت کا خطاب فرمایا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي کہ یا اللہ میری زبان کی لکنت کھول دے تاکہ لوگ میری بات کو صحیح سمجھ سکیں تو رب العزت نے فوراً جواب دیا کہ اُوتِيتَ سُؤْلَكَ يٰمُوسٰى اے موسیٰ علیہ السلام آپ کی دعا قبول ہوئی یعنی لکنت دور کر دی گئی تو ثابت ہوا کہ یہ خلاف نبوت تھی اس لئے رب العزت نے اس معاملہ کو صاف فرما دیا ورنہ نبوت کی صداقت میں فرق لازم آتا نبوت کے حامل کا اصل مقصد خدائی تبلیغ ہے جو تکلم سے متعلق ہے جب کلام ہی صحیح اور بروقت اور اعلیٰ نہ ہو تو یہ بھی ایک علامات کذب سے ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی جب تبلیغ کا مکاف کیا گیا تو قبل از تبلیغ اسباب کلامیہ کو صحیح فرمایا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام تبلیغ کے لئے نکلے تو مرزا صاحب بھی اگر نبی اللہ ہوتے تو لکنت ضرور دور کی جاتی جب نہیں تو نبی اللہ بھی نہیں۔

تیسری مرزائی دلیل: یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ نبی کو اس طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹے کو۔

گویا جس طرح بیوی کی پاکیزگی خاوند کے لئے اس امر کی دلیل ہوتی ہے کہ پیدا ہونے والا اس کا ہی بچہ ہے اسی طرح مدعی نبوت کی قبل از دعویٰ پاکیزگی اس کے دعویٰ کی صداقت پر دلیل ہوتی ہے۔ جیسا کہ مرزا صاحب کا چیلنج اپنی ابتدائے عمر کے متعلق شاہد ہے۔ پاکٹ بک ۵۵۷

''محمد عمر'' قرآن کریم کے معانی کو بگاڑنا مرزائی کے بائیں ہاتھ کا عمل ہے۔ اس آیت کریم میں اللہ تعالیٰ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ کفار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو۔ لیکن مرزائی صاحب بیوی کی پاکیزگی سے بچے کے حلالی ہونے کی دلیل اس آیت کا مطلب بیان فرماتے ہیں۔ حالانکہ اس مرزائی مطلب کا تعلق اس آیت کے ساتھ دور کا بھی نہیں بلکہ اس آیت کریمہ میں مرزائی جعلی نبوت کا کریہ ہے رب العزت نے اس آیت کریم سے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی صداقت کو ایسا بدیہی امر فرمایا کہ جیسے تم اپنے حقیقی بیٹوں کو بلا دلائل اور بلا ہیرا پھیری کے اور بلا تصنع کے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہو ایسے ہی نبوت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان بغیر تصنع و کسی کے سمجھائے تمہارے دماغ و نظر پہچانتے ہیں اور نبی اللہ میں کسی قسم کا تصنع ہوتا ہی نہیں بلکہ ہر بات حقیقی اور سادہ ہوتی ہے۔ جس کو ہر کم فہم بھی پہچان لیتا ہے اسی کی وضاحت رب العزت نے بطور استدلال پیش فرمائی۔

اس آیت کریمہ نے تو ثابت کر دیا کہ جیسا کہ تم مرزا غلام احمد صاحب کے لئے آیات فرقانیہ کو تغیر و تبدل کر کے اور داؤ پیچ سے نبوت ثابت کرنے کے کوشش کرتے ہو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کسی جماعت کے داؤ پیچ لڑانے کے بغیر ہی اظہر من الشمس ہے اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بفرمان الٰہی قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ '' مِّنْ رَّبِّكُمْ اپنی ثبوت وصداقت کی خود ہی دلیل ہیں آفتاب آمد دلیل آفتاب اسی بنا پر آفتاب طلوع

شدہ کے منکر کو شب پرہ کھا جاتا ہے ایسے ہی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت وصداقت اظہر من الشمس ہے اس واسطے رب العزت نے نبوت وصداقت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر کو ضال کافر خطاب فرمایا ہے اور ہم بموجب اس آیتہ کریمہ کے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت وصداقت کو ایسے ہی بلا دلائل و بلا تامل ایسے ہی جانتے ہیں جیسا کہ اپنے بیٹوں کو بلا دلالت غیر وتعارف غیر بلا تامل پہچانتے ہیں اور مرزا غلام احمد صاحب کے کذبات وکاذب ہونے کو ایسے ہی پہچانتے ہیں۔ جیسا کہ اپنے بیٹوں کے علاوہ اگر کوئی جعلی بیٹا یعنی متبنیٰ حقیقی بیٹا بننے کی کوشش کرے تو اس کو متبنیٰ ہی کہا جاتا ہے لوگ اس کو حقیقی بیٹا نہیں کہیں گے۔ خواہ کوئی کتنا ہی کوشاں نہ ہو۔ ایسے ہی مرزا صاحب کو بھی حقیقی نبی اللہ کے مقابلہ میں جعلی نبی ہی لوگ کہیں گے وہ نبی اللہ نہیں بن سکتے۔

چوتھی مرزائی دلیل :یَاصَالِحُ قَدْ كُنْتَ مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَا (ہود رکوع ۶) جب صالح علیہ السلام نے دعویٰ نبوت کیا تو ان کی قوم نے کہا کہ اے صالح آج سے پہلے تیرے ساتھ ہماری بڑی بڑی امیدیں وابستہ تھیں تجھ کو کیا ہو گیا کہ تو نبی بن بیٹھا تو گویا جب نبی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ قوم جو اسکی مداح ہوتی ہے وہ اس کو کذاب اعصر کہنے لگ جاتے ہیں کہ یہ اوّل درجہ کا جھوٹا اور شریر ہے ص ۵۵۷

''محمد عمر'' مرزائی صاحب یہ آیت تو آپ نے مرزا غلام احمد صاحب کے عکس نقیض پیش کر دی کہ بجائے اس کے کہ ان کی صداقت پر دال ہوتی اس نے تو تمارے خیال کے خلاف مرزا غلام احمد صاحب کا کاذب ہونا ثابت کر دیا۔

مرزائی صاحب نے آیت خداوندی کا نصف جملہ پڑھ کر اور نصف جملہ آیت قرآنی کا چھوڑ کر ایک جملہ بڑھا کر ''تجھ کو کیا ہو گیا کہ تو نبی بن بیٹھا'' محض افتریٰ سے کام لیا حالانکہ مرزائی صاحب اگر پوری عبارت قرآنی پڑھ دیتے تو یہ عبارت نہ بڑھ سکتے تھے کیونکہ یَاصَالِحُ قَدْ كُنْتَ مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَا کے آگے ارشاد الٰہی ہے أَتَنْهَانَا أَنْ نَعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا کیا تو ہمیں منع کرتا ہے اس بات سے کہ ہم عبادت

کریں اس چیز کی جس کی ہمارے آباء عبادت کرتے تھے قرآن کریم تو ارشاد فرماوے کہ کفار تو صالح علیہ السلام سے عبادۃ اصنام کی زیادہ وسعت کی امید رکھتے تھے حالانکہ حضرت صالح علیہ السلام نے ان کے پہلے اصنام سے بھی منع فرما کر ایک خداوند تعالی کی پرستش کا ارشاد فرمایا ان کو یہ بات بری محسوس ہوئی تو کہنے لگے یَا صَالِحُ فَقَدْ كُنْتَ مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَا کہ اے صالح قبل ہذا یعنی قبل از نبوت تم سے بڑی اُمیدیں وابستہ تھیں لیکن جب تو نبی ہوا تو تم نے ہماری تمام اُمیدوں پر پانی پھیر دیا کہ تمام سابقہ بتوں کی عبادتوں سے بھی منع کرنا شروع کر دیا اور ایک خداوند کی عبادت کا تو کہنے لگ گیا اس آیت کریمہ سے تم نے مقصد خداوندی کو الٹ بیان کر کے افترٰی سے کام لیا ہے اور پھر تمہارا ایک آیۃ کریمہ کے خلاف ''گویا'' یہ نتیجہ نکالنا کہ نبی جب نبوۃ کا دعویٰ کرتا ہے تو اس کے مداح ہی اس کو کذاب عصر کہنے لگ جاتے ہیں یہ جھوٹ ثابت ہوا اس آیۃ کریمہ سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا البتہ تمہارے اس افترا کا بھی جواب عرض کر دیتا ہوں تاکہ تم کسی کو دھوکہ نہ دو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ قبل از دعوی نبوت مداح تھے جب آپ نے دعویٰ نبوت فرمایا بلا تامل فوراً ایمان لے آئے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالی عنہا قبل از نبوت آپ کی مداح تھیں بعد از دعویٰ نبوت بھی وہ فوراً کلمہ طیبہ پڑھ کر مسلمان ہو گئیں معلوم ہوا کہ یہ قانون بھی تمہارا غلط ہے اور افترا ہے۔

پانچویں مرزائی دلیل: اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرَاهُ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيَاتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ (ہود رکوع ۲) کیا یہ کہتے ہیں کہ یہ خدا کا کلام نہیں بلکہ اس نے اپنے پاس سے بنا لیا ہے اُن سے کہہ دے کہ پھر اس جیسی دس سورتیں بنا لاؤ اور سوا خدا کے جس کو چاہو بطور مددگار بلا لو پس اگر تم اور تمہارے مددگار بنانے پر کامیاب نہ ہوں تو پھر جان لو کہ یہ انسانی علم کا نتیجہ نہیں بلکہ علم الٰہی سے ہے۔ قرآن مجید کا یہ چیلنج اس کے کلام ہونے پر زبردست دلیل ہے آج مخالفین نے چودھویں صدی میں یہ اعتراضات کرنے شروع کر

دے کہ یہ قرآنی چیلنج اس زمانہ کے بدوؤں کو تھا آج اس زمانہ ارتقاء اگر یہ چیلنج ہوتو ایک نہیں ہزاروں انسان اس کا جواب لکھنے پر آمادہ ہو جائیں تو اس اعتراض کے منہ بند کرنے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کو کھڑا کیا اور اپنے خاص مکالمہ سے مشرف فرمایا چنانچہ مرزا صاحب نے بانگ دہل اعلان فرمایا کہ اس علوم میں دنیا کا کوئی انسان میرا مقابلہ نہیں کرسکتا مرزا صاحب نے اعجاز احمدی اور اعجاز المسیح وغیرہ عربی کتابیں لکھیں اور کہا کہ اگر میری مقرر کردہ میعاد بیس دن میں جواب لکھ تو دس ہزار روپیہ انعام لو چنانچہ مولوی محمد حسین ساکن بھیرہ نے اس کا جواب لکھنا چاہا تو وہ ایک ہفتہ میں مرگیا اور پیر گولڑوی نے اس کے لکھے ہوئے نوٹوں کو میعاد مقررہ گزر جانے کے بعد سرقہ کر کے اپنے نام سے شائع کردیا اور اس کا نام سیف چشتیائی رکھا۔ پاکٹ بک ازص ۵۵۸ تا ص ۵۶۱

''محمد عمر'' وکیل صاحب مرزا غلام احمد صاحب کی صداقت پر تمہارا اس آیت کو چسپاں کرنا قیاس مع الفارق ہے کیونکہ اس آیت کریمہ میں ربّ العزّت نے کلام الٰہی اور تصنیف عبدی میں فرق کرتے ہوئے کلام الٰہی کے مقابلے کے واسطے اعلان فرمایا کہ اگر تمہارے خیال کے مطابق یہ قرآن کلام خداوندی نہیں بلکہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصنیف کردہ ہے اور اس کلام کو خداوند کریم کی طرف منسوب کرنا آپ کا معاذ اللہ جھوٹ ہے تو اس قرآن مجید جیسا فصیح و بلیغ اور اغلاط سے مبرا کلام تم بھی خود لکھ کر دکھاؤ اور پھر فرمایا فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا تو اگر نہ کرو تم۔ اور پھر قیامت تک آنے والی نسلوں کو بھی چیلنج کیا وَلَنْ تَفْعَلُوْا اور ہرگز نہ کرسکو گے تم۔ اس فرمان الٰہی سے ثابت ہوا کہ صداقت ہر وقت تا قیامت صداقت ہے میعادی صداقت نہیں کہ سونا صرف بیس دن تک سونا ہے بعد میں پیتل ہے تو کوئی جاہل ہی ایسے سونے کا خریدار ہوگا تھوڑی عقل رکھنے والا ایسے سونے کا کبھی خریدار نہ ہوگا۔ یہ تمہارا استدلال تو تمہارے مرزائیوں کے لئے ہی سم قاتل کا عمل کر رہا ہے کہ تم نے مرزا صاحب کے کلام کو صرف بیس دن کے لئے سچا تسلیم کیا اور بعد میں کذب کا خود ہی اقرار کرلیا اور لطف کی بات یہ ہے کہ اعجاز مسیح

اور اعجاز احمدی کو مرزا غلام احمد صاحب کی تصنیف شدہ اقرار کر رہا ہے تو جو مرزا صاحب کی تصنیف ہے وہ خدائی کلام نہیں کیونکہ وہ مرزا صاحب کی تیار کردہ ہے اور پھر اس کو کلام خداوندی کہنا افترا ہے لہٰذا قرآن کریم کلام خداوندی رکھنے والے اور اس کے عالمین و قارئین و حفاظ کو مفتریات مرزا غلام احمد کے مقابلہ کرنے کے واسطے کہنا کم عقلی کا نتیجہ ہے کیونکہ کلام خداوندی کے معجزہ ہونے کا انکا سوائے مرزائیوں کے کوئی کافر بھی نہیں کرسکتا کفار تو قرآن کریم کے معجزہ ہونا تسلیم کریں لیکن مرزائی آج یہ کہتا ہے کہ چودھویں صدی میں ہزاروں انسان قرآن کا جواب لکھنے پر آمادہ ہیں یہ بھی مرزائی کا کذب بین ہے کیونکہ آج تک تقریباً چودہ سو برس کے قریب گزر چکے ہیں بڑے بڑے عربی دان اہل علم گزرے ہیں اور اب بھی موجود ہیں اور فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ کا اعلان خداوندی ان کے سروں پر گونج رہا ہے کسی کو جرأت نہ ہوئی اور نہ کوئی لکھ سکا اور نہ کوئی قرآن کریم کا جواب لکھ رہا ہے اور نہ ہی بفضلہٖ کوئی لکھ سکیگا مرزائی کا یہ کہنا سوائے تکذیب آیت قرآنی وَلَنْ تَفْعَلُوْا کے اور کچھ نہیں کیونکہ اگر کسی کو طاقت ہوتی بقول مرزائیہ تو قرآن کریم کا جواب کوئی لکھتا جب فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا کلام خداوندی عالمین میں ہر جگہ گونج رہا ہے تو صداقت قرآن کریم و صداقت نبوت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اظہر من الشمس ثابت ہوئی ایک اور عرض کرتا ہوں کہ بھئی مرزائی صاحب تمہیں مرزا جی کے اس اعلان پر ناز تو بڑا ہے لیکن جب لاہور میں حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مرزائی چیلنج کو منظور کرتے ہوئے فرمایا کہ اے مرزا غلام احمد اگر تم اس دعویٰ علمیت میں سچے ہو تو میرے سامنے بیٹھ کر تفسیر قرآنی لکھو ادھر تمہارے سامنے ہی بیٹھ کر میں لکھتا ہوں جتنی میعاد جو تم مقرر کرو کر لو لیکن تمہارے مرزا غلام احمد صاحب منہ نہ کر سکے جس کا اقرار مرزا جی نے بھی دبے الفاظ سے کہا ملاحظہ ہو نزول مسیح ص ۵۳

پیر جی (حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب) کو سوجھی کہ ہم بے موقعہ پھنس گئے آخر جب مثل مشہور کہ مرتا کیا نہ کرتا انکار کے لئے یہ منصوبہ تراشا ایک اشتہار شائع کر

دیا کہ ہم بالمقابل بیٹھ کر تفسیر لکھنے کے لئے تیار تو ہیں مگر ہماری طرف سے یہ شرط ضروری ہے کہ تفسیر لکھنے سے پہلے عقائد میں بحث ہو جائے۔

ثابت ہوا کہ تمہار مرزا صاحب کا یہ فخر اپنے معاونین کے آسرے پر تھا اگر خود اکیلے ہی اتنی لیاقت کے مالک ہوتے تو حضرت پیر صاحب کے اس اعلان کو قبول کر لیتے اور یہ بھی خبر نہیں تمہارے مرزا صاحب نے کتنے عرصہ میں لکھیں اور لکھوائیں اپنی تحریری میعاد کی حد نہیں اور دوسروں کے لیے بیس دن کی حد مقرر کرتے ہیں اور جب مرزا صاحب کی تحریر کی علمی غلطی اصولاً ثابت کی گئیں تو بجائے اس کے کہ ان کو اصول عربی کے مطابق صحیح ثابت کرتے جواب دیا کہ میری تحریر کو اصولاً غلط ثابت کیا تو کونسی بات ہے قرآن کریم کی بھی تو بعض نے غلطیاں نکالی ہیں معاذ اللہ ثم معاذ اللہ مرزائی صاحب اگر کسی دشمن قرآن نے اپنی جہالت سے غلط کہا تو مسلمانوں نے ان کو اصولاً صحیح ثابت کیا اور مخالفین کی جہالت کو طشت از بام کیا اور مرزا غلام احمد صاحب کی کتب اعجاز احمدی و اعجاز المسیح کے جواب میں مولوی غنیمت حسین مونگھیری اور قاضی ظفر الدین وغیرہما نے جب چاروں طرف سے قصیدے لکھے اور خوب رد کیا اور مرزا غلام احمد صاحب کے ایک ایک جملے سے صرفی ونحوی غلطیاں چن چن کر نکالیں تو کسی مرزائی کو جرأت نہ ہوئی کہ کوئی اپنے مرزا غلام احمد صاحب کے مقابلہ میں صرفی نحوی ان کی غلطیاں بھی نکالتا مرزائی صاحب تعصب سے ان کے قصائد کو تم بھی کسی لحاظ سے غلط ثابت کرتے جب تم ان کی کسی عبارت یا جملے یا شعر کو تم بھی کسی لحاظ سے غلط ثابت نہیں کر سکے اور انہوں نے تمہارے مرزا غلام احمد صاحب کی مایہ ناز پونجی کے جملے جملے کو اصولاً غلط ثابت کر دیا تو یہ تمہاے مرزا غلام احمد صاحب کے افترا کی واضح دلیل ہے اور تمہارا اس آیت قرآنیہ کو مرزا صاحب کو اس مفتریات مرزائیہ کی دلیل اس آیۃ قرآنی قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ کو ٹھہرانا یہ کذب ہے اور مفتریا یعنی تصنیف مرزا غلام احمد صاحب پر کلام الٰہی کو قیاس کرنا کذب علی کذب ہے اور کلام خدوندی کو

انسانی کلام کے مساوی سمجھنا الکذب علی الکذب فوق الکذب ہے اور مرزا غلام احمد صاحب کی دوسروں کے بلئے مقررہ میعاد پر ہی ان کے کذب اور غلط کلام کو صدق تصور کرنا بھی من الکذب ہے تو کذب علی الکذب فوق الکذب من الکذب کا مرتکب ہو کر مرزائی ہی فخر کر سکتا اور کسی کو زیبا نہیں۔

اور تمہارا یہ کہنا کہ مرزا غلام احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مخالفین قرآن کے منہ بند کرنے کے لئے مکالمہ فرمایا پھر وکیل صاحب کی سادگی ہے کیونکہ وکیل صاحب کو بھی یہ معلوم ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب اور مرزائیوں نے قرآن کریم کو جس بے دردی سے ٹھکرایا ہے اور قرآن کریم میں کمی اور بیشی کرنے کی کوئی کوشش باقی ہٹا نہیں رکھی اگر خداوند کریم اس قرآنی دعویٰ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ سے محافظ نہ ہوتا تو مرزا غلام احمد صاحب اور مرزائی مصنوعی نبوت کو اس میں دھسانے کی کوئی کسر باقی نہ رکھتے چونکہ قرآن مجید کی حفاظت ربّ العزت نے اپنے ذمے لی ہوئی ہے۔ اور اس کا محافظ ہے اس واسطے مرزائی نے جب کسی پہلو سے کمی یا زیادتی کی کوشش کو تو ربّ العزت نے مسلمانوں کی طرف سے اس کا منہ توڑ جواب دیا اور مرزائیوں کو منہ کی کھانی پڑی۔

اور اگر زیادہ کتب تصنیف کرنا ہی تمہارے نزدیک نبوت کا میعار ہے تو اسلام میں بڑے بڑے مصنفین موجود ہیں جن کے مقابلے میں تمہارے مرزا صاحب ایک رائی بھر بھی مقابلہ نہیں کر سکتے امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی تصانیف اتنی ہیں کہ اگر تمام مرزائیوں کو لٹریچر مقابلے میں رکھا جائے تو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے مقابلہ میں ایک ذرہ بھر بھی وقعت نہیں رکھتا اور جب حضرت قبلہ پیر سید مہر علی شاہ صاحب نے سیف چشتیائی لکھ کر مرزائی ناطقہ بند کر دیا اور مرزائی تحریر کو خاک کے ذروں سے بدتر ثابت کر دیا تو مرزائی کو اور کوئی جواب نہ بن آیا کہہ دیا جی فلاں شخص کی تحریر کا سرقہ کر کے لکھا ہے لیکن کوئی مرزائی یہ نہیں سوچتا کہ جو کچھ پیر صاحب نے مرزا صاحب کے بخیے ادھیڑے وہ تو صحیح ہیں! اگر وہ غلط ہوتے تو اس کا کوئی جواب نہ ہوتا جب نہیں تو سیف چشتیائی کا مرزائیوں کے پاس کوئی

جواب نہ ہونا یہ مرزائی نبوت کا کذب اظہر من الشمس ہے اور ان بیچاروں میں اتنا دماغ بھی نہیں کہ بالفرض اگر یہی ذرا دیر کے واسطے تسلیم کر لیا جائے تو اگر کوئی دشمن کسی کی اینٹ یا جوتا اٹھا کر مدمقابل کو ایک وار بھی نہ کرنے دے بلکہ پرائے جوتے سے اس کا منہ توڑ دے تو کیا مضروب پھر فخر کرنے کے قابل رہ جاتا ہے کہ جناب اس نے اپنا جوتا تو میرے منہ پر نہیں مارا اگر دوسرے کا لیکر میرے منہ پر رسید کر دیا تو اس میں میری کوئی ہتک نہیں بلکہ میری بہادری ہے تو کوئی سامع اس جیسا ہی اس کو داد دیگا کوئی ذی شعور یا ذی عزت اس کو مضروب ہی یقین کریگا۔

پھر مرزائی صاحب بیس دن کی میعاد کی رٹ لگاتے ہیں مرزائی صاحب حلقہ اسلام ہی منسوخ ہو چکا ہے۔ اب حد بندی کون دیکھتا ہے اب تو مومنین رجال تکذیب نکال کر ہی چھوڑینگے پھر اب تمہارا کہنا مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد غلط ہے کیونکہ مرزائیہ ہنوز کلہ ہے دارند لہذا مشتے خوب رسید شد اعجاز احمدی اور اعجاز مسیح بھی موجود اور انکار د بھی بدستور موجود ہے تو کلہ بھی موجود ہے اس پر اسلامی مکہ بھی لگ رہا ہے۔

کچھ خوف خدا کر تو اے امت مرزائی　　محمد کو سمجھ اپنا بس اس کا ہو شیدائی

تو یہ آیت خداوندی کلام خداوندی کو معجز ثابت کر رہی ہے اور اعلان بھی فَاتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ ان کے قول افتراء مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کو رد کرنے کے لئے ہے تا کہ کلام خداوندی بے مثل اور قرآن کریم کلام خداوندی ثابت ہو جائے اور منکرین کا افترا کہ یہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے غلط ثابت ہو جائے اور یہاں مرزا صاحب کی تصنیف کا مقابلہ ہے کلام خداوندی کا نہیں لہذا تمہارا اس آیت کریمہ سے مرزا غلام احمد صاحب کی صداقت میں دلیل پیش کرنا غلط ثابت ہوا۔ بلکہ اس آیت نے تو مرزا صاحب کے کذب کو ثابت کر دیا کہ مسلمانوں کے خداوند کریم نے اپنے کلام کی مثل پیش کرنے کا چیلنج دیا جس کی کوئی مثال پیش نہ کر سکا مرزا غلام احمد صاحب کے کسی خاص کلام کو بھی اگر مسلمان کے قرآن کریم کے کسی چھوٹی سے چھوٹی آیت کے

بالمقابل ہی رکھا جائے تو مسلمانوں کا اعلان سچا ثابت ہوا ہے اور اس کے مقابلہ میں مرزا صاحب کا کلام محض افترٰی ثابت ہوتا ہے۔

چھٹی مرزائی دلیل : یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ هَادُوْ اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِیَاءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ وَلَا یَتَمَنَّوْنَهٗ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ'' بِالظّٰلِمِیْنَ

یعنی یہود کہتے تھے کہ ہم خدا کے دوست ہیں اور یہ کہ خدا ہم سے پیار کرتا ہے فرمایا ان سے کہہ دو کہ اے یہودیو اگر تم اپنے آپ کو خدا کا دوست سمجھتے ہو تو اپنے لئے بد دعا کرو موت کی تمنا کرو مگر یاد رکھو کہ یہ لوگ کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے کیونکہ یہ اپنی بداعمالیوں کو اچھی طرح جانتے ہیں اور خدا ظالموں کو اچھی طرح جانتا ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ برے اعمال کرنے والا موت کا کبھی طلب گار نہیں ہوتا حالانکہ ہمارے مرزا صاحب نے موت کی تمنا کی اور تباہ نہ ہوئے پاکٹ بک از ص ۵۶۵ تا ص ۵۶۶۔

''محمد عمر''۔ وکیل صاحب بھی بس مرزائیت میں ایسے ملبوس ہیں کہ بن سوچے سمجھے آیت جڑ دی گو اپنے ہی مخالف ہو وکیل صاحب اس آیۃ کریمہ میں تو خطاب یہودیوں کو ہے کہ اگر تم خدا کے دوست بننے میں سچے ہو تو موت طلب کرو نبیوں کو یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب نہیں کہ تم موت طلب کرو اگر سچے ہو تو اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا نبیوں کو موت مانگنے کا ارشاد ہوتا تو تمہاری دلیل ہو سکتی لیکن اس آیت کریمہ سے تو ثابت ہے کہ جھوٹے کو جیسے مثلاً یہودی ہو تو اس کو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر تم اپنے خدا کے دوست ہونے سے سچے ہو تو موت طلب کرو اس آیت قرآنی سے تو تمہارے مرزا جی یہودی ثابت ہوئے اور جھوٹے ثابت ہوئے پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وَلَا یَتَمَنَّوْنَهٗ کہ یہ لوگ موت کی تمنا نہیں کریں گے کیونکہ یہ جھوٹے ہیں اگر انہوں نے موت کی تمنا کی تو میں ان کو ضرور مار دوں گا تو ان کا کذب دوسروں کے لئے حجت ہو گا چنانچہ تمہارے مرزا غلام احمد صاحب نے بھی عبدالحکیم کے مقابلے موت مانگی رب العالمین

نے مرزا جی کو منہ مانگی موت عطا کر دی تو مرزا غلام احمد جی کا کاذب ہونا مسلمانوں کے واسطے حجت قائم ہوا وکیل صاحب تم نے تو یار اس آیت کریم کو پیش کر کے اپنے غلام احمد صاحب کو یہودی اور جھوٹا ثابت کر دیا۔ یہ تو تمہارا ہی مکہ تمہارے ہی منہ پر لگا۔ ایسی بات پھر نہ کرنا۔

عذاب الٰہی کفار نے طلب کیا

(۱) عنکبوت ۲۱/۳ ﴿قَالُوْا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ

قوم لوط علیہ السلام نے کہا کہ اگر تو سچا ہے ہمارے لئے عذاب الٰہی لے آ۔

تو وہ عذاب الٰہی میں گرفتار ہوئے اور سنیئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار نے عذاب طلب کیا۔

(۲) عنکبوت ۲۱/۶ ﴿وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ولو لا اجل مسمی لجائهم العذاب وليأتينهم بغتة وَهُمْ لَا يَشْعرون وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بالعذاب ان جَهَنَّمَ لمحيطةٌ بالكافرين.

(۳) انفال ۹/۴ ﴿وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ.

اور جب انہوں نے کہا اے اللہ اگر ہے یہ وہی حق تیری طرف سے تو آسمان سے ہم پر پتھر برسا یا ہمیں عذاب دردناک (اللہ تعالیٰ نے جواب دیا) اور اللہ تعالیٰ کو لائق نہیں تا کہ ان کو عذاب کرے حالانکہ تو ان میں ہو۔

(۴) مجادلہ ۲۸/۲ ﴿وَيَقُوْلُوْنَ فِيْ اَنْفُسِهِمْ لَوْ لَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ.

اور کہتے ہیں وہ اپنے آدمیوں میں کیوں نہیں ہمیں اللہ تعالیٰ عذاب کرتا ہے

سبب اس کے کہ ہم کہتے ہیں (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) کافی ہے ان کو جہنم داخل ہوں گے وہ اس کو تو بہت بری ہے لوٹنے کی جگہ۔

ساتویں مرزائی دلیل: قرآن مجید میں ہے فَاَنْجَیْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِیْنَةِ وَجَعَلْنٰهَا اٰیَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ کہ ہم نے حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کے ساتھ کشتی میں بیٹھنے والوں بچالیا اور اس بچنے کو تمام جہان کے لئے بطور صداقت نوح علیہ السلام نشان مقرر کیا۔

مرزا صاحب کے زمانہ میں بھی آپ کی پیشگوئی کے مطابق ہند میں سخت طاعون پڑی مگر حضور نے فرمایا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ وَاُحَافِظُکَ خَاصَّةً چنانچہ آج تک آپ کے گھر کبھی چوہا نہیں مرا لہٰذا آپ کی صداقت ثابت ہے اور قادیان میں طاعون نہ پڑنے کے متعلق حضرت صاحب نے کہیں نہیں کہا بلکہ طاعون جارف کے متعلق فرمایا کہ نہیں آئیگی۔ ظاہری مکان کی چار دیواری میں رہنے والوں کے لئے کامل ایمان شرط نہیں پاکٹ بک ص ۵۶۷۔

''محمد عمر'' اس کا جواب گو پہلے مفصل گزر چکا ہے لیکن دوبارہ مختصراً عرض کر دیتا ہوں سینے پر ہاتھ رکھیئے خداوند کے فضل وکرم سے تمہارے ایک ایک جملے کا جواب عرض کرتا ہوں نوح علیہ السلام کے ساتھ جتنے مومنین تھے وہ تمام محفوظ رہے لیکن مرزا غلام احمد صاحب کے مرزائیوں کو طاعون نکلی ملاحظہ ہو۔

حقیقۃ الوحی ۲۵۳} ایک دفعہ طاعون کے زور کے دنوں میں جب قادیان میں بھی طاعون تھی مولوی محمد علی صاحب، ایم اے کو سخت بخار ہوگیا اور ان کو ظن غالب ہوگیا کہ یہ طاعون ہے اور انہوں نے مرنے والوں کی طرح وصیت کر دی اور مفتی محمد صادق صاحب کو سب کچھ سمجھا دیا اور وہ میرے گھر کے ایک حصہ میں رہتے تھے۔

حاشیہ حقیقۃ الوحی ص ۸۴} اور پھر طاعون کے دنوں میں جبکہ قادیان میں طاعون زور پر تھا میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا۔

کیوں جی؟ مرزائی صاحب! اب فرمایئے ''طاعون زور پر تھا'' اور طاعون کے زور کے دنوں میں'' کے معنی جارف کے نہیں؟ جب صراحتہً طاعون جارف قادیان میں ثابت ہوئی تو مرزا صاحب کا کذب واضح ہوگیا۔

حالانکہ پہلے مرزا صاحب نے طاعون کے متعلق فرمایا۔

دافع البلاء: ۵} وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا۔

اور مرزا غلام احمد صاحب نے تو بجائے مرزائی کشتی پر سوار ہونے کے گھر ومحلہ وشہر چھوڑ نے کا ارشاد فرمادیا تو قادیان میں طاعون کے زور کے دنوں میں قادیان بجائے دارلامان ہونے کے اَیْنَ المفر پکارتے تھے چنانچہ مرزا جی نے بھی لکھا ہے۔

الانذار ۴} جس گھر میں طاعون کی واردت ہو اس گھر کے رہنے والے باہر نکال دیے جائیں اور عند الضرورت ہمسائے اور محلہ دار اور اللہ ضرورت کی صورت میں گاؤں گاؤں ہی خالی کر دیا جائے۔

مرزائیو! اس سے صاف معلوم ہوگیا کہ پیسہ اخبار کا لکھنا کہ قادیان میں مرزائیوں کو طاعون سے ایسی مری پڑی کہ قادیان کو مرزائیوں نے خالی کر دیا صحیح تھا کیونکہ مرزا جی نے اس کی خود تائید کر دی۔

''مرزائی'' یہ تو مرزا جی نے برطانیہ کا قانون لکھا ہے اپنی طرف سے نہیں کہا۔

''محمد عمر'' مرزا صاحب نے آگے لکھا ہے۔

الانذر ۱۱} گورنمنٹ نے جس قدر ہدایات جاری کی ہیں وہ صحت کے لئے بہت مفید ہیں۔

الانذر ۱۲} گورنمنٹ نے جو سوچا ہے وہ صحیح ہے ہماری جماعت کو لازم ہے کہ گورنمنٹ کی مدد کریں۔

الانذ ۱۴/۱۵} خود اللہ نے میرے دل میں ڈال رکھا ہے میں نے ان تجاویز پر جو گورنمنٹ نے مریضان طاعون کے متعلق شائع کی ہیں غور کیا ہے اور میں بلا خوف لومۃ

لائم کہتا ہوں کہ یہ تجویز بہت ہی مناسب اور موزوں ہے مثلاً یہ کہ اس گھر کو یا بعض اوقات عند الضرورت محلّہ کو خالی کیا جاوے۔

کیوں؟ جناب مرزائی صاحب! طاعون نے تو مرزائیوں میں بھاگڑ مچادی اور ایسی مری پڑی کہ مرزا جی کے گھر کو بھی نہ چھوڑا۔

ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے اس دعویٰ میں بھی جھوٹے نکلے جو خود ان کی تحریروں سے ہی ثابت ہے۔ تو اس آیت کریمہ سے کشتی نوح علیہ السلام اور ان کے متبعین کی نجات کو مرزا غلام احمد اور طاعون پر قیاس کرنا مرزائی کو تنکے کا سہارا بھی نہ ملنے پر ہاتھ پاؤں مارنے کے مساوی ہے۔ مرزا صاحب کے جس جھوٹے واقعہ کو ہر وہ جانتا ہے اس کو بھی مرزا صاحب کی صداقت میں پیش کرنا یہ مرزائی ہٹ دھرمی کے سوا اور کچھ نہیں میں ملاحظہ فرماویں۔

آٹھویں مرزائی دلیل: خدا تعالیٰ اپنے سچے نبیوں کو پے در پے فتوحات کرتا ہے جھوٹے نبیوں کو کامیابی نہیں ہوتی قرآن مجید نے نبوت کی صداقت کے معیار متعدد مقامات پر بیان فرمائے ہیں۔

(۱) فرمایا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ (پ۶ ع۱۲ مائدہ ع۸)

(۲) اور اس کے بالمقابل کذابوں کی جماعت کا ذکر فرمایا اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ (مجادلہ ۳) اور غلبے کی وضاحت فرمائی۔

(۳) اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا اَفَهُمُ الْغَالِبُوْنَ (پ۱۷ ع۴ سورہ انبیاء۴)

کہ یہ لوگ جو مدعی نبوت کے منکر ہیں ایک زمین کے ٹکڑے کی طرح ہیں کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم اس زمین کو آہستہ آہستہ چاروں طرف سے کم کرتے چلے جا رہے ہیں کیا اب بھی وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہی غالب ہیں۔

سچے نبی کی جماعت تدریجاً بڑھتی ہے اور مخالفین کی بتدریج کم ہوتی چلی جاتی ہے۔

(۴) پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ اس سے بھی ثابت ہوا کہ دشمنوں کے مقابلے میں رسولوں اور ایمانداروں کو خدائی مدد حاصل ہوتی ہے۔

(۵) اور جگہ فرمایا كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِي جیسا کہ پہلے انبیاء کرام نمرود فرعون وغیرہ کے مقابلے میں کامیاب رہے۔ مکمل پاکٹ بک از ص ۵۶۹ تا ص ۵۷۰

''محمد عمر'' وکیل صاحب شروع سے الٹا ہی چلتے ہیں رات کو دن کہتے ہی چلے آئے ہیں وکیل صاحب! تمہارے مرزا غلام احمد صاحب کی تمام عمر میں ایک بات بھی ایسی نہیں یا کوئی ایسا مقام نہیں جس میں مرزا غلام احمد صاحب کو خداوند تعالیٰ نے رسوا نہ کیا ہو تمہارے مرزا جی نے جب بھی کسی سے ٹکر لی هُمُ الْخَاسِرُوْنَ کے مصداق ہی رہے وکیل صاحب تم نے تو یار خود ہی مرزا جی کو جھوٹا کرنے والی آیتیں پڑھنا شروع کر دیں نمبر (۱) (۴) و (۵) آیات سے ثابت ہے کہ اللہ تعالی ایمانداروں اور اپنے سچے رسولوں کی امداد کرتا ہے اور رب العزت نے مرزا غلام احمد صاحب کی تمام عمر میں ایک دفعہ بھی امداد نہیں فرمائی جیسا کہ پہلے مفصل گزر چکا ہے لیکن مشتے از خروار نمونہ دوبارہ عرض کر دیتا ہوں کیا عبداللہ آتھم تثلیثی عیسائی کے ساتھ مرزا غلام احمد صاحب نے ٹکر لی تو میدان میں شکست کھائی کیونکہ عبداللہ آتھم نے مرزا جی پر ایک ایسا کڑا سوال کر دیا جو مرزا جی حل نہ کر سکے اس نے کہا کہ اگر تم عیسی مسیح ہو تو عیسیٰ علیہ السلام نے اندھوں بہروں لنگڑوں کو درست کر دیا تھا تم بھی درست کر دو تو ہم تم کو بھی عیسیٰ مسیح تسلیم کر لیں گے تو مرزا جی کچھ بھی نہ کر سکے دیکھئے۔

سیرۃ المہدی {1/191} بیان کیا مجھ سے ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب نے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا امرتسر میں آتھم کے ساتھ مباحثہ ہوا تو دوران مباحثہ میں ایک دن عیسائیوں نے خفیہ طور پر ایک اندھا اور ایک بہرا اور ایک لنگڑا مباحثہ کی جگہ میں لا کر ایک طرف بٹھا دئے اور پھر اپنی تقریر میں حضرت صاحب کو مخاطب کر کے کہا کہ آپ

مسیح ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیجئے یہ اندھے اور بہرے اور لنگڑے آدمی موجود ہیں مسیح کی طرح ان کو اچھا کر دیجئے میر صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم سب حیران تھے کہ دیکھئے اب حضرت صاحب اس کا کیا جواب دیتے ہیں پھر جب حضرت صاحب نے اپنا جواب لکھنا شروع کیا تو فرمایا کہ میں اس بات کو نہیں مانتا کہ مسیح اس طرح ہاتھ لگا کر اندھوں اور بہروں اور لنگڑوں کو اچھا کر دیتا تھا اس لئے مجھ پر یہ مطالبہ کوئی حجت نہیں ہوسکتا۔

کیوں جناب مرزائی صاحب اس سے زیادہ مرزا صاحب نے اور کیا ذلیل ہونا تھا تثلیثی عیسائی بغلیں بجاتے ہوں گے اور ایک نظارہ قابل دید ہوگا کہ لنگڑے اور اندھے اور بہرے کھڑے ہوں گے اور مرزا غلام احمد صاحب فَبُهِتَ الَّذِیْ کے منظر میں دکھائی دیتے ہوں گے۔

''مرزائی''۔ مولوی صاحب باقی بات کیوں چھوڑتے ہو جو مرزا صاحب نے فرمایا کہ اگر تم میں رتی بھر ایمان ہے تو تم ہی ان کو درست کر کے دکھاؤ کیونکہ تمہارا عقیدہ ہے کہ جو عیسیٰ علیہ السلام کا مطیع ہوگا وہ بھی زندہ کر سکے گا۔

''محمد عمر'' یہ تو مرزا جی کا الزامی جواب ہے جس سے یہ صاف ثابت ہو رہا ہے کہ اگر عیسائی اپنے عقائد کے رو سے جھوٹے ہیں۔ تو مرزا غلام احمد صاحب بھی ایسے ہی جھوٹے ورنہ اگر حقیقت عیسیٰ یا مثیل عیسیٰ ہوتے تو ضرور درست کر دکھاتے جب نہیں تو دعویٰ بھی جھوٹا اور لاہور کی عوام پبلک کے سامنے جھوٹے اور شرمسار بھی ہوئے پھر جب مرزا جی نے اس مناظرہ میں شارع عام شکست کھائی تو اس شرمساری کو ٹالنے کے لئے موت کا چیلنج دے دیا۔

(۱) جنگ مقدس ص ۱۸۴ } اگر لیکھرام پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ ۵ جون ۱۸۹۳ء سے بہ سزائے موت ھاویہ میں نہ پڑے تو روسیاہ کیا جاوے میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے مجھ کو پھانسی دیا جاوے .... اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے سولی تیار کھو اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو۔ چنانچہ عبداللہ آتھم مرزا غلام احمد صاحب کی مقررہ میعاد میں نہ مرا ملاحظہ ہو۔

(۲) ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱} آتھم کے متعلق جو پیشگوئی کی تھی اس میں آتھم نہیں مرا۔ بلکہ میعاد گزرنے کے بعد مرا ملاحظہ ہو۔

انجام آتھم ص ا} چونکہ عبداللہ آتھم صاحب ۲۷ جولائی ۱۸۹۲ء کو بمقام فیروز پور فوت ہو گئے۔ تو تثلیثی عیسائیوں نے آتھم کی میعاد گزرنے کے بعد مرزا جی کے جھوٹے ہونے کا جلوس نکلا۔

سیرۃ المہدی ۱/۱۸۴} آخری رات آتھم نے اسی حالت شراب نوشی کے عیش میں گزاری صبح ہوئی تو ان کے دوستوں نے ان کے گلے میں ہار پہنا کر اور ان کو گاڑی میں بٹھا کر سارے شہر میں خوشی کا جلوس پھرایا اور اس دن لوگوں میں شور تھا کہ مرزے کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

کیوں جی! وکیل صاحب مرزا لگتی بات نہ کرنا خدا لگتی بات دیانتداری سے کہنا کہ فرمان خداوندی اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا اور فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ اور لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ کا مصداق بنے یا عیسائیوں کے مقابلے میں بھی اَلَا اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطَانِ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ کے ممنون بن کر روٹیاں بانٹنے لگ گئے یہ تم ہی فیصلہ کرلو کہ ان آیتوں سے تم مرزا غلام احمد صاحب کو ثابت کررہے ہو یا کالا نور گھتاں بنھ کے آیا، مرزا جی تثلیثیوں کے مقابلے میں بڑے ذلیل ہوئے مناظرے میں بھی اور بددعائیں بھی۔

(۳) پھر مولوی محمد حسین بٹالوی کو تمہارے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بددعا دی کہ میری زندگی میں ۵۲ سال کی عمر میں فوت ہو جائے گا۔

چنانچہ مرزا صاحب کے الہام نے۔

تذکرہ ص ۱۸۴ ازالۃ الاوہام ص ۱۸۷} کَلْب "یَمُوْتُ عَلَی الْکَلْب" یعنی وہ کتا ہے کتے کے عدد پر مرے گا جو ۵۲ سال پر دلالت کررہے ہیں

آخیر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے مرزا جی کی ریچھ کی تصویر بنا کر اشتہار شائع کیا ملاحظہ ہو۔

کشف الغطا ص ۱۹﴾ پھر ایک اور اشتہار میں مجھے ایک ریچھ قرار دے کر ایک تصویر ریچھ کی بنائی اور اس کے گلے میں رسہ ڈالا اور ساتھ اس کے گالیاں لکھیں۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ۲۹ جنوری ۱۹۲۰ء میں فوت ہوئے مرزا صاحب کے مرنے کے بعد ۱۲ برس زندگی گزار کر فوت ہوئے۔

مرزائیو! سوچو کہ کیا یہ نمونہ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِی کا ہے یا اَلَا اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ کا ہے مرزا جی کے شان میں ایسی آیتوں کو جوان کے خلاف فتوی دیتی ہیں پیش کر کے ان کے روح کو کیوں تکلیف دیتے ہو ان کے لئے تو ان کی زندگی کے کارنامے ہی ان کے کذب کے لئے کافی ہیں۔

(۴) مرزا احمد بیگ اور اس کی لڑکی محمدی بیگم کے خاوند سلطان محمد کو بددعائیں دی اور ان کو موت کا پیغام بھیجا ان کا بال بیکا نہ ہوا جس کی بحث پہلے مفصل گزر چکی ہے

(۵) محمدی بیگم کو نکاح میں لانے کے الہام پیش کئے ذلیل ہوئے۔

(۶) پھر اس کو بیوہ کر کے لانے کا الہام کیا ذلیل ہوئے۔

(۷) طاعون کے متعلق بہت پیشگوئیاں کیں کہ قادیان میں نہ آئے گی جب آ گئی تو کہا کہ مرزائیوں کو طاعون نہ نگلے گی جب مرزائی بھی دھڑا دھڑ مرنے لگ گئے تو کہہ دیا کہ خدا نے مجھے کہا ہے کہ تیرے گھر میں داخل نہ ہوگی جب گھر میں بھی طاعون نے پیچھا نہ چھوڑا تو لاجواب ہو کر بہانے بنا کر هُمُ الْخٰسِرُوْن کی زد میں آ گئے۔

(۸) لڑکے کی بشارت دی خداوند تعالیٰ نے مرزا صاحب کو ذلیل کیا۔

تبلیغ رسالت ۱/۵۹﴾ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک صبیح اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا وہ لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنوائیل اور بشیر ہے۔

تذکرہ ص ۱۴۵ } ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کرسکتا۔

تذکرہ ص ۱۴۶ } جن دنوں لڑکی پیدا ہوئی ....مخالفوں نے شور مچایا کہ پیش گوئی غلط نکلی۔تو خداوند تعالیٰ نے مرزا صاحب کو اس میں بھی رسوا کیا لیکن مرزائی پھر بھی مرزا جی کی اردو عبارت کو الٹ پلٹ کر کے مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول ڈالنا چاہتے ہیں۔ بھلا اُردو عبارت کیسے بدل سکے گا مگر جس کو ذلیل رب العزت کرے وہ سچا کیسے ہوسکتا ہے۔

(۹) مولوی ثناء اللہ کو موت کا پیغام بھیجا اور لکھا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب (امرتسری) کے ساتھ آخری فیصلہ۔

تبلیغ رسالت $\frac{۱۰}{۱۱۹}$ } مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود کذاب وجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دُنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے (پھر آگے فرمایا) اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء۔

مرزا غلام احمد صاحب ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مولوی ثناء اللہ صاحب کی موجودگی میں فوت ہوئے۔

(۱۰) میاں عبدالحکیم ڈاکٹر کے ساتھ مباہلہ کیا اور اپنے متعلق سلامتی کا شہزادہ کہلانے کا دعویٰ کیا اور آخیر میں دعا لکھی رَبِّ فَرِّق بَیْنَ صَادِقٍ وَّکَاذِبٍ اَنْتَ تَرٰی کُلَّ مُصْلِحٍ وَّصَادِقٍ ملاحظہ ہو۔ تبلیغ رسالت ۱۱۵و۱۱۶/۱۰

حقیقۃ الوحی ۴۲۲/۴۲۱} خدا سچے کا حامی ہوگا۔ اور ڈاکٹر عبدالحکیم نے کہا کہ یہ شخص (مرزا غلام احمد صاحب) تین سال کے عرصہ میں فنا ہو جائیگا اور اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جائیگا کیونکہ کذاب اور مفتری ہے اور اس اشتہار کی تاریخ مرزا صاحب نے ۱۲۔ جولائی ۱۹۰۶ء لکھی ہے۔ تو مرزا غلام احمد صاحب ڈاکٹر عبدالحکیم کے فرمان کے مطابق اس میعاد میں ہی ۱۹۰۸ء میں فوت ہو گئے۔

تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ

یہ تو مشتے از خروار ہیں ورنہ مرزا غلام احمد صاحب کو خداوند رب العزت نے مرزا جی کی ہر بات میں مغلوب کیا ہر میدان میں شکست کھانے والے کو بھی اگر لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ اور فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ اور اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا پڑھ کر صداقت پیش کرے یہ سوائے مرزائیوں کے دل بہلانے کے اور کچھ نہیں اور خاسر کو غالب سمجھنا یہ بھی مرزائی کو زیبا ہے ہاں مرزا جی بھی چونکہ اپنے جھوٹ چھپانے کے واسطے ذوجہین کا بہانہ بنا دیتے اس لئے وکیل صاحب نے بھی اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا کے ساتھ ہی اَلَا اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطَانِ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ بھی لکھ دیا تاکہ میرے کلام کو بھی کوئی غلط نہ سمجھے جو مرزا غلام احمد صاحب کے حالات وواقعات سے ناواقف ہوگا وہ ہماری قلابازیوں کو دیکھ کر لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ پر محمول سمجھے گا اور جو واقف ہو گیا وہ اَلَا اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطَانِ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ کا مصداق سمجھ لیگا اسی لئے وکیل صاحب نے دونوں قسم کی آیتیں لکھ دیں۔ موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں فرعون کا نام نشان نہ رہا ابراہیم علیہ السلام کے مقابلہ میں نمبرود کا نام ونشان نہ رہا نوح علیہ السلام کے مقابلہ ان کے دشمنوں کا نام باقی نہیں رہا ایسے ہی اگر مرزا جی کا غلبہ ہوتا تو اسلام کا نام نہ رہتا مرزائیت ہی مرزائیت نظر آتی حالانکہ مرزائی بیچارے جہاں میں اسلام کا نام لے کر روپوش ہیں۔

باقی رہا وکیل صاحب کا (۳) اَوَ لَا یَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا اَفَھُمُ الْغَالِبُوْنَ کہ ہم مسلمانوں کو مرزائی بنا رہے ہیں تو مرزائیوں کی

تعداد بڑھ رہی ہے اور مسلمانوں کی تعداد کم ہو رہی ہے یہ غلط ہے کیونکہ بعض آریہ بھی نا واقف مسلمانوں کو بہکا لیتے ہیں وہ بھی کہہ دیں کہ ہمارا دین سچا ہے تو کیا وہ بھی یہ آیت پڑھ دینگے تو غالب کہلائیں گے؟ ہر گز نہیں! کیونکہ اسلام اور مسلمان بہ نسبت پہلے کے پچھلے زمانہ میں ان کی ترقی دیکھی جاتی ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فتوحات کسی تاریخ سے مخفی نہیں تاریخ کی کتابیں موافق کی ہوں یا مخالف کی شاید ہیں کہ کس تیزی سے انہوں نے ممالک کو فتح کیا جوان کی سلطنیں قائم شدہ قیامت تک سلطنت اسلامیہ ہی ہے۔ اور رہے گی لیکن مرزائی اب تک ایک علاقہ نہ فتح کر سکے اور اسلام سے کوئی شہر کوئی ملک خالی نہیں اور جہاں ہوں ان کا غلبہ ہوتا ہے اور دنیا میں کئی ایسے ممالک ہیں کئی ایسے شہر ہیں گاؤں ہیں جہاں مرزائی کا نام لینا گناہ سمجھا جاتا ہے بلکہ مرزائیت کی ہوا وہاں سے گزر نہیں سکتی خود مرزائیوں کا مرکز جس کو مرزائی دار الامان کہتا رہا ہے وہ اب دار الکفر بنا ہوا ہے اور برطانیہ کے زمانہ میں بھی جب احرار کانفرنس ہوئی تو مرزائی قادیان میں چھڑی لے کر نہ چل سکتا تھا۔

''مرزائی'' چند باتیں ابھی باقی ہیں (۶) خدا تعالیٰ ایک اور مقام پر فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ (پ۱۴ ع۲ سورہ نحل ع ۵) کہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ پر افترا کرتے ہیں اور اپنے پاس سے جھوٹے الہامات بنا کر خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔ دوسرے مقام پر فرماتا ہے۔

(۷) لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ (ال عمران ع ۶) اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ (پ۱۲ ع۲) جھوٹے الہامات بنانے والے ظالموں پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔

(۸) خدا کی لعنت کا نتیجہ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَلَهٗ نَصِيْرًا (پ۵ ع۵ نساع ۸) جن پر خدا لعنت کرے اس کا کوئی حامی اور مددگار نہیں رہتا۔

(۹) پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى (۱۶/۷ ع۱۳ ع ۱۳ طع ۳) وہ شخص جو الہام کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہے نا کام نامراد رہتا ہے۔

(۱۰) اسی طرح سورۃ اعراف رکوع ۱۹ میں ہے۔ کہ خدا تعالیٰ پر افترا کرنے والے دنیا میں ذلیل اور رسوا اور خائب خاسر رہتے ہیں۔ کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُفْتَرِیْنَ مسلیمہ کذاب کے گو دو سال کے عرصہ میں دو لاکھ کے قریب پیرو ہوگئے مگر اسی عرصہ میں وہ انتہائی بے بسی کے ساتھ قتل ہوا جس سرعت اور تیزی کے ساتھ وہ اٹھا تھا مرزا صاحب اکیلے کھڑے ہوئے خدا نے آپ کو بتایا۔ یأتون من کل فج عمیق میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا سچ کی نشانی یہی ہے کہ اس کی ترقی تدریجاً ہوتی ہے مکمل پاکٹ بک از ص ۵۷۰ تا ص ۵۷۲۔

''محمد عمر'' تم نے تو یار اپنے مرزا غلام احمد صاحب کے کاذب ہونے کے دلائل شروع کر دئے ایسے وکیل کے ہوتے کسی دشمن کی کیا ضرورت تم نے تو وکیل صاحب مرزا جی کو مفتری اور کاذب ثابت کر دیا اور یہ بھی ثابت کر دیا کہ مرزا جی کے مذکورہ معاملات میں خدا تعالیٰ کا مددگار نہ ہونا یہ ان کے مفتری ہونے کی بین دلیل ہے اور تمہاری ان پیش کردہ آیات سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے الہامات کا دعوٰی خدا کی طرف سے جھوٹ بولا تھا اسی واسطے ہی ذلیل ہوئے ورنہ ان کو ہر کام میں اللہ تعالیٰ کبھی رسوا نہ کرتا اگر آزمائش ہوتی تب بھی کسی ایک آدھ امر میں اور جب مرزا غلام احمد صاحب کے ہر کام میں ناکامی اور خداوند تعالیٰ کا مرزا جی کے خلاف ہی کام کو سر انجام دینا اور پھر مرزا جی اور مرزائی بیچارے ہیرا پھیری سے تاویلیں بناویں تو اس سے زیادہ مفتری ہونے کی اور واضح دلیل کیا ہو سکتی ہے اور جھوٹے پر واقعی خدا کی لعنت ہوتی ہے اور لعنت کے معنی رحمت الہیہ سے دور ہٹایا جانا اس سے اور زیادہ کیا لعنت ہو سکتی ہے کہ مرزا جی بیچاروں نے تمام عمر میں خدا سے ایک ہی محبوبہ کا سوال کیا اور اس میں بھی خداوند تعالیٰ نے ان کو اس رحمت سے محروم رکھا اپنی منکوحہ چھوڑ دی لڑکے کو لاوارث کر دیا اپنی تمام جائیداد قربانی کرنے کا وعدہ بھی دیا لیکن خداوند کریم نے ایک نہ سُنی تو لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْن اور قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی کے حقیقتہً حامل رہے

اور اسے محروم رکھنے سے رب العزت نے کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُفْتَرِیْنَ سنایا اور مرزا جی بیچارے نے محمدی بیگم کے رشتہ داروں کو بھی بہت کچھ کھلایا اور رشوت بھی دی لیکن رب العزت نے وَمَنْ یَّلْعَنِ اللّٰہُ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ نَصِیْراً سے جواب دے دیا اور مرزا جی کی نبوت کو مونہہ کے بل گرادیا اگر سچے نبی ہوتے تو اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے ضرور مرزا جی کی امداد فرماتے خداوند تعالیٰ نے تو نہ مرزائیت کو سچا رہنے دیا اور نہ مرزائی نبوت کی ہی کوئی لاج رکھی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

باقی امور میں تو خیر شکست ہو جاتی تو مرزا جی کو کوئی پروانہ تھی کوئی نہ کوئی بہانہ سے کام چل جاتا لیکن مرزا جی کی محبوبہ خاص جس کا نکاح خود مرزا جی کے ملھم نے پڑھا اور اشتام مدینہ طیبہ میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے لکھوایا اور پھر اسی بے بہا رحمت سے محروم رہے تو بعد ازیں مرزائی بیچارے اپنے آپ کو لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِين کے حامل بھی نہ سمجھیں تو اور کیا کہیں خداوند ایسی لعنت کا طوق کسی کے گلے میں نہ ڈالے جیسا کہ مرزا جی کو رب العزت نے زبردستی روتے چلاتے کو ڈال دیا اور جو ذلت کی زندگی مرزائی بسر کر رہے ہیں خداوند کسی کو ایسی ذلت نہ دے کہ مسلمانوں کی صف میں کھڑے ہو کر خداوند کے دربار میں بھی پیش نہیں ہو سکتے مسلمان ان کو کوئی رشتہ دیتا نہیں اور نہ ہی لیتا ہے یہ تمہارے عشرہ کاملہ کی تشریح ختم ہوئی۔

نویں مرزائی دلیل: (۱) ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (روم ع ۵)

(۲) اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

سورہ جمعہ کہ نبی اس وقت آتا ہے کہ جب دنیا پر کفر ضلالت کی گھنگور گھٹائیں چھا جاتی ہیں فسق و فجور بڑھ جاتے ہیں۔ روحانیت مرجاتی ہے اختلافات پھیل جاتے ہیں جیسا کہ موجود حالات ملاحظہ ہوں۔

جیسا کہ اہل حدیث اخبار نے لکھا کہ قرآن مجید بالکل اٹھ چکا ہے اقتربۃ الساعۃ ہے کہ قرآن کا فقط نقش باقی رہ گیا ہے علماء اس امت کے بدتر ان کے ہیں پاکٹ بک ص ۵۷۳

''محمد عمر''۔ وکیل صاحب بیچارے بھی بس سادہ لوح ہی ہیں آیت پڑھ دی اور کہہ دیا کہ ہمارے مرزا جی کو زمانے نے خود بلایا ہے تا کہ عوام کو یہ معلوم ہو جائے کہ مرزائی آیت پڑھ کر مرزا صاحب کی ضرورت کہہ رہا ہے وکیل صاحب یہ نہیں سوچتے کہ اگر کسی نے قرآن کریم کا صحیح ترجمہ کر دیا تو سارا پول کھل جائے گا وکیل صاحب آپ نے جو آیت تلاوت فرمائی اس کے شروع میں صیغہ ماضی ظہر ہے جو زمانہ گزشتہ پر دلالت کرتا ہے تو جب قرآن مجید نازل ہوا اس وقت رب العزت فرماتے ہیں کہ فساد ظاہر ہو گیا دریاؤں میں بھی اور جنگلوں میں بھی تو رب العزت نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس زمانہ میں مبعوث فرمایا ہے آپ تشریف لائے کوئی اور نبی ہادی نہ تھا اور نہ ہی کسی نبی کی شریعت کا اجرائے عمل تھا ہر طرف فساد ہی فساد نظر آتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے زمانہ فساد میں مبعوث فرمایا اور عالمین کیلئے مبعوث فرمایا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو رب العزت نے ارشاد فرمایا قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ گمراہی سے ہدایت ظاہر ہو گئی اگر تمہارے معنی بھی تسلیم کیے جاویں کہ ایک زمانہ ایسا ہو گا کہ خشکی اور دریاوں میں فساد ہو گا تو اس سے یہ کیسے ثابت ہوا کہ اس وقت اللہ تعالیٰ نبی کو پیدا کرے گا یہ پچر تم نے کہاں سے لگالی جب رب العالمین نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْراً .... بنا کر مبعوث فرمایا تو اب قیامت تک اور کسی نبی کی ضرورت نہیں اور سب سے بڑا فساد مرزائیت کا جو آج تک کسی شرعی اصل یا فرع کے مسئلہ میں مذکور نہیں کہ ظلی یا بروزی نبی بھی ہوتا ہے یہ ایک نئی قسم کی نبوت جو خداوند کریم کی مقرر کردہ نہیں نکالی گئی ہے اور زمین میں ایک شور برپا کر رکھا ہے اور لطف یہ ہے کہ ہمارے ہی قرآن کی تحریف کر کے ہر وقت دن رات مرزائی ہیرا پھیری میں لگے ہوئے ہیں اور فسق و فجور اور اختلاف بھی انہیں میں حقیقی ہے باقی مسلمانوں میں فروعی ممکن ہے اور روحانیت کا تو اس مذہب مرزائیت میں نام و نشان نہیں کوئی ولی نہ مرزائیت میں ہوا ہے اور نہ موجود ہے اور نہ ہی ہو سکتا ہے اور نہ انشاء اللہ ہو گا اور نہ ہی ممکن ہے اور خدا کے

فضل وکرم سے اس امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پہلے بھی اولیاء اقطاب رہے اب بھی ہیں اور آئندہ تا قیامت انشاء العزیز رہیں گے یہ فساد کا نمونہ تو وکیل صاحب نے اپنا ہی نقشہ کھینچ دیا تو ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ آیت قرآنی پڑھ کر نبوت کی ضرورت کو محسوس کرنا اور نبوت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ ناقص سمجھ کر ایک نیا نبی کھڑا کر دینا یہ بھی مرزائی ہتھکنڈا ہے۔

دوسری آیت کا آخری جملہ وکیل صاحب نے پڑھ دیا اور ماقبل پوری آیت ہی کھا گئے حالانکہ یہ آیت رب العزت نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے شان میں نازل فرمائی ہے۔

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ آیاتہ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَةَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ (جمعہ ع ۱)

خداوند کریم ایسی ذات ہے جس نے ان پڑھوں میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا جو لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھتے ہیں اور لوگوں کو پاک کرتے ہیں اور ان کو کتاب قرآن کریم کی تعلیم دیتے ہیں اور دانائی سکھاتے ہیں گو وہ پہلے واضح گمراہی میں ہی ہوں۔

اللہ کریم فرمادیں کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی تلاوت فرما کر گمراہوں کو پاک کر دیتے ہیں اور راہ راست پر لے آتے ہیں اور ان پڑھوں کو آپ تعلیم یافتہ بنا دیتے ہیں بے وقوف کو سمجھدار اور عقلمند بنا دیتے ہیں خواہ وہ پہلے کیسا ہی صریح گمراہ کیوں نہ ہو۔

لیکن مرزائی چونکہ قرآن کریم کے بدلنے کا پرانا عادی ہے اس اپنی عادت سے مجبور ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کی پوری آیت ہضم کر گئے اور وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ کا آخری جملہ پڑھ کر مطلب دوسری طرف لے گئے جس کو پوری طرح فقیر نے پڑھ دیا جو ذی شعور نے سمجھ لیا کہ یہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہے یا مرزا غلام احمد کی شان میں اللہ کریم مرزائیوں کو ہدایت فرما دے اس عنوان خداوندی کے معنون تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہو چکے اور آپ نے اس فرمان

خداوندی کے مطابق دنیا کفر میں ایک دنیائے اسلام کا قیام فرما کر لوگوں کو کفر سے پاک کر کے کتاب وسنت کو جاننے والے معلمین تیار کر دیئے قرآن کریم نازل ہوا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ بموجب اس آیت قرآنی لوگوں کو اس کی تعلیم سے سرشار فرمادیں لیکن مرزائی ہے کہ نہیں جی یہ آیت ہمارے مرزا جی کے متعلق ہے مرزائی صاحب کی چال قرآن کے متعلق ایسی بے ڈھنگی سی ہوتی ہے۔ حالانکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں چار سو روشنائی کر دی ہے۔

دسویں مرزائی دلیل: فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ (انعام ع ۳) کہ اس شخص سے زیادہ اور کون ظالم ہے۔ جو خدا پر جھوٹ باندھے یا خدائی آیات کا انکار کرے اور خدا ان ظالموں کو کامیاب نہیں کرتا۔

ع کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ پہ گندوں کو

تو مرزا صاحب کا کامیاب ہونا آپ کی صداقت کی زبردست دلیل ہے۔

پاکٹ بک ص ۵۷۳۔

''محمد عمر'' سبحان اللہ! وکیل صاحب اب تو تم یار عین مرزا غلام احمد صاحب کا نقشہ کھینچ رہے ہو کہ مرزا غلام احمد صاحب نے سرکار برطانیہ کی عدالت میں زمین چھیننے کے لئے کئی مقدمات چلائے جب والد صاحب کی تمام جائیداد مقدمات میں تباہ کر دی تھوڑی باقی رہ گئی تو ملازمت کر لی جب ملازمت میں بھی گزر نہ چلی تو دعویٰ نبوت کر بیٹھے بھلا اسے کب نبوت حاصل ہو سکتی ہے جس کی تمام عمر جھوٹ میں گزری ہو اور بہتان گھڑے کہ خداوند کریم کی طرف سے الہام ہوا ہے اور خداوند کریم نے مرزا جی کو ہر طرح ہی جھوٹا کر دیا کذبات مرزا غلام احمد صاحب فقیر پہلے بیان کر چکا ہے اس واسطے مرزا جی نے عبدالحکیم کے مقابلے میں منہ مانگی موت لے لی اگر خداوند کریم مرزا جی کو ظالم نہ گردانتے تو ان کو فلاح ضرور حاصل ہوتی جب منہ مانگی موت سے مرزا جی ہلاک

ہوئے تو ثابت ہوا کہ ان کے کذبات کے باعث ان کو فلاح حاصل نہیں ہوئی اور اپنے ہر کام میں انہی کذبات کی بنا پر نا کام رہے تو مرزا صاحب ضَمَنْ اظلم مِمَّنْ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ کے مصداق بنے تو اللہ تعالیٰ نے مرزا جی کو اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ کا فتویٰ سنا کر نا کام کر دیا اور جو شخص ہر نا کامی کو کامیابی سمجھے تو ہمیں ایسے شخص پر کوئی افسوس نہیں کیونکہ جو شخص مذکر کو مونث اور مونث کو مذکر جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ ظلمت کو نور اور نور کو ظلمت کفر کو ایمان اور ایمان کو کفر یقین کرے تو ایسے صم بکم عمی کے متعلق تو قرآن کریم نے فھم لا یرجعون کا فیصلہ کر دیا ہے پھر اگر کوئی شخص وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا کا نمونہ صداقت سے تعبیر کرے تو مومن اس کے دھوکے میں کب الجھتا ہے اور اپنی دینی زندگی کب برباد کر سکتا ہے تو مرزا غلام احمد صاحب کے ہر ارادے اور ہر کام میں بین نامرادی اس آیت کا معنون مرزا صاحب کو ہی گردانتی ہے تم اگر مرزا صاحب کو سچا سمجھو گے تو معاذ اللہ اس ارشاد خداوندی کی تکذیب لازم آئے گی اور اگر اس خداوندی ارشاد کے موافق اپنا ایمان درست کرو گے تو ہر صورت تمہیں مرزا جی کو پس پشت ڈالنا پڑے گا۔ اور مرزائیت کے اَعْرِضْ عَنْهُمْ پر عمل کر کے محض اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ کے روبرو سرنگوں کرنا پڑے گا اور اسی پر کفائت کرنی پڑے گی۔

گیارھویں مرزائی دلیل: عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰی غَيْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ (جن ع۲) کہ خدا عالم الغیب ہے وہ اپنے غیب پر اپنے رسولوں کے سوا اور کسی کو کثرت سے اطلاع نہیں دیتا (یعنی اس پر غیب ظاہر نہیں کرتا)

مرزا صاحب کی لاکھوں پیشگوئیاں پوری ہوئیں جس کا مخالف بھی انکار نہیں کر سکتا مثلاً۔

(۱) سعد اللہ لدھیانوی اور اس کے بیٹے کے ابتر ہونے کی پیشگوئی کی سچی نکلی۔

(۲) کرم دین جہلمی کے مقدمہ سے بریت کی پیشگوئی کی اور بری ہوئے۔

(۳) ڈوئی کی موت کی پیشگوئی کی وہ بھی سچی نکلی۔

(۴) عبدالرحیم ابن نواب محمد علی خان کے متعلق۔

(۵) چراغ دین جمونی کے متعلق طاعون سے ہلاک ہونے کی پیشگوئی کی سو وہ بمع اپنے دونوں بیٹوں کے بمرض طاعون ہلاک ہوئے۔

(۶) پیشگوئی زلزلہ کا دکھا کانگڑہ میں زلزلہ آیا۔

(۷) آہ نادر شاہ کہاں گیا۔ بچہ سقہ کے ہاتھ سے جو اس کی حکومت کا حال ہوا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں یہ الہام مرزا صاحب کو ۳ مئی ۱۹۰۵ء کو ہوا اور نادر شاہ ۸ نومبر ۱۹۳۳ء کو قتل ہوا کیوں جی مرزا جی کی پیشگوئی سچی نکلی یا نہ۔

(۸) پنڈت دیانند کے متعلق فرمایا کہ ان کی زندگی کا خاتمہ ہو گیا ہے سو وہ اسی سال مر گیا۔

(۹) مولوی نورالدین صاحب کے ہاں لڑکے پیدا ہونے کا بیان فرمایا اس کے بدن پر پھوڑے ہونے کی پیشگوئی فرمائی ایسے ہی ہوا۔

(۱۰) لیکھرام کی موت کے متعلق پیشگوئی کی۔ لیکھرام چھ برس کے اندر ہی فوت ہو گیا۔

(۱۱) یَاتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ

(۱۲) طاعون پڑنے کی بددعا فرمائی سو پھر طاعون منٹ میں آئی اور ہزاروں دشمن ہلاک ہوئے۔

(۱۳) مباہلہ کے طور پر لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ

کہا جس سے رشید احمد گنگوہی پہلے اندھا ہوا پھر سانپ ڈسنے سے مر گیا مولوی عبدالعزیز مولوی عبداللہ مولوی محمد لدھیانوی مولوی شاہ دین لدھیانوی دیوانہ ہو کر ہلاک ہوا کاذب پر خدا کا عذاب نازل ہوا۔

(۱۴) مولوی غلام دستگیر قصوری بددعا کے بعد ہلاک ہوا۔ باقی پھر عرض کروں گا۔ پاکٹ بک از ص ۵۶۷ تا ص ۵۷۹۔

''محمد عمر''۔ وکیل صاحب نے مرزا جی کی صداقت کا معیار مقرر فرمایا کہ چونکہ ان کو علم غیب تھا اور علم غیب رسولوں کو ہی ہوتا ہے لہٰذا مرزا صاحب سچے رسول ثابت ہوئے لیکن مرزائی صاحب نبی اللہ پیدائشی ہی نبی ہوتا ہے۔ اور اس کو علم غیب بھی پیدا ہوتے

ہی عطا ہوتا ہے جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پیدا ہونے ہی فرمایا۔

اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا وَجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا وَّبَرًّا بِوَالِدَتِیْ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا

(۱) یہ ہے جناب نبی اللہ کا علم غیب جو پیدا ہوتے ہی ماہ کی گود میں فرمادیا اور تمام با[تیں] ایسے ہی وقوع میں آئیں ایک بھی غلط نہ ہوئی اور اگر مرزا غلام احمد صاحب کو بھی علم غی[ب] ہوتا تو ۴۰ برس کی عمر تک مقدمات لڑتے رہے ایک میں بھی کامیاب نہ ہوئے آ[خر] ریاست گیری کی حوس میں اپنی جائیداد تباہ کر کے پیدائشی وطن کو الوداع کہنا پڑا [اور] جلاوطنی کی صورت میں ادنیٰ ملازمت پر سیالکوٹ میں گندی عمر بسر کی اگر غیب ہو[تا تو] پہلے مقدمات ہی نہ لڑتے اور اگر سچے ہوتے تو کامیابی کیوں نہ ہوتی تو یہ دو[نوں] ناکامی ان کے علوم غیبیہ اور کذب کو ثابت کرتی ہے۔

(۲) اگر غیب ہوتا تو محمدی بیگم کی پیشگوئی نہ کرتے محمدی بیگم کی گیارہ پیشگوئیاں غلط نکلیں

(۳) اگر غیب ہوتا تو عبداللہ آتھم کے ساتھ مقابلہ ہی نہ کرتے۔

(۴) اگر غیب ہوتا تو مولوی ثناء اللہ کو قادیاں آنے کی دعوت ہی نہ دیتے۔

(۵) اگر غیب ہوتا تو لوگوں سے براھین احمدیہ کی پچاس حصے تصنیف کرنے کا الع[لان] کر کے ان کی قیمت کیوں وصول کرتے جو بعد میں پچاس سے ایک نقطہ ہٹا کر (۵) پر اکتفا کرنا پڑا اور لوگوں سے خیانت اور ڈاکہ زنی سے متھم ہوئے جن کے جوا[ب] میں کسی کو ایک پیسہ بھی واپس نہ کیا۔

(۶) اگر غیب ہوتا تو اسٹول پر چڑھ کر بازو کیوں تڑواتے جس سے تمام عمر کے [لئے] عاری ہونا پڑا۔

(۷) اگر غیب ہوتا تو جیب سے بجائے گڑ کے استنجے کے ڈھیلے کیوں کھاتے۔

(۸) اگر غیب ہوتا تو بجائے چینی کے جیبوں میں نمک کیوں بھرلاتے اور عدم علمی [سے] منہ میں کیوں ڈالتے۔

(۹) اگر غیب ہوتا تو اپنی عمر ۸۰ سال کی بتا کر اسی (۸۰) سال سے پہلے کیوں مرتے۔
(۱۰) لیکھرام کے متعلق کہا کہ اگر اس شخص (لیکھرام) پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا کی طرف سے نہیں آئینہ کمالات مطبع لاہوری ص ۵۳۵۔ پر برکات الدعا کے شروع اشتہار میں مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ ہلاک کنندہ انسان نہیں ملائک شداد غلاط میں سے ہے مرزا غلام احمد صاحب کی یہ غیبی خبر دینا بھی افترا ثابت ہوا کیونکہ لیکھرام چھری سے مارا گیا۔

تِلْکَ عَشَرۃ" کامِلَۃ

یہ مرزا صاحب کے خدائی علم سے محروم رہنے کا نمونہ مشتے از خروار ہے اگر علم کے حامل ہوتے تو ہر بات میں جھوٹ کو آلہ کار بنا کر اپنی بریئت کیوں کرتے حالانکہ جھوٹ اور علم غیب کا عالم ہونا نقیضین کا حکم رکھتی ہیں۔ وکیل صاحب تمہارا بھی اگر صدق کی طرف میلان طبع ہوتا تو مرزا غلام احمد صاحب کے تمام کذبات کو جانتے ہوئے ان کو صدق اور علم غیب سے تعبیر نہ کرتے۔

تمہاری بناوٹ کے جوابات: (۱) سعد اللہ لدھیانوی کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب نے پیش گوئی فرمائی کہ سعد اللہ ابتر یعنی (پنجابی اوترا) ہو کر فوت ہوگا مرزا غلام احمد صاحب اس میں بھی جھوٹے نکلے بلکہ وہ لڑکا چھوڑ کر فوت ہوا اور مرزا جی کے الہام کا الٹا اثر یہ ہوا کہ مرزا جی کے ہم رکاب اس وقت اس کے خلیفہ نور دین تھے ان کا اکلوتا بیٹا فوراً فوت ہو گیا اور مرزا غلام احمد صاحب خود بذاتہ اس کذب کے بعد پندرہ ماہ بیمار رہے اور مرزا جی کے اس عذاب کو دیکھ کر کئی مرزائی عیسائی ہو گئے ملاحظہ ہو۔ انوار الاسلام مطبع لاہوری ص ۳۰،۲۹ یہ بھی تمہارے مرزا غلام احمد صاحب کو خداوند کریم کی طرف سے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ تھا نتیجہ ایسا نکلا کہ خداوند کریم نے مرزا صاحب کے افترا کی وجہ

سے عیسائیوں کے مقابلہ میں بھی ذلیل کیا جو شخص تثلیثی عیسائیوں کے مقابلہ میں بھی ذلیل ہوتا پھرے وہ قادیانی عیسائیوں کا ہی مقتدا کہلاسکتا ہے مومنین کا مقتدا ہونا محال اور نہ ہی ایسے شخص کو مومن مسلمان منہ لگانے کے لئے تیار ہیں اور نہ ہی مفتری کو علم غیب ہونا ممکن ہے۔

۲۔ تمہارے مرزا جی کی پیش گوئی مولوی کرم دین کے متعلق بھی غلط نکلی کیونکہ عدالت کی طرف سے پانچ صد روپیہ جرمانہ مرزا جی کو اسی مقدمہ میں ہوا ملاحظہ ہو سیرۃ المہدی ۲۹۷/۳ مرزا غلام احمد صاحب کو کرم دین جہلمی کے مقدمے میں ہی لہو کی قے آتی رہی اور مقدمہ کو کچھ عرصہ کے لئے ملتوی کرانا پڑا اس سے زیادہ ذلت اور کیا ہوتی ہے اگر تمہارے مرزا جی کو علم غیب تھا اور اس فتح پر یقین تھا تو غم سے لہو کی قے کیوں آئی اور مرزا جی کا پانچ صد روپیہ کا سزا یافتہ ہونا سبحان اللہ پیشگوئی کا کیا اچھا نتیجہ ہے پھر اپیل کر کے اور سفارشات سے نکل گئے تو ایک دوسری بات ہے اور نہ یہ فتح ہی ہے۔ مولوی کرم دین صاحب کے مقابلے میں ہی تمہارے مرزا جی کی ذلت یہ ہی ایک امر عظیم ہے لیکن سمجھنے والے کے واسطے فافہم۔

۳۔ ڈوئی نے مرزا غلام احمد کے ساتھ مباہلہ کیا ہی نہیں اس لئے یہ محض مرزائی لاف کے سوا کچھ نہیں۔ اور جس نے مباہلہ کیا ہی نہیں اس کو ویسے ہی کہہ دینا کہ یہ جلدی مرجائیگا بوڑھے آدمی نے آخر مرنا ہی ہے۔

۴۔ مرزائی کی شہادت معتبر نہیں ہے لہٰذا محمد علی خان صاحب کے لڑکے کا حوالہ مرزائی کے لئے زیبا نہیں۔

۵۔ چراغ دین جمونی کے متعلق مرزا جی کا فرمان کہ وہ میری پیشگوئی سے فوت ہوا اور یہ بھی علم غیب کی علامت ہے یہ تمہارا کہنا غلط ہے کیونکہ مرزا جی نے اس کے ساتھ کوئی تاریخ مقرر کی ہی نہیں بلا تقرر ہی پیشگوئی کہنا یہ مرزائی کے مرزائیات سے ہے۔ مرزا جی کا علم غیب کا ثبوت تب ہوتا جب مرزا جی چراغ دین کو اس کے مرنے

کی ایک تاریخ مقرر فرماتے اور پھر وہ اسی تاریخ میں فوت ہوتا تو علم غیب ممکن تھا اور ویسے ہی کہ دینا کہ وہ میری بد دعا کا نتیجہ ہے یہ غلط ہے ویسے تو جو شخص مرے مرزا جی کہ دیں کہ یہ میری بد دعا کا نتیجہ ہے تو اس بات کو کون ذی ہوش تسلیم کر سکتا ہے (دوسرا جواب) مرزا جی اس کے مرنے کی تب خوشی مناتے جب اپنا کوئی نہ مرتا جب مرزا غلام احمد صاحب کے اپنے مرزائی بھی طاعون کی زد سے نہ بچ سکے تو چراغ دین پر اعتراض کرنا مرزا جی کی تکذیب ثابت کرتا ہے (تیسرا جواب) چراغ دین جمونی چونکہ مرزائیت کی شاخ تھا۔ ملاحظہ ہو دافع البلاء ص ۱۹ تا ص ۲۱، اگر وہ اس ذلت سے مرا تو مرزائیت کی تعداد میں کمی ہوئی اور مرزائی کذب ثابت ہوا اور اس کے مرنے سے مرزائیت کمزور ہو گئی ہمارا مسلمان تو مرزا جی کی بد دعا سے فوت نہیں ہوا کہ مرزا جی ہمیں طعنہ دے سکیں یہ تو وکیل صاحب تم نے یار اپنا طمانچہ اپنے ہی منہ پر رسید کر لیا چراغ دین کے مرنے سے ہمارا کیا بگڑا مرزائیت ذلیل ہوئی سوگ ہوگا تو مرزائیوں کو ہمیں کیا! مرزائی صاحب طاعون سے ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب یا مولوی ثناء اللہ صاحب جو اشد المعاندین تھے مرتے تو مرزائیت کا کچھ سنورتا بھی جب ان سے کوئی مرا نہیں تو مرزائی مرنے سے ہمیں کیا غرض جماعت تمہاری کمزور ہوئی۔

۶۔ زلزلے کی اطلاع دے کر مرزا جی کے علم غیب کی تصدیق کرنا یہ تو ناواقفی کا باعث ہے اگر زلزلے کی خبر سے بنی آدم نبی کہلا سکتا ہے تو روس اور امریکہ و برطانیہ کے ماہرین سال پہلے ہی اطلاع دے دیتے ہیں کیا ان تمام کو انبیاء اللہ تسلیم کرو گے تو مرزائی صاحب ان بناوٹوں سے نبوت الہیہ ثابت نہیں ہو سکتی جسکا دروازہ خداوند نے بند کر دیا ہو کسی آدمی کی مجال نہیں کہ دروازہ کھول سکے۔

۷۔ نادر شاہ کہاں گیا کی پیشگوئی سے مرزا غلام احمد صاحب کے علم غیب کو ثابت کرنا ایسا ہے جیسا کہ ایک شخص کہدے کہ صبح ٹھیک ۷ بج کر سات منٹ پر سورج طلوع ہوگا اور وقوع میں بھی ایسے ہی ہو جائے تو وہ کہدے کہ دیکھو میں نبی ہوں کیونکہ غیبی خبر دے

سکتا ہوں لوگ کہیں گے ارے پاگل ہر دن دو منٹ بڑھتا ہے یا کم ہوتا ہے ایسا تمہارا کہنا کوئی غیب کی دلیل نہیں کیونکہ نادر شاہ کے مرنے کی مرزا صاحب مبارک دے رہے ہیں ۱۹۰۵ء میں اور نادر شاہ کو موت آئی ۱۹۳۳ء میں ملاحظہ ہو مکمل پاکٹ بک ص ۵۷۶ ایک بیچارہ سادہ لوح تھا اس نے کسی پرندے کو بندوق چلائی تو پرندہ اڑ گیا پھر شکاری نے شور مچا دیا کہ میرا نشانہ خوب لگا کہ عرصہ دراز کے بعد وہی پرندہ مردہ پایا گیا تو شکاری نے فوراً کہہ دیا کہ دیکھا میں کیسا نشانہ باز ہوں میرے فائر کرنے کے بعد پرندہ عرصہ دراز کے بعد گھونسلے میں مر گیا تو سامعین ایسے شخص کو دیوانگی سے معذور سمجھیں گے۔

۸۔ پنڈت دیانند کے متعلق تمہارا کہنا کہ مرزا جی نے فرمایا ان کی زندگی کا خاتمہ ہو گیا اس میں کسی کی خصوصیت موجود نہیں اس کو دیانند پر چسپاں کرنا مرزائی کے لیے حجت ہو تو لیکن عقلمند کے لئے نہیں اور دوسرا جواب یہ ہے کہ اس میں یقین بھی نہیں ایسے تو کئی لوگ کہہ دیتے ہیں کہ فلاں بھی بس ختم ہو گیا تو اگر ماشاء اللہ برس کے بعد مر جائے تو قائل کہے کہ میں نے پہلے ہی اطلاع دے دی تھی تو یہ بھی سوائے مجنوں کے کوئی تسلیم نہ کرے گا۔

۹۔ مولوی نور دین صاحب کے سابقہ لڑکے کو مرزا جی کی نبوت روک نہ سکی ایک عیسائی کے مقابلے میں ہلاک ہو گیا تو پھر دوسری زوجہ سے شادی کرادی تو بیٹا ہو گیا تو یہ کوئی بہادری نہیں لطف تب تھا کہ خلیفہ صاحب کی اسی عورت سے جس پر عیسائی شامت پڑی اس سے لڑکا پیدا ہوتا اور پھر بیوی بچے مرزائی مذہب میں کوئی معجزہ نہیں ہے فافہم اور پھر پانچ سال کے بعد پیدا ہو جیسا کہ تم نے اپنی پاکٹ بک ص ۵۸۷ میں لکھا ہے لطف تب تھا کہ جس سال خلیفہ نور دین صاحب کے ہاں لڑکا فوت ہوا اسی سال ہی مرزا جی کی پیش گوئی سے لڑکا پیدا ہوتا پانچ سال کے بعد ترستے اور تڑپتے کو لڑکا ملا تو یہ ممکن ہے کہ ان کی آہ زاری کا نتیجہ ہو کہ یا اللہ اب ہم مرزا غلام احمد صاحب کے ساتھ کسی مباہلہ میں شامل نہیں ہوں گے تو لڑکا دے دے تو اس شرط پر ملاحظہ ہو۔

۱۰۔ لیکھر ام کے متعلق بھی مرزا جی نے اپنی کتاب میں ہی تحریر فرمایا ہے۔

آئینہ کمالات مطبع لاہوری ص ۵۳۵} اگر اس شخص (لیکھرام) پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خرق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا کی طرف سے نہیں۔

تو اس عبارت میں مرزا غلام احمد صاحب کا علم غیب عذاب الٰہی اسماوی بتاتا ہے لیکن لیکھرام چھری سے قتل کیا گیا تو مرزاجی کا یہ علم غیب بھی محض افترا ثابت ہوا۔

ا۔ تمہارا کہنا کہ مرزا صاحب نے فرمایا کہ میرے پاس قادیان میں اتنی مخلوق آئیگی کہ چاروں طرف سے راستے گھرے ہو جائینگے یہ بھی مرزاجی کا علم غیب ہے لیکن اب موجودہ حالت میں ۸ برس گزر گئے قادیان میں کوئی مرزائی بغیر پرمٹ داخل ہی نہیں ہو سکتا اور خبر نہیں ابھی کب تک خداوند کریم مرزاجی کے علم غیب کی تکذیب کے لئے مرزائیوں کے لئے قادیان کا دروازہ بند رکھے یہ بھی رب العزت نے مرزاجی کو جھوٹا کرنے کے لیے ایسا کیا حالانکہ مرزائیوں نے سر توڑ کوشش کی کہ قادیان پاکستان میں شامل ہو جائے لیکن مرزا غلام احمد صاحب کے علم غیب کو رب العزت کا جھوٹا کرنا مقصود تھا اس لیے قادیان مرزائیت کے دارالخلافہ کو مرزائیوں کے لئے ہی ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ کا نمونہ بنا دیا تاکہ مرزاجی کے غیب کی کھلی تکذیب ہو جائے۔

۱۲۔ تمہارے مرزاجی نے دشمنوں کے لیے طاعون کی بددعا فرمائی تو مرزائیوں کو کیوں پڑی جیسا کہ پہلے مفصل گزر چکا ہے معلوم ہوا کہ یہ بھی تمہارا جھوٹ ہے۔

۱۳۔ تمہارے مرزا غلام احمد صاحب نے یہ تماشا بنایا ہوا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب کو جو مخالف مرتا کہہ دیتے کہ میری بددعا سے مرا ہے کیونکہ میرا دشمن تھا مرزا صاحب کا تمام زمانہ مخالف تھا کسی نہ کسی نے ضرور مرجانا تھا تو مرزاجی اسی کو اپنے الہام میں داخل کر لیتے یہ بھی میری بددعا کا نتیجہ ہے مرزائی صاحب مرنا ایسے ہوتا ہے جیسا کہ خلیفہ نوردین صاحب کا لڑکا سعد اللہ لدھیانوی کے مقابلے میں فوت ہوا تو جھٹ اور مرزاجی بمرض ہیضہ عبدالحکیم کے مقابلہ میں ہلاک ہوئے تو میعاد مقررہ کے اندر

جھٹ پٹ اس کو کہتے ہیں لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْن مرزا صاحب کی بددعا سے تو
نہ مرے جن سے مرزا جی کا مباہلہ ہوا اور کسی نے تو بھلا کیا ہی مرنا تھا۔ یہ تو صرف
مرزائیوں کو بہلانے کی باتیں ہیں۔

۱۴۔ مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ اگر مرزا جی کی بددعا سے
ہلاک ہوتے تو جب مولنٰا مولوی غلام دستگیر صاحب نے ان سے مقابلے کئے اس وقت
موت بھیجتے جب قادیان جا کر مقابلے کے لیے بیٹھے رہے پھر جب ان کا خدائی وعدہ
آ گیا تو مرزا جی نے فرمایا کہ میں نے موت بھیجی۔

''مرزائی'' ابھی پیشگوئیاں اور بھی عرض کرنی ہیں۔

۱۵۔ محمد حسین بھیں کے متعلق پیشگوئی کی تھی وہ مطابق وعید ہلاک ہوا۔

۱۶۔ يَعْصِمُكَ اللّٰهُ وَتو لَمْ يَعْصِمُكَ النَّاسُ حالانکہ بعد میں مارٹن
کلارک وغیرہ نے مقدمہ بنایا پھر بھی خدا نے بچالیا۔

۱۷۔ اِنَّهٗ اٰوَى الْقَرْيَةَ اس کے معنی یہ ہیں کہ خداتعالیٰ کسی قدر عذاب کے
بعد اس گاؤں کو اپنی پناہ میں لے لیگا۔

۱۸۔ دلیپ سنگھ والی پیشگوئی حقیقۃ الوحی ص ۲۳۶ صحیح نکلی۔

۱۹۔ عبدالحق غزنوی نے حضرت مسیح کو کافر کا فتویٰ دیا تو حضرت نے اس کے
اصرار پر مباہلہ پر دعا کی کہ اگر میں کاذب ہوں تو کاذبوں کی طرح تباہ کیا جاؤں سو
بات پوری ہوئی حقیقۃ الوحی ص ۲۴۰

۲۰۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ کی دعا کے مطابق حضرت
مرزا صاحب کے خدائی متجاوز از پانچ لاکھ ہیں یہ آپ کی صداقت کا بین ثبوت ہے۔

۲۱۔ مولوی محمد علی کو بخار ہوا اور ان کو ظن غالب ہو گیا کہ طاعون ہے تو حضرت
صاحب نے فرمایا کہ اگر آپ کو طاعون ہو گئی تو میں جھوٹا ہوں نبض پر ہاتھ رکھا تو بخار اُتر گیا

۲۲۔ شاتان تذبحان الہام ہوا صاحبزادہ سید طیور اللطیف اور شیخ عبدالرحمن

شہداء کابل مراد ہیں۔

۲۳۔حضرت صاحب کوالہام ہوا کو''مضمون بالا'' سواخبارات نے اقرار کیا۔

۲۴۔فروری ۱۹۰۴ء کوحضرت صاحب نے بنگال کی تقسیم کے متعلق پیش گوئی فرمائی

پھر ۱۹۱۱ء میں ملک معظم جارج پنجم اس کے پورا ہونے کا باعث بنے پ از ص ۵۸ تا ۵۸۱

''محمد عمر'' (۱۵): مولوی کرم دین بھین کواگر مرزا صاحب کی بددعا کارگرتھی تو جب مولوی کرم دین صاحب کے مقدمے پر مرزا جی کوخون کے قے آتی رہی اس وقت بددعا کیوں نہ دی اتنا عرصہ کیوں ناک پر کپڑا رہا کیا بددعا کا اثر الٹا ہوتا ہے یہ تو فرمایئے کہ مرزا جی دعویٰ نبوت رکھنے والے اور کتنا عرصہ عدالت میں بھگتے۔

۱۶۔تمہارا کہنا کہ مرزا جی کو اللہ نے کہا کہ تجھے میں بچاؤں گا۔ سبحان اللہ خداوند تعالیٰ نے جیسا مرزا جی کو معصوم رکھا خدا کسی کو نہ بچائے مرزا جی شراب پی لیں پھر بھی معصوم شادیوں پر کنجریوں کے طوائفوں کا ناچ کرائیں تو بھی معصوم اگر دن رات سو سو بار پیشاب ٹھہرنے نہ دے اور دوران سر اور ہسٹریا کا دورہ نماز روزہ سے محروم رکھے تو بھی مرزا غلام احمد صاحب کو یَعۡصِمُکَ اللّٰہ میں فرق نہ آئے خارش سے ہر وقت مرزا جی کھجلاتے رہیں اور لوگ تندرست پھریں پھر بھی وَلَو لَمۡ یَعۡصِمِکَ النَّاسُ غلط نہ نکلے مرزائی بچت ایسی ہی ہوتی ہے کوئی بات نہیں۔

۱۷۔تمہارا کہنا کہ کسی قدر عذاب کے بعد اس گاؤں کو اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں لیگا سبحان اللہ وکیل صاحب اب تو تم نے تسلیم کرلیا کہ مرزا جی کا فرمانا وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمۡ وَاَنۡتَ فِیۡھِمۡ جھوٹ تھا جس کو تم نے خود تسلیم کرلیا مرزا جی نے دافع البلا کے ص ۷ میں فرمایا'' خدا ایسا نہیں کہ قادیان کے لوگوں کو عذاب دے حالانکہ تو ان میں رہتا ہے۔'' مرزا جی کا یہ کہنا بھی جھوٹ ہی نکلا

۱۸۔دلیپ سنگھ کے متعلق سفید جھوٹ اور بناوٹ ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

۱۹۔یہ بھی تمہارا جھوٹ ہے کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب نے اس کے متعلق کوئی لفظ نہیں کہا بلکہ فرمایا۔

حقیقۃ الوحی ص ۲۴۰} میرے دل نے عبدالحق کے لیے کسی بددعا کو پسند نہیں کیا بلکہ میری نظر میں وہ قابل رحم تھا.......... میری دعا کا مرجع میرا ہی نفس تھا اور میں جناب الٰہی میں یہی التجا کر رہا تھا کہ اگر میں کاذب ہوں تو کاذبوں کی طرح تباہ کیا جاؤں اور اگر میں صادق ہوں تو خدا میری مدد اور نصرت کرے۔

چنانچہ مرزا جی اس دعا کے مطابق ہی منہ مانگی موت ہیضہ سے ہی ہلاک ہوئے اور ہیضے کے متعلق مرزا صاحب کا فتویٰ ہے۔

۲۰۔ تمہارا کہنا کہ مرزا جی کی دعا کے مطابق ان کی فدائی پانچ لاکھ تک پہنچ گئی ہے مرزائی صاحب اگر یہی صداقت کا معیار ہے تو بُدھ کے فدائی کروڑوں کی تعداد تک پہنچ چکے ہیں گو بند سنگھ صاحب کے ماننے والے لاکھوں کی تعداد میں ہیں کیا وہ سچے ہیں ثابت ہوا کہ تعداد کی کثرت صداقت کی علامت نہیں میرے خیال میں سورۃ تکاثر کہیں مرزائیوں کے لیے ہی تو نازل نہیں ہوئی۔ سبحان اللہ

قرآنی فیصلہ

اَلۡھٰکُمُ التَّکَاثُرُ حَتّٰی زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ کَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ثُمَّ کَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ کَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عِلۡمَ الۡیَقِیۡنِ لَتَرَوُنَّ الۡجَحِیۡمَ ثُمَّ لَتَرَوُنَّھَا عَیۡنَ الۡیَقِیۡنِ ثُمَّ لَتُسۡئَلُنَّ یَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِیۡمِ

غافل کر دیا ہے تم کو بہتات نے یہاں تک کہ تم قبروں کو جا پہنچے ہرگز نہیں یقین کر سکتے تم جلد ہی معلوم کر لو گے پھر ہرگز نہیں (سمجھ سکتے تم) جلدی تمہیں پتا ہو جائے گا ہرگز نہیں (تم غافل نہیں رہ سکتے) اگر تم علم الیقین سے معلوم کر لو تو۔ ضرور تم دوزخ کو دیکھو گے پھر (میں کہتا ہوں) کہ یقیناً ضرور تم دوزخ کو دیکھو گے ہی پھر اس دن تمام نعمتوں سے تم ضرور سوال کیے جاؤ گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مناظر اعظم جنید زمان رازی دوراں پیر طریقت

حضرت مولانا **محمد عمر صدیقی** رحمۃ اللہ علیہ

کا مرزائیوں کے ساتھ تاریخی **مناظرہ** جوکنری، ضلع
تھرپارکر صوبہ سندھ میں 1946 میں ہوا۔ اس کی روئیداد
رئیس المناظرین، پیر طریقت، شیخ الحدیث حضرت

علامہ محمد **عبدالتواب صدیقی**

سجادہ نشین مناظر اعظم

کے قلم سے عنقریب چھپ کر جلد منظر عام پر آ رہی ہے۔

کفار بھی یہی کہتے تھے

سبا ۲۲/۴ } وَقَالُوْا اَنَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالاً وَّ اَوْلَادًا وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ اور کفار نے کہا کہ ہم مال اور اولاد زیادہ رکھتے ہیں اور نہ ہم پر عذاب نازل ہوتا ہے اگر ہم جھوٹے ہوں تو خدا کی طرف سے معذب من اللہ ضرور ہوں لہٰذا ہماری اولاد اور اموال کا زیادہ ہونا ہماری صداقت کا نشان ہے۔

مرزائیو! اب تم فیصلہ کرلو کہ کیا جو کچھ تم کہتے ہو یہی باتیں کفار کرتے تھے یا نہ؟ تو ربّ العزت نے ان کو ساتھ جو برتاؤ کیا وہ تم خود جانتے ہو تم بھی سوچ لو کہ وہی باتیں تمہاری ہیں اب تمہارے ساتھ بھی وہی تبدیلی ہوگی جیسا کہ پہلوں کے ساتھ ہوئی۔ کیونکہ جیسا کہ وہ اپنے انبیاء علیہم السلام کو کہتے تھے ایسے ہی تم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لاف زنی کرتے ہو۔

۲۱۔ تمہارے مولوی محمد علی صاحب کا طاعونی بخار چڑھنا یہ تمہارے مرزا غلام احمد صاحب کے کذب پر دال ہے۔ کیونکہ مرزا جی کا دعویٰ تھا کہ مجھے ملہم نے کہا ہے اِنّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ اور مرزا غلام احمد صاحب کے گھر میں مولوی محمد علی صاحب رہتے تھے تو مرزا غلام احمد صاحب کے گھر میں مولوی محمد علی صاحب رہتے تھے تو مرزا غلا احمد صاحب کے احاطہ مکان میں طاعونی بخار کا مرزا جی کے خاص معتقد مولوی محمد علی صاحب کو چڑھنا مرزا جی کے الہام کو محض افترا ثابت کرتا ہے۔ لہٰذا تمہارا یہ استدلال بھی غلط ثابت ہوا۔

۲۲۔ تمہارا کہنا کہ شَاتَانِ تُذْبَحَانِ وَكُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ اس سے سید عبداللطیف اور شیخ عبدالرحمٰن مراد ہیں جناب اس استدلال نے تو مرزائیت کی جڑ کاٹ دی کیونکہ مرزا جی کو جب یہ معلوم ہوا کہ شَاتَانِ تُذْبَحَانِ حلال بکری مراد ہے اور اس کا ذبح کرنا بھی جائز ہے تو مرزا جی کے اس کلام سے ثابت ہوا کہ جو مرزائی ہو جائے اس کو بکری کی طرح حلال کر دیا جائے تو جائز ہے وکیل صاحب مرزا جس کا یہ کلام

تو تمہارے تمام مرزائیوں کے خلاف پڑتا ہے۔ ایسے دلائل پھر نہ لکھنا یہ تمہارے سخت خلاف ہے میرے خیال میں مِنَ الضَّانِ اثْنَیْنِ الخ پڑھ لو تو یہ مطلب جلدی تمہاری سمجھ میں آجائے گا۔

۲۳۔ بعض اخبارات کا مرزا جی کی تقریر کو سراہنا یہ مرزا جی کی نبوت کی صداقت کی دلیل نہیں ہے کئی ہندوؤں اور انگریزوں میں ایسے مقرریں ہیں جن کی تعریف میں دینا کے اخبارات مداح ہوتے ہیں تو کیا ان تمام کو انبیاء اللہ کہو گے؟ ہرگز نہیں! تو تمہاری یہ دلیل بھی ریت کے ٹیلے سے زیادہ ناپائیدار ہے۔ چہ جائیکہ اس کو نبوۃ کی دلیل قرار دیا جائے۔ اور آج تک نہ کوئی اخباری نبی ہوا ہے اور نہ ہی ممکن ہے۔

۲۴۔ بنگال کی تقسیم کے متعلق تمہارے مرزا جی کا کہنا بھی ان کی صداقت کی دلیل نہیں کیونکہ تمہارے مرزا جی انگریزی نبی تھے اس لئے انگریزوں کی تجویز پہلے کئی سال ہوتی ہے آہستہ آہستہ اس کو زیر عمل لاتے ہیں اسی طرح ہو سکتا ہے کہ مرزا جی کو کسی انگریز کے نوکر مرزائی نے بتادیا ہو کہ بنگال کو تقسیم کرنے پر انگریز غور دخوض کر رہا ہے تقسیم ضرور کردیں گے تو مرزا جی نے اس کو اپنی پیشگوئی ہی کہ دیا تو یہ مرزا جی کی صداقت پر دال نہیں ہو سکتا ہے۔

لہٰذا تمہارا یہ استدلال بھی مرزا غلام احمد صاحب کی نبوت کو ثابت نہ کر سکا اور نہ یہ معیار نبوت اسلام میں قابل قبول ہے ہاں! البتہ اخباری نبی مقرر کرلو تو تمہیں اختیار ہے اور انگریزی نبی کہ دو تو حقیقت پر مبنی ہوگا۔

(۱۲) بارھویں مرزائی دلیل: وَ آخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (جمعہ ع۱)

آخرین میں بھی جو ابھی تک صحابہ سے نہیں ملے اللہ کی طرف سے ایک رسول کی بعثت مقدر ہے سورہ جمعہ کی اس آیۃ کو پہلی آیت کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو صاف طور معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں مقرر کی گئی ہیں پہلی بعثت

اولیں میں ہوئی اور دوسری بعثت آخرین کی جماعت میں ہوگی اس کی تفصیل بخاری شریف میں ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ سورہ جمعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی جس میں یہ آیت بھی تھی حضورؐ سے دریافت کیا گیا کہ یارسول اللہ یہ کون لوگ ہیں یعنی۔ آخَرِیْنَ مِنْھُمْ سے کون لوگ مراد ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا حتی کہ حضور سے تین دفعہ پوچھا گیا اسی مجلس میں حضرت سلمان فارسی بھی بیٹھے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ حضرت سلمان پر رکھ کر فرمایا کہ اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہوگا تو ان (اہل فارس) میں سے ایک شخص پالے گا اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی شخص کی بعثت کی پیشگوئی کی گئی ہے (۲) اور اس کے ماننے والے صحابہ کے رنگ میں اصحابی کہلانے کے حقدار ہوں گے (۳) وہ شخص فارسی الاصل ہوگا۔ (۴) وہ ایسے زمانہ میں مبعوث ہوگا۔ جب کہ اسلام دنیا سے اٹھ جائے گا اور قرآن کے الفاظ دنیا میں رہ جائیں گے (۵) اس کا کام کوئی نئی شریعت لانا نہ ہوگا بلکہ قرآن مجید کو ہی دوبارہ دنیا میں لاکر شائع کرے گا۔

دیکھی میں صحابہ نے عرض کیا کون ہیں یہ لوگ تو اپنے سلمان فارسیؓ کے ران پر ہاتھ مارا تو فرمایا اس کی قوم سے پس مرزا صاحب کا فارسی الاصل ہونا ضروری ہے نہ کہ سلمان فارسی کی نسل سے تھے۔

غرض کہ زمانہ خود پکار پکار کر کہ رہا تھا کہ کسی مصلح زبان کی ضرورت ہے چنانچہ عین ضرورت کے وقت مرزا صاحب کو دنیا میں بھیجا۔

ناقابل تردید ثبوت

مرزا صاحب کا فارسی الاصل ہونا ناقابل تردید ثبوت ہے یہ کہ بندوبست مال میں مرزا صاحب کے والد ماجد اور دوسرے بزرگ زندہ موجود تھے قادیان کے مالکان کے شجرہ نسب کے ساتھ فٹ نوٹ میں بعنوان قصبہ قادیان کی وجہ تسمیہ یوں لکھا ہے

۔مورث اعلیٰ اہم مالکان دیہہ کا بعہد شاہان سلف سے بطریق نوکری .... آکر
اس جنگل افتادہ میں گاؤں آباد کیا جو اس سے بھی فارسی الاصل ثابت ہوئے ....
مرزا صاحب یافث نوح کی اولاد سے ہیں اور یافث نبی نوح کا جو فارسی تھا لہٰذا مرزا
صاحب فارسی الاصل ثابت ہوئے اور مرزا صاحب نے بھی اپنی کتابوں میں ایسے ہی
لکھا ہے۔ پاکٹ بک از ص ۵۸۱ تا ص ۵۸۶۔

''محمد عمر''۔شروع آیت ایسے ہے۔ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ

وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا جو ان پر اللہ کی
آیتیں پڑھتے ہیں اور ان کو پاک کرتے ہیں اور ان کو کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں اور
اگر چہ وہ پہلے ظاہر گمراہی میں ہوں اور دوسرے ان سے وہ ہیں جو ان کو ملے نہیں اور وہ
غالب حکمت والا ہے۔اللہ رب العزت نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے
والوں کے دو سرامرتب بیان فرمائے (ا) ان پڑھ لوگ جن میں آپ رسول اللہ ہو کر
تشریف لائے گو وہ پہلے کیسی ہی گمراہی میں پڑے ہوں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
کو قرآن مجید سنایا اور ان کو پاک بنادیا اور ان کو قرآن کریم کا معلم اور دانا بنادیا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بالمشافہ فیض حاصل کرنے والے یہ لوگ
اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہلاتے ہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے یہ لوگ
اسلام میں بہت بلند پایہ رکھتے ہیں اور یہ لوگ سابقین اور اولین ہیں جن کا ذکر رب
العزت نے مبین تک فرمایا اور دوسرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ان صحابہ کرام
رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مابعد کے ہیں جن کے متعلق اللہ جل شانہٗ نے آخرین سے
ذکر فرمایا کہ بعض انہی سے وہ لوگ ہیں جو ان کو نہیں ملے یعنی ان کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم کی زیارت سے شرف حاصل نہیں ہوا اور نہ آپ سے کسی قسم کا ان کو بلا واسطہ فیض ملا

ہے اور ہیں بھی اسی زمانے کے لیکن ان کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بلاواسطہ کوئی تعلیم نہیں یعنی وہ محض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مشرف ہیں ان کو تابعی کہا جاتا ہے۔ مرزائی صاحب نے وَآخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کے مطلب عمداً بگاڑ کر کلام خداوندی پر ایسا بہتان گھڑا کہ آخرین میں بھی ایک رسول کی ضرورت ہے اگر مرزائی ایسے افترا سے کام نہ لے تو مرزائی کیسے کہلا کیسے۔ حالانکہ مِنْهُمْ کا لفظ مرزائیت کی جڑ کاٹ رہا ہے کیونکہ مِنْهُمْ مرجع اُمِّیِّین ہے جب ان آخَرِیْنَ کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عہدہ سے رب العزت جواب دے رہا ہے کہ وہ ان اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درجے کو نہیں پہنچ سکتے لیکن مرزائی صاحب قادیان سے چھلانگ مار کہ صحابہ کرام سے بھی اوپر رسالت کا درجہ گھڑنا چاہتا ہے۔ آخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا کو نئی نبوت کا دور سے تعلق بھی نہیں مرزائی صاحب! ایسا استدلال تو کسی آریہ کے سامنے بیان کرو تو وہ بھی تمہاری اس عربی دانی پر ہنسی اڑائے گا اللہ تعالیٰ آخَرِیْنَ مِنْهُمْ فرما کر آخرین کو بیان فرماوے لیکن مرزائی صاحب ایک شعشہ اپنی طرف سے ڈالتے ہیں آخرت میں ان کی دوسری بعثت آخرین کی جماعت ہو گی مرزائی صاحب! یہ تو فرمایئے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت اس آیت کے کسی جملے سے نکلی اور کس جملے کا ترجمہ کیا جس شخص نے خدوانداتعالیٰ کی اتباع کو ہی ترک کر دیا ہو اس کو خداوندی آیتوں میں زیادتی کرنے سے کب خوف خدا لاحق ہوتا ہے یاد رکھو قرآن کریم کو اس بیدردی سے بگاڑنے کا حساب تم سے لیا جائے گا۔ اور پھر تمہارا بخاری شریف میں جھوٹ سے کام لینا اس میں بھی مرزائی اپنی عادت سے مجبور ہے حالانکہ بخاری شریف جلد ۲ ص ۲۷ میں مذکور ہے اس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے دو باتیں ثابت ہوئیں (۱) آپ کا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ پر دست مبارک رکھ کر ارشاد فرمانا کہ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ " اَوْرَجُلٌ " مِنْ هٰؤُلَاءِ اگر ثریا کے پاس ایمان ہوگا تو ان (سلمان فارسی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسل

سے آدمی حاصل کرلیں گے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مِنْ هٰؤُلَاءِ فرما کر مرزائیت کا رد فرمادیا اس میں من ثابت کرتا ہے کہ ان کی نسل سے ہوگا یا ہوں گے تشریف فرماتھے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سلمان فارسیؓ کے اوپر دست پاک رکھ کر هٰؤُلَاءِ کا اشارہ فرما کر اس کی نسل کی تخصیص فرمادی لیکن مرزائی پھر بھی اپنی عادت سے مجبور ہو کر اس فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ان کی نسل سے نہیں کیسی ہٹ دھرمی ہے جو قوم قرآن مجید کے معنی الٹنے سے جھجکتے نہیں انہیں کلام مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار کرنے سے کونسا ڈر ہے اللہ کریم ہدایت کی توفیق کنایت فرمادے مرزائی صاحب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیں کہ اس سلمان فارسیؓ کی نسل کا آدمی ایمان کا ایسا طلب گار ہوگا کہ ثریا کے پاس بھی ایمان پایا جائے تو بھی وہ ضرور حاصل کرے گا۔ لیکن مرزائی بیچارہ سادہ لوح ہے کہ ایمان سے مراد نبوت ورسالت کا حصول بنا بیٹھا اور پھر اس پر جھوٹ یہ کہ جیسے جھوٹی نبوت جڑ دی ویسے ہی صحابہ کا لقب بھی گھڑ لیا حالانکہ عبارت سے دونوں امور کو کوئی دور کا تعلق بھی نہیں اور پھر فرماتے ہیں کہ اس سے ثابت ہوا کہ اس سے نبی کا مبعوث ہونا ثابت ہوتا ہے اور قرآن اٹھ جائے گا کو اس سے متعلق کردیا اور کہہ دیا کہ نئی شریعت نہ لائے گا بلکہ قرآن کا عامل ہوگا۔

مرزائیو! خدارا سوچو تم نے خدا کو جان دینی ہے فقیر نے پوری آیت لکھ دی ہے یہ مذکورہ امورات کسی جملے کا استنباط ہے؟ یا یہ کہ آیت پڑھ دی مطلب خواہ کچھ ہو مرزا غلام احمد صاحب قادیان ومرزائیت کا نقشہ سامنے رکھ کر اس مرزائی نقشے کی ترجمانی شروع کردی اور اس تحریف قرآنی میں یہودیت سے بھی ترقی کر گئے عیسائیت کو بھی مات کردیا۔

کچھ سوچو! قرآن کریم واحادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلا کر خداوند کریم اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دو گے تمہارے مرزا جی چونکہ حضرت سلمان فارسیؓ کی نسل سے نہ تھے اس لئے تم نے فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی تکذیب کردی

خداوند کریم تمہیں ہدایت دے اور دوسرا کذب یہ کہ مرزا صاحب فارسیؒ الاصل نہیں تم نے ان کو زبردستی فارسی الاصل کہہ دیا۔

مرزا صاحب نے تو اپنی ایک نسل بننے ہی نہ دی جو شخص آبائی نسل کو غیروں کی طرف منسوب کرے اس کے متعلق تم خود سوچو کہ کس کریکٹر کا آدمی ہو سکتا ہے سنیئے۔

(۱) کتاب البریہ ۱۳۴} میری قوم مغل برلاس ہے۔

جب اس سے کام نہ چلا تو حاشیے پر اپنے آپ کو فارسی الاصل کہدیا جب اس سے بھی گزر نہ ہو سکی تو اپنے متعلق لکھدیا۔

حالانکہ مرزا جی کے ملہم نے بھی مرزائی کو مغل ہی ثابت کیا ہے ملاحظہ ہو۔

(۲) مکاشفات ص ۲۸} اِصْبِرْ سنفرغ یا مرزا (البدر جلد ۲ نمبر ۶ سنہ ۱۹۰۳ء

یا مرزا کا خطاب بھی مغلوں کو ہی ہوتا ہے جب مرزا جی کا ملہم نے مرزا جی کو یا مرزا کا خطاب دے کر مغل ثابت کر دیا تو پھر مرزا جی کا اس سے انکار کرنا مرزائیت کو ہی خیرباد کہنا ہے۔

(۳) بیگ کا خطاب بھی مغلوں کو ہوتا ہے جیسا کہ مرزا صاحب کے ماسبق کو خطاب مرزا اور بیگ سے ہی ہے اور تم بھی مرزا جی ہی کہتے ہو اب تک تم نے خان صاحب تو کہیں بھی نہیں لکھا اور نہ ہی مرزا جی نے کہیں غلام احمد خان لکھا ہے اور مرزا جی کا جب اس بیگ سے بھی جی نہ بھرا تو فرمایا۔

(۴) درثمین ۱۰۰} میں کبھی آدم کبھی موسیٰ یعقوب ہوں۔ نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار کیوں جی مرزائی صاحب انصاف لگتی بات کہنا کہ مرزا جی فرماویں نسلیں ہیں میری بے شمار اب کس بات پر بھروسہ کیا جائے اور کس پر اعتماد کر کے حقیقت سمجھا جائے مرزا جی کا تو وجوداً اور نسلاً اور مذھباً اور کلاماً کوئی ٹھکانہ ہے ہی نہیں جس کو معتبر سمجھا جائے۔ واللہ اعلم کس گورکھ دھندے میں پھنس گئے جس کو مرزا جی نہ خود سمجھ سکے اور نہ دوسرے کو سمجھا سکے اور مرزائی صاحب نے باقی جتنے نمبر استنباط کیئے وہ

ایجاد مرزائیہ ہے جن کو قرآن کریم سے دور کا تعلق بھی نہیں اگر کسی مرزائی کہ ہمت ہے تو اس آیت کے کسی جملے سے لفظاً یا اشارۃً یا کنایۃً یا دلالتہً یا صراحتہً ثابت کردے تو اس کو۔

"مبلغ یک صدروپیہ انعام دیا جائے گا"

اور تمہارے کلام سے ہی ثابت ہو گیا کہ زمانہ مرزائیت مرزا غلام احمد صاحب کی نبوت کو چاہتا ہے قرآن کریم یا حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد کسی نبوت کے متقاضی نہیں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تو ریل اور ہوائی جہاز کے اقتصاد پر تشریف لائے اسلام تو نبوت کا دروازہ بند کرتا ہے ۔طرہ یہ کہ مرزائی صاحب فرماتے ہیں کہ ہر گورے کو مغل کہا جاتا ہے۔تو مرزائیوں کے نزدیک انگریز تمام مغل ہی کہلائیں لیکن اگر ان کو مغل کہا جائے تو گولی ماردیں۔

تیرھویں مرزائی دلیل: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الایات بَعْدَالِمأ تَیْنِ (مشکوۃ شریف)

کہ مسیح ومہدی کے ظہور کی نشانیاں بارھویں صدی کے گزرنے پر ظاہر ہونگی علی قاری نے بھی اس تائید کی فرمائی ہے۔وَیَحْتَمِلُ اَن یَّکُوْنَ الاسلام فی المائتین بعد الالف وَھو الوقتظھور المھدی چنانچہ صدیق حسن خان نے بھی حج الکرامتہ میں مہدی کے ظہور کا وقت تیرھویں صدی میں ہی مقرر کیا ہے۔تیرھویں صدی پوری ہوگئی ت مہدی نہ آئے حالانکہ بارھویں صدی کے ختم پر تیرھویں صدی میں امام مہدی کا پیدا ہونا ضروری تھا جو بعد المائتین سے ثابت ہوتا ہے از ص ۵۸۶ تا ص ۵۸۸۔

"محمد عمر" مرزائی صاحب اس کے کئی جوابات ہیں۔

جواب اول یہ ہے کہ فقیر پہلے ثابت کر چکا ہے کہ تمہارا مرزا غلام احمد صاحب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ امام مہدی نہیں اس لئے کہ امام مہدی نبوت کا مدعی نہ ہوگا تو یہ بھی مرزا صاحب کا بڑا جھوٹ ہے۔دوسرا اس لئے نہیں کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَلْمَھْدِی مِنْ عِتْرَتِیْ کہ مہدی میری عترۃ سے ہوگا اور تم خود بھی اس

بات کو تسلیم کر چکے ہو کہ مرزا جی مغل ہیں کبھی ان کو فارسی الاصل ہونا بھی کہتے ہو سید نہ ہوئے تو بفرمان مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم مہدی نہ بنے لہٰذا تمہارا اس حدیث کو پیش کرنا ہی غلط ثابت ہوا۔

دوسرا جواب: یہ ہے کہ تمہارے الایات بعد المائتین میں آیات سے تمہارا ظہور مراد لینا ہی جھوٹ ہے۔

تیسرا جواب یہ ہے کہ مائتہ کے معنی ہزار کے دکھا دو تو پانچ آنے انعام حاصل کرو۔ تو تمہارا بارھویں صدی کے بعد اس جملے کو مراد لینا ہی دیانتداری اور عربی زبان کے خلاف ثابت ہوا۔

چھوتھا جواب: یہ ہے جناب نے ابن ماجہ کے حاشیے کا حوالہ دیا کہ حاشیہ اگر شروع سے پڑھتے تو وہیں سے ہی جواب مل جاتا آپ کو اتنی تکلیف نہ کرنی پڑتی مگر آپ کو بھی مذھبی مجبوری ہے جیسا مذہب ویسا ہی باتیں تلاش کر لیتے ہو سینے۔

ابن ماجہ حاشیہ ۳۰۴ ﴾ الایات بعد المائتین هذا الحدیث اورده ابن الجوزی فی الموضوعات من طریق محد بن یونس الکدیمی عن عون وقال ابن کثیر هذا الحدیث لایصح

کیوں؟ جناب مرزائی صاحب یہ ہے حاشیہ ابن ماجہ کی عبارت جس کو آپ نے سہواً ترک فرما دیا۔ اب تمہاری اس پیش کردہ روائت سند ابن ماجہ کی حقیقت کتب اسماء رجال الحدیث سے عرض کرتا ہوں۔

ابن ماجہ ص ۳۰۴ ﴾ حدثنا الحسن بن علی الخلال ثنا عون بن عماره ثنا عبداللہ ابن المثنیٰ بن ثمامه بن عبداللہ بن انس عن ابیه عن جده عن انس بن مالک (عون بن عماره)

میزان الاعتدال ۲/۳۰۹ ﴾ عون بن عماره القیسی البصری المثنی الانصاری عن ابیه عن جده عن ابی قتاده قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم الایات بعد المائتین قال خ فقد مضی مائتان ولم یکن من الایات شیی" وقال ابو داؤد ضعیف وقال ابو حاتم ضعیف منکر الحدیث اَدْرَکْتُہ' وَلَمْ اَکْتُبْ عَنْہُ عون بن عمارۃ القیسی البصری اس نے عبداللہ بن المثنی انصاری نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا اس نے ابوقتادہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْاٰیَات بَعْد المائتین امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پس ضرور دو سو سال گزر چکے ابھی تک کوئی نشانی ظاہر نہیں ہوئی (لہٰذا روایت جھوٹی ثابت ہوئی) ابو داؤد نے کہا ہے کہ یہ ضیعف ہے ابو حاتم نے کہا ہے کہ واقعی ضعیف ہے منکر الحدیث ہے میں اس کو ملا لیکن اس سے کوئی حدیث نقل نہیں کی کیونکہ یہ منکر الحدیث ہے۔

تہذیب التھذیب ص $\frac{8}{172}$ عون بن عمارہ ....قال ابو زرعتہ منکر الحدیث وقال الحاکم ادرکتہٗ وَلَمْ اَکْتُبَ عَنْہُ وَکان منکر الحدیث ضعیف الحدیث............ وَقال ابو داود ضعیف ......وَقال البخاری لماذکر حدیثہ من طریق ابی قتادہ الایات بَعْد المائتین فقد مضٰی مِاَتَانَ وَلَمْ یَاتِ مِنَ الْاٰیَات شیی"۔

کیوں جناب؟ مرزائی صاحب تمہاری پیش کردہ روائت کو تو اما بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ دو سال گزر چکا ہے اور ابھی تک کوئی مثال ظاہر نہیں ہوئی ضعیف روایت ہے اور تم اس کو آج مرزا جی پر چسپاں کرتے ہو یار تم تو کتنا داوٗ دیچ سے کام لیتے ہو تمہارا پول تو ظاہر ہو گیا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تو تمہارے مائتین سے دو ہزار برس کے معنیٰ مراد لینے کو بھی جھوٹ ثابت کر دیا اور پھر سرے سے اس کو جھوٹی ثابت کر دیا۔ اور پھر ایسی حدیث موضوع پر بھی کلام نہیں چلتا تو احتمال پیش کرتے ہو احتمالوں سے استدلال نہیں بنتے اور تمہارا کہنا کہ نواب صدیق حسن خان نے تیرھویں صدی میں لکھا ہے وہ بھی گزر چکی تو اب چودھویں میں تو 'ضرور آنا چاہیئے جب صدیق حسن خَان نے تیرھویں صدی مقرر کی وہ بھی گزر گئی تو اس میں نواب صاحب جھوٹے

ہوئے اب چودھویں صدی میں پیش کرنا اس کے بھی خلاف ثابت ہوا لہٰذا تمہارا مرزا جی کو مہدی ثابت کرنا ہر طرح کذب علی الکذب تمہاری زبانی ہی ثابت ہوا اور تمہارا چودھویں صدی میں امام مہدی کا تقرر کرنا جھوٹ اور افترا ثابت ہوا اور طرہ یہ کہ اس کو مرزا غلام احمد صاحب پر چسپاں کرنا یہ مرزائی دھوکہ ہے۔

چودھویں مرزائی دلیل: حدیث شریف میں ہے کہ ہمارے مہدی کے دو نشان ہیں اور یہ صداقت کے دونوں نشان کبھی ظاہر نہیں ہوئے رمضان میں چاند گرہن پہلی رات اور سورج گرہن نصف میں یہ ۱۸۹۴ء میں لگا اور حدیث شریف میں قمر آتا ہے اور قمر پہلی تین راتوں کے بعد کے چاند کو کہتے ہیں اور یہ حدیث فتویٰ حدیثہ میں بھی ہے۔ اور احوال الاخرۃ میں بھی ہے۔ مکتوبات امام ربانی میں بھی ہے۔ حج الکرامۃ میں بھی ہے مکمل پاکٹ بلک از ص ۵۸۸ تا ص ۵۹۱

"محمد عمر" وکیل صاحب یہ باتیں تو تم تب بتاؤ جب تمہارے مرزا غلام احمد مہدی ثابت ہوں جب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے موافق نہ امام مہدیؑ کا نام نہ آپ کے فرمان کے موافق مرزا جی کے باپ کا نام نہ والدہ صاحبہ کا نام اور نہ ہی سید مرزا جی مہدی ہی نہیں تو مہدی کے علامات کی تلاش کرنا ہی عبث ہے کیونکہ علامات ذات کو متلزم ہوتے ہیں جب ذات مہدی میں ہی مرزا جی کی مطابقت نہیں تو تمہارا علامات کا بیان کرنا ہی فضول ہے اور سوائے ہٹ دھرمی کے اور کچھ نہیں کہ کسی نہ کسی نہ طرح لوگ پھنس جائیں اور داد دیں کہ خوب بات بنی خواہ جھوٹ ہی گھڑا گیا ہو۔

وکیل صاحب یہ دار قطنی کی روائت تمہاری پیش کردہ میں عمرو بن شمر شیعون کا راوی ہے اہل سنت و جماعت کی کتب میں اس کا ذکر ہی نہیں اور شیعون کی سندوں میں یہ مذکور ہے اور ان کی کتب اسماء رجال میں بھی ہے ایک حوالہ عرض کرتا ہوں۔

رجال نجاشی ۲۰۴ } عمرو بن شمر ضعیف جدا

ثابت ہوا کہ یہ راوی شیعوں کے ہاں بھی ضعیف ہے اور محمد بن علی بھی شیعہ

کے اکابرین سے ہے اور اس نے اپنے قول کو نقل کیا یہ قول نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور نہ کسی اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے لہٰذا یہ قول عند الشیعہ بھی معتبر نہیں اور اہل سنت کے نزدیک تو قطعاً حجت ہی نہیں کیونکہ اس کے روات اہل سنت جماعت سے ہی نہیں اور تمہارا کہنا کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قمر بولا یہ اور وہ بات کا بتنگڑ بنا دیا حالانکہ اس میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم پاک کہیں ہے ہی نہیں جب یہ قول ہے ہی جھوٹو جھوٹ چوتا لسو تو اسے خواہ کئی آدمی نقل کر دیں آخر یہ روایت تو دار قطنی وال یہی ہے کسی ناقل کی توثیق بھی موجود نہیں جس میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہیں ذکر تک نہیں اور پھر تمہارا کہنا کہ دار قطنی کا دعویٰ ہے کہ میری موجودگی میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی جھوٹ گڑھ سکتا سو بھائی جب علامہ دار قطنی نے اس قول کو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہی نہیں کیا تو پھر تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو کہ دار قطنی نے یہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان لگایا ہے بہتان تب تھا جب یہ حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکور ہوتی اور امام دار قطنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے یہ تو کام مرزائیوں نے کیا ہے یہ قول نہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی تھا اور نہ انہوں نے منسوب کیا اب اگر تم جھوٹ بولو اور منسوب کرو تو یہ تمہارا مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہے۔ اور طرہ یہ ہے کہ اس جھوٹی روایت کے مطابق بھی شب اول کو نہ چاند گرہن لگا اور نہ ہی نصف میں کسوف ہوا یہ محض مرزائی داؤ پیچ سے بنایا گیا جو مکمل احمدیہ پاکٹ بک ص ۵۸۹ سے اہل ایمان واہل عقل کو صاف واضح ہو رہا ہے تو مرزائیہ کا جیسا مذہب جعلی ویسا ہی ان کا استدلال جعلی ثابت ہوا۔

پندرھویں مرزائی دلیل: حدیث شریف میں ہے عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ یَبۡعَثُ بِھٰذِہِ الۡاُمَّۃِ عَلٰی رَاسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَن یُّجَدِّدُ لَھَا دِیۡنَھَا۔

ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ اللہ تعالیٰ اس اُمت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد مبعوث کریگا جو آکر دین کی تجدید کرے گا چنانچہ مرزا صاحب نے مجدد کا دعویٰ بھی کیا چنانچہ الکرامتہ میں لکھا ہے کہ پہلی صدی میں عمر بن عبدالعزیز سے شروع ہوتے ہیں اور بارھویں صدی میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اور تیرھویں صدی میں سید احمد بریلوی ہوئے چودھویں صدی خالی تھی یا تم بتاؤ کہ کون تھے لہٰذا مرزا صاحب چودھویں صدی کے مجدد ثابت ہوئے پاکٹ بک از ص ۵۹۱ تا ص ۵۹۶۔

''محمد عمر''۔ جھوٹے کے منہ سے خود ہی جھوٹی بات نکل جاتی ہے مرزائی صاحب کجا دعوی نبوۃ اور کجا دعوی مجددیت جب شریعت اسلام کے کسی رو سے بھی تمہارا مرزا غلام احمد صاحب نبی نہ بن سکے تو اب اخیر یہی کہ دیا کہ چودھویں صدی کے مجدد ہی سہی مرزائی صاحب ذرا یہ تو فرماؤ کسی تمہارے شمار کردہ مجددوں سے کسی نے بھی دعویٰ نبوت کیا؟ اگر نہیں کیا تو تمہارے مرزا غلام احمد صاحب اس دعویٰ مجددیت میں بھی جھوٹے کیونکہ مرزا صاحب نے نبوۃ کا دعویٰ کیا اور پہلے مجددین تمام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم نبوت کے قائل رہے۔

دوسرا جواب: یہ ہے کہ تمہارے نزدیک ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجت نہیں کیونکہ وہ غیر مجتہد ہیں۔

تیسرا جواب: یہ ہے کہ تمہارے تمام بیان کردہ مجددین تو حیات مسیح عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر بجسدہ چڑھنے اور قرب قیامت ان کے تشریف لانے کے قائل رہے اور مرزا صاحب وفات عیسیٰ علیہ السلام کے قائل ہیں اور خود دعویٰ عیسیٰ مسیح ہونے کا کرتے ہیں جو پہلے مجددین نے نہیں کیا لہٰذا تمہارے مرزا غلام احمد صاحب اس دعویٰ مجددیت میں بھی جھوٹے ثابت ہوئے کیونکہ تمہارے مرزا صاحب پہلے مجدین کے عقائد اور اصولوں اور دعووں کے خلاف بلکہ تمام اسلامی اصولوں کے سخت مخالف ہیں جس کا پہلے ذکر مفصل گزر چکا ہے جس شرک اور بدعت اور کفر کو پہلے مجددین مٹانے کے لئے

اور اسلام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو غالت کرنے کے لئے تشریف لائے مرزا غلام احمد صاحب نے ان کے خلاف اسلام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر ممکن مٹانے کی کوشش کی بلکہ اسلامی پردے میں مرزائیت کی اشاعت میں جدو جہد کرتے رہے جو آج تک بھی تمام مرزائیوں کا وطیرہ ہے لہٰذا ان مجددین کی اتباع میں مجددیت کا دعویٰ کرنا بھی خلاف اصول مجددیت اور افترا ہے۔

سولھویں مرزائی دلیل: وَاِذْقَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یَا بَنِی اِسْرَائِیْلَ اِنِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَابَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرَاۃِ وَمُبَشِّراً بِرَسُوْلٍ یَّاتِیْ مِنْ بَعْدِیْ اِسْمُہٗ اَحْمَد (صف ع ۱)

ان آیات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے احمد رسول کی آمد کی بشارت دی اس پیشگوئی کے حقیقی مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بلکہ آپ کا غلام احمد مرزا صاحب ہیں کئی وجوہات کی بنا پر پہلی وجہ یہ ہے کہ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ اور آگے فرمایا اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الظَّالِمُوْنَ لہٰذا اگر مرزا صاحب مفتری علی اللہ ہوتے تو خداوند کو ہرگز کامیاب نہ بناتا لہٰذا مرزا صاحب کا تمام دشمنوں کے سامنے ہر مقصد میں کامیاب ہونا یہ صداقت کی نشانی ہے پس پہلی نشانی جو اس احمد رسول کی بتائی گئی وہ وَھُوَ یُدْعٰی اِلَی السلام ہے یعنی اسلامی زمانہ میں آئے گا اور ان پر لوگ فتویٰ کفر بھی لگائیں گے۔ پاکٹ بک ص ۵۹۶ تا ص ۵۹۸۔

''محمد عمر'' وکیل صاحب قرآن کریم کو بدلنے اور تحریف کرنے کا ٹھیکہ تو مرزا غلام احمد صاحب وامت مرزائیہ ہی نے لیا ہوا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم کی آیت مذکورہ بالا بالکل واضح ہے جس سے صاف صریحی۔ ترجمہ سے ہی ثابت ہو رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے نبی اسرائیل میں تمہیں ایک رسول کی مبارک دیتا ہوں جو میرے بعد آنے والا ہے اس کا نام بھی میں تجھے بنا دیتا ہوں (تا کہ کوئی غیر تمہیں دھوکہ نہ دے) اس کا نام احمد ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبارک دیں احمد مصطفیٰ صلی

اللہ علیہ وسلم کی اور احمد ہونے کا مدعی بن بیٹھے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چودہ سو سال بعد آنے والا غلام احمد اگر غلام احمد کی بشارت ہوتی تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبارک دینی چاہیے تھی کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آئے ہیں جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بعد آنے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی ایسے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیتے کہ میرے بعد ایک غلام احمد بھی آنے والا ہے اے امت محمد یہ تم ان کو بھی تسلیم کرنا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرزا غلام احمد کی بشارت نہیں دی تو ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب کا اس آیت کا مصداق بنانا افتر علی اللہ ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے مرزا غلام احمد صاحب کی بشارت نہیں دی کہ مرزا صاحب آپ کی امت سے تھے ہی نہیں بلکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے تو نبی کا پیدا ہونا ہی محال ہے کیونکہ رب العزت نے احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کو ختم کر دیا ہے بلکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا کہ میری امت سے جو مدعی نبوۃ ہوگا اس کو نبی نہ کہنا بلکہ دجال کے خطاب سے مخاطب کرنا کیونکہ وہ دجل سے کام لیگا حقیقت سے اس کو کوئی سروکار نہ ہوگا جیسا کہ تمہارا مرزا غلام احمد صاحب نے کیا اور تم کر رہے ہو صرف ایک کے متعلق ہی نہیں بلکہ احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میرے بعد نوبت کے مدعی تیس ہوں گے۔ اور تمام دجال ہی ہوں گے کیونکہ میرے بعد میری امت سے کوئی نبی پیدا ہی نہیں ہوسکتا جیسا کہ اس کی تحقیق پہلے گزر چکی ہے اب پھر عرض کر دیتا ہوں۔

ترمذی شریف ۲/۴۵} قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وَاِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ ثَلَاثُوْنَ کَذَّابُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتِمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ھٰذا حدیث صحیح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہونگے۔ ہر ایک ان کا گمان کریگا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں نبیوں کے ختم کرنے والا

ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں یہ حدیث صحیح ہے اور ابو داؤد شریف ۲/۲۳۴ میں بھی ہے اور بخاری شریف ۱/۵۰۹ میں بھی مذکور ہے لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ قَرِیْبٌ ''مِنْ ثَلٰثِیْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ

مرزائیو! عقل کا علاج کراؤ اور اگر تمہیں مرزائیت مالغ ہے تو کسی ہندو سکھ سے ہی دریافت کر لو کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد پیدا ہوئے ہیں یا احمد مصطفےٰ مکی و مدنی صلی اللہ علہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد پیدا ہوئے ہیں جب تمہیں کوئی ہندو یا سکھ یا عیسائی یا ان کی کوئی تاریخ شہادت دے ایک دو نہیں بلکہ سوائے امت مرزائیہ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد احمد مکی و مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تشریف لائے جب دنیا کو معلوم ہے اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی احمد مکی و مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساڑھے تیرہ سو سال بعد پیدا ہوئے تو خود سمجھ لینا یہ جو ہمیں قرآنی آیت یاتی مِنْ بعدی اسمہ احمد مرزائی سنا کر اپنے مرزا غلام احمد قادیانی پر چسپاں کرتا ہے یہ محض مرزائی فریب و دھوکہ ہے یا اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اپنے مرزا غلام احمد کو یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِیْ اسْمُہٗ اَحْمَدُ کا مصداق بنانا چاہتے ہو تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا غلام احمد صاحب کے درمیان سے احمد مکی و مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کر دو اور یہ کہہ دو کہ احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نبی اللہ نہ تھے بلکہ وہ بھی اُمت عیسیٰ علیہ السلام میں داخل تھے تو تم اپنے مرزا جی کو اس آیت کا مصداق بنا سکتے ہو لیکن یہ بات بھی تمہارے کذب کو اور زیادہ واضح کر یگی کیونکہ سائل دریافت کر سکتا ہے کہ اگر تمہارے مرزائیوں کے نزدیک احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نبی نہیں بلکہ اس آیت کے مصداق تمہارے مرزا جی ہیں تو یہ آیت نازل کس پر ہوئی جس پر قرآن نازل ہوا اور یہ آیت جس پر نازل ہوئی وہ تو نبی نہیں اور جھوٹے الہام ادھر اُدھر محض عشقی جھگڑے گھڑتا پھرے وہ سچا نبی کیسے ہو سکتا ہے اس آیت کا مصداق تو یہ سوائے مرزا جی کی عقل کے اور کوئی تسلیم نہ کریگا اور پھر اور بات

ہے کہ جس کو اس بات کا خطاب ہو رہا ہے اور رب العزت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بنی سرائیل کو سمجھا رہے ہیں کہ یہ میرے پیارے مکی و مدنی احمد ﷺ وہی ہیں جن کی خوش خبری تمہیں پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام یَاتِی مِنۡ بَعۡدِی اسۡمُہٗ اَحۡمَدُ سے سنا چکے ہیں اب اس آیت کریمہ سے رب العزت احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی قبل از تشریف آوری مصطفےٰ صلی اللہ علہ وسلم ثبوت دے رہے ہیں لیکن مرزائی بجائے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے غلام احمد کو درجہ احمد پر پہنچانا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئیے کہ جو کسی افسر کا غلام کسی کو دھوکہ دے اور کہے میں وہی افسر ہوں اپنے آقا کے عہدے پر میں نائز ہوں تو وہ اپنے آقا کا دشمن سمجھا جائیگا اور اس کا ہتک کنندہ سمجھا جائے گا بلکہ ایسا غلام کو ابدی قید ہو گی۔ ایسے ہی حال تمہارے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ہے جو غلام سے تجاوز کر کے احمد بننے کی کوشش کرتے رہے اور آیت بعد عیسیٰ علیہ السلام کے احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر کے یَاتِی مِنۡ بَعۡدِی اسۡمُہٗ اَحۡمَد کا مصداق بنے تو بفرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً دجالون کذابون سے شمار ہوگا اب تمہاری مرضی پر منحصر ہے اگر نبوۃ احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر دو تو بلا شک اس آیت یَاتِی مِنۡ بَعۡدِی اسۡمُہٗ اَحۡمد بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے مرزا غلام احمد قادیانی پر چسپاں کر لو اور اگر احمد مکی و مدنی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا چاہتے ہو تو بہر کیف بفرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو تمہیں دجال تسلیم کرنا پڑیگا ورنہ تم اس آیت خداوندی یَاتِیۡ مِنۡ بَعۡدِی اسۡمُہٗ اَحۡمَدُ کے رو سے رسالت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکذب ہو گے۔ اب فیصلہ تم پر ہے جو چاہو راستہ اختیار کر لو اور من بعد عیسیٰ کو من بعد احمد گھڑ لو تو خداوند کریم حساب خود کریں گے۔ احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ دجال کو خداوندی نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے درجہ پر فائز کر و اور یَاتِی مِن بَعۡدِی اسۡمُہٗ اَحۡمَدُ کی تکذیب کرو تو مرزائی عقل و ایمان کو ہی زیبا ہے۔

واقعی مرزا غلام احمد احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یَاتِی مِن بَعْدِی اَسْمُهُ اَحْمَدُ کی تکذیب کر کے مفتری علی اللہ ثابت ہوا اسی وجہ سے رب العزت نے اِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُوْنَ کے قانون کا اجرا مرزا غلام احمد قادیانی پر فرمایا اور ہر ایک ادنے سے ادنے عیسائی کے مقابلے میں ذلیل کیا تمام عمر محبوبہ کو ترستے رہے خداوند کریم نے اِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُوْنَ کو مرزا صاحب پر وارد کر ہی دیا دائیں بازو کو توڑ دیا سو سو دفع پیشاب کی کثرت سے بجائے سنہری گدوں کے ہر وقت ٹٹی ہی نصیب رہتی اس سے زیادہ اور کیا سزا ہو سکتی ہے مرزا صاحب کو جو جو سزائیں رب العزت کی طرف سے ملیں وہ ماقبل گزر چکی ہیں دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں جس کو خداوند کریم نے ہر سزا میں گرفتار کیا ہو یا اس کے متبعین یہ دعویٰ کریں کہ اگر مرزا صاحب یَاتِی مِن بَعْدِی اَسْمُهُ اَحْمَدُ میں کاذب تھے تو اِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُوْنَ میں گرفتار کیوں نہ ہوئے تو یہ مرزا جی اور مرزئیوں کی خداوندی سزا سے چشم پوشی کر کے اعلان کرنا ہے اور وَهُوَ يُدْعَى اِلَى الْاِسْلَام تو مرزائی نے پڑھ دیا لیکن پہلی عبارت کھا گیا اور قرآن کریم پر زیادتی کرتے ہوئے قرآنی عبارت کو علیحدہ علیحدہ کر کے تحریف سے کام لیا حالانکہ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وهويدعى الى الْاِسْلَام جملہ اکٹھا ہے کہ جو شخص احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں سوائے احمد مرسل مکی ومدنی صلی اللہ علیہ وسلم کے احمد بننے کا دعویٰ کرے تو ایسا شخص اللہ تعالی پر جھوٹا افتری کرتا ہے مفتری ہے ظالم ہے کہ وہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلام میں داخل ہو کر یعنی مسلمان کہلا کر مفتری بنے تو ایسے ظالم کو اللہ تعالی کبھی خلاصی نہیں دیگا جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا حال رب العزت نے بگاڑا جو اظہر من الشمس ہے فتوی بھی ثبت فرمایا اور دنیا میں گرفتار بھی کر لیا لیکن پھر بھی انکار کر رہا ہے اور مرزائی صاحب تم نے تو یار ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کو اور ان کے متبعین کو ہی معاذ اللہ اسلام سے خارج کر دیا کہ زمانہ اسلام ہوگا کیا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے انبیا کرام مسلمان نہ تھے؟

اسی کو کہتے ہیں افترا علی اللہ مرزائی صاحب پہلے تمام انبیا علیہم السلام اوران پر ایمان لانے والے اسلام میں داخل تھے جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کو رب العزت نے فرمایا اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ پھر تمہارا یہ تاویل کرنا کہ زمانہ کفر میں احمد تشریف نہ لائے گا بلکہ زمانہ اسلام میں آئیگا یہ تو تم نے اپنی ہی تکذیب کردی کہ ہروقت تم مرزائی کہتے ہو کہ جب کفر پھیل جائے تو رسول کی ضرورت پڑتی ہے جیسا کہ دنیا میں کفر ہی کفر تھا تو احمد مرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو رب العزت نے مبعوث فرمایا جہاں رب العزت لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ فرمادے اس کا مرزائی انکا کر دے اور جہاں اللہ تعالی وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا فرما دے تو مرزائی اس کی بھی تکذیب کر کے کہدے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پورا نور نہیں پھیلا سکے ابھی اندھیرا ہے اس لئے مرزا غلام احمد صاحب کی ضرورت ہے سبحان اللہ مرزائی تحریف وتکذیب مشہور ہے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے اور پھر مرزائی صاحب کا کہنا کہ لوگ اسے کافر کہیں گے یہ مرزائیات سے ہے اس آیت سے اس بات کو دور کا تعلق بھی نہیں یہ مرزائی کذبات میں شامل ہے یہ مرزائی چٹکلا ہے۔

''مرزائی'' اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ پیش گوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نہیں بلکہ غلام احمد کے متعلق ہے کیونکہ (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف اپنے آپ کو اسلام کے مدعی قرار نہیں دیتے۔ (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بانئے اسلام ہیں آپ کے مخالفین نے اپنے آپ کو کبھی مسلمان قرار نہیں دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر مسلم قرار دے کر حضور علیہ السلام کو اسلام کی دعوۃ دی پاکٹ بک ص ۵۹۸

''محمد عمر'' مرزائی صاحب خدائی قرآن کی اس مذکورہ آیت میں تو ہر شخص دیکھ سکتا ہے پڑھ سکتا ہے کہ صرف احمد ہی لکھا ہے غلام احمد لکھا ہی نہیں مرزائی قرآن میں ہو تو مضائقہ نہیں تو جب آیت کریمہ میں غلام احمد لکھا ہی نہیں بلکہ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗ

اَحْمَدُ صرف لکھا ہے تو تمہاری تو یہ چوٹیں محض غلط ثابت ہوئیں یا کسی تفسیر سے ہی اس کا مطلب دکھا دو کہ احمد سے مرزا غلام احمد ہے تب تمہاری سچائی ثابت ہو جائیگی اور تمہارا کہنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف اسلام کے مدعی نہیں جس کی طرف آپ کو دعوت دیتے ہوں تو تمہارا یہ کہنا بھی غلط ہے کیونکہ آگے تو ارشاد الٰہی ہے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰى اِلَى الْاِسْلَامِ کہ کون شخص زیادہ ظالم ہے اس شخص سے جو اللہ پر جھوٹا بہتان گھڑے (کہ غلام احمد کہلا کر احمد ہونے کا مدعی بن بیٹھے) حالانکہ وہ مسلمان کہلاتا ہے خداوند کریم نے تو صاف فیصلہ سنا دیا کہ مسلمان کہلا کر خداوند تعالیٰ پر جھوٹا بہتان گھڑے احمد نہ ہو بلکہ غلام احمد ہو یا کوئی اور ہو تو وہ اس آیت کا مصداق بننے کے لیے احمد کہلائے تاکہ میں اس خداوندی پیشگوئی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمائی ہے احمد بن جاؤں تو وہ بڑا ظالم اور مفتری علی اللہ ہے اسی واسطے رب العزت نے فرمان عیسیٰ علیہ السلام يَاْتِىْ مِنْۢ بَعْدِى اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ پر کلام کو ختم نہیں فرمایا بلکہ آگے افترائی احمد کا رد فرمایا کیونکہ وہ عالم الغیب ہے اس کو علم تھا کہ جو احمد نہیں وہ احمد بننے کا دعویٰ کریگا تو وہ مفتری اور ظالم ہوگا۔ یعنی میرے اس ارشاد کو دیکھ کر احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد احمد بننے کی کوشش کریں گے ان کے واسطے رب العزت نے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰىٓ اِلَى الْاِسْلَامِ فرما کر مفتری احمد کا رد کر دیا اور فیصلہ کر دیا کہ یاد رکھو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے يَاْتِىْ مِنْۢ بَعْدِى اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ تو فرما دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس پیش گوئی کو عیسائیوں کے لئے اسی لئے یاد دہانی کرائی گئی کہ جس کے متعلق تمہارے عیسیٰ علیہ السلام نے تمہیں فرمایا تھا کہ يَاْتِىْ مِنْۢ بَعْدِى اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ وہ یہی ہیں جن پر قرآن نازل ہوا اگر تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے اور متبع صحیح ہو تو ان کی خوشخبری يَاْتِىْ مِنْۢ بَعْدِى اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ کو یاد کرو اور احمد مکی و مدنی صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آؤ جس احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام پیدائش بھی تمہیں بتایا گیا ہے۔ بائبل میں مذکور ہے۔

استثنا ۳۳ و ۲-۳ } فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی۔

مرزائیو! فاران جو مکہ معظمہ کے پہاڑ کو کہا جاتا ہے جس مقام کی پیش گوئی پہلے بتائی گئی احمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کی جائے پیدائش فاران یعنی مکہ معظمہ کی پہاڑی ہے اور صاحب شریعت بھی ہیں تو احمد مکی صاحب شریعت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصل اور صحیح مصداق تشریف لانے کے بعد اگر کوئی احمد بننے کا دعوی کرے تو وہ بڑا ظالم ہے اور مفتری علی اللہ ہے تو اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ احمد مکی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب شریعت بفرمان الٰہی تشریف لا چکے جس کا تمام زمانہ شاہد ہے سوائے مرزائیوں کے آپ کے بعد اگر اب کوئی احمد بن کر اس آیت کا مصداق بننے کا دعویٰ کرے تو وہ اس آیت کریمہ کے رو سے کاذب اور مفتری ہے اور خداوند کریم نے پھر ایسے مفتری کا نشان فرما دیا کہ احمد مکی صاحب شریعت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد احمد بننے کا مدعی مسلمان کہلا کر مفتری اور کاذب ہوگا۔ چنانچہ اسی آیت کے موافق مرزا غلام احمد صاحب کے افترا اور کذبات حمایت میں سے گزر رہے ہیں۔ اور فرمان الٰہی سچا ہوا تو اب اگر کوئی اس ارشاد الٰہی کے سننے کے بعد کسی مرزا غلام احمد صاحب یا کسی اور مفتری اور کاذب کے دھوکے میں آ جائے اور احمد مکی صاحب شریعت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بناوٹی احمد کی اقتدا کرتا پھرے تو وہ شخص عقل وعلم سے کورا سمجھا جائیگا۔ وکیل صاحب فقیر ایک اور عرض کرتا ہے کہ اگر تمہاری اس پیشکردہ آیت کے موافق تمہارے مرزا غلام احمد قادیانی احمد نبی تھے یا ہیں تو مرزا جی کا ظلی یا بروزی نبوت کا دعویٰ کرنا باطل ثابت ہوا جب غلامی چھوڑ کر احمد کا ہی دعویٰ کر لیا تو پھر مرزا غلام احمد صاحب کو تمہارا ظلی یا بروزی نبی تصور کرنا مسلمان کو محض دھوکا دینا ہے اور تمہارا ظل اور بروز ما سبق کا تمام پلندا ہی جھوٹ محض ثابت ہوا اس آیت کریمہ کا مطلب بگاڑ کر تو تم نے اپنی ہی موت خرید لی کیونکہ اس محرفہ کا مطلب صحیح سمجھو اور کہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی اس آیت کے مطابق احمد صاحب شریعت

ہیں تو تمہارا ظلی اور بروزی نبی کہنا جھوٹ اور اگر ظلی یا بروزی نبی ہونے کے لئے دلائل کو سچا کہو تو تمہارا اس آیت کو تبدیل کر کے دعویٰ احمد قادیانی کو صحیح سمجھنا جھوٹ محض ہے۔

پھر تمہارا دوسرا شاپ کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین آپ کو مسلمان نہیں سمجھے تھے مرزائی صاحب رب العزت تو ھو کی ضمیر واحد کی فرماتا ہے کہ مدعی اسلام ہو کر جو (بہتان گھڑ کر جعلی احمد بنے) وہ ظالم ہے اور مفتری ہے رب العزت یہ تو تمہارے مرزا جی کا روفرما رہا ہے کہ مدعی اسلام ہو کر جیسا کہ تمہارا مرزائیوں کا دعویٰ اسلام کا ہے پھر خداوند پر جھوٹے بہتان گھڑے اور جعلی احمد بنے تو وہ کاذب مفتری اور بڑا ظالم ہے اب تم مرزائی ہیرا پھیری کرو تو آیت کریمہ بھول نہیں سکتی قرآن کریم سے تم چھپا نہیں سکتے نبوت کے افترا کو صحیح سمجھ کر اپنے آپ کو مسلمان کہلاؤ تو خدائی مجرم ظالم ہو۔

''مرزائی'' هُوَ يُدعىٰ هُوَ کی ضمیر کا مرجع احمد ہی ہے افتریٰ کا الزام اسی پر ہے جس کی الزام سے بریت مقصود ہے جس کو لوگ کہتے ہیں۔ هٰذَا سِحْرٌ ''مُبِيْنٌ'' پس مَنْ اَظْلَمُ میں احمد رسول کے منکر کا ذکر نہیں بلکہ یہ شہادت خداوندی ہے کہ احمد رسول پر مفتری ہونے کا الزام لگاتے ہو حالانکہ مفتری سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں ہوتا اور مرزا صاحب کو لوگوں نے جادوگر بھی کہا یہ بھی آپ کی صداقت کا نشان ہے۔ پاکٹ بک از ص ۵۹۹ تا ص ۶۰۰

''محمد عمر'' مرزائی صاحب! آیت خداوندی میں کذبیانی سے کام نہیں لینا چاہئے آیت قرآنی اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرىٰ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعىٰ اِلَى الْاِسْلَامِ میں هُوَ کی ضمیر کا مرجع مِمَّنِ افْتَرىٰ کے مَنْ ہی کی طرف جو قرب ہے راجع ہو سکتی ہے کہ کذب کا مفتری مسلمان کہلائے تو وہ بہت ظالم ہے۔ يَاْتِيْ مِنْ بَعْدِى اسْمُهٗ اَحْمَدُ سے احمد صلی اللہ وسلم کی خوشخبری جو کلام عیسیٰ علیہ السلام کو رب العزت نے نقل فرما کر جملہ کو تام کر دیا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کلام خوشخبری کو رب العزت نے نقل فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عیسائیوں کو بشارت دی کہ میرے بعد احمد ملی

صاحب شریعت صلی اللہ علیہ وسلم آئینگے واد سے آگے رب العزت نے کلام عیسیٰ علیہ السلام کو ختم کر کے پھر آگے اپنا ارشاد فرمایا۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰى اِلَى الْاِسْلَامِ یعنی یَاتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ'' کی عکس نقیض ہے جس میں رب العزت نے احمد مجتبیٰ مکی و مدنی صاحب شریعت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکذب کی تنبیہ ہے رب العزت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم جن پر شریعت قرآن نازل ہونا تو صحیح ہے وہ تشریف لے بھی آئے جیسا کہ فرمایا قَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلُنَا ہمارا وہ رسول جس کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی وہ تو تشریف لے آئے اب اس رَسُوْلُنَا احمد مکی صاحب شریعت رسول کے تشریف لانے کے بعد جو اس احمد رسول مکی صاحب شریعت مہبط قرآن کا مکذب ہوگا اور اس کی تکذیب کر کے خود احمد کا مصداق بننے کی کوشش کریگا اور وہ مفتری مسلمان بھی کہلائیگا تو وہ جھوٹا ہوگا تو اس آیت نے تو مرزا جی کے افترا پر کاری ضرب لگائی کہ خداوند کریم نے مرزا جی کا باوجود دعویٰ اسلام ہونے کے مفتری کذاب اور ظالم کا فتویٰ لگا دیا باوجود اس کے پھر بھی اگر تم مرزائی اپنے مرزا غلام احمد صاحب کو ہی سچا نہ کہو تو اور کون کہے سچ ہے کسی باپ کا منہ ٹیڑھا ہو کانا ہو تو بیٹا اس کو کبھی کانا اور ٹیڑھے منہ والا نہیں کہے گا۔ لیکن قوم سچی بات کہنے سے گریز نہیں کریگی۔

مرزائیو! سوچو سچے احمد مجتبیٰ مکی صاحب شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر جعلی احمد قادیانی کے پیچھے نہ گرد اور اپنی جان کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور عذاب الٰہی سے ڈرو۔

مرزائی صاحب نے ایک اور طرہ کہ دیا اور اپنی تکذیب خود کر دی رب العزت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کا ذکر فرما کر آگے ارشاد فرمایا فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ رب العزت نے وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ کے بعد فرما کر مرزائیت کے ڈھول کا پول کو ظاہر کر دیا جَاءَ صیغہ نبی جَـــاءَ کا فاعل احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے یعنی وہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم جن کی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی وہ مکہ میں تشریف لے آئے واضح دلائل کے ساتھ تو انہوں نے اس احمد رسول مکی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیّنت کو جادو کہا رب العزت نے توجاءَ سے احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فیصلہ کر دیا اور ہٰذا اسم اشارہ قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے اس سے بھی بیّنٰتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی مراد ہو سکتے ہیں تو رب العزت فرما دے کہ کفار مکہ نے احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالبینت پر جادو کا فتوی دیا لیکن مرزائی کہتا ہے کہ نہیں کفار مکہ نے ہمارے مرزا غلام احمد صاحب کو جادو گر کہا مرزائیوں کی عقل سلیمہ کو ملاحظہ فرما کر گدھ بھی روتا ہے کہ میں اس سے بہتر ہوں مرزائی صاحب جاء کی ضمیر کا مرجع ...... احمد مکی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور سحر مُبین سے مراد تمہارے مرزا جی ہوں تو یہ مرزا جی علم کا فتوی صحیح ہوگا کوئی ذی شعور عربی دان تو اس مرزائی استنباط پر ہی رو یگا تو اب پوری عبارت ملاحظہ ہو۔

قرآنی فیصلہ

وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰۃِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ فَلَمَّا جَاءَھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا ھٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ وَھُوَ یُدْعٰی اِلَی الْاِسْلَامِ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ

اور جب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا اے بنی اسرائیل بے شک میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اور جو چیز میرے آگے ہے میں اس کا مصدق ہوں توراۃ کا اور خوش خبری دینے والا ہوں ایسے رسول کو جو میرے بعد آویگا اس کا اسم پاک احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے تو جب آپ ان کے پاس تشریف لے آئے ظاہر دلیلوں کو لے کر انہوں نے کہا یہ جادو ظاہر ہے اور کون شخص بہت ظالم ہے اس شخص سے جس نے اللہ پر جھوٹ کا افتریٰ کیا اور وہ مدعی اسلام بھی ہے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کی قوم ہدایت نہیں دیتا۔ فَلَمَّا جَاءَھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ سے ثابت ہوا اِسْمُہٗ اَحْمَدُ قبل از نزول اس

آیت آپ تشریف لا چکے تھے تب ہی صیغہ ماضی استعمال ہوا پھر بعد ازیں جھوٹے احمد بننے والے کو ظالم اور مفتری فرمایا گو وہ مدعی اسلام کیوں نہ ہوا اور یہ بھی فرمایا کہ ایسے شخص کو رب العزت ہدایت بھی نہ دیگا وہ اپنے افترا اور کذب پر ہی مرے گا پھر آگے .... هُوَ الَّذِی اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ فرما کر اسی احمد کے اسی وقت ظہور کی تائید فرمادی تاکہ احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی ہی تائید ہو جائے۔

''مرزائی'' دوسری وجہ یہ ہے کہ آگے ساتھ ہی اللہ تعالی نے فرمایا ہے یُرِیْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ تو اِسْمُهٗ اَحْمَدُ کے بعد اس آیت کو بیان کرنا ثابت کرتا ہے کہ اس رسول احمد کے زمانہ میں لوگ اس نور کو پھونکوں سے بجھانا چاہیں گے۔ سو یہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت نہ تھا بلکہ اب مرزا صاحب کے وقت میں لوگ مونہوں کی پھونکوں س نور مرزائیت کو بجھانا چاہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ زمیندار کے ٹائیٹل پر بھی یہ شعر لکھا ہوتا ہے۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن ۔۔۔ پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

پاکٹ بک از ص ۶۰۰ تا ص ۶۰۱

''محمد عمر'' وکیل صاحب اللہ جل شانہ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ فرمائے زمانہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور مرزا صاحب فرمائیں کو پھونک اب مجھے تیرہ سو سال کے بعد لگتی ہے پھر مرزائی دشمن کا طمانچہ اپنے منہ پر مار کر فرماتے ہیں نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن اَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا اور بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ سے تو رب العزت احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمادے اور پھونکیں لگیں مرزا جی کو یہ بھی وکیل صاحب کی سادگی ہے اور قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ'' کہ اے مسلمانوں اللہ کا نور تمہارے پاس تشریف لے آیا۔ اس آیت کریمہ کے جَاءَ صیغہ ماضی نے بھی یہی ثابت کیا کہ قبل از نزول آیت نور تشریف لا چکے سو وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے ہیں۔

(۱) مرزائی صاحب بھلا یہ تو فرمایئے نور بھینگا ہوتا ہے یا نہیں؟

(۲) خارش والا نور کبھی سنا ہے؟

(۳) کیا مرزا صاحب میں نور کی کثرت ہو گئی تھی کہ نور بہنا شروع ہو گیا سو سو دفعہ دن میں پیشاب آتا تھا؟

"مرزائی" ھُوَ الَّذِی اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ الخ اس آیت کے متعلق تمام مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے متعلق ہے اور حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ مسیح کے زمانہ میں اسلام کے سوا تمام جھوٹے دینوں کو نیست و نابود کریگا اور ابن جریر میں بھی لکھا ہے کہ یہ ذٰلِکَ عِنْدَ خُرُوْجِ عیسیٰ اور تفسیر حسینی میں لکھا ہے قَالَ حِیْنَ خُرُوْجِ عِیْسیٰ پس ثابت ہوا کہ ساری آیت مسیح موعود کی آمد کی پیشگوئی ہے پاکٹ بک ص ۶۰۱ تا ص ۶۰۲

"محمد عمر" وکیل صاحب بیچارے عربی زبان سے ایسے کورے ہیں۔ کہ آیت خداوندی کو الٹتے وقت فعل کے صیغہ کو بھی نہیں سمجھ سکتے وکیل صاحب اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ میں اَرْسَلَ صیغہ ماضی ہے کہ اس آیت کریمہ کے نزول کے قبل رسول صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لا چکے اَرْسَلَ ارشاد الٰہی تب صحیح ہو سکتا ہے کہ جب تسلیم کیا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوقت نزول آیت اللہ تعالیٰ نے ارسال فرما دیا ہو پھر یہ ارشاد فرمایا ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی الخ وکیل صاحب بیچارے بھی بس بھولے ہیں ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ الخ رب العزت نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارسال فرما کر ارشاد فرمایا لیکن مرزائی بیچارا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تیرہ سو سال کے بعد کہتا ہے کہ یہ بھی مرزا غلام احمد صاحب کے متعلق ہے یہ بھی مرزائی صاحب کی سادگی کی دلیل ہے پھر مرزائی صاحب مفسرین کی بات کرتے ہیں حالانکہ مرزائیوں کے نزدیک مفسرین کو غلطی لگی یعنی مفسرین کی تفسیر ان کے نزدیک غلط ہے لہٰذا ان کی تفسیر تمہارے نزدیک حجت نہیں تیسرا جواب یہ ہے تمہاری پیش کردہ ابوداؤد کی حدیث تمہارے مرزا

جی کی صداقت کا مصداق نہیں ہو سکتی ان سے تو مرزا صاحب کے دعویٰ مسیحت کی جڑ کاٹ دی وکیل صاحب تم نے تو یارا اپنے مرزا غلام احمد صاحب کی تکذیب خود ہی کرنی شروع کر دی ایسی حدیث پیش کر دی جس سے مرزا غلام احمد صاحب کاذب ثابت ہوئے کیونکہ تمہارا اس پیش کردہ حدیث میں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نزول کے بعد کے واقعات فرمائے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے تشریف لائیں گے تو آپ کے زمانہ میں اسلام کے سوا کوئی مذہب نہ رہ جائے گا اب تمہارے مرزا غلام احمد صاحب اس فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو دو وجہوں سے کاذب ثابت ہوئے ایک تو آسمان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قائل نہیں اس لئے جھوٹے اور دوسری وجہ یہ کہ تمہارے مرزا جی کا دعویٰ عیسیٰ بننے کا کذب ثابت ہوا کیونکہ اگر مرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ عیسیٰ مسیح ہونے کا سچا ہوتا تو اس حدیث کے موافق دنیا میں سوائے اسلام کے کوئی مذہب نظر نہ آتا ہے اب تم ہی فیصلہ کر لو کہ مرزا صاحب کے دعویٰ کے بعد اور ان کے مرزائیوں کی تگ ودو کے باوجود بھی دنیا میں کتنے مذاہب موجود ہیں مرزا صاحب ہلاک بھی ہو گئے لیکن بجائے اسلام کے مخالفین کے معدوم ہونے کی اسلامی دشمن اور مذاہب باطلہ کی ایجاد روز بروز ترقی میں ہے معلوم ہوا کہ ابو داؤد کی اس حدیث کے رو سے مرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ جھوٹا تھا اور مرزائی مرزا صاحب کے اس دعویٰ میں کاذب ہیں ایسے ہی تمہارا مفسرین کی عبارتوں کو پیش کرنا مرزا جی کے کذب کو ثابت کرتا ہے کیونکہ تمہارے مرزا غلام احمد صاحب اور تم مرزائی وفات عیسیٰ علیہ السلام کے قائل ہو اور یہ عبارتیں حیات عیسی علیہ السلام کو ثابت کرتی ہیں اور وکیل صاحب ابن جریر کی عبارت ہضم کر گئے ملاحظہ ہو۔

ابن جریر ۲۸/۵۴ { يَقُوْلُ تَعَالٰى ذَكَرَهُ اللّٰهُ الَّذِىْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدً بِالْهُدٰى وَدِيْنَ الْحَقِّ يعنى بيان اَلْحَقِّ وَ دِيْنَ الْحَقِّ وَهُوَ الْاِسْلَامُ وَقَوْ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدين كُلِّهٖ يَقُوْلُ لِيُظْهِرَ دِيْنَهُ الْحَقَّ الَّذِىْ اَرْسَلَ بِهٖ رَسُوْ

عَلٰی کُلِّ دِیْنٍ سَوَاہُ وَذَالِکَ عِنْدَ نُزُوْلِ عِیْسٰی بن مَرْیَمَ وَحِیْنَ نَصِیْرُ الْمِلَّۃُ وَاحِدَۃً" فَلَا یَکُوْنُ دِیْنٌ" غَیْرَ الْاِسْلَامِ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے ذکر کو کہ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ (سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اس نے اپنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت کے ساتھ بھیجا اور دین حق کے ساتھ یعنی حق بیان کرنے کے ساتھ اور دین حق اسلام (مرزائیت نہیں) اور اللہ تعالیٰ کا فرمان لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ ارشاد ہے تاکہ اپنے دین حق کو وہ دین جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسلم کو دے کر بھیجا تمام دینوں پر غالب کر دے جو اس دین اسلام کے سوا ہے اور یہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے اُترنے کے وقت ہوگا اور اس وقت دین ایک ہی ہوگا سوائے دین اسلام کے کوئی دین نہ ہوگا۔

ابن جریر کی اس عبارت سے مرزا غلام احمد صاحب کا چھ ۶ دلائل سے کذب ثابت ہوا۔

(۱) اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرادالٰہی ہے (مرزا غلام احمد صاحب یا کوئی اور نہیں) کیونکہ اَرْسَلَ صیغہ ماضی ہے استقبال نہیں۔

(۲) اسلام تمام دینوں پر غالب ہوگا۔

(۳) دین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی حق سچ ہے باقی سب جھوٹ ہے۔

(۴) عیسیٰ بن مریم علیہ السلام جب آسمان سے اُتریں گے تو ان کا زبردست نشان یہ ہوگا سوائے دین محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی دین نہ رہیگا باقی دین سب معدوم ہو جائینگے۔

(۵) حیات عیسیٰ علیہ السلام ثابت ہوئی۔

(۶) قرب قیامت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول من السماء ثابت ہوا کیوں جی یہ ہے ابن جریر جس نے تمہاری اسی پیشکردہ آیت کریمہ کے ماتحت تمہارے مرزا غلام احمد صاحب کا چھ وجوہات سے کذب ثابت کر دیا۔

یہ ہے تمہاری ڈبل چوری کہ جوتم نے چوری سے کام لیا اور عبارت لکھتے وقت ذَالِکَ عِنْدَ خُرُوْجِ عِیْسٰی لکھا ہائے تعصب کا ستیاناس ہو مرزا اصل عبارت سے عیسی بن مریم سے ابن مریم کے لفظ کو کھا گیا تا کہ مرزائی صاحب کی تکذیب نہ ہو جائے بھلا تاڑنے والے بھی تاڑ لیتے ہیں اور چوری نکال ہی دیتے ہیں تو مرزائی صاحب تمہاری اس پیش کردہ عبارت نے تو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی حیات عنصری ونزول من السماء کو ثابت کر دیا جو مرزائی کے لیے ہی موت ہے تم اس عبارت کو کیوں چھیڑ بیٹھے ایسے ہی تفسیر حسینی نے بھی حیات عیسیٰ بن مریم اور قرب قیامت ان کے خروج کا اثبات کیا جو تمہارے مرزا صاحب کے کذب کو صراحۃ ثابت کر رہا ہے۔ اور ادیان باطلہ کے معدوم نہ ہونے بھی مرزا غلام احمد صاحب کے دین کو باطل ثابت کر دیا اور تمہاری پیش کردہ عبارت مفسرین نے بھی حیات مسیح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اور ان کے نزول من السّماء کو ثابت کر کے مرزا غلام احمد صاحب کی تکذیب کر دی۔

''مرزائی'' پانچویں وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام احمد ہے ہی نہیں بلکہ آپ کے والدین نے محمد نام رکھا تھا احمد کے معنی ہیں بہت تعریف کرنے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ حمد اور تعریف کرنے والے ہیں اس واسطے آپ کا صفاتی نام احمد ہے تو آپ کے ماننے والوں کے لیے تو حجت ہو سکتا ہے۔ لیکن عیسائیوں کے لیے آپ کے احمد ہونے میں کوئی دلیل نہیں لہٰذا جس کے نام کا حصہ احمد ہے اسی کے لئے یہ پیشگوئی ہو سکتی ہے اور کسی کے لیے نہیں اور جو روایات آپ کے نام احمد کے متعلق ہیں سب جھوٹی ہیں اور غلام آپ کے خاندان کے اکثر ناموں کے ساتھ پایا جاتا ہے اور علم وہی ہوتا ہے جو تمیز واقع ہو چنانچہ اس کی زبردست دلیل ہے کہ آپ کے والد صاحب نے دونوں بیٹیوں کے نام پر گاؤں آباد کیے تو اُن کا نام قادر آباد اور احمد آباد رکھا پاکٹ بک از ص ۶۰۲ تا ص ۶۰۵

''محمد عمر'' بشارت قریب کے لیے ہوتی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بشارت دیں احمد کی ... صلی اللہ علیہ وسلم کی جوان ... کے بعد عنقریب پیدا ہوئے اب تم دو ہزار

سال بعد والے کے لیے بشارت بناؤ تو یہ عقلاً ونقلاً منع ہے دوسرا جواب جس کو بشارت یاد دلائی گئی بشارت اسی کی ہوسکتی ہے دوسرے کے لیے نہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت رب العزت عیسائیوں کو سنائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور تیرہ سو سال بعد مرزا جی کہیں کہ یہ میرے لیے سمجھایا گیاہ تو یہ بھی محال ہے تیسرا جواب یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کا نام ان کے ماں باپ رکھے غلام احمد تو وہ چھانٹ کر کے غلام احمد بلے احمد بننے کا دعویٰ کریں تو جائز ہے اور تمہارے نزدیک حجت ہے لیکن اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم پاک ربّ العزّت قرآن مجید میں احمد رکھے تو تمہارے لیے حجت نہیں تو ثابت ہوا کہ ہمیں مرزائیت مقدم ہے مرزائی صاحب تم نے تو یار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے خارج ہونے کا خود اقرار کرلیا کہ عیسائی اس کو تسلیم نہیں کرے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے احمد کی مبارک دی تو اس سے مراد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں! تو تم بھی بقول خود اگر امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوتے تو تمیں بھی یقین ہوتا کہ احمد واقعی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اسم پاک ہے چونکہ تم بھی بقول خود مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم پاک احمد کا انکار کررہے ہو لہٰذا تم بھی عیسائی ثابت ہوگئے وَھٰذَا لْمَقْصُوْدُ لہٰذا تم مرزائی اور تمہارے مرزا غلام احمد صاحب بھی تمہارے اس استدلال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے اسم احمد کے انکار سے عیسائی تثلیثی جماعت میں شامل ہوگئے اور وہ اسلام سے خارج ہیں لہٰذا تمہارے اس استدلال نے تمہارے مرزا غلام احمد صاحب اور مرزائیوں کو اسلام سے ہی خارج کردیا تو تمہارا دعویٰ اسلامی ہی غلط اور جھوٹا تمہاری زبان سے ہی ثابت ہوگیا۔

اور تمہیں خود یقین ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ زیادہ تعریف کرنے والے ہیں اس لئے آپ کو احمد کہا جاتا ہے اور یہ بھی تمہیں یقین ہے کہ احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں مذکور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انا محمد انا احمد جیسا ترمذی شریف وبخاری شریف ص ۱۰۷/۲ وغیرہما میں احادیث صحیحہ موجود ہیں اور مفسرین نے بھی اس آیت کے ماتحت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی احمد اسم پاک لکھا ہے

جیسا کہ تفسیر ابن کثیر ۳۵۹/۴ میں وَقَدْ اَقَامَ فِی مَلَاِ بَنِی اِسْرَائِیلَ مُبَشِّرًا مُحَمَّدٍ وَهُوَ اَحْمَدُ مذکور ہے پھر تم اپنے مرزا غلام احمد صاحب کو مراد لو تو یہ بفتوی شاہی عیسائیوں تلیثوں میں تمہیں داخل کر رہا ہے اب فیصلہ تم پر ہی ہے اگر چاہو تو اپنے مرزا غلام احمد صاحب سے غلامی کا طوق اتار کر احمد تصور کر لو تو تلیثی عیسائیوں میں شامل ہو جاؤ اور مرزا غلام احمد صاحب کے نام کے متعلق پہلے تفصیل گزر چکی ہے ماقبل ملاحظہ فرما لیں باقی رہا تمہارا کہنا کہ غلام کا لفظ تو آپ کے خاندان میں لفظ فضول ہی جلد آیا ہے علم تمیز ہی ہوتی ہے یہ بھی تمہاری عیسائیت کی علامت ہے تمہارے مرزا صاحب نے آبائی نسب کو ترک کیا اسلام کے لیے اب آبائی نام کو بھی چھوڑ دیا مرزائی صاحب معلوم ہوتا ہے کہ تم مرزائی حضرات نے بھی عربی زبان اپنے گھر کی بنائی ہوئی ہے جدھر چاہی پھیر لی غلام احمد صاحب کی ترکیب تو کسی سے دریافت کرو کہ کیا ہے تو ہر ادنی عربی خواندہ بھی یہی کہے گا کہ ان دونو اسموں میں اضافت ہے اور اضافت میں ہمیشہ مضاف الیہ مقصود ہوتا ہے جیسا کہ غلام زید تو اس کلام میں متکلم کا مقصد حقیقۃ غلام ہے نہ کہ زید زید محض تعریف کے لئے آیا دراصل یہاں ل محذوف ہے یعنی غُلَامٌ" لزید تو غلام احمد میں بھی اصل ہوگا غلام لاحمد اگر مضاف الیہ کا ہی انکار ہے تو مضاف کا ساتھ ہی انکار لازم آیا جب تم نے یا مرزا جی نے غلامی کا انکار کر دیا تو احمد کا انکار ساتھ ہی لازم آ گیا باقی رہا تمہارا کہنا گاؤں کا نام باپ نے قادر آباد اور احمد آباد رکھا تو مرزائی صاحب جب کوئی قادر آباد احمد آباد کا پتہ دریافت کرتا ہے تو وہاں بھی سائل کی قادر آباد یا احمد آباد کی مکانیت مراد مقصود ہوتی ہے نہ کہ قادر یا احمد اور جب مرزا غلام قادر کا مجسمہ مقصود ہو تو احمد یا قادر کہنے سے مقصد حاصل نہ ہوگا جب تک کہ غلام احمد یا غلام قادر نہ کہا جائے تو رب العزت نے احمد فرمایا کیونکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مجرد اسم پاک ہی احمد تھا اس لئے جب دنیا میں کوئی کہے گا کہ مسلمان کا احمد یا مسلمان کا محمد تو اس سے فوراً تاجدار مکی و مدنی عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہی سمجھے جائینگے اور جب کوئی کہے گا کہ مرزائیوں کے غلام

احمد صاحب تو فوراً تمہارے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی سمجھے جائیں گے خیر اس کی بحث پہلے واضح طور پر گزر چکی ہے تو جس کے متعلق ربّ العزت نے احمد صلی اللہ علیہ وسلم سے عیسائیوں کو سمجھایا تو احمد مکی و مدنی عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہی مراد ہیں۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم احمد کو تم مرزائی مٹانا چاہو تو مٹا نہیں سکتے اور مرزا غلام احمد صاحب کو صرف احمد سے موسوم کرنا چاہو تو متعین نہیں کر سکتے بلکہ غلامی سے بھی گئے عیسائیوں نے خداوند تعالیٰ کے احمد کا انکار کیا تو منکر ہو گئے اور تم غلام احمد کو خداوندی احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ احمد بنا بیٹھے تو تم بھی عیسائی زمرہ میں داخل ہو گئے۔

مرزائیو! اب بھی وقت ہے پھر وقت نہ ملے گا۔ اب بھی بناوٹی احمد کو چھوڑ کر خدائی احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن تھام لو فلاح پاؤ گے ورنہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ تمہیں مرزا جی کسی تنگ وقت میں کام نہ آئیں گے مرزائی صاحب بھلا یہ تو بتایئے کہ مرزا صاحب نے قبل از دعویٰ نبوت بھی احمد نام ہونے کا دعویٰ کیا یا کسی جگہ بوقت ضرورت احمد دستخط کیے؟ جب نہیں تو بناوٹ ثابت ہو گئی۔

تمہارا کہنا کہ مفسرین نے اس آیت میں ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ سے رسول مسیح مراد لیا ہے یہ غلط ہے اور جھوٹ بلکہ مفسرین نے بھی ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ سے مراد محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی مراد لیا ہے اگر تم مرزائی کسی مفسر کا قول اس کے ماتحت دکھا دو تو ایک روپیہ انعام حاصل کرو اس تمام آیت کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہدایت کے ساتھ اور دین حق کے ساتھ تاکہ تمام دینوں پر غالب ہو جائے ہاں وہ غلبہ جس سے تمام ادیان باطلہ نابود ہو جائیں گے محض ایک اسلام ہی رہ جائے گا وہ رسالت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی زمانہ ہوگا اور قرب قیامت جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے تشریف لائیں گے تو تلوار سے تمام ادیان باطلہ والوں کو یا قتل کر دیں گے ہاں مسلمان محض محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے تابع کر دیں گے اور پھر تلوار کی ضرورت نہ

رہے گی ہتھیار رکھ دیں گے کیونکہ دنیا میں کوئی کافر نظر ہی نہ آئے گا۔ تو مفسرین نے فرمایا کہ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ جب حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام بعد از نزول من السماء تشریف لائیں گے تو اس کا مصداق ثابت ہوگا تم مرزائی جب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے نزول من السماء کے قائل ہی نہیں تو تمہارا اور مرزا جی کا اس تفسیر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو اپنے مرزا صاحب پر چسپاں کرنا محض بہتان ہے۔

''مرزائی''۔ بائبل میں لکھا ہے کہ دنیا کا سردار آتا ہے احمد نہیں لکھا پاکٹ بک ص ۶۰۵۔

''محمد عمر'' اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ تمہارے نزدیک بائبل حجت نہیں جیسا کہ پہلے گزر چکا دوسرا جواب یہ ہے کہ تمہاری ہمیشہ سے ہی عادت ہے کہ عبارت کھا جاتے ہو یہ تو پڑھ دیا کہ بائبل میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ دنیا کا سردار آتا ہے لیکن آگے نہیں پڑھا اصل پوری عبارت یہ ہے۔

یوحنا ۱۴/۳۰ } اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں۔

کیوں جی مرزائی صاحب تمہاری چوری نکل آئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمانا مجھ میں اس کا کچھ نہیں یعنی وہ خداوند کی ایسی بڑی تعریف کرنے والا ہوگا کہ اس کے مقابلے میں ایک ذرہ بھر خداوند کی تعریف نہیں کرسکتا تو بڑی تعریف کرنے والا کا اقرار کرنا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے احمد ہونے کا اقرار ہے اور اس سے بڑھ کر مسلمان کے لئے قرآن کریم حجت ہے جب تم نے قرآن کریم کا ہی انکار کر دیا تو بائبل تمہارے لئے کیا چیز ہے۔

سترھویں مرزائی دلیل: خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ قرآن مجید کے معانی پاک لوگوں پر کھولے جاتے ہیں جیسا کہ مجدد صاحب نے لکھا ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب نے دعویٰ کیا کہ قرآنی علوم مجھ پر کھولے گئے۔ چنانچہ مرزا صاحب نے اس کا دعویٰ کئی کتابوں میں کیا اور تمام زمانہ کے علماء کو چیلنج دیا کہ میرے

مقابلے میں تفسیر لکھو کوئی مقابلے میں نہ آیا یہ بھی مرزا صاحب کی صداقت کا نشان ہے کیونکہ آسمانی علوم کا ہی کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ پاکٹ بک از ص ۶۰۵ تا ص ۶۱۰۔

''محمد عمر'' وکیل صاحب بھی بس بھولے لوگوں سے ہی ہیں لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْن کہ قرآن مجید کو سوائے پاک لوگوں کے کوئی مس نہ کرے اور ظاہری پاک کا مطلب یہ ہے کہ جنبی یا بغیر وضو یا حائضہ وغیرہم قرآن کریم کو مس نہ کریں لیکن مرزائی صاحب اس سے بھی مرزا صاحب کی نبوت استنباط کرتے ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہ یہ تو مرزائی صاحب کی قرآن دانی کا اظہار ہے جس سے عطائے نبوت کی طرف اشارہ بھی نہیں اور مجدد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی عبارت جس کو وکیل صاحب یہاں چسپاں کرتے ہیں اس کو دور کا بھی تعلق نہیں چنانچہ مجدد صاحب فرماتے ہیں مساس نکند اسرار مکنونہ قرآنی را مگر جماعت را کہ از لوث تعلقات بشریہ پاک شدہ باشند قرآنی مکنونہ اسرار کو وہ لوگ معلوم کرسکتے ہیں جو ادنا بشریہ سے پاک شدہ ہوں قرآن کریم کے اوراق کو چھونا کجا او راسرار مکنونہ کو معلوم کرنا کجا بھلا وکیل صاحب یہ تو فرمایئے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے قرآن کریم کے حقائق ومعارف بیان کرکے کتنے انبار لگا دیئے کتنی جلدوں میں تفسیر لکھی جس کی سوائے عشقیہ باتوں کے اور کوئی کتاب ہی نہیں اگر عشق محمدی بیگم ہی معارف قرآنی ہے تو سُبْحَانَ اللّٰہ وکیل صاحب اگر نبوت کا معیار تصنیف ہے اور حقائق قرآنی ہے تو تفسیر کبیر امام رازی جنہوں نے ضخیم آٹھ جلدوں میں عربی تفسیر اور معارف قرآنیہ کو ایسا بیان فرمایا کہ مرزائی سبق کسی استاد سے پڑھے تو اس کو سمجھ ہی نہیں سکتا باوجود اتنے درجہ حاصل کرنے کے پھر بھی انہوں نے دعویٰ نبوت نہ کیا اور نہ لوگوں نے ان کو نبی کا خطاب دیا۔

محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ مکی ومدنی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں نے تیس تیس جلدوں میں تفسیریں لکھیں لیکن دعویٰ نبوت نہ کیا تمہارے مرزا غلام احمد صاحب بیچارے چھوٹے بوتن تھے ابل گئے اور علم عربی کے اتنے ماہر تھے کہ بیچارے عربی ترکیب سے

بھی ناواقف تھے۔شاید انہوں نے معیار نبوت یہی معلوم کیا ہو تو تمہارے اس استدلال کا مرزا صاحب کی نبوت جعلیہ سے دور کا تعلق بھی نہیں اور نہ ہی مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کو مرزا صاحب کی نبوت سے دور کا ہی تعلق ہے۔

اٹھارھویں مرزائی دلیل: خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ اگر مخالفین میرے فرستادہ نبی کو نہیں مانتے تو آخری فیصلہ مباھلہ ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چیلنج دیا فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَ نَا وَاَبْنَاءَ کُمْ ونساءنا ونساءکم وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَةَ اللّٰهِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ۔

ایسے ہی ہمارے مرزا صاحب نے اپنے پیارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کیا کہ جب تمام عقلی و نقلی ونشانات ارضی و سماوی سے اتمام حجت ہو چکی تو آپ نے ان کو آخری طریق فیصلہ مباھلہ کی طرف بلایا مگر ان مکفرین میں سے ایک بھی میدان میں نہ آیا پاکٹ بک از ص ۶۰۵ تا ص ۶۱۳۔

''محمد عمر'' وکیل صاحب اگر روز روشن کو تم رات کہہ دو تو یہ مرزائیات سے ہے ورنہ تمہیں بھی معلوم ہے کہ مرزا صاحب نے تثلیثی عیسائیوں سے بھی مباھلے کیے تو عیسائیوں کے مباھلے میں بھی ذلیل ہوتے رہے جیسا کہ تمہاری کتابوں میں بھی مذکور ہے جن کو فقیر بھی ماقبل بیان کر چکا ہے تو تمہارا کہنا کہ مرزا صاحب کے مقابلے میں مباھلے کے لئے کوئی نہ نکلا صراحتہ جھوٹ ہے اگر سچ ہوتے تو ذلیل نہ ہوتے کیونکہ رب العزت کا وعدہ ہے اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یہ ہمارے آقا رسول محمد واحمد تاجدار مکی ومدنی رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی شان ہے کہ دعوت چیلنج دی تو مقابلہ میں کوئی نہ نکلا اگر تمہارے مرزا جی بھی سچے ہوتے تو ان کے مقابلے میں بھی کوئی نہ نکلتا تو تمہارا کہنا کہ مرزا جی کے مقابلے میں مباھلے کے لیے کوئی نہ نکلا جھوٹ ہے اور ملمع سازی ہے ڈاکٹر عبدالحکیم جو مرزا غلام احمد صاحب کا دن رات رد کرتا رہا اور ایسے القاب دیتا رہا جو ذلیل سے ذلیل آدمی کو بھی کہا جاوے تو مقہور ہو جائے لیکن مرزا غلام

احمد صاحب کے کذب کی وجہ سے اس کا بال بیکا نہ ہوا بلکہ مرزا غلام احمد صاحب کے ساتھ اس نے مباھلہ کیا ڈاکٹر عبدالحکیم کئی سال مرزا صاحب کے بعد زندہ رہا اور مرزا غلام احمد صاحب ڈاکٹر عبدالحکیم کی مقرر کردہ میعاد میں ہلاک ہو گئے یعنی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی عقلاً ونقلاً ہر میدان میں شکست کھاتے رہے آخیر مباھلے کی مقررہ میعاد تک مخالف مسلمان کے سامنے ہلاک ہو گئے یعنی خداوند تعالیٰ آخری مرحلہ مباھلہ میں مرزا صاحب کو شکست دی اب تمہارا جھوٹ بولنا کہ مرزا صاحب کے مقابلہ میں کوئی نہ ٹھہرا یہ سراسر جھوٹ ہے یہ وکیل صاحب کے بس کی بات نہیں "گورو دجھاندے نپنے چیلیے جان شڑپ" پنجابی ضرب المثل صحیح ہوگئی جب خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتب میں درج ہے تو تمہارے اس جھوٹ سے کب کوئی متاثر ہو سکتا ہے تو ہر مباھلے میں مثلاً مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری وعبداللہ آتھم وغیرہ سے مرزا صاحب کا شکست کھانا یہ بھی مرزا غلام احمد صاحب کے کذب کا نشان ہے مرزا غلام احمد صاحب کے ساتھ کئی لوگوں نے مباھلے کئے جن کا ذکر ماقبل گزر چکا ہے اعادہ کی ضرورت نہیں پھر وکیل صاحب کا یہ لکھنا ہے کہ مرزا صاحب کے ساتھ مباھلے کے لئے کوئی نہ نکلا یہ بھی صراحۃ کذب نہیں تو اور کیا ہے؟ صریحی کذب کو دلیل کہنا یہ بھی کاذب کا ثبوت ہے۔

اُنیسویں مرزائی دلیل: مسلم شریف کی حدیث باب نزول عیسیٰ علیہ السلام میں مذکور ہے کہ مسیح کے زمانہ میں سب کی سب اونٹیاں بیکار ہو جائینگی ان پر سفر نہیں کیا جاویگا چنانچہ آج کل بھی ایسی اسوریاں ملتی ہیں جو اونٹیوں سے تیز ہیں لہذا اونٹیاں بیکار ہوگئیں یہ بھی مرزا صاحب کی صداقت کا نشان ہے اور قرآن میں بھی ہے۔ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۔ پاکٹ بک از ص ۶۱۳ تا ص ۶۱۴

"محمد عمر" وکیل صاحب تم نے تو یار پھر حیات ونزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے دلائل پیش کرنے شروع کر دیے یہ تو تمہاری مرزائیت کے لیے سم قاتل کا رکھتے ہیں جب تم عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نزول من السماء کے خلاف ہو تو حضرت عیسیٰ

علیہ السلام بن مریم کے نزول کے علامات کو بیان کرنا تمہاری ہی تکذیب ہے اب تم سے یہ عرض کرتا ہوں کہ دو کا ایک کہکر امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک بناتے ہو اب تم تثلیت کی عیسائی ترکیب پر لگ گئے پہلے تم احمد کہ رہے تھے ابھی عیسیٰ بننے کی بھی ٹھن گئی کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک ہی تھے کچھ تو سوچ کر بات کرو تمہارے مرزا غلام احمد صاحب نے اگر کچھ نہیں سوچا تمہیں تو سوچ کر کچھ بات کرنی چاہئیے تمہارے کذب میں ابھی کچھ کمی ہے کہ کبھی احمد کہنے سے در پے ہو کبھی عیسیٰ کبھی مہدی کبھی کرشن کبھی نہیہ کلنگ کبھی بدھ متیا کبھی عورت کبھی مرد وغیرہ ہم اتنے روپ دھارنا دلیل کذب نہیں پھر مرزائیوں کے نزدیک حقیقہ صدق کذب کا ترجمہ ہے۔ اچھا دھار رو ہے مگر یہ تو بتاؤ کہ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ کا مصداق کب ہوا ہے اونٹنیاں بیکار کہاں پھر رہی ہیں عرب میں بھی ہزاروں کی تعداد میں مزدوری کا کام کرتی ہیں کجاووں میں بیٹھ کر لوگ بھی ویسے ہی سفر کرتے ہیں پنجاب میں اتنی اونٹنیاں ہیں پھر بھی کمی رہتی ہے پٹھان لوگ قابل سے اونٹنیاں ہزاروں کی تعداد میں لے کر بوجھ لاد کر عام مزدوری کرتے ہیں۔ ہرٹ والے کنوؤں پر اونٹنیاں چلا رہے ہیں ہل اونٹنیاں چلا رہی ہیں تم مرزائی اگر مشاہدے کا انکار کر دو تو کوئی عقل کا اندھا تسلیم کر لے تو کر لے ورنہ کسی دیہاتی سے بھی کہو گے کہ اونٹنیاں بے کار پھر رہی ہیں تو وہ بھی فوراً تمہیں بلا دلیل مرزائی کہ دیگا کیونکہ جھوٹ کو دلیل بنانا یہ شیوہ مرزائیت بھی ہے۔ شہروں میں بوجھ برواری کی گاڑیاں اونٹنیاں کھینچ رہی ہیں بھٹوں سے خشت برداری کا کام اونٹنیاں کر رہی ہیں لیکن مرزائی اس کا منکر ہے کہتا ہے ہمارے مرزا جی نے کہ دیا کہ اونٹنیاں بیکار ہوگئیں لہٰذا میں بھی کہونگا کہ واقعی بیکار ہیں جس شخص کو مرزائیت ایسی حائل ہو کہ اتنی بڑی بڑی اونٹنیاں اونٹ بھی نظر نہیں آتے اس کو بھلا چھوٹی سی آیت قرآنی کیسے نظر آئے تم مرزائی اگر مشاہدے کا ہی انکار کر دو تو کوئی عقل کا اندھا تسلیم کرے تو کرے ورنہ کسی بھنگی سے بھی اگر یہ بات کہو گے کہ مرزا صاحب کا

زمانہ آگیا ہے کہ اونٹنیاں بیکار ہیں تو وہ بھی فوراً کہہ دیگا کہ ہم ساٹھ ساٹھ سو آٹھ سو ہزار ہزار روپے کی ایک ایک اونٹنی لاتے ہیں اگر بیکار ہیں تو وہ تین ہمیں بھی ایسی آوارہ لا دو تو تم مرزائی سے مرزا جی کو سچا کرنے کے لیے مرزائی فنڈ سے رقم لے کر خرید کر دو تو... ورنہ بغیر قیمت تمہیں اپنی اونٹنی کو کوئی چھونے بھی نہ دیگا اور نہ تمہیں آوارہ جنگل پھرتی مل ہی سکتی ہیں لہٰذا مرزا جی کی صداقت کا یہ نشان قائم کرنا بھی مرزا جی کے کذب کو واضح کرنا ہے اور ایسی بات وکیل صاحب کی ذات سے تو بعید سمجھتا ہوں البتہ تجاہل عارفانہ ہے اگر بیان فرمادیں تو قرآن مرزائیت یقینی ہے اور حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو الٹنا اور مرزا غلام احمد صاحب کی اقتدا میں حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام کی صریحی علام کو جان کر پڑھ کر اور باپ کا نام بھی صریحی پڑھ دے پھر اس کو تکذیب کرنا اور پھر دوسرے وقت میں اس کو نقل وجعل پر چسپاں کرنے کیلئے پڑھ کر دلیل پیش کرنا اس مرزائی گورکھ دھندا کو ایماندار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی پہچان سکتا ہے اور اس دھوکے سے بچ سکتا ہے اللہ تعالیٰ ہی گمراہ کو ہدایت کی توفیق عنایت فرمادے۔

وَمَا علینا الاّ البلاغ المبین

بیسویں مرزا دلیل: مولوی ثناء اللہ مرحوم امرتسری جماعت احمدیہ کے مشہور معاندین سے تھے ان کو ہمارے سیٹھ عبداللہ الہ دین نے حیدر آباد دکن میں حلف اُٹھانے پر دس ہزار سات سو روپے کا چیلنج دیا مولوی ثناء اللہ صاحب کو جرات نہ ہوئی کہ وہ حلف مؤکد بعذاب اٹھانے کا نام لیتے حلف کے الفاظ بھی سیٹھ صاحب نے لکھ دیئے اگر مولوی ثناء اللہ صاحب سچے ہوتے تو ضرور حلف اُٹھاتے یہ بھی مرزا صاحب کے صادق ہونے کی علامت ہے پاکٹ بک از ص ۶۱۴ تا ص ۶۲۲

''محمد عمر'' مرزائی صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب امت مرزائیہ کو کیا جانتے تھے انہوں نے مرزا جی کو تمام عمر ٹھکرایا اور مقابلے کیے مولوی ثناء اللہ صاحب کو تمہارے مرزا غلام احمد صاحب قادیان نے مناظرے کا چیلنج دیا مولوی ثناء اللہ صاحب قادیان پہنچ گئے مرزا جی نے شائیں بائیں کر کے ٹال دیا مرزا جی نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے حق میں

بد دعا کی کہ اللہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں مجھے مار اور اگر میں سچا ہوں تو مولوی ثناء اللہ کو میری زندگی میں مار مرزا جی کا یہ آخری فیصلہ تھا چنانچہ مرزا جی کے فرمان کے مطابق ربّ العزّت نے آخری فیصلہ ہی ثابت کر دکھلایا کہ مرزا صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں ہلاک ہوئے اب یہ فیصلہ جات اور تحریریں موجود ہیں جن کا کسی کو انکار نہیں جیسا کہ ماقبل گزر چکا ہے مرزائی اگر انکار کرے تو کوئی تعجب نہیں کیونکہ مرزائی نے اسلام کی ہر چیز کو جھٹلایا اور مرزا جی کی ہر بات سوائے کذب کے ہے ہی نہیں سچی بات تمام زندگی میں نہ کی اگر کوئی مرزائی مرزا غلام احمد صاحب کی تمام عمر سے ایک بات بھی سچی ثابت کر دے تو فقیر انشاء اللہ العزیز اس مرزائی کو

یک صد روپیہ

فی جملہ ادا کرے گا شرط مرزا صاحب کے براہین احمدیہ والی ہوگی۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی آپ کے بعد نبوت کسی کو نہیں مل سکتی جیسا کہ مذکور ہو چکا بعد از مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قادیانیوں کے اجرائے نبوت کے مصنوعہ دلائل کو قرآن کریم اور احادیث صحیحہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مصنوعہ ثابت کیا گیا اور بعد ازاں جب آپ نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعویٰ کو باطل معلوم کر لیا اور بدلائل کاذب ثابت ہو گئے اور مرزا صاحب اور ان کے وکیل عبد الرحمٰن صاحب خادم گجراتی کی پاکٹ بک کے مسطورہ جعلی استدلات کو ہر پہلو سے کذب ثابت کر دیا گیا اور یہ بھی ثابت ہو چکا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کی امت مکذبین قرآن واحادیث صحیحہ محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو اب اس قدنی افتر کا فیصلہ قرآن مجید خداوند کلام سے ملاحظہ فرمادیں۔

(بعد از محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کاذبہ کا فیصلہ قرآن مجید ہے)

(۱) انعام $\frac{ک}{۱۱}$ } وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور کون شخص

زیادہ ظالم ہے اس شخص سے جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹا افترا کیا یا جس شخص نے کہا کہ میری طرف وحی کی گئی ہے حالانکہ اس کی طرف کچھ وحی نہیں کی گئی اور جس شخص نے کہا اب میں بھی اتارتا ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا۔

اس آیۂ کریمہ سے رب العزت نے بڑے ظالم کی تین قسمیں فرمائیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ پر جس شخص نے جھوٹا بہتان لگایا وہ بہت بڑا ظالم ہے۔

(۲) جس پر خدا کی طرف سے وحی نازل نہیں کی گئی اور کوئی کہے کہ مجھ کو وحی آتی ہے وہ بھی بہت بڑا ظالم اور مفتری ہے۔

(۳) جو اللہ تعالیٰ نے اُتارا ہے اب میں بھی ایسا لاتا ہوں وہ بھی بڑا ظالم ہے (جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے کیا)

جو شخص اس آیۂ کریمہ کے بیان کردہ اقسام سے ایک جرم کا معتقد ہو تو وہ بڑا ظالم ہے اور جو شخص تینوں جرائم کا مرتکب ہو اس شخص سے بڑا ظالم تو دنیا میں ہونا ناممکن ہے۔

(۱) مرزا غلام احمد صاحب نے تو اللہ تعالیٰ پر جھوٹے بہتانوں کے انبار لگا دیئے

(ا) محمدی بیگم کے نکاح خداوند پر لگایا جو پورا نہ ہوا۔

(ب) اپنی اسی سال کی عمر کا بہتان کہ کر خداوند کریم کی طرف سے کہا جس میں جھوٹے نکلے۔

(ج) سرخی کے چھینٹے

(د) لڑکے کی پیدائش کی خوشخبری

(ر) بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

(س) اِنَّا رَ ادُّھا اِلَیکَ

(ص) انی حافظ کل من فی الدار

(ط) تیرا تخت سب سے اونچا ہے۔

(ع) عبداللہ آتھم کے متعلق خداوند تعالیٰ پر بہتان گھڑا جو پورا نہ ہوا۔

(ف) سلامتی کے شہزادے کہلانے کا۔

(ق) اِنَّمَا اَمْرُکَ اِذَا اَرَادَ شَیْأً اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنَ

(ک) اِذَا غَضِبْتَ غَضِبْتُ

(ل) سِرُّکَ سِرِّیْ

(م) اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

(ن) فاضبتِ الرَّحْمَۃَ عَلٰی شَفَتَیْکَ

وغیرھم وغیرھم

ایسے اور ہزاروں افتر اذات باری تعالیٰ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے گھڑے جس سے مرزا غلام احمد صاحب کو مفتری ہونے کی وجہ سے ربّ العزّت نے ذلیل کیا اور مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا کا عین مصداق بنایا۔

(۲) مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دعویٰ کیا اُوحِیَ اِلَیَّ حالانکہ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْہِ کے مصداق تھے یعنی ان کی طرف خداوند تعالیٰ جل شانہٗ کا کوئی فرشتہ یا کوئی وحی نہیں آئی جیسا کہ مرزا صاحب نے خود اقرار کیا ہے کہ میری وحی اکثر شیطانی ہے۔

حقیقت الوحی ص ۱۱} خوابوں اور الہاموں میں شیطان داخل ہوتا ہے۔

حقیقت الوحی ص ۱} ممکن ہے کہ ایک خواب سچی بھی ہو اور پھر بھی وہ شیطان کی طرف سے ہو اور ممکن ہے کہ ایک الہام سچا ہو اور پھر بھی وہ شیطان کی طرف سے ہو کیونکہ اگرچہ شیطان بڑا جھوٹا ہے۔ لیکن کبھی سچی بات بتلا کر دھوکا دیتا ہے۔ تا کہ ایمان چھین لے۔ اور پھر مرزا صاحب نے اپنی وحی کا ذلیل نقشہ کھینچ کر یقین کا انکار کر کے امکان کا اقرار کیا۔

تریاق القلوب ص ۱۳۴} انسانی جذبات اور تصورات پر نظر کر کے یہ بات خوب ظاہر ہے کہ یہ ٹھوکر طبعًا نوع انسانی کو پیش آجاتی ہے مثلاً ایک شخص جو قوم کا چوہڑہ یعنی بھنگی ہے اور ایک گاؤں کے شریف مسلمانوں کی تیس چالیس سال سے یہ خدمت

کرتا ہے کہ دو وقت ان کے گھروں کی گندی نالیوں کو صاف کرنے آتا ہے اور ان کے پاخانوں کی نجاست اُٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چوری کرتے بھی پکڑا گیا اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہو کر اس کی رسوائی ہو چکی ہے۔ اور چند سال جیل خانہ میں بھی قید رہ چکا ہے اور چند دفعہ ایسے بُرے کاموں پر گاؤں کے نمبرداروں نے اس کو جوتے بھی مارے ہیں اور اس کی ماں اور دادیاں اور نانیاں ہمیشہ سے ایسے ہی نجس کاموں میں مشغول رہی ہیں اور سب مردار کھاتے اور گوہ اٹھاتے ہیں اب خدا تعالیٰ کی قدرت پر خیال کر کے ممکن تو ہے کہ وہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایسا فضل اس پر ہو کہ وہ رسول اور نبی بھی بن جائے اور اسی گاؤں کے شریف لوگوں کی طرف دعوت کا پیغام لے کر آدے اور کہے کہ جو شخص تم میں سے میری اطاعت نہیں کرے گا خدا اسے جہنم میں ڈالے گا لیکن باوجود اس امکان کے جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کبھی خدا نے ایسا نہیں کیا کیونکہ ایسا کرنا اس کی حکمت اور مصلحت کے خلاف ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے عقیدے کے اس امکان کو واضح کر کے اپنی نبوت کا خوب نقشہ کھینچ دیا اور پھر سابقہ وقوع کو خلاف حکمت کہ کر آئندہ اپنے زمانہ حال کا انکار نہیں کیا تو مرزا صاحب کے اس کلام سے ثابت ہوا کہ خداوند کا ایسے لوگوں کا نبوت ورسالت دینا مرزا صاحب کے نزدیک آئندہ ممکن ہے گو پہلے ایسا کرنا خداوند کے خلاف حکمت تھا مرزا صاحب کے کلام ''کبھی خدا نے ایسا نہیں'' کیا نے خداوند کے سابقہ حکمت کو عدم وقوع سے تعبیر کیا حال یا آئندہ کی نفی نہیں کی۔ اور مرزا صاحب کے کلام ''ممکن ہے اور رسول اور نبی بن جائے'' زمانہ حال سے امکان کے وقوع کو ثابت کر رہا ہے لہذا مرزا غلام احمد صاحب نے ثابت کر دیا کہ اب ایسے ہو سکتا ہے اور ممکن ہے گو پہلے ایسا نہیں ہوا اور پھر بعد ازاں اس امکان سے وقوع کے یقینی کے طرف پہنچ گئے اور سابقہ امکان کو بھی یقین کا مرتبہ دیکر پھر اپنے الہام شیطانی ہونے کے علاوہ وحی الٰہی کو معاذ اللہ ایسا ذلیل طبقہ کا حصہ قرار دیا جس کو کوئی مومن مسلمان معتبر نہیں سمجھ سکتا ہاں البتہ مرزائی کے نزدیک

وہ حجت ہے کیونکہ مرزا صاحب نے اپنا ذاتی تجربہ فرمایا اُمت مرزائیہ کے لیے انکار کی گنجائش نہیں جوان کے مرزا صاحب کا عمل سنت عملی کا درجہ رکھتا ہے۔

حقیقت الوحی ص ۳ } اور یہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ بعض عورتیں جو قوم کی چوہڑی یعنی بھنگن تھیں جن کا پیشہ مردار کھانا اور ارتکاب جرائم کا کام تھا انہوں نے ہمارے روبرو بعض خوابین بیان کیں اور وہ سچی نکلیں اس سے عجیب تر یہ کہ بعض زانیہ عورتیں اور قوم کے کنجر جن کا دن رات زنا کاری کام تھا ان کو دیکھا گیا کہ بعض خوابیں انہوں نے بیان کیں اور وہ پوری ہو گئیں۔

حاشیہ گولڑویہ ص ۷۷ } یہ عجیب حیرت نما امر ہے کہ بعض طوائف یعنی کنجریاں بھی جو سخت ناپاک فرقہ دنیا میں ہل سچی خوابیں دیکھا کرتی ہیں اور پلید اور فاسق اور حرامخور اور کنجروں سے بدتر اور بد دین اور ملحد جو اباحتیوں کے رنگ میں زندگی بسر کرتے ہیں اپنی خوابیں بیان کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو کہا کرتے ہیں کہ بھائی میری طبعیت تو کچھ ایسی واقعہ ہوئی ہے کہ میری خواب کبھی خطا ہی نہیں جاتی اور اس واقعہ کو اس بات کو تجربہ ہے کہ اکثر پلید طبع اور سخت گندے اور ناپاک اور بے شرم اور خدا سے نہ ڈرنے والے اور حرام کھانے والے فاسق بھی سچی خوابیں دیکھ لیتے ہیں۔

تجلیات الٰہیہ ص ۱۶ } ہم نے کب اور کس وقت کہا کہ بجز ہمارے اور کسی کو کوئی خواب نہیں آتی اور نہ کوئی الہام ہوتا ہے بلکہ تجربہ تو یہاں تک ہے بعض وقت ایک کنجری کو بھی جن کا دن رات زنا کاری پیشہ ہے سچے خواب آ سکتے ہیں ایک چور بھی جس کا پیشہ بیگانہ مال کا سرقہ ہے بذریعہ خوب کسی سچی واقعے پر اطلاع پا سکتا ہے۔

مرزائیو! سوچو کہ کیا مرزا صاحب نے اپنا ذاتی تجربہ فرما کر اپنے الہامات کا نمونہ نہیں کھینچ دیا؟ اور ثابت کر دیا کہ کنجروں اور پلیدوں کو سچی خوابیں اور الہام آ جاتے ہیں لیکن مرزا جی ان سے بھی گئے گزرے ہیں جن کی ایک خواب یا ایک الہام بھی سچا نہ نکلا جو مرزا جی کے کاذب ہونے کے لیے کافی دلیل ہے۔

مرزاغلام احمد صاحب کے مذکورۂ بالا حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ مرزا جی کو وحی الٰہی نہ تھی بلکہ ناپاک لوگوں کی سی وحی شیطانی بھی اور پاک لوگوں پر شیطانی وحی ہی آئی ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی بھی ہے۔ اِنَّ الشَّیٰطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ اِلٰٓی اَوْلِیَآءِ ھِمْ شیاطین اپنے دوستوں کی طرف وحی کرتے ہیں اور خداوند کے نیک بندوں پر اس کا تسلط ممکن ہی نہیں کیونکہ وہ کہہ چکا ہے اِلَّا عِبَادَکَ مِنْھُمُ الْمُخْلَصِیْنَ اور ارشاد الٰہی بھی ہے اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطَانٌ "جمع کردہ وحی کو جب شیطانی اور ناپاک لوگوں جیسی فرمادیا پھر بھی اگر کوئی مرزائی مرزا غلام احمد صاحب کے الہامات کو وحی الٰہی یا قرآن مجید جیسی کہے تو اس سے زیادہ اور کون مفتری علی اللہ اور ظالم ہوسکتا ہے۔

"مرزائی" مولوی صاحب جب تم نے ہمارے مرزا صاحب کو جھوٹا اور مفتری ثابت کردیا اور یہ بھی کہتے ہو کہ اس پر وحی الٰہی نازل نہیں ہوئی تو پھر اتنا بڑا سلسلہ احمدیہ کیسے ترقی کر گیا میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ایک صداقت کا نشان ہے۔

"محمد عمر" مرزائی صاحب مرزا صاحب نے خود فرمایا ہے کہ میری نبوت برطانوی ہے اور گورنمنٹ برطانیہ کا خودکاشتہ پودا ہے ملاحظہ ہو۔

(برطانوی نبوت کا خودکاشتہ پودا)

تبلیغ رسالت $\frac{ے}{١٩}$ } صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولتمدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جان نثار خاندان ثابت کرچکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیرخواہ اور خدمت گزار ہیں اس خودکاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو ارشاد فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے

فرق نہیں کیا لہٰذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدمات گزشتہ کے لحاظ سے سرکار دولتمدار کی پوری عنایات اور خصوصیت توجہ درخواست کریں۔

کیوں جی؟ مرزائی صاحب مرزا صاحب کے کلام سے ہی تمہیں تسلی ہوگئی ہوگی کہ یہ قادیانی نبوت کا اصل مُرسِلِین برطانیہ ہے جن کا یہ مرزائیت خود کاشتہ پودا ہے۔

(۲) کتاب البریہ: اشتہار واجب الاظہار جو اپنے مریدوں کی آگاہی کے لئے شائع کیا۔ گورنمنٹ برطانیہ ہمارا اصول ہے۔

کیوں جی مرزائی صاحب! اب تو صفائی کے گواہ تمہارے مرزا غلام احمد صاحب ہی بھگت گئے۔

برطانیہ کا قادیانی نبی کی حفاظت کرنا

(۳) سیرت المہدی ۱/۲۷۵} خاکسار عرض کرتا ہے کہ حکومت کی طرف سے بالعموم قادیان میں ایک پولیس کا سپاہی رہا کرتا تھا۔

مرزا صاحب کے نزدیک اُمت محمدیہ سے انگریز بہتر ہے

(۴) تبلیغ رسالت ج ۱۰/۱۲۴} تمہارے مخالف جو مسلمان ہزار ہا درجہ ان سے انگریز بہتر ہے۔

مرزائیت کا اصل

(۵) براھین احمدیہ مطبع لاہوری ص ۹۰} بعض ناواقف انگریزوں نے خصوصاً ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے جو کمیشن تعلیم کے اب پریذیڈنٹ ہیں۔ اپنی ایک مشہور تصنیف میں اس دعوئی پر بہت اصرار کیا ہے کہ مسلمان لوگ سرکار انگریزی کے دلی خیر خواہ نہیں ہیں اور انگریزوں سے جہاد کرنا فرض سمجھتے ہیں گو یہ خیال ڈاکٹر صاحب کا شریعت اسلام پر نظر کرنے کے بعد ہر ایک شخص پر محض بے اصل اور خلاف واقعہ ثابت ہوگا لیکن افسوس کہ بعض مستانی اور بے تمیز سفہاء کی نالائق حرکتیں اس خیال کا تائید کرتی ہیں۔

پس ظاہر ہے کہ ان کی یہ ذاتی حرکات ہیں نہ شرعی پابندی سے اور ان کے مقابلہ پر ان ہزار ہا مسلمانوں کو دیکھنا چاہیے جو ہمیشہ جان نثاری سے خیر خواہی دولت انگلشیہ کی کرتے رہے ہیں اور کرتے ہیں ۱۸۵۷ء میں جو کچھ فساد ہوا اس میں مجز جہلا اور بد چلن لوگوں کے اور کوئی شائستہ اور نیک بخت مسلمان جو باعلم اور باتمیز تھا ہرگز مفسدہ میں شامل نہیں ہوا بلکہ پنجاب میں بھی غریب غریب مسلمانوں سے سرکار انگریزی کو اپنی طاقت سے زیادہ مدد دی چنانچہ ہمارے والد صاحب مرحوم نے بھی باوجود کم استطاعتی کے اپنے اخلاص اور جوشِ خیر خواہی سے پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر کے اور پچاس مضبوط اور لائق سپاہی بہم پہنچا کر سرکار میں بطور مدد کے نذر کی۔ بہر حال ہمارے بھائی مسلمانوں پر لازم ہے کہ گورنمنٹ پر اتنے دھوکوں سے متاثر ہونے سے پہلے محدود طور پر اپنی خیر خواہی ظاہر کریں جس حالت میں شریعت اسلام کا یہ واضح مسئلہ ہے جس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا جس کر زیر سایہ مسلمان امن اور عافیت اقد ازادی سے زندگی بسر کرتے ہوں اور جس کے عطیات سے ممنون منت اور مرہون احسان ہوں اور جس کی مبارک سلطنت حقیقت میں نیکی اور ہدایت پھیلانے کے لیے کامل مددگار ہو قطعی حرام ہے۔

۹۲۔ پس حقیقت میں خداوند کریم ورحیم نے اس سلطنت (برطانیہ) کو مسلمانوں کے لیے ایک بارانِ رحمت بھیجا ہے جس سے پودا اسلام (مرزائیت) کا پھر اس ملک پنجاب میں سرسبز ہوتا جاتا ہے۔

۹۳۔ کوئی شخص طریقہ حقہ (مرزائیہ) کو اختیار کر کے اپنی قوم کے ظلم سے محفوظ نہیں رہ سکتا تھا لیکن سلطنت انگلشیہ کی آزادی نہ صرف ان خرابیوں سے خالی ہے بلکہ اسلامی ترقی (مرزائیت) کی بدرجہ غائت ناصر اور موید ہے ہے مسلمانوں (مرزائیوں) پر لازم ہے کہ اس خداداد نعمت کا قدر کریں اور اس کے بذریعہ سے اپنی دینی ترقیات میں قدم بڑھا دیں اور اس طرف بھی توجہ کریں کہ اس مربی سلطنت کا شکر گزاری کے لئے یہ بھی ضرور ہے۔

(۶) الانذار ص ۱۵} قرآن میں حکم ہے۔ اَطِیْعُو اللّٰہَ وَاَطِیْعُو الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ اب اولی الامر کی اطاعت کا صاف حکم ہے اگر کوئی کہے گورنمنٹ مِنْکُمْ میں داخل نہیں تو یہ اس کی صریح غلطی ہے۔

(۷) ستارہ قیصرہ ص ۳} اور مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دوسرے بلاد اسلامیہ میں اس مضمون کے شائع کیے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن لہٰذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کا شکر گزار اور دعا گو ہے اور یہ کتابیں میں نے مختلف زبانوں یعنی اُردو فارسی عربی میں تالیف کر کے اسلام کے تمام ملکوں میں پھیلا دیں یہاں تک کہ اسلام کے دو مقدس شہروں مکہ اور مدینہ میں بھی بخوبی شائع کر دیں اور روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ اور بلاد شام اور مصر اور کابل اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہاں تک ممکن تھا اشاعت کر دی گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلط خیالات چھوڑ دیے جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کی دلوں میں تھے یہ ایک ایسی خدمت مجھ سے ظہور میں آئی۔ کہ مجھے اس بات پر فخر ہے۔ کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی نظیر کوئی مسلمان دکھلا نہیں سکا۔ اور میں اس قدر خدمت کر کے بائیس برس تک کرتا رہا ہوں اس محسن گورنمنٹ پر کچھ احسان نہیں کرتا کیونکہ مجھے اس بات کا اقرار ہے۔

(۸) تریاق القلوب ص ۲۵} میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید وحمایت میں گزارا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزا طاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھیں ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھرتی ہیں میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان

اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روائتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں پھر کیونکہ ممکن تھا کہ میں اس سلطنت کا بد خواہ ہوتا یا کوئی نا جائز باغیانہ منصوبے اپنی جماعت میں پھیلاتا جبکہ میں بیس برس تک یہی تعلیم اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی دیتا رہا اور اپنے مریدوں میں یہی ہدائتیں جاری کرتا رہا تو کیونکر ممکن تھا کہ ان تمام ہدایتوں کے برخلاف کسی بغاوت کے منصوبے کی میں تعلیم کروں۔ حالانکہ میں جانتا ہوں کہ خدا نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ امن مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے نہ مدینہ میں اسلام کی دوبارہ زندگی انگریزی سلطنت کے امن بخش سایہ سے پیدا ہوئی۔

(۹) کشف الغطا حاشیہ ص ۹ ﴾ اے نادانو گورنمنٹ انگریزی کی تعریف تمہاری طرح میری قلم سے منافقانہ نہیں نکلتی بلکہ میں اپنے اعتقاد اور یقین سے جانتا ہوں کہ درحقیقت خدا تعالیٰ کے فضل سے اس گورنمنٹ کی پناہ ہمارے لئے بالواسطہ خدا تعالیٰ کی پناہ ہے اس سے زیادہ اس گورنمنٹ کی پر امن سلطنت ہونے کا اور کیا میرے نزدیک ثبوت ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ پاک سلسلہ اس گورنمنٹ کے ماتحت برپا کیا ہے وہ لوگ میرے نزدیک سخت نمک حرام ہیں جو حکام انگریزی روبرو ان کی خوشامد کرتے ہیں ان کے آگے گرتے ہیں اور پھر گھر آکر کہتے ہیں کہ جو شخص اس گورنمنٹ کا شکر کرتا ہے وہ کافر ہے یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ ہماری یہ کارروائی جو اس گورنمنٹ کی نسبت کی جاتی ہے منافقانہ ہیں وَلَعْنَةَ اللّٰهِ علی المنافقین

نساء ۵/۸ ﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْباً مِنَ الْکِتَابِ یُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَیَقُوْلُوْنَ لِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا هٰؤُلَاءِ اَهْدٰی مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سَبِیْلاً اُوْلٰئِکَ الَّذِیْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَمَنْ یَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِیْراً۔

(۱۰) نُورالحق حصہ اول ص ۵﴾ اعطانا ملکۃ" رحمۃ التی تربینا بوابل الاحسان والاکرام وتنهضنا من حضیض الضُعف والھوان
اس نے ہمیں ایک ایسی ملکہ عطا کی ہے جو ہم پر رحم کرتی ہے اور احسان کی بارش سے اور مہربانی کے مہینہ سے ہماری پرورش فرماتی ہے اور ہمیں ذلت اور پستی کی کمزوری سے اوپر کی طرف اُٹھاتی ہے۔

(تربینا کا لفظ ہر ذی عقل سے پوشیدہ نہیں) محمد عمر

(۱۱) ست بچن ص ۱۴۴﴾ وہ لوگ بڑے ہی خوش نصیب ہیں جو اس مبارک گورنمنٹ کے ذریعہ سے آسمانی بارش کے قریب پہنچ گئے ہیں۔

مسلمانوں (مرزائیوں) کو چاہیے کہ اس گورنمنٹ کے وجود کو خدا تعالیٰ کا فضل سمجھیں اور اس کی سچی اطاعت کے لیے ایسی کوشش کریں کہ دوسروں (صحیح مسلمانوں) کے لیے نمونہ ہو جائیں کیا احسان کا عوض احسان نہیں کیا نیکی کے بدلے نیکی کرنا لازم نہیں سوچا ہیے کہ ہر ایک شخص سوچ لے اور اپنا نیک جوہر دکھلاوے اسلامی شریعت کسی کے حق اور احسان کو ضائع کرنا نہیں چاہتی پس نہ منافقانہ طور پر بلکہ دل کی سچائی ہے اور اس محسن گورنمنٹ سے اطاعت کے ساتھ پیش آنا چاہیے کیونکہ ہمارے دین کی روشنی پھیلانے کے لئے پہلی تقریب خدائے تعالیٰ نے یہی قائم کی ہے۔

یہ اشتہار غلام احمد صاحب قادیانی نے ۱۸۸۸ء میں شائع کیا۔

(۱۲) تبلیغ رسالت ۷/۱۸﴾ غرض یہ ایک ایسی جماعت ہے جو سرکار انگریزی کی نمک پروردہ اور نیک نامی حاصل کردہ اور مواد مرحم گورنمنٹ ہے اور یا وہ لوگ جو میرے اقارب یا خدام میں سے ہیں۔ ان کے علاوہ ایک بڑی تعداد علماء کی ہے جو میری اتباع میں اپنے وعظوں سے ہزاروں دلوں میں گورنمنٹ کی احسانات جما دیئے ہیں۔

مذکورہ بالا حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی حکومت نصاریٰ یعنی برطانیہ کا خود کاشتہ پودا ہے۔ خداوند کریم کے ارسال کردہ نبی نہیں ہے۔ اب قابل

غور یہ امر ہے کہ نصاریٰ کے ساتھ مسلمانوں کا کیسا تعلق ہونا ہے تا کہ اس کے خود کاشتہ پودے کو بھی اسی نظر سے اس کی طرف توجہ کی جاوے۔

مائدہ ۶/۱۴} لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَه وَمَا مِنَ الٰه اِلَّا اِلٰه" وَّاحِد" وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَاب" اَلِيْم" ۔ضرور کافر ہوئے وہ لوگ جنہیں کہا کہ اللہ ایک ہے حالانکہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اگر ان باتوں سے باز نہ آئے تو جو لوگ ان سے کافر رہینگے ان کو تکلیف دینے والا عذاب پہنچے گا اس زمانہ کے اکثر عیسائی جن کی حکومت برطانیہ بھی ہے۔ تثلیث کے قائل ہیں اور تثلیث کے ماننے والوں کو اللہ جل شانہ صاف طور پر کافر فرمایا ہے اور ڈر ہے کہ اگر یہ قائمیں تثلیث تائب نہ ہوئے اور اللہ کی طرف رجوع نہ کیا تو ان کو عذاب الیم ضرور پہنچے گا اب فیصلہ الٰہی تلاش کرنا ہے کہ اس کے متعلق یہود و نصاریٰ کے ساتھ تعلق مسلمانوں کا کیسا ہونا چاہیئے۔

مائدہ ۶/۸} يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ

اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست یا مددگار نہ بناؤ بعض بعض کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے ان کے ساتھ دوستی رکھے گا تو وہ انہیں سے ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ ظالموں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

اس آیۃ کریمہ کے رو سے ربّ العزّت نے ایمان داروں کو یہود و نصاریٰ کی دوستی سے منع فرمایا اور پھر صاف حکم لگا دیا کہ جو شخص مومنوں سے یہود و نصاریٰ کے ساتھ تعلق رکھے گا تو وہ مومن مسلمان نہیں ہے بلکہ یہود و نصاریٰ کی جماعت میں ہی شمار کیا جاویگا اور فرمایا کہ ان کے ساتھ تعلق رکھنے والا ظالم ہے ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت بھی نہیں دیتا رب العلیٰ تو یہود و نصاریٰ کے دوستوں کو انہی میں شمار کرے خواہ کیسے عامل کیوں نہ ہوا اور غلام احمد قادیانی جوان کا خود کاشتہ پودا ہو اور اس کو علی الاعلان فخر

ظاہر کرے کہ یہ ہمارے واسطے خاص انعام ہے ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خدائی نبی نہیں بلکہ برطانوی نبی ہیں اور ان کو نبوت بذریعہ ریل انکبوٹ یا تار موصول ہوئی ہے اور نبوت بھی تثلیثی کفار سے ملی جن کا اسلام سے تعلق ہی نہیں تو جو حال مُرسل کا ہوا جن کے متعلق خداوندی فیصلہ قرآن کریم میں موجود ہے۔

مائدہ ۶/۱۱ } وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَاءَ

اور اگر یہ لوگ اللہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کے ساتھ ایمان رکھتے تو ان (یہود نصاریٰ) کو دوست نہ بناتے۔

اس فرمان الٰہی سے یہود و نصاریٰ سے دوستی کا تعلق رکھنے والوں کے پول کو ظاہر فرما دیا کہ یہود و نصاریٰ کی ہم نوائی کا دم بھرنے والا اور ان کو انبیا ولولولا سر سمجھنے والے وہ انہی سے ہیں تب ہی تو ان کو اپنا اولوالامر تسلیم کرتے ہیں کیونکہ جن کے مطاع یہود و نصاریٰ ہے تو مطیعین ایمان اسلام کے مدعی کیسے ہو سکتے ہیں۔

جو خود کو مومنین کی جماعت سے نکال دے اس کی مومنین اور مسلمین کے ساتھ شمولیت کیسے ہو سکتی ہے جبکہ جل شانہٗ نے مسلمہ واضح فرما دیا ان کا ایمان نہ اللہ کے ساتھ ہے نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور نہ قرآن کے ساتھ ان تمام کے وہ منکر اگر ان کا ایمان خداوند کریم حضور اکرم نبی اکرم محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قرآن مجید کے ساتھ ہوتا تو وہ یہود و نصاریٰ کو اپنا اولی الامر اور مطاع نہ تسلیم کرتے اور ان کے خود کاشتہ پودا ہونے کا دعویٰ نہ کرتے کیونکہ جو یہود و نصائیٰ کا مطیع نہ ہو بلکہ ہمارا مطیع بنئے یہود و نصاریٰ تو لاشی محض ہیں دنیا کے مخالفین ان کو ماتحت نہیں کر سکتے کیونکہ مومن کی شان ہے۔ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

اے برطانیہ کے خود کاشتہ پودا کہلانے والو تم اگر دریں حالت مومنین میں رو

پوش ہوکر برطانیہ کی رسالت کا کام کروتو اب مشکل ہے کیونکہ اب خداوند کریم کے فضل وکرم سے حکومت اسلامی ہے اور مسلمان برطانیہ اور اس کے فضلات سے بخوبی واقفی حاصل کر چکا ہے اب اس برطانیہ کا ہاتھ اسلامی مذہب کو امر محال ہے۔ حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِی سَمِّ الْخِیَاطِ کیونکہ مسلمان بیدار ہو چکا ہے کفر کے مقابلہ میں اپنے ایمان کو جانچ چکا ہے اسے یہ بھی فکر ہے کہ جیسا کہ اس ذات کے غنی نے مرزائیوں کو یہود ونصاریٰ کی جماعت میں شامل کر دیا ہے وہی ذات کبریا وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ کے قانون سے ان جماعت مرزائیہ میں شمار کر سکتا ہے کیونکہ فرمان الٰہی ہے وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ نیکی اور تقوی پر ایک دوسرے کی مدد کرو............ اور ایک دوسرے کے ظلم پر امداد نہ کروتو جو شخص اس وقت مرزائیت کے مقابلہ میں مسلمانوں کی امداد کریگا وہ مسلمانوں کے زمرہ میں شمار ہو گا ورنہ وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ کے ارشاد ہے مرزائیوں کی صف میں کھڑا کیا جاوے گا۔ ثابت ہوا کہ غلام احمد قادیانی بستان یہودیت ونصرانیت کے پودے ہیں اور برطانوی نبی ہیں ملاحظہ ہو۔

مائدہ {٦/١٠}،{٦/٣}لَقَدْ كَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ ضرور وہ لوگ کافر ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ مسیح بن مریم خدا کا بیٹا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے کسی نصاریٰ کو عیسیٰ علیہ السلام کے ابن اللہ کہنے پر فتوی چسپاں فرمایا اور یہود کو عزیز ابن اللہ کہنے پر فتوی کفر لگایا اور یہ بھی فرمایا قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ان دونوں کو اللہ غارت کرے اَنّٰی یُؤْفَكُوْنَ خدا پر یہ کتنا بڑا بہتان باندھتے ہیں۔

۱۳۔ ازالۃ الاوھام ص ۱۲۸ مطبع لاہوری } ہم پر اور ہماری ذریت پر یہ فرض ہو گیا۔ کہ اس مبارک گورنمنٹ برطانیہ کے ہمیشہ شکر گزار ہیں۔

۱۴۔ ازالۃ الاوھام ۲۸۹ مطبع لاہوری } ہر ایک سعادت مند مسلمان کو دعا کرنی چاہئیے کہ اس وقت انگریزوں کی فتح ہو کیونکہ یہ لوگ ہمارے محسن ہیں۔ اور سلطنت

برطانیہ کے ہمارے سر پر بہت احسان ہیں سخت جاہل اور سخت نادان اور سخت نالائق وہ مسلمان ہے جو اس گورنمنٹ سے کینہ رکھے اگر ہم ان کا شکر نہ کریں تو پھر ہم خدا تعالیٰ کے بھی ناشکر گزار ہیں۔ کیونکہ ہم نے جو اس گورنمنٹ کے زیر سایہ آرام پایا اور پا رہے ہیں وہ آرام ہم کسی اسلامی گورنمنٹ میں نہیں پا سکتے ہرگز نہیں پا سکتے۔

۱۵۔ ازالۃ الاوھام ۹۷﴾ میرا یہ دعویٰ ہے کہ تمام دنیا میں گورنمنٹ برطانیہ کی طرح کوئی ایسی گورنمنٹ نہیں جس نے زمین پر ایسا امن قائم کیا سچ سچ کہتا ہوں کہ جو کچھ ہم پوری آزادی سے اس گورنمنٹ کے تحت میں اشاعت حق کر سکتے ہیں یہ خدمت مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ میں بیٹھ کر بھی ہرگز بجا نہیں لا سکتے۔

۱۶۔ ایام صلح ۱۳۹﴾ اگر یہ گورنمنٹ ہمارے ملک میں قدم نہ رکھتی تو شاید اب تک تمام مسلمان سکھوں کی طرح ہو جاتے۔

۱۷۔ ایام صلح ۱۴۱﴾ اور کس مبارک گورنمنٹ کے قدم سے ہم وحشیانہ حالت سے باہر ہوئے۔

۱۸۔ تبلیغ رسالت ۱۱۴﴾ میرے نزدیک واجب التعظیم اور واجب الاطاعت اور شکر گزاری کے لائق گورنمنٹ انگریزی ہے جس کے زیر سایہ امن کے ساتھ یہ آسمانی کارروائی کر رہا ہوں۔

مرزا صاحب کی ان تحریرات سے ثابت ہوا کہ قادیانی نبوت برطانیہ کی تیار کردہ ہے یعنی میڈ ین انگلینڈ ہے پھر بعد ازیں مرزا غلام احمد صاحب نے نبوت پہنچنے کا ذریعہ بھی بیان فرمایا کہ میری نبوت برطانیہ کی طرف بذریعہ ریل، اور تار، دگن بوٹ اور مطابق ڈاک موصول ہوئی ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب ریل اور تار اور گن بوٹ وغیرہ کی وکالت سے جونی نبی بنے!

تحفہ گولڑویہ ۱۶۴} اور ان تمام خادموں نے جو ریل اور تار اور گن بوٹ اور مطابع اور احسن انتظام ڈاک اور باہمی زبانوں کا علم خاص کر ملک ہند میں اردو نے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک زبان مشترک ہوگئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بزبان حال درخواست کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمام خدام حاضر ہیں اور فرض اشاعت پورا کرنے کے لئے بدل وجاں سرگرم ہیں آپ تشریف لائے اور اس اپنے فرض کو پورا کیجئے کیونکہ آپ کا دعویٰ ہے کہ میں تمام کافہ ناس کے لئے آیا ہوں اور اب یہ وقت ہے کہ آپ ان تمام قوموں کو جو زمین پر رہتے ہیں قرآنی تبلیغ کر سکتے ہیں اور اشاعت کو کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور اتمام حجت کے لئے تمام لوگوں میں دلائل حقانیت قرآن پھیلا سکتے ہیں تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے جواب دیا کہ دیکھو میں بروز کے طور پر آتا ہوں مگر میں ملک ہند میں آؤں گا کیونکہ جوش مذاہب واجتماع جمیع ادیان اور مقابلہ جمیع ملل ونحل اور امن وآزادی اس جگہ ہے۔

مرزائی دوستو! سوچو تمہارے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعویٰ کہ میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جونی نبی ہوں جو اس قدنی جون میں ریل اور تار اور گن بوٹ اور ہندوؤں کی مشترکہ زبان اردو کی درخواست پر آیا ہوں لہٰذا وحی والہامات بھی انہوں کے ذریعہ سے حاصل ہوئے اور ہندو لوگ چونکہ جون کے قائل ہیں اس لئے مرزا غلام احمد صاحب بھی کبھی کرشنی جون کے مدعی بنتے ہیں کبھی نہیہ کلنک اور کبھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جون دھار کر آنے کے مدعی ہیں خدا کے نبی نہیں اور مرزا صاحب نے ریل کو دجال کا گدھا مقرر فرمایا ہے۔

ریل دجال کا گدھا ہے

(۱) ازالۃ الاوہام ۱۳۴} مگر ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد با اقبال قومیں ہیں اور گدھا ان کا یہی ریل ہو جو مشرق اور مغرب کے ملکوں میں ہزاروں کوسوں تک چلتے دیکھتے ہو۔

مرزا صاحب کی سابقہ عبارت سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب ریل کی درخواست پر تشریف لائے ہیں اور مرزا صاحب کی اس عبارت مذکورہ سے ثابت ہوا کہ ریل دجال کا گدھا ہے تو ان دونوں عبارتوں سے یہ نتیجہ نکلا کہ ریل یعنی گدھے نے اپنی ہندی اسواری دجال کو طلب فرمایا تو مرزا صاحب نے ریل یعنی قادیانی گدھے کے لئے دجال کو بھی مقرر فرمادیا۔

دجال کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا فیصلہ

(۲) ازالۃ الاوہام مطبع لاہوری ۴۸} دجال مشرق کی طرف سے خروج کرے گا یعنی ملک ہند سے یعنی یہ ملک زمین حجاز سے مشرق کی طرف ہے متفق علیہم .... جب داخل ہے اور حجاز سے مشرق کی جانب بھی واقع ہے اور مرزا صاحب نے جو پہلے فرمایا تھا کہ انگریز دجال وہ جھوٹ ثابت ہوا کیونکہ انگریز کا خروج حجاز سے شرقی جانب ہیں بلکہ قادیاں شرق جانب ہے۔ اور ہندوستان کا ایک قصبہ ہے۔

(۳) آئینہ کمالات ۲۸۰} دجال نبوت کا دعویٰ بھی کرے گا اور خدائی کا بھی۔

مرزائی دوستو! انصاف کی بات کرنا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے یہ کس کا نقشہ کھینچا مرزا صاحب کا نبوت کا دعویٰ اور خدائی کا دعویٰ کرنا اظہر من الشمس ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا اب مرزا صاحب کے فیصلے کو دیکھ کر بھی تم شش و پنج مبتلاء ہو جاؤ تو یہ انصاف کا خون کرنا ہے۔

(۴) تحفہ گولڑویہ ۱۶۹} مسیح الدجال جس کا ترجمہ ہے کہ خلیفہ ابلیس کیونکہ دجال ابلیس کے ناموں میں سے ایک نام ہے جو اس کا اسم اعظم ہے۔ جس کے معنی حق کے چھپانے والا اور جھوٹ کو رونق دینے والا اور ہلاکت راہوں کو کھولنے والا اور زندگی کی راہوں پر پردہ ڈالنے والا اور یہی سادہ اور چمک دینے والا اور مقصود اعظم سلطان ہے اس لئے یہ اسم اعظم ہے۔

مرزائی دوستو! تمہیں مرزا صاحب کی کتب ہے واضح ہو چکا کہ مرزا صاحب تمام عمر حق کو چھپانے کی کوشش کرتے رہے اور جھوٹ کو رونق دیتے رہے اور مرزا صاحب نے مرزائیوں کے لئے ہلاکت کی راہیں کشادہ کردیں اور عیوبات مرزائیہ پر پردہ ڈال کر مرزائیت کو سچا کہنا شروع کردیا۔

دجال کا دجل

(۵) حاشیہ چشمہ معرفت ۸۷} اور پھر بعض احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت دجال کا تمام زمین پر غلبہ ہوگا اور تمام زمین پر بغیر مکہ معظمہ کے دجال محیط ہو جائے گا اور دجال کی نسبت حدیثوں میں یہ بیان ہے کہ وہ دجل سے کام لے گا اور مذہبی رنگ میں فتنہ ڈالے گا۔

مرزا جی نے اس مذکورہ عبارت میں مذہبی رنگ میں فتنہ ڈالے گا۔ ایک ایسا جملہ استعمال فرمایا جس سے مرزائیت کا پورا نقشہ کھینچ دیا کیونکہ مرزائیت کا دارومدار ہی استعاروں پر ہے۔

(۱) تحفہ گولڑویہ ۲۲۳} یہ زمانہ رجعت بروزی کا زمانہ کہلاتا ہے

(۲) کتاب البریہ ۱۷۹} پیشگوئیوں پر اکثر مجازات اور استعارات غالب ہوتے ہیں۔

(۳) چشمہ معرفت ۲۲۳} شق (قمر) کا لفظ محض استعارہ کے رنگ میں ہوگا۔

(۴) حاشیہ نزول مسیح ص ۸} ا جس طرح عیسیٰ مسیح استعارہ کے رنگ میں مردوں میں سے جی اٹھا۔

(۵) تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴۴} استعارہ کے رنگ میں وہ خدا کے بیٹے کہلاتے ہیں۔
تمام مرزائیت کا دارومدار استعاروں پر ہی ہے لہٰذا مرزا صاحب نے ع
مذہبی رنگ میں یعنی استعاروں کا فتنہ اسلام پر برپا کر دیا اور ہر دجل سے کام لیا جیسا ک
مذکور ہو چکا اب فیصلہ تم کرلو کہ مرزا صاحب کا یہ فرمان بھی ان کے لئے زیبا ہے یا نہیں
اور دوسرے مقام پر مرزاجی نے یہودیوں کو دجال سے خارج کر دیا۔

(۶) آئینہ کمالات ص ۴۴۱} اَمَّا الدَّجَّالَ فَاسْمَعُوْا بُیِّنُ لُکُمْ حقیقة م
صفاء الهامي وزلالي وَهُوَ حجة قاطعة" تقفت للمخالفين تثقيف العوا
خذوه ولا تكونوا ناسين اومتاسينايها الاعزة قد كشف عَلَيَّ ان وح
الدجال ليست وحدة شخصية بل وحدة نوعية" بمعنى الات
الاراء فوى نوع الدجاليه كما يدل له عليه لفظ الدجال وان فى ه
الاسم آيات للمتفكرين فافهم اومن لفظ الدجال سلسلة" ملئمة
همر دجاليه بَعْضها ظهيراً للبعض كانها بنيان مرصوص من
متحدة القالب كل لبتة تشارك مايليها فى لونها وقوامها وم
ارها والعتحكامها وادخلت بعضها فى بعض واشيدت من خار
بالطين اوكركب روف بعضهم بعضا وهم ممتطين شمله شمعله ي
من شدة سرعتها جلا۔

(۷) حاشیہ گولڑویہ: نسائی نے ابی ہریرہ سے دجال کی صفت میں آنحضرت
اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث لکھی ہے۔
يُخْرُجُ فى آخر الزمان دجال يختلون الدنيا الذين يلب
الناس جلود الضات السنتهم احلى من العسل وقلوبهم الذياب ي
الله عزول وجل ابى يفترون ام عَلَيَّ يجترؤن

یعنی آخری زمانہ میں ایک گروہ دجال نکلے گا وہ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دیں گے یعنی اپنے مذہب کی اشاعت میں بہت سامال خرچ کریں گے بھیڑوں کے لباس پہن کر آئیں گے ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی اور دل بھیڑیوں کے ہوں کے خدا کہے گا کہ تم میرے نام کے ساتھ مفرور ہو گئے اور کیا تم میرے کلمات میں تحریف کرنے لگے کنز العمال ۷/۱۴ ۱/۱

بھئی مرزائی دوستو! تمہارے مرزا غلام احمد جی نے یہ جو قوم دجال کا نقشہ کھینچا ہے خود فیصلہ کرلو یہ کونسی قوم ہے امت مرزائیت کے یہ بعینہ اوصاف ہیں یا نہیں! پھر مرزاجی نے دجال کی تشریح فرمائی۔

(۸) تحفہ گولڑویہ ص ۱۳۷} اور اگر یہ سوال ہو کہ جبکہ دجال کا بھی حدیثوں میں ذکر پایا جاتا ہے کہ وہ دنیا میں ظاہر ہوگا اور پہلے نبوت کا دعویٰ کرے گا اور پھر خدائی کا دعویدار بن جائے گا۔ تو اس حدیث کی ہم کیا تاویل کریں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اب تمہاری تاویل کی کچھ ضرورت نہیں واقعات کے ظہور نے خود اس حدیث کے معنی کھولدیئے ہیں یعنی یہ حدیں ایسی قوم (مرزائیہ) کی طرف اشارہ کرتی ہے جو اپنے افعال سے دکھلادیں گے کہ انہوں (مرزائیہ) نے نبوت کا دعویٰ بھی کیا ہے اور خدائی کا دعویٰ بھی نبوت کا دعویٰ اس طرح پر کہ وہ لوگ خداتعالیٰ کی کتابوں میں اپنی تحریف اور تبدیل اور انواع واقسام بیجادست اندازیوں سے جو نہایت جرأت اور بیبا کی اور شوخی سے ہوں گی اس قدر دخل دیں گے اور اس قدر اپنی طرف سے تصرفات کرلیں گے۔ اور ترجموں کو عمداً بگاڑ دینگے کہ گویا وہ خود نبوت کا دعویٰ کررہے ہیں۔

(۹) تحفہ گولڑویہ ص ۱۳۹} اور مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ یہی حق ہیں اور جو دجال کی آنکھوں کی نسبت حدیثوں میں آتا ہے کہ ایک آنکھ اس کی بالکل اندھی ہوگی اور ایک پھولا ہوگا اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ گروہ جو دجال صفات سے موسوم ہوگا اس کا خیال ہوگا کہ ایک آنکھ اس کی تو کم دیکھے گی اور حقائق کے

چھرے اس کو دھندلے نظر آئینگے۔ (اس علامت پر غور کرو) مگر دوسری آنکھ بالکل اندھی ہوگی وہ کچھ بھی دیکھ نہیں سکے گی جیسا کہ یہ قوم (مرزائی) جو نظر کے سامنے (ہندوستان میں) تو رایت پر تو کسی قدر ایمان لاتی ہی نہیں گو ناقص اور غلط طور پر مگر قرآن شریف کو دیکھ نہیں سکتے گویا ان کی ایک آنکھ میں انگور کے دانے کی طرح ٹیٹ پڑا ہوا ہے مگر دوسری آنکھ جس سے قرآن شریف کو دیکھنا تھا بالکل اندھی ہے یہ کشفی صورت میں دجال کی صورت ہے اور اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ لوگ خدا تعالیٰ کی آخری کتاب کی بالکل شناخت نہیں کریں گے (یعنی تذکرہ وغیرہ کو مقدم سمجھیں گے) اور ظاہر ہے کہ اس تاویل کی رو سے جو بالکل معقول اور قرین قیاس ہے کسی نئے دجال کی تلاش کی ضرورت نہیں بلکہ جس گروہ نے قرآن شریف کی تکذیب کی اور جن کو خدا نے کتاب دی اور پھر انہوں نے اس کتاب پر عمل نہ کیا اور اپنی طرف سے اس قدر تحریف کی کہ گویا نئی کتاب نازل ہو رہی اور نیز کارخانہ قضا و قدر میں اس قدر دست اندازی کی کہ خدا کی عظمت دلوں سے بکلی اُٹھ گئی وہی لوگ دجال ہیں ایک پہلو سے نبوت کے مدعی اور دوسرے پہلو سے خدائی کے دعویدار........... اور احادیث واضح جو قرآن کی منشاء کے موافق دجال کی حقیقت ظاہر کرتی ہیں وہ اگرچہ بہت ہیں مگر ہم اس جگہ ان سے ایک بطور نمونہ درج کرتے ہیں۔ وہ حدیث یہ ہے یخرج فی آخر الزمان دجال یختلون الدینا باالدین ینسبون للناس جنود الضان من الدین التھم احلی من العسل وقلوبھم قلو الذیاب یقول اللّٰہ عزو جل ابی یفترون اَمْ علی یجترُون حتی حلفت لا بعثن علی اولٰٓئکَ مِنھم فتنۃ"

(۱۰) کنز العمال ﴿ے/۱۴۵﴾ یعنی آخری زمانہ میں دجال ظاہر ہوگا وہ ایک مذہبی گروہ ہوگا جو زمین پر جا بجا خروج کریگا اور وہ لوگ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دینگے یعنی ان کو اپنے دین میں داخل کرنے کے لیے بہت سامال پیش کرینگے اور ہر قسم کے آرام اور لذات دینوی کی طمع دینگے اور اس غرض سے کہ کوئی ان کے دین میں داخل

جائے بھیڑیوں کی پوستین پہن کر آئیں گے ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہونگی اور ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہونگے اور خداعزوجل فرمائے گا کہ کیا یہ لوگ میرے حلم پر مغرور ہورہے ہیں کہ میں ان کو جلدتر نہیں پکڑتا اور کیا یہ لوگ میرے پر افترا کرنے میں دلیری کررہے ہیں یعنی میری کتابوں کی تحریف کرنے نے میں کیوں اس قدر مشغول ہیں۔

مرزائیو! مرزا غلام احمد صاحب نے اس بیان میں قوم دجال کی آٹھ علامتیں بیان فرمائیں۔

(۱) دجال کا ایک مذہبی گروہ ہوگا جو بجازمین پر خروج کریگا۔

(۲) اور وہ لوگ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دینگے یعنی ان کو اپنے دین میں داخل کرنے کے لیے بہت ساماں پیش کرینگے۔

(۳) اور ہر قسم کے آرام اور لذات دینوی کا طمع دینگے (مثلاً ملازمت و مکان وزمین و بیوی وغیرہ) اس غرض سے کہ کوئی ان کے دین میں داخل ہو جائے۔

(۴) بھیڑوں کو پوستین پہن کر آئیں گے (اسلام کا نام لے کر خدمتگار اسلامی ظاہر کریں گے یعنی بھیڑ کی طرح جب چاہو دوہ لو)

(۵) ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہونگی۔

(۶) اور ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے (یعنی بھیڑیوں کی طرح مسلمانوں کے دین پھاڑیں گے۔)

(۷) خداوند تعالی اس قوم کو مہلت دیگا جس سے وہ لوگوں کو اپنا سچا ہونا کہیں گے لیکن اللہ تعالیٰ فرماویگا کہ یہ قوم میرے حلم پر مغرور نہیں کہ میں ان کو باری نہیں پکڑتا۔

(۸) یہ قوم میرے پر افترا سے کام لیں گے اور میری کتاب قرآن مجید کی تحریف کرینگے۔ (جیسا کہ مرزا صاحب اور مرزائیوں نے کی)

اب فیصلہ تم پر ہے کہ تمہارے مرزا غلام احمد صاحب کی یہ فرمودہ علامتیں مرزائیوں کا نقشہ ہے یا نہیں۔ اور تم سوچو کہ تم ان کے حامل ہو یا نہیں۔ جب ان تمام

صفات سے مرزائی متصف ہے تو مرزا جی نے ہی تمہیں قوم دجال ثابت کر دیا۔ ہم کہتے تو شاید تم ہم سے ناراض ہوتے اب اگر قوم دجال ثابت کرنے میں ناراضگی ہو تو مرزا غلام احمد صاحب پر ہم رنجیدہ خاطر نہ ہو جانا سچ ہے قل الحق من ربکم اور سنئے۔

(۱) ازالۃ الاوھام ۳۸۰} دجال کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم کشف اور رویا میں دیکھا کہ داہنی آنکھ سے وہ کانا ہے اور دوسری آنکھ بھی عیب سے خالی نہیں یعنی دینی بصیرت ان کو بالکل نہیں دی گئی اور تحصیل دنیا کی وجود بھی حلال اور طیب نہیں۔

(۲) دجال کے ساتھ بعض اسباب تنعم اور آسائش جنت کی طرح ہونگے اور بعض اسباب محنت اور جلا کے آگ یعنی دوزخ کی طرح ہونگے۔

(۳) دجال کے بعض دن برس کی طرح ہوں گے اور بعض مہینہ کی طرح اور بعض ہفتہ کی طرح مگر یہ نہیں کہ دنوں میں فرق ہوگا بلکہ اس کے دن اپنے مقدار میں ایسے ہی ہوں گے جیسے تمہارے۔

(۴) دجال کے گدھے کا اس قدر جسم ہوگا کہ اس کے ایک کان سے دوسرے کان تک کا فاصلہ ہوگا لیکن ظاہر ہے کہ اس جسامت کے گدھے خدا تعالیٰ نے پیدا نہیں کیے تا امید کی جائے کہ ان کی اولاد سے یہ گدھا ہوگا۔

(۵) دجال جب گدھے پر اسوار ہوگا تو گدھا جس جلدی سے چلے گا اس کی یہ مثال کہ جیسے بادل اس حالت میں چلتا ہے جبکہ پیچھے اس کے ہوا ہو یہ ایک لطیف اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ دجال کا گدھا کوئی جاندار مخلوق نہیں ہوگا۔

(۶) زمین و آسمان دونو دجال کے فرمانبردار ہونگے یعنی خدا تعالیٰ اس کی تدبیر کے ساتھ تقدیر موافق کر دیگا اور اس کے ہاتھ پر زمین کو اس کی مرضی کے موافق آباد کریگا۔

(۷) دجال مشرق کی طرف سے خروج کریگا یعنی ملک ہند سے کیونکہ یہ ملک زمین حجاز سے مشرق کی طرف ہے۔

(۸) دجال جس ویرانہ پر گزریگا اسے کہے گا کہ تو اپنے خزانے باہر نکال سو

تمام خزانے باہر نکل آئینگے اور دجال کے پیچھے جائینگے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دجال زمین سے بہت فائدہ اُٹھائیگا اور اپنی تدبیروں سے زمین کو آباد کریگا اور ویرانے کو خزانے کر کے دکھائیگا پھر آخر باب لُدّ پر قتل کیا جائیگا لُدّ ان لوگوں کو کہتے ہیں جو بیجا جھگڑے والے ہوں یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب دجال کے بیجا جھگڑے کمال تک پہنچ جائینگے تب مسیح موعود ظہور کریگا اور اس کے تمام جھگڑوں کا خاتمہ کر دے گا (جیسا کہ مرزائی آج کل ویران زمینوں کو آباد کر رہے ہیں اور رزق ان کے پیچھے ہے)

(۹) دجال خدا نہیں کہلائیگا بلکہ خدا تعالیٰ کا قائل ہوگا بلکہ بعض انبیا کا بھی۔

ان دنوں علامتوں میں سے ایک بھاری علامت دجال کی اس کا گدھا ہے جس کے بین الاذنین کا اندازہ ستر باغ کیا گیا ہے اور ریل کی گاڑیوں کا اکثر اسی کے موافق سلسلہ طولانی ہوتا ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ وہ دخان کی رو سے چلتی ہے جیسے بادل ہوا کہ زور سے تیز حرکت کرتا ہے اس جگہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلے طور پر ریل گاڑی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

کیوں جی؟ مرزائیو! اور قادیانیو! مرزا صاحب نے دجال کے اوصاف بیان کر کے اپنی مرزائیت کو تشت از بام کر دیا اور علامات دجال کو مرزائیت کے عین مطابق بنا دیا۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ریل کو دجال کا گدھا بھی مقرر کر دیا اور ہند سے ہی ایک خاص قوم تعلیم یافتہ کو اس کا اسوار بھی کرا دیا اب اگر تم اس پر اسوار ہو کر مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول ڈالو تو کون تسلیم کرتا ہے اور جہاں سے اس گدھے کی ابتدا ہوئی وہاں ہی جا کر اس قوم دجال نے ترقی فرمائی جیسا کہ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ (مرزائی نیا فرقہ)

تبلیغ رسالت {۸/۵۴} اور میں دیکھتا ہوں کہ دس ہزار یا اس سے بھی زیادہ ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو میری ان پاک تعلیموں کے دل سے پابند ہیں۔ اور یہ نیا فرقہ گورنمنٹ کے لیے نہایت مبارک فرقہ برٹش انڈیا میں زور سے ترقی کر رہا ہے اگر

مسلمان ان تعلیموں کے پابند ہو جائیں تو میں قسم کھا کر کہ سکتا ہوں کہ وہ فرشتے بن جائیں۔ میں نے اپنی کسی کتاب میں لکھا تھا کہ میری جماعت تین سو آدمی ہیں لیکن اب وہ شمار بہت بڑھ گیا ہے کیونکہ زور سے ترقی ہو رہی ہے اب میں یقین رکھتا ہوں کہ میری جماعت کے لوگ دس ہزار سے بھی کچھ زیادہ ہوں گے اور میری فراست یہ پیش گوئی کرتی ہے کہ تین سال تک ایک لاکھ تک میری اس جماعت کا عدد پہنچے گا۔

مرزائیو! سنا کلام مرزا صاحب کو جہاں سے گدھا نکلا و ہیں قوم دجال پیدا کردی بلکہ ہر سو ہزاروں کی تعداد میں دجالیوں کی جماعت بنا کر گدھے یعنی ریل کی التجا پر اس کے موزوں و مقرر شدہ دجالی اسوار کر دیے۔

اسلام سے علیحدہ نیا فرقہ اور نیا پیشوا

تبلیغ رسالت ۷ } چونکہ مسلمانوں کا ایک نیا فرقہ جس کا پیشوا اور امام اور پیر یہ راقم (مرزا غلام احمد) ہے پنجاب اور ہندوستان کے اکثر شہروں میں زور سے پھیلتا جاتا ہے اور بڑے بڑے تعلیم یافتہ مہذب اور معزز عہدہ دار اور نیک نام رئیس اور تاجر پنجاب اور ہندوستان کے اس فرقہ میں داخل ہوتے جاتے ہیں اور عموماً پنجاب کی شریف مسلمانوں کے نو تعلیم یاب جیسے بی اے اور ایم اے اس فرقہ میں داخل ہو رہے ہیں اور یہ ایک گروہ کثیر ہو گیا ہے جو اس ملک میں روز بروز ترقی کر رہا ہے۔

نیا پیشوا

تحفہ گولڑویہ ۱۲۹ } مسیح الدجال جس کا ترجمہ ہے خلیفہ ابلیس کیونکہ دجال ابلیس کے ناموں میں سے ایک نام ہے جو اس کا اسم اعظم ہے۔ جس کے معنی ہیں کہ حق کو چھپانے والا اور جھوٹ کو رونق اور چمک دینے والا اور ہلاکت راہوں کو کھولنے والا اور زندگی کی راہوں پر پردہ ڈالنے والا اور یہی مقصود اعظم شیطان ہے اس لئے یہ اس کا اسم اعظم ہے۔

مسیح ہندوستان ٦٩ } ایک وہ بھی مسیح ہے جو شر اور لعنت کے ساتھ مسیح کیا گیا یعنی اس کی فطرت شر اور لعنت پر پیدا کی گئی یہاں تک کہ اس کا چھونا بھی شر اور لعنت اور ضلالت پیدا کرتا ہے اور یہ نام مسیح دجال کر دیا گیا اور نیز ہر ایک کو جو اسکا ہم طبع ہو۔

دجال کے متعلق حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) مسلم شریف ۱/۴۴۴ } عن ابی هريرة قَال رَسُوْلُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم عَلٰى اَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلَائِكَةٍ لَا يَدْ خُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّ جَّالُ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے راستوں پر فرشتے ہیں مدینے میں کو طاعون اور دجال داخل نہیں ہو سکتے (مرزا صاحب بھی مدینہ شریف میں داخل نہ ہو سکے بلکہ طاعون اور مرزا صاحب دونو کے اجتماع نے دونو کی رفاقت کو ثابت کیا ہے۔)

(۲) ابوداؤد ۲/۲۵۸ } حدثنا عبيد اللّٰه بن معاذ نا ابى نا محمد بن عمر عن ابى سلمة عن ابى هريرة قال قال رَسُوْلُ اللّٰه صلى الله عليه وسلم لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلٰثُوْنَ كَذَّاباً دَجَّالاً كُلُّهُمْ يَكَذِّبُ عَلَى اللّٰهِ وَ وَعَلٰى رَسُوْلِهٖ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روائت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی حتی کہ نکلیں گے تیس دجال خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلائیں گے۔

(۳) ابوداؤد ۲/۲۳۳ ۲۳۴ } حدثنا سليمان بن حزب ومحمد بن عيسٰى قالا حدثنا حماد بن زيد عن ابى قلابة عن ابى اسماء عن ثوبان قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم سَيَكُوْنُ فِى اُمَّتِىْ كَذَّبُوْنَ ثَلٰثُوْنَ كُلُّهُمْ عَمُ اَنَّهٗ نَبِىٌّ" وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيّنَ لَا نَبِىَّ بَعْدِىْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ" مِنْ اُمَّتِىْ عَلَى الْحَق۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت میں تیس جھوٹے ہوں گے ہر ایک یہ گمان کریگا کہ وہ نبی ہے اور میں نبیوں کے ختم کرنیوالا ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہیگا۔

(۴) ابوداؤد ۲/۲۴۸ حدثنا عبید اللہ بن مَسْلمة نا عبد العزیز یعنی ابن محمد عن العلاء عن ابیه عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَخْرُجَ ثَلٰثُوْنَ دَجَّالُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال نکلیں گے ان کا ہر ایک گمان کریگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

تو مرزا صاحب بفرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی دجال ثابت ہوئے چنانچہ مرزا صاحب کا اقرار بھی تحریر کیا گیا جس سے فرمان الٰہی اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْئٌ" کے پورے حامل رہے اور بفتویٰ خداوند اظلم ثابت ہوئے۔

(۳) اور فرمان الٰہی سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ کے بھی قائل رہے چنانچہ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔

نزول مسیح ۹۹ }

آنچہ من بشنوم زوحی خُدا بخدا پاک دانمش زخطا
ہمچو قرآن منزہ اش دانم از خطا ہا ہمیں است ایمانم

جو کچھ میں خدا کی طرف سے وحی سنتا ہوں خدا کی قسم اس کو میں خطا سے پاک جانتا ہوں قرآن کی طرف میں اس کو پاک جانتا ہوں تمام گناہوں سے یہی ہے میرا ایمان۔

مرزا صاحب کے کلام سے مذکورہ قرآن کی آیت کا مضمون پورا منطبق ہوا کہ وحی الٰہی مرزا صاحب پر نازل نہیں ہوئی اور نہ ہی ممکن تھی اور نہ ہے تو مرزا غلام احمد صاحب کا وحی والہام کا دعویٰ اس آیت کریمہ کے قانون سے جھوٹا ثابت ہوا اور مرزا صاحب پہلے شیطانی وحی نازل ہونے کا بھی اقرار کر چکے ہیں حالانکہ انبیاء اللہ کو شیطانی

کلام کا دخل نہیں ہوتا مرزا صاحب کے کلام ہجو قرآن منزہ اش دانم نے مرزا صاحب کو اظلم اور مفتری ثابت کر دیا جو مرزا صاحب کو امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے خارج کر رہا ہے۔

(۲) شعراء 19/11 } هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ

کیا بتاؤں میں تمہیں کہ شیاطین کس پر اترتے ہیں ہر جھوٹ بولنے والے گناہ کرنے والوں پر اترتے ہیں کان لگائے رکھتے ہیں (شیطانوں کی خبریں سننے کے لئے) اور اکثر ان کے جھوٹے ہوتے ہیں اور شاعروں کی پیروی کرتے ہیں گمراہ لوگ کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ وہ (شاعر لوگ) ہر وادی میں حیران پھرتے ہیں۔

جن لوگوں پر شیاطین نازل ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے علامات فرمائے۔

(۱) بڑے جھوٹ بولنے والے پر شیاطین نازل ہوتے ہیں۔

(۲) گناہ کرنے والے پر شیاطین نازل ہوتے ہیں۔

(۳) شاعروں کی اتباع گمراہ لوگ کرتے ہیں۔

ان تمام صفات سے مرزا غلام احمد صاحب متصف تھے جیسا کہ مذکور ہو چکا لہٰذا ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب پر شیاطین نازل ہوتے تھے جو ان کو الہام کرتے تھے قرآنی آیت سے بھی۔

جھوٹے گنہگار کی سزا قرآن کریم سے

(۳) حاشیہ 25/1 } وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ہر بڑے جھوٹ بولنے والے گنہگار کے لئے ویل دوزخ ہے۔

(۴) آل عمران 3/8 } وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ

لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتَابِ وَمَاهُوَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَاهُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ

اور بے شک ان سے البتہ ایک فرقہ ہے جو پھیرتے ہیں وہ اپنی زبانوں کو قرآن مجید کے ساتھ تا کہ تم اس کو قرآن سے جانو حالانکہ وہ قرآن سے نہیں ہے اور (جو وہ اپنی زبانوں سے پھیر کر بیان کرتے ہیں) کہتے ہیں کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں اور وہ اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ حقیقت الوحی اور تذکرہ وغیرہ خدائی کلام نہیں پھر بھی ان کو قرآن مجید کا درجہ دیا جاتا ہے لہٰذا اس آیت کریمہ کے مطابق مرزا غلام احمد صاحب و مرزائی قرآن کریم اور اسلام کی مخالف جماعت میں شامل ہو گئے۔

(۵) مومن ۲۴/۴} وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ

اور اگر ہے جھوٹا تو اس کا جھوٹ اسی پر پڑے گا اور اگر ہے سچا تو جو تم سے وہ (عذاب کا وعدہ کرتا ہے تم کو اس کا بعض پہنچے گا ضرور اللہ تعالیٰ اپنی حد سے گزرنے والے کذاب کو ہدایت نہیں دیتا۔

مرزا غلام احمد صاحب جھوٹے تھے اسی لئے ان کے جھوٹ کا وبال ان پر پڑا ان کی موجودگی میں ان کے شہر اور گھر میں طاعون پڑی جو مرزا صاحب کے نزدیک عذاب الٰہی تھا اور عذاب الٰہی بروں پر نازل ہوتا ہے انبیاء اللہ پر نہیں نازل ہوتا سو سو دفعہ دن میں پیشاب کی ڈیوٹی بھگتے تھے یہ بھی عذاب الٰہی مرزا صاحب کے شامل حال تھا جھوٹے تھے اسی واسطے ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے سامنے مرے اگر وہ سچے ہوتے تو ڈاکٹر عبدالحکیم خان اور مولوی ثناء اللہ صاحب مرزا صاحب کے سامنے مرتے مسرف وکذاب تھے اسی لئے مرزائیت پر مرے خداوند کریم نے ہدایت نہ دی اپنی محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے

خارج کر دیا۔ دلائل قرآنیہ بہت ہیں لیکن بخوف طوالت انہی پر اکتفا کرتا ہوں اب مرزا غلام احمد صاحب کی زبانی ان کے کاذب ہونے کے بیانات ملاحظہ فرمایئے۔

مرزا غلام احمد صاحب کا نتیجہ مرزا صاحب کی زبانی

تذکرہ ۶۵۷ } البشریٰ نمبر ۲ کمترین کا بیڑا غرق ہو گیا۔

''مرزائی'' تم دھوکہ سے کام لیتے ہو اس کے آگے تشریح موجود ہے کمترین کا بیڑا غرق۔ یعنی کسی کے قول کی طرف اشارہ ہے یا شاید کمترین سے مراد کوئی شریر مخالف ہے پاکٹ بک ص ۶۶۷۔

''محمد عمر'' مرزائی صاحب؟ دھوکے سے کرتب آ گیا ہے یہ عبارت کمترین کا بیڑا غرق ہو گیا یہ مرزا جی کا الہام ہے ملاحظہ ہو۔

تذکرہ کے مذکورہ بالا صفحہ پر لکھا ہے ۱۵ نومبر ۱۹۰۶ء آج رات ستائیسویں رمضان المبارک تھی اور اس پر یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ یہ رات شب قدر کی ہوتی ہے میں نے سوچا کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں شاید پھر یہ رات نصیب ہو یا نہ ہو پس میں اٹھا اور میں نے نماز پڑھ کر دعا کی بعد میں مفصلہ ذیل الہامات ہوئے۔

(۱) قادر ہے وہ بارگاہ جو ٹوٹا کام بناوے۔ بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے۔

(۲) کمترین کا بیڑا غرق ہو گیا۔

ان دونوں الہاموں کا تم خود یہ توازن کرو۔ شب قدر کی رات میں مرزا غلام احمد صاحب کو یہ تحفہ اور مبارک فیصلہ نصیب ہوا اور کمترین کا لفظ ہمیشہ محرر یا مقرر استعمال کرتا ہے دوسرا جواب یہ ہے کہ پہلے الہام کا جزو موافق ہے تو دوسرا بھی موافق ہے اب دو ہی صورتیں ہیں یا تو مرزا جی کے ملہم نے کہا کمترین کا بیڑا غرق ہو گا یا مرزا جی کی حقیقت کا اقرار ان کی زبانی نشر کرایا پھر مرزا صاحب نے اس کی تائید فرمائی۔

البشریٰ ۲/۹۵ } میں سوتے سوتے جہنم میں گر گیا۔

''مرزائی'' مولوی صاحب مرزا صاحب کی عبارت کو چھوڑ ہی دیتے ہو حالانکہ اس وحی

کے بعد ایک ناپاک روح کی آواز آئی پاکٹ بک ص ۶۶۷۔

''محمد عمر''۔ مرزائی صاحب یہ جو عبارت بڑھائی گئی یہ مرزا غلام احمد صاحب کی ہے جب تمہارے نزدیک مرزا صاحب کو سلسلہ وحی تھا یا تو تم کہو کہ ان کے ملہم کی طرف سے آواز آئی اور یا خود مرزا صاحب کا کلام ہے کیونکہ مرزا صاحب سے جو بات نکلتی تھی وہ ان کی زبان پر خواب میں جاری ہوتی جس کو لوگ بھی سنتے تھے۔

دوسرا جواب: سوئے ہوئے ہوں مرزا غلام احمد صاحب اور کہے کوئی کہ میں سوتے سوتے جہنم میں گر گیا صاحب عبارت ہی کہہ سکتا ہے کہ یہ حالت مرزا صاحب کی ہے جو ان کی زبان پر یہ کلمہ جاری ہوا سوئے ہوئے ہوں مرزا صاحب اور گرے جاگتا بولتا کوئی تو عقل کی بات کرو۔ پھر مرزا جی نے اس کی تائید فرمائی۔

تذکرہ ۵۲۹ مکاشفات ۴۷} رویا دیکھا کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے وہ کچھ بولتی ہے سب فقرات یاد نہیں رہے مگر آخری فقرہ جو یاد رہا یہ تھا اِنْ كُنْتُمْ مُسْلِمِيْنَ کہیں جی مرزائی صاحب مرزا جی کو تو خواب میں بھی جانوروں نے سمجھا دیا کہ اگر تم مسلمان ہوتے اور ان کی بات مرزا جی ہضم کر گئے کہ یاد نہیں لیکن سیاق کلام واضح کر رہا ہے کہ اس کے پہلے یہی فقرہ ہے کہ کیا ہی اچھا ہوتا اگر تم مسلمان ہوتے لیکن تم مرزائی ہو گئے تمہاری بدقسمتی۔

مرزائی چڑیا گھر

(۱) سرمہ چشم آریہ مطبع لاہوری ۱۰۸} وید میں یہ بھی لکھا ہے کہ اندر نے ایک رشی کی لڑکی کو حمل کر دیا بلکہ آپ ہی اس کے پیٹ سے پیدا ہو گیا۔

(۲) کشتی نوح ۹۰} دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردے میں نشو و نما پاتا رہا پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم ص ۴۹۶ میں درج ہے مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور

استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براھین احمدیہ کے حصہ چہارم ص ۵۵۶۔ میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور پر میں ابن مریم ٹھہرا۔ مرزا غلام احمد صاحب کو حمل بھی ہوا جو دو ماہ تک رہا پھر جس نے بھی اور خود ہی پیدا ہو گئے سبحان اللہ۔

مرزائی دوستو! دھرم کی بات کرنا اندر کی بات اور مرزا جی کی بات میں کیا فرق ہے؟ یا مساوات۔

(۳) سرمہ چشم آریہ ۴۱} کچھ تھوڑا عرصہ گزرا ہے کہ مظفر گڑھ میں ایک ایسا بکرا پیدا ہوا کہ جو بکریوں کی طرح دودھ دیتا تھا۔

(۴) اس کے بعد تین معتبر اور ثقہ (مرزائی) اور معزز آدمیوں نے میرے پاس بیان کیا کہ ہم نے بچشم خود مردوں کو عورتوں کی طرح دودھ دیتے دیکھا ہے (۵) بلکہ ایک نے ان میں سے کہا کہ امیر علی نام ایک سید کا لڑکا ہمارے گاؤں میں اپنے باپ کے دودھ سے ہی پرورش پایا تھا کیونکہ اس کی ماں مرگئی تھی۔

(۶) بعض نے یہ بھی دیکھا کہ چوہا مٹی خشک سے پیدا ہوا جس کا آدھا دھڑ تو مٹی تھی اور آدھا چوہا بن گیا۔

(۷) قرشی نے خود اپنی ہڈی میں سوراخ ہو کر اور پھر اس راہ سے مدت تک براز یعنی پاخانہ آتے رہنا تحریر کیا ہے۔

مرزائی دوستو! اپنے ہی مرزائیوں کے عجیب عجیب کرشمے ملاحظہ فرمایئے۔

(۸) تذکرہ ۳۶۵} مرزا غلام احمد صاحب حسن کا دودھ پئے گا۔

(۹) تذکرہ ۳۱۹} میں نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ اگر تیرا خدا قادر خدا ہے تو تو اس سے درخواست کر کہ یہ پتھر جو تیرے سر پر ہے بھینس بن جائے میں نے دیکھا کہ ایک وزنی پتھر میرے سر پر ہے جس کو کبھی میں پتھر اور کبھی لکڑی خیال کرتا ہوں نبیوں کی شان ہے تب میں نے یہ معلوم کرتے ہی اس پتھر کو زمین پر پھینک دیا پھر بعد اس کے میں نے خواب الٰہی میں دعا کی اس پتھر کو بھینس بنا دیا جائے

اور میں اس دعا میں محو ہو گیا جب بعد اس کے میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ پتھر بھینس بن گیا.........اور نہ صرف یہی بلکہ اس کے دودھ کی بھی امید ہے۔

نور مرزا صاحب

(۱۰) تذکرہ ۲۱۲} میں دیکھتا ہوں کہ اسلام کے ماننے سے نور کے چشمے میرے اندر بہ رہے ہیں۔

آئینہ کمالات ۲۹۶} ہے درخشم چوں قمر تابم چو قرص آفتاب۔

(۱۱) تحفہ گولڑویہ ۱۵} پہلی تاریخ کا چاند جس کو ہلال کہتے ہیں وہ تو خود یہ مثل سے نظر آتا ہے اسی وجہ سے ہمیشہ عیدوں پر جھگڑے ہوتے ہیں پس اس غریب بیچارے کا گرہن کیا ہوگا کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا

مرزا صاحب کے نور کا نمونہ

تذکرہ ۳۶۴} ایک دفعہ مجھے مرض ذیابیطس کے سبب بہت تکلیف تھی کئی دفعہ سو سو مرتبہ دن پیشاب آتا تھا۔

سیرۃ المہدی ۱/۲۵۶} چنانچہ حضرت صاحب کو ان دنوں میں خارش کی تکلیف ہوگئی تھی۔

سبحان اللہ مرزائیوں کا کھجلاتا ہوا چاند اور تحت وفوق سے نور افشانی اور ہمارے مسلمانوں کے چاند محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے سامنے آسمان چاند بھی شق ہو کر قدموس ہو اور ہر کافر بھی اس چاند کی قدمبوسی کو تسلیم کرے چنانچہ اللہ تعالی فرماویں وَانشَقَّ الْقَمَر گوایسے نبی اللہ بے داغ و بے عیب چاند سے پیٹھ پھیر کر مرزا غلام احمد صاحب مذکورہ بالا صفات والے تو تسلیم کرنا یہ مرزائی انصاف ہی گوارا کر سکتا ہے کوئی ذی شعور کبھی اس خسارے کو نہیں برداشت کر سکتا۔

وَمَا علینا البَلاغ المُبِین

(۱۲) تذکرہ ۴۳۹ } فرمایا آج میں نے ایک خواب دیکھا جیسے آنکھ کے آگے ایک نظارہ گزر جاتا ہے دیکھتا ہوں کہ وہ سنڈھوں کے سر جسم سے الگ کٹے ہوئے ہاتھوں میں ہیں ایک ایک ہاتھ میں اور دوسرا اور دوسرے ہاتھ میں۔

(۱۳) تذکرہ ۴۰۶ } اور پھر میں نے دیکھا کہ وہ ہاتھی کی ضخامت کا جانور جو مختلف شکلوں کا مجموعہ ہے جو محض قدرت سے زمین میں سے پیدا ہو گیا ہے وہ میرے پاس آ بیٹھا ہے اور قطب کی طرف اس کا منہ ہے خاموش صورت ہے آنکھوں میں بہت حیا ہے اور بار بار چند منٹ کے بعد ان بنوں میں سے کسی بن کی طرف دوڑتا ہے۔ اور جب بن داخل ہوتا ہے تو اس کے داخل ہونے کے ساتھ ہی شور قیامت اٹھتا ہے اور ان جانور کو کھانا شروع کرتا ہے اور ہڈیوں کے چابنے کی آواز آتی ہے تب وہ فراغت کر کے میرے پاس آ بیٹھتا ہے آنکھیں اس کی بہت لمبی ہیں اور میں اس کو ہر ایک دفعہ جو میرے پاس آتا ہے خوب نظر لگا کر دیکھتا ہوں اور وہ اپنے چہرے کے اندر سے مجھے یہ بتلاتا ہے کہ میرا اس میں کیا قصور ہے میں مامور ہوں اور نہایت شریف اور پرہیزگار آدمی معلوم ہوتا اور کچھ اپنی طرف سے نہیں کرتا بلکہ وہی کرتا ہے جو اس کو حکم ہوتا ہے۔

تب میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہی طاعون ہے اور یہی دابۃ الارض ہے جس کی نسبت قرآن شریف میں وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں ہم اس کو نکالیں گے اور وہ لوگوں کو اس لئے کاٹے گا کہ وہ ہمارے نشانوں پر ایمان نہیں لاتے۔

(۱۴) تذکرہ ۴۲۰ } میری آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر میں ہوں اور وہ کوچہ بسا معلوم ہوتا ہے کہ تین بھینسے آئے ہیں ایک ان میں سے میری طرف آیا تو میں نے اسے مار کر ہٹا دیا پھر دوسرا آیا تو اسے بھی ہٹا دیا پھر تیسرا آیا اور وہ ایسا پر زور معلوم ہوتا تھا کہ میں نے خیال کیا کہ اب اس سے مفر نہیں ہے خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھے اندیشہ ہوا تو اس نے اپنا منہ ایک طرف پھیر لیا میں نے اس وقت یہ غنیمت سمجھا کہ اس کے ساتھ رگڑ کر نکل جاؤں میں وہاں سے بھاگا اور بھاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ

میرے پیچھے بھاگے گا مگر میں نے پھر کر نہ دیکھا۔

۱۵۔ تذکرہ ۴۲ } میں دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ وضو کرنے لگا تو معلوم ہوا کہ وہ زمین پولی ہے اور اس کے نیچے ایک غار سی چلتی آتی ہے۔ میں نے اس میں پاؤں رکھا تو دھس گیا اور خوب یاد رہے کہ نیچے چلا گیا پھر ایک جست کر کے میں اوپر آ گیا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں ہوا میں تیر رہا ہوں ایک گڑھا ہے مثل دائرے کے گول اور اس قدر بڑا جیسے یہاں سے نواب صاحب کا گھر۔

سبحان اللہ مرزا غلام احمد صاحب اسفل السافلین تشریف لے جانے کو بھی تیرنا خیال فرما رہے ہیں حالانکہ قاردنی سزا کا اقرار دوسرے مقام پر بھی کیا ہے۔

۱۶۔ تذکرہ ۶۵۷ } کمترین کا بیڑا غرق ہو گیا۔

مرزائی دوستو! سوچو جس شخص کا خود جہنمی ہونے کا اقرار ہو کیونکہ اسلام سے نکل کر کرشن وجے سنگھ بہادر اور نہیہ کلنک اور بدھ متیا بن گئے اور کافر پر جنت حرام ہے۔ اب اگر تم بھی مرزا جی کے مقتدی اور امت مرزائیہ میں شامل رہو گے تو کرشنی اور جے سنگھی اور نہیہ کلنکی اور بدھی ہی رہو گے۔

اے امت مرزائیہ! خدا سے ڈرو۔ اخیر تم نے مرنا ہے اور قبر میں انشاء اللہ العزیز تمہارا حساب ضرور ہونے والا ہے وہاں منکر نکیر کو کیا جواب دو گے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر و حشر میں کیا منہ دکھاؤ گے وہاں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تمہیں چھوڑا نہ سکیں گے اگر میرے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن وقیاس ابھی تھام لو گے تو قبر و حشر میں بھی آسانی ہو گی ورنہ تمہارے لئے مشکل بن جائے گی افسوس صد افسوس باقسمت ہیں وہ لوگ جو نہیہ کلنکی کرشنی جے سنگھی آریہ عیسائی یہودی نیچری بدھ مت اپنے دین کو چھوڑ کر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ص[illegible]ق دل سے داخل ہو گئے لیکن تم ایسے قسمت کے .... کہ دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و[illegible]م کو ترک کر کے نہیہ کلنک کرشن جے سنگھ بہادر بدھ متیا تیلیثی مدعی الوہیت کے

پیچھے اپنی حیات وممات کو برباد کر رہے ہو اصلی نبوت کو ترک کر کے جعلی نبوت کو پسند کر رہے ہو اصل خدا کو چھوڑ کر بے دست و پا مدعی الوہیت کے پیچھے اپنے ایمانوں کو برباد کر رہے ہو قرآن کریم احسن وافضل واعلیٰ اصدق کتاب اللہ چھوڑ کر تحریف کر کے تذکرہ اور حقیقت الوحی کے عامل بن رہے ہو خداوند تمہیں ہدایت کی توفیق عنایت فرماوے اور نقل سے اصل کی طرف لادے امین ثم امین۔ کتاب مقیاس نبوت کی تیسری جلد بفضلہٖ ختم ہوئی اللہ تعالیٰ رسالت مآب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دربار میں منظور ومقبول فرماوے اور قبر وحشر کے لئے توشہ خیر بناوے اور عام مسلمانوں کو اس سے وسیلہ ہدایت مقرر فرماوے۔

اور بفضلہٖ تعالیٰ مرزائیوں کی مکمل پاکٹ بک کا جواب من وعن دیا گیا ہے زیادتی سے قطعاً پرہیز کیا ہے۔ وما توفیقی الاباللہ العلی العظیم۔

